سلسلۂ قادریہ نوشاہیہ سے وابستہ تقریباً ۵۷۵

اردو، پنجابی، عربی، فارسی گو شعرا کا جامع تحقیقی تذکرہ

تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ

تصنیف

سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی

ترتیب و تدوین و تکمیل

ڈاکٹر عارف نوشاہی

اویئنٹل پبلی کیشنز پاکستان

Marfat.com

مصنّف

سیّد شریف احمد شرافت نوشاہیؒ (۱۹۰۷-۱۹۸۳ء)

خاندان نوشاہیہ کے اس اعتبار سے فردِ فرید تھے

کہ ان کی زندگی کا مقصدِ وحید آثار نوشاہیہ کی

تلاش، ترتیب وتدوین، حفاظت اور اشاعت تھا۔

آج علمی حلقے سلسلۂ نوشاہیہ کی روحانی اور

علمی تاریخ کی جو بلند عمارت دیکھ رہے ہیں

اُس کے طرح انداز اور معمار حضرت شرافتؒ ہی ہیں۔

''شریف التواریخ'' کی تصنیف ہو یا ''تذکرۂ شعرائے

نوشاہیہ'' کی تألیف وہ ہمیں سلسلۂ نوشاہیہ کے

ایسے گوشوں سے متعارف کرواتے ہیں جو پہلے

پردۂ تاریکی کے پیچھے اور قعرِ گمنامی میں پڑے تھے۔

اپنی ان تجدیدی کوششوں کے حوالے سے وہ بجا طور پر

خاندانِ نوشاہیہ کے مجدّد کہلوانے کے مستحق ہیں۔

Marfat.com

اوریئنٹل

پبلی کیشنز پاکستان

Marfat.com

مورّخ خاندان نوشاہیہ

حضرت سید شریف احمد شرافت نوشاہیؒ

(۱۳۲۵-۱۴۰۳ھ / ۱۹۰۷-۱۹۸۳ء)

کے صد سالہ یومِ ولادت کی مناسبت سے

Marfat.com

تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ

سلسلۂ قادریہ نوشاہیہ سے وابستہ تقریباً ۵۷۵
اردو، پنجابی، عربی، فارسی گو شعراء کا جامع تحقیقی تذکرہ

تصنیف
سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی

ترتیب وتدوین وتکمیل
ڈاکٹر عارف نوشاہی

اورینٹل پبلی کیشنز پاکستان

Marfat.com

کتاب بہترین ساتھی
ہماری کتابیں، بہترین ساتھی

اہتمامِ اشاعت

سید اویس علی سہروردی

دوران اشاعت فہرست سازی:

۹۲۸ شرافت نوشاہی، سید شریف احمد (۱۹۰۷_۱۹۸۳ء)
ش را
تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ
لاہور، اورینٹل پبلی کیشنز پاکستان، ۲۰۰۷ء، ۱۱۲۰ ص
ا. عنوان I. اردو شاعری، II. پنجابی شاعری، III. فارسی شاعری، IV. عربی شاعری، V تصوف، سلسلۂ قادریہ نوشاہیہ، VI. عارف نوشاہی (۱۹۵۵ء_)، مرتب

ISBN: 969-8461-02-7

تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ

سلسلۂ قادریہ نوشاہیہ سے وابستہ اردو، پنجابی، عربی، فارسی گو شعراء کا جامع تحقیقی تذکرہ

تصنیف: سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی ترتیب وتدوین وتکمیل: ڈاکٹر عارف نوشاہی
طبع اول: ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء مطبع: حاجی حنیف اینڈ سنز

© اورینٹل پبلی کیشنز، پاکستان

صفحات: 1120

قیمت: =/875 روپیہ =/35 ڈالر

اورینٹل پبلی کیشنز پاکستان

تجمل ٹاور، میلا رام پارک، گنج بخش روڈ، لاہور فون: 042-6363009

Marfat.com

مجمل فہرست مندرجات

اظہارِ تشکر	1
''اگر پدر نتواند پسر تمام کند'' (تقریظ) از پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی	6-3
مقدمہ از مرتبِ تذکرہ ڈاکٹر عارف نوشاہی	32-7
فہرست شعراء بترتیب تخلص	56-33
متن تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ از سید شرافت نوشاہی	۸۳۹-۱
تکملۂ تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ از عارف نوشاہی	۹۵۲-۸۴۱
فہرست مآخذ و منابع	۹۷۰-۹۵۳
اشاریے:	
-اصناف سخن، موضوعات	۹۷۴-۹۷۳
-کتب، رسائل، اخبارات، جرائد	۹۸۹-۹۷۵
-مقامات	۱۰۰۴-۹۹۰
-اشخاص	۱۰۴۸-۱۰۰۵
-عکسیات	۱۰۴۹

Marfat.com

اظہارِ تشکّر

یہاں ان احباب کے اسمائے گرامی بترتیب حروف تہجی دیے جاتے ہیں جنہوں نے اس تذکرہ کی تسوید، تکمیل ،کتابت، کمپیوٹر کمپوزنگ، پروف خوانی، طباعت اور اشاعت میں محض سلسلۂ عالیۂ نوشاہیہ اور کتاب کے مصنف حضرت شرافت نوشاہیؒ کے ساتھ ارادت کی بناء پر اس احقر کے ساتھ ہر گونہ تعاون فرمایا۔ اللہ تعالی ان تمام احباب کو اپنے ہاں سے اجر عظیم عطا فرمائے۔ میں ان کا سپاس گزار ہوں۔ عارف نوشاہی

اظہار القدوس نوشاہی صاحب، اسلام آباد (کمپوزنگ)

اویس علی سہروردی، لاہور (طباعت کے لیے فنی معاونت)

تابان رضا نوشاہی، اسلام آباد (اشاریہ مرتب کرنے میں معاونت)

ثاقب ظفر نوشاہی صاحب، ساہن پال شریف (کمپوزنگ)

جاوید اختر نوشاہی صاحب، کراچی (مالی معاونت)

(ڈاکٹر) خضر حیات نوشاہی صاحب، ساہن پال شریف (تسوید و فراہمی کتب و مواد)

سعود الظفر نوشاہی، لاہور (اشاریہ بنانے میں معاونت)

شفیق الرحمان نوشاہی صاحب، ساہن پال شریف (اشاریہ سازی، فراہمی کتب و مواد اور پروف خوانی)

(ڈاکٹر) ظہور احمد صاحب ولد محمد لطیف زار نوشاہی مرحوم، لاہور (مالی معاونت)

قدرت اللہ ولہلہ نوشاہی صاحب، فیصل آباد (مالی معاونت)

قدوس اختر نوشاہی صاحب، اسلام آباد (پہلی کتابت)

محمد اسلم سلیم نوشاہی صاحب، مرید کے (اشاعت کے لیے مسلسل ترغیب اور تحریک، مالی معاونت) اور ہمشیرۂ محمد اسلم سلیم (مالی معاونت)

مستفیض احمد نوشاہی صاحب، ساہن پال شریف (فراہمی کتب و مواد)

(پروفیسر ڈاکٹر) معین نظامی صاحب، لاہور (آخری پروف کا دقتِ نظر کے ساتھ مطالعہ، تسامحات کی نشان دہی اور ان کی اصلاح اور بہتری کے لیے مفید مشورے، نیز تقریظ لکھ کر مجھے مزید ممنون فرمایا۔)

نور محمد صاحب ولد محمد لطیف زار نوشاہی، لاہور (مالی معاونت)

(صوفی) ہدایت علی نوشاہی (مالی معاونت)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اگر پدر نتواند، پسر تمام کند!

حضرت علاّمہ شریف احمد شرافت نوشاہیؒ (۲۸ ستمبر ۱۹۰۷- ۴ جولائی ۱۹۸۳ء) کا تألیف کردہ اردو تذکرہ *ضافت الابرار من اشعار الاخیار* تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ ایک گراں قدر علمی، ادبی، تحقیقی، عرفانی، سوانحی اور معاشرتی دستاویز ہے۔ فاضل مصنفؒ نے اس کے مواد کی جمع آوری اور متفرق یادداشتوں کی شکل میں اس کی ابتدائی تسوید میں اپنی حیاتِ با برکات کے تقریباً تین عشرے صرف کیے اور اپنی وفات سے ایک سال پہلے (۱۹۸۲ء) تک اس میں برابر اضافے کرتے رہے۔

بدقسمتی سے یہ تذکرہ حضرت مصنفؒ کی زندگی میں حتمی ترتیب پا کر شائع نہ ہو سکا۔ تا آن کہ حضرتِ مرحومؒ کے حقیقی برادر زادے اور صحیح معنوں میں ان کے معنوی جانشین جنابِ ڈاکٹر عارف نوشاہی نے ابتدائی طور پر ۱۹۸۷ء اور بعد ازاں ۲۰۰۰ء میں جدید تحقیقی و تدوینی معیارات کو پیش نظر رکھتے ہوے، اپنے خونِ جگر سے اس کی ترتیب، تدوین اور تکمیل کا اہتمام کیا اور اب ۲۰۰۴ء میں یہ اہم تذکرہ مرتب، مربوط اور جامع تر صورت میں، انہی کی مساعی سے اشاعت پذیر ہو رہا ہے۔

تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ اردو، پنجابی، عربی، فارسی اور ہندوی کے ایسے سخن وروں کا ضخیم تذکرہ ہے جو کسی بھی حوالے سے حضرت حاجی محمد نوشاہ گنج بخشؒ (۹۵۹-۱۰۶۴ھ/۱۵۵۲-۱۶۵۴ء) کے سلسلۂ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سے کوئی نہ کوئی نسبت رکھتے ہیں۔ اس ضمن میں زیرِ نظر تذکرے میں جس وسعتِ مشرب کا مظاہرہ کیا گیا ہے، وہ قابلِ تحسین و ستائش ہے۔ میرے محدود علم کے مطابق یہ تذکرہ اپنی نوعیت کی منفرد کاوش ہے۔ اس سے پہلے کسی خاص سلسلۂ طریقت سے وابستہ شاعروں کے کسی خصوصی تذکرے کا سراغ ملتا ہے تو وہ بھی اسی سلسلے کے شعرا سے متعلق ہے۔ شریف التواریخ جیسے دیگر کئی علمی و تحقیقی امتیازات کی طرح، اس لائق تقلید روایت میں اوّلیت کا شرف بھی نوشاہی سلسلے کے حصّے میں آیا ہے۔ یہاں اس تذکرے کی ایک اور ممتاز انفرادیت کا ذکر بھی مناسب ہوگا اور وہ یہ کہ اس میں حضرتِ مصنفؒ نے اچھی خاصی تعداد میں اپنے راست اور بالواسطہ مرید شعراء کے احوال اور کلام کے نمونے بھی شامل کیے ہیں۔ اس سے پہلے کسی شیخِ طریقت نے اتنی دقّت نظر، جامعیت اور تفصیل سے اپنے مریدین کا تذکرہ نہیں لکھا۔ بعض مشایخ کی تحریروں میں اُن کے اہم مریدین کے نام یا ان کا اجمالی سا تعارف تو ملتا ہے لیکن کسی پیر و مرشد کی جانب سے صاحبِ تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ جیسے خصوصی التزام و اہتمام کی مثال سامنے نہیں ہے۔ وابستگانِ حضرات نوشاہی اس پر جتنا فخر بھی کریں، بجا طور پر اس کا استحقاق رکھتے ہیں کہ یہ کمال، اپنی سطح پر کسی خارقِ عادت سے کم نہیں ہے!

Marfat.com

اِس تذکرے میں ۵۷۰ شعرا کے احوال و آثار اور ان کا منتخب کلام موجود ہے۔ یہ تمام شعرا لگ بھگ گذشتہ سات صدیوں اور مختلف قوموں اور علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں سے ۵۵۰ شاعر اور ۲۰ شاعرات ہیں۔ حضرت شرافت نوشاہیؒ کی تصنیف میں ۱۷۴ اور ڈاکٹر عارف نوشاہی کے مؤلفہ تکملے میں ۹۹ شاعروں کا تذکرہ ملتا ہے۔ ان میں بعض معروف اور مسلّمہ شاعروں کے ساتھ ساتھ سینکڑوں کم معروف یا قطعاً غیر معروف شاعر بھی شامل ہیں۔ ان گم نام شاعروں میں بیشتر کو خود شاعر ہونے کا دعویٰ بھی نہیں تھا اور وہ سماج میں شاعر کی حیثیت سے جانے پہچانے بھی نہیں جاتے تھے۔ ان میں کئی خواتین و حضرات ایسے بھی ہیں جن کا نمونہ کلام پہلی اور شاید آخری بار شائع ہو رہا ہے۔ مطالب کی یہ وسعت اور رنگا رنگی ہی دراصل اِس تذکرے کا حاصل ہے۔

برّصغیر میں فیض رسانی کرنے والے اہم صوفی سلسلوں میں نوشاہیہ ہی وہ واحد سلسلہ ہے جس نے غنیمت کنجاہی [جو خود اسی سلسلے سے وابستہ ہیں] کے بہ قول ''حسن آبادِ پنجاب'' میں جنم لیا۔ چنان چہ اس جماعت صوفیا و فقراء میں ہمیشہ پنجاب ہی کو مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے۔ ایک طرف یہ سلسلۂ تصوف پنجابی تہذیب و ثقافت کی بُو باس میں رچا ہوا ہے تو دوسری طرف پنجاب کی معاشرت پر نوشاہی درویشوں اور شاعروں کے گہرے اور دیرپا اثرات باقی ہیں۔ بانی سلسلۂ نوشاہیہ، پنجابی نثر کے بانی بھی ہیں اور اس حقیقت سے کسی مورّخ یا محقق کو انکار نہیں ہے۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ زیرِ مطالعہ تذکرے میں شامل بیشتر شعرا بھی پنجاب ہی کے شہروں، قصبوں اور دور افتادہ قریوں سے تعلق رکھتے ہیں جو مختلف سماجی حیثیتوں کے حامل اور متنوّع پیشوں سے وابستہ تھے۔ ان لوگوں کے کلام میں ان کے ہمہ گیر پس منظر کی مہک اور تازگی سانس لیتی محسوس ہوتی ہے۔ اس طرح یہ کتاب صرف نوشاہی شاعروں کا مبسوط تذکرہ ہی نہیں ہے بل کہ ضمنی طور پر سرزمینِ پنجاب کی فاضلانہ علمی، ادبی اور سماجی تاریخ اور اس خطّے کے عرفانی و شعری لوک ورثے کا تحقیقی جائزہ بھی ہے۔

مجھے مسوّدے کی حالت میں تذکرہ و تکملہ کا مکمل متن لفظ بہ لفظ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ شعرا کے تنوّع اور اکثر شعر پاروں کی فکری و فنّی لطافت کے زیرِ اثر میں کئی دن اس بے پناہ احساسِ مسرّت سے سرشار رہا ہوں کہ اس میں شاعری۔ اور خصوصاً پنجابی شاعری۔ کے کیسے کیسے بے مثال نمونے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیے گئے ہیں جو سادگی، برجستگی، روانی، موضوع پر گرفت اور جمالِ اسلوب کا شاہکار ہیں۔ ان میں بعض اشعار ایسے بھی تھے جنہیں محض ایک ایک بار پڑھ کر تشفّی نہیں ہوتی تھی اور میں رُک کر، کئی کئی بار انہیں پڑھ کر لطف اٹھاتا تھا۔ حضرت شرافت نوشاہیؒ کی روح پُرفتوح اور ڈاکٹر عارف نوشاہی آفرین و سپاس کے مستحق ہیں جن کے توسط سے یہ شاداب ذخیرۂ شعر و سخن اہلِ علم و تحقیق اور صاحبانِ ذوق و شوق کی ضیافتِ باطنی کے لیے بہم پہنچا ہے۔

نوشاہی سلسلے کے وسیع تر علمی، تحقیقی اور تألیفی احیاء کے باب میں، معاصر عہد میں حضرت شرافت نوشاہیؒ کا نام نامی سرِ فہرست ہے۔ وہ عبقری شخصیت کے حامل جامع صفات عالم، صوفی، ادیب، شاعر، جہاں گرد، معاشرے کے سرگرم فرد اور علم و فقر کا ایسا مایۂ ناز امتزاج تھے جو کہیں خال خال ہی پیدا ہوتے ہیں۔ موجودہ خانقاہی ورثاء اور متوسلین میں ایسی مثالیں عنقا ہیں۔ علم کی خالص لگن، مطالعے کا زور دار میلان، تاریخ و تحقیق کا نکھرا ہوا

Marfat.com

ذوق، یادداشتیں تحریر کرنے میں ہمہ جہت دل چسپی اور تصنیف و تألیف میں کامل استغراق- یہ تھے شیخ شرافت نوشاہیؒ- انہوں نے نامساعد حالات میں اپنے سلسلے کی تاریخ اور نوشاہی رجال کے احوال و آثار محفوظ کرنے اور انہیں موضوعِ تحقیق و تصنیف بنانے کی جو سعی مشکور کی ہے وہ حیرت انگیز حد تک ناقابلِ یقین ہے۔ آٹھ ہزار صفحات پر مشتمل شریف التواریخ ہی دیکھ لیجیے! یہ کتاب اپنے موضوع پر کسی دائرۂ معارف سے کم اہمیت نہیں رکھتی ۔انہوں نے تنِ تنہا جو علمی فتوحات حاصل کی ہیں، وہ معیار اور مقدار دونوں کے اعتبار سے کسی فردِ واحد کے بس کی بات نہیں ہیں، لیکن قادرِ مطلق چاہے تو اکیلے مسافر ہی کو پورے کارواں کا جوش و جذبہ ارزانی کر سکتا ہے۔

تاریخ و تذکرہ نگاری کے حوالے سے ضبطِ وقایع میں حضرتِ مصنفؒ کی دقیقہ شناسی، جُز رسی اور دستیاب معلومات کی جچی تُلی پیش کش کا سلیقہ دیگر صفات پر مستزاد ہے۔ میں اگرچہ ان کی زیارت نہیں کر سکا لیکن کچھ مشترکہ اہلِ تعلق سے اُن کا ذکرِ خیر اتنی کثرت سے سنا اور اپنے بعض تحقیقی و تدوینی منصوبوں کے دوران میں اُن کے آثار سے اتنا استفادہ کیا کہ اب اُن کی شخصیت اور اوصاف میرے لیے اَن جانے نہیں ہیں۔ ان کی خوش ذوقی اور خوش نظمی کا جوہر میرے لیے بہت متاثر کن ہے۔

تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ کے تکملہ نگار جناب ڈاکٹر عارف نوشاہی- اللہ اُن کی حیات و حَسَنات اور علمی سرگرمیوں میں مزید برکت عطا فرمائے- علمی وجاہت، تحقیقی بصیرت، دانش ورانہ متانت، اَن تھک محنت اور عجز و انکسار میں اپنے عظیم المرتبت عمِ بزرگ کا عکسِ جمیل اور اپنے استاد، مربّی اور راہ نما کی علمی و تحقیقی جہت کا بھرپور تسلسل ہیں۔ بل کہ جدید علوم و فنون سے آگاہی، عالمی عرفانی ادب میں تعمّق، مخطوطہ شناسی میں استادانہ مہارت اور تحقیق و تألیف میں خود فراموشانہ محویّت کی بنیاد پر حضرت شرافت مرحومؒ کی بیشتر صفات، عارف نوشاہی کی شخصیّت میں دو آتشہ ہو گئی ہیں۔ تصوّف و عرفان، کلام، تمدّن، ادب، تاریخ، تذکرہ، مخطوطات اور اسلامی فنون جیسے سنجیدہ موضوعات پر ملک اور بیرونِ ملک میں ان کی متعدد تصانیف اور تحقیقی مقالات شائع ہوے ہیں اور عالمی سطح پر ان کی اہمیّت و افادیّت کا اعتراف کیا جا چکا ہے۔ وہ فارسی کے بین الاقوامی علمی حلقوں میں پاکستان کی شناخت بنے ہوے ہیں اور ان کی تحقیقات ملکی وقار میں اضافے کا باعث ہیں۔

عارف نوشاہی صاحب سے میرا قلمی تعارف ۸۳-۱۹۸۲ء میں ہوا۔ ۱۹۸۸ء کے اواخر میں میل ملاقات کا سلسلہ شروع ہوا جو رفتہ رفتہ انتہائی گہری رفاقت اور محبت میں تبدیل ہو گیا۔ مَیں نے اس طویل عرصے میں اُن کے علاوہ اور کوئی ایسی شخصیّت نہیں دیکھی جسے کامل شرحِ صدر سے ''فنافی العلم'' کے درجے پر فائز قرار دیا جا سکتا ہو۔ اُن کی شعوری زندگی کا شاید ہی کوئی لمحہ علم و تحقیق یا اس کے متعلقات سے خالی ہو! اُن کا خمیر یقیناً اسی مٹی سے گوندھا گیا ہے جس سے لوح و قلم و قرطاس کی آفرینش ہوئی ہے۔

فارسی قلمی نسخے اُن کی سب سے بڑی مصدّقہ اور موروثی کمزوری ہیں۔ وہ زیادہ تر اربعینِ انزوا میں رہتے ہیں اور نئی سے نئی علمی کرامات لیے سامنے آتے ہیں اور ان کی یہ جلوہ گری بھی ہلالِ عید اور چشمکِ برق و شرر کی طرح لمحاتی ہوتی ہے۔ جلد ہی وہ اپنے مرجع فیوض، شیخ کبیر استاد احمد منزوی کی طرح ''یا حق'' کہتے ہوے خلوت در انجمن

Marfat.com

اختیار کر لیتے ہیں اور کسی خزانے کے نقشے کی طرح کسی نئے تحقیقی منصوبے کا جامع و مانع خاکہ تشکیل دے کر حرا ے حجرہ میں منتقل ہو جاتے ہیں اور یہ سلسلہ برسوں سے اسی ڈگر پر جاری و ساری ہے۔

علمی انضباط، نظامِ شمسی کی سی پابندی اوقات اور مسلسل تحرک کے علاوہ ڈاکٹر عارف نوشاہی کا سب سے زیادہ قابل محبت پہلو یہ ہے کہ وہ دوسروں کو علمی و تحقیقی صراطِ مستقیم پر ڈال کر بھی اتنی ہی روحانی بالیدگی محسوس کرتے ہیں جتنی انہیں خود اپنے کام سے حاصل ہوتی ہے۔ دوسروں کی بے لوث حوصلہ افزائی اور تحقیق و تالیف سے لے کر اشاعت تک کے ہفت خوان طے کرنے میں ہر ممکن مدد اُن کی زندگی کا ایک اہم نصب العین ہے اور وہ اپنے مقصود سے غفلت کرنے والے ہرگز نہیں ہیں۔ کام میں تساہل یا غفلت کا مرتکب ہونا اُن کے ہاں تقریبا گردن زدنی ہے۔ ایسے آدمی کو وہ کسی غیر اہم، کرم خوردہ اور نا قابلِ استفادہ قلمی نسخے کی طرح سمجھنے لگتے ہیں، جو بے ارزش ہے اور جس کا ہونا، نہ ہونا برابر ہے! لیکن مجھ سے انہوں نے میری تمام تر بے ارزشی کے باوجود محبت کی، سرپرستی کی اور کسی نہ کسی طرح مجھے علمی منصوبوں میں شامل رکھا۔

حضرت شرافت نوشاہی مرحومؒ کے تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ کی ترتیب و تدوین اور تکمیل میں انہوں نے جس عقیدت و اخلاص، دیدہ ریزی اور علمی و تحقیقی امانت و دیانت کا مظاہرہ کیا ہے، وہ انہی کا حصّہ ہے، انہوں نے اپنے مؤلفہ تکملے کے مندرجات بعینہ انہی خطوط اور اسلوب پر مرتب کیے ہیں جو حضرتِ مصنفؒ کے پیش نظر رہے۔ جہاں تشنگی محسوس کی، وہاں اضافے کیے؛ جہاں ضروری جانا، اختلاف بھی کیا۔ تذکرے کی اہمیت کے جملہ اشارات اور اس کی ترتیب، تدوین اور تکمیل کی تفصیلی سرگذشت ان کے تحریر کردہ سیر حاصل مقدمے میں عمدگی سے بیان ہوئی ہے۔ یہ مقدمہ بہ جاے خود میری مجمل معروضات کا شاہدِ عادل ہے اور تعارف و تقدیم کا حق ادا کر دیتا ہے۔

اہل نقد و نظر اور نوشاہی متوسلین کو شریف التواریخ کے بعد، تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ کی اشاعت مبارک ہو! خوش نصیب ہے وہ سلسلۂ طریقت جسے ایسے نابغہ فرزند میسّر ہوں اور خوش بخت ہے وہ خانوادہ جس میں نسل در نسل علم و فقر اور تصنیف و تالیف کے چراغ جلتے رہیں!

رہیں جب تک یہ مہر و ماہ روشن
چراغِ حضرتِ نوشاہ روشن

گوشہ گیر گمنامی
معین نظامی

۴ فروری ۲۰۰۴ء
شعبۂ فارسی یونی ورسٹی اورینٹل کالج
لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدّمہ

یہ مقدّمہ حسب ذیل دو بنیادی مباحث پر مشتمل ہے:

۱. مصنفِ تذکرہ کے مختصر حالات زندگی؛

۲. تذکرے کا تعارف اور تبصرہ

مصنّفِ تذکرہ

حضرت سیّد شریف احمد شرافتؔ نوشاہیؒ (۱۳۲۵-۱۴۰۳ھ/۱۹۰۷-۱۹۸۳ء)[اس کے بعد صرف ''حضرتِ مصنفؒ''] نے انکسار سے کام لیتے ہوئے اس تذکرے میں بہ حیثیت مصنّف وشاعر اپنا ذکر چند سطور تک ہی محدود رکھا ہے[۱] اور اپنے نام ونسب اور تاریخ پیدائش کے علاوہ دیگر معلومات قلم بند کرنے سے صرفِ نظر کیا ہے۔ چوں کہ حضرتِ مصنفؒ کے خود نوشت مفصّل حالات ان کی تصنیف شریف التواریخ میں دست یاب ہیں[۲] اور ان کے علمی کارناموں پر دو مختصر رسالے بھی تألیف ہو چکے ہیں[۳] اس لیے یہاں صرف ایک مجموعی تأثر کے ساتھ ان کی علمی خدمات کا تذکرہ کیا جائے گا۔

حضرتِ مصنفؒ کی پیدائش ۱۹ شعبان المعظم ۱۳۲۵ھ/۲۸ ستمبر ۱۹۰۷ء کو سلسلۂ نوشاہیہ کے مرکز ساہن پال شریف، ضلع منڈی بہاء الدین (سابقہ ضلع گجرات) میں ہوئی اور ۲۲ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ/۴ جولائی ۱۹۸۳ء کو اسی جگہ وفات پا کر دفن ہوئے۔ اس طرح انہوں نے بحسابِ قمری اٹھتر سال زندگی گذاری۔ اگر ان کے بچپن کے ابتدائی چار سال، چار ماہ اور چار دن نکال دیے جائیں اور ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ/۱۵ دسمبر ۱۹۱۱ء کو۔ جس دن ان کی تعلیم کا آغاز ہوا۔ ان کی علمی زندگی کا نقطۂ آغاز قرار دیا جائے تو یہ بات بڑے وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ انہوں نے اپنی بقیہ چوہتر سالہ زندگی راہ علم میں صرف کر دی۔ جب وہ مرض الموت میں مبتلا تھے اور نقاہت کے سبب نہ کچھ لکھ سکتے تھے، نہ کتاب کھول کر

Marfat.com

خود پڑھ سکتے تھے، ایسے عالم میں بھی وہ مجھ سے کتاب پڑھوا کر سنتے رہے[۴]۔انہوں نے گویا یہ عہد کر رکھا تھا کہ آخری وقت تک علم اور کتاب سے رشتہ نہیں توڑیں گے۔حضرتِ مصنفؒ نے اپنے اسی تذکرے میں اپنے حالات میں تحدیثِ نعمت کے طور پر یہ مختصر جملہ رقم فرمایا ہے: ''نعمتِ علم وفقر ہمارے آباواجداد میں موروثی چلی آتی ہے''[۵]۔اس نعمت کے حصول کے پیچھے بانی سلسلہ حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخشؒ (۹۵۹-۱۰۶۴ھ/۱۵۵۲-۱۶۵۴ء) کی پڑھنے لکھنے پر بے حد تاکید اور وہ یادگار نصیحت کارفرما ہے جو انہوں نے اپنے دونوں صاحب زادوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لیے لاہور اور سیال کوٹ روانہ کرتے وقت فرمائی تھی کہ اگر دورانِ تعلیم تمہیں ہماری وفات کی خبر ملے تو وہیں فاتحہ پڑھ لینا اور کمالِ فضیلت حاصل کیے بغیر گھر مت آنا[۶]۔قابلِ توجہ نکتہ یہ ہے کہ حضرتِ مصنفؒ نے اپنے مذکورہ جملے میں علم کو فقر پر مقدم رکھا ہے۔حضرت کو یہ دونوں نعمتیں۔بحمد اللہ۔بتمام وکمال حاصل تھیں۔حلقۂ علماء میں وہ ایک جید عالم تھے اور ہر گونہ علوم مستحضر رہتے تھے۔مسندِ فقر پر وہ فقیر منش اور صوفی صافی تھے، تاہم اُن کی علمی جہت غالب رہی اور اس میں بھی خصوصیت اور ترجیح سلسلۂ نوشاہیہ کی خدمت کو حاصل تھی۔انہوں نے مسلسل محنت اور کوشش سے سلسلۂ نوشاہیہ کو گوشۂ خانقاہ سے نکال کر علمی حلقوں تک پہنچایا۔وہ طریقۂ فقراء جسے صرف قوالی اور سماع کا دلدادہ سمجھا جاتا تھا، بقول محمد اشرف منجری نوشاہی (م۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء):

شنیدن سماع دیگران را خطاست
ولی جملہ نوشاہیان را رواست[۷]

حضرت مصنفؒ نے سلسلۂ نوشاہیہ کے وابستگان کی ہمہ جہتی خدمات کے تذکرے لکھ کر اس کے فعّال دینی، علمی، سماجی اور تہذیبی کردار کو بیان کیا۔ان کی زندگی کا مقصدِ وحید اور مرامِ سعید آثارِ نوشاہیہ کی تلاش، ترتیب وتدوین، حفاظت اور اشاعت تھا۔آج سلسلۂ نوشاہیہ کی روحانی اور علمی تاریخ کی عمارت جس مضبوط بنیاد پر کھڑی ہے، اُس کے نقشہ ساز اور معمار حضرت شرافت نوشاہیؒ ہی ہیں۔تاریخِ نوشاہیہ کے اصل اور نایاب مآخذ بتدریج اُن کی دست رس میں آتے رہے اور وہ اپنی تحقیقات میں ان سے استفادہ کرتے رہے۔ان میں سے بعض مآخذ کسی اور کے علم میں بھی نہ تھے، جیسے امام بخش نوشاہی لاہوری کی تصنیف مرآت الغفوریہ (۱۱۹۰ھ) جس کے واحد قلمی نسخہ سے استفادہ کرنے وہ سنٹرل لائبریری بہاول پور تشریف لے جاتے رہے اور شریف التواریخ کی تیسری جلد اس کی روشنی میں مکمل کی۔

Marfat.com

مرأت الغفوریہ سے اس سے پہلے کسی نے استفادہ نہیں کیا تھا^۔

حضرتِ مصنفؒ کی وفات کو اب بیس سال سے اوپر ہو چکے ہیں۔ اگر چہ اس عرصے میں سلسلۂ نوشاہیہ سے متعلق کئی اہم کتب شائع ہوئی ہیں اور ان میں چند تصانیف تو خود حضرت مصنفؒ ہی کی ہیں جس کی وجہ سے کسی نہ کسی طرح سلسلے کا نام علمی حلقوں میں گردش کرتا رہتا ہے، لیکن ''جائے استاد خالی است''۔ حضرتِ مصنفؒ کی وفات کے بعد سلسلۂ نوشاہیہ میں ابھی تک کوئی ایسی شخصیت سامنے نہیں آئی جو اُن کی کمی کو پورا کر سکے اور ہم مبتدیانِ علم و تحقیق کو۔ جو سلسلہ کی خدمت کا عزم رکھتے ہیں۔ راستہ دکھا سکے۔ سلسلۂ نقشبندیہ کے ایک تُرک محقق ڈاکٹر نجدت طوسون نے۔ جو ہندو پاکستان میں تصوّف کی تحریکوں سے بھی واقف ہیں اور سلاسلِ تصوف میں ''سجادہ نشین'' کے مرکزی کردار سے بھی خوب آگاہ ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے مجھ سے پوچھا کہ اِس وقت سلسلۂ نوشاہیہ اور حضرت شرافت نوشاہیؒ کا سجادہ نشین کون ہے؟ سچ یہ ہے کہ مجھ سے کوئی معقول جواب نہ بن پڑا۔ اب سجادہ نشینی محض درباروں کی مجاوری اور نذرانہ اندوزی بن کر رہ گئی ہے، تہذیب نفس، تربیتِ باطن اور تعلیم و تعلّم کا سامان مفقود ہے۔

حضرتِ مصنفؒ کو تاریخ نویسی اور تذکرہ نگاری سے خاص دل چسپی اور طبعی مناسبت تھی۔ تاریخ و تذکرہ کے فن میں ان سے تقریباً چالیس تصانیف اور مسوّدات یادگار ہیں اور سوائے تین کتابوں کے بقیہ تمام رجال و تاریخ نوشاہیہ سے متعلق ہیں۔ ان میں شریف التواریخ کے بعد تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ ایک اہم تصنیف ہے۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس تذکرے کا تعارف و تبصرہ پیش کیا جائے، مناسب ہوگا کہ اس موضوع پر پہلے سے موجود دیگر مواد پر بھی ایک نظر ڈال لی جائے۔

شعرائے نوشاہیہ پر دستیاب دیگر مآخذ کا جائزہ

شعرائے نوشاہیہ کے حالات اور کلام محفوظ کرنے کی مربوط کوششیں چودھویں صدی ہجری کے آغاز سے ہوئی ہیں جن کا ایک اجمالی جائزہ آگے چل کر پیش کیا جائے گا۔ لیکن پس منظر کے طور پر یہ بتانا مفیدِ مطلب ہوگا کہ مشائخِ نوشاہیہ کے قدیم فارسی تذکروں میں ان کی کرامات اور مناقب کے تذکار کے ساتھ ساتھ ان کے شاعرانہ رجحانات کی طرف بھی اشارے ہوئے ہیں۔ تذکرہ نویسی کا یہ سلسلہ بارھویں صدی ہجری کے بالکل اوائل سے شروع ہو جاتا ہے:

۱۔ مرزا احمد بیگ نوشاہی لاہوری نے احوال و مقامات نوشہ گنج بخش (جسے بعض معاصرین رسالۂ

Marfat.com

الاعجاز کے نام سے یاد کرتے ہیں) مصنفہ ۱۱۰۷ھ/۹۶-۱۶۹۵ء میں نہ صرف اپنا فارسی کلام جا بجا درج کیا ہے بلکہ چند اور رجال ِ نوشاہیہ کے بارے میں بھی یہ اطلاع بہم پہنچائی ہے کہ وہ شاعر تھے؛ جیسے خواجہ فضیل وحؔی کابلی کے بارے میں لکھا ہے: ''حضرت خواجہ جیو فی البدیہہ اشعار ہم می فرمودند کہ رباعیات ایشان مشہور اند و وحی تخلص می کردند''[9]۔ قاضی خوشی محمد کنجاہی کے متعلق لکھا ہے: ''شعر فارسی و ہندی و پنجابی بسیار می فرمودند، چنان چہ اکثر خیالات ایشان مشہور اند و شوقی تمام دارند''[10]۔ حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے نواسے میاں عبدالرحمان بن حافظ معموری ہیلانی کے بارے میں تحریر کیا ہے: ''ذوقِ نظم دارند''[11]۔ لیکن مرزا احمد بیگ نے ان میں سے کسی شاعر کا نمونۂ کلام نہیں دیا۔

۲۔ علامہ محمد ماہ صداقت نوشاہی کنجاہی (م ۱۱۴۸ھ/۳۶-۱۷۳۵ء) نے *ثواقب المناقب*، مصنفہ تقریباً ۱۱۲۶ھ/۱۷۱۴ء میں اپنے فارسی اشعار اس کثرت سے دیے ہیں کہ ان کی بنیاد پر ہم نے صداقتؔ کا ایک مجموعۂ کلام مرتب کر لیا ہے[12]۔ انہوں نے *ثواقب المناقب* میں اپنی تصنیفات کا- جو زیادہ تر منظوم ہیں- تفصیل سے ذکر کیا ہے[13] اور اسلوبِ نثر نگاری میں اپنے شاعرانہ مذاق کا بڑی خوب صورتی سے استعمال کیا ہے۔

۳۔ حافظ محمد حیات نوشاہی ساہن پالوی (م ۱۱۷۳ھ/۶۰-۱۷۵۹ء) کے تذکرۂ نوشاہی، مصنفہ ۱۱۴۶ھ/ ۳۴-۱۷۳۳ء میں ان کے اپنے فارسی کلام کے علاوہ کچھ اور نوشاہیوں کا فارسی کلام بھی سامنے آیا ہے۔ جیسے حضرت شاہ عصمت اللہ نوشاہی برخورداری ساہن پالوی (م ۱۱۳۷ھ/۱۷۲۵ء) کے مرید عبدالرحیم فداؔ اسدا کنبوئی، جنہوں نے پہلی دفعہ حضرت نوشہ گنج بخش کی وفات (۱۰۶۴ھ/۱۶۵۴ء) کا قطعہ تاریخ کہا اور یہ قطعہ ان کی ایک مثنوی سمیت نقل ہوا ہے[14]۔

۴۔ امام بخش نوشاہی لاہوری نے مشائخ نوشاہیہ برقنداز یہ کا تذکرہ *مرآت الغفوریہ*، مصنفہ ۱۱۹۰ھ/ ۱۷۷۶ء مکمل شاعرانہ فضا میں تحریر کیا ہے۔ وہ اپنے شاعرانہ ذوق سے مغلوب ہو کر بات بات پر اساتذہ کی پوری کی پوری غزلیں شہادت کے طور پر نقل کر دیتے ہیں۔ ہمارے لیے اس تذکرے کے قابل توجہ حصے وہ ہیں جہاں مصنف نے اپنے اور اپنے ہم عصروں کا کلام پیش کیا ہے۔ جیسے شاہ عبدالغفور نوشاہی جالندہریؒ (م ۱۷ جمادی الاخری ۱۱۸۶ھ) کی مدح میں شیخ عمادالدین قریشی اور محمد فیض کے فارسی قصاید ہیں[15]۔

Marfat.com

کچھ نوشاہی مصنفین نے مشایخ کے منظوم تذکرے بھی لکھے۔ جیسے پیر کمال لاہوری کی مثنوی تحائف قدسیہ (تصنیف ۱۱۸۶ھ/۱۷۷۲ء) اور محمد اشرف نوشاہی منجری (م ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء) کی کنز الرحمت (تصنیف ۱۲۲۰ھ/۱۸۰۵ء) ان کے شاعرانہ مذاق کی غماز ہیں۔

نوشاہی شعراء کا کلام اور ان کے حالات محفوظ کرنے کی مربوط کوششیں چودہویں ہجری صدی کے اوائل سے شروع ہوئیں جن کا ایک اجمالی تذکرہ اس طرح ہے:

۱۔ اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفی نوشاہیؒ (۱۳۰۷-۱۳۸۴ھ/۱۸۹۰-۱۹۶۵ء) نے اپنی بیاض فیض محمد شاہی ملقب بہ انوار نوشاہی میں متعدد قدیم وجدید اور معاصر نوشاہی شاعروں کے حالات اور نمونہ کلام درج کیا ہے۔ یہ بیاض ۱۰ جلدوں میں ۹۲۷۴ صفحات پر مشتمل ہے اور اعلیٰ حضرتؒ کی زندگی بھر کی یادداشتوں کا بیش بہا ذخیرہ ہے۔ زیر نظر تذکرہ میں اس بیاض سے متعدد مواقع پر استفادہ کیا گیا ہے جیسا کہ اس سے پہلے شریف التواریخ کی تالیف میں بھی اس بیاض کو ایک بنیادی مأخذ کے طور پر استعمال کیا گیا تھا۔

۲۔ حضرت شرافت نوشاہیؒ نے تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ تصنیف کرنے سے پہلے نوشاہی شعراء کے حالاتِ زندگی اور نمونہ کلام جمع کرنے کی دو مربوط کوششیں فرمائی ہیں:

الف۔ ان کی ضخیم ترین تصنیف شریف التواریخ (مدتِ تصنیف: ۱۳۴۵-۱۳۹۸ھ/۱۹۲۷-۱۹۷۸ء) کی تینوں جلدوں میں جا بجا نوشاہی شاعروں کے حالات مع اشعار تاریخی رزمانی ترتیب کے مطابق درج ہوے ہیں۔ حکیم سید شفیق الرحمان نوشاہی صاحب نے شریف التواریخ کے ایک اشاریے میں تین سو چھیالیس شاعروں کی فہرست درج کی ہے[۱۶]۔ اگرچہ اس اشاریے میں شریف التواریخ میں مذکور کچھ شعراء کے نام درج ہونے سے رہ گئے ہیں اور کچھ غیر نوشاہی شعراء بھی شامل ہیں، لیکن غالب تعداد نوشاہی شعراء ہی کی ہے اور ایک محتاط اندازے کے مطابق شعراء کی تعداد تین سو پچاس ہے۔ شریف التواریخ شعراء کا خصوصی تذکرہ نہیں ہے بلکہ یہ بانی سلسلہ سے لے کر موجودہ دور تک اہم نوشاہی مشایخ اور رجال ونساء کا عمومی تذکرہ ہے جس میں ضمناً مصنفین اور شعراء کے حالات بھی آ گئے ہیں۔

ب۔ حضرت شرافت نوشاہی کی دوسری تصنیف جذبات عشق نوشاہی شعراء کے نمونہ کلام کا ایک باقاعدہ مدوّن مأخذ ہے جس کی وضاحت خود مصنف نے اس کتاب کے سرورق پر یوں فرمائی ہے: ''جذبات عشق یعنی حضرات نوشاہیہ شرافتیہ کا وہ متفرق کلام جو انہوں نے قطب الاقطاب حضرت سید شاہ حاجی محمد

Marfat.com

نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ العزیز کے شان پاک میں اور خادم آلِ محمد فقیر سید ابوالظفر شریف احمد شرافت نوشاہی عافاہ اللہ تعالیٰ کے متعلق نظم کیا ہے''۔لیکن اس کتاب میں اور بزرگوں مثلاً اعلیٰ حضرت غلام مصطفیٰ نوشاہیؒ کی مدح میں کلام کے علاوہ دیگر اصناف سخن (نعت،غزل ،قصہ وغیرہ) بھی ہیں اور حضراتِ شرافتیہ کے علاوہ دیگر نوشاہی شعراء (مثلاً برق نوشاہی، گوہر نوشاہی) کا نمونہ کلام بھی درج ہوا ہے ۔جذبات عشق دو حصوں میں تصنیف ہوئی؛ پہلا حصہ ۱۳۸۸ھ/۱۹۶۸ء،۴۳۴صفحات اور دوسرا حصہ۱۳۹۲ھ/ ۱۹۷۲ء،۱۲۵صفحات میں۔جذبات عشق میں معاصر نوشاہی شعراء کا پنجابی/اردو کلام حالات زندگی کے بغیر درج ہوا ہے۔

شریف التواریخ اور جذبات عشق دونوں ہی تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ کے مآخذ میں شامل ہیں۔

ج۔حضرت شرافت نوشاہی کا ایک مختصر اردو مضمون ''شعرائے خاندان نوشاہیہ'' ماہ نامہ فیض الاسلام، راول پنڈی ،شمارہ مئی ۱۹۷۷ء میں شائع ہوا۔اس میں سلسلۂ نوشاہیہ کے گیارہ فارسی گو شعراء (خوشی محمد کنجاہی، مرزا احمد بیگ لاہوری، محمد اکرم غنیمت کنجاہی، محمد ماہ صداقت کنجاہی، محمد اشرف منجری، ہاشم شاہ تھرپالوی، فقیر غلام محی الدین لاہوری، فقیر عزیز الدین رضا لاہوری، فقیر نور الدین منور لاہوری وغیرہ) کے حالات اور نمونہ کلام ملتا ہے۔

۳۔سلسلۂ عالیہ نوشاہیہ کے ایک اور معاصر تذکرہ نویس سیّد ابوالکمال غلام رسول برق نوشاہی (۱۳۴۳-۱۴۰۵ھ/۱۹۲۴-۱۹۸۵ء) بھی سلسلۂ نوشاہیہ کے بارے میں کتب تصنیف کرتے اور شائع کرتے رہے ہیں۔ان کی اردو تصنیف نوشاہی خاندان کے عربی ،فارسی ،اردو اور پنجابی شعراء کا مختصر تذکرہ موسوم بہ نوشاہی شعراء اس موضوع پر ایک اختصاصی کتاب ہے۔اس کتاب کی پہلی تسوید اکتوبر ۱۹۷۲ء میں ہوئی جس میں پچاس شعراء کا تذکرہ تھا،لیکن دسمبر ۱۹۷۸ء میں جب اس تذکرے کی طباعت کی تیاری ہونے لگی تو اس میں مزید ایک سو بیس شعراء کے حالات اور نمونہ کلام شامل کیے گئے۔مصنف نے اپنے دیباچہ اور خاتمۃ الکتاب میں بھی شعرا کی مجموعی تعداد ایک سو ستر ہی بتائی ہے[۱۷]۔مصنف غالباً اس تذکرے کا دوسرا حصہ بھی لکھ رہے تھے[۱۸] لیکن یہ حصہ تا حال منظر عام پر نہیں آیا۔

موضوع کی مناسبت سے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں برق نوشاہی صاحب مرحوم کی تصنیف نوشاہی شعرا کا ایک علمی اور تنقیدی جائزہ لے لیا جائے۔

Marfat.com

الف۔ مصنف نے اپنے شعراء کی مجموعی تعداد ایک سو ستر بتائی ہے لیکن درحقیقت اس میں ایک سو پچیس شعراء کے حالات مع کلام درج ہوے ہیں[19] ، بقیہ تیس شعراء کے حالاتِ زندگی بغیر نمونۂ کلام کے درج ہوے ہیں اور چودہ شعراء کے صرف نام درج ہوے ہیں؛

ب۔ یہ تذکرہ، تذکرہ نویسی کی کسی مقرّرہ اور مروّجہ ترتیب کے بغیر تصنیف ہوا ہے۔ اگر چہ اس کے ابتداء میں پندرہ بیس شعراء کے حالات میں ایک طرح کی تاریخی رزمانی ترتیب پائی جاتی ہے، لیکن آگے چل کر حالاتِ شعراء میں نہ تو زمانی ترتیب ملحوظ رکھی گئی ہے اور نہ ہی شعراء کے اسماء یا تخلص کی تہجی ترتیب کو اپنایا گیا ہے۔ اس بے ترتیبی کی وجہ سے اس تذکرے میں اپنے کسی مطلوبہ شاعر کو تلاش کرنا ایک صبر آزما کام ہے۔ قاری کو ہر بار تذکرے کے آغاز (ص ۳ تا ۶) میں درج ایک سو ستر ناموں کی پوری فہرست پر نظر دوڑانا پڑتی ہے جو خود کسی ترتیب کے بغیر ہے؛

ج۔ فہرست اسماے شعراء کے بعد ''کتابیات'' (ص ۷ تا ۱۵) کے تحت تذکرے کے مآخذ کی فہرست دی گئی ہے۔ اس میں جن بعض کتب کے مطبوعہ ہونے کی وضاحت کی گئی ہے ان کے مطبع کا نام، مقام طباعت اور سال طباعت درج نہیں ہوا ہے، جب کہ متعدد کتابوں کے طبع شدہ یا قلمی ہونے کی تصریح بھی نہیں کی گئی۔

برق صاحب کا تذکرۂ نوشاہی شعراء صرف فنی تدوین کی کمزوریوں کا حامل ہی نہیں ہے، بلکہ اس میں بعض واقعات اور روایات بھی درست انداز میں پیش نہیں ہوے۔ مثلاً:

الف۔ حضرت نوشہ گنج بخشؒ کو سنسکرت اور عربی زبانوں کا قادرالکلام شاعر لکھا ہے[20]، حالاں کہ حضرت نوشہ گنج بخشؒ کا نہ تو ان زبانوں میں کلام دستیاب ہے اور نہ ہی کسی دوسرے سوانحی مأخذ سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ لگتا ہے برق صاحب نے حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے ہندوی (قدیم اردو) کلام کو سنسکرت کلام سمجھ لیا ہے اور اس کلام میں قرآنی آیات اور عربی جملات کی تضمینات کی وجہ سے انہیں عربی گو شاعر قرار دیا ہے؛

ب۔ حضرت نوشہؒ کے والد بزرگوار سید علاء الدینؒ کو فارسی زبان کا بلند پایہ شاعر قرار دیا ہے[21]، لیکن اس پر کوئی حوالہ نہیں دیا اور نہ ہی ان کے کلام کا نمونہ پیش کیا ہے جس سے ان کا شاعری میں مقام متعیّن ہو سکتا۔ دراصل یہ سید علاء الدین فارسی گو شاعر نہ تھے اور انہیں علاء اودھی صاحبِ مقیمان کے ساتھ ملا دیا

Marfat.com

گیا ہے۔اس کی وضاحت ہم نے *تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ* میں کردی ہے؛[۲۲]

ج۔ برق صاحب نے اپنے ''حرفِ آغاز'' میں سلسلۂ نوشاہیہ کو چار ادوار پر تقسیم کیا ہے[۲۳] اور اس ضمن میں موجودہ دَور کے ''غیر معمولی شہرت'' رکھنے والے علماء، فضلاء اور شعراء میں اس راقم السطور کا نام بھی از راہ حُردنوازی شامل کیا ہے۔انہوں نے یہ تذکرہ دسمبر ۱۹۷۸ء میں مکمل و مرتّب کیا، اس وقت تک اس احقر کی کوئی ایسی تصنیف شائع نہیں ہوئی تھی جو ''غیر معمولی شہرت'' کا باعث بنی ہو(بلکہ اب کچھ کتابوں کی اشاعت کے بعد بھی مَیں ایسا نہیں سمجھتا ہوں)۔اس کے برخلاف یہ بات بے حد تعجب انگیز ہے کہ برق صاحب نے موجودہ دَور کے مصنّفین کی فہرست میں حضرت سید شرافت نوشاہیؒ کا نامِ نامی شامل نہیں کیا! حالاں کہ وہ سلسلۂ نوشاہیہ کی پوری تاریخ میں تصانیف و تألیفات اور علمی خدمات کے اعتبار سے باقی سب مصنّفین پر فایق ہیں اور کسی بھی نوشاہی عالم و فاضل سے اُن کی شہرت دَورِ حاضر میں زیادہ ہے؛

د۔ حافظ برخوردار رانجھا کو حضرت نوشہ گنج بخشؒ کا مرید لکھا ہے اور ان کے حالات شاملِ کتاب کیے ہیں[۲۴]۔لیکن یہ صحیح نہیں ہے؛

ہ۔مولوی نیک محمد شرقپوری کے حالات میں مرزا عبدالقادر بیدلؔ کا ایک معروف شعر:

ہمہ عمر با تو قدح زدیم و نہ رفت رنج خمارِ ما
چہ قیامتی کہ نمی رسی ز کنارِ ما بہ کنارِ ما

مولوی صاحب کے نمونۂ کلام کے طور پر درج کیا ہے؛[۲۵]

و۔ برق صاحب نے شعراء کے سنین ولادت و وفات لکھنے کا بہت کم اہتمام کیا ہے، بالخصوص اپنے معاصر شعراء کی تاریخ پیدائش یا عمر لکھنے کی طرف قطعاً کوئی توجہ نہیں دی۔ایسے شعراء میں مصنّف کے قریبی دوستوں (محبوب حسین نوشاہی، نور محمد نصرت نوشاہی، عبدالرحیم دلشاد، فضل میراں گوہر نوشاہی) اور مریدوں اور خلیفوں (محمد انور سیال کوٹی، غلام مرتضیٰ صابر مانسہروی، محمد صدیق وغیرہ) کے ناموں کی ایک فہرست مہیا کی جاسکتی ہے جن کے سنین ولادت ان احباب سے بڑی سہولت کے ساتھ حاصل کیے جاسکتے تھے؛

ز۔جن شعراء کا نمونۂ کلام نہیں دیا گیا ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو مصنّف کے قریبی عقیدت مندوں اور مریدوں میں شامل ہیں (مثلاً عبدالرحیم دلشاد، ص ۳۵۷)، لیکن مصنّف نے ان سے نمونۂ کلام حاصل

Marfat.com

کرنے کی زحمت نہیں فرمائی، یا بعض شعراء کا مطبوعہ مجموعۂ کلام مصنف کے پاس موجود تھا لیکن اس سے نمونۂ کلام نقل کرنے کا اہتمام نہیں کیا گیا (مثلاً محمد حسین عاصیؔ نوشاہی رَن مَلوی، جو مصنف کے ہم جَدّ بھی ہیں، ص ۴۲۲)؛

ح۔ مصنف نے فارسی گو شعراء کا نمونۂ کلام اس طرح نقل کیا ہے کہ ان شعراء کی فارسی دانی اور طبع کی موزونی پر شک گزرتا ہے۔ لیکن درحقیقت یہ کمزوری خود تذکرہ نویس کی ہے جن سے مخطوطات پڑھنے میں غلطیاں سرزد ہوئی ہیں یا ان کی اپنی طبع موزوں نہیں یا کتابت کی غلطیوں کی طرف توجہ نہیں کی۔ نقل شدہ بعض اشعار میں بے جوڑ قافیے اور ردیفیں تو سامنے کی بات ہے۔ ہم یہاں صفحات کی تنگی کے باعث صرف ایک مثال پر اکتفا کریں گے جو مرزا احمد بیگ لاہوری کے فارسی نمونۂ کلام سے لی گئی ہے۔ تذکرۂ نوشاہی شعراء میں یہ اشعار کچھ اس طرح نقل ہوے ہیں:[۲۶]

دوش از آسیب نفس بد فرجام — داشتم در دل خطرات تمام
من گریزاں از وجود آہو دشت — او بدنبال من چوں گرگ پلشت
مصلحت خواستم زعقل بشیر — تا کند بہر من کار را تدبیر
طلعت او مطالعۂ انوار — سینہ او خزینہ اسرار
مست و خوش زبادۂ عرفاں — چوں گوہر لمحہ ایقاں
حال او طوطیای چشم ضمیر — بر مس دل صحبتش اکسیر
لب لعلش لیکن خاتم جم — لفظ او نقش فیض آن خاتم
گرمی عشق آن امیر وکبیر — داشت تاثیر بر صغیر و کبیر
نیست امروز بر بسیط زمیں — مثل او پہلواں ہمیں دیں
آن تہمتن بہفت جان عراق — گشتہ دیوی سفید با دل شاق
گرچہ بود او ولی مادر زاد — در کف او کلید خانۂ دل
زہر نوشی در کفش تریاق — ژندپوشی و خسرو آفاق
او بوصفہا کہ موصوف است — انتہایش بشاہ معروف است

موزوں طبع قارئین پر اگرچہ منقولہ بالا اشعار میں پائے جانے والے اشکالات بالکل واضح ہیں، پھر بھی

Marfat.com

تقابل کی خاطر ان اشعار کی اصل اور صحیح صورت نقل کر دینا مناسب ہوگا:[۲۷]

دوش ز آسیبِ نفسِ بد فرجام — داشتم در دل اضطرابِ تمام
من گریزان ازو چو آہوی دشت — او بدنبالِ من چون گرگِ پلشت
مصلحت خواستم زعقلِ بشیر — تا کند بہرِ کارِ من تدبیر
طلعت او مطالع انوار — سینۂ او خزینۂ اسرار
مست و سرخوش زبادۂ عرفان — چوں گہر غرقِ لـــجـــۂ ایقان
خاک او توتیای چشم ضمیر — بر مسِ دل محبتش اکسیر
لبِ لعلش نگینِ خاتمِ جم — لفظ او نقشِ فصِ آن خاتم
گرمی عشق آن امیر کبیر — داشت تاثیر بر صغیر و کبیر
نیست امروز بر بسیط زمین — مثل او پہلوان تہمتن دین
آن تہمتن بہفت خوان عراق — کشت دیو سفید با دل شاق
گرچہ بود او ولی مادر زاد — در کف او زمامِ بست و گشاد
زہر نوشی و درکفش تریاق — ژندہ پوشی و خسرو آفاق
او بآن وصفہا کہ موصوف است — انتہایش بشاہ معروف است

تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ

حضرت شرافت نوشاہی نے ضیافت الابرار من اشعار الاخیار المشہور بہ تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ مبیضہ کی صورت میں چھوڑا۔ (ہم نے یہاں اس کے عرفی نام تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ کو ترجیح دی ہے۔) مجھے اس کی تسوید وتدوین اور اشاعت کا خیال حضرتِ مصنفؒ کی وفات سے فورا بعد سے ہی تھا، لیکن اس کی صورت پذیری اور صورت گری کے مختلف مراحل طے ہوتے ہوتے یہ وقت آ گیا۔ اب بحمد اللہ تمام مراحل حسب منشاء طے ہو گئے ہیں اور اسے سب کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔ گویا کتاب کے آغازِ تصنیف سے انجامِ طباعت واشاعت تک کوئی ساٹھ سال کا عرصہ لگا۔

تذکرے کا زمانۂ تصنیف اور اس کے مندرجات کی زمانی اور مکانی حدود

Marfat.com

حضرتِ مصنفؒ نے یہ تذکرہ ۱۳۶۴ھ/۱۹۴۵ء میں لکھنا شروع کیا، لیکن یہ کام ان کی دیگر تصنیفی مصروفیات کے باعث نامکمل رہا؛ ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۹۶ھ/۱۶ نومبر ۱۹۷۶ء کو اسے مکمل کرنے کا آغاز کیا۔ مذکورہ تاریخ کے ساتھ حضرتِ مصنفؒ نے اپنے مختصر دیباچے میں یہ جملہ لکھا ہے: ''اب بتیس سال کے بعد اسے زیورِ تکمیل سے آراستہ کیا جاتا ہے''۔ اس تذکرے میں جن شعراء کے بارے میں حضرت مصنفؒ نے یہ تحریر کیا ہے کہ 'وہ اِس وقت زندہ ہیں' اس سے مراد یہی سال ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء ہے۔ البتہ حضرتِ مصنفؒ اس پر بعد میں بھی وقتاً فوقتاً اضافے کرتے رہے، جیسے برکت علی ساکن ہردیو، عمر حیات سیال اور محمد عاشق قوّال کے حالات ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء میں لکھے گئے۔ تاج دین ساکن ننگل کے حالات ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء میں شامل کیے گئے۔ حضرتِ مصنفؒ اپنی وفات سے ایک سال پہلے یعنی ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء تک اس تذکرے میں اضافات فرماتے رہے، جیسا کہ محمد عارف ساکن سوہل کلاں کے حالات سے ظاہر ہے۔ میں نے اپنے تکملے میں یہ عرصہ ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء تک بڑھا دیا ہے یعنی اس سال تک موجود/فوت ہونے والے شعراء کو شامل کیا گیا ہے، اس طرح یہ تقریباً چار سو سال میں پائے جانے والے نوشاہی شعراء کا جامع تذکرہ ہے۔

تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ زمانی اعتبار سے بانی سلسلہ حضرت نوشہ گنج بخشؒ (م ۱۰۶۴ھ/۱۶۵۴ء) کی اولاد اور راست مریدین سے شروع ہو کر موجودہ دور تک کے شعراء کے حالات پر محیط ہے، البتہ اس کا آغاز تبرّک کے طور پر مشائخِ نوشاہیہ حضرت شاہ محمد غوث قادری اوچیؒ (م ۹۲۳ھ/۱۵۱۷ء) اور حضرت شاہ سلیمان نوری بھلوائیؒ (م ۱۰۱۲ھ/۱۶۰۴ء) اور خود حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے حالات اور کلام سے کیا گیا ہے۔

جغرافیائی اعتبار سے اس تذکرے میں کسی قسم کی حدود و قیود نہیں ہیں۔ موضوع سے متعلق اس میں ہر گاؤں، قصبہ، شہر اور ملک کے شعراء شامل ہیں۔ ممالک کے اعتبار سے اس میں پاکستان، بھارت، افغانستان، ایران، کشمیر کے مقامی اور یورپ و عرب ممالک میں مقیم پاکستانی نژاد شعراء کا تذکرہ ملتا ہے۔ علاقے کے حوالے سے اس میں سب سے زیادہ (مشرقی و مغربی) پنجاب کے شعراء شامل ہوئے ہیں اور خاص ایک مقام کی نسبت سے اس میں سلسلۂ نوشاہیہ کے دارالارشاد اور مرکز ''ساہن پال شریف'' کے اٹھائیس شعراء کو جگہ ملی ہے۔ اگر ساہن پال شریف کے گورستان نوشاہیہ میں مدفون باہر کے شعراء کو بھی شامل کر لیا جائے تو تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ ساہن پال شریف دراصل اس تذکرے کا اصلی محور ہے۔

Marfat.com

ساہن پال شریف کے مدح گو شعراء

تاریخ کی بزرگ اور محبوب ہستیوں سے منسوب بستیوں کی مدح سرائی شعراء کا معمول رہا ہے۔ ایسے کلام کی ادبی خوبیوں سے قطع نظر اس میں جغرافیائی اور تاریخی اشارات بھی پائے جاتے ہیں، لہذا ایسے کلام کی ایک جداگانہ افادیت ہے۔ ہمارے خیال میں ایک خاص ادبی تحقیق اس موضوع پر ہونی چاہیے کہ ہمارے منظوم ادب میں جغرافیائی معلومات کس نوعیت کی ہیں۔ تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ میں ایک کثیر تعداد ایسے شعراء کی ہے جنہوں نے حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے مسکن ثانی اور مدفن موضع ساہن پال شریف کی مدح میں اشعار کہے ہیں۔ ان شعراء کا تعلق مختلف ادوار سے ہے یعنی قدیم ترین شاعر مرزا احمد بیگ لاہوری (زندہ ۱۱۰۷ھ / ۹۶- ۱۶۹۵ء) سے لے کر ہمارے معاصر مرزا محمد نذیر اختر ساہن پالوی (م ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء) تک؛ گویا یہ روایت تاریخِ نوشاہیہ کے تمام ادوار میں جاری و ساری رہی اور اب تک معمول ہے۔ میں یہاں تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ میں ساہن پال شریف کی مدح کرنے والے انتالیس شعراء کے ناموں کی فہرست تخلص وار درج کر رہا ہوں،[۲۸] مدحیہ اشعار متعلقہ مقام پر ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں:

غلام قادر اثر جالندہری (م ۱۳۵۶ھ)؛ حکیم احمد الدین کھرل والا (ز ۱۳۴۴ھ)؛ محمد نذیر اختر ساہن پالوی (م ۱۴۱۴ھ)؛ محمد اسلم مکی اصحاباں والی؛ محمد اسلم حاصل پوری؛ محمد اشرف اشرف بوبک؛ محمد اشرف اشرف منچری رکالے والا، (م ۱۲۲۵ھ)؛ غلام رسول اعظم گوجروی؛ خدا بخش متخلص بہ بخش علی وڑائچاں والا؛ سید ابوالکمال غلام رسول برق ڈوگوی (م ۱۴۰۵ھ)؛ محمد بشیر بشیر جاموں والا؛ محمد خان پردیسی بھکھی والا؛ پہلوان جہلمی؛ تاج دین تاج ننگل والا؛ بی بی جیوائی مانگٹ والی؛ برکت علی خادم راول پنڈی والا (م ۱۳۹۷ھ)؛ خادم میراں لاہوری؛ ریاض احمد ریاض ابدالوی؛ زینب بی بی زیناں بچے کے والی؛ سردار بی بی نواں پنڈ والی،؛ سردار خاں سردار جھیوراں والی،؛ شکر دین شاکر ابدالوی؛ عنایت اللہ شاہد لوڑہکی والا؛ عطاء محمد شوق ڈھوک شہانی والا،؛ محمد ولایت شہزاد حافظ آبادی؛ بشیر احمد صوفی بھکھی والا، محمد عالم صوفی نواں پنڈ والا؛ محمد افضل طور گوندلاں والا (م ۱۴۰۲ھ)؛ شیر محمد عاصی ٹھٹھہ نیک والا؛ عبدالکریم عباسی چنبھلی (م ۱۳۸۹ھ)؛ بشیر بیگم غریب عادل گڑھی؛ غلام علی فائق ٹھٹھہ نیک والا؛ محمد فتح علی خان مشہور بہ فتح خان راول پنڈی؛ عبدالستار فقیر داود پوری؛ قل احمد ساہن پالوی (۱۲۸۶ھ)؛ غلام احمد کاتب ساہن پالوی (۱۳۷۳ھ)؛ کرم حیات چنبھلی (م ۱۳۵۶ھ)؛ کھڈونا ملتانی؛ غلام مرتضی مرتضی نظام آبادی

Marfat.com

(م۱۲۴۰ھ)؛عبداللہ مستؔ،نتھو کے والا (م۱۴۱۶ھ)؛غلام رسول مسکینؔ اروپ والا؛غلام معین الدین معینؔ نظامی؛ثقلین عباس مقربؔ رن ملوی؛مولا بخش مشہور بہ مولا شاہ امرت سری (م۱۳۶۱ھ)؛نظام الدین نظامؔ؛نورالمصطفی داو والا (م۱۲۴۴ھ)؛نوردین گنجوی (م۱۳۵۲ھ)؛نیک محمد مدن چکی؛یقین علی یقینؔ؛محمد یوسف لوڑہکی والا (م۱۳۵۲ھ)۔

تذکرے کے مآخذ کی نوعیت

اس تذکرے کی تصنیف وتالیف میں حضرتِ مصنفؒ نے جن مآخذ سے استفادہ کیا ہے ان کی طرف ایک اشارہ اپنے مقدمے میں یوں فرمایا ہے:''جن [شعراء] کا کلام متفرق کتابوں، بیاضوں، سفینوں اور سینوں میں محفوظ ہے''[۲۹]۔حضرتِ مصنفؒ نے اپنے کتابی مآخذ کی کوئی جداگانہ فہرست نہیں دی اور ہر شاعر کے حالات کے ضمن میں اپنا ماٰخذ بتا دیا ہے۔میں نے تذکرے کے آخر میں حضرتِ مصنفؒ اور اپنے مآخذ کی ایک جامع رمشترکہ فہرست مرتب کر کے لگا دی ہے۔حضرتِ مصنفؒ نے کچھ غیر روایتی اور دل چسپ مآخذ سے بھی استفادہ کیا ہے۔مثلاً انہوں نے مشائخِ نوشاہیہ کی خانقاہوں کی دیواروں، کتبوں اور مزارات پر کپڑے کے غلافوں پر درج مشائخِ نوشاہیہ کی مدح میں لکھے گئے اشعار بھی محفوظ کر لیے ہیں۔دیواروں اور غلافوں کے وہ نوشتے اب ایک زمانہ بیت جانے کے باعث مٹ چکے ہیں یا ختم ہو چکے ہیں،لیکن ایک مورّخ اور تذکرہ نویس کے قلم نے انہیں آیندہ زمانوں کے لیے محفوظ کر لیا ہے۔قلمی نسخوں کے ترقیموں (کاتب کے دستخط کا مقام) میں اور اوّل وآخر کے اوراق پر ثبت اشعار سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔حضرتِ مصنفؒ نے اپنے کچھ غیر روایتی مآخذ کی نشان دہی سلطان علی سلطانؔ ساکن بُچہ اور فگارؔ تخلص کے شعراء کے حالات میں کی ہے۔کچھ حالات اور کلام معاصرین کی زبان سے سنا ہے اور بعض اوقات خطوط لکھ کر اطلاعات حاصل کی گئی ہیں۔ذاتی معلومات پر بھی بھروسہ کیا گیا ہے۔

شعراء کی مجموعی تعداد

حضرتِ مصنفؒ کے مبیّضہ کے ابتداء میں خود انہی کی تیار کردہ شعراء کی دو فہرستوں میں مجموعی طور پر ۳۹۱+۸۹=۴۸۰اسماء موجود ہیں گویا اس تذکرے میں انہوں نے چار سو اسّی شعراء کے حالات قلم بند کیے،لیکن ہم نے اس تذکرے کی تدوین کرتے وقت چھے(۶)شعراء کے حالات حذف کر دیے ہیں،کیوں کہ حضرتِ مصنف نے ان شعراء کا جو نمونۂ کلام دیا ہے وہ مہمل اور غیر موزوں ہے اور انہیں

Marfat.com

شاعر ثابت نہیں کرتا یا ان سے منسوب کلام ہمارے لیے تحقیق شدہ نہیں تھا۔ محذوف شعراء کے نام (تبصرے کے ساتھ) حسب ذیل ہیں:

۱۔ اکرم، محمد اکرم بن مولوی محمد یوسف، ساکن لوڑہکی، پروفیسر طبیہ کالج، لاہور، زندہ ۱۳۹۶ھ،
تبصرۂ مصنف: ''یہ غزل فارسی ان کے کاغذات میں ملی ہے۔ اگرچہ عروضی، لغوی، معنوی طور پر قابلِ نظر [کذا: محلِ نظر] ہے، مگر یادداشت اور نمونۂ کلام کے طور پر لکھی جاتی ہے''۔

۲۔ زاہد، عبدالمالک (شرافتی نوشاہی) بن برکت علی، ساکن چندرامی، نزد صادق آباد، (پ ۱۳۶۶ھ)، ان کے دو بے وزن اردو ابیات بطور نمونۂ کلام درج کیے تھے۔

۳۔ صالح، سید صالح محمد (خلیفہ حضرت نوشہ گنج بخشؒ) بن سید عبد الوہاب، ساکن چک سادہ، ضلع گجرات، متوفی ۱۱۱۸ھ/۱۷۰۶ء۔ ان کے کلام میں بحوالۂ *لطائف گل شاہی* ایک فارسی غزل۔ جس میں صالح تخلص استعمال ہوا ہے۔ درج ہوئی ہے۔ مقطع:

صالحؔ خوشم بہجراں گر نیست وصلِ جاناں
گر قسمتِ الٰہی ایں شد مرا حوالہ

اس مرتبِ تذکرہ کے لیے یہ امر تحقیق شدہ نہیں ہے کہ یہ غزل انہی صالح کی ہے، اس لیے ان کے حالات اور کلام کو شامل نہیں کیا گیا۔

۴۔ عبدالخالق بن مولانا نور المصطفٰی نوشاہی روشن شاہی داو والا، تحصیل میلسی، زندہ ۱۲۷۴ھ، بحوالہ *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۸، ص ۱۵۷ ان کا ایک فارسی بیت لکھا گیا تھا جو موزوں نہیں ہے۔

۵۔ فقیر محمد فقیر یا ساکن وڈالا، زندہ ۱۲۳۱ھ، ان سے منسوب کلام دراصل مولانا جامی کا ہے۔

۶۔ ہادی، سید عبدالہادی بن سید فیض اللہ بن سید صالح محمد (مذکور بالا)، چک سادہ، متوفی ۱۱۲۷ھ/ ۱۷۱۵ء، ان کے نمونۂ کلام میں بھی بحوالۂ *لطائف گل شاہی* دو فارسی غزلیں ہادیؔ تخلص کے ساتھ درج ہوئی ہیں جن کے بارے میں ہمیں یقین نہیں ہے کہ یہ انہی ہادیؔ کی ہیں۔

حضرتِ مصنفؒ کی مرتبہ شعراء کی دونوں فہرستوں میں حسب ذیل اسماء موجود ہیں، لیکن ان کے حالات اور نمونۂ کلام حضرتِ مصنفؒ کے کاغذات میں موجود نہیں ہیں:

۱۔ بوٹے شاہ برخورداری نوشاہی، ساہن پال شریف [۳۰]

Marfat.com

۲۔صبغت اللہ برخورداری نوشاہی، لاہور[۳۱]

۳۔عالم، مشتاق احمد ملک، لاہور

۴۔محمد دین، مستری، ڈونگھے

۵۔محمد عظیم بن شاہ عصمت اللہ برخورداری نوشاہی، دھماوا[۳۲]

۶۔ندیم، اعجاز احمد، رن مل[۳۳]

اس حذف و تکمیل کے بعد موجودہ اشاعت کے اعداد و شمار حسب ذیل ہیں:

مجموعی تعداد: (۵۷۳) شعراء

مصنف (حضرت شرافت نوشاہیؒ) کے تصنیف کردہ حصے میں: (۴۷۱) شعراء[۳۴]

مرتّب (عارف نوشاہی) کے تصنیف کردہ تکملہ اور ذیل تکملہ میں: (۱۰۲ یا بشمول تکرار ۱۰۶) شعراء

(مرد) شعراء: (۵۵۷)

شاعرات: (۲۰)

تذکرے کا اسلوب

حضرتِ مصنفؒ نے شعراء کے حالات درج کرنے میں اختصار سے کام لیا ہے۔اس کی وجہ یہ رہی ہے کہ اس میں سے اکثر شعراء کے مفصّل اور تحقیقی حالات وہ اپنی دوسری تصنیف شریف التواریخ میں لکھ چکے تھے اور یہاں تکرار یا تفصیل کی ضرورت نہیں سمجھی۔تاہم انہوں ہر شاعر کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کردی ہیں۔جو شعراء صاحبِ تصانیف ہیں، حضرتِ مصنفؒ نے اکثر و بیشتر ان کی تمام نثری تصانیف کے نام گنوانے سے اجتناب کیا ہے اور صرف منظوم تصانیف کا ذکر کرنا مناسب سمجھا ہے۔نمونۂ کلام میں یہ التزام رکھا ہے کہ زیرِ بحث شاعر نے جن زبانوں میں شاعری کی ہے ان تمام زبانوں کے اشعار کا نمونہ دیا جاے۔اس طرح یہ بیک وقت اردو، پنجابی، عربی، فارسی اور ہندی زبان کے شاعروں کا تذکرہ ہے (تکملے میں انگریزی زبان کے ایک شاعر کا تذکرہ بھی ہوا ہے)۔جیسا کہ اسی مقدمے میں ایک دوسری جگہ پر ذکر ہوا ہے کہ حضرتِ مصنفؒ نے یہ کوشش کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ ایسا نمونۂ کلام دیا جاے جو مشائخ و بزرگان نوشاہیہ (بشمول حضرتِ مصنفؒ جو خود بھی سلسلۂ نوشاہیہ کے شیخ طریقت تھے) سے متعلق ہے۔بے شک ان شعراء کا دیگر اصنافِ سخن میں بھی کلام موجود ہے اور اُس سے

Marfat.com

بھی تھوڑا بہت کلام پیش کیا گیا ہے۔

حضرتِ مصنفؒ کی دیگر تصانیف کی طرح اس تذکرے کی نثر بھی بے حد سلیس، سہل اور سادہ ہے اور اس میں زبان و بیان کی کسی قسم کی پیچیدگی اور بناوٹ نہیں پائی جاتی۔ اس تذکرے میں تنقیدی اشارات بہت ہی کم ہیں اور حضرتِ مصنفؒ نے شعراء کے کلام پر ناقدانہ نگاہ نہیں ڈالی۔ بس مجموعی طور پر کلام کی تعریف کی ہے، اصل توجہ حالات نویسی اور نمونۂ کلام کی فراہمی کی طرف رہی ہے۔

تذکرے کی کچھ اور خصوصیات

حضرتِ مصنفؒ نے شعراء کا بیشتر ایسا نمونۂ کلام قلم بند کیا ہے جو مشائخ نوشاہیہ کی مدح میں ہے، یہی اس تذکرے کے موضوع کا تقاضا بھی تھا، لیکن اس میں کچھ دیگر اخلاقی، سماجی اور ادبی موضوعات پر اور لوک داستانوں سے متعلق کلام بھی شامل ہوا ہے۔ اصنافِ سخن کے اعتبار سے اس میں سی حرفی، غزل، قصیدہ، مرثیہ، قطعہ، دوہڑہ، مثنوی، ڈھولا، ڈیوڑھا (مستزاد) وغیرہ شامل ہیں۔

جیسا کہ عرض ہوا- اور حضرت مصنفؒ نے بھی اپنے سبب تالیف میں بتایا ہے- اس تذکرے کی تصنیف کا بنیادی مقصد خاندان/سلسلۂ نوشاہیہ کے شعراء کے حالات اور کلام کو یک جا کرنا ہے۔ اس تناظر میں حضرتِ مصنفؒ نے نوشاہیت کا دائرہ وسیع رکھا ہے اور اس میں تین طبقوں کے شعراء کو جگہ دی ہے:

الف۔ حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے اخلاف یعنی دونوں بیٹوں کی اولاد امجاد سے شعراء؛

ب۔ سلسلۂ نوشاہیہ کے مریدین اور منتسبین، یعنی وہ شعرا جن کا شجرۂ طریقت کسی بھی واسطے سے بانی سلسلہ حضرت نوشہ گنج بخشؒ تک پہنچتا ہے یا ان کا سلسلے میں مرید ہونا ثابت ہے، خواہ مکمل شجرۂ طریقت ہمیں معلوم نہیں ہو سکا؛

ج۔ مشائخ و رجالِ نوشاہیہ کی مدح سرائی کرنے والے شعراء، خواہ وہ نسباً و طریقتاً خاندان/سلسلۂ نوشاہیہ سے وابستہ نہیں ہیں۔

ممکن ہے بعض قارئین کو یہ بات عجیب لگے کہ اس تذکرہ بشمول تکملہ میں بہت سے ''غیر نوشاہی'' شعراء کو ''نوشاہی'' بنالیا گیا ہے! درحقیقت ایسا نہیں ہے۔ حضرتِ مصنفؒ کے نزدیک خاص اس تذکرے کے حوالے سے ''نوشاہیت'' کا مفہوم یہ رہا ہے کہ جس کسی نے بھی نوشاہیہ کے بارے میں اشعار لکھے

Marfat.com

ہیں وہ اس تذکرے میں شامل ہوسکتا ہے۔ ہمارے قدیم علماء اور صوفیاء کے مشرب میں یہ وسعت پائی جاتی تھی کہ وہ زیادہ سے زیادہ طبقات الناس کو ایک موضوع پر جمع کرنے کی کوشش کرتے تھے اور لوگوں کو کسی موضوع سے دور رکھنے کے دافعانہ اقدامات سے گریز کرتے تھے [۳۵]۔ تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ کے

فاضل مصنفؒ نے بھی بہ طور مثال اگر حضرت شاہ سلیمان قادریؒ کی خانقاہ کی دیوار پر ان کی مدح میں کسی گمنام شاعر کا قصیدہ لکھا ہوا دیکھا اور باوجود یہ امر تحقیق شدہ نہ ہونے کے کہ وہ شاعر حسب ونسب یا طریقت کے اعتبار سے سلسلۂ نوشاہیہ سے وابستہ ہے؟ اسے فکری اعتبار سے دائرۂ نوشاہیت ہی میں داخل سمجھا۔ حضرتِ مصنفؒ کی اس وسیع المشربی کی پیروی مَیں نے بھی اپنے تکملہ میں کی ہے، بلکہ ایک قدم آگے بڑھتے ہوئے چند ایک ایسے شعراء کو بھی شامل کرلیا ہے جنہوں نے نوشاہی شخصیات کی مدح سرائی تو نہیں کی لیکن تکملہ میں ان کو شامل کرنے کا میرے نزدیک یہ جواز تھا کہ انہوں نے رجالِ نوشاہیہ پر علمی تحقیقات انجام دی ہیں اور ایک طرح سے ان کی اس سلسلے سے علمی وابستگی پائی جاتی ہے۔ حضرتِ مصنفؒ - اور ان کی تقلید میں اِس مرتّب نے بھی - تمام نوشاہیوں کے حالات کسی تعصّب کے بغیر شامل اور درج کیے ہیں۔ اس تذکرے میں ان لوگوں کے حالات بھی موجود ہیں جو حضرتِ مصنفؒ کے مخالفین، حاسدین اور معاندین میں سے ہیں، لیکن کسی ذاتی ناپسندیدگی کی بنیاد پر ان کا ذکر اس تذکرے سے نہ صرف باہر نہیں رکھا گیا بلکہ ہلکا سا اشارہ بھی ان کی مخالفت کی جانب نہیں کیا گیا اور بے حد مودّب اور شائستہ طریقے سے اُن کے خالات لکھ دیے گئے ہیں۔

ہر تذکرے کی کوئی نہ کوئی خصوصیت اور انفرادیت ہوتی ہے۔ اِس تذکرۂ شعراء کی سب سے بڑی خصوصیت اور اہمیّت یہ ہے کہ اس میں پاکستان کے دیہات وقصبات کے سینکڑوں گمنام شعراء کا حال اور کلام جمع ہوگیا ہے۔ ان میں ایک معقول تعداد ایسے شعراء کی ہے جن کا ذکر اور کلام پہلی دفعہ اس تذکرے کے ذریعے منظرِ عام پر آرہا ہے۔ تذکروں کے ناقدین کے ہاں اس بات کی بے حد اہمیت پائی جاتی ہے کہ کسی تذکرے میں تازہ مواد کتنا ہے اور معاصرین پر کس قدر معلومات ملتی ہیں۔ تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ کو اگر اس ناقدانہ نگاہ سے بھی دیکھا جائے تو یہ تذکرہ معاصر شعراء کے حالات سے بھرا پڑا ہے۔

کچھ ترتیب وتدوین وتکمیل اور اشاعت کے بارے میں

اس تذکرے کا مبیّضہ میں نے حضرتِ مصنفؒ کی وفات (۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء) کے بعد ان کے

Marfat.com

ذاتی کتب خانے سے اپنی تحویل میں لیا۔اس کی کیفیت یہ تھی کی حضرتِ مصنفؒ نے ۱۳۶۴ھ/۱۹۴۵ء سے ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء تک جس حالت میں کسی کاغذ پر جیسی بھی یادداشت تیار کی اسے تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ کے بستہ میں رکھ دیا اور یوں یہ یادداشتیں حروف تہجی کے اعتبار سے جمع ہوتی رہیں۔کچھ کاغذات معاصر شعراء کے اپنے سوادِ خط میں بھی ہیں جن سے کلام یا حالات زندگی خاص طور پر لکھوائے گئے۔ حضرتِ مصنفؒ کی عادتِ مالوف یہ تھی کہ پہلے وہ مسودہ تیار کرتے، پھر مکمل تحقیق وتدقیق کے بعد اسے اپنے عمدہ اور خوب صورت خط میں مسطر کی مدد سے (بغیر سطور کے) سفید کاغذ پر لکھتے اور عبدالعزیز تبسم قریشی مرحوم جلد ساز، گجرات سے جلد بندھوا کر، اس کے پشتے پر کتاب کا نام اپنے ہاتھ سے لکھ کر کتاب اپنے کتب خانے میں داخل کرتے۔افسوس کہ یہ تذکرہ ان تمام مراحل سے نہ گزر سکا اور متفرق کاغذوں پر یادداشتوں کی حالت ہی میں رہا۔یہاں تک کہ حضرتِ مصنفؒ کا آخری وقت آپہنچا۔البتہ ان کو اس کی تکمیل کا خیال ضرور تھا۔اس کا اندازہ اس فہرست سے ہوتا ہے جو انہوں نے اپنے اس تذکرے کی تکمیل کے لیے علیحدہ تیار کی تھی اور اس میں لکھا ہے کہ فلاں شاعر کے ضمن میں کس بات کی تحقیق اور تکمیل کرنا ہنوز باقی ہے۔ حضرتِ مصنفؒ نے اسمائے شعراء کی دو فہرستیں بھی بنائیں؛ پہلی فہرست میں ۳۹۱ شعراء (۳۷۲ معلوم + ۱۹ مجہول) اور دوسری فہرست میں ۸۹ معلوم شعراء کے نام درج ہیں۔حضرت مصنفؒ نے اس فہرست میں ہر شاعر کا تخلص، نام اور مقام سکونت لکھا ہے۔ہم نے اسی فہرست میں شاعر کے زمانۂ حیات اور جن زبانوں میں وہ شاعری کرتا تھا کا اضافہ کر کے اسے تذکرے کے شروع میں لگا دیا ہے۔حضرتِ مصنفؒ نے اس تذکرے پر ایک مختصر سا مقدمہ بھی لکھ دیا تھا جو اس کے باعثِ تصنیف اور تاریخِ تصنیف پر روشنی ڈالتا ہے، وہ بھی اپنی جگہ پر موجود ہے۔

مجھے اس تذکرے کی تکمیل اور اشاعت کا خیال ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء ہی سے تھا۔چناں چہ حضرت مصنفؒ کی اس فہرست کی روشنی میں جو انہوں نے اس کی تکمیل کی غرض سے تیار کی تھی، مجھ سے جن معلومات کی تکمیل ہو سکی، کر دی اور ۱۹۸۷ء میں تذکرہ حضرتِ مصنفؒ کے برادرزادہ یعنی اپنے برادرِ بزرگ جناب قدوس اختر نوشاہی صاحب کو کتابت کے لیے دیا۔ اِدھر میں ۱۹۸۹ء میں تہران چلا گیا اور تذکرے کو منظر عام پر لانے کی کوششیں مؤخر ہو گئیں۔۱۹۹۴ء میں تہران سے جب تحقیق وتصنیف کے اصولوں سے مزید علمی واقفیت کے ساتھ واپسی ہوئی تو اپنی سابقہ تدوین پر اطمینانِ خاطر نہ ہوا اور اس تذکرے کی ازسرِ نو تدوین کا ارادہ کیا۔اس دفعہ یہ طے ہوا کہ پہلے حضرتِ مصنفؒ کی متفرق

Marfat.com

یادداشتوں سے ایک صاف ستھری نقل تیار کی جاے، پھر اس کی تکمیل کی جاے۔تسوید کا کام حضرت مصنفؒ کے خواہرزادہ ڈاکٹر خضر حیات نوشاہی صاحب کے سپرد کیا، جن کا خط اچھا ہے اور صاحبِ علم ہیں اور شعری ذوق بھی رکھتے ہیں۔انہوں نے اپنے سوادِ تحریر میں حرف ''سین'' تک نقل تیار کی، لیکن اپنی گوناگون مصروفیات کی بناء پر وہ اسے مکمل نہ کر سکے۔ناچاران سے کاغذات واپس لیے اور خود ۲۰۰۰ء میں اس کی ازسرِ نو تدوین و تکمیل شروع کی اور مندرجہ ذیل امور کو پیش نظر رکھا:

۱۔حضرتِ مصنفؒ کے تحریر کردہ متن کے اندر کھڑے قوسین[ ] میں اپنی طرف سے بعض ضمنی معلومات کا اضافہ کیا ہے؛

۲۔بعض شعراء کے مفصّل حالات، ان کی منظوم تصانیف کا تعارف اور نمونۂ کلام کا اضافہ تعلیقہ کی صورت میں حاشیے میں کیا ہے؛

۳۔بعض مقامات پر حضرتِ مصنفؒ کی فراہم کردہ جزوی معلومات کی صحت پر اگر اس احقر مرتّب کو تذبذب تھا تو اس صورت میں ان کا بیان نقل کر کے اپنا نقطۂ نظر حاشیے میں درج کیا ہے؛

۴۔زیر بحث شعراء کے مزید حالات کے لیے دیگر مآخذ بالخصوص *شریف التواریخ* کی نشان دہی حاشیے میں التزام کے ساتھ کی ہے تاکہ حضرتِ مصنفؒ کی ان دونوں کتابوں کو ایک دوسرے کے ساتھ مربوط کیا جا سکے؛

۵۔حضرتِ مصنفؒ نے نمونۂ کلام کے ضمن میں اگر اپنے مآخذ کا ذکر نہیں کیا تھا تو کوشش کی گئی ہے کہ مآخذ تلاش کیا جاے؛ اس کا اندراج کھڑے قوسین[ ] میں کیا گیا ہے؛

۶۔حضرتِ مصنفؒ نے اپنی تصنیف *شریف التواریخ* کی تیسری جلد کے بارہ حصّوں کے الگ الگ نام مقرر کیے ہیں جو اس کتاب کی طباعت میں بھی ذیلی عنوان کے طور پر سرورق پر موجود ہیں۔اس تذکرے میں بعض مقامات پر حضرتِ مصنفؒ نے انہی ذیلی ناموں کا حوالہ دیا تھا، چوں کہ یہ اسماء متعارف نہیں ہیں اس لئے مرتّب ہذا نے ایسے تمام حوالوں کو ''*شریف التواریخ*، جلد ۳، حصہ... ''میں بدل دیا ہے؛

۷۔چوں کہ حضرتِ مصنفؒ نے یہ تذکرہ صاف کر کے نہیں لکھا تھا اور اسے ابھی حتمی رمجلّد کتابی شکل وصورت نہیں دی تھی، اس لیے اس میں ترمیم، اصلاح اور اضافات کی گنجایش باقی تھی۔قدیم مخطوطات کی تدوین وتصحیح میں مرتّب یا مصحح کو مصنّف کے متن کی پاس داری نہایت سختی اور دیانت داری سے کرنا ہوتی ہے اور مرتّب کو مصنّف کی عبارت میں کسی قسم کی تبدیلی، تحریف یا تنسیخ کا حق اور اختیار نہیں ہوتا اور اگر وہ

Marfat.com

مصنف کے کسی سہوالقلم کی اصلاح بھی کرتا ہے تو اس کا حاشیے میں اظہار کرتا ہے۔لیکن اس تذکرے کی تدوین پر اس اصول کا اطلاق مکمل طور پر نہیں ہوتا، کیوں کہ یہ کوئی قدیم ''مخطوطہ'' نہیں بلکہ ایک معاصر مبیّضہ ہے جس کی طباعت اور اشاعت کی تیاری کے لیے تسوید ضروری تھی جو میں نے کی ہے۔اس کام میں مَیں نے حتی المقدور حضرتِ مصنفؒ کی تحریر کو برقرار رکھا ہے لیکن اس کی لفظ بہ لفظ پابندی بھی نہیں کی اور بعض مقامات پر تصرّف جائز سمجھا ہے۔ایسے تصرّفات کی نوعیت حسب ذیل ہے:

الف۔شعراء کے حالات کی ساخت میں یکسانیت قائم کرنے کے لیے حضرتِ مصنفؒ کے جملوں کی ترتیب رجگہ کو بدل دیا ہے۔تدوین کے عمل میں جس ترتیب کو اپنایا گیا ہے وہ یہ ہے: پہلے شاعر کے عمومی حالاتِ زندگی؛ پھر اس کی شاعرانہ زندگی کا ذکر؛ آخر میں نمونۂ کلام؛

ب۔کہیں کہیں حضرتِ مصنفؒ کی عبارت میں اگر کوئی ابہام محسوس کیا تو اس میں مکمّل ابلاغ پیدا کرنے کے لیے معمولی ردّوبدل کیا ہے۔لیکن میں نے دیانت کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسی تبدیلیوں سے قطعی گریز کیا ہے جس سے کسی تاریخی حقیقت رواقعہ یا مصنف کے منشاء کے خلاف اظہار ہوتا ہو؛

ج۔اگر کہیں نمونۂ کلام بہت طویل تھا تو اسے قدرے مختصر کیا گیا ہے، یہ انتخاب درانتخاب محض اس خیال سے کیا گیا ہے کہ تذکرے کی ضخامت کم سے کم رہے اور طباعت کے لیے ناقابل برداشت مالی بوجھ نہ پڑے، ورنہ میرے نزدیک اس تلخیص کا کوئی علمی جواز نہ تھا۔انتخاب جس قدر زیادہ ہو تذکرے کی شان میں اسی قدر اضافہ ہوتا ہے؛

د۔ایک شاعر کے نمونۂ کلام میں فحش الفاظ تھے، وہاں میں نے نقطے لگانے کی بجائے کلام ہی حذف کر دیا ہے۔یہاں اس شاعر کا نام لینا مناسب نہیں ہے؛ [۳۶]

ہ۔چند شاعروں کے حالات بوجوہ میں نے مکمل طور پر حذف کر دیے ہیں، اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے؛

و۔حضرتِ مصنفؒ کا سوادِ خط صاف ہونے کے باوجود، میں اپنی کم سوادی کے باعث چند ایک مقام پر پنجابی نمونۂ کلام کے ضمن میں حضرتِ مصنفؒ کا سوادِ تحریر نہیں پڑھ سکا۔چوں کہ سرِ دست میری اصل ماَخذ تک رسائی نہیں ہے، لہذا ایسے مقامات پر تین نقطے (...) لگا دیئے ہیں۔

اس تذکرے کی فنی تدوین کے بارے میں بھی چند باتیں بتا دینا ضروری ہے:

الف۔اس تذکرے میں جو املاء اپنایا گیا ہے وہ حضرتِ مصنفؒ کا نہیں بلکہ مرتّبِ تذکرہ کا ہے؛ کوشش کی گئی ہے کہ مرکّب اسماء علیحدہ علیحدہ لکھے جائیں۔جیسے گوجرانوالہ کی بجائے گوجران والا؛

Marfat.com

ب۔''والہ'' پر ختم ہونے والے اسمائے اماکن کو''والا'' میں بدل دیا ہے۔مثال اوپر گذر چکی ہے؛

ج۔ہمارے ہاں اردو املاء میں مرکبِ اضافی کو ملانے والی''ے'' کے اوپر عام طور پر ہمزہ لگا دیا جاتا ہے جیسے''شعرائے نوشاہیہ''،حالاں کہ''ے''خود اضافت کی علامت اور ہمزہ کی قائم مقام ہے،لہذا میں نے اس کے اوپر ایک اور ہمزہ لگانا زائد اور غیر ضروری سمجھا ہے؛

د۔بعض شعراء کے تخلص پر ستارے * کی علامت ڈالی گئی ہے،اس کا مطلب یہ ہے کہ اس شاعر کے حالات اسی تذکرے میں اپنے مقام پر موجود ہیں؛

ہ۔انگریزی کے برعکس اردو میں اشاعت کے دوران کتب کے نام ترچھے(ایٹالک) لکھنے کا رواج ابھی تک نہیں ہو پایا۔میں نے اس تذکرے کی کمپوزنگ میں یہ تجربہ کیا ہے۔اگرچہ ان پیج/InPage سافٹ ویر اپنے چند نقائص کے باعث ایٹالک کے عمل میں بعض اردو حروف کو دبا دیتا ہے اور انہیں صحیح طور پر پڑھنے میں قدرے دقّت ہوتی ہے،تاہم میں نے اسمائے کتب ترچھے لکھنے کا اصولی فیصلہ کر لیا تھا اور بعض حروف پڑھنے میں دشواری کے باوجود اس کی پابندی کی گئی ہے؛

و۔اس تذکرے میں ہجری سے عیسوی اور عیسوی سے ہجری تاریخیں مرتّبِ تذکرہ نے تقویم تطبیقی هزار و پانصد سالۂ هجری قمری و میلادی تألیف فردینالد وستنفلد و ادوارد ماهل

Comparative Chronological Tables of Muslim and Christian

Calendars ,by Ferdinand Wustenfeld & Edward Mahler

با مقدمہ و تجدید نظر از دکتر حکیم الدین قریشی،انتشارات فرہنگسرای نیاوران،تہران،۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء کی رو سے تبدیل کی ہیں۔

ز۔تذکرے میں جہاں کہیں صرف لقب''اعلیٰ حضرت نوشاہی'' استعمال ہوا ہے اس سے مراد حضرتِ مصنفؒ کے والدِ بزرگوار اعلیٰ حضرت مولانا غلام مصطفٰی نوشاہیؒ ہیں؛

ح۔بعض شعراء کے مدفن کے ضمن میں حضرتِ مصنفؒ اور مرتّب نے صرف''گورستانِ نوشاہیہ'' لکھا ہے۔اس سے مراد حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے مزار سے ملحق قبرستان ہے جہاں ساہن پال شریف کے وفات پانے والے مدفون ہیں۔اسی قبرستان کو حضرتِ مصنفؒ نے اپنی بعض دیگر تصانیف میں''گورستانِ نوشاہیہ،ساہن پال شریف'' لکھا ہے۔

Marfat.com

قدر احساسِ تفاخر کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ جس طرح ہمارے ہاں اردو زبان میں کسی ایک سلسلۂ طریقت کے مشایخ اور مریدین کا تذکرہ شریف التواریخ جیسی ضخامت کا نہیں لکھا گیا، اسی طرح کسی ایک طریقۂ تصوّف سے وابستہ شعراء کا ایسا جامع تذکرہ بھی اردو زبان میں اب تک تصنیف نہیں ہوا۔ سلسلۂ عالیۂ قادریہ نوشاہیہ کو یہ اعزازات حضرت سید شریف احمد شرافت نوشاہیؒ کے قلم کی بدولت حاصل ہوے ہیں۔ **اِنَّ الفَضلَ بِیَدِاللهِ یُؤتَیهِ مَن یَشَآء۔**

بندۂ درگاہی

عارف نوشاہی

۱۳ ذی الحجہ ۱۴۲۴ھ/۴ جنوری ۲۰۰۴ء

ادارۂ معارفِ نوشاہیہ

۶۹ - ماڈل ٹاؤن، ہمک، اسلام آباد

anaushahi_2000@yahoo.com

حواشی

۱۔ تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ، بذیل ''شرافت''۔

۲۔ شریف التواریخ، جلد ۲، صفحات ۴۱۲-۴۵۱؛ جلد ۳، حصہ ۱۰، صفحات ۲۱۹ - ۲۵۷؛ کچھ مختصر خود نوشت حالات تاریخ عباسی، شائع کردہ ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء، ص ۵۵۸-۵۶۴ میں بھی ہیں۔

۳۔ اردو زبان میں: احوال و آثار سید شرافت نوشاہی مصنفہ محمد اقبال مجددی، پہلی اشاعت: دارالمؤرخین، لاہور، ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء؛ نظر ثانی شدہ دوسری اشاعت: بہ ضمیمہ شریف التواریخ، ادارۂ معارفِ نوشاہیہ، ساہنپال شریف، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء، ص ۱۸۲۷-۱۸۹۵ اور فارسی زبان میں: بہ یادِ شرافت نوشاہی نوشتۂ عارف نوشاہی، شائع کردہ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد و ادارۂ معارفِ نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ۱۹۸۴ء، ۳۹ صفحات

۴۔ عارف نوشاہی، ''مولف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ'' مشمولہ شریف التواریخ، جلد ۳، حصہ ۱، ص ۳۶، انہوں نے مجھ سے

Marfat.com

علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی، اسلام آباد کی شائع کردہ ایک نصابی کتاب سے حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے حالات پڑھوا کر سنے۔

۵۔تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ، بذیل ''شرافت''

۶۔احوال ومقامات نوشہ گنج بخش، ص ۶۰

۷۔کنز الرحمت، ص ۶۵

۸۔اس احقر کی تحریک اور ترغیب پر ہمارے محترم فاضل دوست پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی صاحب، استاد شعبۂ فارسی دانشگاہ پنجاب، لاہور نے مرآت الغفوریہ کو بطریق احسن تدوین کیا۔ دیکھیے فہرست مآخذ۔

۹۔احوال ومقامات نوشہ گنج بخش، ص ۸۵

۱۰۔ایضاً، ص ۹۲

۱۱۔ایضا، ص ۷۳

۱۲۔یعنی مجموعۂ اشعار پراکندہ صداقت کنجاہی، مرتبہ عارف نوشاہی، شائع کردہ ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ۱۹۸۸ء، ۱۴۳ صفحات

۱۳۔ ثواقب المناقب، نسخہ الف، ص ۷-۹، ۲۰۶-۲۱۰

۱۴۔تذکرۂ نوشاہی، نسخہ الف، ص ۱۸۸-۱۹۲

۱۵۔مرآت غفوریہ، ص ۲۳۸-۲۳۹؛ ۲۴۵

۱۶۔شفیق الرحمان نوشاہی شریف التواریخ مصنفہ حضرت سید شریف احمد شرافت نوشاہی کا طبقاتی اشاریہ، ادارۂ معارفِ نوشاہیہ اعظمیہ، منڈی مریدکے، ضلع شیخوپورہ، ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء، ص ۲۰۹-۲۲۶

۱۷۔نوشاہی شعراء، بہ اہتمام حاجی عدالت خان قادری نوشاہی، نوشاہی اشاعتی مشن، بریڈفورڈ، یوکے، ۱۹۷۸ء، صفحات ۱۸، ۵۶۰

۱۸۔ایضاً، ص ۲۳۲ حاشیہ

۱۹۔کتاب کے صفحہ ۱۸۰ پر علی اکبر نوشاہی اور صفحہ ۱۸۶ پر اکبر علی نوشاہی دراصل ایک ہی شاعر ہے، صحیح نام علی اکبر نوشاہی ہے۔ مصنف نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ شمار کیا ہے۔

۲۰۔نوشاہی شعراء، ص ۱۸

۲۱۔ایضاً، ص ۲۱

۲۲۔تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ، بذیل حضرت نوشہ گنج بخش، حاشیہ ۱

۲۳۔نوشاہی شعراء، ص ۱۸-۲۰

Marfat.com

۲۴۔ایضاً،ص۴۲

۲۵۔ایضاً،ص۲۴۱

۲۶۔ایضاً،ص۴۸-۵۱

۲۷۔احوال ومقامات نوشہ گنج بخش ،ص۱۸-۶۲۰

۲۸۔دیگر شعراء نے بھی ساہن پال شریف کی مدح میں نظمیں کہی ہیں،لیکن یہاں صرف انہی شعراء کا ذکر کیا گیا ہے جن کے نمونۂ کلام مندرجہ تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ میں یہ مدائح موجود ہے۔

۲۹۔تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ،دیباچۂ مصنف

۳۰۔سید حافظ محمد برخوردار نوشاہی کی اولاد سے دو بزرگ سید بوٹے شاہ نامی ساہن پال شریف میں گذرے ہیں جن کے حالات شریف التواریخ (جلد۲،ص۶۴۰،۹۸۷) میں موجود ہیں،لیکن ان کی شاعری کا تذکرہ وہاں بھی نہیں ہوا۔

۳۱۔ان کے حالات شریف التواریخ (جلد۲،ص۵۶۲-۵۶۵) میں موجود ہیں،لیکن ان کی شاعری کا تذکرہ وہاں بھی نہیں ہوا۔

۳۲۔محمد عظیم نوشاہی (م۱۱۸۴ھ/۱۷۷۰ء) کے حالات کے لیے دیکھیے : شریف التواریخ ، ج۲،ص۵۴۶-۵۵۰،ج۳،ح۳،صفحات۲۳۵-۲۳۶،لیکن ان دونوں مقامات پر ان کی شاعری کا تذکرہ نہیں ہوا۔

۳۳۔اعجاز احمد ندیم بن جان محمد بھٹہ،۹ذی الحجہ۱۳۷۹ھ/۴جون۱۹۶۰ء کو رَن مل میں پیدا ہوے۔۱۹۹۷ء میں تہران یونی ورسٹی سے فارسی ادب میں ڈاکٹریٹ کیا۔آج کل گورنمنٹ کالج ،پتوکی میں فارسی کے لیکچرار ہیں۔ اعجاز احمد ندیم کی پنجابی نظموں کا مجموعہ ونگیاں لیکاں ،پنج ندا کیڈمی،لاہور سے ۱۹۸۸ء میں چھپ چکا ہے۔دیکھیے فروغ دانش،ص۱۹۹-۲۰۲

۳۴۔حضرت مصنفؒ نے چراغ دین ساکن مہرانہ سندھواں کا ذکر دو بار کیا ہے،ایک دفعہ ''چراغ''،تخلص کے تحت اور دوسری بار''نظیر''،تخلص کے تحت،میں نے اس کا''چراغ'' کے تحت ذکر کر کے،مجموعی تعداد میں اسے ایک ہی شاعر شمار کیا ہے۔

۳۵۔عہد حاضر میں اس کی ایک شان دار مثال شیعہ عالم دین علاّمہ شیخ محمد محسن المشہور آقا بزرگ طہرانی (۱۱ربیع الاول۱۲۹۳-۱۳ذی الحجہ۱۳۸۹ھ/۷اپریل۱۸۷۶-۲۰فروری۱۹۷۰ء) کی جلیل القدر تصنیف الذریعہ الیٰ تصانیف الشیعہ ہے جو شیعی تصانیف کی پچیس جلدوں میں کتابیات ہے،لیکن اس کتاب میں ہمیں دوسرے مذاہب اسلام (بالخصوص اہل سنّت و جماعت جو شیعہ کے سب سے بڑے حریف سمجھے جاتے ہیں) حتیٰ کہ غیر مسلم مصنفین کی تصانیف کی تفصیل بھی ملتی ہیں،یعنی ایسی تصانیف جو شیعی فکر و فلسفہ اور رجحانات پر یا تشیّع کے بارے میں کسی بھی

Marfat.com

مصنف نے لکھی گئی ہیں مصنف کے نزدیک ان کی تفصیل اس کتابیات میں شامل ہونے کے قابل ہے۔

۳۶۔ ہمارے دور میں یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے کہ قدیم متون کی تدوین کے دوران فحاشی کے زمرے میں آنے والے الفاظ/عبارات کا کیا جائے؟ شرعی/فقہی متون میں یہ مسئلہ زیادہ سنگین نہیں ہے کیوں کہ فقہ اور شریعت میں مخصوص اصطلاحات اور الفاظ موجود ہیں جن کے استعمال کے بغیر چارۂ کار نہیں ہے۔ اصل مشکل ادبی متون کی تدوین اور اشاعت میں ہے بالخصوص ہجو یہ شاعری میں جہاں جنسی اعضاء اور جنسی افعال کا بے دھڑک ذکر ہوا ہے۔ چوں کہ معاشروں کے اخلاقی معیارات وقت کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں اس لیے ان چیزوں کا تذکرہ یا عدم تذکرہ اسی معیار کے تابع ہوتا ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ پرانے وقتوں کو جسے ہم اظہار خیال پر پابندی اور معاشرتی گھٹن کا زمانہ اور اپنے عہد کو روشن خیالی اور آزادی اظہار کا زمانہ کہتے ہیں، لیکن اُس ''تاریک خیالی'' کے زمانے کے کاتب تو سب کچھ لکھ دیتے تھے اور انہیں کے ذریعے وہ مواد ہم تک پہنچا ہے، لیکن آج ہم اپنے ''روشن فکری'' کے عہد میں- جب کہ اخلاقی اقدار پرانے زمانوں سے کوئی زیادہ قابلِ رشک بھی نہیں ہیں- پرانے نوشتوں کو آگے منتقل نہیں کر سکتے؟ مجھے یہاں فارسی ادب سے دو مثالیں یاد آ رہی ہیں۔ فارسی ادب کے سب سے ممتاز طنز نگار اور ہجو کے شاعر عبید زاکانی (م ۷۷۱ھ) کی کتابیں- جن الفاظ میں اس نے خود لکھی تھیں- تا حال شائع نہیں ہو سکیں۔ فارسی کی ممتاز معاصر شاعرہ فروغ فرخ زاد (۱۹۳۵-۱۹۶۷ء) کا وہ کلام جو ۱۹۷۹ء تک ایران میں کسی جھجک کے بغیر شائع ہوتا رہا، اب اس لیے شائع نہیں ہو سکتا کہ اس میں شاعرہ نے اپنے جو جنسی تجربات بیان کیے ہیں، وہ مضامین اسلامی ایران کے موجودہ اخلاقی نظام کے منافی ہیں۔ متون مرتب کرنے والا ہر محقق اس نوعیت کے متون کی تدوین کے دوران مشکل سے دوچار رہتا ہے اور اپنے علمی نظریات اور زمانے کی اخلاقی شرائط کو سامنے رکھ کر فیصلہ کرتا ہے۔ ہمارے عہد میں اردو متنی تدوین و تحقیق کے ممتاز ماہر مشفق خواجہ صاحب نے تدوین کے اپنے دو شان دار کارناموں- *تذکرۂ خوش معرکہ زیبا* اور *کلیات یگانہ*- میں فحش کلام کے سلسلے میں دو مختلف اصول اپنائے ہیں۔ تذکرے میں انہوں نے فحش الفاظ حذف کر کے نقطے لگا دیے ہیں اور باقی شعر/اشعار شاملِ اشاعت رکھے؛ جب کہ *کلیات یگانہ* میں انہوں نے جو اصول اختیار کیا اس کا اظہار اپنے مقدمے میں یوں فرمایا ہے: ''زیرِ نظر کلیات میں ... بعض شعر مجبوراً شامل نہیں کیے۔ یہ وہ شعر ہیں جن سے اہلِ مذہب یا کسی خاص مذہبی فرقے یا کسی ایک خطے کے باشندوں کی دل آزاری کا پہلو نکلتا ہے یا بعض شخصیات کے حوالے سے فحاشی کی حدوں کو چھو لیا گیا ہے ... ایسے اشعار ... یگانہ کے دامن پر ایک بدنما دھبے کی حیثیت رکھتے ہیں اِس لیے میں نے نقلِ کفر کو بھی کفر ہی سمجھا ہے اور متنازع اشعار کلیات میں شامل نہیں کیے۔ ہاں میں نے یہ احتیاط کی ہے کہ کسی غزل کا کوئی شعر یا کوئی رباعی حذف کی ہے تو حواشی میں صراحت کر دی ہے کہ ''بوجوہ'' ایسا کیا گیا''۔ (*کلیات یگانہ*، میرزا یگانہ چنگیزی لکھنوی، مرتب مشفق خواجہ، اکادمی بازیافت، کراچی، ۲۰۰۳، ص ۳۱-۳۲)

Marfat.com

فہرست شعراء

ا=اردو پ=پنجابی ع=عربی ف=فارسی ہ=ہندی E=انگریزی

تخلص، نام	مقام سکونت	زمانہ	زبان	صفحہ
قادری، سید محمد غوث	اوچ متبرکہ	(م۹۲۳ھ)	ف	۵
سلیمان، سخی شاہ سلیمان نوری	بھلوال شریف	(م۱۰۱۲ھ)	پ	۷
نوشہ، حاجی محمد نوشہ گنج بخش	ساہن پال	(م۱۰۶۴ھ)	ا،پ،ف	۹
اثر، عنایت اللہ	لائل پور	(ز۱۳۹۶ھ)	ا،پ	۲۳
اثر، غلام قادر شاہ	جالندہر	(م۱۳۵۶ھ)	ا،ف	۲۴
اثر، محمد عباس	سیالکوٹ	(ز۱۳۹۶ھ)	ا	۳۰
احسان، قاضی محمد احسان	نور وصلہ	(پ۱۳۶۶ھ)	پ	۸۴۲
احسن، محمد احسن	سندھ	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۳۵
احقر، محمد خلیل	شکر گڑھ	(ز۱۳۴۳ھ)	ا	۳۶
احمد، احمد بخش	جالندہر	(ز۱۳۰۳ھ)	ا،ف	۳۸
احمد، احمد بخش	لاہور	(صدی ۱۴ھ)	ف	۳۸
احمد، احمد بیگ	لاہور	(م۱۱۰۸ھ)	ف	۴۱
احمد، احمد حسین	قلعہ دار، گجرات	(پ۱۳۴۱ھ)	ا،پ،ع،ف	۸۴۲
احمد شاہ، احمد شاہ	کوٹلی پیر احمد شاہ	(م۱۳۲۲ھ)	ا،پ	۸۴۴
احمد، احمد دین	اوکاڑہ	(ز۱۳۹۲ھ)	پ	۴۵
احمد، احمد علی	ٹوپہ عثمان	(ز۱۳۹۶ھ)	ا،پ	۴۵
احمد الدین، مولوی حکیم	کھرل والا	(ز۱۳۴۴ھ)	پ	۴۶
احمد علی، احمد علی	ور پال چٹھہ	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۵۰
احمد یار، احمد یار	مرالا	(م۱۲۷۰ھ)	ا،پ،ف،ہ	۵۲

Marfat.com

اختر، محمد نذیر	ساہن پال	(م۱۴۱۴ھ)	پ	۵۹
اختر، معراج الدین	لاہور	(پ۱۳۲۳ھ)	پ	۸۴۵
اروڑے شاہ	شمسہ	(م۱۳۳۳ھ)	پ	۷۴
اسلم، محمد اسلم	مکی اصحاباں والی	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۷۵
اسلم، محمد اسلم	حاصل پور	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۷۶
اسلم، محمد اسلم	نوشہرہ	(ز۱۳۹۶ھ)	ا	۷۹
اسماعیل، محمد اسماعیل	قصور	(صدی۱۲ھ)	ا	۸۱
اسماعیل، سائیں اسماعیل	جھوک غلام پسوئی	(ز۱۳۵۰ھ)	پ	۸۲
اشرف، محمد اشرف	بوبک	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۸۲
اشرف، محمد اشرف	کالے والا	(م۱۲۲۵ھ)	ا،پ،ف	۸۳
اظہر، اظہر نواب	لاہور	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۹۰
اظہر، امام الدین	لاہور	(م۱۲۶۳ھ)	ف	۹۰
اعجاز، اعجاز احمد	سمیر پور	(ز۱۴۲۲ھ)	پ	۸۴۷
اعظم، غلام رسول	گوجرہ	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۹۱
اعظم، محمد اعظم	میروال	(م۱۳۷۵ھ)	ا،پ،ع،ف	۹۵
اعظمی، اقبال حسین	میروال	(م۱۳۸۲ھ)	ا،ف	۹۸
اقبال، اقبال علی	الاں والی	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۱۰۱
اقبال، محمد اقبال	چک۴۰۴	(ز۱۳۹۳ھ)	پ	۱۰۲
اکبر، اکبر علی	جالندہر	(پ۱۳۲۷ھ)	ا	۱۰۴
اکبر شاہ	پنجاب؟	(صدی۱۴ھ)	پ	۱۰۶
اکبر علی	پنجاب؟	-	پ	۸۴۷
اکبری، دیوان امرناتھ	لاہور	(م۱۲۸۴ھ)	ا،ع،ف	۱۰۷
الست، حیدر شاہ		(ز۱۴۲۲ھ)	پ	۸۴۸
اللہ دتا	وایاں والی	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۱۰۸

Marfat.com

اللہ دتا	نوشہرہ خوجیاں	(صدی۱۴ھ)	پ	۱۰۸
الہ داد روشن شاہی		(صدی۱۴ھ)	پ	۱۱۰
الہ دین	گاکھڑہ	(پ۱۳۳۳ھ)	پ	۱۱۰
الٰہی بخش	کنڈل	(م۱۳۲۵ھ)	پ	۱۱۱
الٰہی بخش	موہل	(صدی۱۴ھ)	پ	۱۱۷
امام بخش	لاہور	(ز۱۲۹۰ھ)	ف	۱۱۸
امام دین	سارنگ	(ز۱۳۳۰ھ)	پ	۱۲۱
امام دین	کھرل	(م۱۲۸۲ھ)	پ	۱۲۱
امام الدین، سائیں	گاگھڑہ	(م۱۴۱۹ھ)	پ	۱۲۲
امام شاہ	سید پور	(۱۳۳۷ھ)	ا،پ،ف،ہ	۱۲۳
امام، امام شاہ	وزیر آباد	(م۱۲۵۰ھ)	پ	۱۲۴
امانت، مرزا شاہ امانت	منگلاں	(صدی۱۳ھ)	ا	۱۲۶
امیر الدین	پنجاب	(صدی۱۴ھ)	پ	۸۴۸
امین، محمد امین		(ز۱۲۶۷ھ)	ف	۱۲۷
امین، محمد امین بن محمد فاضل	نوشہرہ میانہ	(م۱۴۰۳ھ)	ا،پ	۱۲۹
امین، محمد امین بن محمد حسین	نوشہرہ میانہ	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۱۳۲
انجم، امداد علی	چندووال	(ز۱۳۹۶ھ)	ا	۱۳۳
انجم، محمد عارف	نتھوکے	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۱۳۴
انور، محمد انور	سیالکوٹ	(ز۱۳۹۶ھ)	ع،ف	۱۳۵
اوگنہار، لطیف حسین	رن مل	(پ۱۳۵۸ھ)	پ	۸۴۸
ایوب، محمد ایوب	جالندہر	(صدی۱۴ھ)	پ	۱۳۵
بارو، میاں بارو	گجیانہ	(صدی۱۴ھ)	پ	۸۴۹
باطی، باطی خان	رتووال	(پ۱۳۵۷ھ)	پ	۸۵۰
باہو	گبرڑی	(صدی۱۴ھ)	پ	۱۳۶

Marfat.com

بخت، بخت حیات	چنبل	(صدی۱۵ھ)	پ	۹۵۲_الف
بخش علی، خدا بخش	وڑائچاں والہ	(م۱۳۴۹ھ)	پ	۱۳۶
برخوردار، محمد برخوردار	ساہن پال	(م۱۰۹۳ھ)	پ،ف	۱۴۶
برق، غلام رسول	ڈوگہ	(م۱۴۰۵ھ)	ا،پ،ع،ف	۱۵۴
برق، محمد امین	لائل پور	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۱۶۰
برقنداز، قائم الدین	پاک پتن	(م۱۱۵۵ھ)	پ	۱۶۰
برکت، برکت علی	کوٹ رادھا کشن	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۱۶۱
برکت۔ منشی، صادق علی	لائل پور	(ز۱۳۴۳ھ)	ا	۱۶۲
برکت علی	ہردیو	(پ۱۳۱۱ھ)	پ	۱۶۵
بشارت، بشیر احمد	ساہن پال	(م۱۳۸۱ھ)	ا،پ،ف	۱۶۵
بشیر، بشیر احمد	ڈھل	(پ۱۳۶۲ھ)	پ	۱۶۷
بشیر، بشیر احمد	گوجران والا	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۱۶۸
بشیر، محمد بشیر	جاموں والا	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۱۷۱
بشیر، بشیر احمد	چک ۶۶	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۱۷۳
بلندا	سراں والی	(ز۱۳۵۷ھ)	ا	۱۷۳
بوٹا، محمد بوٹا	فیض پور	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۱۷۴
بہادر شاہ	شمسہ	(م۱۲۸۵ھ)	پ،ہ	۱۷۵
بیلی، رحمت علی	لائل پور	(پ۱۳۴۹ھ)	پ	۱۷۶
پردیسی، غلام قادر	شاہد پور	(صدی۱۴ھ)	پ	۱۷۶
پردیسی، محمد خان	بھکھی	(پ۱۳۷۰ھ)	پ	۱۷۸
پروانہ، عبدالرشید	فیصل آباد	(ز۱۴۱۸ھ)	پ	۸۵۱
پہلوان	جہلم	(صدی۱۴ھ)	پ	۱۸۰
پیار علی	منڈی بہاء الدین	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۱۸۱
پیر بخش	دھول	(م۱۲۷۱ھ)	پ	۱۸۱
پیر بخش، عبداللہ	اجتکے	(م۱۲۹۸ھ)	پ	۱۸۳

Marfat.com

پیر کمال	لاہور	(ز۱۱۸۶ھ)	ف	۱۸۴
پیر محمد	رن مل	(م۱۳۰۷ھ)	پ	۱۸۶
تابانی، اشفاق احمد	چھموں	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۱۹۳
تاج، تاج دین	ننگل	(ز۱۴۰۰ھ)	پ	۱۹۴
تائب، غلام رسول	کالا خطائی	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۱۹۵
تائب، مسعود احمد	دتو چوہڑ	(پ۱۳۷۹ھ)	پ	۸۵۲
تحسین	-	(صدی ۱۳ھ)	ف	۱۹۸
تنویر، سلامت علی	شرق پور	(پ۱۳۵۱ھ)	ا	۱۹۸
توقیر، توقیر عباسی	چلبھل	(پ۱۳۹۰ھ)	ا، پ	۸۵۳
توقیر، الطاف حسین	مرالہ	(م۱۴۲۲ھ)	ا، پ	۸۵۴
ثنائی، عبداللطیف	_	(صدی ۱۴ھ)	پ	۱۹۹، ۹۱۷
جانی، مرزا جان علوی	دہلی	(م۱۱۲۷ھ)	ف	۲۰۰
جرار، عمر حیات	رن مل	(م۱۳۸۸ھ)	ا	۸۵۵
جلا	-	(صدی ۱۴ھ)	ف	۲۰۱
جمال	ضلع منٹگمری	(صدی ۱۴ھ)	پ	۲۰۱
جھلی، محمد دین	خانقاہ ڈوگراں	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۲۰۲
جیوائی، بی بی	مانگٹ	(صدی ۱۳ھ)	پ	۸۵۶
چراغ، چراغ دین	مہرانہ سندھواں	(ز۱۳۳۴ھ)	پ	۲۰۴
حاجی، محمد حاجی	پنجاب	(م۱۲۶۸ھ)	ا	۲۰۶
حاجی محمد	بہیڑ شریف	(ز۱۳۸۰ھ)	پ	۲۰۷
حافظ، برخوردار	بچہ چٹھہ	(پ۱۰۳۰ھ)	پ	۲۰۹
حافظ، عطا محمد	پشاور	(صدی ۱۴ھ)	ا، پ	۸۶۱
حامد، حامد شاہ	گمٹالہ	(ز۱۳۴۴ھ)	ا	۲۱۲
حامد، عباس علی	پنڈ چوغطہ	(پ۱۱۶۴ھ)	پ	۸۶۲

Marfat.com

حبی	-	-	-	۸۶۳
حبیب، حبیب شاہ	بھائی خان	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۲۱۴
حبیب، محمد حبیب اللہ	کمبو	(م۱۳۷۳ھ)	پ	۸۶۳
حسن، محمد حسن	رن مل	(م۱۳۶۴ھ)	ا،پ،ف	۲۱۵
حسن، حسن دین	مہرانہ سندھواں	(صدی۱۴ھ)	پ	۲۱۶
حسن، محمد حسن میرانی	بہاول پور	(پ۱۳۴۵ھ)	ا،ف	۸۶۴
حسن، محمد مہدی حسن	ڈھل	(پ۱۳۹۵ھ)	ا،پ	۸۶۷
حسن شاہ، خورشید الحسن شاہ	نارووال	(۱۴۰۱ھ)	پ	۲۱۷
حسین، محمد حسین	جلال پور بھٹیاں	(ز۱۲۷۰ھ)	ف	۲۱۹
حسین، محمد حسین	گاجر گولہ	(م۱۲۲۵ھ)	پ،ع،ف	۲۲۰
حسینی، غلام نبی	جالندہر	(ز۱۳۱۴ھ)	ا،ف	۸۶۹
حفیظ، محمد حفیظ	جوکالیاں	(ز۱۲۹۳ھ)	ف	۲۲۳
حکیم، جے سنگھ	گوجران والا	(ز۱۳۰۵ھ)	ا،پ،ف	۲۲۳
حمید، عبدالحمید	فیصل آباد	(صدی۱۴ھ)	پ	۸۷۰
حنیف عالم قریشی	کڑکن	(ز۱۳۶۰ھ)	ا	۲۲۶
حنیف، محمد حنیف	کوٹ مومن	(ز۱۳۴۱ھ)	ف	۲۳۷
حیات، محمد حیات	ساہن پال	(م۱۱۷۳ھ)	ف	۲۲۸
حیات، محمد حیات	شرق پور	(۱۴۰۳ھ)	ا،پ	۲۳۲
حیاتیانوالہ، محمد حیات	رسول نگر	(م۱۳۵۷ھ)	ا	۲۳۴
حیدر جنگ	لاہور	(صدی۱۳ھ)	پ	۲۳۵
خاتوں، آسیہ خاتون	جلال آنہ	(ز۱۴۲۱ھ)	پ	۲۳۵
خادم، اللہ دتہ	منصوروالی	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۲۳۸
خادم، برکت علی	راول پنڈی	(م۱۳۹۷ھ)	پ	۲۳۹
خادم، سراج دین	چک۱۵ ون آر	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۲۴۰

Marfat.com

خادم، محمد ایوب	جالندہر	(ز۱۳۵۰ھ)	پ	۲۴۲
خادم، غلام مصطفیٰ	فتح پور	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۲۴۳
خادم میراں	لاہور	(پ۱۳۵۶ھ)	ا	۲۴۳
خادمی	پنجاب	(ز۱۲۲۵ھ)	ف	۲۴۵
خاکی	لاہور	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۲۴۵
خاکی، خوشی محمد	چک ۴۵	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۲۴۶
خاور، بشیر احمد	پشاور	(م۱۴۲۰ھ)	ا،پ	۲۴۸
خدا بخش	ساہن پال	(م۱۲۷۷ھ)	ف	۲۵۱
خضر، خضر حیات	چنبھل	(پ۱۳۷۱ھ)	ا،پ،ف	۲۵۲
خلیلی، خلیل اللہ	کابل	(م۱۴۰۷ھ)	ف	۸۷۲
خواجہ	اگرویہ	(صدی ۱۴ھ)	پ	۲۵۶
خورشید حسن	پنجاب	(صدی ۱۴ھ)	پ	۸۷۴
خوشی، قاضی خوش رخوشی محمد	کنجاہ	(م۱۰۸۸ھ)	ا،پ،ف	۲۵۷
خوشی، خوشی محمد	کوٹ ککے شاہ	(صدی ۱۴ھ)	پ	۸۷۴
خیر دین، سنواری	رن مل	(م۱۳۲۴ھ)	پ	۲۵۸
دانا	کنجاہ	(صدی ۱۲ھ)	ا،ف	۲۶۱
دائم، دائم اقبال	واسو	(م۱۴۰۵ھ)	پ	۸۷۵
دبیر، بچھی نرائن	کنجاہ	(صدی ۱۲ھ)	ف	۲۶۲
درویش	-	(صدی ۱۳ھ)	ف	۲۶۳
دلشاد، دل محمد	پسرور	(۱۱۹۴ھ)	ف	۲۶۴
دلشاد، عبدالرحیم	پیم نوشاہیاں	(پ۱۳۴۶ھ)	ا،پ	۲۶۷
دل محمد	شاہ پور	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۲۷۰
دُلے شاہ، عبداللہ شاہ	راے کلاں	(م۱۳۲۱ھ)	پ	۲۷۱
دھنی رام کھتری	ننگلی	(صدی ۱۴ھ)	پ	۲۷۴

Marfat.com

دیوانہ، حسن عالم	رسول نگر	(م۱۳۶۱ھ)	پ،ف	۲۷۵
رابعہ، رابعہ بیگم	رن مل	(ز۱۴۲۲ھ)	ا،پ	۸۷۶
رانجھا، محمد نذیر	آبادی جلال	(پ۱۳۷۱ھ)	ا	۲۷۵
رحمت، رحمت علی	دھیروکے	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۲۷۶
رحمت، رحمت علی	قادرآباد	(م۱۳۹۱ھ)	ا،پ	۲۷۷
رحمت، رحمت علی	چک۴۵	(ز۱۳۵۰ھ)	پ	۲۷۹
رحیم، عبدالرحیم	لائل پور	(م۱۳۹۸ھ)	پ	۲۸۰،۸۷۶
رحیم، عبدالرحیم	پنجاب	(صدی۱۴ھ)	پ	۸۷۶
رسولاں	گوجران والا	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۲۸۱
رسول بی بی	کوہلووالہ	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۲۸۳
رسول بی بی	دینہ	(م۱۴۲۳ھ)	پ	۱۹۵۲الف
رشید، رشید احمد	اگرویہ	(ز۱۴۲۲ھ)	پ	۸۷۷
رشید، رشید الحسن	اسلام آباد	(پ۱۳۵۴ھ)	ا،پ،E	۸۷۸
رشید، رشید اختر	کوٹ ککے شاہ	(پ۱۳۸۸ھ)	ا،پ	۸۸۱
رشید، محمد رشید	پنجاب	(صدی۱۴ھ)	ا .	۲۸۳
رضا، عزیز الدین	لاہور	(م۱۲۶۲ھ)	ا،ف	۲۸۴
رضی، رضی الدین	کنجاہ	(م۱۱۱۳ھ)	ف	۲۸۶
رضیہ، رضیہ بیگم	ساہن پال	(پ۱۳۳۵ھ)	پ	۲۸۸
رفعت، شہباز حسین	ویرکے باٹھ	(پ۱۳۷۱ھ)	پ	۲۹۳
رفیق، محمد رفیق	سدھار	(پ۱۳۳۹ھ)	ا،پ	۲۹۶
رمضان	چک۷۵	(ز۱۳۹۷ھ)	پ	۲۹۹
رمضان، محمد رمضان	گجرات	(م۱۳۵۱ھ)	ف	۳۰۰
روشن، غلام قادر	ونی کے تارڑ	(ز۱۳۴۲ھ)	ا،پ	۳۰۰
رہا، محمد حسین تسبیحی	تجرہ (ایران)	(پ۱۳۴۸ھ)	ف	۸۸۳

Marfat.com

ریاض، ریاض احمد	ابدال چیمہ	(۱۳۷۵ھ)	پ	۳۰۱
زار، محمد لطیف	لاہور	(م۱۴۰۸ھ)	ا،پ،ف	۳۰۳
زاہد، عصمت اللہ	لاہور	(پ۱۳۷۵ھ)	ا	۸۸۵
زیناں، زینب بی بی	بچے کے	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۳۰۶
ساغر، ابراہیم	ڈڈیال	(پ۱۳۴۹ھ)	پ	۳۰۸
سائیں، عبدالحق	لاہور	(م۱۳۷۰ھ)	پ	۳۰۹
سائیں، عبدالرشید	ڈڈیال	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۳۱۰
سائیں داس، عمر بخش	رسول نگر	(م۱۲۸۰ھ)	پ	۳۱۰
سائیں لوک، فقیر چند رفقیر بخش	لوہیاں والا	(م۱۳۸۰ھ)	-	۳۱۳
سائیں لوک، ملک علی شاہ	بدوملہی	(م۱۳۳۸ھ)	ا،پ	۳۱۳
سچیار، پیر محمد	نوشہرہ	(م۱۱۲۰ھ)	پ	۳۱۷
سراج، سراج دین	لدے	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۳۱۹
سراج، سراج الدین	بادشاہ پور	(پ۱۳۳۶ھ)	پ	۸۸۶
سردار، سردار نوشاہی	لائل پور	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۳۲۰
سردار (بی بی)	نواں پنڈ	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۳۲۱
سردار، سردار خاں	جھیوراں والی	(م۱۳۷۹ھ)	پ	۳۲۲
سردار، سردار علی	کوٹ ککے شاہ	(صدی۱۴ھ)	پ	۸۸۷
سرمد، احسان سرمد	رن مل	(صدی۱۵ھ)	پ	۹۵۲-ب
سرور، غلام سرور	جالندہر	(پ۱۳۱۶ھ)	ا	۳۲۴
سعید، سعید احمد	سردار پور جھنڈیر	(پ۱۳۸۴ھ)	پ	۸۸۸
سفری، محمد اسماعیل	رام پور بلڑاں	(صدی۱۴ھ)	ا،پ	۳۲۴
سلامت، سلامت علی	رن مل	(پ۱۳۸۸ھ)	ا،پ	۸۸۹
سلطان، منور سلطانہ	لائل پور	(پ۱۳۶۴ھ)	پ	۳۲۶
سلطان، سلطان علی	بچہ	(ز۱۳۵۰ھ)	ا	۳۲۸
سلطان تارڑ	ساہن پال	(م۱۳۵۹ھ)	پ	۳۳۰

Marfat.com

سلیم، رؤف احمد	لاہور	(م۱۴۰۷ھ) ا	۳۳۱
سیارہ، مہین فر	تہران	(پ۱۳۸۸ھ) ف	۸۹۰
سیال، عمر حیات	چک جانو	(ز۱۳۹۸ھ) پ	۳۳۲
سید، میاں سید محمد	ٹھٹھہ اخلاص خان	(صدی۱۴ھ) پ	۳۳۵
شاکر، شکر دین	ابدال	(پ۱۳۵۸ھ) پ	۳۳۶
شاہد، عنایت اللہ	لوڑ بکی	(پ۱۳۴۷ھ) پ	۳۴۵
شاہ دلیل، دلیل شاہ	کیلیاں والا	(صدی۱۲ھ) پ	۳۵۳
شاہ دین، شاہ دین	نھڑاں والی	(صدی۱۳ھ) پ	۳۵۴
شاہ رحمان، عبدالرحمان	بھڑی	(م۱۱۱۵ھ) ا	۳۵۵
شاہ مراد، مراد	شرق پور	(م۱۱۷۶ھ) پ	۳۵۶
شاہ نظام، نظام الدین	ساہن پال	(م۱۱۵۱ھ) پ	۳۵۷
شاہ ولایت، ولایت حسین شاہ	فتح والی	(صدی۱۴ھ) ا،پ	۳۵۷
شائق، غلام قادر	رسول نگر	(م۱۳۰۰ھ) ع،ف	۳۵۸
شائق، محمد سلام اللہ	چک عمر	(م۱۳۶۵ھ) ا،پ،ف	۸۹۱
شائق، نجم الدین	وزیر آباد	(م۱۲۹۳ھ) ف	۳۶۰
شرافت، شریف احمد (مصنف)	ساہن پال	(م۱۴۰۳ھ) ا،پ،ع،ف	۳۶۱
شرف الدین	ساہن پال	(م۱۳۱۰ھ) پ	۳۷۲
شرقی	ملتان	(ز۱۳۶۳ھ) ف	۳۷۳
شریف، شریف احمد	لائل پور	(ز۱۳۹۶ھ) پ	۳۷۳
شریف، محمد شریف	نامعلوم	(صدی۱۴ھ) ا،پ	۳۷۵
شریف، محمد شریف	فیصل آباد	(ز۱۴۰۰ھ) پ	۸۹۴
شریف، محمد شریف خان	کنجاہ	(پ۱۳۳۳ھ) ا،پ	۸۹۴
شفیق، شفیق الرحمان	ساہن پال	(پ۱۳۷۲ھ) پ	۳۷۷
شگفتہ، شگفتہ رانی	نوشہ پور ساہن پال	(پ۱۳۹۵ھ) پ	۸۹۵

Marfat.com

شمس، شمس علی	ڈھلیانہ	(پ۱۲۹۳ھ)	ا،پ	۳۷۹
شمس الدین	ضلع ساہی وال	(صدی۱۳ھ)	پ	۳۸۴
شمس الدین	لاہور	(م۱۲۸۹ھ)	ف	۳۸۵
شوق، عطا محمد	ڈھوک شہانی	(پ۱۳۶۰ھ)	پ	۳۸۵
شوقی، جوت پرکاش	پنجاب	(صدی۱۲ھ)	ف	۳۸۹
شہاب الدین	موہل	(صدی۱۳ھ؟)	پ	۳۹۰
شہاب الدین	قلعہ دیدار سنگھ	(م۱۳۵۶ھ)	پ	۳۹۱
شہباز، شہباز اختر	ساہن پال	(پ۱۳۸۸ھ)	پ	۸۹۸
شہباز، شہباز خان	بدوملہی	(پ۱۲۱۱ھ)	ف	۳۹۲
شہزاد، شہزاد احمد	اگرویہ	(صدی۱۵ھ)	ا،پ	۹۵۲-ب
شہزاد، محمد ولایت	حافظ آباد	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۳۹۴
شہمیر، لکھمیر	لاہور	(م۱۱۶۹ھ)	پ	۳۹۷
شہید، محمد صفدر شاہ	مونگناں والا	(پ۱۳۵۰ھ)	ف	۸۹۹
شیر علی	ساہن پال	(م۱۳۵۸ھ)	پ	۴۰۱
شیر علی شاہ	رن مل	(پ۱۲۹۲ھ)	پ	۴۰۲
شیر، شیر محمد	سلیم پور	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۴۰۳
صابر، محمد اسماعیل	ورن	(ز۱۳۹۶ھ)	ا	۴۰۴
صابر، محمد دین	امرتسر	(صدی۱۴ھ)	پ	۴۰۶
صابر، محمد دین	سویاں والا	(ز۱۳۴۰ھ)	پ	۴۰۷
صابر، محمد صابر	لائل پور	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۴۰۹
صابر براری	کراچی	(ز۱۴۰۳ھ)	پ	۹۰۰
صابر پیر، صابر حسین	رن مل	(ز۱۴۰۰ھ)	پ	۹۰۱
صادق، محمد صادق	لالو گودڑ	(صدی۱۴ھ)	ا،پ،ف	۴۰۹
صادق، محمد صادق	وایاں والی	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۴۱۰
صادق، صادق علی خان	امرتسر	(صدی۱۴ھ)	ا	۴۱۱

Marfat.com

صادق، صادق حسین	لمّاں	(صدی ۱۴ھ)	ا، پ	۴۱۲
صادق، محمد صادق	گنہ	(ز ۱۳۹۶ھ)	پ	۴۱۳
صادق، نذر محی الدین	سانگلاہل	(ز ۱۳۹۶ھ)	پ	۴۱۴
صالح، محمد صالح	کوٹ جے سنگھ	(م ۱۳۵۷ھ)	پ	۴۱۶
صداقت، محمد ماہ	کنجاہ	(م ۱۱۴۸ھ)	ف	۴۱۷
صدرالدین	بہڑوال	(صدی ۱۴ھ)	پ	۴۲۶
صدردین	پنجاب	(صدی ۱۴ھ)	پ	۹۰۱
صفدر، صفدر صغیر	پیروشاہ	(ز ۱۳۹۶ھ)	ا	۴۲۷
صوفی، بشیر احمد	بھکھی	(پ ۱۳۶۵ھ)	پ	۴۲۸
صوفی، محمد صادق	سانگلہ ہل	(ز ۱۳۹۶ھ)	پ	۴۳۱
صوفی، محمد عالم	نواں پنڈ	(ز ۱۳۹۶ھ)	پ	۴۳۳
صوفی، محمد فاضل	گوندلاں والا	(م ۱۳۸۴ھ)	ا	۴۳۴
ضیا، ضیا محمد	پسرور	(پ ۱۳۴۶ھ)	ف	۹۰۲
طالب	پنجاب	(صدی ۱۴ھ)	پ	۴۳۵
طالب، محمد صادق	ڈوڈاں والی	(ز ۱۳۹۶ھ)	پ	۴۳۶
طاہر، اقبال حسین	فیصل آباد	(ز ۱۳۹۸ھ)	ا، پ	۴۳۶
طاہرہ (بنتِ ابوالکمال برق)	ڈوگہ	(ز ۱۴۰۱ھ)	پ	۹۰۳
طور، محمد افضل	گوندلاں والا	(م ۱۴۰۲ھ)	ا، پ، ف	۹۰۴، ۴۴۰
ظفر، رحمت علی	الاں والی	(ز ۱۳۹۶ھ)	ا، پ	۴۴۱
ظفر، سمیع الظفر	لاہور	(پ ۱۳۹۱ھ)	ا	۹۰۹
ظفر، ظفر مقبول	کڑیال کلاں	(پ ۱۳۷۳ھ)	پ	۴۴۴
ظفر، لعل شاہ	پیوانج	(ز ۱۳۹۶ھ)	پ	۴۴۶
ظفر، محمد سرفراز	شاہ پور	(پ ۱۳۶۶ھ)	ا، پ، ف	۹۱۰
ظفر، مظفر حسین	ساہن پال	(م ۱۴۲۴ھ)	پ	۴۴۷

Marfat.com

ظہور، ظہور احمد	بھلوال	(۱۴۰۷ھ)	پ	۹۱۲
عابد، عابد نظامی	لاہور	(ز۱۴۲۲ھ)	ا	۹۱۲
عابر، خضر حیات	اروپ	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۴۵۱
عاجز، تارا سنگھ	کورے کے	(صدی ۱۳ھ)	پ	۴۵۳
عاجز، دلاور شاہ	ہرلاں والی	(صدی ۱۳ھ)	ف	۴۵۵
عاجز، علی محمد	گورداس پور	(صدی ۱۴ھ)	ا	۴۵۶
عاجز، محمد حسین	اوکاڑہ	(پ۱۳۲۹ھ)	پ	۴۵۷
عاجز، محمد مقرب یار	گاجر گولا	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۴۵۸
عاجز، برکت علی	ونوٹیاں والی	(صدی ۱۴ھ)	پ	۴۶۰
عاجز	پنجاب	(ز۱۳۳۴ھ)	ف	۴۶۱
عادل، محمد نذیر	لاہور	(صدی ۱۴ھ)	پ	۹۱۳
عارف، رضا اللہ شاہ	ساہن پال	(پ۱۳۷۴ھ)	ا،ف	۴۶۱
عارف، سراج الدین	انبالا	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۴۶۸
عارف، عارف حسین شاہ	رائب	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۴۶۹
عارف، عارف حسین	شیر گڑھ	(ز۱۳۹۶ھ)	ا،پ	۴۷۰
عارف، محمد عارف	سوہل کلاں	(پ۱۳۷۸ھ)	پ	۴۷۲
عارف، معروف حسین	ٹھل	(پ۱۳۵۵ھ)	پ،ف	۴۷۴
عاشق، اللہ رکھا	جھام والا	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۴۷۶
عاشق، عاشق علی	ساہن پال	(م۱۴۰۶ھ)	پ،ف	۴۷۷
عاشق، محمد شریف	ہیگر	(پ۱۳۵۲ھ)	پ	۴۷۹
عاشق، محمد شفیع	کڑکن	(پ۱۳۶۱ھ)	پ،ف	۴۷۹
عاشق، محمد عاشق	پنجاب	(ز۱۳۹۸ھ)	پ	۴۸۰
عاصی	پنجاب	(زقبل ۱۳۵۰ھ)	پ	۴۸۱
عاصی، شیر محمد	ٹھٹھہ نیک	(پ۱۳۶۱ھ)	پ	۴۸۱

Marfat.com

عاصی، عبداللہ	ڈھب چیمہ	(م۱۳۶۰ھ)	ا،ف ۴۸۳
عاصی، محمد حسین	رن مل	(م۱۴۰۰ھ)	پ ۴۸۵
عالم، پرویز عالم	لاہور	(پ۱۳۶۳ھ)	ا،پ ۹۱۳
عالم شاہ	پنواں	(ز۱۳۹۶ھ)	پ ۴۷۸
عباسی، عبدالکریم	چنبھل	(م۱۳۸۹ھ)	پ ۴۸۹
عبد، احمد حسن	_	(ز قبل ۱۳۵۰ھ)	ا ۴۹۷
عبد، عبدالحق	ہرلاں والی	(م۱۳۵۶ھ)	ا،پ،ف ۹۱۶
عبدالحکیم	_	(ز۱۳۶۲ھ)	ا ۴۹۸
عبدالرحمان	شاہجہان آباد	(صدی ۱۲ھ)	ف ۴۹۹
عبدالغنی	ستارکوٹ	(صدی ۱۴ھ)	پ ۵۰۰
عبدالغنی	پنجاب	(ز۱۳۳۸ھ)	پ ۹۱۷
عبدالکریم	سادھووالا	(ز۱۳۴۳ھ)	ا ۵۰۱
عبداللطیف	پنجاب	(صدی ۱۳ھ؟)	ا،پ ۹۱۷
عبداللہ	چک وانداراں	(م۱۳۵۰ھ)	پ ۵۰۳
عبداللہ	جلالہ	(م۱۳۷۷ھ)	پ ۵۰۶
عبداللہ خاں	دھید ووالی	(صدی ۱۴ھ)	پ ۵۰۷
عبداللہ شاہ	لائل پور	(ز۱۳۹۶ھ)	پ ۵۰۹
عبداللہ شاہ	فیصل آباد	(صدی ۱۴ھ)	پ ۹۵۲-پ
عتیق، عنایت علی شاہ	پیر محل	(ز۱۳۹۶ھ)	ا،پ ۵۱۱
عرشی، صوفی عرشی قوال	اٹاوہ	(صدی ۱۴ھ)	پ ۹۵۲-ت
عرشی، عبدالقادر	جنڈ	(ز۱۳۴۲ھ)	ا ۵۱۲
عرشی، محمد حسین	امرتسر	(م۱۴۰۵ھ)	ا،ف ۹۱۷
عزیز، عزیز الدین	بہاول پور	(ز۱۳۰۸ھ)	ف ۵۱۴
عظیم	پنجاب؟	(صدی ۱۲ھ)	پ ۵۱۵

Marfat.com

عظیم، محمد عظیم	رسول نگر	(ز۱۳۴۲ھ)	ا	۵۱۷
علی قوال (بھڑی والا)	کوٹ لالہ	(صدی ۱۲ھ)	پ	۵۱۹
علی احمد، علی احمد	شاہ کوٹ	(ز۱۳۹۶ھ)	پ،ف	۵۱۹
علی بخش	رن مل	(م۱۳۶۴ھ)	پ	۵۲۰
				۹۵۲۔ٹ
علی بخش	مجھو چک	(ز۱۳۹۳ھ)	پ	۵۲۳
علی گوہر	نارووال	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۵۲۳
علی مردان شاہ	چک کھوکھر	(ز۱۳۳۳ھ)	پ	۹۱۹
علیم اللہ	کیلیاں والا	(صدی ۱۲ھ)	پ	۵۲۵
علیم اللہ	قصور	(م۱۳۹۹ھ)	ا،پ	۹۱۹
عمر، عمر شاہ	-	(ز۱۱۹۳ھ)	ف	۵۲۵
عمر بخش	رسول نگر	(م۱۳۱۱ھ)	پ،ف	۵۲۷
عمر حیات	چنبھل	(م۱۴۱۴ھ)	پ	۵۲۹
عنایت، محمد عنایت	جاموں والا	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۵۲۹
غازی، غلام رسول	نارووال	(ز۱۳۹۶ھ)	ا	۵۳۰
غریب، بشیر بیگم	عادل گڑھ	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۵۳۲
غریب شاہ، عمر عظیم	مردانہ	(م۱۳۸۲ھ)	پ	۵۳۹
غفور، غفوری	کوٹ ککے شاہ	(پ۱۲۹۶ھ)	پ	۹۲۰
غلام، امام الدین	پکی گڑھی	(ز۱۳۳۲ھ)	پ	۵۴۰
غلام، غلام رسول	بانگے	(م۱۲۳۵ھ)	پ	۹۲۱
غلام، غلام محمد	بھیاں والا کلاں	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۵۴۱
غلام، غلام محمد	سارنگ	(م۱۳۵۳ھ)	پ	۵۴۲
غلام جیلانی	پنجاب	(ز۱۳۳۳ھ)	پ	۹۲۲
غلام رسول	نبھڑی	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۵۴۴

Marfat.com

غلام رسول	چک جانو کلاں	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۵۴۴
غلام رسول	پنجاب	(ز۱۴۰۳ھ)	پ	۹۲۲
غلام قادر	ساہن پال	(م۱۳۰۶ھ)	پ،ف	۵۴۵
غلام قادر	جگدیو	(م۱۳۹۶ھ)	پ	۵۴۶
غلام محمد، غلام حسین	بہادر حسین	(صدی۱۳ھ)	ف	۵۴۷
غلام محمد، سائیں غلام محمد	چک ۱۹۱ مراد	(صدی۱۴ھ)	ا	۹۵۲۔ٹ
غلام محمد	چک ۳۲۸	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۵۴۷
غلام محی الدین	پانڈوکے	(م۱۲۹۰ھ)	پ،ف	۵۴۸
غلامی	پنجاب	(صدی۱۳ھ)	ف	۵۴۹
غنیمت، محمد اکرم	کنجاہ	(م۱۱۲۵ھ)	ف	۵۵۰
فاطمہ (فاطو)، فاطمہ	گجیانہ	(م۱۴۱۱ھ)	پ	۵۵۷
فائز، نجم الدین	شادی وال خرد	(م۱۳۳۲ھ)	ا،پ،ع،ف	۵۵۹
فائق، غلام رسول	چک TDA۶۳۸	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۵۶۳
فائق، غلام علی	ٹھٹھہ نیک	(م۱۳۸۹ھ)	ا،پ،ف	۵۶۴
فتح خان، محمد فتح علی خان	راول پنڈی	(م۱۳۷۱ھ)	پ	۵۶۷
فتح محمد	نوئیں والا	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۵۶۹
فتح محمد	چک ۹۸ جنوبی	(صدی۱۴ھ)	پ	۵۷۰
فتح محمد	رسول نگر	(م۱۲۶۱ھ)	ف	۵۷۱
فتوحی، محمد فتوحی	جہلم	(صدی۱۲ھ)	پ	۵۷۲
فدا، خیر اللہ	لاہور	(ز۱۱۵۶ھ)	ف	۵۷۳
فدا، عبدالرحیم	سدا کنبو	(ز۱۱۴۶ھ)	ف	۵۷۴
فدا، فدا حسین	لاہور	(پ۱۳۳۷ھ)	ا	۹۲۴
فرزند، فرزند علی	گوجرہ	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۵۷۷
فرمان علی	خیر کتو	(م۱۳۶۸ھ)	پ	۵۷۷

Marfat.com

فرید، شاہ فرید	لاہور	(م۱۱۵۶ھ)	ف	۵۷۸
میاں فضل	-	(صدی۱۴ھ)	ا	۵۷۹
فضل، فضل حسین	قادرآباد	(صدی۱۴ھ)	پ	۵۸۰
فضل، فضل حسین	پنڈعزیز	(م۱۳۸۸ھ)	ا،پ	۵۸۱
فضل دین	پنجاب؟	(صدی۱۴ھ)	پ	۵۸۲
فقیر، عبدالستار	داؤدپور	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۵۸۲
فقیر، فقیرمحمد	ساہن پال	(م۱۴۱۲ھ)	ا،پ	۵۸۳
فقیر، محمدعلی	خودپور	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۵۸۵
فقیر	پنجاب؟	(صدی۱۴ھ)	پ	۵۸۶
فقیراللہ	مکیریاں	(ز۱۲۵۷ھ)	ا،ہ	۵۸۶
فقیراللہ، فقیراللہ شاہ	بدوملہی	(ز۱۳۲۴ھ)	ا،پ،ع،ف	۵۸۷
فقیرسائیں، فقیرچند، فقیربخش	لوہیاں والا	(م۱۳۸۰ھ)	پ	۵۸۹
فگار	پنجاب	(صدی۱۴ھ)	پ	۵۹۰
فہمی، محمدشریف	پنجاب	(صدی۱۴ھ)	پ	۵۹۱
فیض، محمدفیض	نتھوکی	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۵۹۲
فیض، محمدفیض	جالندہر	(صدی۱۲ھ)	ف	۵۹۳
فیضا، فیض بخش	اگرویہ	(صدی۱۳ھ)	پ	۵۹۴
قادری، عبدالقادر	دینا	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۵۹۵
قادری، غلام نبی	لاہور	(ز۱۳۹۶ھ)	ا،ف	۵۹۶
قاضی، عبدالغنی	موہڑہ نوزان	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۵۹۷
قاضی	پنجاب؟	(صدی۱۳-۱۴ھ)	ا	۵۹۹، ۹۲۴
قدسی، محمدباقر	موہال	(م۱۳۸۷ھ)	پ	۵۹۹
قل احمد	ساہن پال	(م۱۲۸۶ھ)	ف	۶۰۱

Marfat.com

قل احمد	کالے والا	(م۱۲۵۱ھ)	ا،پ،ف	۶۰۴
قمر،قمر محمود	شاہ کوٹ	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۶۰۸
قمر یزدانی	پنوانہ	(ز۱۴۲۲ھ)	ا	۹۲۵
قمر،محمد اسلم	ڈھل	(م۱۳۵۷ھ)	ا	۶۰۹
قمر علی	دھرم کوٹ	(ز۱۴۰۰ھ)	پ	۹۲۶
کاتب،غلام احمد	ساہن پال	(م۱۳۷۳ھ)	ا،پ	۶۱۰
کالا،میاں کالا	پنجاب؟	(صدی۱۳ھ)	پ	۶۱۸
کالے شاہ،امام الدین شاہ	رسالے والی	(ز۱۴۰۰ھ)	پ	۹۲۶
کبیرن،کبیر	خونی بھٹیاں	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۶۱۹
کرم،کرم بخش	جان پورہ	(صدی۱۴ھ)	ا	۶۱۹
کرم الٰہی	ساہن پال	(م۱۳۶۷ھ)	پ	۶۲۰
کرم الٰہی	گاجر گولا	(صدی۱۳ھ)	ف	۶۲۹
کرم بخش	لاہور	(م۱۳۱۷ھ)	ف	۶۲۹
کرم حیات	چنبھل	(م۱۳۵۶ھ)	پ	۶۳۲
کرم دین	پنجاب؟	(صدی۱۴ھ؟)	پ	۶۳۵
کمال،کمال الدین	قادیان	(م۱۳۳۳ھ)	ا،پ	۶۳۵
کھڈونا	ملتان	(ز۱۳۹۶ھ)	ا،پ	۶۳۷
گلاب شاہ	جلالہ	(صدی۱۴ھ)	پ	۶۳۸
گلزار،گلزار احمد	لائل پور	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۶۳۹
گلزار شاہ،گلزار احمد	ڈھوک نگیال	(م۱۳۵۰ھ)	پ	۶۴۰
گلو،گل محمد	کورے کے	(ز۱۲۳۵ھ)	پ	۶۴۰
گنہکار،غلام محمد	خونی بھٹیاں	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۶۴۱
گوہر،سجاد حیدر	رن مل	(پ۱۳۸۹ھ)	ا،پ	۹۲۷
گوہر،فضل میراں	لاہور	(پ۱۳۵۹ھ)	ا،ف	۶۴۱

Marfat.com

گہنا	چک جانو کلاں	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۶۴۸
لعل (لال)، لعل بادشاہ	گھیلے	(ز۱۳۳۳ھ)	پ	۶۴۸
لال، لال دین	سیالکوٹ	(ز۱۳۷۰ھ)	پ	۶۵۰
لبھو شاہ، فضل دین	جگدیو	(م۱۳۶۶ھ)	پ	۶۵۰
لطیف، محمد لطیف	چک مہرا	(ز۱۳۹۶ھ)	ا،پ	۶۵۳
لہب دین	داتا زید کا	(صدی۱۴ھ)	پ	۹۲۸
ماہی شاہ	رن مل	(صدی۱۳ھ)	پ	۶۵۴
محبوب، محبوب حسین	سنگھوئی	(م۱۴۲۰ھ)	ا،پ،ف	۹۲۹
محبوب، محبوب علی	رسول نگر	(م۱۳۲۵ھ)	ف	۶۵۵
محکم دین	ساہن پال	(م۱۲۲۹ھ)	پ	۶۵۶
محمد، عمر الدین	اجنکے	(م۱۳۳۴ھ)	پ،ف	۶۵۷
محمد، محمد حسین	چنبھل	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۶۵۸
محمد، محمد خان	چک ۴۵	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۶۶۰
محمد، محمد شاہ	ساہن پال	(م۱۳۳۷ھ)	ا،پ،ف	۶۶۱
محمد بخش	پنجاب	(صدی۱۲ھ)	پ	۶۶۳
محمد بخش	رسول پور	(م۱۲۹۳ھ)	پ	۶۶۳
محمد بخش	کھڑی	(م۱۳۲۴ھ)	پ	۹۳۱
محمد حسین	دادووالی	(ز۱۳۴۴ھ)	پ،ف	۶۶۷
محمد حسین	پنجاب	(صدی۱۴ھ)	پ	۶۶۹
محمد دین	دیہڑورکاں	(پ۱۲۷۵ھ)	پ	۶۷۰
محمد دین	پنجاب؟	(صدی۱۴ھ؟)	پ	۶۷۱
محمد دین	شرق پور	(م۱۳۵۵ھ)	پ	۶۷۱
محمد دین	دلاور چیمہ	(صدی۱۳-۱۴ھ)	پ	۹۳۱
محمد شفیع	لائل پور	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۶۷۲

Marfat.com

محمد عالم	ساہن پال رڈھل	(م۱۳۵۱ھ)	پ	۶۷۳
محمد علی	ملتان	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۶۷۵
محمد علی	راول پنڈی	(م۱۳۳۴ھ)	پ	۶۷۶
محمد علی	کنڈل	(ز۱۳۵۷ھ)	پ	۶۷۶
محمد نظیر	پنجاب	(صدی۱۳-۱۴ھ)	پ	۹۳۱
محمود	جنڈوالی	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۶۷۷
محمود، محمود شاہ	ڈوگہ	(ز۱۴۰۰ھ)	پ	۹۳۲
مخلص، محمد طفیل	نوشہ پور	(پ۱۳۷۱ھ)	پ	۶۷۸
مرتضی، غلام مرتضی	نظام آباد	(م۱۲۴۰ھ)	ا،پ،ف	۶۸۰
مروان، میاں	بھڑی	(صدی۱۳ھ)	پ	۶۸۶
مسافر، خورشید احمد	گمٹالہ	(ز۱۳۴۴ھ)	ا،پ،ف	۶۸۸
مسافر، عبدالحکیم	مردانہ	(م۱۳۶۰ھ)	ا،پ،ف	۶۹۰
مست، عبداللہ	نتھو کے	(م۱۴۱۶ھ)	پ	۶۹۴
مست عمر، عمرالدین	کوٹلی مغلاں	(صدی۱۴ھ)	ا،پ	۶۹۸
مسکین، بشیر احمد	_	(صدی۱۴ھ)	پ	۹۳۳
مسکین، عابد حسین	ضلع ساہی وال	(صدی۱۴ھ)	پ	۹۳۳
مسکین، غلام رسول	اروپ	(پ۱۳۵۵ھ)	پ	۷۰۳
مسکین، محمد دین	لائل پور	(ز۱۳۹۶ھ)	ا،پ	۷۰۵
مشتاق، مشتاق احمد	گجرات	(ز۱۳۹۶ھ)	ا،پ،ف	۷۰۸
معصوم شاہ، محمد معصوم	چک سادہ	(م۱۳۸۸ھ)	پ	۷۱۰
معین، غلام معین الدین نظامی	معظم آباد	(پ۱۳۸۳ھ)	ا،ف	۹۳۴
مفتون، ہدایت اللہ	_	(صدی۱۲ھ)	ا،ف	۷۱۲
مقبول، مقبول محمد	جلالہ شریف	(م۱۳۵۷ھ)	ا،پ،ع،ف	۷۱۵
مقرب، ثقلین عباس	رن مل	(پ۱۳۹۸ھ)	پ	۹۴۱

Marfat.com

مقصود، مقصود احمد	کیلیاں والا	(ز۱۴۲۱ھ)	پ	۹۴۲
مکرم، محمد دین	لائل پور	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۷۱۷
مکھن شاہ، فیض احمد	لاہور	(۱۳۳۴ھ)	پ	۷۱۹
مُلک علی	پنجاب	(ز۱۳۹۴ھ)	ا	۹۴۳
ممتاز، ممتاز احمد	ساہن پال	(پ۱۳۳۹ھ)	پ	۹۴۳
ممتاز، ممتاز بیگم	ابن والی	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۷۱۹
منشا، محمد منشا	خونی والا	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۷۲۰
منظر، محمد اسماعیل	شیخوپورہ	(م۱۴۱۸ھ)	ا،پ	۷۲۴
منظور، منظور حسین	سانگلہ ہل	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۷۲۷
منظور، منظور حسین	شیخوپورہ	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۷۲۸
منظور، نذیر احمد	کھوکھر، لاہور	(صدی۱۴ھ)	پ	۷۲۹
منگتا، مختار حسین	گوجرہ	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۷۲۹
منور، فقیر نورالدین	لاہور	(م۱۲۶۸ھ)	ع،ف	۷۳۰
منیر، محمد منیر	بوبک	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۷۳۴
منیر، افتخار الحق	لاہور	(ز۱۳۹۶ھ)	ا	۷۳۴
مورکھ، منظور حسین	چک۳۱۹	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۷۳۵
مولا بخش	خان پور	(صدی۱۴ھ)	پ	۷۳۵
مولا شاہ، مولا بخش	امرتسر	(م۱۳۶۱ھ)	پ	۷۳۶
مہجور، عارف محمود	گجرات	(پ۱۳۷۹ھ)	ا	۹۴۴
مہدی، عمادالدین	خیر پور ٹامیوالی	(ز۱۱۹۰ھ)	ف	۷۴۰
مہرداد	چھوہراں والا	(م۱۳۲۵ھ)	پ،ف	۷۴۲
مہر علی شاہ	پنجاب؟	(صدی۱۳ھ؟)	پ	۷۴۵
میراں شاہ	پنجاب	(صدی۱۴ھ)	پ	۹۴۵
ناز، عنایت اللہ	لوڑہکی	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۷۴۵

Marfat.com

ناظر، عبدالرشید	سہالہ	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۷۵۰
ناظم، بشیر حسین	اسلام آباد	(پ۱۳۵۱ھ)	ا،ف	۹۴۶
نتھو، سائیں/فقیر سائیں	گورالہ	(صدی۱۴ھ)	پ	۷۵۱
نذر، نذر محمد	ڈھوک شہانی	(پ۱۳۶۵ھ)	پ	۷۵۲
نذر، نذر محمد	نوشہ پور	(م۱۴۱۶ھ)	پ	۷۵۵
نذیر، نذیر احمد	جرمیاں جھنڈا	(ز۱۳۹۶ھ)	ا،پ	۷۵۹
نذیرہ، نذیر بیگم	خالق پور	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۷۶۰
نسیم، محمد اکرام	مریدکے	(ز۱۳۹۶ھ)	ا	۷۶۱
نشان، نشان علی	نوشہرہ ورکاں	(م۱۴۱۴ھ)	پ	۹۴۸
نصرت، نور محمد	شرق پور	(پ۱۳۵۵ھ)	ا،ف	۷۶۲
نصیر احمد	پشاور	(م۱۳۰۸ھ)	ا،ف	۹۴۹
نظام، نظام الدین	ڈھوک للہال	(م۱۳۶۵ھ)	پ	۹۵۰،۷۶۴
نظام الدین	رن مل	(م۱۲۹۲ھ)	ف	۷۶۷
نظر محمد عباسی	نہراں والا	(م۱۳۶۶ھ)	ا،پ	۷۶۸
نظیر، دیکھیے: چراغ				
نظیر لدھیانوی، اصغر حسین	پنجاب	(ز۱۴۰۳ھ)	ف	۹۵۰
نعیم [قمر]، نعیم اختر	سرمیدانی	(ز۱۴۲۴ھ)	ا	۷۷۲
نگہت پروین	دینہ	(پ۱۳۸۷ھ)	پ	۹۵۲-ج
نواب، نواب الدین	شاہ پور	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۷۷۳
نواب علی	ٹاہلیاں والا	(صدی۱۴ھ)	پ	۷۷۴
نواب علی، نواب علی شاہ	لائل پور	(صدی۱۳ھ؟)	پ	۷۷۵
نور، نور محمد	چک جانو کلاں	(صدی۱۴ھ؟)	پ	۷۷۵

Marfat.com

نوراحمد	چک ۵۵ گیرڑی مسبوکہ جلولہ	(صدی۱۳ھ؟)	پ	۷۷۶
نوربیگم	جاجووالی	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۷۷۷
نوردین	رسول نگر	(م۱۳۵۶ھ)	ا،ف	۷۷۷
نوردین	گنجہ	(م۱۳۵۲ھ)	پ	۷۷۸
نورمحمد	بھدر	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۷۷۹
نورالمصطفیٰ	داووالا	(م۱۲۴۴ھ)	ع،ف	۷۸۱
نوشاہی،غلام مصطفیٰ	ساہن پال	(م۱۳۸۴ھ)	پ	۷۸۶
نوشاہی	لاہور	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۷۹۱
نوشہ،سکندرذوالقرنین	وزیرآباد	(صدی۱۴ھ)	پ	۹۵۲۔ج
نوشہ ثانی،غلام محی الدین	لاہور	(م۱۲۴۱ھ)	پ،ف	۷۹۱
نوشیر	سندھ	(صدی۱۲ھ)	ا،پ	۷۹۵
نیازاحمد،نیازاحمدشاہ	بدوملہی	(م۱۳۸۰ھ)	پ	۷۹۸
نیازی،زمان شاہ	خیرپورٹامیوالی	(ز۱۳۰۸ھ)	ف	۷۹۹
نیک،نیک محمد	شرق پور	(م۱۳۹۲ھ)	پ	۸۰۰
نیک محمد	مدن چک	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۸۰۲
وارث،باباوارث شاہ	چاہل کلاں	(صدی۱۳ھ)	پ	۸۰۵
وارث،سیدوارث علی شاہ	جالندہر	(صدی۱۳ھ)	ف	۸۰۵
وحی،محمد فضیل	کابل	(م۱۰۷۶ھ)	ف	۸۰۶
وزیرشاہ	ڈگہری	(صدی۱۳ھ)	پ	۸۰۷
وزیرمحمد	رن مل	(ز۱۳۵۶ھ)	پ	۸۱۰
ہاشم،محمد ہاشم	تھرپال	(۱۲۵۹ھ)	پ،ف،ہ	۸۱۱
ہاشمی،نذیرحسین	میرپور	(ز۱۴۰۲ھ)	ا،پ	۹۵۱
یادگار	پنجاب	(صدی۱۳ھ)	پ	۸۱۶

Marfat.com

یقین، یقین علی	مرید کے	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۸۱۶
یوسف، محمد یوسف	فتح پور چک ۴۳۴	(ز۱۳۹۶ھ)	پ	۸۱۷
یوسف، محمد علی	رسول نگر	(ز۱۳۴۲ھ)	پ	۸۱۸
یوسف، محمد یوسف	لوڑہکی	(م۱۳۵۲ھ)	پ	۸۱۹
مجہول الاسم ۲۶ شعراء (متن)				۸۲۹
مجہول الاسم اشاعر (تکملہ)		(ز۱۳۹۲ھ)	ا	۹۵۲

Marfat.com

تذکرۂ شعرائے نوشاہیّہ

تصنیف

سید شرافت نوشاہی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ربّ العٰلمین و الصلوٰۃ و السلام علیٰ رسولہ سیدنا محمّد و آلہ و اصحابہ اجمعین

سلسلۂ عالیۂ نوشاہیہ جو شیخ الاسلام حضرت نوشہ گنج بخش مجدّ د اکبر قادری (۹۵۹- ۱۰۶۴ھ/ ۱۵۵۲-۱۶۵۴ء) کی ذات گرامی سے شروع ہوا، اور دیار ہند و پاکستان میں نہ صرف سلاسلِ تصوّف میں اس کا شمار ہے بلکہ اس کی ظاہری علوم اور ادب میں خدمات بھی بے شمار ہیں۔ حضرت نوشاہ عالیجاہ سے لے کر آج تک سینکڑوں کی تعداد میں عربی، فارسی، اردو، ہندی اور پنجابی زبان کے شاعر گذرے ہیں، جن کا کلام متفرق کتابوں، بیاضوں، سفینوں اور سینوں میں محفوظ ہے، اور آج تک ان کے متعلق کوئی باقاعدہ تذکرہ نہیں لکھا گیا۔ میں نے چاہا کہ ان کے علمی جواہرات کو اکٹھا کر کے اہل علم و ادب کے سامنے بطور تحفہ پیش کیا جائے۔ لہٰذا اس کتاب میں نوشاہی شاعروں کے حالات جمع کیے گئے ہیں اور ان کے اسماء (تخلص) بترتیب حروف تہجی لکھے گئے ہیں تا کہ تلاش کرنے میں آسانی ہو، اور اس کا نام *ضیافت الابرار من اشعار الاخیار* المعروف *تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ* رکھا ہے۔

اس کی ابتدا تو ۱۳۶۴ھ/۱۹۴۵ء میں کی گئی تھی، چنانچہ پروفیسر محمد اقبال مجددی صاحب لیکچرار شاہ حسین کالج لاہور نے رسالہ *احوال و آثار سید شرافت نوشاہی* کے صفحہ ۳۴ پر اس کا یہی سال تصنیف لکھا ہے۔ لیکن دوسری تصانیف کی وجہ سے یہ مسودہ نامکمل پڑا رہا۔ اب بتیس (۳۲) سال کے بعد اسے زیور تکمیل سے آراستہ کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سعادت دارین نصیب کرے۔

دارالاولیاء ساہن پال شریف، گجرات
۲۳ ذیقعد ۱۳۹۶ھ / ۱۶ نومبر ۱۹۷۶ء

سید شرافت نوشاہی
غفر اللہ لہٗ والوالدیہ

Marfat.com

ضروری گزارش

چونکہ اس کتاب میں یہ التزام ہے کہ اس میں نوشاہی خاندان کے شاعروں کے حالات لکھے گئے ہیں، اور بانی سلسلہ حضرت نوشہ گنج بخش اس سے باہر رہ جاتے ہیں، لہٰذا میں نے ابتدائے کتاب میں بطور تبرک اس خاندان کے تین مشائخ کرام کا تذکرہ کر دیا ہے، جو شعر گوئی میں بلند مقام رکھتے تھے۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

۱۔ حضرت مخدوم سید محمد غوث الحسنی جیلانی اوچی (م ۹۲۳ھ/۱۵۱۷ء) المتخلص بہ قادری قدس سرہ العزیز

۲۔ حضرت سخی شاہ سلیمان نوری بھلوالی (م ۱۰۱۲ھ/۱۶۰۴ء) المتخلص بہ شاہ سلیمان قدس سرہ العزیز

۳۔ حضرت سید شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش ساہن پالوی (م ۱۰۶۴ھ/۱۶۵۴ء) قدس سرہ العزیز

اللہ کریم ان بزرگوں کے طفیل اس کتاب کو بخیر و خوبی مرتبۂ تکمیل پر پہنچائے اور میرے لیے سعادت اخروی کا باعث ہو۔

Marfat.com

قادری، اوچ متبرکہ

آپ کا اسم گرامی حضرت مخدوم سید محمد، معروف بہ سید محمد غوث الحسنی البجیلانی، تخلص قادری تھا۔ آپ کے والد ماجد کا نام نامی سید شمس الدین محمد تھا۔ ابن سید شاہ میر بن سید علی بن سید مسعود بن سید احمد بن سید صوفی عبدالسلام بن سید عبدالوہاب بن قطب الکونین غوث الثقلین حضرت سید عبدالقادر جیلانی الحسنی البغدادی۔

سید محمد غوث کی پیدائش حلب میں ہوئی۔ اپنے والد بزرگوار اور علماے عراق و حجاز سے علوم معقول و منقول حاصل کیے۔ حرمین الشریفین کے حج کی سعادت سے مشرف ہوے۔ دنیا کی سیر کی۔ کچھ عرصہ لاہور، کچھ عرصہ ناگور میں رہے۔ وہاں ایک مسجد بھی تعمیر کرائی۔ پھر ہند و سندھ، خراسان، ترکستان اور عرب و عجم وغیرہ مختلف ممالک کی سیاحت کی۔ پھر بغداد شریف روحانیت غوثیہ سے آپ کو ہندوستان جانے کا حکم ہوا تو دوبارہ آپ اپنے والد ماجد کے وصال کے بعد مع خیل و حشم و توابع بے شمار حلب سے روانہ ہوے اور لوگوں کو فیض پہنچاتے ہوے ملتان وارد ہوے۔ چندے وہاں قیام کیا، وہاں سے روانہ ہو کر ماہ رمضان المبارک ۸۸۷ھ/اکتوبر ۱۴۸۲ء میں اوچ متبرکہ میں پہنچے اور اوچ بخاری کے مشرق کی جانب اوچ گیلانی کی بنا ڈالی۔ آپ سطوت ظاہر اور عظمت باہر رکھتے تھے۔ فضائل حسبی و نسبی سے معمور اور نعماے ظاہری و باطنی سے بھرپور تھے۔ خوارق و کرامات اکثر آپ سے ظاہر ہوتے تھے۔

آپ کی تین بیویاں تھیں:

۱۔ حضرت بی بی دیس گسائن دختر سلطان قطب الدین لنگاہ حاکم ملتان؛ ۲۔ حضرت بی بی خیر النساء دختر شاہزادہ جہان خان لنگاہ حاکم شہراپری؛ ۳۔ حضرت سیدہ فاطمہ دختر سید ابوالفتح حسینی اوچی۔

آپ کے چار صاحبزادے ہوے:

۱۔ مخدوم سید عبدالقادر ثانی (م: ۸ ربیع الاول ۹۴۰ھ/۲۸ ستمبر ۱۵۳۳ء)؛ ۲۔ مخدوم سید عبداللہ ربانی (م: ۹۷۸ھ/۱۵۷۰ء)؛ ۳۔ مخدوم سید مبارک حقانی (م: ۹ شوال ۹۵۶ھ/۱۳۱ اکتوبر ۱۵۴۹ء)؛ ۴۔ مخدوم سید محمد نورانی، لاولد فوت ہوے۔

حضرت مخدوم سید محمد غوث کا وصال ۷ رجب ۹۲۳ھ/۲۶ جولائی ۱۵۱۷ء کو ہوا۔ روضۂ عالیہ محل شریف اوچ گیلانی، [ضلع] بہاولپور میں ہے۔

Marfat.com

آپ فارسی زبان کے بلند پایہ شاعر اور صاحب تصنیف تھے۔ آپ نے کتاب *خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر* مصنفہ امام یافعی میں سے ایک سو حکایات فارسی میں نظم کر کے اس کا نام *مفتاح الاخلاص* رکھا۔ نیز آپ کا *دیوان قادری* صوفیوں میں بڑا متبرک و مقبول ہے۔ یہ ابھی تک زیورِ طبع سے آراستہ نہیں ہوا۔ بعض علمی گھرانوں میں اس کے [قلمی] نسخے پائے جاتے ہیں۔ *دیوانِ قادری* کا ایک قلمی نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہے(۱)۔ اس نسخہ کا تعارف لکھا جاتا ہے اور اس میں سے پہلی اور آخری غزل اور ایک قطعہ بند ترجیع یہاں درج کیا جاتا ہے۔ [یہ تحریر اس نسخہ پر موجود ہے]

تحریر

ہمایون دیوان کرامت بیان، ولایت تبیان، سراسر عرفان، سید السادات، قطب الاقطاب، جگر گوشۂ سید الکونین، نور حدقۂ حسنین، گل گلزار امیر المومنین، نائب مناب غوث العالمین، بندگی حضرت سید محمد غوث الملقب بہ شیخ محمد المتخلص بہ قادری حسنی الحسینی الجیلانی قدس سرہ العزیز کہ در آستانہ متبرکہ اوچ شریف آسودہ اند، از کتابخانۂ عرفان پناہ سید عبدالرزاق شاہ حجرائی شاہ مقیمی بہاول شیری رحمہم اللہ حاصل شدہ۔ الحمد اللہ الملک الوہاب۔

غزل اول

ز بحرت قطرۂ عالم، ز چاہت جرعۂ دریا — مَہ از مہر تو یک ذرہ، خور از ماہ تو باسودا
تو آن مطلوب جانانی کہ پیدائی و پنہانی — گہی بحری، گہی کانی، توئی گوہر درین دریا
مشو در بندِ ما و من، مگو از وادی ایمن — درآ با ما بمیخانہ کہ این ست آخرت ماوا
ز تاب آتشِ ہجران مسوزان قادری را جان — کہ ناز و عشوۂ خوبان بود از صورت و معنا

آخری غزل

ساقی بیار بادہ کہ بنمودہ ماہ دی — آمد ہوای منقل و بوس و کنار و مَی
می نوش و از زمانہ میندیش و ہوش دار — کین قصہ می کنند درین دور چنگ و نی
از جام و نقل و مطرب و ساقی کنایت است — کردن حدیث دختر رز در حضور وی
آواز عود و نغمۂ قانون و چنگ و دف — بشنو ز مطربان خوش آواز پی بہ پی
از جام جم مکن سخن خام و خم بنوش — می بوس سیب غبغب ساقی بیاد کی

Marfat.com

عمریست کز ہوای تو ای شوخ دلفریب ما کردہ ایم نامۂ ناموسِ خویش طی
از قادرؔی خستہ مکن دلبرا کنار چندین جفا و رنجش و دل زار تا بہ کی

قطعہ بند از ترجیع

رندیم و قلندریم و چالاک مستیم و معربدیم و بیباک
پیریم و معتمریم و طراز میریم و شہنشہیم و برباک
مجموعۂ راز بی نہایت عامی بلاد فہم و ادراک
والی ولایت شش و پنج منصوبہ گشای لعبت افلاک
بگذشتہ ز خویش بی کدورت نگذشتہ ز عشق جوہرِ خاک
آسودہ ز جورِ غیر بی غیر چون ذرّہ بمہر دلبر پاک
مرآت وجود جود انسان صراف نقود جنس اَیاک
آئینہ صاف بے غل و غش صافی دل و یارای شکاک
گر صاف شوی و پاک دائم می گوی چو قادرؔی ز دل پاک
"ما بلبل بوستان قدسیم شہباز سفید دست انسیم"

۱۔ دیوان قادری مصنفہ مخدوم سید محمد غوث گیلانی قادری اوچی؛ ذخیرۂ مخطوطات پروفیسر سراج الدین آذر، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور، نمبر 7707 / 481 - O، یہ نسخہ ۱۶۶ صفحات پر مشتمل ہے، ہر صفحہ پر ۱۴ سطریں ہیں۔ خط نستعلیق ہے۔ مزید تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو فہرست نسخہ ہای خطی فارسی کتابخانۂ دانشگاہ پنجاب لاہور" گنجینۂ آذر" مرتبہ خضر نوشاہی، ص ۳۶۸۔ ایک پاکستانی طالبہ سائرہ خانم نے ۱۹۹۶ء میں تصحیح دیوان قادری انجام دے کر تہران یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی سند لی۔ اس مقالے میں ۲۴۲ غزلیں، ارباعی اور اترجیع بند شامل ہے، ۲۳۷ صفحات۔ دیکھیے: فارسی آموختگان، ص ۳۵۱-۳۵۲۔ عارف نوشاہی

سلیمان، بھلوال شریف

آپ کا نام نامی سلیمان، مشہور نام حضرت سخی شاہ سلیمان نوری، والد بزرگوار کا نام شیخ عبداللہ المعروف میاں منگو، خاندان قریشی کے چشم و چراغ تھے۔ آپ علاقہ گوندل بار کے مشہور گاؤں بھلوال شریف ضلع شاہ پور (حال سرگودھا) میں ۸ ربیع الاول ۹۱۴ھ بر ۷ جولائی ۱۵۰۸ء کو پیدا ہوئے۔ بچپن میں

Marfat.com

حضرت مخدوم شاہ معروف خوشابی کے منظورِ نظر ہوے، جوان ہوکران سے بیعت طریقت کی اور خلافت و اجازت سے مشرف ہوے۔ چندے سید شاہ محمد شیرازی شاہ پوری کے پاس رہے۔ کچھ عرصہ ملنگوں (قلندروں) کے گروہ میں مل کر سیر و سیاحت میں گذارا، حتیٰ کہ ان کی تعداد سات سو تک پہنچ گئی، پھر آپ ان سے علیحدہ ہو گئے اور کچھ عرصہ جوکالی، منچر چٹھہ اور جلال پور بھٹیاں میں گذار کر واپس بھلوال شریف تشریف لے آے۔ آپ کے مقامات و کمالات بہت بلند تھے۔ کرامات و تصرفات عالی تھے۔ آپ کے دو فرزند شیخ رحیم داد سجادہ نشین اور شیخ تاج محمود قلندر تھے۔

آپ کے تمام خلیفوں سے اعظم اور عزیز الوجود حضرت نوشہ گنج بخش تھے، جو درجۂ مرادیت و محبوبیت پر فائز تھے۔ ان سے سلسلۂ نوشاہیہ جاری ہوا جو لاکھوں [پیروکاروں] کی تعداد میں ممالک عرب و عجم وغیرہ میں ظاہر و باہر ہے۔ حضرت شاہ سلیمان کی وفات ۲۷ رمضان المبارک ۱۰۱۲ھ/۲۸ فروری ۱۶۰۴ء کو ہوئی۔ روضۂ اقدس بھلوال شریف، ضلع سرگودھا میں مرجع خلائق ہے۔

حضرت شاہ سلیمان کے پنجابی زبان میں کچھ اشعار پاے جاتے ہیں جو حضرت نوشہ صاحب کے متعلق ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت نوشہ صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہوے تو آپ نے نہایت خوش ہوکر یہ مصرع بولا۔

آیا میرا ڈھولن چارے بنے رکھ

(تذکرۂ نوشاہی، قلمی نسخہ الف، ص ۱۱۲، کنز الرحمت، ص ۴۷)

ایک مرتبہ حضرت نوشاہ عالیجاہ دریاے چناب کی سیر کے لیے تشریف لے گئے اور کنارہ پر تشریف فرما تھے۔ ایک بوڑھا آدمی حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے اس سے پوچھا بابا ! تیرا نام کیا ہے؟ اس نے عرض کی خواجہ۔ آپ نے فرمایا کوئی اچھی بات سناؤ جو ہمارے دل کو خوش کرے۔ اس نے کہا ایک مرتبہ میں بھلوال شریف میں حضرت سخی شاہ سلیمان کی خدمت میں حاضر ہوا تھا، انہوں نے یہ شعر بولا تھا۔

دوھڑہ

لال میرا میرے گھر دا چانن، میری پونجی، مال تے مایا
عشقوں وُٹھی میرے لال دی لالی، سو بھی لال ہو آیا
لالو لال میرے لال دی رنگن، روپ سوانگ سوایا
شاہ سلیمان نوشہ دا چولا لال گلال کرایا

Marfat.com

حضرت نوشہ صاحب یہ سن کر بہت خوش ہوے اور بابا خواجہ کوفرمایا کہ ''ہم نے تم کوخضر وقت کا منصب دے دیا ہے اور سندھ میں جانے کا حکم دیا[اورفرمایا] کہ اب تمھارا نام ''لال اڈیرا'' ہوگا۔''

(کشکول نوشاہی، قلمی، ص ۴)

نوشہ گنج بخش قادری، ساہن پال شریف

آپ کا اسم گرامی حاجی محمد، لقب نوشہ، خطابات گنج بخش، مجدد اکبر، بھورے والا، وارث الانبیاء، غالب الاولیاء تھے۔ والد بزرگوار کا نام حاجی الحرمین سید علاء الدین حسین غازی (۱) بن سید شمس الدین سنگی شہید علوی تھا۔ والدہ محترمہ کا نام حضرت بی بی جیونی تھا، جو حضرت شیخ عبداللہ مفتی قصبہ رسول پور ہیلاں کی صاحبزادی تھیں۔

آپ کی ولادت باسعادت بعہد حکومت اسلام شاہ (سلیم شاہ) ولد شیر شاہ سوری یکم رمضان المبارک ۹۵۹ھ/۲۱ اگست ۱۵۵۲ء کو بمقام گھوگاں والی [ضلع منڈی بہاء الدین] میں ہوئی۔ ظاہری علوم کی تحصیل مولانا حافظ قائم الدین اور مولانا حافظ بڈھا قاری سے بمقام جاگوتارڑ کے درس میں کی۔ چند ماہ میں قرآن مجید حفظ کرلیا۔ علوم معقول اور منقول سے فارغ التحصیل ہوئے۔ دوران تعلیم ایک رات خواب میں دیکھا کہ آسمان سے دو فرشتے نازل ہوے اور آپ کے منہ میں انگلیاں لگا کر آپ کو مخارج بتاے اور علم لدنی کی تعلیم دی۔ لہٰذا آپ قال سے مرتبۂ حال کو پہنچے۔

شیخ نادر حسین بن شیخ محمد دین صدیقی (م ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۷ء) نے اپنی کتاب ذخیرۂ معلومات میں لکھا ہے کہ حضرت نوشہ صاحبؒ نے شاہ حقو کے درس میں بھی پڑھا ہے۔ لیکن یہ درست نہیں کیونکہ شاہ حقو آپ کے پوتوں سید نصرت اللہ و سید رحمت اللہ کے معاصر ہوئے ہیں، حضرت نوشاہ عالیجاہ کا زمانۂ تعلیم ان سے پونے دو سو سال پہلے تھا۔ شیخ نادر حسین تو ہمارے معاصر تھے انہوں نے بلا دلیل یہ بات لکھ دی اور اس کا کوئی حوالہ نہیں دیا۔

حضرت نوشاہ عالیجاہ نے اکثر علوم قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف، توحید، دعوت اسماء، عملیات، اخلاق، ادب، نجوم، عروض، موسیقی، طب، ادویہ، فلاحت، لغت، بزاۃ [فن بازداری] وغیرہ اور کئی فنون مثلاً نیرنجیات، تجارت، روشنائی سازی، کتابت، زرنگاری، پہلوانی، شہسواری، حرب، شمشیر بازی، تیراندازی اور شناوری وغیرہ حاصل کیے تھے، اور ان سب میں آپ نے کمال پایا تھا۔

Marfat.com

زبانوں میں سے عربی، فارسی، ہندی، اردو اور پنجابی وغیرہ میں آپ کو کافی مہارت حاصل تھی۔ آپ کے کلام میں ان تمام زبانوں کے الفاظ پائے جاتے ہیں۔

آپ کے متعلق کئی اولیاء اللہ نے پیشگوئیاں فرمائی ہیں۔ چنانچہ حضرت غوث اعظم، سید مبارک حقانی، شاہ معروف خوشابی، شاہ سلیمان بھلوالی، حاجی سید علاء الدین غازی، سید رحیم الدین علوی، شیخ عبدالوہاب متقی کی بشارتیں کتب خاندان میں مذکور ہیں۔

آپ نے بعمر بیس سال گوندل بار میں ایک پرانے کنویں میں چلہ کیا تھا، وہیں آپ کو ۹۷۹ھ/۱۵۸۰ء میں ''نوشہ'' کا لقب ملا تھا۔

آپ نے ۲۹ سال کی عمر میں ۹۸۸ھ/۱۵۸۰ء میں حضرت شاہ سلیمان قادری بھلوالی کے دست حق پرست پر بیعت کی اور خلافت کبریٰ سے نوازے گئے۔ آپ کو نوشہرہ تارڑاں میں رہنے کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ چھ سال آپ وہاں سکونت گزین رہے۔ پھر آپ کے حکم سے چوہدری ساہن پال ولد مہماں بن ابوالخیر تارڑ نے ۹۹۴ھ/۱۵۸۶ء میں بعہد اکبر بادشاہ چک ساہن پال آباد کیا، اور آپ نے اپنی رہائش وہاں منتقل فرمالی۔ ستر (۷۰) سال وہاں آباد رہے اور وہیں انتقال فرمایا۔

حضرت نوشہ گنج بخش مجلس محمدی میں دائم الحضوری تھے۔ سلسلۂ نوشاہیہ آپ کی ذات سے جاری ہوا جو برصغیر میں آج تک جاری ہے۔

آپ کو جمیع مقامات ولایت سے بہرہ حاصل تھا۔ نوشاہیت، قطبیت، غوثیت، فردیت، محبوبیت، صدیقیت، طہارت، امامت، گنج بخش ہونا، فقر، وراثت الانبیاء، مجددیت کبریٰ، مختاریت وغیرہ۔

خوارق وکرامات کے تمام اقسام مثلاً سلب امراض، تصرف فی الاعیان، تصرف فی الاشباح، تصرف فی الارض، تصرف فی القدر، اماتت احیاء، احیاء اموات، تجسد ارواح وغیرہ آپ کی ذات سے ظہور میں آئے۔

آپ نے مختلف علاقوں کی سیر کی۔ سات مرتبہ حج کی سعادت سے مشرف ہوئے۔ سب سلسلوں نے آپ سے فیض پایا۔ شاہ جہان بادشاہ، نواب سعد اللہ خان وزیر اعظم اور مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی جیسے اکابر آپ کی خدمت سے مستفیض ہوئے۔ آپ کے خلفائے کرام آپ کے زمانہ میں پنجاب، سندھ، ہندوستان، کشمیر، کابل اور قندھار میں تبلیغ اسلام اور ترویج سلسلۂ نوشاہیہ میں سرگرم عمل ہو چکے تھے۔

Marfat.com

آپ کے دو فرزند تھے:

اول: سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق (م ۱۰۹۳ھ/۱۶۸۲ء)، جن کو آپ نے اپنی حیات طیبہ میں ولی عہد خلافت کر دیا اور اپنا سجادہ نشین بنا دیا تھا۔ چنانچہ آج تک منصب سجادگی ان کی اولاد امجاد میں چلا آتا ہے۔

دوم: سید محمد ہاشم دریادل (م ۱۰۹۲ھ/۱۶۸۲ء)، یہ بھی محدثین وقت میں ممتاز تھے۔

حضرت نوشاہ عالیجاہؒ نے ۸ ربیع الاول ۱۰۶۴ھ/۲۶ جنوری ۱۶۵۴ء کو وصال فرمایا۔ آپ کا روضۂ عالیہ ساہن پال شریف، پنجاب، پاکستان، گاؤں سے نصف میل شمال کی طرف ہے۔

آپ کے مفصل حالات میں نے اپنی کتابوں شریف التواریخ جلد اول اور جلد دوم طبقۂ اول اور تذکرۂ نوشہ گنج بخش میں لکھے ہیں۔

تصنیفات

حضرت نوشہ گنج بخش کی تصنیف کردہ درج ذیل کتب موجود ہیں:

۱۔تفسیر سورۂ نازعات (فارسی)(۲)؛ ۲۔گنج شریف (پنجابی و اردو کلام)(۳) [مرتبہ سید شرافت نوشاہی]؛ ۳۔گنج الاسرار، مثنوی اردو؛ ۴۔چہار بہار، فارسی مجموعۂ ملفوظات، مرتبہ شیخ محمد ہاشم تھر پالوی؛ ۵۔معارف تصوف، فارسی منظوم، مرتبہ سید شرافت نوشاہی؛ ۶۔ذخائر الجواہر فی بصائر الزواہر (ارشادات نوشاہیہ) اردو، مرتبہ سید شرافت نوشاہی؛ ۷۔لطائف الاشارات (چالیس ارشادات) اردو، مرتبہ سید شرافت نوشاہی؛ ۸۔جواہر مکنون، اردو، مرتبہ سید شرافت نوشاہی؛ ۹۔کلمات طیبات (ملفوظات نوشاہیہ)، مرتبہ سید شرافت نوشاہی؛ ۱۰۔مکتوبات نوشہ، فارسی، مرتبہ سید شرافت نوشاہی؛ ۱۱۔مقالات نوشہ، فارسی، مرتبہ سید شرافت نوشاہی؛ ۱۲۔مواعظ نوشہ پیر (نوشہ پیر دیاں سمجھاونیاں)، پنجابی، مرتبہ سید شرافت نوشاہی (۴)۔ نمونۂ کلام فارسی:

منادیست در کوچۂ مَی فروش — کہ امروز در ہر کہ یابند ہوش
گریبانش گیرند و دامن کشند — کشانش سوی کوی مستان برند

(لطائف گل شاہی، قلمی، ص ۳۳۴؛ روضۃ الزکیہ، قلمی، ص ۱۱۰)

نمونۂ کلام ہندی:

سن رے سادھو سادھ کہانی — سادھ جیون کی انبرت بانی
گت مَت پاے سادھ جن سنگ — انگ انگ دِیسے سَر بنگ

Marfat.com

پربھاد کا بھرم مٹ جاے　　اِکتا سمتا من رہے سماے
سبد سادھ کا سادھے دھیان　　سادھ ملے اُپجے تت گیان
سالک پاے سادھ جن ملے　　سب مٹ جائیں خوشامد گِلے
راجس تامس رود کے روپ　　راجے ہودیں اِت بھی بُھوپ
جوگ ، گیان ، سنیاس ، ویراگ　　ان میں رہے سادھ جن لاگ
جپ ، تپ ، دَیا ، دھرم ، اناتھی　　پانچ سُبھاو سادھ کے ساتھی
کام ، کرودھ ، لوبھ ، موہ ، ہنکار　　راجس تامس کے پانچوں یار
جیسے سوں تیسا مل بیٹھے　　ڈنڈ سمادھ نہ ہودیں اکیٹھے
نوشؔہ کہے پوکار پوکار　　سانچ سنگ سو ہے سچیار

(''سادھ کہانی انبرت بانی'' مندرجہ انتخاب گنج شریف، ص ۲۵۵)

سَوَیّہ

صاحب ستار ، پاک پروردگار ، نِرا کار نرا دھار ، نِربھنگ نِربھان ہے
نِربھو نِروَیر ، سرب سُکھ سدا خیر ، اوس خوشی ہے نہ غیر ، بے نشان بے مکان ہے
دُشٹ موں نہ آ ، موہے دشٹ ہو دکھا ، اِشٹ آشِشٹ وہی پا ، جس نام سجان ہے
کہیں میر ، کہیں پیر ، کہیں نوشہؔ فقیر ، کہیں بھیڑ ، کہیں دھیر ، کہیں دیہ کہیں جان ہے

(ایضاً، ص ۷۰)

سَوَیّہ

ہے کرپال ، دیال ، تعال ، اَچل ، اٹل ، اَبھول ، اَبھالا
رب ، الب ، الوبھ ، اروگ ، اسوگ ، ابھوگ ، اَجل ، جلالا
دھرت ، اکاس ، پتاس ، بناس ، جلوں میں ، تھلوں میں ، تو ہیں پرت پالا
دھیان ، گیان ، بیان ، پچھان ، سبھنوں میں تو ہیں ، توں سبھنوں سے نرالا

(ایضاً، ص ۸۴)

Marfat.com

نمونۂ کلام اردو:

یاد

شرع شریعت شارع عام شاہ راہا شاہاں شہ گام
پیغمبر پیغام پہنچایا کلمہ سچا نام لے آیا
کلمہ پڑھو حکم سب مانو اللہ ایک حق سچ جانو
غیر شرع کا سنگ نہ بھالو دائم حق کا نام سمہالو
کافر کی سنگت کو تجے کافر کے ملنے سوں لجے
بے دینوں سے کرے نہ یاری سچیاروں سے کرے دوستداری
سو سچیار جو شرع پر قائم ہمت سخت ، دل بہت ملائم
من نیچا اور اوچی ہمت سچیاروں کی ایہی گت
پاک محمد مرشد ساچا سچ مچ ساچے کی باچا
جا کے قول موں شک نہ کوئی سچیاروں کا مرشد سوئی
کون سچیار ؟ مومن سچیار کافر کُش مرد دیندار
مرد سچیار دین موں رہے کافر ملیچھ کوں لعنت کہے
ملے ناں کافراں ، ملے تو لڑے منافق چُن مارے اڑے سوں اڑے
مرے تو شہید ، مارے تو غازی سچیاروں کی کار جنگ بازی
جنگ دین ، جنگ آئین جنگی جیتے روے زمین
نوشہ کہے درویش الٰہی مرد سچیار فقیر سپاہی

(ایضاً، ص۱۴۹)

نوشہ ادب درویش کا چاہے آپ خدا دو جگ بھٹکے بے ادب اِت اُت ٹھور نہ پا

(ایضاً، ص۲۶۱)

ایک حق رسول بحق مکھ سوں کیا اقرار من مانا رب رسول سوں تو پایا دیدار
اقرار باللسان ہے درویشی کا قال تصدیق بالقلب ہے درویشی کا حال
اسلام اقرار زبان کا دل کا صدق ایمان حال صدق اقرار قال نوشہ کرے بیان

(ایضاً، ص۲۶۱-۲۶۲)

Marfat.com

مرشد جی مخبر صادق کا کہا دیکھا پہنچ حضور
دیکھا جیسا تھا سنا ظاہر وہی ظہور
جو ایمان بالغیب تھا بھیا شہود حضور
پر مجھے نہ صدق شہود پر ایمان بالغیب منظور
ایمان شہودی کیا کروں واہ ایمان بالغیب
کیا اعتبار شہود کا خیر موں شک نہ ریب
نوشہ سن پتیجیا دیکھ پتیجیں اور
ساچا پاک رسول ہے سانچ سانچے کے طور

(ایضاً،ص۲۶۲)

مرشد کا دھیان ہے سر دھیان کو دھیان
صورت مرشد پاک کی نوشہ دھیان موں ٹھان

(ایضاً،ص۲۶۴)

نوشہ حُبّ خدائے کی ایسی نیکی ہوے
سانچے مرد محبّ کو بدی نہ پوہے کوے

(ایضاً،ص۲۶۴)

دائرَ حق چہار مانہہ حق مانہہ دوڑے چار
نوشہ کہے فقیر چاریاری ، برحق چارو یار

(ایضاً،ص۲۶۵)

پھر نہیں ایہاں آونا آون کی ایہی بار
جو کرنا سو نیک کر نوشہ کہے پوکار

(ایضاً،ص۲۷۰)

کافر سوں یاری نہ کر بندے مسلمان
جیسے توں تیسا ملے نوشہ کرے بیان

(ایضاً،ص۲۷۲)

نوشہ ایہ جگ ویکھیا آنے جانے مانہہ
جوں چھلنی موں جل پڑے اک پل ٹھہرے نانہہ

(ایضاً،ص۲۸۸)

نوشہ ٹہل درویش کی ایک سوں ہوے پچاس
دیویں انبرت دودھ کر جوگنواں کھاویں گھاس

(ایضاً،ص۲۶۵)

نوشہ کہے سلام کا دیکھا عجب سبھاے
ہاتھ اپنا سر اپنا لیجے مفت دعاے

(ایضاً،ص۲۶۸)

یہ فرمانا پیر کا سن پیارے سچیار
نوشہ وہی مرید ہے جس کلمہ اور ہتھیار

(ایضاً،ص۲۷۳)

معرفت اور توحید موں اثر نہ کرے گناہ
یوں ہی کہا توحیداں کہے فقیر نوشاہ

(ایضاً،ص۲۷۳)

Marfat.com

نمونۂ کلام پنجابی:

یادشہانا

آکھے نوشہ قادری توں سن سچیارا　　کہیا منّے پیو دا سو پُتّر پیارا
حکم شرع دا من لے مرشد فرمایا　　سندھے راہے چلیاں کیں راہ بھلایا
کم نہ ہووے شرع بن دین دنیائی　　باجھ شریعت منیاں کیہی فقرائی
غیر شرع دا ہووتا ہوون حیواناں　　آیا منن حکم نوں آ حکم نہ ماناں
شرع جہاز رسول دا چڑھیا سو تریا　　منے شرع محمدی جیں کلمہ پڑھیا
موہوں آکھن منیاں اتے منن ناہیں　　سوئی جھوٹھے درگاہ دے اگے سڑسن بھاہیں
منے ناہیں حجتی جس حجت چالی　　شرع چلاوے آپنی الٹی بھوالی
من نہیں غیر شرع نوں جس شرع نہ منی　　حد شرع رسول دی تِس مورکھ بھنی
غیر شرع جو پیر ہے سو پیر نہ کہیے　　غیر شرع فقیر تھیں ہک پلک نہ بہیے
قائم جیہڑا شرع تے سو دین تے قائم　　رہسی شرع رسول دی عالم تے دائم
غلبہ اہل شریعتاں ، غیر شرع نت ہینے　　جتھے شرع رسول دی تتھے مرد سلھینے
سچی شرع رسول دی غیر شرع سب جھوٹھے　　نوشہ کہے غیر شرع نوں نہیں خیر وچ ٹھوٹھے

(گنج شریف (پنجابی)، ص۲۶۵-۲۶۶)

تگ (یاد)

سچا ہک خدا　　جس دا سبھ بنا
سچا دعوے دار　　ہور دعوے دار کوڑ یار
نت نہ کو رہے　　دعوی بنھ بہے
کل پیغمبر پیر　　من گئے تقدیر
گئے لا دعوے ہو　　ایتھے رہیا نہ کو
شیخ مشایخ خاک　　گورو گوسائیں راکھ
اوہ دبّے ، اوہ سڑے　　موت دے جھاڑے جھڑے
گئے وڈیایاں کر　　اوڑک گئے مر

Marfat.com

عاجزی اُتھ درکار　　اوہ دعوی بنھن ہار
دعوے دار جو پنتھ　　اس دا کوڑ گرنتھ
لا دعوے درویش　　تنہاں دی صفت ہمیش
راہ فقیری سچ　　دعوے کچو کچ
جو جمیں اتے مرے　　سو دعوے کی کرے
جو بندہ حکم دا ہوے　　سو دعوے کرے نہ کوے
جاں پیا وَیر دا وس　　گئی فقیری نس
جے ناں سمجھے غیر　　تاں کیوں پاوے وَیر
غیر فقیری ناں　　وَیر فقیری ناں
جے دعوٰی تاں وَیر　　وَیر تاں آیا غیر
درویشی توحید　　درویشاں نت عید
درویشاں نوں سکھ　　دنیا داراں دکھ
جے نہ دُکھے فقیر　　تاں کیوں نہ رُلن امیر
دکھ درویش جے پاے　　تاں نگری اُجڑ جاے
درویشاں دا دکھ　　لئے کنہاں دا سکھ
درویشاں دکھ دے گئے　　سے نت دکھیں پئے
نوشہ کہے فقیر　　ڈرن پیروں فقیر

(ایضاً،ص۵۷۶۔۵۷۷)

مانجھ

درویشی دا راہ پیارے مُلّا کتب تھوں نیارا
مرشد باجھ نہ پڑھیاں آوے پڑھنا ایویں لارا
ملاں پاہندے جیں نوں ردّن سو درویشاں پیارا
نوشہ کہے فقیر الٰہی ہر وچ ویکھ نظارا

(ایضاً،ص۳۲۳)

Marfat.com

مانجھہ

درویشاں دی صفت نہ جانن بید کتیباں والے
ملاّں پاہندے اُرے اُریرے دُھر درویش بہالے
پڑھے پڑھاے کجھ نہ تھیندا جاں جاں بھال نہ بھالے
نوشؔہ مرشد ملیاں پوہتے اسیں حضور سکھالے

(ایضاً،ص۳۲۳)

مانجھہ

کافر مطلق دنیا داراں دین ایمان نہ کوئی
ایہناں بھاون من دے بھاونے بھاوے کردے سوئی
جیہا سَپّاں دُدھ پوایا ، تیہی ایہناں نال نکوئی
نوشؔہ کلمہ بھر بھر آکھے گل سچی مَعلَم ہوئی

(ایضاً،ص۵۹۳)

دوھڑہ

دنیا دار اوہ آکھیے جو دنیا نال دل لاے
اوہ نہ دنیا دار ہے جو آیا ونڈ کے کھاے

(ایضاً،ص۵۹۴)

دوھڑہ

درویشی دے رکن ترے حال ، قال ، اعمال
حال صدق ، اقرار قال ، حکم منن اعمال

(ایضاً،ص۳۲۵)

دوھڑہ

نوشؔہ خدمت ، بندگی ، مہر ، صبر ، یقین
پنجے کم درویش دے کرے جو مرد مسکین

(ایضاً،ص۳۲۵)

Marfat.com

کسے کسے دا آسرا میں ، تو ہیں صاحب دی آس جی
سب تیرا پرکاس ہے ، تو سچا کارج راس جی
بھکھا ہاں دیدار دا میں ، تو ہیں ویکھن دی پیاس جی
تو ہیں بن دکھ اداسیاں تُدھ وسے سکھ دا واس جی
کتھے ڈھونڈاں تدھ نوں گھٹ گھٹ تیرا تھاں جی
کیا مانگاں تو ہیں داتارتھوں خود داتا تیرا ناں جی
سچا بول بلائیا مرشد بولن ہار جی
مرشد ملے حق پائیا نوشؔہ کہے پوکار جی

(ایضاً،ص۱۷۱۔۱۷۲)

ٹاہر

بیلی صاحب دی کر بندگی،صاحب ناں کہلاے — آیوں بندگی واسطے،سو بندگی لے سدھاے
بھٹھ کمائی دنّی دی ، سچا نام کماے — آکھے نوشؔہ قادری ایہہ دنیا بد بلاے

(ایضاً،ص۵۶۹)

مانجھ

ہون ہار نہ مٹے بھورا مورکھ کیوں کر لاوے — کڑکن،کلپن ،رودن،ہسن ،ایہہ لیکھ کراوے
پیر پیغمبراں پہنچ نہ اوتھے لکھیا کون مٹاوے — نوشؔہ کہے فقیر مولیٰ دا واہ جو مولیٰ بھاوے

(ایضاً،ص۲۴۵)

کڑکا

لوہا پھڑیا رسول نے تھر تھر کنبے جگ — اتھے اوتھے سے بچن جو قدیں رہے لگ
توڑے بت کفار دے بھنّے لکھ تُرگ — مارے کوٹ گڑھ کفر دے بتخانیاں لائی اگ
بے دیناں نوں ماریا سر کیتے دھڑوں الگ — کلمہ پڑھیا رسول دا جاگی جوت جگمگ
آے حضرت دے پہلوان، گئے شیطانی ٹھگ — لشکر دوڑے دین دے ، آے دگو تگ
فتح ہوئی اسلام دی جاں حضرت پھڑیا کھڈگ — نوشؔہ ہادی آئیاں رہے کون کولگ

(ایضاً،ص۲۹۰)

Marfat.com

ناد

درویشی کل خیر پیارے ، درویشی کل خیر　　ناں درویشاں بغض بخیلی ، ناں درویشاں وَیر
مرد درویش اس دنیا اندر آے کرنے سیر　　درویشاں حق ہک پچھاتا جاتا ناہیں غیر
نوشؔہ کہے فقیر قادر دا درویشی کل خیر

(ایضاً، ص۲۳۱)

جھولنا

جتھے اوہ او تھے ناہیں دویا دوے دی اساں خبر نہ سار　　ہکّو ہک پسار پسریا ، ہکّو در ، ہکّو دربار
خالق ہک خلقت خالق دی، ہکسے توں بڑھا ہزار　　انت نہ پایئے کِت ول جایئے حاجی نوشؔہ کہے پکار

(ایضاً، ص۴۵۳)

دوھڑہ

جس نہ جاتا آپ وچ تس تھوں وچھڑیا　　نوشؔہ رب نہ وچھڑے کرے یاد خدا

(ایضاً، ص۴۱۷)

دوھڑہ

جے توں مرد فقیر ہیں تاں حکم ہوراں دا بھَن　　آکھے نوشؔہ قادری ہک حکم مرشد دا من

(ایضاً، ص۳۱۴)

اَٹ

ہکناں کھادی کوہ ، ہکناں کھاہدی وڈھ کے　　چنگی ایہہ کہ اوہ ، آکھے نوشؔہ قادری

(ایضاً، ص۵۵۵)

ا۔ سید شرافت نوشاہی صاحب نے اپنے جد امجد سید الٰہی بخش نوشاہی (م ۱۱۵۳ھ) کی بیاض روضۃ الزکیہ (قلمی) کے حوالے سے تذکرۂ نوشہ گنج بخش، لاہور، ۱۹۷۸ء، ص ۱۷-۱۸ میں سید علاء الدین حسین کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ فارسی میں اشعار کہتے تھے۔ علاء تخلص کرتے اور ان کے نام سے ایک فارسی غزل درج کی ہے۔ بمطلع:

ندانم آن گل خنداں چہ رنگ و بود دارد　　کہ مرغ ہر چمنی گفتگوی او دارد

Marfat.com

اس غزل کا انتساب علاء الدین حسین مذکور سے درست نہیں ہے یہ غزل میر سید علاء الدین اودھی متخلص بہ علاء (م: ۹۹۸ھ) کی ہے۔ جیسا کہ *منتخب التواریخ*، بداونی (طبع تہران)، ص ۴۳؛ *تذکرۂ حسینی*، ص ۲۰۷؛ *نتائج الافکار*، ص ۴۶۷؛ *روز روشن* (طبع تہران)، ص ۵۵۶ سے ثابت ہے۔ محمد اقبال مجددی صاحب نے ''تقدیم'' *انتخاب گنج شریف*، ص ۲۵ میں *روضۃ الزکیہ* اور سید ابوالکمال برق نوشاہی صاحب نے *نوشاہی شعراء*، ص ۲۱ میں کسی حوالے کے بغیر سید علاء الدین حسین کو شاعر قرار دیا ہے جو قرین قیاس نہیں ہے۔

۲۔ یہ تفسیر کوئی مستقل کتاب یا تصنیف نہیں ہے بلکہ سورۂ نازعات کی پہلی پانچ آیات کی مختصر ترجمہ نما تفسیر ہے اور *کشکولِ نوشاہیہ*، قلمی، مخزونہ ذخیرۂ شیرانی، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور، شمارہ ۶۲۲۳، ص ۳۰۴ میں نقل ہوئی ہے اور *چہار بہار* طبع ۱۹۸۴ء، ص ۱۴۵ میں بطورِ ضمیمہ شائع ہو چکی ہے۔

۳۔ یہ کلام حضرت سیّد شرافت نوشاہی نے *کشکول نوشاہیہ*، محولہ بالا سے نقل کر کے مرتب کیا اور اسے دو الگ الگ جلدوں میں شائع کیا: ۱۔ *انتخاب گنج شریف*، (اردو کلام)، شائع کردہ دار المؤرخین، لاہور، ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء؛ ۲۔ *گنج شریف* پنجابی، شائع کردہ ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

حضرت نوشہ گنج بخش کا اردو مجموعۂ کلام *انتخاب گنج شریف* شائع ہونے کے بعد لاہور کے خورشید احمد خان صاحب نے *اورینٹل کالج میگزین*، لاہور، مسلسل شمارہ ۲۲۸۔۲۲۹ (۱۹۸۲ء) ص ۱۔۲۴ میں اپنا ایک مضمون ''نوشہ گنج بخش سے منسوب کلام کی حقیقت'' شائع کروایا جس میں حضرت نوشہ گنج بخش کے شاعر ہونے سے بالکل انکار کیا گیا اور *انتخاب گنج شریف* کو غلام محی الدین لاہوری متخلص بہ ''نوشہ'' و ''نوشہ ثانی'' (م ۱۲۴۱ھ) کا کلام قرار دیا۔ *انتخاب گنج شریف* کی اشاعت اردو کے نامور محقق ڈاکٹر سید عبداللہ کی تقریظ کے ساتھ ہوئی تھی جس میں انہوں نے یہ جملہ لکھا تھا: ''گنج شریف کے مل جانے سے یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اردو شاعری پنجاب میں دکن کے بعد نہیں شروع ہوئی اس کے ساتھ ساتھ شروع ہوئی ہے بلکہ یوں سمجھیے کہ اس سے بھی پہلے۔ کیوں کہ گنج شریف میں محمد قلی قطب شاہ (۹۷۳۔۱۰۲۰ھ) کے کلام کے مقابلے میں زیادہ پختہ اور ترقی یافتہ زبان کے نمونے موجود ہیں۔'' (ص ۱۳)۔ خورشید احمد خان مرحوم کے یکسر انکار سے ظاہر ہے کہ گنج شریف میں درج کلام کا زمانہ اس قدر متاخر ہو جاتا ہے کہ سید صاحب مرحوم کا جملہ اپنی معنویت کھو دیتا ہے۔ خورشید احمد خان اردو ادب کے کوئی جانے پہچانے اور صاحب رائے محقق نہ تھے، نہ ہی ان کے پاس خاندان نوشاہیہ کے مآخذ تھے۔ اسی لیے ان کے دلائل میں روایت اور درایت کی بہت سی کمزوریاں ہیں۔ اسی لیے اردو محققین نے اسے درخور اعتنا نہیں سمجھا۔ اردو زبان کے ایک نامور معاصر محقق ڈاکٹر محمد انصار اللہ صاحب ریٹائرڈ استاد شعبۂ اردو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی تحریروں کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے گنج شریف کو حضرت نوشہ گنج بخش کا ہی کلام سمجھا ہے۔ دیکھیے *اردو پر تصوف کے اثرات*، ڈاکٹر محمد انصار اللہ، شائع کردہ مصنف، علی گڑھ، ۱۹۸۹ء، ص ۳۸-۳۷۔ نیز وہ اپنے ایک مضمون ''اردو

Marfat.com

غزل کی ابتدا'' میں لکھتے ہیں:

''ہندوی یا قدیم اردو شاعری میں شعر گوئی کی یہ روایت ملک گیر تھی۔ سلسلۂ نوشاہیہ کے بانی سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری کے اردو کلام کا مجموعہ انتخاب گنج شریف کے نام سے ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء میں چھپ کر شائع ہو گیا ہے۔ حضرت نوشہ پاکستانی پنجاب کے ضلع گجرات میں ۹۵۹ھ/۱۵۵۲ء میں پیدا ہوئے تھے اور سو برس سے زاید عمر پا کر ۱۰۶۴ھ/۱۶۵۴ء میں راہی ملک بقا ہوئے۔ وہ فارسی، پنجابی اور اردو میں شعر کہتے تھے۔ مرتب نے انتخاب گنج شریف کو دیوان کہا ہے اور یہ ذکر کیا ہے کہ اس میں ''غزل'' بھی ہیں۔ راقم کو اس مجموعہ میں لفظ غزل صنف سخن کے معنی میں کہیں نظر نہیں آیا البتہ اس میں ایک منظوم مکالمہ ''سوال کبیر صاحب'' اور ''جواب نوشہ صاحب'' شامل ہے جو اس حقیقت پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت نوشہ مگہر والے کبیر سے نہایت متاثر تھے۔ انہوں نے بھی کبیر کی طرح دوہے وغیرہ لکھے ہیں۔ ان کے مجموعے میں مختلف عنوانوں سے شعروں کے ایسے کئی مجموعے ملتے ہیں جن پر غزل کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ مثلاً ایک مناجات یہ ہے:

تو صاحب بے انت، بے حاجت، بے نیاز، داتا، کرتار — ہم بندے کیا کریں بڈای، ظاہر باطن تیرا پسار
میرے مرشد جی طالب راکھو سانچی قوت قدرت دھار — سگھڑ سیانے، دانے، بینے، تیری صفتاں کرے بے چار
اوڑک صفت کرن یہ تیری، تیریاں صفتاں نہیں شمار — آپ ایک انیک پسارا تین لوک تیرا سنسار
جیتا جانوں، نیتا پکھانوں، انت نہ آوے پار اُرار — خلقت قدرت انت نہ اوڑک گن گن کیتے گیے ہار
گن گن تھکے گنت نہ چھوڑین، جو صفتی تس صفت بیوہار — سبھناں پالے ایک ایک سمھالے تو ہیں جانے سر جہار

ایک نام کی یاد سمھالے کیتے یادی اترے پار
اپنی مہر کرو نوشہ پر، نام جپے، پاوے دیدار

[ص ۸۶۔۸۷]

اس مناجات میں تمام شعروں کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہیں یعنی تمام شعر مطلع کی صورت میں ہیں۔ آخری شعر مقطع ہے اور اس میں شاعر نے اپنا تخلص نظم کیا ہے۔ اس میں ایک شعر بھی ایسا نہیں ہے جس کے پہلے مصرع میں قافیہ نہ ہو۔ حضرت نوشہ کے کلام کا ایک اور نمونہ یہ ہے:

گرب، موہ، لوبھ، تیاگ، سیل گر سنتو کھ لاگ — بے فرمان حکم زور، ظالمی کا مول ہے
بھرم توڑ، دوئی چھوڑ، ایکتا سے جی جوڑ — ایک برچھ، لاکھ ڈال، پات پھل پھول ہے
گھاس ہون کو مرگ کھات، سنگھ مرگ کرے گھات — سنگھن کے مارنے کو، اور سر دول ہے

کہے نوشہ فقیر، ہووے بھیڑ، پڑ دھیر
وے ظالم کے مارنے کو، ظلم ہے ترسول ہے

Marfat.com

مرتب نے اس کلام کو ''کبت'' کہا ہے۔اس میں غزل کی تمام خصوصیات موجود ہیں۔ردیف بھی ہے۔قافیہ بھی اور مقطع بھی ہے البتہ مطلع کوئی نہیں ہے۔

حضرت نوشہ نے اپنی شاعری کے لیے فارسی کے اوزان و بحور اختیار نہیں کیے ہیں۔ان کا سارا کلام ہندوستانی اوزان میں ہے۔ان کے مجموعے میں جو کلام ہے اس پر فارسی شاعری کی مختلف اصناف کے ناموں کا اطلاق ہوسکتا ہے لیکن یہ بات توجہ طلب ہے کہ ہر نظم کے لیے ہندوستانی شاعری کی ہی اصطلاح استعمال کی گئی ہیں۔حضرت نوشہ کے کلام کے بارے میں تمام احتیاط کے باوجود اتنا تو کہا ہی جا سکتا ہے کہ اس میں فارسی شاعری کی مختلف اصناف کے ابتدائی نقوش ملتے ہیں۔ چنانچہ مندرجہ بالا کلام بھی غزل کی ابتدائی صورت ضرور دکھاتا ہے۔''
(مضمون محولہ، غیر مطبوعہ، مملوکہ راقم السطور)۔

۴۔اس فہرستِ تصانیف میں کتب نمبر ۵ تا ۱۱ مستقل تصانیف نہیں ہیں بلکہ حضرت شرافت صاحب نے چہار بہار اور دیگر خاندانی قدیم فارسی تذکروں کی مدد سے مرتب کی ہیں۔عارف نوشاہی

Marfat.com

اثر، لائل پور

اصلی نام عنایت اللہ، تخلص اثر ہے۔ والد کا نام جھنڈے خان ولد اللہ دتا تھا۔ اصلی وطن میسم پورہ، ضلع امرتسر تھا۔ ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء میں پاکستان آئے۔ محلہ غلام محمد آباد لائل پور میں سکونت رکھتے ہیں۔ مڈل تک تعلیم پائی ہے۔ ان کی بیعت بابا سائیں لوک * المعروف بابا فقیر سائیں نوشاہی مدفون لوہیان والا متصل گوجران والا سے ہے۔ وہ مرید بابا امام شاہ نوشاہی سید پوری کے تھے۔

[عنایت اللہ اثر] ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بعمر پینسٹھ (۶۵) سال موجود ہیں۔ اور حکمت کا کاروبار کرتے ہیں۔

اردو اور پنجابی میں شعر کہتے ہیں۔ نمونۂ کلام اردو:

جذبۂ عشق اگر ہے تو ہے دیوانوں میں — غمزدہ سوزِ جگر دل ہے تو دیوانوں میں
دیکھ کر کالی گھٹا مست گھروں سے نکلے — جھومتے آج چلے آتے ہیں میخانوں میں
دیکھیے آج ہے کیا پیرِ مغاں کی مرضی — بادہ چُلّو سے پلاتا ہے یا پیمانوں میں
دلبری خاک ہے جو وقتِ نزع نہ آئے — نہ تصور میں رہے، نہ میرے مہمانوں میں
تم نے گر چھوڑا فرشتو تو ندامت ہو گی — ہے محبت کا اثر قلب کے تہ خانوں میں

نمونۂ کلام پنجابی:

ساقی پا مٹی غم دیاں دناں اتے گردش وچ توں جام شراب کر دے
رہے ہوش نہ تیرے دیوانیاں نوں مستی وچ اتنا بے حساب کر دے
باد صبا ہووے احسان بھارا ماہ رو میرا بے نقاب کر دے
ایہ تیری نگاہ دا آثر ساقی کیوں نہ ذریاں نوں آفتاب کر دے

ہاں ناں دا کوئی اقرار ناہیں، آون جان دا دتاتے بُتا وی نہیں
رہندی نت اڈیک سی سجناں دی ایسے خوشی اندر کدی سُتا وی نہیں
نرگس وانگ پتھرا گئی نظر میری گِردا کھوہ کِداں جہڑا جُتا وی نہیں
کیہڑی گل تے آثر نوں ناز ہووے ایہ مدینے دی گلی دا کتا وی نہیں

Marfat.com

ایدھر تیر تلوار تے خون ریزی ، ایدھر نار گلزار بنائی دی اے
ایدھر آتش نوں آکھنائیں سرد ہو جا ، ایدھر خیمیاں نوں اگ لائی دی اے
ایدھر بنیں رحیم تے رحم کرنائیں ، ایدھر قہروانی کی خدائی دی اے
آثر ہویا مجتباں تیریاں دا آل سامنے قید کرائی دی اے

اثر، جالندہر

آپ کا نام پیر حکیم غلام قادر شاہ، تخلص اثر ، والد ماجد کا نام میاں محمد بخش المعروف محمدی شاہ ولد میاں غلام محی الدین بن مولانا محمد اعظم بن مولوی شیخ احد تھا۔ حضرت ابوایوب انصاری صاحبِ رحل رسول اللہ ﷺ کی اولاد سے تھے۔ ۲۷ شعبان ۱۲۷۲ھ/۱۸۵۶ء کو بستی شیخ درویش ملحقہ جالندہر میں پیدا ہوے۔ ظاہری تعلیم مولوی خلیفہ محمد ابراہیم نوشاہی برقندازی جالندہری سے پائی۔ شیخ غلام قادر گرامی آپ کے ہم سبق تھے۔ آپ کی بیعت طریقت سائیں شیر شاہ المعروف قادو شاہ لاہوری سے تھی۔ وہ مرید میاں غلام حسن جالندہری کے، وہ مرید مولانا محمد اعظم جالندہری کے جو خاندان نوشاہی برقندازی میں ایک مشہور شخصیت تھے۔ آپ ظاہری و باطنی علوم میں یگانہ تھے۔ طب میں بھی جالینوسِ وقت تھے۔ آپ کی وفات ۸ شوال ۱۳۵۶ھ/[۱۲ دسمبر ۱۹۳۷] کو بعمر چوراسی (۸۴) سال ہوئی۔ آپ کا مزار بستی شیخ درویش ، جالندہر میں اپنے آباواجداد کے جوار میں ہے۔

آپ صاحبِ تصنیف و تألیف اور فارسی اور اردو زبان کے بلند پایہ شاعر تھے۔ آپ کی تصنیف سے یہ کتابیں موجود ہیں:

۱۔ *دیوانِ اثر*، تاریخی نام *مناقبات دستگیریہ*، سال تصنیف ۱۳۰۳ھ/۱۸۸۶ء، بزبانِ اردو؛ ۲۔ *اشارات الشفا*۔ تاریخی نام ہے، تصنیف ۱۳۱۵ھ/۹۸-۱۸۹۷ء، یہ فارسی زبان میں علمِ طب کے موضوع پر مبسوط کتاب ہے؛ ۳۔ *انوار القادریہ الملقب بہ ریاض النوشاہیہ*، اردو، مشائخ قادریہ نوشاہیہ کا ضخیم تذکرہ ہے؛ ۴۔ *آئینۂ عرفان المعروف بہ حقیقت الانسان*۔ یہ اردو میں *من عرف نفسہ* [فقد عرف ربہ] کی تشریح ہے؛ ۵۔ مثنوی چنان [و] چنین، اردو مسدس، اس میں چون (۵۴) بند ہیں؛ ۶۔ گلدستۂ نوشاہی، آپ کے مختلف قصائد، مناقب، غزلیات، رباعیات، قطعاتِ تاریخ اور مدحیاتِ بزرگان کو میں نے ایک جگہ جمع کر کے اسے گلدستۂ نوشاہی کے نام سے موسوم کیا ہے۔

Marfat.com

نمونۂ کلام فارسی:

ایک قصیدہ مدحیہ بجناب حضرت رسالت مآب ﷺ اٹھاون (۵۸) اشعار کا لکھا ہے جس کا مطلع یہ ہے:

آن دل کہ والۂ ہوس جاہ و منصب است　　می دان بجیفہ شیفتہ ، شہباز اشہب است

اور مقطع یہ ہے:

واعظ ز عاشقانہ کلامش مشو ملول　　دیوانۂ نبی آثر رند مشرب است

حضرت نوشہ گنج بخش کی مدح میں چھتیس (۳۶) اشعار کا قصیدہ لکھا ہے جس کا مطلع یہ ہے:

اے حسنِ حق عیان ز شبیہ حسین تو　　آئینۂ جمالِ الٰہی جبینِ تو

اور مقطع یہ ہے:

از محمصاتِ دہر مشوش مشو آثر　　نوشاہِ گنج بخش چو باشد معینِ تو

نعت شریف

ای کہ ہستی آیت و قرآن ہمہ تفسیرِ تست　　ذات پاکت یک حقیقت ہست وحق تعبیر تست

آنکہ بت ہا زو نگون شد نعرۂ تکبیر تست　　آنکہ زو شد منکسر شانِ کیان توقیر تست

رؤیتِ تو رؤیتِ حق ہست بے شبہ و گمان　　آینہ دارِ جمالِ کبریا تصویرِ تست

ہر کہ دامن از تو در چیند برندش در سقر　　داخلِ فردوس گردد آنکہ دامنگیر تست

از سلاسل ہاے دوزخ نبودش خوف و ہراس　　ہر کہ او از جان و دل وابستۂ زنجیر تست

آنکہ از خلد و سَقر بدہد نشان ایمای تست　　آنکہ سازد باطل وحق را عیان تقریر تست

گر حق از حلقہ بگوشی اش بخشیدت شرف　　ای مسلمان یاوری و خوبی تقدیر تست

با خلوص و صدق دل گر تابع امرش شوی　　ہر دو عالم ای فدای مصطفیٰ جاگیر تست

ہین مشو افسردہ در اظہار حب مصطفیٰ　　گرچہ جمع حاسدان آمادۂ تکفیر تست

یا رسول اللہ ندانم در کدامین ملت اوست　　این قدر دانم آثر یک عاشق دلگیر تست

دیگر

نبی زہد در بہشت برندش باحترام　　ای شیخ نیز ہست بعالم جماعتی

Marfat.com

گر نفس را مسخر و منقاد ساختی　　بهتر ازو بدہر نباشد شجاعتی
زاہد ہزار سال عبادت کند اگر　　نرسد بفضل و منزلت فکر ساعتی
مولای ماست و کرم و عفو و فضل او　　مائیم و نیست زہدی و تقوی و طاعتی
سلطان بحر و برّ بحقیقت توئی اگر　　بر آب و نانِ خشک بورزی قناعتی
ای خاتم الرسل آثر پر گناہ تو　　دارد نہ ہیچ زادِ قیامت ، شفاعتی

دیگر

چشم تو می دہد نشان مست شراب بودہ ای　　ای ز تو عالمی خراب ، خود چہ خراب بودہ ای
دل بصفات دادہ ای چشم ز ذات بستہ ای　　بحر ز یاد تو برفت ، محو حباب بودہ ای
ما بکسی نکردہ ایم شکوۂ سرد مہری ات　　جرم چہ دیدہ ای ز ما ، گرم عتاب بودہ ای
ای شہ دوسرا ببین حالت زار امتت　　خیز ز خوابگاہ ناز ، ایں چہ بخواب بودہ ای
پرسش ذرہ ذرہ است ہموز قطرہ قطرہ است　　آہ آثر تو غافل از روز حساب بودہ ای

غزل

چو از مصاحبت صوفیان گشود نبود　　شدم بمیکدہ کز خانقاہ سود نبود
بدار واعظم از ترک می کشی معذور　　تحکمی بمقدر مرا نبود نبود
زمانہ است اسیر تداول ایام　　گہی نبُود بَود بُود ، و گاہ بُود نبود
چرا ملول نہ برگشتمی ز صحبت او　　بہ کنج عزلتِ صوفی شراب و عود نبود
دلم بغمزۂ جانان چرا ننازد کان　　گرہ گشود کہ او قابل گشود نبود
مرا بدید و پیچید زاہد مرتاض　　چرا ز خلد برون تاخت گر حسود نبود
چرا بہ پند نہ واعظ بہ حرکتش آورد　　ز دردِ قوم اگر در دلش جمود نبود
بدرد ہجر آثر بر زمین زنم سر جوش　　مرا وگرنہ سر قعدہ و سجود نبود

غزل

دران زمان کہ کسی چیز را وجود نبود　　ز مہر و ماہ و زمین و فلک نمود نبود
ز نامِ لفظ نمی بود آشنا معنی　　وجود بود کہ منت کشِ شہود نبود

Marfat.com

نہ این سہ گانہ موالید بود چار عنصر　　ز شش جہات نشانی و از حدود نبود
نہ کفر بود و نہ اسلام و دین و نی الحاد　　تفاوتیست کہ در مسلم و ہنود نبود
نداشت گلشن ہستی ز رنگ و بو خبری　　نسیج اشیا را ہیچ تار و پود نبود
ز رخ نقاب یکا یک حقیقت افگندہ　　شکستہ بند کہ وابستۂ قیود نبود
شدہ ز صورت تفصیل آشنا معنی　　شدہ تمیز کہ در احمر و کبود نبود

غزل

صبر بغمزہ ای ربود از دل و دل ز دستِ ما　　باخبر است و بی خبر تُرک سیاہ مستِ ما
بود و نبود در وجود متحدالحقیقت اند　　بیش ز اعتبار نیست ، نیست ما و ہستِ ما
ہستی ما ست نیستی ، نیستِ ماست ہستِ ما　　ہست حقیقت ظفر تعبیہ در شکستِ ما
گہ ز زمین فرو تریم ، گہ ز فلک فراز تر　　جن و ملک بحیرت از سیر بلند و پستِ ما
آنچہ بخواستیم ما ، شد نہ اجابت آشنا　　تیرِ مراد ما گہی شد نہ بوفق شستِ ما
کار طرازی جہان وقف کرشمۂ فنا ست　　ہست ہمہ شکستنی این ہمہ بندوبستِ ما
حیرت و جہدِ ما کنون بارچہ آورند چون　　کار ز دستِ ما برفت ، رفت ز کار دستِ ما
نیم نگاہ ماکند سیر مسیر فرش و عرش　　ساحت لامکان بود عرصۂ نیم جستِ ما
زاہد و کوزۂ وضو ، سبحہ و سجدہ و رکوع　　ما و شراب و مضراب و گردنِ یار و دستِ ما
داغِ خبایثِ ریا بر نہ ز سینہ خاستی　　تانشدی بحلقۂ بادہ کشان نشستِ ما
بود خراب بادہ دوش حضرت ما آخر ہمان　　صوفی پاکباز ما زاہد حق پرستِ ما

رباعی

سر حلقۂ مردان حق آگہ نوشہ　　سرشار ز جام لی مع اللہ نوشہ
گفتم بہ قضا و قدر اہل حل و عقد　　ہان کیست ؟ بگفتند کہ نوشہ نوشہ

نمونۂ کلام اردو:

نعت

جبیں سا آستانِ مصطفیٰ پر جو بشر ہو گا　　نہ شیطاں کا اسے ڈر ہے، نہ کچھ خوفِ سقر ہوگا

Marfat.com

فشارِ قبر ہی ہو گا ، نہ ہو گی نزع کی تلخی
کسی کا روے انور سامنے جب جلوہ گر ہو گا

دمِ محشر چلیں گے خلد میں آپ اس تجمل سے
لوائے حمد جبریلِ امیں کے دوش پر ہو گا

فدایانِ نبی کے واسطے رضواں قیامت میں
لیے الفت کے گلدستے درِ فردوس پر ہو گا

خبر کفار مکہ کو نہ تھی دُرّ یتیم اُمّی
کسی دن لطفِ ایزد سے نبی بحر و بر ہو گا

مشیّت میں ودیعت تھا غبار کوچۂ احمد
یہ ارباب بصیرت کے لیے کحل البصر ہو گا

تعالی اللہ وہ لمحہ بہت برکت بھرا ہو گا
نظر کے سامنے جب روضۂ خیرالبشر ہو گا

سکونِ دل میسر ہو گا مجھ کو دونوں عالم میں
مرے کوچہ میں جب شاہِ مدینہ کا گذر ہو گا

سمجھ لیجو سزاوار جہنم ہے وہ انساں جو
رسول پاک کی ذات علا سے بے خبر ہو گا

شفیع المذنبیں کے گنبد خضرا کا نظارہ
مقدر میں ہمارے دیکھیے کب اے اثرؔ ہو گا

(فیض محمد شاہی، قلمی، جلد ۸، ص ۵۳۹)

غزل در مدح نوشہ

ہوں ز بس شیفتہ اس زیب سیہ کنبل کا
سورۂ مزمل ہے [کذا] ورد مرا ہر پل کا

رخِ پُر نور کو نوشہ کے لیا جس نے دیکھ
ہوا دیدار رسول عربی مرسل کا

کالے کنبل میں جو اس کی چمک دیکھے برق
برقع لے منہ پہ خجل ہو کے سیہ بادل کا

شوق متقاضی ہے ہنگام تماشاے جمال
کام دے دیدۂ نمناک مرا احول کا

دام ہے مرغِ خیالات سوی اللہ کے لیے
پیچ ہر ایک ترے گیسوے متسلسل کا

تیرے خدامِ یم آشام کا اللہ رے ضبط
کبھی منصور سا جام ان کا نہ دیکھا چھلکا

اے صبا مجھ کو سہن پال میں لے چل تو اڑا
راہ یوں طے نہیں ہونے کا مری منزل کا

تیرے اقدام مبارک پہ کیا سر کو نثار
بار عصیاں نہ مرا حشر میں کیوں ہو ہلکا

شاہ جیلاں کا تصدق تُو ہے جس کا نائب
روے پر نور دکھا ، باب اٹھا آنچل کا

حبّذا تیرا تقدس شجر ایمن کو
خار دیتا ہے ہر اک نخل ترے جنگل کا

خاک در پر ہے ترے سونے میں کچھ کیف عجب
چھوٹ چھوڑ آتے ہیں بستر امرا مخمل کا

چشم میں تیری وہ جادو ہے کہ تو دیکھے جسے
بھولے ماضی کہے سب حال و ہ مستقبل کا

لے خبر میرے مسیحا کہ تری فرقت میں
دم لبوں پر مرا مہماں ہے گھڑی یا پل کا

Marfat.com

ان کے مرید رکھتے ہیں جاہ قلندری — ان کے غلام صاحبِ تاج و سریر ہیں
باغ جہاں میں وقت جلال و جمال کے — باد سموم ہیں کبھی ابر مطیر ہیں
منظور ہیں جناب غفور رحیم میں — مقبول بارگاہ بشیر و نذیر ہیں
دونوں ہیں گنج بخش کی آنکھوں کی پتلیاں — جو جانتے ہیں ان میں تفاوت، شریر ہیں[1]
آزاد ہیں وہ بند غمِ دوجہان سے — ان کے شکنج گیسوؤں میں جو اسیر ہیں
پاؤں کی ٹھوکروں سے جلاتے ہیں مردوں کو — جو ان کے خاندان کے ادنیٰ فقیر ہیں
فکر نجات کیا ہے تجھے حشر میں اثرؔ — یہ دونوں تیرے حامی یوم العسیر ہیں

(ایضاً، ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ؛ شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۴۷۹-۱۴۸۰)

۱۔ نسخہ بدل: باغِ سخی کے دونوں ہی یہ ہم صفیر ہیں

مدح سچیار پیر

جاں بلب ہوں ہجر دلدار چنابی زاد میں — رات دن جاتا ہے آہ و نالہ و فریاد میں
مجتمع ہیں سب خواصِ قطب ارشاد و مدار — حضرت سچیار ہادی صاحبِ ارشاد ہیں
جس نے دیکھا اک نظر مدہوش و متوالا ہوا — ہے غضب کا نشہ ان کی چشم سحر ایجاد میں
اس بتِ چتاب سے کہنا خدا را اے صبا — مر رہا ہے اک ترا مشتاق تیری یاد میں
کلبۂ احزان بستی میں ہوں یا رب دم بخود — یا مجھے پہنچا دے نوشہرہ میں، یا بغداد میں
روضۂ سچیار کی ہو گی زیارت کب نصیب — بس یہی ہے رات دن حسرت دلِ ناشاد میں
دورِ گردوں گر مخالف ہے تو کیا غم ہے اثرؔ — میں ہوں ہادی پاک کے اس دامن امداد میں

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۱۸۰-۲۰۶

اثر، سیالکوٹ

نام محمد عباس، تخلص اثر، والد صاحب کا نام چراغ دین (م ۱۳ جمادی الاول ۱۳۵۲ھ/۳ ستمبر ۱۹۳۳ء) ولد کریم بخش بن فضل دین بن بدر دین بن بوڑا ابن مصطفیٰ بن شیخ محمد بن مدثر بن میاں زین الدین عرف زیناں (م: ۱۱۰۳ھ/۹۲-۱۶۹۱ء مدفون گورستانِ بہبل شہید سیالکوٹ) بن احمد عربی (شہید: ۱۰۷۵ھ/۶۵-۱۶۶۴ء مدفون اورہ) بن شاہ صدر الدین عقیلی (م: ۱۰۸۱ھ/۷۱-۱۶۷۰ء مدفون رکھ چٹھہ،

Marfat.com

اے آثر دولت دارین سے ہو مالامال　　آے دامن جسے ہاتھ ایسے ولی اکمل کا

دیوانِ اثر کی پہلی غزل یہ ہے:

اثر مجھ پر بغایت ہے یہ لطف وفضل یزداں کا　　کہ امت میں محمد کی ہوں خادم شاہِ جیلاں کا
محبّ و جان نثارِ اہل بیت و آل اطہر ہوں　　تعشق دل میں رکھتا ہوں ہر اک اصحابِ ذیشاں کا
غلام و بندہ و حلقہ بگوش پیرِ نوشہ ہوں　　گدا ہوں عتبۂ حضرت سخی شاہ سلیماں کا
بجا جو صدق سے اسلام کی خدمات لاے ہیں　　بدل شیدا و والہ ہوں ہر اک ایسے مسلماں کا
ثنا پردازی سرکارِ عالیجاہ محی الدین　　یہ رکن و جزوِ لاینفک آثر ہے اپنے ایماں کا

مدح نوشہ عالیجاہ

مظہر نورِ خدا حاجی نوشہ گنج بخش　　خاص بزم مصطفیٰ حاجی نوشہ گنج بخش
نائب خیر البشر کے جانشین خاص ہیں　　افتخارِ اولیا حاجی نوشہ گنج بخش
اپنے صادق خادموں کو آفتابِ حشر میں　　لیں گے بھورے میں چھپا حاجی نوشہ گنج بخش
واہ رے تکمیلِ فیض اک دم میں دیتے ہیں بنا　　راہ جو کو رہنما حاجی نوشہ گنج بخش
کور دل کو دم میں دیتے ہیں بنا روشن ضمیر　　قبلۂ اہل صفا حاجی نوشہ گنج بخش
مردۂ ہشتاد سالہ کو خدا کے حکم سے　　لیتے ہیں فوراً جلا حاجی نوشہ گنج بخش
دم بخود فکر علائق میں آثر ہے آپ کا　　لو خبر جلد اس کی یا حاجی نوشہ گنج بخش

(ماہنامہ *القادر نوشاہی*، گمٹالہ، بابت ذیقعد ۱۳۴۳ھ، ص ۹)

مدح حضرت پاک رحمان وحضرت سچیار

نوشہ کے گھر میں جو مہ و مہرِ منیر ہیں　　رحمان پاک و حضرت سچیار پیر ہیں
خاک ان کے آستانہ کی لے کر تبرکاً　　آنکھوں میں ہیں لگاتے جو روشن ضمیر ہیں
جو ناتوان ہو اسے کر دیتے ہیں قوی　　بر پا فتادہ عاجزوں کے دستگیر ہیں
جو کچھ زباں سے کہتے ہیں ہوتا ہے بس وہی　　دونوں ہی یہ قضا و قدر کے مشیر ہیں
محبوبِ پاک کے ہیں یہ منظور اس لیے　　ساجد سب ان کے در پہ صغیر و کبیر ہیں
قابض ہیں بحر و برّ پہ وہ الیاس وخضر ساں　　وہ برّی حکمراں ہیں ، یہ بحری امیر ہیں
ان کے تصرفوں میں کمی بیشی کچھ نہیں　　یہ دونوں صاحب ایک ہی ترکش کے تیر ہیں

Marfat.com

ضلع گوجران والا) جوحضرت نوشہ گنج بخش کے اکابر خلیفوں سے تھے۔

جناب اثر صاحب خاصے تعلیم یافتہ ہیں۔ایس ڈی او کی ملازمت پر سرفراز رہے۔ چھاؤنی نوشہرہ، ڈیرہ اسماعیل خان وغیرہ مختلف شہروں میں ملازمت کے دوران تبدیلیاں ہوتی رہیں۔آپ حج کی سعادت سے بھی مشرف ہیں۔فقیر شرافت کے احباب سے ہیں اور میرے ساتھ خط و کتابت رکھتے ہیں۔تذکرہ شاہ صدر دیوان [ستمبر ۱۹۷۹ء میں] مرتب کر کے [آفسٹ کاتب پریس، سیالکوٹ سے ۶۴ صفحات میں] چھپوا کر شائع کیا ہے(۱)۔محلہ احمد پورہ، سیالکوٹ میں سکونت رکھتے ہیں۔اس وقت ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہیں۔

[اثر صاحب] اردو زبان کے بہترین شاعر ہیں۔نعتیں اور غزلیں بہت اچھی لکھتے ہیں۔آپ کا کلام درج ذیل ہے [جوانہوں نے مصنف کو اپنے ہاتھ سے لکھ کر بھیجا]۔

نعت شریف

حُب محمد شوق فراواں ، جادہ جادہ منزل منزل
حُسن محمد شمع فروزاں قریہ قریہ محفل محفل
نور محمد سے روشن ہے کون و مکاں کا ذرہ ذرہ
دل کے سویدا آنکھوں کے تِل لیلیٰ لیلیٰ محمل محمل
روزِ ازل سے ابرِ کرم کی فیاضی ہے ہر دم جاری
فیض محمد موج رواں ہے دریا دریا ساحل ساحل
صفحۂ دل پر نقشِ مدینہ سینے میں نایاب نگینہ
ہیچ ہے اس حاصل کے آگے دنیا بھر کا حاصل حاصل
جس نے ان کو جان لیا ہے دل سے ان کو مان لیا ہے
اور پھر ان کو یاد کیا ہے آساں اس کی مشکل مشکل
بول بھی ان کے من موہن ہیں، روپ بھی ان کا من موہن ہے
دردِ محبت بانٹ رہا ہے ان کی پریت کا گھایل گھایل
دامنِ دل پھیلائے ہوے ہیں ہم بھی آثرؔ ہیں ان سے سوالی
جھولیاں بھر بھر لوٹ رہا ہے ان کے در سے سائل سائل

Marfat.com

نعت شریف

شدتِ اضطراب ہے اب دلِ بے قرار میں
جوش کب آے گا اثر رحمتِ کردگار میں

غم کی گھٹائیں چھا گئیں عالمِ انتظار میں
ایک جھڑی سی لگ گئی دیدۂ اشکبار میں

اے کہ تو بے نیاز ہے اور ہے دلنواز بھی
دونوں جہاں کی دولتیں تیرے ہی اختیار میں

تیرے ہی سامنے مرا دستِ طلب دراز ہے
صبر و قرار کر عطا دامن انتظار میں

تیرے حبیب کا دیار آنکھوں میں اور دل میں ہے
وقت ہے چل چلاو کا، لے چل اب اس دیار میں

دل نے فقط خیال میں دیکھی تھی اک ذرا جھلک
لگ گئے چار چاند اور حسرتِ دلفگار میں

دیکھیے کب بلائیں وہ اپنے دیارِ پاک میں
کب ہوں کسی شمار میں پھر بھی ہوں انتظار میں

ان کے دیار کا نہ پوچھ وہ ہی تو اک دیار ہے
لطف و کرم کی بارشیں ہوتی ہیں اس دیار میں

دل پہ بھی اختیار ہے زور ہے چشمِ تر پہ بھی
یاد جب ان کی آے تو کچھ نہیں اختیار میں

آنکھوں کی راہ آئیں وہ پلکوں پہ روشنی ہوئی
دل نے دیے جلا دیے دیدۂ انتظار میں

خود کو میں ان کے روبرو پیش کروں گا کس طرح
کتنی ہیں شرم ساریاں دامنِ شرمسار میں

حاصلِ لطف زندگی حبِ حبیب ذوالمنن
وجہِ سکون اہل دل شورشِ روزگار میں

غزل

کیا پوچھتے ہو اربابِ وفا کا حال خراب و خستہ ہے
یہ زندگی منزل ہستی میں دشوار گذار اک رستہ ہے

ہاں یہ ہی پرانے چند ورق اسرار محبت ہیں ان میں
لے جاؤ کتاب دل صاحب پر دیکھنا کاغذ خستہ ہے

دنیا کا چمن ہنگامی ہے ہر چیز کو اپنی دھن ہے یہاں
گل چاک گریباں ہوتے ہیں اور غنچۂ گل لب بستہ ہے

جو آیا بزمِ ناز میں دل دے بیٹھا اور پھر اٹھ نہ سکا
محفل سے تمھاری اُٹھا جو لب بستہ ہے، پا بستہ ہے

کیا جانیے کل کیا ہونا ہے معلوم نہیں ہے مستقبل
ماتھے پہ لکھا ہے سب کچھ پر تحریر بہ خط شکستہ ہے

Marfat.com

یہ کوہ و دمن ، صحرا و چمن اور کون و مکاں کا ہر ذرہ
ہر چیز بہ فیضِ عشق یہاں اک دوسرے سے وابستہ ہے
کب پھول کھلیں مرجھائے ہوے، پر باغِ جہاں کا طور الگ
مرجھا کے بھی یہ کھل جاتا ہے ، اللہ یہ کیا گلدستہ ہے
ٹھہرا ہے اب کے ٹھکانے پر وارستگیٔ دل ختم ہوئی
جب سر کو جھکایا ان سے ملے اب فکر و نظر پیوستہ ہے
خاموش نگاہیں ٹکرائیں کچھ کہہ نہ سکے ہم کیا کہتے
فطرت نے اسے گویائی نہ دی تصویر تری لب بستہ ہے
افکار سے فرصت کب تھی مگر کچھ کی ہے ورق گردانی سی
ہم نے بھی کتابِ ہستی کو دیکھا ہوا جستہ جستہ ہے
تم اپنے حال میں غمگیں ہو دیکھو تو اہل زمانہ [کو]
ہر شخص تنورِ غم میں آثرؔ دل سوختہ ہے ، دل خستہ ہے

غزل

چپ ہوں لیکن حاصل ضبط فغاں آنکھوں میں ہے
دل کے اک اک زخم کی گویا زباں آنکھوں میں ہے

میری خشک آنکھوں میں آنسو آپ کی حیرت بجا
ہاں! سلگ اٹھا تھا دل اس کا دھواں آنکھوں میں ہے

ہاے وہ یادیں کہ باقی ہے ابھی جن کی کسک
خار زارِ زندگی کی داستاں آنکھوں میں ہے

جگمگاتی ہیں تری راہوں کی یادیں جس گھڑی
یوں نظر آتا ہے جیسے کہکشاں آنکھوں میں ہے

کیا بتائیں وجہِ چشمِ تر تمہیں ہم دوستو
اک چبھن سی ہے، خلوصِ دوستاں آنکھوں میں ہے

یوں تو اکثر میری راتیں آنکھوں آنکھوں میں کٹیں
لیکن اب تو زندگی ہی مہرباں آنکھوں میں ہے

بادۂ عرفاں کے مستوں سے الجھنا ہے غلط
گو وہ کچھ کہتے نہیں، ان کی زباں آنکھوں میں ہے

خاک جس کی سرمۂ چشم بصیرت ہے آثرؔ
اسکی حسرت دل میں ہے وہ آستاں آنکھوں میں ہے

قطعات

حادثے تو ہوتے ہیں ، کون روک سکتا ہے
چوٹ دل پہ کھاتے ہیں اور ہم سنبھلتے ہیں
سوچتا ہوں میں لیکن وقت کے بدلنے پر
کس قدر نگاہوں کے زاویے بدلتے ہیں

Marfat.com

لے جا اے سرد مہر مرے دل سے دل کی آگ
گرما ے ترے دل کو دلِ متصل کی آگ

کہتے ہیں لوگ یار دیے سے دیا جلے
اے کاش تو جلا ے میرے دل سے دل کی آگ

غم اگرچہ پہاڑ جتنا ہو
آدمی ضبط کر کے سہتا ہے

تم جسے اشک ہی سمجھتے ہو
درد آنکھوں کی راہ بہتا ہے

سیج پھولوں کی نہیں تھی کبھی لیکن اب تو
زندگی شعلہ نما کوئی قبا ہو جیسے

تھرتھراتی ہوئی لَو بادِ مخالف کے خلاف
ٹمٹماتا ہوا بجھتا سا دیا ہو جیسے

سانس پیری میں جو آتا ہے وہ تلوار سا ہے
جسم اس عمر میں گرتی ہوئی دیوار سا ہے

ہاں مگر زندہ ہو جو عشقِ محمد میں اثرؔ
اُس کا ہر سانس ہی بجتی ہوئی اک تار سا ہے

باقی جو چند سانس ہیں بے غم گذار لے
دنیاے بے ثبات کا ہر طور غم نہ کھا

پیرانہ سر پہ عمرِ گذشتہ کا بار ہے
اے پیرِ سال خوردہ اثرؔ اور غم نہ کھا

احباب یہ کہتے ہیں کہ حرمین سے کیا لا ے؟
خمخانۂ جاوید میں مے بٹتی تھی ، پی آ ے

اور فیض مسیحاے زماں حاصل جاں ہے
لے کر دل پژمردہ گئے ، آ ے تو جی آ ے

سمو لی آنکھوں میں طیبہ کی سرزمیں میں نے
کیا ہے گنبد خضرا کو دل نشیں میں نے

جسے بھی دیکھا مدینے میں سرنگوں دیکھا
یہ رنگِ عجز تو دیکھا نہیں کہیں میں نے

حضور آپ کے در پہ ہوں اور تصور میں
جھکا کے رکھ دی ہے دہلیز پر جبیں میں نے

ادا ے سجدہ عطا ہو گدا ے سجدہ کو
جھکائی در پہ یہ ننگِ جبیں ، جبیں میں نے

دل والوں کے جس لہر پہ چلتے ہیں سفینے
دریاے محبت کی ہے وہ لہر مدینے

سرکارِ دو عالم کے ہیں قدموں کے نشاں ثبت
اللہُ غنی گلیوں میں نایاب نگینے

ا۔ تذکرۂ شاہ صدر دیوان واجداد و اولاد مرتبہ اثر صاحب شریف التواریخ کی تیسری جلد کے پہلے اور دوسرے حصے سے اقتباس کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے آخر میں ص ۵۰-۵۶ پر اثر صاحب نے اپنے خودنوشت حالات لکھے ہیں

Marfat.com

جس میں یہ جملہ بھی موجود ہے: ''۱۹۲۴ء سے میں نے شاعری میں قدم رکھا تھا جو آج تک جاری ہے۔ ادبی شغف زندگی کا جزو بن چکا ہے۔'' (ص ۵۰)۔ اسی کتاب میں شرافت صاحب سے اپنی پہلی ملاقات کا احوال یوں لکھا ہے: ''۹ نومبر ۱۹۷۸ء کو لاہور آپ کی جائے قیام پر حاضر ہو کر شرف نیاز حاصل ہوا۔ اللہ اللہ کیا نورانی شکل ہے۔ عمر غالباً ستر کے پیٹے میں ہوگی۔ پرخلوص طبیعت ہے۔ آپ نوشہ پاک کے سجادہ نشین ہیں اور حضور کے اخلاق کی جھلک ان میں نمایاں ہے۔'' (ص ۱۸)۔ *تذکرۂ شاہ صمد در دیوان* پر شرافت صاحب کا مقدمہ (تحریر کردہ ۲۴ محرم ۱۳۹۹ھ/۲۵ دسمبر ۱۹۷۸ء) موجود ہے۔ عارف نوشاہی

احسن، سندھ

اصلی نام محمد احسن، تخلص احسن ہے۔ والد کا نام رحمت خان ولد الٰہ داد، قوم ونگ ہے۔ آبائی وطن کنگ سہالی کے، علاقہ مگھو وال، ضلع گجرات ہے۔ اب اس کی سکونت بمقام گوٹھ جلّا لہنی صوبیدار، ڈاک خانہ محراب پور، ضلع نواب شاہ، صوبہ سندھ میں ہے۔ میرے ساتھ ۳۰ ذیقعد ۱۳۷۹ھ/۲۶ مئی ۱۹۶۰ء میں بعمر اکیس (۲۱) سال بیعت کی۔ قدرے تعلیم یافتہ ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بعمر اڑتیس (۳۸) سال موجود ہے۔

نمونۂ کلام:

میرے ایک مکتوب کے جواب میں احسن نے پنجابی نظم میں یہ خط میرے نام لکھا:

بسم اللہ حضور دا خط پوہتا سجے ہتھ دے نال اٹھاے احسن
خط آپ سرکار دا ویکھ کے تے خوشی عید توں ودھ مناے احسن
لکھے جنہاں نوں سن سلام تساں ہر اک نوں خود پہنچاے احسن

... ...

بندہ ہے غریب ، کنگال ، عاصی نظر مہر دی تسیں فرماو آقا
گنہ گار ، مسکین ، درویش تائیں دلوں آپیوں نہ بھلاو آقا
حشر تیک غلام سرکار سندا حکم جو چاہو فرماو آقا
جہڑا کم سرکار نوں دسیا سی اللہ واسطے اوہ کراو آقا

Marfat.com

اوس کم دے وچ خیال میرا ہور کم کوئی مینوں یاد ناہیں
تسیں کرو تے ہوندا اے تاں میرا ، ایس دم دی کوئی بنیاد ناہیں
باجھ ایس دے زندگی ہے مشکل مینوں جیون دا کوئی سواد ناہیں
دیر بہت ہوئی کم ہوونے وچ شاید میں عاجز تساں یاد ناہیں

نگاہ کرو تے کم شتاب ہووے ، میرا حاصل ہووے مدعا حضرت
میریاں مشکلاں سب آسان ہوون اگے تساں دے ایہہ التجا حضرت
ایہناں شعراں دے وچ جو ہے غلطی مینوں کرو معاف خطا حضرت
احسنؔ شوق رکھے شعر کرن سندا کرو ایس دے حق دعا حضرت

(جذباتِ عشق، حصہ دوم، ص ۹۹)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۱، ص ۹

احقر، شکر گڑھ

ان کا نام منشی محمد خلیل، تخلص احقر [و خلیل] تھا۔ شکر گڑھ، ضلع گورداسپور [حال ضلع نارووال] کے مدرسہ میں نائب مدرس تھے۔ نوشاہی سلسلہ میں حضرت میاں محمد فاضل سندر پوری [م: ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۵۸ھ/۵ جنوری ۱۹۴۰ء] کے ارادتمندوں سے تھے۔

اردو زبان میں شعر کہتے تھے۔ یہ غزل ان کی ہے:

مسافر کی عید

جب وطن کے شعلے تن من جلا رہے ہیں — ہم آنسوؤں سے ان کو اپنے بجھا رہے ہیں
گو آشنا وطن میں خوشیاں منا رہے ہیں — لیکن سفر میں ہم تو صدمے اٹھا رہے ہیں
آئی ہے عید اضحیٰ، دیتے ہیں سب مبارک — اک دوسرے سے مل کر سب گیت گا رہے ہیں
اس عید کی خوشی سے ہر اک ہے شاد خرم — رنج و الم تفکر ہم کو ستا رہے ہیں
ہوتے اگر وطن میں یاروں سے ہم بھی ملتے — آپس میں جیسے یاں پر سب مل ملا رہے ہیں
رہ رہ کے یاد آتی سیرِ چمن ہے مجھ کو — جب دیکھتا ہوں سب کو مل مل کے جا رہے ہیں

Marfat.com

یاروں کے ساتھ مل کر وہ عید گاہ کو جانا
آنکھوں کے سامنے سب نقشے وہ آرہے ہیں

پھر لوٹنا خوشی سے پڑھ کر نماز واں سے
پھر دوستوں کے ہمراہ کچھ لے کے کھا رہے ہیں

پھر اقربا سے ملنا ، کرنا سلام سب کو
سب سے دعائیں لے کر ہم گھر کو آرہے ہیں

وہ عید گاہ میں سب کا مل کر نماز پڑھنا
افسوس سارے نقشے دل میں سما رہے ہیں

پرسانِ حال یاں پر کوئی نہیں ہمارا
دل پوچھتا ہے حالت اسے ہم سنا رہے ہیں

اے عندلیب نالاں آ بیٹھ پاس میرے
نالے یہ تیرے، میرے دل کو لبھا رہے ہیں

بادِ صبا خدا را تو ہی وطن میں جا کر
سب دوستوں سے کہہ دے ہم غم کو کھا رہے ہیں

رو رو کے یاد کر کے اپنے وطن کے منظر
تسکین دل کو اپنے احقؔر دلا رہے ہیں

(ماہنامہ القادر نوشاہی، گمٹالہ، ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ)

ترغیب روزہ

اہل ایماں کو ہے آرامِ دل و جاں روزہ
کیوں کہ ہے شربتِ دیدار کا ساماں روزہ

واں مظالم میں چلے جائیں گے طاعات بشر
روزہ داروں سے نہ جائے گا مگر واں روزہ

یعنی چھن جائیں گے ظالم کے عمل اور تو سب
پر وہاں ہووے گا خاص اس کا نگہباں روزہ

غیر کو دخل کبھی قصر دل و جاں میں نہ ہو
چاہیے باب دہن پر ہو وہ درباں روزہ

آب کوثر کا مزہ تشنہ لبی میں ہے یہاں
کہ ملا ہم کو ہے وہ رحمت رحماں روزہ

رمضاں اور یہ قرآں ہیں وہاں ان کے شفیع
رکھتے ہیں جو کہ یہاں شاغل قرآں روزہ

جو ہیں دیدار کے مشتاق خلیلؔ ان کو وہاں
ہے نماز اور زکوۃ اور بہت آساں روزہ

ایضاً

ہے جو رمضان کا ایک ایک یہ اے دل روزہ
گویا ہر ایک ہے فردوس کی منزل روزہ

رہ گئے اس سے یہود اور نصاریٰ محروم
مل گیا ان کو کہ تھا جن کے یہ قابل روزہ

جو نہیں چھوڑتے یاں جنگ و جدال و دشنام
فاقے مرتے ہیں وہ کیا رکھتے ہیں جاہل روزہ

دم تو حقے پہ نکلتا ہے تماشا یہ ہے
سب کو دم دے کے جتا دیتے ہیں باطل روزہ

ہم خطا کاروں کو ہے حضرت حق سے امید
ہو قبول اپنا بھی ابرار کے شامل روزہ

حوض کوثر کا نمونہ ہے مسلماں کے لیے
مثل زہر آب ہے بے دین کا قاتل روزہ

Marfat.com

تشنہ لب جو کہ ہیں کوثر کی تمنا میں خلیلؔ ان کو گرمی میں بھی ہرگز نہیں مشکل روزہ

(ماہنامہ القادر نوشاہی، رمضان ۱۳۴۳ھ، ص ۷)

احمد، جالندہر

آپ کا نام احمد بخش، تخلص احمد تھا۔ والد کا نام محمدی شاہ ولد میاں غلام محی الدین انصاری تھا۔ بستی شیخ درویش، جالندہر کے رہنے والے تھے۔ مولانا حکیم غلام قادر شاہ اثرؔ* جالندہری کے حقیقی بھائی تھے۔ آباواجداد سے نوشاہی برقندازی سلسلہ کے منتسبین سے تھے۔ صاحبِ علم تھے۔

ادیب و تاریخ گو تھے۔ آپ کے بھائی مولانا اثر صاحب نے کتاب مناقبات دستگیریہ (=۱۳۰۳ھ) المشہور بہ دیوان اثر تصنیف کی تو آپ نے فارسی میں دو قطعات تاریخ لکھے۔

(۱)

چو اخوی صاحب این دیوان رقم زد بمدح غوثِ اعظم قطبِ عالم

پی تاریخ احمدؔ فکر کردم سروشِ غیب گفت : اکسیرِ اعظم

۱۳۰۲

[اس میں سالِ تصنیف سے ایک عدد کم ہے۔]

(۲)

اثر نوشت چو دیواں بمدحتِ شاہی کہ زیر فرمانش تا بہ شمس و مریخ است

سروش گفت چو احمدؔ نمود فکرت سال شعاعِ شمسِ جہانتاب سالِ تاریخ است

۱۳۰۳

اردو میں ایک رباعی حضرت غوث اعظم کی مدح میں لکھی ہے:

ہیں حضرت غوث خاص محبوب خدا خاص اور عوام اس سے ہیں سارے آگاہ

ہو آپ کے منکر کو ولایت حاصل! لا حول و لا قوۃ الا باللہ

(دیوان اثر، ص ۵۵)

احمد، لاہور

نام حاجی احمد بخش، تخلص احمد۔ آپ بھاٹی دروازہ، لاہور کے رہنے والے تھے۔ حضرت نوشہ گنج بخش کے خلیفہ بزرگ حضرت سید صالح محمد چک سادہ، ضلع گجرات والے کی اولاد امجاد میں سے سید

Marfat.com

جلال الدین (م ۱۳ ذیقعد ۱۳۱۳ھ/۲۶ اپریل ۱۸۹۶ء) بن سید برہان شاہ بن سید کرم شاہ نوشاہی کے صادق الاعتقاد مرید تھے۔ اپنے پیر کے عشق میں بلند مقام رکھتے تھے۔ حج سے بھی مشرف تھے۔

فارسی زبان کے بہترین شاعر تھے۔ اپنے پیر صاحب کی مدح میں ایک فارسی قصیدہ لکھا جو یہ ہے:

مطلع صبح صفا ، سر چشمۂ نور خدا
حضرت سید جلال الدین چراغِ اولیا

مخزن اسرار یزدان ، حضرت سید جلال
مطلع انوار رحمان ، حضرت سید جلال

سید والا قدر ، کانِ ولایت را گہر
نورِ جان ،محبوبِ سبحان ،حضرت سید جلال

خواجۂ ہر دوسرا ، آرامِ جانِ مصطفیٰ
نورِ چشمِ شاہِ مردان ، حضرت سید جلال

مظہر ذاتِ خدا ، آئینۂ صدق و صفا
طوطی بستانِ عرفان ، حضرت سید جلال

قبلۂ مقصودِ عالم ، کعبۂ حاجاتِ خلق
نوبہار باغِ ایمان ، حضرت سید جلال

واقفِ رمز طریقت ، عالم علم الیقین
کاشفِ اسرارِ قرآن ، حضرت سید جلال

مقتدای حق پرستان ، پیشوای مقبلان
قافلہ سالارِ پاکان ، حضرت سید جلال

گوہرِ دُرجِ حقیقت ، ماہ برجِ معرفت
سر بسر توحید یزدان ، حضرت سید جلال

زندۂ جاوید ہست از جرعۂ جامِ فنا
چون خضر از آبِ حیوان ،حضرت سید جلال

جلوہ گر ہست آنچنان در حلقۂ روشن دلان
چوں در انجم ماہِ تابان ، حضرت سید جلال

مثلِ عابد شاکر و صابر چو شاہِ کربلا
خوبرو چون ماہِ کنعان ، حضرت سید جلال

صاحبِ جود و سخا ،مشکل کشا ، حاجت روا
چون بعالم شاہِ جیلان ،حضرت سید جلال

مرشد و ہادی و رہبر ، دستگیر و پیشوا
ہست مارا دین و ایمان ،حضرت سید جلال

در دمی سازد تر و تازہ دل پژمردہ را
چون بکشتِ خشک باران ،حضرت سید جلال

داروی دردِ درون درد مندانِ جہاں
قوتِ ما ناتوانان ، حضرت سید جلال

نیست غم از شرِ دشمن ہست چون مانند نوح
کشتی ما را نگہبان ، حضرت سید جلال

گرچہ ظاہر غائب است از چشمِ ما ، داند مگر
جملہ حالِ ما غریبان ، حضرت سید جلال

مثل بلبل می شوم گریان چو آید در خیال
ہمچو گل لب ہای خندان ،حضرت سید جلال

Marfat.com

ساخت از یُمنِ قدوم خویش چکِ سادہ را　　غیرتِ بستانِ رضوان ، حضرت سید جلال
باد تا روزِ قیامت سایۂ فضلِ خدا　　برسر جملہ مریدان ، حضرت سید جلال
ہست در لاہور خاک پای پیرانِ جہان　　احمدؔ مسکین ثنا خوان حضرت سید جلال

(شریف التواریخ ،جلد دوم،ص ۱۸۰۱۔۱۸۰۲)

آپ نے ایک شجرۂ طریقت بھی نظم کیا ہے۔ کچھ اشعار یہاں درج کیے جاتے ہیں:

جمالِ آن رسول کریم سید جلال　　کہ بود یوسف مصر ولایت و اقبال
بہار خلد برین است چک سادہ ازو　　ہمیشہ باد باو فضل ایزد متعال

از پی حاجی محمد آن درِ درجِ سخا　　حق نما ، حاجت روا ، ہر درد دل ہا را دوا
از طفیل رہنمای گمرہان بی شک و ریب　　سید صالح محمد محرم اسرار غیب
از طفیل شاہ فیض اللہ نوری بے نظیر　　آسمانِ مردمی ہا را مہِ روشن ضمیر
از طفیل آن امامِ عارفانِ با کمال　　حضرت محمد ظریف نور ذاتِ ذوالجلال [کذا]
از طفیل شیخ عبد الواسع آن شیخ زمان　　بندۂ خاصِ در پروردگار انس و جان
از پی سید علیم اللہ علَم افرازِ دین　　عالمِ علمِ لدنی واقفِ رمزِ یقین
از طفیل پیر حاجی شاہ آن چرخ اقتدار　　کعبۂ دل ہا گلستانِ شریعت را بہار
از پی سید کرم شاہ آن بدرویشی امیر　　گلشن زہد و ورع را بلبل معنی صفیر
از طفیل نور ایمان سید برہان شاہ　　مرد کامل ، کشورِ فقر و فنا را بادشاہ
از پی آن شمع بزم عارفاں یوسف جمال　　مالک مصر ولایت حضرت سید جلال
آنکہ ہست او در دوعالم ہادی و مولای ما　　خاکِ راہش توتیای دیدۂ بینای ما
میوۂ نخلِ تمنای علی مرتضی　　گوہرِ گنجینۂ بحرِ محمد مصطفیٰ
صاحب جاہ و حشم ، ابرِ کرم ، روشن ضمیر　　آسمان تمکین بباطن ، بادشاہ ظاہر فقیر
سرور دین ، قطب عالم ، نور ذات کبریا　　بر سرِ ما باد دائم سایہ آن ظلِ خدا
تا دمِ محشر درِ رحمت گشا یا ذوالجلال　　بر مریدانِ جناب حضرت سید جلال

Marfat.com

تا قیامت ساز روشن شمع ایمانِ مرا　　از طفیل عزّ احمد بخش عصیان مرا

(سفینۂ شرافت، ص۲۲)

نیز دیکھیے شریف التواریخ، ج۳، ح۹، ص۳-۴؛ ۵۹

احمد، لاہور

آپ کا نام احمد بیگ، تخلص احمد تھا۔ قوم مغل عرف قاقشال تھی۔ سیالکوٹ کے محلّہ نخاس میں پیدا ہوے۔ حضرت نوشہ گنج بخش ایک مرتبہ سیالکوٹ تشریف لے گئے اور اپنے خلیفہ شیخ نور محمد کو فرمایا کہ تم اسی جگہ رہو۔ یہاں محلّہ نخاس میں ایک شخص ہمارے یاروں سے پیدا ہوگا۔ اس کی بوے محبت ہمیں اس زمین سے آرہی ہے۔ وہ تم سے فیض یاب ہوگا۔ (الاعجاز، نسخہ الف ص۲۹۲، ۳۹۴[احوال و مقاماتِ نوشہ گنج بخش، ص۷۵، ۱۰۰])۔ چنانچہ اس پیش گوئی کے مطابق آپ پیدا ہوے اور شیخ نور محمد مذکور کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوے۔ شاہ ہاشم دریادل اور حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑی والہ سے بھی فیض پایا۔ شاہ نعمت اللہ خدانما، شیخ محمد تقی مجذوب، سید عبداللہ مجذوب، قاضی رضی الدین کنجاہی، قاضی خوشی محمد کنجاہی کی زیارت سے مشرف ہوے۔ سب سے پہلے حضرت نوشہ گنج بخش اور ان کے فرزندوں اور یاروں کے حالات میں ۱۱۰۷ھ/۹۶-۱۶۹۵ء میں آپ نے کتاب *الاعجاز* (۱) لکھی، جو بنام *رسالہ احمد بیگ* مشہور ہے۔ ملازمت کے سلسلہ میں آپ لاہور چلے گئے، وہیں ۱۱۰۸ھ/۹۷-۱۶۹۶ء میں وفات پائی۔

مرزا احمد بیگ فارسی کے بہترین شاعر تھے۔ *رسالہ الاعجاز* سے آپ کی چند غزلیں اور نظمیں یہاں درج کی جاتی ہیں۔

مدح حضرت نوشہ گنج بخش

گر مکان فوق لامکاں باشد　　شیخِ ما را ہمان مکان باشد

شاہ حاجی کہ خاکِ درگاہش　　مسکنِ آسمانیان باشد

خاکِ پایش بچشمِ اہل خرد　　بہتر از کحل اصفہان باشد

چہرہ سودن بکعبۂ کویش　　شرف و فخر انس و جان باشد

طالبان را ز بادۂ نگہش　　مستی و شوق جاودان باشد

نقش پای سگش کہ رشک گل است　　زیب دستارِ قدسیان باشد

Marfat.com

بہر معراج نردبانش را کمترین پایہ آسمان باشد
ہر چہ بگذشت بر زبان نوشہ قولِ تو قولِ کُن فکان باشد
گر نہ ظلِ خداست ہمچو خدا از پی مثل بی نشان باشد
ای توانا بدہ توانائی بندہ تا چند ناتوان باشد
گل اردیبہشت کن کہ دلم تا بکی کاہ مہرگان باشد
بندہ را مطلبی جز این نبود داخلِ سلکِ بندگان باشد
بندۂ حق گذار ، خدمت کار بایدش تا رفیق جان باشد
خاکِ راہت شود پس از مردن تا مگر زندہ جاودان باشد

(الاعجاز ، الف ، ص ۶۹ [احوال و مقامات نوشہ گنج بخش ، ص ۲۰])

ایضاً

شاہباز ملک شاہی شاہِ ماست حکمش از مہ تا بماہی ماہ ماست
جانب ہر کس کہ دید او مست شد حق نمودن کارِ حق آگاہ ماست
حضرت حاجی شہِ عالم پناہ روی او محرابِ قبلہ گاہ ماست
قدرتش بین چون بخشی نامِ او گر برد کس گوئیا ہمراہ ماست
ما نمی خواہیم جز دیدار او دیدن او مال و ملک و جاہ ماست
شیوۂ او سرفرازی دادن است بر در او سر نہادن راہ ماست
احمد عاجز بگرداب اوفتاد می کشد آنکس کہ او ملاح [کذا] ماست

(الاعجاز ، الف ، ص ۶۲ [احوال و مقامات نوشہ گنج بخش ، ص ۱۷])

مدح شاہ برخوردار

شاہ برخوردار آن مست الست از سر دنیای دون افشاندہ دست
بود چون غوّاصِ بحر معرفت ماہی مقصود آوردہ بشست
ز ابتدا تا انتہای عمر بود بیخود از خود با خدای خویش مست
گر تمامی عمر صرف این کنم وصف او ہر چند گر گویم کم است
ہر کسی ہر چیز می خواہد مدام حُبّ ایشان در دل احمد بس است

(الاعجاز ، ب ، ص ۱۶۱ [احوال و مقامات نوشہ گنج بخش ، ص ۱۲۳-۱۲۲])

Marfat.com

غزل

تا کہ احمد جامِ خود پر می ازان خم کردہ است　　خویشتن در عین دریا قطرہ را گم کردہ است
گاہ محو مطلق اندر وجد چون صوفی [و] گاہ　　چون قلندر خویش را رسوای مردم کردہ است
آب سان در ہر چہ اندازی محبت او شود　　باوی اکنون موجِ عرفان این طلاطم کردہ است
جلوۂ او غیر معنی نیست پس معذور دار　　کار او را یار او در یک تبسم کردہ است
ذوق و شوق طرفہ پیدا کرد فارغ شد زغم　　تا کہ احمد جامِ خود پر می ازان خم کردہ است

(الاعجاز، الف، ص۴۱۰ [احوال ومقامات نوشہ گنج بخش، ص۱۰۴])

مثنوی در مدح حضرت نوشہ گنج بخش

شاہِ حاجی امامِ قبلۂ دل　　پای او را بر آسمان منزل
طلعتِ او مطالعِ انوار　　سینۂ او خزینۂ اسرار
قامتِ او عصای عالمگیر　　وقت درماندگیش دست سفیر
چون مجرد ، مجرد از ہر عیب　　ہمچو ایمانِ پاک پاک از ریب
مست و سرخوش ز بادۂ عرفان　　چون گہر غرق لُجۂ ایقان
طالبان را ز بادۂ نگہش　　وانکہ چون خاک اوفتد برہش
خاک درگاہ او بچشم ضمیر　　چون بشمع است رشتۂ تنویر
نظر لطف او ست در ہر باب　　طالبان را مفتح الابواب
صورت او بچشم دل مرغوب　　ہمچو خال است بر رخ محبوب
خاک او توتیای چشم ضمیر　　بر مس دل محبتش اکسیر
بہر لب تشنگان آب حیات　　راہنما ، ہمچو خضر در ظلمات
نام او ورد ساکنان فلک　　حرز آفات جن و انس و ملک
لب لعلش نگین خاتم جم　　لفظ او نقش فص آن خاتم
ہر کہ بر درگہش جبین فرسود　　در کف آورد گوہر مقصود
خانقاہش فضای بیت النور　　وادی ایمن است و جلوۂ طور

(الاعجاز، الف، ص۶۵ [احوال ومقامات نوشہ گنج بخش، ص۱۸-۱۹])

Marfat.com

مدح مرشد یعنی نور محمد سیالکوٹی

ای ہادی و راہنمای احمد　　نور رخ تو ضیای احمد
از خاک قدوم تست پر فیض　　دانایی و عقل و رای احمد
از لمعۂ نور تست رقصان　　چشم و دل و دست و پای احمد
فَاجِب گفتی و اُذکُرُونی　　از حب خدا خدای احمد
احمد در خود نماندہ از خود　　خود بنشستی بجای احمد
احمد گویان ندا بر آری　　بر عرش رسا ندای احمد
ہر کس داروی درد خواہد　　درد تو بود دوای احمد
گر حق جویی و حق شناسی　　حق دان ہمہ گفتہ ہای احمد

(*الاعجاز*، الف، ص ۲۶۴ [*احوال و مقامات نوشہ گنج بخش*، ص ۷۳])

قصیدہ در مدح چک ساہن پال

ملجب است بفیض و بعشق مالا مال　　بہشت روی زمین است چکِ ساہن پال
زہی مکان چہ مکان کو بچشم بخشد نور　　زہی زمین چہ زمین کو بدل بخشد حال
ز ساکنان چہ بزرگ و چہ خُرد گر بینی　　بباطن اند پُر از سوز ، ظاہر آب زلال
بہ ہر مکان کہ درو قطبِ حق مقام کند　　عبور چون نکند سالک و ولی ابدال
بلطف خویش بخوان و مران تو احمد را　　بدرگہت سرِ خود ماندہ بر امید وصال

[*احوال و مقامات نوشہ گنج بخش*، ص ۱۴۱]

۱۔ اس کتاب کا نام *رسالہ الاعجاز* یا *الاعجاز* غالباً احمد بیگ کی اس عبارت سے لیا گیا ہے: ''از راہ شوق و محبت خواستم کہ آنچہ احوال مشائخ طریق و مقامات حضرت حاجی نوشہ صاحب ...شنیدہ ام ، در قید تحریر آورم ... امید کہ این رسالہ اعجاز مقالہ باعث رشد و ہدایت طالبان گردد'' [نسخہ الف، ص ۵۔۴] یہاں ترکیب ''رسالہ اعجاز مقالہ'' بطور صفت استعمال ہوئی ہے اور کتاب کا نام ہرگز نہیں ہے۔ اسی لیے میں نے اپنی مرتبہ اشاعت میں اس کا نام *احوال و مقامات نوشہ گنج بخش* مقرر کرنا اس عبارت سے زیادہ قرین سمجھا ہے۔ نیز دیکھیے: مقدمۂ مرتب، *احوال و مقامات نوشہ گنج بخش*، ص ۱۱-۱۳۔ عارف نوشاہی

Marfat.com

احمد، اوکاڑہ

نام احمد دین، تخلص احمد، آبائی وطن فیروز پور تھا۔ اب قصبہ اوکاڑہ(۱)، ضلع ساہیوال میں رہتا ہے۔ حاجی سید سردار علی شاہ نوشاہی پٹی والا کا مرید ہے۔ ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء میں موجود ہے۔

پنجابی میں شعر کہتا ہے۔ شجرہ شریف خاندان قادری سلسلہ نوشاہی نظم کیا۔ چند اشعار یہ ہیں:

مطلع:

یا اللہ توں خالق باری صفت تیری ہے بہت نیاری
بھار گناہ میرے سر بھاری بخشیں نظر کرم اک واری
ہوون دور ظلوم جہول
یا رب میری عرض قبول

درمیانی:

بحرمت گنج بخش نوشاہی مجھ کو دے توفیق الٰہی
ہوواں طرف مدینے راہی ہووے میری دور تباہی
صدقے پاک حبیب رسول
یا رب میری عرض قبول

مقطع:

میرا عاجز احمد نام سب بھایاں دا میں غلام
دو جگ اندر ملے آرام کلمے پر ہو کل انجام
صدقے پاک حبیب رسول
یا رب میری عرض قبول

۱۔ اب اوکاڑہ خود ضلع ہے۔ نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۷، ص ۱۰۸۔

احمد، ٹوپہ عثمان

اس کا اصلی نام احمد علی، تخلص احمد، قوم گجر، ٹوپہ عثمان، ضلع گجرات میں سکونت رکھتا ہے۔ اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی کا مرید ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

Marfat.com

اردواور پنجابی میں شعر کہتا ہے۔اپنے پیر صاحب کی توصیف میں لکھا ہے:

اردوشعر:

یہ دعا ہے جانِ من ہو زندگانی آپ کی　　حشر تک یوں ہی رہے یہ نوجوانی آپ کی

پنجابی نظم

اُچا سوہنا قد سجن دا وانگ سرو دا بوٹا　　جانی پیہنگ ہلارے چاہڑی نہیں دیندا اک جھوٹا
متھا صاف کشادہ سوہنا اُتے بندی کالی　　سورج ہار چمکدا چہرہ صفت خداوند والی
دو بھمر وَٹے چن عیداں دے بھڑکن تیز نگاراں　　اچا سوہنا نک سجن دا وانگ جویں تلواراں
مٹھا ہاسہ ماسہ ماسہ کردا گھا ودھیرے　　نظر پیاں نہیں جاون دیندا کیتے جتن بتیرے
باہیں نرم حسین زیادہ ہر ہر نقصوں خالی　　نال وجود سجن دے لمکن جویں چنبے دی ڈالی
انگلیاں نیں وانگ کماناں سُچا لعل زمردا　　شیریں تے فرہاد دے وانگوں احمدؔ ہوسی مردا

(فیض محمد شاہی، ج۷، ص۲۸۹)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج۳، ح۱۰، ص۵۵-۵۶

احمد الدین، کھرل والا

مولوی حکیم احمد الدین کا اصلی گاؤں محمود والا تھا۔ پھر کھرل والا، تحصیل حافظ آباد، ضلع گوجران والا میں چلے گئے۔ قادری نوشاہی سلسلہ میں پیر میاں فضل احمد (م: ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء) ولد میاں محمد الدین سچیاری نوشہروی کے مرید تھے۔

پنجابی میں شعر کہتے تھے۔ان کے دو رسالے فریاد سچیار صاحب اور چٹھی ۲ صفر ۱۳۴۴ھ/۲۲ اگست ۱۹۲۵ء کو گلزار محمدی سٹیم پریس، لاہور میں حسب فرمائش میاں حنیف قریشی، ساکن کوٹ نواں، ڈاک خانہ مڈھ رانجھا، ضلع سرگودھا چھپے۔ان کی کتابت محمد عبداللہ ساکن کیلیانوالا ولد سید احمد حکیم ساکن جویانوالہ نے کی۔فریاد میں ۳۷ بند ہیں اور چٹھی میں ۶۰ بند ہیں۔نمونۂ کلام یہ ہے:

فریاد سچیار صاحب (پہلا بند)

پڑھ حمد خداوند تائیں　　جہڑا مالک دوہیں سرائیں
میں ہر دم سیس نوائیں　　ہے اس دا بھیت نیارا

Marfat.com

گھر آ نوشہ سچیارا
میں کملی نوں دیہ نظارا

بعض دیگر بند یہ ہیں:

رووان وانگ سسی وچ تھل دے ربا پیر نوشہ نوں گھل دے
تتی ریت تے پیر ہین جلدے ربا میل نوشہ دا معرہ
گھر آ نوشہ سچیارا

تیرے عشقوں بھانبڑ مچیا میرے لُوں لُوں اندر رچیا
گھر آ سچیارا سچیا تیرا بھکھدا عشق پھوہارا
گھر آ نوشہ سچیارا

تینوں لوک دَھنی دے گاون پئے اُچّے سَد الاون
اوہ نوشہ پیر مناون کرن اُچّا شور ککارا
گھر آ نوشہ سچیارا

مینوں عقل علم نہ کوئی اکو نوشہ دی دل جوئی
میں تدوں سوہاگن ہوئی جد پھڑیا پیر پیارا
گھر آ نوشہ سچیارا

کدی جاواں وچ عرب دے میں نوشہ نال سبب دے
مینوں ملن مراداں جھبدے تد منگاں پیر پیارا
گھر آ نوشہ سچیارا

میں رو رو ماراں آہیں دَس کِس نوں کوک سنائیں
دِن پیر نوشہ کوئی ناہیں میں ڈھونڈھ رہی جگ سارا
گھر آ نوشہ سچیارا

ہن پتا مقام بتاواں میں خرد کلان بھراواں
بہہ مِستا تَرِسا کھاواں جو نوشہ دے بھنڈارا
گھر آ نوشہ سچیارا

Marfat.com

میرا ضلع جو گوجرانوالا وچ بار دُتے دی پاہلا
آؤ ان شاء اللہ تعالیٰ میں راہیں دیاں بہارا
گھر آ نوشہ سچیارا

وچ حافظ آباد تحصیل اے دن راتیں ایہو دلیل اے
ربا پیر ملے کت حیلے تیری رحمت اَپر پارا
گھر آ نوشہ سچیارا

وچ سُکھے کیاں دے بھائی میرا تھانہ سٹیشن آئی
چڑھ ریل اتے ہو راہی پر ٹکٹ نہ ملے ادھارا
گھر آ نوشہ سچیارا

جے چٹھی لکھیں کدائیں تاں جلال پورے وچ پائیں
اوہ ملسی میرے تائیں ہن سر پر اَکا کارا
گھر آ نوشہ سچیارا

ہن خاص سکونت دساں وچ کھرل والے دے وساں
کدی رواں تے کدی ہساں میرا ایہو نت تکارا
گھر آ نوشہ سچیارا

احمد دین قلم پرتا چا میرا پیر نوشہ ہے سانچا
مونہوں کلمہ واحد الاچا جس کرنا پار اتارا
گھر آ نوشہ سچیارا

چٹھی کا پہلا بند یہ ہے:

پڑھ حمد خداوند والی نوں اس قائم ذات نرالی نوں
اس کل خلقت دے والی نوں رہی ہر کائی سیس نوا سجناں
کدی میں ول پھیرا پا سجناں گیاں مدتاں بہت وہا سجناں

چٹھی کے بعض چیدہ چیدہ اشعار یہ ہیں:

گھر آ نوشہ سچیار سائیں تاں وگے الف دی تار سائیں

Marfat.com

سر پیا عشق دا بھار سائیں مینوں ہو گئی مرض سودا سجناں
کدی میں ول پھیرا پا سجناں گیاں مدتاں بہت وہا سجناں
وسے سدا سوہنا بھلوال سائیں جتھے میرا پیر معال سائیں
کرے شاہ جو ہون کنگال سائیں اوہنوں دتی توفیق خدا سجناں
کدی میں ول پھیرا پا سجناں گیاں مدتاں بہت وہا سجناں
جس لڑ نوشہ دا پھڑیا اے سوئی کِتے نہ اٹکیا اڑیا اے
او ونج بہشتیں وڑیا اے مونہوں کلمہ واحد الا سجناں
کدی میں ول پھیرا پا سجناں گیاں مدتاں بہت وہا سجناں
کدی ساہن پال وچ جاواں میں رو رو کے حال سناواں میں
بہہ نوشہ پیر مناواں میں گل الفی تے منہ گھاہ سجناں
کدی میں ول پھیرا پا سجناں گیاں مدتاں بہت وہا سجناں
میرا نوشہ پیر پیارا اے جنہوں جانے عالم سارا اے
اوہدا سوہنا فقر نیارا اے ونگاں ایس دکان چڑہا سجناں
کدی میں ول پھیرا پا سجناں گیاں مدتاں بہت وہا سجناں
جد روز حشر دا آوے گا میری کون اپیل کراوے گا
دل رو رو کے گھبراوے گا میرا نوشہ پیر وساہ سجناں
کدی میں ول پھیرا پا سجناں گیاں مدتاں بہت وہا سجناں
مینوں پیر نوشہ دی دید سیو جویں چن رمضانوں عید سیو
مینوں قسم قرآن مجید سیو رہیا تن من گھول گھما سجناں
کدی میں ول پھیرا پا سجناں گیاں مدتاں بہت وہا سجناں
احمد دین فغان الاندا اے ہر اک نوں کوک سناندا اے
جہڑا پیر نوشہ دا باندا اے ہر اک دی ایہ منشا سجناں
کدی میں ول پھیرا پا سجناں گیاں مدتاں بہت وہا سجناں
پڑھو عین شین تے قاف سیو لہہ ویسی کل وسواس سیو

Marfat.com

دھرو دیوا بال اگاس سیو　　نوشہ پیر آوے جس راہ سجناں
کدی میں ول پھیرا پا سجناں　　گیاں مدتاں بہت وہا سجناں
مینوں لوڑ نہ تسبیح مالاں دی　　اک لوڑ نوشہ دیاں حالاں دی
سن لینی عرض کنگالاں دی　　اک گھٹ شراب پوا سجناں
کدی میں ول پھیرا پا سجناں　　گیاں مدتاں بہت وہا سجناں
میرا پیر نوشہرے رہندا اے　　فضل احمد اسم جنہاں دا اے
کدی وچ دوابے جاندا اے　　جد گرمی دا موسم آ سجناں
کدی میں ول پھیرا پا سجناں　　گیاں مدتاں بہت وہا سجناں
جدھا والد محمد دین سائیں　　میں ویکھیا نال یقین سائیں
مکھ ویکھ پڑھاں آمین سائیں　　واہ شعلہ زیر سما سجناں
کدی میں ول پھیرا پا سجناں　　گیاں مدتاں بہت وہا سجناں

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۲۰۷ اجہاں شاعر کے مرشد کے حالات بیان ہوے ہیں۔

احمد علی، ور پال چٹھہ

میاں الٰہ دین فقیر نوشاہی تھابلانوالا کے مرید ہیں، وہ مرید میاں بخش الٰہی کے، وہ مرید میاں امام علی کے۔ ور پال چٹھہ ضلع گوجران والا میں سکونت رکھتے ہیں۔ ستر سال کی عمر میں ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہیں۔

صاحب علم ہیں۔ پنجابی میں شعر کہتے ہیں۔ ایک ''شجرہ شریف نوشاہیہ وقادریہ'' لکھا ہے جو رسالہ حضرت امام حسین کے مصائب میں شائع ہو چکا ہے۔ نمونۂ کلام:

مدح حضرت غوث اعظم میں لکھتے ہیں:

مدح ادب ہدایت دے نال پڑھیے غوث پاک میراں دستگیر دی اے
حسنی اتے حسینی سردار سید ، جد پاک سوہنی میرے پیر دی اے
ابو صالح باپ لجپال سوہنا ، مائی فاطمہ بدر منیر دی اے
ہویا وچ حضور منظور سوہنا ، ہوئی مہر جاں رب قدیر دی اے

Marfat.com

کاندھے قدم مارے لاٹاں نور دیاں کل اولیا ولی فقیر دی اے
باہوڑے وچ میدان حیران ہویاں مدد پہنچدا ہر دلگیر دی اے
ہے شان جہان وچ ودھ اوہدا ہوندی صفت ناہیں بے نظیر دی اے
احمد علی جو پیر نوں نہ منے ہستی چوڑ بد بخت شریر دی اے

شجرہ شریف کا پہلا شعر یہ ہے:

حمد ہزاراں خالق تائیں مالک بخشن ہارا ہے — جس نے کُن فرمان سنا کر عالم کیتا سارا ہے
رنگا رنگ جہان بنایا باہجوں انت شماری دا — نظر کرم دی میں ول ہووے جاوے روگ آزاری دا

غوثِ اعظم کے نام کا یہ شعر ہے:

عبدالقادر پیر پیراں دا کل ولیاں تے سایہ اے — نوری ناری کل پیدائش جو دنیا تے آیا اے
چودھیں طبقیں پھری دھروئی غوثو غوث پکاری دا — نظر کرم دی میں ول ہووے جاوے روگ آزاری دا

جھوک بھڑی شاہ رحمان

اڈیں کانواں جاویں بھڑی رحمان دی — تاہنگ رہندی ڈاڈھی اوس جوان دی
صفت نہ ہووے میتھوں سوہنے دی شان دی — اس نوں جا عرض سنائیں
رحمان جی جھب مل آن اسائیں

آکھیں جا کے تیرا اک غلام جی — یاد کردا تینوں صبح و شام جی
اٹھدا بہندا لیندا تیرا ہی نام جی — نظر اوہدے ول پائیں
رحمان جی جھب مل آن اسائیں

سن لئیں عرض رحمان پیاریا — پیر نوشہ تینوں صوبہ کھلاریا
دے کے دان تیرا قرب سنواریا — رعیت دی آس پوجائیں
رحمان جی جھب مل آن اسائیں

تیری جدائی رہندی دن تے رات وے — کرم مریڑے میری سڑی برات وے
توں نہ پائی سایاں اساں ول جھات وے — ملیاں نے سخت سزائیں
رحمان جی جھب مل آن اسائیں

میں غلام تیری اوگنہاری — آ جاوے سایاں میں بلہاری

Marfat.com

تیرے اتون پیا لکھ لکھ واری عاجز تے کرم کمائیں
رحمان جی جھب مل آن اسائیں

کھوہا اسمانی تیرا وگے ہمیش جی ہر ویلے بیٹھے رہن درویش جی
لنگر جاری تیرا ہے ہمیش جی تھوڑ اوتھے کجھ ناہیں
رحمان جی جھب مل آن اسائیں

جیٹھ دی ناویں تیرا میلہ سہاوندا کل فقر تیرے میلے تے آوندا
پیر نوشہ میلہ آن سہاوندا پڑھدے نے ختم دعائیں
رحمان جی جھب مل آن اسائیں

چار چو کوٹ تیری ہین سلامی یاد کردے تینوں صبح تے شامی
آون دوروں تیری کرن غلامی شان دتوئی اللہ سائیں
رحمان جی جھب مل آن اسائیں

لِکھ لِکھ چٹھیاں میں تدھ ول پاواں نام تیرے دا بیٹھی ورد پکاواں
جھبدے آویں روندی مر نہ جاواں گولی نوں آ گل لائیں
رحمان جی جھب مل آن اسائیں

احمد یار، مرالا

آپ کا نام مولوی احمد یار تھا۔ متعدد تخلص رکھتے تھے۔ بھاکھا میں گورداس، فارسی میں بیخود، شیدا اور مولوی، پنجابی میں احمد یار لاتے تھے۔ آپ کے آباواجداد قصبہ سوہدرہ میں رہے۔ آپ کی ولادت ۱۱۸۲ھ/ ۱۷۶۸ء میں ہوئی۔ آپ کی نشوونما قلعہ اسلام گڑھ، متصل جلال پور جٹاں، ضلع گجرات میں ہوئی۔ آپ چودہ علوم کے عالم ہوے اور چودہ خطوط سیکھے۔ پھر آپ وہاں سے چل دیے۔ رسول نگر، کوٹ نبی شاہ، دغل وغیرہ سے چلتے پھرتے موضع مرالا، ضلع گجرات میں سکونت پذیر ہوے۔ نوشاہی سلسلہ میں فقیر اللہ دین برقندازی لاہوری کے مرید تھے۔ تقریباً ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۴ء میں وفات پائی۔ مزار مرالا سے مشرقی جانب صلاح الدین درویش کی چاردیواری سے باہر مشرقی طرف کچا بنا ہوا ہے۔

فارسی، اردو اور پنجابی زبان کے بہترین شاعر تھے۔ آپ کے متعلق [کئی] شعرائے باکمال

Marfat.com

نے مدحیہ اشعار کہے ہیں۔ مثلاً:

مولوی الٰہی بخش نوشاہی کنڈلی، قصہ سسی پنوں میں لکھتے ہیں:

احمد یار مرالے نے کیا شعروں قلم چلائی　　دُر معانی تھیں پُر دفتر ہر محفل رُشنائی
گلبانگے وچ شہر وسیں واہ وا دھوم مچائی　　الٰہی بخش عشاقاں دے دل سن سن پان صفائی

میاں محمد بخش قادری [صاحب سیف الملوک] کھڑی والے نے کہا ہے:

پھیر ولایت شعر سخن دی احمد یار سنبھالی　　دھونسا مار تخت پر بیٹھا مَل پنجاب حوالی
تیغ زبان چلایوس ترکھی وچ پنجاب زمینے　　سِکّہ مُلک سخن دے اُتے جڑیوس نال آئینے
ایسی غالب بن کے چلی ضرب اوہدی وچ دھرتی　　بہت صرافاں نے چھنکائی وٹا لا نہ پرتی
بھر بھر بُک سٹے اُس موتی ملکاں اندر ونڈے　　سوہنے صاف گھنیرے قطرے بدل وانگر چھنڈے
باز طبیعت اس دی والا گگنوں ہو ہولتھا　　جس اوہ باز وگایا مُڑ مُڑ دھن توہیں اوہ ہتھا
ہر قصے دی بھٹی اس نے زیور لا سنگاری　　صنعت تے تکلیفوں گہنے زینت کر کر ساری

(سیف الملوک، پنجابی ادبی اکادمی، لاہور، ۱۹۶۳، ص ۴۹۵)

میاں احمد یار کی تصانیف کے نام یہ ہیں:

قصہ یوسف زلیخا، قصہ لیلیٰ مجنوں، قصہ سسی پنوں، قصہ ہیر رانجھا، قصہ سیف الملوک، قصہ کام روپ، قصہ ملکی کیماں، قصہ مصری بائی [مطبوعہ باہتمام شہباز ملک، کھوج، لاہور، ج ۶، ش ۱-۲، مسلسل شمارہ ۱۱-۱۲، سال ۸۴-۱۹۸۳ء، صفحات ۴۷-۶۸] قصہ چندر بدن ماہیار، قصہ مرزا صاحباں، قصہ سوہنی مہینوال، قصہ روڈا جلالی، قصہ شیریں فرہاد، قصہ تمیم انصاری، قصہ امام حسن، قصہ امام حسین، قصہ راجہ نل ودمنتی رانی، قصہ حاتم طائی، معارج النبوۃ کے چوتھے رکن [کا پنجابی ترجمہ موسوم بہ] معراج نامہ، وفات نامۂ حضرت ابوبکر صدیق، وفات نامۂ حضرت عمر فاروق، وفات نامۂ حضرت عثمان غنی، جنگ نامۂ امیر علی، طب احمد یار، باراں ماہ چند عدد، سحر فیاں چند عدد، شرح قصیدہ بردہ، شرح قصیدہ روحی، شرح قصیدہ غوثیہ، شرح قصیدہ امالی، شرح دعائے سریانی، خواب نامہ چند عدد، باز نامہ چند عدد، اسپ نامہ چند عدد، شاہنچی نامہ فارسی، روضۃ الاحباب کا پنجابی ترجمہ، جنگ بدر، جنگ احد، وفات نامۂ نبوی، قصہ راج لبی وتامدار، قصہ عشق رانجھن وہیر، قصہ رام چندر، قصہ تیتر، گرنتھ صاحب کا فارسی ترجمہ، کسب نامۂ لوہاراں، جس سخی سرور سلطان، باراں ماہ "گورداس" تخلص میں، رنجیت نامہ، ہجو نامۂ اہل مرالا۔

Marfat.com

نمونۂ کلام ہندی:

قصہ ہیر رانجھا میاں جلال الدین عبدالرشید سکنائے پھالیہ نے ۱۹۲۸ء میں چھپوا کر شائع کیا۔اس کی کتابت میں نے کی تھی۔تاریخ کتابت ۲۷ جمادی الاول ۱۳۴۶ھ ہے۔یہ قصہ ٹھیٹھ پنجابی میں ہے اور جوگیوں والا کلام ہندی بھاشا کے الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔مثلاً رانجھا جوبلباس جوگی تھا، ہیر کا قرعہ ڈالتا ہے:

جب لگ سات سمندر تارو چولوکی ندھ گیا ناں　　جولگ سورج چاند چمک ہے بیچ زمین آسماناں
جب لگ دھرت پرت نہیں پرتے جولگ بید پراناں　　جولگ راج کریں دنیا پر دَھول اندر بلواناں
جب لگ سانس بسن ہردوں میں ...تلواناں　　جو لگ پچھم پورب انتر کھیلیں راجہ راناں
جولگ گورکھ ناتھ کا آسن شتگہا سن سرب ماناں　　تو لگ پتری جنتر ہمرا، جگت بکھے پرواناں
سنگلی بچن کرے گردیو کا رانجھا ایک جواناں　　جھنگ سیالیں منگوں چارت بار بیلے بیاباناں
ہیر سیال کے ساتھ لگا نیہوں عشق کیا دیواناں　　بھول گئی سدھ بدھ دنیا کی ہو گیا پرم بہاناں

(ص ۱۱۴)

نمونۂ کلام پنجابی:

قصہ سسی پنوں بھی ۱۹۲۸ء میں مطبع مفید عام، لاہور میں چھپا۔اس کی کتابت میرے عم بزرگوار سید غلام احمد کاتبؔ* نوشاہی نے کی تھی۔اس کا ایک شعر یہ ہے:

سسی اڈدی جاوندی شوق دل دے اگ دوزخاں دی پئی بھڑکدی اے
بھاویں اگ دے لکھ پہاڑ دسن کوٹھی عاشقاں مول نہ دھڑکدی اے
کتے وَگ بیہوش بیتاب ہوندی کتے وانگ کبوتر دے پھڑکدی اے
احمدؔ یار اوہ جانی دے گیت گاویں سینے سانگ فراق دی رڑکدی اے

(ص ۲۷)

گورداس تخلص میں ایک باراں ماہ فراق مرشد میں بنائے، ایک شعر یہ ہے:

کتک کد تک پندھ اڈیکاں جوہر دی سودھ لیاواں
دھیاں نوں گھت ہڈ وچھوڑے نج جنیدیاں ماواں
سسی وانگ سولاں دے تھل وچ وَن وَن نوں گل لاواں
کہہ گورداسؔ اوجھڑ ونج ہرنوں کونج جویں کرلاواں

Marfat.com

نمونۂ کلام فارسی:

کتاب شاہ نامہ المعروف شاہنچی نامہ میں فقیر فضل دین ساکن گوندلانوالا میں جو راجہ گلاب سنگھ والی کشمیر کے وزیر تھے، ان کا تعارف اس طرح کرایا ہے:

سیوم صاحبِ دولت و ملک و دین — عزیزی ز ارباب حکمت گزین
ز امرِ خدا آمر و ناہی است — کہ پیرِ فقیرانِ نوشاہی است
خرد خوردہ سوگند بر نامِ او — معلم سبق خوان احکامِ او
حذاقت پناہی کہن سالہ است — فضل دین از گوندلانوالہ است
فرشتہ وشی ، صندلین جامہ است — عطارد دبیری خرد نامہ است
بفقر و سلوک و عمل منتہی — شناسندۂ دانش و آگہی
مشیرِ مہان راجہ صاحب مدام — مَی راز خُم از صراحی بجام
ز راز دل راجہ آگاہ اوست — کہ در مختیاری ہوا خواہ اوست
بقانون آئین خود ماہر است — بشاہنشہ اسرار او ظاہر است

بہنگام پگ بستن(۱) شہر یار
کند حاصل مملکت را شمار

۱۔ پگ بستن یعنی دستار باندھنا

آپ کا ایک مکتوب فارسی منظوم پچاسی اشعار میں، جو آپ نے اپنے مرشد صاحب فقیر اللہ دین لاہوری کے نام لکھا۔ اُس کا آغاز اس طرح ہے:

ای ز غیرِ حق رخت برتافتہ — زیورِ الفقر فخری یافتہ
مراۃ اللہ از جمالت آشکار — بستہ الانسان سری را نگار
رونقِ اربابِ دین از روی تو — روح را مشکین مشام از بوی تو
کسوتِ ابرار را دادہ نوی — صورتِ پاکت دلیل معنوی
مقدمت این سر زمین را از قدوم — کردہ رخشندہ بانوارِ علوم
دادہ غرض مستمندان را نظام — مفتی دین اللہ الدین نام

ستترواں (۷۷واں) شعر:

المدد اے پیر نوشاہی فقیر — سینہ از افسردگی شد زمہریر

Marfat.com

آخری دو شعر:

از درِ خویشم مران ای نیک نام　　کین درت آمد دری دارالسلام
کیف حالی عند آلام شدید　　ہست احمد یار عاصیِ مرید

نمونۂ کلام اردو:

مولوی صاحب نے اردو میں بہت کم لکھا ہے۔ایک غزل ہفت زبان اردو میں لکھی ہے:

ملا ہے دل جا کے اس ستمگر سے جس کو کہتے ہیں بے وفا ہے
سنا ہے ہر اک سے اس طرح سے وہ سخت ظالم ہے ، پر جفا ہے
وہ جب سے لے کر گیا ہے دل کو دوبارہ مکھڑا نہیں دکھایا
وہ کس طرف ہے ، کدھر گیا ہے ، کسو نے دیکھا ہے یا سنا ہے؟
تو میری جانب سے جا کے قاصد سجن کو میرے سلام دیجو
سلام کے بعد رو کے کہیو کہ تیرے عاشق نے یوں کہا ہے:
اٹک میں رہنا ، لٹک کے چلنا ، ہٹک کے کھانا ، مٹک بتانا
تیری نگاہ سے چٹک پھٹک کر سٹک سٹک کر ہٹک پڑا ہے
اگر وہ لڑکا پٹھان ہووے تو راشہ کہہ کر اسے بلا کہہ
سلانگوری ولے نرازی دغان مایا تو کیا بلا ہے
اگر وہ ابن عرب کا ہووے ادب سے کہیو تعال عندی
فیا حبیبی کثیر شوقی فداك روحی فاین جا ہے
اگر وہ نچوا ہو کاشمیری سمہال کر بول لفظِ کاشر
اوارہ کرتس ، بوارہ کرتس ، یہ عارا رستو ، یہی وفا ہے
اگر وہ نڈھڑا ہو پوٹھوہاری تو اس سے کہیو مہاڑے راجہ
یہ اچھنا گچھنا ہے تسہاڑا کتا کلا نہیں بسر کیا ہے
اگر وہ لڑکا مغل کا ہووے و یا قزلباش کا پسر ہو
بگو بعاشق نظر نداری سرِ تلطف چہ شد گدا ہے
اگر وہ درزی کا لڑکا ہووے تو اس کو کہیو کہ چھوڑ قینچی
شتاب سینے میں آکے لگ جا عجب یہ جامہ قطع کیا ہے

Marfat.com

اگر وہ رجپوت کا ہو سہرا ، نشانی اس کی ہے سرخ چہرہ
وہ لے کے خنجر کو ہاتھ اندر کہے گا کاہے کو چھیڑتا ہے
اگر وہ دہلی کا لونڈا ہووے دکھایا زرین کا طرہ سر پر
تو کہیو جانی ، میرے پیارے ، میں تیرے صدقے ، تو کیوں خفا ہے

(قصہ حاتم طائی ،ص ۸۵)

میاں احمد یار مرالوی کی ایک پنجابی منظوم تصنیف شجرۂ طوبیٰ بھی ہے۔ اس کا ایک قلمی نسخہ سنگھوئی ،ضلع جہلم میں قاضی تنویر وارث وارثی صاحب کے ہاں محفوظ ہے۔ یہ نسخہ فخر الدین نامی کاتب نے بخط نسخ ،حافظ رکن عالم ساگری والا کے لیے ۱۲۵۵ھ میں کتابت کیا۔ سید خضر حیات نوشاہی صاحب نے ۱۹۸۸ء میں اس نسخے کا سراغ لگایا اور ایک عکسی نقل مجھے فراہم کی ،جس کی مدد سے اس کتاب کا ایک تفصیلی تعارف درج کیا جاتا ہے

احمد یار نے شجرۂ طوبیٰ سید امام بخش شاہ بن شاہ شیخن بن عبدالنبی (ساکن مکھناں والی ،ضلع گجرات) کی فرمائش پر تیار کی (ورق اب ،۵۲ ب) یہ کتاب سادات کا عمومی اور امام بخش مذکور کے اسلاف کا خصوصی شجرہ و تذکرہ ہے۔ اس میں پنجاب کے دیہات میں جا بجا اور بالخصوص مکھناں والی میں آباد مشہدی سادات کے اسما درج ہوے ہیں۔ کچھ بخاری اور متفرق سادات کے نسب نامے بھی ہیں۔ پنجاب کے رجال کے حوالے سے یہ ایک اہم تصنیف ہے۔ مصنف نے اسے بطور خاص پنجابی زبان میں لکھا ہے کیونکہ اس وقت پنجاب کے لوگ عربی اور فارسی کے بجاے یہی زبان آسانی سے سمجھتے تھے۔

بولی وچ پنجاب دے سمجھے خلق اسان — سمجھن لوک پنجاب دے ہووے علم بیان
نا عربی نا فارسی ناں کو ہور زبان — ربا پڑھنیں سننیں والیاں ثابت رکھ ایمان

(ورق ۲ الف)

اس کتاب کی تیاری میں مصنف نے تاریخ اور انساب کی معروف کتابوں حجۃ الانساب ، بحر الانساب ،طبقات ناصری ،روضۃ الاحباب ،حبیب السیر ، جامع الحکایات ،شرف السادات ،زبدۃ التواریخ اور روضۃ الشہداء وغیرہ سے استفادہ کیا (ورق ۲ ب) ۔ مصنف کے ایک بیان سے پتا چلتا ہے کہ اس سے پہلے حضرت نوشہ گنج بخش کی دختری اولاد (سائرہ خاتون بنت نوشہ گنج بخش جو حافظ معموری ہیلاں والے کے عقد نکاح میں تھیں) سے تیسری پشت کے کسی بزرگ نے ان سادات کے اسما شجر (درخت) کی صورت میں لکھے تھے لیکن اس سے سہولت کے ساتھ فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا تھا۔ لہذا احمد یار نے شعر کی صورت میں تمام اسما بیان کیے اور اپنے ممدوحین سے نقد اور جنس انعام میں پاے۔

Marfat.com

مکھناں والی دیاں سیداں سید کمال جلال — ایہہ شجرہ لکھوایا شوق زیادہ نال
ویہہ روپیہ سروپا اک سو دی اک شال — خدا فضل تے رب دا فضل جو شامل حال
نوشہ صاحب دا دوہترا تریجی پیڑھی سو — اوس شکل بنا کے شجر دی ڈھو آ دھریا ڈھو
پر مطلب گل دا اوس تھیں اوکھا سمجھے کو — جو طوبیٰ بنیاں سندیاں راہ جاندا رہے کھلو

(ورق ۵۱ ب)

شجرۂ طوبیٰ میں شاعر اپنا نام چند مقامات پر لایا ہے، مثلاً

تیرا جاتا ہویا سب سیں پار اورار — غوث الاعظم پیر دا بردہ احمد یار

(ورق ۱ ب)

مرید پیراں دا آکھدا احمد یار فقیر — میں شجرہ لکھیاں ڈھونڈ کے علم کلام کثیر

(ورق ۵۱ الف)

مکھناں والی کے سادات کا ذکر اس طرح شروع کیا ہے:

پتر شیخن شاہ دا ہے سید خالد — اوہ تخت مرالے آیا شاہ چراغ دا جد
عبد الکریم عبد الرحیم عبد الشکور مدد — شمس خاتون رحمت خاتون بیٹیاں دو سعد
اولاد جو عبدالکریم دی مکھناں والی ودھ — سخی ، بہادر ، نیک بخت ، زہد تے عابد

(ورق ۴۲ ب)

آس پاس کے سادات کے دیہات کا ذکر یوں کیا ہے:

بیٹے خالد سید دے ایہہ سارے سلطان — اولاد جو عبدرحیم دی جوڑے ڈھوک مکان
چیلیاں والے ، بھاگتیں باغ شاہ خاندان — اولاد جو عبد شکور دی داوود وطن مکان
نالے پھلے شاہ دے کوٹ وچ سید عالی شان — سید سارے بادشاہ کامل دین ایمان

(ورق ۴۳ الف)

وچ مرالے وسدا سخی جوان بھلا — بھکھا ننگا ویکھ کے کج دینا نام خدا

(ورق ۴۴ الف)

شجرۂ طوبیٰ کا پہلا شعر:

آکھ ثنا خدائے نوں جو رحمان رحیم — خالق رازق خلق دا حی قیوم قدیم

(ورق ۱ الف)

شجرۂ طوبیٰ کا آخری شعر:

فاتحہ احمد یار دی کہنی جت کت سول — ایمان سلامت لقاء نصیب عمل دعا قبول

(ورق ۵۳ الف)

Marfat.com

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۷، ص ۳۵-۳؛ ص ۴۳۸-۴۲۹؛ مولوی احمد یار: فکر تے فن، ڈاکٹر شہباز ملک، مکتبہ میری لائبریری، لاہور، ۱۹۸۴ء، ۳۹۲ صفحات؛ شہباز ملک، ''مولوی احمد یار دی اک ہور لکھت: شجرہ طوبیٰ''، کھوج، لاہور، ج ۱۰، ش ۲، شمارہ مسلسل ۲۰، جنوری-جون ۱۹۸۸ء، صفحات ۲۵-۴۴۔ عارف نوشاہی

اختر، ساہن پال

اصلی نام محمد نذیر، تخلص اختر، والد کا نام خدا بخش ہے۔ ابن بدرالدین بن جواہر بن جماں بن نظام بن اجمیر بن رحمان بن استاجانی (مرید نوشہ گنج بخش) بن مومن بن گھیلا بن جَبل۔ ۱۶ جمادی الآخر ۱۳۵۰ھ/۲۹ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو پیدا ہوا۔ پرائمری تک تعلیم پائی۔ قرآن مولوی عبدالغنی سے پڑھا۔ ۱۰ رجب ۱۳۷۴ھ/۴ مارچ ۱۹۵۵ء کو میرے ساتھ بیعت کی۔ حضرت نوشہ صاحب کی ذاتِ گرامی سے تعشق رکھتا ہے۔ ابا عن جد ساہن پال میں سکونت تھی۔ رجب ۱۳۹۳ھ/اگست ۱۹۷۳ء میں دریاے چناب میں سیلاب عظیم آیا۔ ساہن پال منہدم ہو گیا تو اختر صاحب نے یہاں سے رہائش منتقل کر کے موضع چک مانو میں سکونت اختیار کر لی ہے۔ ۱۳۸۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

فنِ تعمیر میں بڑا کاریگر ہے۔ حضرت نوشہ گنج بخش کے روضہ کا گنبد اسی نے لگایا تھا۔ اب فرنیچر کا کام شروع کیا ہے۔

پنجابی زبان کا بہترین قادرالکلام شاعر ہے۔ اس کی درج ذیل تصانیف موجود ہیں:

۱۔ سیرۃ الرسول المعروف شاہ نامۂ مصطفیٰ؛ ۲۔ نبیاں دا سرکردہ، یہ پنجابی نثر میں حضور اکرم ﷺ کی سوانح حیات ہے؛ ۳۔ عقیدت دے پھل، نعتوں کا مجموعہ ہے؛ ۴۔ گلشن نوشاہی، سلسلہ نوشاہیہ کی مدحیات میں؛ ۵۔ پنج گنج نوشاہی، پانچ سی حرفیوں کا مجموعہ ہے؛ ۶۔ ست سمندر، چند قسم کے باراں ماہ ہیں؛ ۷۔ گلزار عاشقاں المعروف قصہ مرزا صاحباں، طبع ہو چکا ہے؛ ۸۔ قصہ ہیر رانجھا، یہ بھی چھپ چکا ہے؛ ۹۔ قصہ سسی پنوں؛ ۱۰۔ قصہ ارشاد بیگم، ۱۹۴۷ء کا ایک سچا واقعہ ہے؛ ۱۱۔ شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی۔ نمونۂ کلام:

مدح حضرت نوشہ گنج بخش

جھنڈا جھلدا اے ساہن پال اندر نوشہ پیر حاجی عالی شان والا
در تے فیض دے گنج تمام عالم گنج بخش دا لقب سدان والا

Marfat.com

مہکے قادری باغ دا پھل نوری خوشبو وچ جہان پھیلان والا
عاشق بلبلاں بھوراں مستانیاں نوں باس فیض دے نال رجان والا
قطب ، غوث ، اوتاد ، ابدال سارے ہر کوئی در تے صدا سنان والا
حضرت شاہ سلیمان دی ہوئی برکت دیوا جگیا نور ایمان والا
مخزن فیض جناب دے وچ قدماں نکتہ معرفت راز نہان والا
کارن عاشقاں دے ساہن پال قبلہ جتھے وسدا اے شوکت شان والا
جاگاں لگیاں شاہ بغداد دیاں بھیت کھلیا عشق سلطان والا
چشمے وحدتی آن اچھل مارے سدا ورت لگا مہربان والا
رحمے جیہاں تھیں پاک رحمان بن گئے وَل دسیا یار منان والا
ڈیرہ لائی بیٹھا سوہنا بھڑی اندر عالی شان جوان نشان والا
پیر محمد تھیں پیر سچیار ہویا رہبر دسیا راہ عرفان والا
کابل وچ خواجہ فضیل وی لایا چانن ایسے شمع دان والا
اوسے نور کولوں نوشہ پیر مظہر جیہڑا نور کوہ طور اڈان والا
بزم پاک محمد مصطفیٰ دی ذکر حق برحق قرآن والا
ظاہر فرش تے چلدے نظر آون ، باطن سیر کردے لامکان والا
ہووے فقر دے راز دا کویں واقف ملاں علم تے عقل دوڑان والا
نوشہ پیر ہادی راہنما کامل شوہ رہڑدیاں نوں بنے لان والا
مرد قادری سخی دا لال سوہنا گنج لطف دے جگ ورتان والا
رحمت برسدی سدا دربار اتے معرفت دے باغ جھلان والا
جاے رنگیا رنگ حقیقتاں دے جیہڑا ایس در سیس جھکان والا
سدا جھولدے رہن علَم شاہی ، رہے شرف حاصل خاندان والا
افضل سلسلہ قادری سب کولوں جنہوں مان ہے شاہ گیلان والا
ہوے آپ دے دو فرزند اقدس اللہ پاک اے کرم کماون والا
وڈے بیٹے دے سر دستار رکھی جدوں وقت آیا ایتھوں جان والا

Marfat.com

حافظ برخوردار مختار ہویا گھر باہر سب کرن کران والا
لیا باغ نوشاہی سنبھال اختؔر عالی شان مالی گلستان والا

غزل

خبرے کتنے کارے تیرے، کتیاں ہور تریکاں — مدتاں ہویاں دھکے دھوڑے کھاندیاں وچ اڈیکاں
ہجر فراق تے غم درداں دی جُھلّے سخت انھیری — جوڑیاں دے وچ جگہ نہ دیویں جے میں دندوسیکاں
جلوہ روشن رخ تیرے دا سورج تھیں ودھ چمکے — اوہلے بہہ بہہ جھاتیاں پایاں عرش دیاں وسنیکاں
عشق بیماری ایسی جنہوں کوئی علاج نہ پوہندا — باہجھ وصال سجن دے دکھیے بھر بھر روندے ڈیکاں
الفت تیری دل میرے وچ ایسی آن سمائی — سر جاسی، پر طلب نہ جاسی، رہسی محشر تیکاں
جے ہن تیرا بوہا چھڈاں کدھرے ملے نہ ڈھوئی — بے شک لے کڈھا اساں توں نال نکے دے لیکاں
عاشقاں واتے اختؔر ہر تھاں سولیاں گڈیاں ہویاں — سولاں اتے کپڑے وانگوں دل نوں پیا دھریکاں

کتاب *گلزار عاشقاں المعروف قصہ مرزا صاحباں* تصنیف ۱۳۷۵ھ/۵۶-۱۹۵۵ء میں حضرت نوشہ گنج بخش کی توصیف میں لکھا ہے:

نوشہ ہادی پیر دا جگ ہویا نور ظہور — اوہ وچ دربار محمدی ہو گئے نے منظور
ہے لاڈلا شاہ سلیمان دا جدھاوچ بھلوال قبور — جس عشق میخانہ کھول کے کیتا جگ بھرپور
کنڈھے ندی چناب دے ساہن پال مشہور — جتھے ڈیرہ نوشہ پیر دا کُھلا فیض گنجور
ہے بحر وگیندا عشق دا شہرہ نیڑے دور — جنہوں پریم پیالہ دیوندے سدا رہے مخمور
اک جام پیتا رحمان نے ہو گیا نور و نور — جنہوں نال نگہ دے ویکھدے پہنچے وچ حضور
میں منگتا دربار دا عشق کیتا مجبور — پیا در تے صدا سناوندا سایاں بخش قصور
مینوں درد غماں نے گھیریا بُھلے عقل شعور — پئی جان جلیندی ہجر تھیں دیہ اک جام طہور
چا تیزی بخشیں قلم نوں حال کرے مذکور — منزل مشکل جاپدی کرسی پار غفور
ایہ بے پایاں دریا اے ہووے کویں عبور — اختؔر باہجھ موہانیاں رہڑدے ڈٹھے پور

اسی گلزار عاشقاں میں ایک بند بے نقط لکھا ہے:

دارو درد الم دا کول اکرم ہمدم — سودا اصل وصال دا کر اس دل محرم
حال حوالا کھرل دا دس اساڈا وا — ہم محرم وصال دا مکھڑا طور وکھا

Marfat.com

ہر دم دل اداس دا آ کر روگ گوا موڑ مہار لگا گل ساڈا ملک وسا

ایک سی حرفی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان میں لکھی ہے۔ پہلا شعر یہ ہے:

الف آئی بہار وچ باغ عالم مالی جدوں رسول امین آگئے
صورت بشر و ما ارسلنٰك الا رحمة للعالمين آگئے
زمیں نور دے نال معمور ہوئی نرغے وچ سارے منکرین آگئے
کر کے در نبوّتی بند اخترؔ احمد پاک ختم المرسلین آگئے

سی حرفی ہذا کے بعد اپنا تعارف اس طرح لکھا ہے:

نوری موتیاں دی لڑی سیحرفی کیونکہ صفت حضور دی شان دی اے
میں نادان انسان دی کی طاقت ایہ مہربانی مہربان دی اے
بلبل طبع نے زور پرواز کر کے خوشبو لئی باغِ عرفان دی اے
ساہن پال ہے پنڈ گجرات اندر ایہ وسنیک اس پاک مکان دی اے
نوشہ پیر دا جتھے مزار عالی دور دور تائیں دنیا جاندی اے
ٹھٹھہ عالیہ عالیہ ڈاک خانہ ، دھرتی ایہ مغربی پاکستان دی اے
سوہنا پیر جناب شریف احمد پائی جس تھیں رمز نہان دی اے
اخترؔ اج ذی الحجہ دی چودھویں ایں پیشِ نظر ہر اک مسلمان دی اے

ایک اور سی حرفی کا یہ شعر ہے:

ت تیریاں ایہناں نزاکتاں نے عاشق رَوندیا اے بسمل نیم کر کے
چنگے ایہ پیار سلوک تیرے ایویں مارنائیں پیا یتیم کر کے
نال نشتراں پکڑ حلال کیتا ای نبض دستی سی تینوں حکیم کر کے
اخترؔ عذر دی نہیں مجال پھر بھی لیساں نام تے اوہ بھی تعظیم کر کے

اختر صاحب نے چند سی حرفیاں بھی لکھی ہیں۔

۱۔ شانِ معراج۔ اس کا ایک شعر یہ ہے:

ل لیلۃ القدر دی رات نوری ہر طرف چمکن لاٹاں نور دیاں
الرحمٰن یاسین دا میل ہویا ایہ تے منزلاں نے بڑیاں دور دیاں

Marfat.com

دوہاں سجناں دی ملاقات ہوئی آیاں ساعتاں موج سرور دیاں
اج عاصیاں دے جاگے بھاگ اختؔر ہویاں بخششاں روز نشور دیاں

(جذبات عشق، ج۱، ص۳۶)

۲۔ عاشق دی پکار۔ اس کا ایک شعر یہ ہے:

ق قاضیا ہور سب چھوڑ مسئلے سانوں عشق دی گل سنا کوئی
اینہاں خشک نصیحتاں تیریاں دی سانوں ہوونی نہیں شفا کوئی
نسخہ دس کوئی یار دے ملن والا نہیں چاہ بہشت بقا کوئی
اختؔر جس دے پڑھن تھیں ملے پیارا سانوں اوہ نماز پڑھا کوئی

(ایضاً، ص۴۶)

۳۔ مدح غوثیہ۔ اس کا ایک شعر یہ ہے:

ل لکھ منگتے گنہ گار آون در توں نہیں دُرکار دے غوث اعظم
بدکاریاں چوریاں کرن والے نال نظر دے تار دے غوث اعظم
رکھن نگہ وچ ربع مسکون سارا پھیرے عرش تے مار دے غوث اعظم
میرے جہے عاصی گنہ گار اختؔر لکھاں پئے سنوار دے غوث اعظم

(ایضاً، ص۱۱۸)

۴۔ غنچہ نوشاہی کا ایک شعر یہ ہے:

ک کرم کر کے دیون تار نوشہ جہڑے آوندے نیک خیال اتے
بیڑی باجھ جھناں پایاب لنگھن رہندے مست الست جمال اتے
قدم پکڑ دے شاہ جہان جہے جدوں آوندے کسے محال اتے
اللہ پاک بھیجے نوشہ پیر اختؔر کیڈا کرم ہویا ساہن پال اتے

(ایضاً، ص۱۲۸)

۵۔ بہار شرافت کا ایک شعر یہ ہے:

ز زہرہ جبین حسین سوہنا ، میرا پیر شاہین شریف احمد
نوشہ پیر دا لاڈلا ماہ نوری ، ہے سجادہ نشین شریف احمد

Marfat.com

ہر دم کرن گفتار پیار والی ، شاہنشاہ حسین شریف احمد
ڈٹھا ماہ جبین انوار اختر ، منیا نال یقین شریف احمد

(ایضاً،ص۱۴۴)

۶۔موجِ عشق کا ایک شعر یہ ہے:

ن نہیں نصیب دیدار ہویا گھڑی وچ تقدیر پلٹ گئی اے
وگی تیغ اے بے دریغ ایسی رتے آس امید دے کٹ گئی اے
کرے چاہ نہ جس دی چاہ سانوں اندر چاہ فراق الٹ گئی اے
کہے گئے لٹی ان بھول اختر ساڈے نال ہوسرے دی سٹ گئی اے

(ایضاً،ص۲۰۴)

باراں ماہ شوق کا ایک شعر یہ ہے:

ساون سوں گئے بخت میں تتڑی دے خانہ خوشی دا گیا لٹی میرا
باہجوں شام نہ مول آرام آوے سیاں وچ نہ لگدا جی میرا
ترلے لواں وچ قفس دے وانگ بلبل گیا خزاں تھیں باغ پٹی میرا
کیتا فرقاں دم بیدم اختر آکے ویکھ ہویا حال کی میرا

(ایضاً،ص۲۰۸)

دوہڑہ

آ وے ماہی کدیں ویکھ حوالہ کہی چڑھی اندھیری غم دی
درداں نال پنجیوے دیہی کہی پکڑی آ چال ستم دی
سنج اجاڑ دسیوے ہر شے باہجوں دید صنم دی
مل بہو دروازہ اختر متاں ہووے نظر کرم دی

(ایضاً،ص۶۲)

شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی کے چند اشعار یہ ہیں:

حضرت نوشہ گنج بخش دی ولیاں وچ امامت صفاں ہزاراں پچھے کھلیاں ہوئی فیض اقامت
جھنڈے بیٹھ مرید کھلوسن ہوسی جدوں قیامت مہر مبین نوشاہی اختر کھلا فیض گنجوری
حرمت پیر شرافت صاحب کر سایاں منظوری

Marfat.com

حضرت برخوردار صاحب ہے بحر فقر وچ تردا　　نوشہ حاجی گنج بخش نے دسیا راہ فقر دا
نالے سر دستار پہنائی مالک کیتا گھر دا　　جگ وچ ہوئی مشرق مغرب دورو دور مشہوری
حرمت پیر شرافت صاحب کر سایاں منظوری

حضرت شاہ شریف احمد ہے افضل وچ نوشاہیاں　　بیٹھے کھول میخانہ نوری بھر بھر دین صراحیاں
میں بھی بیعت اونہاں دی ہو یا کرسن دور سیاہیاں　　ذوق محبت دا دیہ کاسہ درجہ پاں منصوری
حرمت پیر شرافت صاحب کر سایاں منظوری

خادم نوشاہیاں دا اختر باہر حد شماروں　　بخشن گے پھل وحدت والا اس اپنی گلزاروں
ہاں مشتاق نوشہ دے در دا خیر ملے درباروں　　بے امید نہ ہوویں اختر مل جاسی مزدوری
حرمت پیر شرافت صاحب کر سایاں منظوری

(ایضاً، ص ۱۶۸)

اختر صاحب کی کافیاں، نظمیں، دوہڑے بہت ہیں۔ طوالت کے خوف سے نہیں لکھے گئے۔
ایک لہر بحر لکھی جاتی ہے:

یا نوشہ پیر ، رخ تنویر ، دئیں آدھیر ، ہویا اسیر
پئے زنجیر ، دسیں تصویر ، چھٹا اے نیر ، ہے دم اخیر
طالب دیدار دا
بنی دشوار ، ہویالاچار ، ونجاں کی پار ، غماں دا بھار
ہے بے شمار ، دسیں چمکار ، سوہنی سرکار ، ہاں عاشق زار
تیرے دربار دا
وچ ساہن پال ، ہویا اے لال ، ہے بے مثال ، بڑا اقبال
جو کرے سوال ، چا کرے نہال ، نہ جھلے جھال ، جو کرے جمال
سوہنی سرکار دا
اختر چور ، ہویا مخمور ، بڑا مجبور ، چا بخش قصور
رہواں کیوں دور ، دیہ جام طہور ، وانگوں منصور ، کراں منظور
میں جھوٹا دار دا

(ایضاً، ص ۱۶۹)

Marfat.com

نعت شریف

بطرز: دلا ٹھہر جا یار دا نظارہ لین دے

دلا رب دے حبیب دا نظارہ لین دے

نوری روضے دیاں جالیاں دے نال کھین دے

سوہنا مرسلاں دا تاج ، جس دا معجزہ معراج سارے انبیا تے اولیا نے در دے محتاج
موڑ نجدیا نہ سانوں قدماں چ ڈھین دے دلا ربّ دے حبیب دا نظارہ لین دے
حُبّ ہر شے توں بھاری ، کیتی تھم نے بھی زاری توں تے ہیں انسان ، کاہنوں کریں انکاری
تک جلوہ تے ذات خدائی کہن دیہے دلا رب دے حبیب دا نظارہ لین دے
آیاں پتھروں صداواں ، ایہ تے نبی اے سچاواں سایہ نظری نہ آیا ، سر تے رہندیاں نے چھاواں
مُلاں مسلے ایہ الٹے توں کول رہن دے دلا رب دے حبیب دا نظارہ لین دے
اختؔر آپ نے بلایا ، چن ٹکڑے ہو آیا گوشت بول سناندے میں وچ زہر ملایا
جیہڑے مندے نہیں اونہاں نوں توں پاسے بہن دے دلا رب دے حبیب دا نظارہ لین دے

(ایضاً ص ۳۳)

اختر صاحب بتایا کرتے تھے کہ انہوں نے شاعری کا آغاز عبدالکریم عباسی * نوشاہی صاحب کی شاعری سے متاثر ہو کر کیا۔ جب وہ ۱۳۷۳ھ میں عباسی صاحب کے پختہ مکانات تعمیر کرنے چلھل گئے تو وہاں سے پہلی دفعہ نذر * مولیٰ نوشاہی صاحب ، ساہن پال رنوشہ پور کے نام منظوم خطوط لکھے۔ اختر صاحب کی منظوم تصانیف کا مفصل تعارف حسب ذیل ہے:

۱۔ *گلزار عاشقاں المسوسوم بہ قصہ مرزا صاحباں*: ۱۴ جمادی الاول ۱۳۷۵ھ/۲۹ دسمبر ۱۹۵۵ء کو تصنیف کیا۔ اس میں ۱۴۰۰ اشعار ہیں (ص ۸۴)۔ قصہ بیان کرنے سے پہلے شاعر نے مدح حق تعالیٰ ، نعت فخر موجودات ، مدح خلفاے اربعہ ، مدح امام حسن و حسین ، مدح سید عبد القادر جیلانی ، مدح حاجی محمد نوشہ گنج بخش ، مدح سید شرافت نوشاہی ، خطاب بطبع خود اور نالۂ درد فراق کی نظمیں شامل کی ہیں۔ مرزا و صاحباں کا یہ قصہ اس روایت کے مطابق ہے کہ مرزا کی پیدائش حضرت نوشہ گنج بخش کی دعا سے ہوئی تھی اور وہ ان کا عقیدت مند تھا اور شیخ عبدالرحمان پاک نوشاہی بھڑی والا کا مرید ہوا۔ پنجابی قصوں کی پرانی روش کے مطابق اس کے تمام عنوانات فارسی نثر میں ہیں۔ شاعر نے قصے کی تمہید یوں باندھی ہے:

Marfat.com

ساہن پال دے واسیو سنو میری گفتار — میں ڈیرہ چک چناب تھیں چلیا ہو تیار
نیں راوی دے کاچھلے دانا باد دیار — جتھے دھواں دھکھایا عشق نے ، ساہ کیتی گلزار
اوتھے طالب اک رحمان دا کھرلاں دا سردار — اونہوں مرزا مرزا آکھدے لوکی سب پکار
سب کھول بیان سناوساں جو عشقے دی کار — جویں وچ مسیتی لکیاں کیتے قول قرار
جویں خط صاحباں نے لکھیا آیا مرزا یار — پھر صاحباں نوں لے نسیا ہو کے بہت ہوشیار
جویں بیٹھ جنڈورے جُھمرے سُتے کھیس کھلار — جویں تیر چلاے ماہنیاں مات کیتے رخسار
مڑ کھرلاں فوجاں چاہڑیاں ہتھ پکڑے ہتھیار — اونہاں ویر ٹکایا آن کے سیال دتے سب مار
میں ساری کھول سناوساں پچھو، سچ نتار — جیوں کر اگلے راویاں دتی اے اخبار
میں طالب نوشہ پیر ، دا دھم جدھی سنسار — ہن اختر سوریں پیر نوں بیڑا ہوی پار

یہ قصہ سید بشیر احمد شاہ بشارت* قادری نوشاہی نے جون ۱۹۵۶ء میں آفتاب عالم پریس، لاہور سے چھپوا کر انجمن سادات نوشاہیہ گجرات، ساہن پال شریف سے شائع کیا۔ ۸۸ صفحات۔ اس پر سید سعید الظفر نوشاہی نے شاعر کا تعارف اور شاہد* رضا شرافتی اور غلام مصطفیٰ نوشاہی* نے منظوم پنجابی تقاریظ اور شرافت* نوشاہی نے فارسی قطعات تاریخ لکھے ہیں۔

۲۔ *سیرۃ الرسول المعروف شاہ نامۂ مصطفیٰ* : شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۱، ص ۲۱۷ میں اس کا سال تصنیف ۱۳۷۴ھ/۵۴۔۱۹۵۵ء لکھا ہے، لیکن خود شاعر نے سال تصنیف ۱۳۸۰ھ/۶۰۔۱۹۶۱ء بتایا ہے:

گئے ہجرتوں تیراں سو سال اتی سکہ چل رہیا پاکستان دا اے
بیٹھا تخت تے خان ایوب جنرل کردا قصد بہو قوم جگان دا اے

(''کتاب بنان دا سبب''، ص ۵)

سیرۃ الرسول کے نسخۂ بخط شاعر میں بھی ابتدا میں یہ نثری جملہ موجود ہے: ''۱۳۸۰ھ کو یہ کتاب *شاہ نامۂ مصطفیٰ* شروع کی گئی'' (ص ۱) اور اختتام پر یہ جملہ موجود ہے ''۱۳۸۵ھ کو ختم ہوئی'' (ص ۲۶۶)۔ لہٰذا اس کا عرصۂ تصنیف ۸۰-۱۳۸۵ھ ہی ہے۔ یہ کتاب بھی انہوں نے اعلیٰ حضرت نوشاہی کی ترغیب پر لکھی:

نوشہ پیر چناب دے کنڈے تے ، جنہوں ملک پنجاب سب جاندا اے
ساہن پال دے وچ دربار عالی ، شہرہ ہر تھاں آپ دی شان دا اے
دادا پیر غلام مصطفیٰ میرا ، عالی فخر ایسے خاندان دا اے
کامل ولی اللہ ، صادق مرد اشرف ، عاشق پاک کلام قرآن دا اے
اک دن بیٹھیاں لگے فرمان مینوں ذکر لکھنا شاہ سلطان دا اے
ہوش نال تاریخاں دی چھانٹ کر کے نکتہ کھولنا ایس بیان دا اے

Marfat.com

ذکر پاک محمد مصطفیٰ دا ہر گل کولوں اچے شان دا اے
چھڈ قصیاں کوڑ کہانیاں نوں اعلی شرف سچی داستان دا اے

(''کتاب بنان داسبب''، ص۵ ملخصا)

اختر صاحب نے اس کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے اہم واقعات اور سیرت کے نمونے منظوم کیے ہیں۔ شاعر نے ہر واقعہ الگ الگ قافیہ اور ردیف میں نظم کیا ہے اور حاشیے میں سیرت کی معروف کتابوں مثلاً سیرت ابن ہشام، رحمۃ للعالمین، سیرۃ النبی شبلی نعمانی وغیرہ سے اقتباسات اور حوالے دیے ہیں۔ اس کتاب کے شروع میں ''زمانے دا حال'' عنوان کے تحت جو نظم لکھی گئی ہے وہی بطور انتخاب پیش خدمت ہے۔ یہ نظم اس کتاب کی تصنیف کی ضرورت پر بھی روشنی ڈالتی ہے۔

اج کل برا زمانے دا حال ہویا ، وقت گذر گئے عیش بہار دے نے
نال جنہاں دے صلح دی گل کریے اگوں ستم دی تیغ الار دے نے
اک دوئے دا چوسدے خون مسلم ، واقف کار نہ مہر پیار دے نے
جذبے رہے نہ اوہ اسلام والے ، صدی چودہویں حال خوار دے نے
وکھوں وکھ مذہب ہر کوئی پھڑی پھردا ، نائیں گھیو تے چھاہ نتار دے نے
وگی خزاں اسلام دے باغ اتے ، کلیاں پھل غنچے دم دم ہار دے نے
مسلمان ستے وچ غفلتاں دے ، دم غیرتی مول نہ مار دے نے
بیٹھے چھوڑ ایمان قرآن تائیں ، واقف مول نہ رہے اسرار دے نے
دیندے زور افسانیاں ناولاں تے ، ہوے بڑے پیار اخبار دے نے
داڑھی رکھنے دا وڈا عیب جانن ، دے کے لباں نوں وٹ سنوار دے نے
آکڑ خاں ، مغرور لنگور وانگوں ، اک دوے دی نقل اتار دے نے
فیشن نت نویں سروں ہون تازہ ہوے گرم بازار اس کار دے نے
سگریٹ پیونے ، کھاونے پان تازہ ، منہ رنگے ہوے مثل خونخوار دے نے
طرح طرح زمانے دے رنگ بدلے ، نقشے عجب عجیب رخسار دے نے
چالے دیکھ کے امت محمدی دے نین خون دی ندی گذار دے نے
پڑھے کون قرآن حدیث تائیں ، انگلش سائنس نوں خوب ابھار دے نے
ہر کوئی داو تے پیچ دی گل کردا ورتے آن کے قہر قہار دے نے
عالم چھڈ اسلام نوں علم ویچن ، مسلے ہور ای ہور پکار دے نے

(ص۴)

Marfat.com

سیرۃ الرسول کا نسخہ، بخط شاعر بڑی تقطیع پر ۲۶۶ صفحات (۱۷ سطور فی صفحہ) موجود ہے۔

۳۔ *قصہ ہیر رانجھا*: یہ قصہ پنجاب پریس، لاہور سے طبع ہو کر شیخ محمد سعید تاجر کتب، پبلشر، لاہور نے شائع کیا۔ ۴۰ صفحات۔ اس ایڈیشن میں ناشر نے قصے کے ابتدا میں موجود مناقبات مشایخ نوشاہیہ پر مشتمل نظموں کو شامل نہیں کیا ہے۔ جب کہ *شریف التواریخ* (ج ۳، ح ۱۱، ص ۲۲۳) میں ان میں سے ایک نظم نقل ہوئی ہے۔

۴۔ *وحدت دے پینڈے عرف قصہ ارشاد بیگم*: آغاز تصنیف ۶ شوال ۱۳۸۳ھ/۲۱ فروری ۱۹۶۴ء، اختتام تصنیف ۶ ذی الحجہ ۱۳۹۲ھ/۱۲ جنوری ۱۹۷۳ء، یہ ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کے فسادات کا اک سچا واقعہ ہے۔ دہلی میں فیض الحسن نامی تاجر کی بیٹی ارشاد بیگم اپنے ماں باپ سے بچھڑ جاتی ہے اور کرپا سنگھ نامی سکھ کے ہتھے چڑھ جاتی ہے۔ وہ اسے سکھ پنت اختیار کرنے کو کہتا ہے لیکن ارشاد بیگم دین اسلام پر قائم رہتی ہے۔ کرپا سنگھ اسے اپنے گھر میں قید کر دیتا ہے۔ کرپا سنگھ کا بیٹا سندر سنگھ ارشاد بیگم کی زبان سے اسلام کی تعلیمات سن کر متاثر ہوتا ہے اور مسلمان ہو جاتا ہے اور اسلامی نام غلام رسول اختیار کرتا ہے۔ بعد میں اس کی بہن سوماں (اسلامی نام رسول بی بی) اور والدہ شانتی (اسلامی نام زینب) اور والد کرپا سنگھ (اسلامی نام عبداللہ) بھی مسلمان ہو جاتے ہیں۔ یہ سارا خاندان ارشاد بیگم کے ساتھ ہجرت کر کے لاہور آتا ہے۔ یہاں ارشاد بیگم کی اپنے بچھڑے ہوئے ماں باپ سے ملاقات ہوتی ہے اور غلام رسول اور ارشاد بیگم کی شادی ہو جاتی ہے۔ اختر صاحب نے یہ قصہ بھی اعلیٰ حضرت نوشاہی * کی ترغیب پر لکھا۔

لکھی ایہ کتاب ارشاد بیگم بدھا ہویا ساں کے اقرار دا میں
دادا پیر غلام مصطفیٰ میرا امر منیا اوس ابرار دا میں

(ص ۱۱)

یہ قصہ لکھتے وقت اختر صاحب کے پیش نظر محمد حسین ساکن ٹھٹھہ راجیاں کا تصنیف کردہ قصہ تھا۔ اختر صاحب کے قصے کے ابتدا میں حمد، نعت، چواں یاراں دی صفت، منظر کربلا، پیراں دا پیر، حاجی نوشہ گنج بخش، میرے پیر صاحب، فانی زندگی، عشق دیاں کھیڈاں، دل دی حقیقت، کتاب بنانے دا سبب، دل دریا دیاں موجاں عنوانات سے نظمیں ہیں۔ اس کے بعد اصل قصہ شروع ہوتا ہے۔ اس قصے سے اس مقام سے ایک انتخاب پیش کیا جا رہا ہے جب سندر سنگھ اسلام کی تعلیمات سے متاثر ہو چکا ہے اور اس کے معمولات کچھ کچھ بدلتے جا رہے ہیں اور اس کی ماں شانتی اسے سمجھاتی ہے:

ماتا شانتی رو رو پچھدی اے کہی دل نوں پئی تریڑ بچہ
کتنے روز ہوے پریشان تینوں، ہاے دس کوئی گل نکھیڑ بچہ
کوئی روگ ای دس علاج کریئے، نائیں ہنجواں تھیں جاماں سیڑ بچہ
اٹھ کپڑے بدل اشنان کر کے، مٹی وچ نہ دہی کھدیڑ بچہ

Marfat.com

کتنے ہو گئے اج سکول ناغے ، منشی دے گا چَم اُچیڑ بچہ
جے نا دھیان کریں آخر فیل ہوسیں ،لیسن نال دے سبق نبیڑ بچہ
تیرے فکر تھیں باپ حیران ہویا ، ویکھ اس دی عمر اَدھیڑ بچہ
ٹنڈاں بھجسن دَماں دی ماہل دیاں پُٹھا کھوہ وجود نہ گیڑ بچہ
سرتوں واریئے چُک گرنتھ تیرے ، جن بھوت جے کر گیا چھیڑ بچہ
ماں واریاں میں ، نائیں چپ چنگی اختر کوئی تے گل نبیڑ بچہ
(ص ۳۷)

اس قصے کا بخط شاعر نسخہ ۹۰ صفحات میں موجود ہے۔

۵۔ *عقیدت دے پھل*: اس عنوان سے شاعر نے اپنا جو کلام جمع کیا ہے۔ وہ حسب ذیل ترتیب کے مطابق ہے: سی حرفی شان معراج شریف (ص ۱-۱۰)؛ دوہڑہ جات فضیلت معراج (ص ۱۱-۱۷)؛ مسدس معجزہ نبوی (ص ۱۸-۲۱)؛ سی حرفی مدح غوثیہ (ص ۲۲-۳۱)؛ سی حرفی غنچہ نوشاہی ، سال تصنیف ۸ رمضان ۱۳۷۴ھ (ص ۳۱-۳۹)؛ مسدس در مدح حضرت نوشہ گنج بخش تاریخ تحریر ۱۹۷۳ء (ص ۴۰-۴۱، ۱۱۱-۱۱۳)؛ کل نفس ذائقہ الموت (ص ۴۱-۴۳)؛ نوشہ دا میخانہ، ۱۱ دوہڑے (ص ۴۳-۴۶)؛ پھل دی سرگذشت، مسدس، تاریخ تحریر یکم جنوری ۱۹۷۳ء (ص ۴۷-۵۰)؛ شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی ، تاریخ تصنیف ۱۳۷۴ھ (ص ۵۱-۵۹)؛ شان شرافت ، دوہڑے (ص ۶۰-۶۶)؛ مکتوب بطرف اعلیٰ حضرت نوشاہی ، ۲ عدد (ص ۶۷-۷۴)؛ مکتوب بطرف شرافت نوشاہی ، ۲ عدد (ص ۷۴-۷۹)؛ لہر بحر (ص ۸۰-۸۲)؛ باراں ماہ اختر (ص ۸۳-۸۶)؛ دوہڑے (ص ۸۷-۹۱)؛ سی حرفی عاشق دی پکار (ص ۹۲-۱۰۰)؛ سی حرفی ہجر دے انگیارے ، تاریخ تحریر ۳ جنوری ۱۹۷۳ء (ص ۱۰۱-۱۰۹)؛ دوہڑے (ص ۱۱۰)؛ مدح جناب نوشہ گنج بخش، مسدس، تاریخ تحریر ۳ جنوری ۱۹۷۳ء (ص ۱۱۱-۱۱۳)؛ کشمیر نوں چل (ص ۱۱۴-۱۱۷)؛ سی حرفی عشق دے لانبو (ص ۱۱۸-۱۲۶)؛ سی حرفی ہجر دے مواتے ، نامکمل حرف 'ق' تک (ص ۱۲۷-۱۳۳)؛ دوہڑے (ص ۱۳۶-۱۳۸)؛ زرعی نظماں (ص ۱۳۸-۱۴۰)؛ باراں ماہ در فراق مرتاض احمد ولد نذیر اختر (م: ۷ ہاڑ [۲۱ جون] ۱۹۷۴ء) ۲ عدد، تاریخ تصنیف ۲۷ دسمبر ۱۹۷۴ء (ص ۱۴۱-۱۴۸)؛ باراں ماہ فراقیہ ، تاریخ تصنیف ۲ جنوری ۱۹۷۵ء، (ص ۱۴۹-۱۵۲)؛ سی حرفی حقیقت نوشاہی تاریخ تصنیف ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء (ص ۱۵۳-۱۶۲)؛ میرے پیر صاحب (ص ۱۶۳)؛ سی حرفی ہیر رانجھا، نامکمل حرف 'لا' تک (ص ۱۶۵-۱۷۴)۔ عقیدت دے پھل کا نسخہ بخط شاعر ۱۷۴ صفحات (۱۴ سطور فی صفحہ) موجود ہے۔

۶۔ *قصہ سسی پنوں*: یہ مرزا صاحباں، ہیر رانجھا، شاہ نامۂ مصطفیٰ، وحدت دے پنیڈے، نبیاں دا سرکردہ سے بعد

Marfat.com

کی تصنیف ہے (''کتاب دا خاتمہ''، ص ۲۰۵-۲۰۶) اور ۱۳۹۷ھ/۱۹۷۷ء سے پہلے کی تصنیف ہے (شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۱، ص ۲۱۷)۔ اصل قصے سے پہلے حمد، نعت، پیراں دا پیر جناب دستگیر، حضرت نوشہ گنج بخش، حضرت پیر سید شریف احمد شرافت نوشاہی، ساقی نامہ، دل دیوانہ، عنوانات سے نظمیں ہیں۔ شاعر نے ہر واقعہ دوہڑے کی صنف میں بیان کیا ہے یعنی چار چار ہم قافیہ مصرعے رکھے ہیں۔ ایک ایک واقعہ میں کئی کئی دوہڑے ہیں۔ اس قصے کا نسخہ بخط شاعر جو انہوں نے [۲۰ محرم ۱۳۹۸ھ/] یکم جنوری ۱۹۷۸ء کو لکھنا شروع کیا اور ۹ ذی الحجہ ۱۳۹۸ھ/۱۱ نومبر ۱۹۷۸ء کو ختم کیا، ۲۰۶ صفحات (۱۴ سطور فی صفحہ) موجود ہے۔

۷۔ *آثار اختر*: یہ پنجابی متفرق کلام ہے۔ اس میں چھ دوہڑے، تیرہ نعتیں، تین غزلیں اور ایک نظم 'وحدت دے پھل' موجود ہے۔ یہ ۱۹۷۳ء سے پہلے کا کلام ہے۔ اور بخط مصنف ۲۳ صفحات میں موجود ہے۔ اسی کلام میں سے کچھ *یادگار اختر* میں بھی درج ہے۔ *آثار اختر* نام میرا تجویز کردہ ہے۔ تاکہ اس دفتر (کاپی) کی دوسرے دفتروں سے تمیز ہو سکے۔

۸۔ *یادگار اختر*: اس میں بھی متفرق پنجابی کلام ہے۔ ۲۴ نعتیں، ایک مدح شیخ عبدالقادر جیلانی، ۶ کافیاں در مدح حضرت نوشہ گنج بخش، ۴۰ غزلیں (بعض غزلوں کے اختتام پر دسمبر ۱۹۷۸ء کی تاریخ درج ہے۔)، غم دے موتی، غم دے نالے، وحدت (وہی نظم جو ''وحدت دے پھل'' کے عنوان سے *آثار اختر* میں نقل ہوئی ہے۔)، دو نظمیں در شان رمضان، دو نظمیں در مدح قائداعظم، ۳۱ نعتیہ دوہڑے، مسدس حضوردی پیدائش (تاریخ تحریر ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۹ء)، ترجمہ سورۂ یٰس، ۱۸۰ اشعار (مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۸۰ء)، ترجمہ سورہ رحمان، ۶۸ اشعار، (مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۸۰ء)، ترجمہ سورۂ ملک، ۳۶ اشعار (مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۸۰ء)، ترجمہ درود تاج، ۲۳ اشعار (مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۸۰ء)۔ یہ چاروں تراجم ایک ہی وزن میں ہیں۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم کا یہ ترجمہ کیا ہے:

نام اللہ دا لے کر ٹوراں ، جس نوں سب وڈیایاں
بے حد مہر ، محبت ، رحمت ، بخشے سب گناہیاں

یادگار اختر ۱۳۲ صفحات میں بخط شاعر موجود ہے۔ یہ نام بھی میرا تجویز کردہ ہے۔ اس کے آخر میں میں نے اختر صاحب کا وہ مرثیہ نقل کر دیا ہے جو انہوں نے اپنے شیخ طریقت سید شرافت نوشاہی (م ۲۲ رمضان ۱۴۰۳ھ) کی یاد میں لکھا ہے۔ چوں کہ ان کا یہ کلام ان کے کسی دوسرے مجموعے میں نقل نہیں ہوا، اس لیے یہاں محفوظ کر دیا گیا ہے۔

سید پیر جناب شریف احمد سانوں ہجر وچ پا کے چلے گئے نے
گلستان محبت دیاں بلبلاں نوں فرقت وچ تڑپا کے چلے گئے نے
بے مثل اخلاق تے صدق اعلیٰ ، انس پیار جتا کے چلے گئے نے
علم و ادب عرفان دا نور چک وچ اوہ تے جگمگا کے چلے گئے نے

Marfat.com

عاشق خاص رسول قرآن دے سن ، یاری توڑ نبھا کے چلے گئے نے
پیشوا شریعت تے شیخ کامل ، مخفی راز سمجھا کے چلے گئے نے
ہائے کیڈیاں مجلساں سوہندیاں سن سخن پھل برسا کے چلے گئے نے
تشنہ دلاں نوں وحدتی مٹ وچوں ساقی جام پلا کے چلے گئے نے
آہے آپ سلطان مورّخاں دے ، خاندان جگا کے چلے گئے نے
علم فقہ ، حدیث ، قرآن ، حکمت ، شمع فقر چمکا کے چلے گئے نے
تصنیفات دا نہیں شمار کوئی اک دریا بہا کے چلے گئے نے
پیاں بیٹھکاں ہن ویران دسن جتھے آسن لگا کے چلے گئے نے
دھندو کار غبار جہان دسے نوری مکھ چھپا کے چلے گئے نے
فرقت وچ پئے در و دیوار روندے جتھے رونقاں لا کے چلے گئے نے
لبھناں نہیں ایناں مہربان کوئی شفقت کرم کما کے چلے گئے نے
گلاں آپ دیاں کدے بھلیاں نہیں خُلق نال سنا کے چلے گئے نے
رہسی سدا جناب دا نام روشن نرا ایہہ نہیں آ کے چلے گئے نے
کسے نال مخالفت نہیں کیتی سب نوں میل ملا کے چلے گئے نے
ساڈی سوہنیاں ایہہ بدقسمتی اے سجن کنڈ ولا کے چلے گئے نے
بلبل چہکدے سن ، گلشن مہکدے سن ، سمیں بہار وکھا کے چلے گئے نے
خزاں موت نے توڑ وچھوڑ دتے ، خوشبو صدق مہکا کے چلے گئے نے
لکھے تذکرے کئی خنوادیاں دے ، روشناس فرما کے چلے گئے نے
نوشہ پیر دی ساری اولاد تائیں مُڈھ مول بتا کے چلے گئے نے
اپنی ہتھیں 'شریف التواریخ' دیاں جلداں دو چھپوا کے چلے گئے نے
جلد تیسری نال رضاء اللہ آپ شروع کرا کے چلے گئے نے
گفتگو ایسی پھل برسدے سن ، محفل باغ سجا کے چلے گئے نے
شوق لگن تھیں محنتاں رہے کردے تاج آفرین پا کے چلے گئے نے
اختر آے سدّے جدوں رب ولوں سوہنے مسکرا کے چلے گئے نے

دوہڑہ

عالم ، فاضل ، مورخ ، ادیب ، شاعر صفتاں پئے کردے میرے پیر دیاں
جویں نال تحقیق تحریر کیتی منیاں ہستیاں برصغیر دیاں

Marfat.com

گلاں حشر تک ہوندیاں رہن دیاں کامل شیخ اس روشن ضمیر دیاں
اختؔر چمکدے موتی اچھال رہیاں ندیاں آپ دی خاص تحریر دیاں

اختر صاحب حج بیت اللہ اور زیارت روضۃ النبی کے لیے ۲۶ ذیقعد ۱۴۱۰ھ/۲۰ جون ۱۹۹۰ء کو گھر سے روانہ ہوئے اور حج اور زیارت سے مشرف ہو کر ۱۶ محرم ۱۴۱۱ھ/۱۸ اگست ۱۹۹۰ء کو واپس گھر پہنچے۔ اس سفر کی مختصر روداد بھی بطور روزنامچہ اختر صاحب نے اردو نثر میں لکھی ہے۔

اختر صاحب نے شاہ نامہ مصطفیٰ والے دفتر کے ابتدائی اور آخری اضافی اوراق پر اپنی دو جدید نظمیں یادداشت کی ہیں۔ نظم ''دل دی آواز'' کے ساتھ ۱۵ اپریل ۱۹۸۵ کی تاریخ درج ہے۔ دوسری نظم ''پچھلیاں یاداں'' کے ساتھ کوئی تاریخ تو درج نہیں ہے لیکن یہ مانو چک میں آمد (یعنی ۱۹۷۳ء کے بعد) لکھی گئی۔ دونوں نظمیں بہت عمدہ ہیں اور ان کے آخری سالوں کی یادگار ہیں۔ ان میں سے پہلی نظم 'دل دی آواز' بطور یادگار نقل کی جاتی ہے۔

- وہلے وقت جاں وکھرا بیٹھناں ہاں اللہ جاندا گذرے جو باب میرے
چنتا فکر دلیلاں وچہ محو ہو کے موتی اکھیوں کرن شہاب میرے
سوچاں سوچدا کِتے دا کِتے ٹر جاں ہوندی ہتھ وچ قلم کتاب میرے
ہن تے سال چورنجواں آن چڑھیا گذرے کئی اگے انقلاب میرے
طائر طبع دا کرے پرواز جیوں کر آون پیش منظر بے حساب میرے
بیت الحرم دا کدی طواف کرناں ، کدی لباں اندر زمزم آب میرے
چماں روضے رسول دیاں جالیاں نوں ، ہوندے سفر ایہ وچ حجاب میرے
کدی مسجد نبوی دی شان ویکھاں ، سجدے شوق دے وچ محراب میرے
لکھاں پیا حسان دے وانگ نعتاں ، کرسن کرم رسالت مآب میرے
نوشہ پیر دے پاک دربار اندر شعر گونجدے رہن جناب میرے
سوہنے پیر شرافت دی نال برکت ہوون دور سارے اضطراب میرے
شعراں وچ توصیف حضور دی اے حُلے کھنڈدے وانگ گلاب میرے
ساہن پال وچ واس قدیم دا سی جتھے پیر نوشہ عالم تاب میرے
مانو چک وچ ہن گذران ہوئی سارے جاندے یار احباب میرے
نکتے کجھڑے پیر سمجھا دتے ہوے کم سارے کامیاب میرے
اختؔر پیر نوشہ گنج بخش ہادی پچن مشکلاں وچ شتاب میرے

اختر صاحب کے کلام کے مذکورہ بالا تمام مطبوعہ اور قلمی مجموعے ان کے منجھلے بیٹے مرزا فیاض احمد صاحب مانو چک،

Marfat.com

ضلع منڈی بہاء الدین کے پاس موجود ہیں۔ اوران کی ایک عکسی نقل شفیق الرحمان شفیق* نوشاہی صاحب کے پاس بھی محفوظ ہے۔ میں نے یہ تمام مجموعے (اصل) نومبر ۲۰۰۱ء میں دیکھے ہیں اور ان سے اس تذکرے کے لیے استفادہ کیا ہے۔ خدا کرے ان کے اخلاف اس قیمتی کلام کو محفوظ رکھ سکیں۔

اختر صاحب کی سی حرفی *شانِ سرکار دو عالم محمد مصطفیٰ*، رشید اینڈ کمپنی، لالہ موسیٰ، بلا تاریخ، ۸ صفحات شائع ہوئی۔

اختر صاحب کے پنجابی کلام کا ایک انتخاب میں نے *پھلاں بھری چنگیر* کے نام سے مرتب کیا جو ۳۲ صفحات میں ۱۳۹۷ھ/۱۹۷۷ء میں ایس ٹی پرنٹرز، راولپنڈی سے طبع ہو کر مکتبۂ نوشاہیہ ساہپال شریف سے شائع ہوا۔ اختر صاحب نے ۱۶ ذیقعدہ ۱۴۱۴ھ/۲۸ اپریل ۱۹۹۴ء کو وفات پائی اور مانو چک میں دفن ہوئے۔ نیز دیکھیے *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۱۱، ص ۲۱۵-۲۲۶۔ عارف نوشاہی

اروڑے شاہ، شمسہ

نام اروڑے شاہ، بافندہ تھا۔ بیعت طریقت بابا منگے شاہ شمسہ والا سے تھی۔ وہ مرید بابا بہادر شاہ شمسہ والا کے۔ اپنے پیرانِ طریقت کا سجادہ نشین تھا۔ بارعب و با اقبال تھا۔ ۹ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ/۲۵ جنوری ۱۹۱۵ء کو وفات پائی۔ مزار شمسہ، ضلع شیخوپورہ میں ہے۔

پنجابی میں اشعار کہتا تھا۔ قافیہ وردیف کا کچھ خیال نہ تھا۔ نمونۂ کلام:

(۱)

بابا بہادر شاہ کی مدح میں

تیرے در پہ ہوں سوالی یا پیر بہادر شاہ جی — کرو مہر کی اک نگاہ جی یا پیر بہادر شاہ جی
میں پیاسا ہوں دیدار کا دینا مولا کے نام جی — مر ہی نہ جاواں بے گناہ جی یا پیر بہادر شاہ جی
ہجر سے بیماری بہت ہے کرتا نہیں دوا کوئی — شاید آپ کے نام جنت میں ملے جگہ جی یا پیر بہادر شاہ جی
اروڑے شاہ میرا نام ہے سگ ہاں تیرے دربار کا — دینا دیدار نزع کے وقت آ جی، یا پیر بہادر شاہ جی

(۲)

ہر گھر میں ہے نظارہ میرے پیر بہادر شاہ کا — پر لطف ہے گھر سارا میرے پیر بہادر شاہ کا
غنچہ ہے ہر گل میں اور گل ہے ہر کلی میں — روشن چراغ سارا میرے پیر بہادر شاہ کا
در شمسہ سرمدی ہے مکہ کی شکل یارو — ایسا ہی نور سارا میرے پیر بہادر شاہ کا

Marfat.com

(۳)

الف کہتا ہوں ہر دم سے، میرا گھر ہے شمسہ شریف
جس طرح انسان کا ایمان ہے مان ہے شمسہ شریف

جس طرح یعقوب کو پیار تھا یوسف کا کبھی
میرا بھی دل یہی چاہتا ہے کہ ہو شمسہ شریف

صاحب بہادر ولی ہیں اور سخی ہیں مان لے
جس طرح سخاوت کی کشتی ہے شمسہ شریف

میں عاجز کی ہر وقت التجا اور دم دم ہے دعا
کہ میری یہیں تربت ہو جو ہے شمسہ شریف

اروڑے شاہ میرا نام ہے میں سگ ہاں تیرے دربار دا
پکارتا ہر وقت ہوں ہجرت ملے شمسہ شریف

(فیض محمد شاہی، ج ۳، ص ۷۸۷)

نیز دیکھیے شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۴-۵

اسلم، مکّی اصحاباں والی

نام محمد اسلم، تخلص اسلم ہے۔ والد کا نام بشیر احمد ولد حاجی شاہ محمد، قوم ساہنسی بھٹی تھا۔ مکی اصحاباں والی چک ۴۶۰، ضلع شیخوپورہ میں سکونت رکھتا ہے۔ ۸ رجب ۱۳۷۱ھ/۱۳ اپریل ۱۹۵۲ء کو بعمر بارہ (۱۲) سال میری بیعت ہوا۔ پیشہ کاشتکاری کرتا ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بعمر سینتیس (۳۷) سال موجود ہے۔

اس کی زبان سے ایک سی حرفی ''فراقِ شرافت'' نام موجود ہے۔ جس سے چار اشعار یہاں لکھے جاتے ہیں:

ث ثابتی نال میں پیر پکڑے چھڈاں مول نہ پیر شریف احمد
جاواں پاک دربار تے فیض پاواں ویکھاں مکھ تنویر شریف احمد
میرے پیر دی شان نہ ہور کوئی سوہنا با توقیر شریف احمد
رہے نت پکاردا یار اسلم دیہو دید تطہیر شریف احمد

(جذبات عشق، ج ۱، ص ۳۱۱)

ح حالتاں بہت خراب ہویاں جہڑے پیر دا راز نہیں پان والے
دو جگ وچ کتے نہ ملے ڈھوئی منکر جو نے نبی دی شان والے

Marfat.com

سوہنا پیر تطہیر شریف احمد نکتے دسدا خوب عرفان والے
اسلم کھلے نے فیض دے گنج نوری پاون درتے سیس جھکان والے

(ایضاً، ص۳۱۳)

ز زور نہ چلدا مول کوئی ہووے کون دَسّے ساہن پال جا کے
سوہنا پیر جناب شریف احمد ڈیرہ لا بیٹھا خوش حال جا کے
کتھوں اینیاں قسمتاں مُجھ دیاں ویکھاں آپ میں نوشہ والال جا کے
ہووے خوشی تھیں دل گلزار گلشن اسلم پیواں میں جام زلال جا کے

(ایضاً، ص۳۱۳)

لا لایاں پیارے دے نال اکھیں چمکی جدوں تصویر محمدی اے
اکی جلویوں سڑن کوہ طور لکھاں ایسی تیز تنویر محمدی اے
سوہنا ماہ کنعان جہان اتوں حسن بے نظیر محمدی اے
اسلم ویکھیے میم دا چُک پردہ صورت رب قدیر محمدی اے

(ایضاً، ص۳۱۹)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۱، ص ۱۴

اسلم، حاصل پور

ان کا نام محمد اسلم، تخلص اسلم ہے۔ والد کا نام مولوی اللہ رکھا ہے۔ چک ۱۶۰ نہر مراد، ڈاک خانہ چک ۱۶۱ نہر مراد، تحصیل حاصل پور، ضلع بہاول پور میں سکونت ہے۔ ان کے والد وہاں کے امام مسجد ہیں۔ مشرباً اہلحدیث ہیں۔ ان کی ولادت ۱۳۵۹ھ/۱۹۴۰ء میں ہوئی۔ سکول کی تعلیم پائی۔ اب ہیڈ ماسٹر ہیں۔ یکم ربیع الاول ۱۳۹۵ھ/۱۵ مارچ ۱۹۷۵ء کو سائیں غلام رسول اعظم گوجروی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہیں۔

پنجابی زبان میں شعر کہتے ہیں۔ بیعت ہونے کی ساری سرگذشت انہوں نے نظم کی ہے جو یہ ہے:

اول حمد خدا دی ذات عالی جس سلسلہ کل چلایا اے
پھر بھیج درود رسول تائیں شافع حشر نوں کُل دا آیا اے

Marfat.com

چارے یار رسول مقبول سندے ڈنکا دین دا جہاں بجایا اے
سید غوث الثقلین ہے پیر میرا بیڑا ڈبیا جس ترایا اے
حاجی نوشہ ہے پیر نوشاہیاں دا ساہن پال اندر ڈیرہ لایا اے
حضرت پاک رحمان ہے بھڑی اندر ساڈے سراتے جس دا سایہ اے
بلکھی والی سرکار توں جاں صدقے جس فیض دریا چلایا اے
میری عالی سرکار ہے چن چڑھیا ڈیرہ گوجرے دے وچ لایا اے
بھوری والی سرکار دا فیض کھلا ہر ملک وچ چن چڑھایا اے
باوا جی جہان ہے سب آکھے غلام رسول جی نام رکھوایا اے
میری نظر وچ قطب الاقطاب ہیگا جس کنیاں نوں قطب بنایا اے
اوہدے در توں کنیاں نے پائے مقصد کنیاں اوس نوں جا ازمایا اے
کئی روندے جاوندے در اتے اوس کنیاں نوں پھڑ ہنسایا اے
میں اپنا حال احوال دساں میں تاہیں یقین ٹھہرایا اے
محمد اسلم سی ماپیاں نام دھریا ، اہلحدیثاں دے گھر جَرم آیا اے
اللہ رکھا ہے مولوی باپ میرا ، مسجد وچ جس نے ڈیرہ لایا اے
رشتے دار تے بھین بھرا سارے چاچے تاے سوہرے زور لایا اے
تیرا باپ وہابی ، رشتے دار وہابی ، ایہ کتھوں پوکھوں تینوں آیا اے
چھڈ کھاہڑا ایہ پیر پرستیاں دا ، رکھ مذہب مڈھوں جھڑا آیا اے
پیو ، دادے ، پڑدادے ، چگڑدادیاں دا مذہب اوہو پسند جو آیا اے
ایناں پیراں نے تدھ نوں کی دینا ، اہلحدیثاں نے زور پھڑ لایا اے
میں آکھیا پُٹھے نہ راہ پاو ، راہ سدھا ایہ رب فرمایا اے
و اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول رستہ سوہنے رب نے آکھ فرمایا اے
ایہ وہابی گلابی نہ جند چھڈن میں ہار کے گوجرے آیا اے
مینوں کر دیو پیر امیر ہوواں لوکاں مجھ نوں کنیاں ہٹایا اے
کئی سال ہوے لکھاں فقر ویکھے مقصد کتوں وی ہتھ نہ آیا اے

Marfat.com

آخر کار میں دل نوں چھڈ بیٹھا ایویں رام رَولا لوکاں پایا اے
جتھے جاوندا لبھیا کجھ ناہیں ایویں پھردیاں مغز کھپایا اے
ختم رسل ولائت پئی چلدی اے عالی سلسلہ فقر چلایا اے
آخر گوجرے ول روان ہویا جتھے نور نوشہ چانن لایا اے
بھوری والی سرکار دے در اتے آکے ادب تھیں سیس نوایا اے
رو رو آکھیا خیر دا پاؤ چُٹکا سائل بن گداگر آیا اے
میرے پیر نوں رب توفیق دتی اس نے پکڑ کے سینے لگایا اے
تاراں برقی ہلیاں اوس ویلے قلب مجھ دا جوش وچ آیا اے
میرا ہونا نابود ہو گیا جلدی ، اسلم مول نہ نظریں آیا اے
جدھر ویکھدا بھوریاں نظر آون بھوری والا ہی نظریں آیا اے
فجریں پڑھ نماز تے بیعت ہویا نالے قول اقرار ٹھہرایا اے
سدھے راہ مدینے دے پا دتا ایہو راہ رسول بتایا اے
میں شکر کیتا کامل پیر ملیا مینوں کفر تھیں کڈھ وکھایا اے
ٹوپی پا سر تے ، بھوری موہڈیاں تے ، مینوں وکھرا رنگ چڑھایا اے
نالے عرس نوشاہیاں دا شروع کیتا پہلی چیت دی شروع کرایا اے
پورا اپنا تھاں مکان دساں چک اک سو سٹھ بتایا اے
ڈاک اک سو اکاٹھ مراد اندر جتھوں خط مینوں ملن آیا اے
حاصل پور تحصیل مسکین سندی ریاست وچ میں تھاں بنایا اے
ضلع بہاول پور دے وچ رہندا ڈیرہ نوشہ سندا جتھے لایا اے
ہیڈ ماسٹر سکول پڑھان والا محمد اسلم میں نام اکھوایا اے
مولوی اللہ رکھا ہیگا باپ میرا جس امامت دا کم چلایا اے
باپ دادا تے ادھا ہے پنڈ وہابی ، میرے پیر نے کرم کمایا اے
مینوں غفلتوں کڈھ کے باہر کیتا ہونا مجھ دا کل بھلایا اے
شرافت پیر نوں لکھ سلام میرا ساہن پال شریف تھیں آیا اے

Marfat.com

اسلم، نوشہرہ

ان کا نام محمد اسلم، تخلص اسلم، والد صاحب کا نام حاجی پیر نواب علی ولد سلطان میراں بخش تھا۔ حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی کی اولاد میں سے سجادہ نشین ہیں۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں معمر، موضع نوشہرہ شریف، متصل جلال پور جٹاں، ضلع گجرات میں موجود ہیں۔

گاہ بگاہ اردو زبان میں شعر بولتے ہیں۔ مندرجہ ذیل نظمیں ان کی یادگار ہیں:

تحمید

جدھر میں کھڑا ہوں ادھر تو ہی تو ہے
جدھر تو ہے حاضر وہی جاے ھو ہے

جو ھو کا مکاں ہے وہ ہے خاص تیرا
وہاں جس جگہ دیکھو بس تو ہی تو ہے

یہ دشت و جبل میں، ہر اک معرکہ میں
جدھر دیکھو آتا نظر تو ہی تو ہے

تو ہر رنگ رنگوں میں رنگا ہوا ہے
ندا نحن اقرب تری چار سو ہے

الٰہی تو حاضر و ناظر ہے ہر جا
الٰہی ہر اک جا تری آرزو ہے

کوئی مست ہے، کوئی مجنوں ہوا ہے
کوئی وجد کے حال میں گھومتا ہے

کوئی خود سے بیخود ہو یہ کہہ رہا ہے
میں تیرا ہوں اے ربنا، مجھ میں تو ہے

کوئی عاشقِ حور، کوئی پری ہے
کسی کے ہوس دل میں زر کی بھری ہے

کوئی ناتواں ہے، کوئی جوہری ہے
یہ سب ہیں مگر سب کا مختار تو ہے

تری یاد ہر دل میں ہر دم ہے داور
ترا ذکر رہتا ہے ہر جا پہ اکثر

ترا جلوہ کون و مکاں میں ہے ظاہر
جہاں دیکھو آتا نظر تو ہی تو ہے

کوئی تجھ کو معبود سجدہ کرے ہے
کوئی رام لچھمن کی سیوا کرے ہے

کوئی مست ہو حال دَر دَر پھرے ہے
تجھے ڈھونڈتا جا بجا کو بکو ہے

ہو تم کون، کیا تھے، کہاں تھے، ہوے کیا
ذرا اصل اپنی کو سوچو خدا را

اسے بھول کر مت پکارو آوارہ
یہ اسلم کا وعظ و نصح آپ کو ہے

(ماہنامہ القادر نوشاہی، گمعالہ، رجب ۱۳۴۳ھ، ص ۴)

Marfat.com

مدح حضرت نوشہ صاحب

شرق سے تا غرب نوشہ کا چمکا آفتاب
افق جیلانی سے روشن ہو کے نکلا آفتاب

ذرہ ذرہ جس سے روشن ہوگئی ساری زمیں
حاجی نوشہ محمد کا ہے ایسا آفتاب

گنج بخش حاجی نوشہ محمد کے طفیل
جا بجا روشن ہے دنیا میں سراپا آفتاب

جس جگہ روشن ہو نور عارضِ نوشاہ پیر
منہ دکھاے گا وہاں کیا چاند اور کیا آفتاب

قبلۂ نوشاہیاں ہیں گنج بخش رہنما
شاہ محی الدین جیلانی کا پیارا آفتاب

رشک سے اس چہرۂ پر نور کے شام و سحر
چرخ پر پھرتا ہے ہر گوشہ میں چھپتا آفتاب

اوج عزت پر ظہورِ فیض نوشہ جب ہوا
کیسا چمکا صوفیوں کا پھر دوبارہ آفتاب

اولیا میں مرتبہ ہے آپ کا ایسا بلند
جس طرح تاروں سے بڑھ کر ہیگا رتبہ آفتاب

کیا کہوں اس حسنِ نورافشان کی تعریف میں
چہرۂ پر نور ہے جس کا سراپا آفتاب

کلبۂ تاریک اسلم مطلع انوار ہو
چہرہ دکھلاے اگر اس وقت اپنا آفتاب

(ایضاً، ربیع الاول ۱۳۴۳ھ، ص ۳۴)

درشان حضرت نوشہ صاحب

دل کی کسے خبر ہے اور کون ہے ہمارا
مجھ کو تو دوجہاں میں نوشہ کا ہے سہارا

نوشہ کی شان عالی نوشہ ہمارا والی
در سے تمہارے خالی جاؤں نہ میں خدا را

ہر حال بے کسی میں کہتا ہوں اپنے جی میں
یا گنج بخش نوشہ ہے آپ کا سہارا

نوشہ کریں گے پورا اسلم سوال تیرا
مشکل کشا ہے نوشہ مشکل کشا ہمارا

سرمہ کی جا لگاؤں آنکھوں میں خاکِ پا کو
پاؤں اگر میں نوشہ نقشِ قدم تمہارا

مشکل کشائی کیجو دونوں جہاں میں نوشہ
کر دستگیری میری میں ہوں الم کا مارا

للہ عرض میری یا گنج بخش سن لو
در پر کھڑا ہے اسلم کیجو مدد خدا را

(ایضاً، ربیع الثانی ۱۳۴۳ھ، ص ۳۱)

بصنعت توشیح "سچیار پیر"

س سرور غوث زماں ہیں حضرت سچیار پیر

Marfat.com

چ چارہ ساز بے کساں ہیں حضرت سچیار پیر
ی یاور و ہم دستگیر و فیض بخش دو جہاں
ا اسم میں ہیں با مسمّٰی حضرت سچیار پیر
ر رحمت حق پیر پیراں شاہباز لامکاں
پ پاکباز عارفاں ہیں حضرت سچیار پیر
ی یا الٰہی رکھ غلامی میں ہمیں ان کی سدا
ر رہنمائے دو جہاں ہیں حضرت سچیار پیر
اسلم خادم کو صدق دل سے اور اخلاص سے
روز و شب وردِ زباں ہیں حضرت سچیار پیر
میرے دل سے اور ہرمصرع کے سرکے حرف سے
ہے نکلتا نام ذی شاں حضرت سچیار پیر

(ایضاً، رمضان ۱۳۴۳ھ، ص ۱۰)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۷۳۸

اسمٰعیل، قصور

آپ کا نام اسمٰعیل، قرآن مجید کے حافظ تھے، اس لیے ''حافظ اسمٰعیل'' کے نام سے مشہور تھے۔ شہر قصور کے رہنے والے تھے۔ وہاں کی قضا آپ کے متعلق تھی۔ اس علاقہ میں آپ کا فتویٰ مقبول تھا۔ حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشاہی نوشہروی کے مرید وخلیفہ تھے۔ صاحب عبادت وریاضت، صائم الدہر، قائم اللیل تھے۔ امیرانہ طبع، نظافت پسند تھے۔ اوپر سیاہ کمبل رکھتے۔ بارہویں صدی ہجری کے آخری ثلث میں وفات پائی۔ قبر بھیلہ علاقہ قصور میں ہے۔

یہ اردو شعر صاحب تحائف قدسیہ نے آپ کی زبان سے لکھا ہے:

بات کروں تو پیا کی، سنوں تو پیا کی بات
اور بات کو بات ہے، پیا کی بات سو بات

Marfat.com

اسمٰعیل، جھوک غلام پسوئی

اس کا نام سائیں اسمٰعیل، قوم بلوچ سے تھا۔ میاں باہو سیال درویش نوشاہی روشن شاہی کا مرید تھا۔ صاحبِ ترک و تجرید تھا۔ اس کی سکونت جھوک غلام پسوئی، تحصیل سمندری، ضلع لائل پور میں تھی۔ ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء میں موجود تھا۔

پنجابی میں اشعار کہتا تھا۔ بطور نمونہ اس کی سی حرفی سے ایک شعر لکھا جاتا ہے:

ر راہ تے جاندیا پاندھیا وے سد آکھناں یاراں اساڈیاں نوں
نام رب دے ملو اک وار سانوں اسیں ویکھ مٹے نیناں لاڈیاں نوں
سَستی سُتی کولوں پُنوں اُٹھ جاسی پتا لگ جاسی نیناں جاگایاں نوں
اسمٰعیل عقیق دا ویکھ منکا ، کی کرنا ای خالیاں دھاگیاں نوں

(فیض محمد شاہی، خطی، ج ۲، ص ۲۷۷)

اشرف، بوبک

اس کا نام صوفی محمد اشرف، تخلص اشرف، موضع بوبک چک ۳۶۰ ج ب، ضلع لائل پور کا رہنے والا ہے۔ سائیں غلام رسول نوشاہی فتح پوری کا مرید ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

پنجابی کا شاعر ہے۔ اس کی سی حرفی سے چند شعر یہ ہیں:

س سب جہان ہے دشمناں دا رکھاں کسے دی نہ پروا نوشہ
آپے یار بن جان گے لوک سارے فضل کرم دی جھاتڑی پا نوشہ
جس تے رحمتاں دا سایہ آن ہووے ہرگز خوف نہ اوس نوں کا نوشہ
اشرف پیر دی قدمیں لگ کے تے ڈٹھا پار جھناں توں جا نوشہ
ق قادری پیر نوشاہی جتھے اوتھے مَٹ شراب دی بھری ہوئی اے
ہونا یار محبوب دا ہو رہندے رنگن اونہاں نوں نوشہ دی چڑھی ہوئی اے
اوہ یار دی ہو تصویر بہندے اکھ نال محبوب دے لڑی ہوئی اے
اشرف جو [نہ] یار نوں خوش کر دے قسمت اونہاں دی دوستو سڑی ہوئی اے
ک کی قصور ہے وچ میرے ، بلھی والا نہیں گھنڈ اتار دسدا
میں کوہجڑی ترن نہ مول جاناں ، نوشہ پیر جھناں توں پار دسدا

Marfat.com

پنجویں ہاڑ نوں میں دربار جاواں نقشہ یار والا ٹھاٹھاں مار وسدا
اشرفؔ سلسلہ پاک نوشاہیاں دا ساہن پال دے وچ دربار وسدا
ن نوشہ دی کی تعریف کراں جدھا پار جھناؤں محل یارا
بیڑی شوہ دریا تھیں پار ہووے بوہے اوس دے توں بھی چل یارا
در جا کے عاجزی وچ ہو کے اگے رو کے کریں تو گل یارا
میرا یار ملا دے واسطہ ای مشکل اشرفؔ دی ہو جاے حل یارا

(نعت غوثیہ، ص ۲۱)

اشرف کی مذکورہ سی حرفی نعتِ غوثیہ فارسی... مترجم غلام رسول اعظم * میں ص ۱۶-۲۲ میں شامل ہے۔

اشرف، کالے والا

آپ کا نام نامی مولانا محمد اشرف، تخلص اشرف، فاروقی النسب تھے۔ والد ماجد کا نام مولانا عزالدین المعروف عزت دین تھا۔ ابن میاں معصوم بن میاں علم الدین بن میاں شاہ رخ رحمہم اللہ۔

آپ کے آباواجداد موضع چک بھارا ضلع جھنگ کے رہنے والے تھے۔ چار پشت سے موضع پانڈوکے، ضلع گوجران والا میں چلے آے۔ مولانا اشرف کی ولادت اسی گاؤں میں ہوئی۔ اپنے والد سے ہی صرف، نحو، منطق، فقہ، حدیث اور طب وغیرہ علوم حاصل کیے۔ قادری نوشاہی سلسلہ میں حضرت میاں ضیاءاللہ ساکن جام کے چیمہ، ضلع سیالکوٹ سے بیعت کی۔ وہ مرید شیخ رحمت اللہ شاہ کے، وہ مرید شیخ پیر محمد بچیارنوشہروی کے، وہ مرید حضرت نوشہ گنج بخش امام ومقتدائے سلسلۂ نوشاہیہ کے۔

آپ نے طوائف الملوکی کے زمانہ میں اپنی رہایش پانڈوکے سے موضع منجر چٹھہ میں کر لی۔ (قصہ چاہ)۔ چوہدری غلام محمد چٹھہ رئیس اعظم منجر نے آپ کا بہت عزت واحترام کیا۔ سکھوں اور چٹھوں کی لڑائی ہوئی، مہان سنگھ ولد چڑت سنگھ نے دھوکہ دے کر چوہدری غلام محمد چٹھہ کو ۱۲۰۳ھ/۱۷۸۹ء میں شہید کر دیا۔ تمام لوگ منتشر ہو گئے۔ اس وقت مولانا اشرف منجر سے اٹھ کر موضع کالے والا، ضلع گوجران والا میں چلے گئے۔ مسمیان مالی، سوہندا، عظیم اور غلام، گاؤں کے سردار تھے۔ وہ آپ کو کالے والا میں لے گئے۔ (قصہ چاہ)

مولانا اشرف کو اپنے پیران طریقت سے بہت محبت تھی۔ ساری عمر خاندان نوشاہی کی مداحی

Marfat.com

میں گذری۔ میاں محمد بخش مصنفِ سیف الملوک بھی آپ کا تعارف نوشاہی کی نسبت سے کراتے ہیں:

اشرف شخص ہویا نوشاہی اشرفیاں شعر اس دے

(سیف الملوک، ص ۴۹۴)

مولانا اشرف کی وفات ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء میں ہوئی۔ مزار مبارک کالے والا، ضلع گوجران والا میں ہے۔

مولانا اشرف اپنے وقت میں بلند پایہ شاعر تھے۔ فارسی، اردو اور پنجابی میں آپ کا کلام بہت پایا جاتا ہے۔ چنانچہ میں نے آپ کا کلام بنام *کلیات اشرف* جمع کیا ہے، جس کی ضخامت تین سو (۳۰۰) صفحات ہے، اور سطور فی صفحہ ۲۲ ہیں۔ تین حصوں میں؛ پہلا حصہ فارسی کلام، دوسرا حصہ اردو کلام اور تیسرا حصہ پنجابی کلام۔ جو آپ کی مستقل تصانیف ہیں مثلاً:

۱۔ *قصہ یوسف زلیخا*، فارسی، قلمی؛ ۲۔ *قصہ مرزا صاحباں*، پنجابی، قلمی؛ ۳۔ *کنز الرحمت*، فارسی، مطبوعہ؛ ۴۔ *مصباح الطب*، فارسی، قلمی؛ ۵۔ *رسالہ وراثت*۔ ان کو میں نے کلیات میں درج نہیں کیا۔

آپ کی زبان سے چھوٹے چھوٹے یہ رسائل بھی موجود ہیں:

۱۔ مناقب نوشاہی؛ ۲۔ فقر نامہ پنجابی؛ ۳۔ سی حرفی اشرفی (اول)؛ ۴۔ سی حرفی اشرفی (دوم)؛ ۵۔ سی حرفی ہیر رانجھا؛ ۶۔ سی حرفی احوال زمانہ؛ ۷۔ قصہ ملاں؛ ۸۔ قصہ جٹ؛ ۹۔ قصہ کبوتر؛ ۱۰۔ قصہ شتر و موش؛ ۱۱۔ قصہ گربہ و موش؛ ۱۲۔ قصہ گھوڑی؛ ۱۳۔ قصہ مرغ؛ ۱۴۔ قصہ چاہ؛ ۱۵۔ قصہ قند؛ ۱۶۔ قصہ چرخہ المعروف چرخہ نامہ؛ ۱۷۔ قصہ تسبیح؛ ۱۸۔ قصہ کنگھی و شیشہ؛ ۱۹۔ قصہ کجلا و دنداسہ؛ ۲۰۔ توبہ نامہ؛ ۲۱۔ بیاض اشرف؛ ۲۲۔ باراں ماہ۔ یہ سب کلیات اشرف میں لکھے جا چکے ہیں۔

نمونۂ کلام فارسی:

کتاب *مصباح الطب* کا آغاز اس طرح ہے:

بنام حکیمی کہ مرض گناہ — کند نسخۂ رحمت او تباہ

ز لطف ار کند تنقیہ مغفرت — برآرد ز دل مادۂ معصیت

بتعدیل اخلاط اخلاقہا — دہد شربتِ لطف سغراقہا

گر از حُب خود حَب عنایت کند — ز دردِ قیامت حمایت کند

Marfat.com

تضمین برغزل حافظ شیرازی:

صبا از من پیامی بر بگو آن یار رعنا را　　کہ ہر دم با جفا بودن نزیبد روی زیبا را
ز قولِ حافظ شیراز خوان این بیت والا را　　''اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دلِ ما را
بخالِ ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را''

آخری بند:

غم دنیا مخور چندین کہ در ہر دو جہان حافظ　　سر شیراں شرف دارد سگِ جیلانیان حافظ
مخور اشرفؔ غمِ دوران کہ داری مہربان حافظ　　''غزل گفتی و دُر سفتی بیاد خوش بخوان حافظ
کہ بر نظم تو افشاند فلک عقدِ ثریا را''

[کلیات اشرف، حصہ فارسی، ص ۱۹-۲۰]

قصیدہ

اپنے دادا مرشد حضرت شیخ رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں بیگو والیہ کی مدح میں ایک مخمس قصیدہ لکھا ہے، جس کے بیس بند ہیں۔ پہلا، چودھواں اور آخری بند لکھے جاتے ہیں:

ای عیان نورِ خدا از قرۃ العین شما　　در مقام قرب رتبہ قاب قوسین شما
زیور لبیک عبـــدی زیب اذنین شما　　سرّ تخت سرمدی مخفی ست ما بین شما
آرزو دارم کہ باشم خاک نعلین شما

تشنگان را بر سر ابر رحمت اللہی توئی　　در مقام قرب ایزد آمر و ناہی توئی
خازن صاحب کلید گنج نوشاہی توئی　　ہر زمان مختار امرِ ہر چہ آن خواہی توئی
آرزو دارم کہ باشم خاک نعلین شما

ہست اشرفؔ گرچہ غرق بحر عصیان سر بسر　　خضر لطفِ تست در ظلمات او را راہبر
کن بنام حق بحال بندہ از رحمت نظر　　عرض حال بندہ غیر این نیست در خدمت دگر
آرزو دارم کہ باشم خاک نعلین شما

[ایضاً، ص ۲۸، ۳۰]

نمونۂ کلام اردو:

ریختہ مسدس

جب کا میں اپنے پیر کا ہوں خاکِ پا ہویا　　تانبا میرے وجود کا ہے کیمیا ہویا

Marfat.com

آستانہ اس جناب کا دارالشفا ہویا
نوشہ کا خاندان ہے حاجت روا ہویا
شکر خدا کہ رہبرِ من مرتضی ہویا
دربار رحمت اللہ کا میں گدا ہویا
بد خواہ ، بے حیا کا نہیں خطرہ ایک مو
پیراں کی مرحمت سوں حصاری ہوں سو بسو
ہے ان کی خاک بوسی کی دل بیچ جستجو
یہ آئینہ تصور رکھتا ہوں رو برو
شکر خدا کہ رہبرِ من مرتضی ہویا
دربار رحمت اللہ کا میں گدا ہویا
ہر لحظہ مجھ زیارت کی دل میں چاہ ہے
محراب اس بھواں کا مرا قبلہ گاہ ہے
حاجت روا ہماری یہی بارگاہ ہے
دین و دنی میں مجھ کو انہوں کی پناہ ہے
شکر خدا کہ رہبرِ من مرتضی ہویا
دربار رحمت اللہ کا میں گدا ہویا
گل میں پڑا ہے رشتہ مجھے اس جناب کا
سب اٹھ گیا ہے خطرہ حساب و کتاب کا
دونو جہاں میں کچھ نہیں غم ہیچ باب کا
ہوں خاک پاے دل سوں شہِ بوتراب کا
شکر خدا کہ رہبرِ من مرتضی ہویا
دربار رحمت اللہ کا میں گدا ہویا
حاجی نہیں کہ کعبہ طرف ہو میرا دھیان
صوفی نہیں کہ جنت مانگوں خدا سوں آن
نہ شیخ و نہ مشائخ و نہ حافظ قرآن
یہ کچھ ہے رات دن موں مجھے ورد بر زبان
شکر خدا کہ رہبرِ من مرتضی ہویا
دربار رحمت اللہ کا میں گدا ہویا
اشرفؔ نہیں ہے اور میرے دل موں التجا
پیر اپنے کا ہوے رہا ہوں میں خاک پا
کر دیں گے مہربانی سوں حاجات کو روا
انسان کو کہا ہے نبی مرآۃ خدا
شکر خدا کہ رہبرِ من مرتضی ہویا
دربار رحمت اللہ کا میں گدا ہویا

[کلیات اشرف، حصہ اردو، ص ۸۴-۸۵)

کتاب کنزالرحمت کے عنوانات بھی نظم میں ہیں۔ کتاب کا آغاز اس طرح پر ہے:

حمد ایزد را کہ خوان رحمتِ او بیکران
می رسد بر قدر قسمت ہر یکی را جاودان
گویم این نامہ کہ نامش کنز رحمت داشتم
در مناقب ذات پاک سلسلہ نوشاہیان

اس کے آگے پانچ اشعار کی غزل ہے۔ پھر کتاب شروع ہوتی ہے:

بنام خدای غریب النواز [کذا]
کہ از تاج رحمت کند سرفراز
چو دریای رحمت در آرد بجوش
بر آرد ز عصیان عالم خروش

Marfat.com

چنان است دریای رحمت بسیط　　کہ واللہ علی کل شئیٍ محیط
گنہ بخش رندِ قدح خوار را　　فرو گیر زاہد ریاکار را

(کنزالرحمت، ص۲)

نمونہ کلام پنجابی:

۱۔سی حرفی اشرفی (اول) کا پہلا شعر یہ ہے:

الف آپ الٰہ دے نور کھیں جی نوشہ پاک دا نور ظہور ہویا
ساہن پال کمال وصال کولوں جویں موسیٰ دے تائیں کوہ طور ہویا
اک گھٹ شراب پریم والا جس پیتا سوئی منصور ہویا
اشرفؔ سلسلہ پاک نوشاہیاں دا نبی پاک اگے منظور ہویا(۱)

[کلیات اشرف، حصہ پنجابی، ص۱۳۰۔دوسرے مصرعہ میں ''موسی کے تائیں'' لکھا ہے۔]

۲۔سی حرفی اشرفی (دوم) کا پہلا شعر یہ ہے:

الف آؤ مبارکاں دیہو مینوں نوشہ لال دے نال ویاہیاں جی
نک نتھ سوہاگ دی بھاگ میرے، ہتھیں چھنکن کنگن باہیاں جی
بھٹھ گھتاں میں ہار سنگھار تائیں ، نوشہ ساد مرادڑی چاہیاں جی
اشرفؔ داج میرا سب لال ہویا ، رنگن رتیاں پاک نوشاہیاں جی

[ایضاً، ص۱۳۶]

۳۔سی حرفی قصہ ہیر رانجھا کا پہلا شعر یہ ہے:

الف آکھ توں جوگیا راولا وے کہے ترکھڑے سخن الاونائیں
خیر منگنے دی تینوں بان ناہیں ، بوہے آن کے جھاتیاں پاونائیں
تیرا ڈھب ناہیں کوئی جوگیاں دا ، کدے ہسناں تے کدے گاونائیں
اشرفؔ کس ایہ دتی اے مت تینوں بوہے آن کے تار وجاونائیں

[ایضاً، ص۱۴۳ الف]

دوھڑہ

الف الست پیالہ پی کے اسیں ہوے مست دیوانے
شیخ ، مشائخ ، ملاں ، قاضی سانوں دسن نفل دوگانے

Marfat.com

لا تقربوا الصلوٰۃ و انتم سکاری کوئی ورلا رمز پچھانے
اشرفؔ مستک بھاگ تنہاں دے جہڑے نوشہ دے من بھانے

[ایضاً،ص۱۶۵]

دوھڑہ

عقلے دا کجھ وٹئے ناہیں جتھے عشق چلاے سِکّہ
زاہد بھج وڑن بت خانے جا متھے لاون ٹکا
پنڈت راہ مکے دا پچھدے اونہاں تیرتھ لگدا پھکا
اشرفؔ باہجھ گور گت کدی نہ ہوسی لکھاں دی گل اِکا

[حصہ پنجابی،ص۱۶۷]

باراں ماہ

پہلا ماہ یہ ہے:

چڑھدے چیتر ماہ بہاری خوشیاں مانے خلقت ساری
مینوں کر گیا یار اکاری کابل مل بیٹھا فوجداری
تھکیاں کر کر گریہ زاری باز نہ آوندا

کھڑیاں وچ چمن زاراں سیاں لیندیاں مشک بہاراں
پھریاں جیوں پریاں دیاں ڈاراں چھیجے لے سوندیاں نت یاراں
میں تن بھڑکے بھاہ سنگاراں چکھا ہور ہے

اشرفؔ آکھ میں کیکر جیواں بھر بھر جام غماں دے پیواں
کھلے کیس ، بیراگن تھیواں زلفان پٹ پٹ خاک رلیواں
میں تاں کیندی مت سنیواں برہوں عقل گواوندا

[حصہ پنجابی،ص۱۶۴/۱]

سی حرفی احوال زمانہ کا پہلا شعر یہ ہے:

الف آے کے مُلک دا طور ویکھو اُلٹ پلٹ زمانے دا طور ہویا
گھر گھر خالصہ خالصہ کوکدے نے کم احدیاں دا کمزور ہویا

Marfat.com

کم ذات اصیل سداوندے نے جہڑا سادھ آہا اوہ چور ہویا
اشرفؔ کل جگ ورتیا ملک اتے کاں کھنب سنوار کے مور ہویا

[ایضاً،ص۱۶۷ ب]

رسالہ وراثت پنجابی اس طرح شروع ہوتا ہے:

پہلے مدح خدائے نوں جس دا نانہہ شمار — اصول فروع محمدی تس تھیں تھئے اظہار
تس دی ہووے آل نوں سنس کروڑ دعا — جو ہیں وارث شرع دے کرم جنہاں دے بھا
اس تھیں پچھے بھائیو اشرفؔ کہے حقیر — توفیقے سیتی لوڑیئے تھیویئے نانہہ زہیر
اللہ کر آسان توں صفت آسان کتاب — دیر نہ ہووے اگلی ہووے تم شتاب

۱۔ سی حرفی اشرفی (اول) ''اشرف منجری دی سی حرفی مدح حضرت نوشہ گنج بخش: اک نادر تے نایاب نسخہ'' کے عنوان سے ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد نے مرتب کر کے شعبۂ پنجابی، یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور کے ششماہی رسالہ کھوج، جلد۲۰، شمارہ۲، مسلسل شمارہ۴۰، جنوری۔جون ۱۹۹۸ء، صفحات ۲۱-۴۰ میں شائع کی ہے۔ مرتب نے اپنے مقدمہ میں سی حرفی کے پہلے شعر کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت نوشہ گنج بخش کا مسکن ساہن پال کی بجائے کوئی اور گاؤں لکھا ہے (ص ۲۸۔۲۷) اور مقدمے میں جا بجا حضرت نوشہ گنج بخش کی ولادت اور وفات کی تاریخیں اور مدفن کا نام بھی غلط لکھا ہے۔ مرتب کے ان بیانات کی تردید خاندان نوشاہیہ کے تمام مستند اور قدیم مآخذ سے ہوتی ہے جن کے اقتباسات میں نے حضرت نوشہ گنج بخش: تاریخ وفات اور وطن کی تحقیق، مطبوعہ راولپنڈی، ۱۴۲۱ھ /۲۰۰۰ء میں درج کیے ہیں۔ مرتب نے سی حرفی کے مطلع کے حوالے سے ایک مضحکہ خیز بات یہ لکھی ہے کہ اشرف نے موضع ساہن پال کے حضرت نوشہ کا مسکن ہونے کا ذکر کہیں سے سن کر لکھ دیا ہے۔ مرتب کے اس بیان کا جواب بھی مذکورہ کتابچے میں دیا جا چکا ہے۔ یہاں مزید یہ کہنا ہے کہ گذشتہ اور موجودہ زمانے کے کئی نوشاہی شعرا نے اپنے اشعار میں بار بار موضع ساہن پال کا حضرت نوشہ کے مسکن و مدفن ہونے کا ذکر کیا ہے اور اسی نسبت سے موضع ساہن پال کی تعریف میں بے شمار اشعار کہے ہیں۔ ان میں سے بعض نمونے تو اسی تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ میں مل جاتے ہیں۔ شعرا کی اتنی بڑی تعداد جو اشرف سے پہلے اور بعد میں گذری ہے، سب ایک ہی بات محض سن سنا کر نہیں لکھ سکتے تھے۔ سب نے حقیقت کا اظہار کیا ہے۔ دراصل سی حرفی کے مرتب نے جو کچھ لکھا ہے وہ خلاف واقعہ ہے اور خلاف اجماع بھی۔ عارف نوشاہی

Marfat.com

اظہر، لاہور

پورا نام اظہر نواب، تخلص اظہر ہے۔ والد کا نام بھنڈار علی فقیر۔ چوہدری چک، ضلع گوجران والا کا رہنے والا ہے۔

پنجابی میں شعر کہتا ہے۔ اس نے یہ اشعار کہے ہیں۔ ماہنامہ مہر و ماہ میں ہے: ''اظہر نوشاہی دی لکھی ہوئی مدح جہڑی ڈاکٹر فقیر ہوراں سنی تے اوہناں دی واہ واہ حوصلہ افزائی کیتی''۔

صفت نوشہ پیر دی

نوشہ پاک دا نظارہ ملدا مر مر کے
سکھ لینا ایں تے لے لے دُکھ جر جر کے

جے توں لوڑنا ایں پت، دوارا پیر دا نہ چھڈ — ہو جا قدماں دی دھوڑ، خودی من وچوں کڈھ
بوہے غیر دے نہ جا، جھولی آس والی اڈ — بازی عشق والی جِت، چاہے ہر ہر کے

نوشہ پاک دا نظارہ ملدا مر مر کے

ویکھ پیر دا جمال، کھیڈ جوڑے والا حال — ہووے ایہو جیہا حال، کھیڈے نوشہ تیرے نال
جیونا ہونا اے محال، لج لکیاں دی پال — روواں سر تیرے پیراں اُتے دھر دھر کے

نوشہ پاک دا نظارہ ملدا مر مر کے

ہادی تینوں جو پڑھاوے، رکھ ورد زبان — جویں پیر نوں منایا سوہنے پاک رحمان
اظہر گل آکھ حقی اُچی پیر دی او شان — توں وی یار نوں منا لے ترلے کر کر کے

(ماہنامہ مہر و ماہ، لاہور، دسمبر ۱۹۷۶ء، جلد ۲۰، شمارہ ۱۱۔ داستان فقیر بابائے پنجابی نمبر ص ۱۶۰، کالم ۲)

اظہر، لاہور

آپ کا نام فقیر سید امام الدین، تخلص اظہر تھا۔ والد ماجد کا نام فقیر سید غلام محی الدین ولد سید غلام شاہ بخاری تھا۔ لاہور میں سکونت رکھتے تھے۔ سلسلۂ نوشاہیہ میں اپنے نانا فقیر فضل دین، ساکن گوندلان والا، ضلع گوجران والا سے بیعت تھی۔ آپ کی پیدائش ۴ ربیع الاول ۱۱۹۶ھ/۱۷ فروری ۱۷۸۲ء میں ہوئی۔ عالم و فاضل تھے۔ رنجیت سنگھ کے زمانۂ حکومت میں شہر امرتسر میں قلعہ گوبند گڑھ کے متولی اور عہدہ دار تھے۔ (تذکرۂ شعرائے پنجاب، ص ۳۷)۔ امرتسر کے مقدمات کے فیصلے اور رام باغ کی عمارت،

Marfat.com

قلعہ، تھانہ اور خزانوں کی نگہبانی اور توشہ خانہ کی حفاظت جس میں لاکھوں روپیہ کا سامان تھا، آپ کے متعلق تھے۔ ۲۶ ذی الحجہ ۱۲۶۳ھ/۵ دسمبر ۱۸۴۷ء کو وفات پائی۔ قبر لاہور میں ہے۔

آپ فارسی زبان میں شعر کہتے تھے۔ لیکن آپ کا نمونۂ کلام دستیاب نہیں ہو سکا۔

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۶، ص ۲۸-۲۹، پاکستان میں فارسی ادب، ج ۴، ص ۱۳۸۔

اعظم، گوجرہ

ان کا اصل نام غلام رسول، تخلص اعظم ہے۔ والد کا نام تاج الدین تھا۔ آبائی وطن موضع بھیڈاں کھانی، تحصیل نارووال، ضلع سیالکوٹ تھا۔ وہاں سے رہائش منتقل کر کے کچھ عرصہ فتح پور چک ۴۳۴ ضلع لائل پور میں رہے۔ اب چند سال سے گوجرہ، ضلع لائل پور میں سکونت گزین ہیں۔ چونگی نمبر ۶ کے قریب نوشاہی محلہ آباد کیا ہے۔ حاجی الحرمین سائیں مہر دین چٹھہ فقیر نوشاہی، ساکن نوئیں والا، ضلع گوجران والا کے اکابر خلیفوں سے ہیں۔ ان کا سلسلۂ فقر بھی جاری ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہیں۔

پنجابی شاعری سے شغف رکھتے ہیں۔ قصہ *مرزا صاحباں* اور *پنج گنج نوشاہیاں* انہوں نے نظم کیے ہیں۔ *مرزا صاحباں* میں حضرت نوشہ گنج بخش کی مدح میں لکھتے ہیں:

سخی سلیماں پیر بھی آے ساہن پال — شوق حاجی دے ملن دا دل وچ بہت خیال
حاجی تائیں آن کے لایا سینے نال — رحمت کھلی اوس تے عزوجل جلال
تاج پہنایا آن کے بھوری ٹوپی رومال — خلافت بخشی پیر نے رتبہ عجب کمال
اجازت دیون بیعت دی دین فقیر دا حال — تاج خلافت دے کے لاون سینے نال
غیر وجودوں کڈھیا رہیا نہ کوئی زوال — اندر دنیا دین دے ہوسیں توں خوشحال
اپنے جیسا کر کے رکھن اس نوں نال — منزل منزل کٹ کے پہنچے جا بھلوال
اک دن حاجی پیر بھی کر دے آن سوال — ''میں'' نوں وچوں کڈھ کے کریو خوب نہال
سخی سلیماں پیر بھی پیالے دین پیال — پیالے نوں پیال کے مارن بہت خیال
فلک ستے مڑ لنگھیا ہو گیا بے مثال — دسواں پیالہ بھر کے دیون عجب کمال
ہتھ بنھ حاجی آکھیا پینا بڑا محال — رج گیا میں پیر جی رہی نہ وتھ روال
سخی کہیا پیالہ ہتھ پھڑ وچ جھناں دے ڈال — عاشق ایس جھناں تے ہون گے سال دے سال

Marfat.com

لکھاں عاشق ہون گے سوہنی تے مہینوال　　سخی سینے نال لاوندا رکھے نوشہ نام کمال
جانو شہ لاڑا ہو گیوں تیری شان ہے بہت کمال　　سلسلہ جاری تدھ دا کرسی جل جلال
وچ سلسلے تیرے آن کے رہے نہ کوئی کنگال　　پیر امیر ہین جگ تے کیتا دور زوال
دُھماں چ٘ارے کوٹ تے پین جنوب شمال　　غلام رسولؔ فقیر نوں کیتا پیر نہال

(قصہ مرزا صاحباں، ص۱۴)

کتاب پنج گنج نوشاہیاں میں پانچ عددسی حرفیاں، دوباراں ماہ، پانچ کافیاں، شجرہ شریف نوشاہی قادری اورسی حرفی فراقِ پیر لکھی ہیں۔ باراں ماہ ایک شعر یہ ہے:

چڑھیا ساون رُت ابر دی مولا مینہ برساوے گا
یار میرے نوں خبر نہ کائی کدوں کو جھاتی پاوے گا
میں دیوانی در تیرے دی کہڑا خبر پوچاوے گا
غلام۔ نوشہ دی بن کے عاجز پار جھناؤں جاوے گا

(پنج گنج نوشاہیاں، ص۴۰)

ایک کتاب گلزارِ اعظم نظم کی ہے، جس میں سی حرفیاں، شجرہ شریف اور چند کافیاں ہیں۔ چوتھی سی حرفی کا ایک شعر لکھا جاتا ہے:

س　ساہن پال کمال توں جاں صدقے جتھے نوشہ نے ڈیرہ لایا ئی
نوئیں والے تے ساہن پال اندر دس کوس دا فاصلہ آیا ئی
میں ارار تے نوشہ پار سوہنا چت ملن نوں مجھ دا چاہیا ئی
ڈونگھا بحر عمیق جھناں وگدا بڑی ٹھاٹھ دے وچ ایہ آیا ئی
کیکوں بحر جھناں توں پار جاواں دَل ترن دا مول نہ آیا ئی
ڈیرے شاہ گلاب دے بیٹھ کے تے ساہن پال نوں سیس جھکایا ئی
نال ہجر دے پیر نوں آواز ماری نوشہ وچ پکار دے آوندا ئی
غلامؔ رسول جیوے جان تیری نوشہ پیر آکھے کیوں گھبراوندا ئی

(گلزارِ اعظم، ص۷۶)

Marfat.com

مصنف دا پتا

فتح پور ہے اساں دا پتا یارو ، چک چار سو چوتی لکھائی دا اے
ڈاک خانہ غریب دا منٹگمری ، چک چار سو چوی بتائی دا اے
ٹوبہ ٹیک سنگھ ہے خاص تحصیل ساڈی ، ست کوس دا فاصلہ پائی دا اے
سٹیشن گوجرہ اساں نوں لگدا اے ، رونق دار ایہ شہر خدائی دا اے
لائل پور کنگال دا ضلع جانو ، ہویا اوس تے فضل الٰہی دا اے
غلام رسول نوشاہی اے نام میرا ، ذات ہنجرا تے ہجر سنائی دا اے

(گلزار اعظم، ص ۱۵۵)

چند دیگر اشعار:

ذ ذوق تے شوق نوں قائم رکھاں دل وچ ہے تساں دا چا باوا
مینوں ہجر چواتڑی لائی جاندا گیا مجھ دا دل گھبرا باوا
عشق ماردا تیغ اُلار خونی کر دیوندا ترت فضا باوا
نوئیں والے دے وچ دربار تیرا ، جھنڈا گڈیا نوشہ نے آ باوا
اک گوجرے وچ مسکین رہندا دیویں فضل تھیں ابر برسا باوا
تیرے ہجر وچ اندھیریاں چاہڑیاں نے دن لال سب ارض سما باوا
کالی رات نہ کول چراغ میرے دیویں شمع تھیں لاٹ جگا باوا
توں تے ذات دا خاص جمال پایا دیویں مجھ نوں جھلک وکھا باوا
دن رات اساڈڑا ورد ایہو مہر شاہ باوا شہنشاہ باوا
سائل بن کے تیرے دربار آیا پُٹکا خیر دا خوشی نال پا باوا
مے خانے تھیں کجھ نی گھٹ جاندا شربت وصل دا آن پلا باوا
لکھاں مٹ شراب نے کول تیرے اک بھر کے جام پکڑا باوا
اللہ واسطے دست دراز کرنا ناہیں مجھ دا جی ترسا باوا
میں نے نوکری تساں دی چُک لئی اے کاماں رکھ لو باہجھ تنخواہ باوا
کوڑا ہونجساں تیرے دربار وچوں لواں تساں دی چوہڑی اکھوا باوا
کوڑا ہونجھ دربار میں صاف کرساں لگن رونقاں مجلساں آ باوا

Marfat.com

ایتھے غوث تے قطب ابدال آون ڈیرے بہن گے آن لگا باوا
کٹھے ہون گے عاشق معشوق سارے ایتھے روشنی ہووسی آ باوا
لگن مجلساں ، خوب سماع ہوون ، نالے کہن گے واہ واہ واہ باوا
خبرے ترس آوے کملی والڑے نوں لَوے نال پیار بلا باوا
گھر باہر وسار کے چھڈ آئی بوہا مَلیا تساں دا آ باوا
لوکی کہن گے کسے نہ جج دی اے چوہڑی رکھی جو پیر نے آ باوا
نام رب دے نہ جواب دینا در دِسدا ہور نہ کا باوا
غلام رسول چوہریڑی ، میں کوجی ، میرا پیر توہیں مہر شاہ باوا

ن نوشہ دی کی تعریف کریئے رب شان فرماندا اے گنج بخش
بیڑے ڈبڑے ڈونگھڑے نیر وچوں بنے لا دکھاندا اے گنج بخش
بھر کے دیوندا سرخ شراب ہتھیں پیالہ ہتھ پھڑاندا اے گنج بخش
رنگ کیسری چاہڑدا طالباں نوں اسم اعظم پڑھاندا اے گنج بخش
سردی گرمی دا پتا ناں خاداں نوں جام وحدت دا پلاندا اے گنج بخش
ضرب دے کے ہستی نوں خوب توڑے مست بیخود کراندا اے گنج بخش
پر تقصیر نوں کر امیر دیندا پھڑ کے تخت بہاندا اے گنج بخش
غلام رسول کنگال جہے پکڑ نوشہ چا قطب بناندا اے گنج بخش

ایک کتابچہ نعت غوثیہ فارسی مع سی حرفی وبیع نامہ مصنفہ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، مترجمہ غلام رسول صاحب اعظم قادری نوشاہی بمقام فتح پور شریف چک ۴۳۴ ج ب، ضلع لائل پور سے ۳۰ مئی ۱۹۶۷ء، ۳۲ صفحات شائع ہوا، اس میں نعت غوثیہ فارسی منسوب بہ خواجہ معین الدین کا اعظم نے منظوم پنجابی ترجمہ اور تشریح کی ہے۔ اس مجموعے میں دیگر نوشاہی شعراء کا کلام بھی درج ہوا ہے۔ جن کا ذکر اپنے اپنے مقام پر ہوگا۔ نیز دیکھیے شریف التواریخ، جلد ۳، حصہ ۸، ص ۴۵۔ ۳۴۳؛ پنجابی کتابیات، ج ۱، ص ۲۶۷ [اندراج ۴۵۸۵] بیج گنج نوشاہیاں از غلام رسول سائیں، شائع کردہ ملک بشیر احمد، کشمیری بازار، لاہور، بلا تاریخ، ۶۴ صفحات؛ ایضاً، ص ۲۷۳ [اندراج ۴۶۳۹] تحفۂ توحید (منظوم) از غلام رسول نوشاہی ساکن چک نمبر ۴۳۴ رج ب، فتح پور، ضلع لائل پور کا تعارف لکھا گیا ہے۔ عارف نوشاہی

Marfat.com

اعظم، میروال

آپ کا اسم گرامی محمد اعظم، تخلص اعظم اور باباجی کے نام سے معروف تھے۔ آپ کے والد ماجد کا نام مولانا محمد یار ولد کرم شاہ بن غلام محمد تھا۔ قوم نارو راجپوت سے تھے۔ آپ ۱۲۷۷ھ/۱۸۶۱ء میں پیدا ہوے۔ آپ اٹھائیس سال کے تھے کہ آپ کے والد ماجد مولانا محمد یار ۱۳۰۵ھ/۱۸۸۸ء میں فوت ہوے۔

آپ نے قرآن مجید اور علم حدیث وفقہ کی تعلیم اپنے والد ماجد صاحب سے پائی۔ کچھ عرصہ فتح گڑھ چوڑیاں، ضلع گورداس پور اور امرتسر کے علمی مدارس میں پڑھتے رہے۔ مولوی دوست محمد قریشی ہاشمی فتح گڑھی سے علمِ طب حاصل کیا۔ آپ نے سلسلۂ نوشاہیہ برقندازیہ میں حضرت سید فقیر اللہ شاہ کاظمی بدوملھی والا کے ہاتھ پر بیعت کی اور خلافت سے سرفراز ہوے۔ آپ تفسیر، حدیث، فقہ اور تصوف کی کتابوں کا مطالعہ رکھتے۔ عبادات میں تلاوت قرآن مجید، درود کبریت احمر، درود تاج، مسبعات عشر بلا ناغہ پڑھا کرتے۔ ختمِ غوثیہ بھی معمول تھا۔ اہل بیت کے ساتھ سخت محبت تھی۔ خوش طبع اور حاضر جواب تھے۔ ۲۲ شوال ۱۳۷۵ھ/۲ جون ۱۹۵۶ء کو وفات پائی۔ مزار [ضلع شیخوپورہ میں] میروال مسجد شریف سے ملحق ہے۔

آپ عربی، فارسی، اردو اور پنجابی کے مایہ ناز شاعر تھے۔ اور صاحب تصانیفِ کثیرہ تھے۔ آپ کی تصانیف وتراجم کے نام یہ ہیں:

۱۔ غایۃ الغایۃ فی برء الساعۃ، یہ علمِ طب میں ۱۳۰۳ھ کی تصنیف ہے، رسالہ برء الساعۃ کا اردو ترجمہ ہے؛ ۲۔ مصباح نورانی در حالات خولجہ محکم الدین سیرانی؛ ۳۔ لوامع الاعلام لسواطع الالہام، یہ علامہ فیضی کی تفسیر سواطع الاعلام (غیر منقوط) کے مشکل الفاظ کی فرہنگ ہے، ۱۳۲۵ھ میں مکمل ہوئی؛ ۴۔ رحمت الرحمٰن شرح قصیدۃ النعمان، یہ امام اعظم کے قصیدۂ مبارکہ کی اردو شرح ہے، ۱۳۲۴ھ اور پھر ۱۳۹۱ھ میں چھپی؛ ۵۔ ہدایت المریدین، یہ ۱۳۲۶ھ میں تألیف ہوئی اور چھپی، دوسری مرتبہ ۱۳۹۲ھ میں شائع ہوئی؛ ۶۔ سوانح عمری سید فقیر اللہ شاہ بدوملھی والا، تألیف ۱۳۳۰ھ؛ ۷۔ نذر مولیٰ المعروف تحفۃ الفقرا، تألیف ۱۳۳۳ھ؛ ۸۔ العصیدۃ الیوسفیہ لقاری القصیدۃ الغوثیہ، تألیف ۱۳۴۲ھ (مطبوعہ)؛ ۹۔ اسم اعظم، تألیف ۱۳۴۳ھ؛ ۱۰۔ بے مثل بشر، تألیف ۱۳۵۰ھ (مطبوعہ)؛ ۱۱۔ تحفۃ الصالحین، تألیف ۱۳۵۰ھ؛ ۱۲۔ شجرۂ قادریہ وہابیہ نوشاہیہ، تألیف ۱۳۵۰ھ؛ ۱۳۔ ترجمۂ کبریت احمر، تألیف ۱۳۵۳ھ؛ ۱۴۔ ترجمہ درود تاج، تألیف ۱۳۵۳ھ؛ ۱۵۔ رسالہ فیضیہ، تألیف ۱۳۵۳ھ؛ ۱۶۔ یارہویں، تألیف ۱۳۵۴ھ؛

Marfat.com

۱۷۔ترجمۂ مسند امام علی رضا، تألیف ۱۳۶۰ھ؛ ۱۸۔حلیۃ النبی بروایت علی؛ ۱۹۔تحفۂ اخوان الصفا فی جواز السماع والغنا؛ ۲۰۔مکتوبات اعظمیہ، مرتبہ شرافت نوشاہی، ۱۳۹۲ھ؛ ۲۱۔مناقب اہل البیت، عربی، خطی؛ ۲۲۔راہ وصول در مدح رسول، عربی میں درود شریف غیر منقوط۔

نمونۂ کلام عربی:

سباعی

تضمین بر رباعی شیخ سعدی

فی لیلۃٍ اسریٰ بھا — لمحمدٍ خیر الوری
حتّی علی اعلی العلا — ما کان احد ھھنا
الّا الا لہ و المصطفی — قالت ملائکۃ السما
بَلَغ العُلٰی بکمالہٖ

وجہ النبی شمس الضحی — بدن النبی بدرالدجی
ذات النبی نور الھدی — لا مثل حسن المصطفی
فی الارض و لا فی السما — ھو اجمل الکل کما
کشف الدجی بجمالہٖ

فی وصفہ نزل النبا — یٰس طٰہٰ و الضحی
خیر البریۃ مجتبی — اختارہ اللہ واصطفی
اعطاہ خیرا کلھا — لا ریب ان شفیعنا
حسنت جمیع خصالہٖ

یا ایھا المرضی بھا — لا یبرء الا باللقا
وجہ الحبیب المصطفی — ولئن تریدون الشفا
فاتون أتیکم دوا — یبرء لکم من کل دا
صلوا علیہٖ و آلہٖ

(تحفۂ اخوان الصفا)

Marfat.com

تضمین دیگر

حصل الشفا بخیاله — وصل الاسنی بوصاله
عذبت عیون مقاله — عظمت شیون جلاله
نصبت لواء نواله — حمدت جمیع فعاله
شرف الثریٰ بظاله — سمك السما بنعاله
"بلغ العلی بکماله — کشف الدجی بجماله
حسنت جمیع خصاله — صلّوا علیه و آله"

وہابیوں کے متعلق

الهی تبت من کل الوهابی — رجاء للنجات من العذاب
اغثنی یا غیاث المستغیثین — بفضلك یوم یبعث للحساب

نمونہ کلام فارسی:

اپنے مرشد فقیر اللہ کی شان میں

از دل و جان من غلامِ مرشدم — در دلم انداخت کو سِرّ قِدم
چون سخن آمد فقیر اللہ شاہ — خامہ ام لرزید و کاغذ کرد آہ
چون حدیثِ شاہ فقیر اللہ رسید — شمس تبریز از ادب سر درکشید
آن فقیر اللہ کہ شاہِ اولیا ست — سر دَمی صد ہا کجان را کرد راست
آن شعاع نور کاندر جانِ ماست — از تجلای جمال او ضیا ست

(بے مثل بشر، ص ۱۳)

نمونہ کلام اردو:

تردید وہابیہ

منکرو باز آؤ اب انکار سے — ضد بے جا مت کرو ابرار سے
ہے عداوت تم کو درویشوں سے کیا — بر خلاف ان کے ہو کیوں اصرار سے
یہ ہیں وہ جن کی معیت کے لیے — خود نبی کو حکم ہے جبار سے

Marfat.com

یہ ہیں وہ جن کا خدا مداح ہے　　فخر ہے حضرت کو ان کی کار سے
یہ ہیں وہ عکسِ تجلی ذات حق　　بے خبر اخفا سے اور اظہار سے
یہ ہیں محبوب حبیب حق کے خاص　　دل بھرے رکھتے ہیں خاص اسرار سے

یہ نظم چوبیس اشعار کی ہے۔ آخری تین شعر یہ ہیں:

مخزن فیض الٰہی ہیں فقیر　　نور ہیں اللہ کے انوار سے
اپنے فضل و رحم سے اے حق پاک　　اور درویشوں کے فیض انوار سے
بہرہ ور کر مجھ کو دنیا دین میں　　نور احمد پاک کے دیدار سے

(فیض محمد شاہی، ج ۲، ص ۸۸۸)

نمونۂ کلام پنجابی:

شجرہ شریف میں سے ایک شعر حضرت نوشہ گنج بخش کے نام کا لکھا جاتا ہے:

پھر محمد نوشاہ حاجی　　بحر ضلالت وچوں ناجی
طالب حق جو بن کر آوے　　نظر عنایت تاری دا

آپ تاریخ گو بھی تھے۔ بہت لوگوں کی تاریخیں لکھیں۔ بخوفِ طوالت نہیں لکھی گئیں۔

مولانا اعظم میرووالی کی تصنیف لوامع الاعلام بسواطع الالہام باہتمام قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی، ادارۂ معارف نوشاہیہ اعظمیہ، مریدکے، ضلع شیخوپورہ سے ۱۴۲۰ھ/۲۰۰۰ء، ۳۴۹ صفحات میں حضرت شرافت نوشاہی کے مکتوبہ نسخہ ۱۶ شعبان ۱۳۹۸ھ/۲۲ جولائی ۱۹۷۸ء کی بنیاد پر شائع ہوئی ہے۔ اس اشاعت میں ضیاء المصطفیٰ قصوری استاد شعبۂ عربی گورنمنٹ ایف سی کالج، لاہور کا مقدمہ شامل ہے۔ نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۷، ص ۲۸۵-۳۳۱؛ ایضاً، ج ۳، ح ۸، ص ۶-۸ حاشیہ۔ عارف نوشاہی

اعظمی، میرووال

آپ کا نام مولانا حکیم اقبال حسین، لقب سیف الدین ادیب اور تخلص اعظمی تھا۔ والد کا نام مولانا محمد اعظم* ولد مولوی محمد یار تھا۔ نارو راجپوت قوم کے فرد تھے۔ ۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۳ھ/۴ نومبر ۱۸۹۵ء کو میرووال، ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ وہاں کے مدرسہ میں مولوی اللہ رکھا سے تعلیم پائی۔ فارسی نصاب گلستان، بوستان اور سکندر نامہ پڑھا۔ پھر اجنالہ، ضلع امرتسر کے سکول سے مڈل پاس کیا، پھر

Marfat.com

اورینٹل کالج، لاہور میں داخل ہو گئے۔ ۸ شعبان ۱۳۳۶ھ کو وہاں سے سند فراغت حاصل کی۔ منشی فاضل بھی کیا۔ عربی کی تعلیم قاضی کرم الٰہی سے پائی۔ پھر اپنے والد محترم سے علم تفسیر پڑھا۔ آپ نے خداداد ذہانت سے اکثر علوم مثلاً صرف، نحو، منطق، فقہ، حدیث، تفسیر، تصوف، طب، تاریخ، نجوم، رمل، فلسفہ، لغت، معانی اور بیان وغیرہ میں تبحر حاصل کیا۔ فن خطاطی میں بھی کمال کو پہنچے۔ سنٹرل ٹریننگ کالج، لاہور سے او۔ ٹی کی سند حاصل کر کے مڈل سکول رعیہ، ضلع سیالکوٹ میں بطور مدرس تعینات ہوئے۔

آپ کی بیعت طریقت اپنے والد صاحب سے تھی۔ سلسلۂ نوشاہیہ برقندازیہ کے اوراد و وظائف کے پابند تھے۔ ۲ ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ/۲۷ اپریل ۱۹۶۳ء کو وفات پائی۔ میرووال [ضلع شیخوپورہ] کی مسجد میں اپنے والد کے پاس مشرقی جانب دفن ہوئے۔

آپ کی تصانیف بہت ہیں، چند ایک کے نام یہ ہیں:

۱۔ *زینت آسمان*، علمِ ہیئت الافلاک میں، تألیف ۱۳۶۷ھ؛ ۲۔ *ریاضی کا سلسلہ*، تألیف ۱۳۶۹ھ، مطبوعہ؛ ۳۔ *منشور فارسی*، تألیف ۱۳۷۰ھ، مطبوعہ فیروز سنز؛ ۴۔ *زبان شیرین فارسی*، تألیف ۱۳۷۰ھ، مطبوعہ فیروز سنز؛ ۵۔ *اسلامیات*، تألیف ۱۳۷۳ھ، مطبوعہ فیروز سنز؛ ۶۔ *آسمانی گھڑی* (تقویم الایام) دو حصے، تاریخ کتابت ۱۳۷۵ھ؛ ۷۔ *ہندی لغات*، بحروف دیوناگری، تلفظ بزبان اردو؛ ۸۔ *رسالہ صنعت و حرفت*، سیاہی بنانے کے مختلف نسخے؛ ۹۔ *دیوان اشعار*۔

آپ فارسی اور اردو میں بہترین شعر کہتے تھے۔

نمونۂ کلام فارسی:

نعتیہ

یا احمد مجتبیٰ علیک الصلوۃ — مقصود ز ھل اتی علیک الصلوۃ
مطلوب ز انما علیک الصلوۃ — اے خاتم انبیا علیک الصلوۃ

(۱۴ شعبان ۱۳۶۲ھ)

قطعہ

زاہد کہ بزہد خویشتن می نازد — پیشانی خشک را ترش می سازد
با عجب و غرور بر زمین می تازد — بے چارہ چہ محنت خودش می بازد

(جمعہ یکم فروری ۱۹۵۷)

Marfat.com

نمونۂ کلام اردو:

غزل عارفانہ

راس آئے کیسے دہر کی آب و ہوا مجھے
رہتی ہے ہر قدم پہ صدا جب فنا مجھے

کٹ جائے اے ندیم شبِ غم کسی طرح
اس زلف نارسا کی حکایت سنا مجھے

خود ہو کے رہنما مرے اس جذبِ شوق نے
رستہ حریمِ ناز کا دکھلا دیا مجھے

طوفاں ہے اور بحر حوادث ، کنارہ دور
پھر کیا ہوا تو چھوڑ بھی دے ناخدا مجھے

منزل کا جب پتا ہے تو رہ مل ہی جائے گی
رہنے دے میرے حال پہ اے رہنما مجھے

عشق و جنوں نے زندۂ جاوید کر دیا
جب ہو چکی بقا تو کہاں کی فنا مجھے

اک لمحہ بے خودی کی ہے مدت سے آرزو
اپنا وجود بھی ہو جہاں ماسوا مجھے

راہ طلب میں شوق طلب کا یہ حال ہے
منزل دکھائی دے رہی ہے زیر پا مجھے

میں اور شکوۂ ستم و جورِ ناروا
اپنا ہی اعظمی نہیں کوئی پتا مجھے

(ماہنامہ شمس المشائخ، مدراس، اکتوبر ۱۹۲۹ء)

سہرا

بتقریب شادی احمد فیاض خاں ولد حاجی امیر علی خاں

احمد فیاض خاں کا جو سہرا رقم کروں
گلشن سے پھول، کان سے موتی بہم کروں

گلہائے شعر و غنچۂ مضموں کے ساتھ ساتھ
صوتِ ہزار و نغمۂ بلبل کو ضم کروں

تارے پروؤں تارِ شعاع ہائے مہر سے
اور ان کے ساتھ نظمِ ثریا کو ضم کروں

یہ پھول تا شگفتہ و تازہ رہیں مدام
آبِ حیات دستِ مسیحا سے نم کروں

اس شان کا جو بن چکے سہرا تو ہم نشین
پڑھ پڑھ کے اس پہ سورۂ اخلاص دم کروں

جب زیب بخش چہرۂ فیاض ہو تو پھر
اس کو حوالے گیسوے پر پیچ و خم کروں

ہے وقتِ خوش میں جشنِ مسرت کی دھوم دھام
تَر اپنے حلقِ خشک کو با جامِ جم کروں

گاؤں ترانہ ہائے سرور و نشاط و عیش
ہرگز نہ کوئی گردشِ گردوں کا غم کروں

بعد اس کے وقت جلد ہی آئے تو میرے دوست
میں گالڑی کا سہرا سپردِ قلم کروں

Marfat.com

جی چاہتا ہے شوق کہ وقت آے یا خدا　　احمد بلال خاں کا بھی سہرا رقم کروں
پروردگار تم کو سلامت رکھے مدام　　حُسنِ دعا پہ سہرے کے اشعار تم کروں

(۲۵جنوری۱۹۵۸ء)

آپ فن تاریخ گوئی میں بھی کمال رکھتے تھے۔دوتاریخیں بطورنمونہ درج کی جاتی ہیں۔

(۱)

تاریخ ''منشی فاضل'' شدن صدیق حسن شاہ

پُر گشت ز بہجت فراوانم دل　　ہم لطف خدای پاک با او شامل
تاریخ بگفت ہاتفی از غیبم　　''صدیق حسن شاہ منشی فاضل''

۱۹　　۴۹

(۲)

تاریخ تعمیر ہال اسلامیہ ہائی سکول ایمن آباد ضلع گوجران والا

نسبتِ تالار عالی ظہورالدین سے　　اس کی جانِ پاک پر ہو رحمتِ رب غفور
حبّذا خورشید احمد زندہ و پائندہ باش　　تو نے کر دی طالبانِ علم کی تکلیف دور
تیرے اکرام و عطا سے ہو گیا تعمیر ہال　　اس لیے تاریخ بھی ہے اس کی ''اکرام ظہور''

۱۳۷۳ھ

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۷، ص ۶-۴۶

اقبال، اِلّان والی

اس کا نام اقبال علی، مشہور مختار علی ہے۔ والد کا نام الٰہی بخش ولد گھسیٹا بن سردار بن وزیرا، ارائیں قوم بگے ہے۔ آبائی وطن موضع سوہیاں کلاں، تھانہ مجیٹھہ، ضلع امرتسر تھا۔ مہاجر ہو کر یہاں [پاکستان] آئے، اور الان والی کڑیال چک ۱۹، ضلع شیخوپورہ میں سکونت اختیار کی۔ ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱ء میں بعمر ۳۴ سال اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ (فیض محمد شاہی، ج ۱۰، ص ۲۷۳)، اقبال علی ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

اقبال علی پنجابی میں شعر کہتا ہے۔ یہ شعر اس کا ہے:

Marfat.com

اک اوہ پتھر وچ جنگلاں دے ٹھڈے کھاوندے لکھ ہزار پتھر
اک پتھر مدینے وچ رہن والے کرن روضے دا نت دیدار پتھر

(فیض محمد شاہی، ج۸، ص۸۳۷)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج۳، ح۱۰، ص۶۵-۶۶

اقبال، چک ۴۰۴

اس کا نام محمد اقبال، تخلص اقبال اور کبھی جاوید کرتا ہے۔ والد کا نام بیگ خان، قوم بلوچ ہے۔ سکونت موضع چک ۴۰۴ گ ب، تحصیل سمندری، ضلع لائل پور میں ہے۔ ایم۔اے تک تعلیم ہے۔ محمد اقبال سلسلۂ نوشاہی میں [اگرچہ بیعت نہیں ہے لیکن] میرے ساتھ ارادت وعقیدت رکھتا ہے۔

۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء میں حضرت نوشہ گنج بخش پر ایک تحقیقی مقالہ بعنوان حاجی محمد نوشہ دی حیاتی تے اوہناں دا پیغام پنجابی زبان میں لکھا [اور پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم اے پنجابی کی سند حاصل کی]۔ جو ۱۵۳ صفحات پر مشتمل ہے۔

پنجابی میں اشعار بھی کہتا ہے۔ یہ مکتوبات اس نے میرے نام لکھے ہیں۔ بطور نمونہ کلام درج کیے جاتے ہیں۔

پہلا مکتوب

یا حضرت میں دل دکھی دا کس نوں حال سناواں
پکڑ پلا بَن تیرا عاجز کیوں کسے در جاواں
تیریاں شاناں رب ودھایاں ، رتبہ دتا عالی
جو منگتا در تیرے آیا کدی نئیں مڑیا خالی
حضرت نوشہ پیر زمانہ گنج ونڈے سن جنہیں
دل دیاں ہون مراداں حاصل ، اکھاں لَیاں جا اَنہیں
جاگ لگی یا حضرت اوتھوں تھوڑ رہی ناں کائی
گٹھڑی بھار بھریرے والی پڑھ بسم اللہ چائی

Marfat.com

رب نبی حاجت روا بنایا دور بیماریاں ہوون
واپس آوندے ہسدے آون در تیرے جو روون
یا حضرت میں عرض گذاری بنی مصیبت بھاری
دل میرا پیا ڈولے کھاوے بیڑی ہے وچکاری
چھیتی مدد میری نوں بوہڑو بخشو سیٹ غلامی
اللہ نبی ہے دتا خزانہ بخشو فیض عوامی
چُک چُک اڈیاں ول تہاڈے عاجز نظر ٹکائی
ہے معلوم مینوں بناں توہاڈے واہ چلے ناں کائی
دَھمیں توں لے شاماں توڑی رووان بھر بھر آہیں
رات لنگھے گن تارے میری اکھ لگے میری ناہیں
ہر ویلے پیا تکاں حضرت اوہ ویلا کد آسی
جیں ویلے میں عاجز کولوں دور بیماری جاسی
بن پیڑاں کد روون آوے بن تیراں کد سیر اے
زخم میرے تے مرہم لاؤ ، واسطہ نوشہ پیر اے
ہتھ بنھ عرض اقبالؔ گذارے اج حالوں بے حال اے
ساتھ اقبال اقبال نہ دیوے کرو تسیں اقبال اے

(کمرہ نمبر۱۰۶، ہوسٹل نمبر۱۱، نیو کیمپس لاہور، ۲۳ فروری ۱۹۷۳ء)

دوسرا مکتوب

بعد ادب آداب کمال کولوں ہک عرض کراں میں دربار حضرت
میتھوں ہک خطا لاچار ہوئی ، مینوں بخشیاں نام غفار حضرت
توہاڈے کہن تے پہنچ نہ سکیا میں کیویں اپنا منہ وکھاوساں میں
پورا اپنے قول تے ناں ہویا، سخن ایس تے نت شرماوساں میں

Marfat.com

ویلا آیا دیدار دا جدوں میتھے کیویں اکھیاں نال ملاوساں میں
سوہنی نال زبان دے سنگ سائیں جھوٹھی کیویں زبان رلاوساں میں
بھل چک معاف جے ناں کرسو میرے دونویں جہان اج کوڑ ہوے
باہجھ مہر توہاڈی دے کرم میرے رل مٹی دے وچ اج دھوڑ ہوے

(۲۶جون۱۹۷۳ء)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۲، ص ۱۲۱

اکبر، جالندہر

آپ کا نام پیرزادہ علی اکبر، تخلص اکبر تھا۔ مولانا حکیم غلام قادر اثر انصاری نوشاہی برقندازی جالندہری کے ساتویں فرزند تھے۔ دادا کا نام محمدی شاہ ولد پیر غلام محی الدین انصاری تھا۔ ۲۷ محرم ۱۳۲۷ھ/۱۹ فروری ۱۹۰۹ء کو پیدا ہوے۔ میٹرک تک تعلیم پائی۔ تشکیل پاکستان کے دوران جالندہر بستی شیخ [درویش] سے ہجرت کر کے لاہور آ گئے۔ یہیں وفات پائی۔

اردو میں شعر کہتے تھے۔ تاریخ گوئی کا ملکہ بھی تھا۔ چنانچہ جب ۱۳۴۲ھ میں آپ کے والد ماجد کا دیوان اثر طبع ہوا تو آپ نے یہ قطعۂ تاریخ لکھا:

یہ مناقب حضرت محبوب سبحانی کے ہیں — جن کا خادم دو جہاں میں ہر طرح فیروز ہے
ہے دیا یہ ابوی ام قبلہ نے گنج فیض کھول — جس سے ہر اک طالب صادق نصیب اندوز ہے
وقت طبع لکھا اکبر نے ز روے اعتقاد — مادۂ تاریخ ''نظم پاک دل افروز'' ہے

۱۳ ۴ ۲

مزید نمونۂ کلام اردو:

مدح سچیار صاحب

نوشہ کے جن پہ لطف و کرم بے حساب ہیں — سچیار نوشہ پیر کے وہ انتخاب ہیں
سچیار کی جناب وہ عالی جناب ہیں — مقبول بارگاہِ رسالت مآب ہیں
بخشش کی کان ، بحر عطا ، معدنِ سخا — بارانِ لطف و جود و کرم کے سحاب ہیں
سچیار کی جناب سے جو فیضیاب ہیں — وہ سب کے سب بفضلِ خدا کامیاب ہیں

Marfat.com

سرمست کیف بادۂ روزِ الست ہیں
جو مستفیض خم کدۂ آنجناب ہیں

پاتے ہیں وہ رسائی خدا کے حبیب تک
سچیار کی جناب میں جو باریاب ہیں

سچیار کی جناب سے مَے پی چکے ہیں جو
وہ بے نیاز گردشِ جامِ شراب ہیں

سوزِ فراقِ حضرتِ سچیارِ دل نواز
تو ہی بتا کہ کیوں میری آنکھیں پر آب ہیں

سجدے ہیں آستانۂ سچیار پیر پر
میرے لیے یہ کفر بھی ہوں تو ثواب ہیں

رازِ بقا و رازِ فنا ، راز دو جہاں
سچیار پر بفضلِ خدا بے نقاب ہیں

جب ہو چکا ہوں آپ کا پھر کیوں مرے لیے
آلامِ دہر باعثِ صد اضطراب ہیں

اکبر نگاہِ لطف کا امیدوار ہے
گو بے عمل ہے اور گنہ بے حساب ہیں

(فیض محمد شاہی، ج ۸، ص ۵۴۲)

چٹھی رسانوں کے متعلق کہتے ہیں:

فرشتوں سے ہے کیا کم حیثیت چٹھی رسانوں کی
خبر پہنچاتے رہتے ہیں زمینوں آسمانوں کی
ادا کرتے ہیں اپنی ڈیوٹی اس جانفشانی سے
کہ سُدھ بُدھ جس میں کچھ رہتی نہیں ہے اپنے خانوں کی
بڑی ہی ذمہ داری کی اسامی ہے غریبوں کی
دکھا دیتی ہے گڑ بڑ پائی کی رَہ جیل خانوں کی
نہیں ہے گشت سے بھی آ کے فرصت ان کی قسمت میں
وہاں تقسیم تھی ، یاں چک ہے پائیوں اور آنوں کی
کسی سے پائی تک بھی لیتے جان ان کی لرزتی ہے
یہ واقف ہیں جو درگت بنتی ہے رشوت ستانوں کی
نصیب ان کو نہیں تعطیل کے دن بھی کبھی چھٹی
جو ہے آئین ہر ایک آفسوں اور کارخانوں کی
غمِ قہر افسروں کا اور پبلک کی شکایت کا
عجب ہے کشمکش میں رہتی جاں ان سخت جانوں کی

Marfat.com

ادھر ڈاک آئی یہ تیار جیسے ڈاک کے گھوڑے
پھریں گے دوڑے، کچھ حاجت نہیں ہے تازیانوں کی
ہے ان انسانوں سے کام اونٹ گھوڑوں کا لیا جاتا
جو لاتے ڈاک تھے، سنتے ہیں ہم پچھلے زمانوں کی
چڑھا دن اور یہ ہیں ننگے پاؤں در بدر پھرتے
زمیں بوسی ہیں کرتے پھرتے سارے آستانوں کی
زمانہ کہتا ہے نیکی بدی کے یہ فرشتے ہیں
سپرد ان کے ہے چابی شادی وغم کے خزانوں کی
کہیں دیتے ہیں بچھوا چٹھی پہنچا کر صفِ ماتم
ہیں بجواتے کہیں خط دے کے نوبت شادیانوں کی
بکثرت کام ہے، تنخواہیں کم، ہیں قحط سالی کی
ہے ہر دم کھائے جاتی جان کو فکر آٹے دانوں کی
سنی جاتی ہے دیگر محکموں والوں کی آوازیں
مگر سنتا نہیں ہے کوئی بھی ان کم زبانوں کی
نئے چٹھی رسان آئیں تو کہہ دینا انھیں اکبر
ذرا ہشیاری سے رہنا یہ بستی ہے پٹھانوں کی

[بیاض گنجینۂ شرافت، ص۳۸۳]

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج۳، ح۹، ص۴۱-۴۳

اکبر شاہ

یہ نوشاہی خاندان میں بابا بگے شاہ کے مرید ہیں۔ وہ مرید بابا فتے شاہ کے، وہ مرید بابا قطب شاہ ڈھڈہ والا کے، وہ مرید سید نوبہار شاہ پٹی والا کے، وہ مری سید شاہ جمال پٹی والا کے، وہ مرید حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی کے۔ آج سے چند سال پہلے حیات تھے۔

اکبر شاہ پنجابی کے شاعر ہیں۔ خاندان نوشاہی کا ایک شجرہ نظم کیا۔ اپنے نام کا شعر یہ ہے:

Marfat.com

اکبر شاہ تے کرم کمایا نام پیراں دا آکھ سنایا
وچ درگاہ الٰہی اندر عجز نیاز پکاری دا

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۷، ص ۳۴۹ حاشیہ

اکبری، لاہور

نام دیوان امرناتھ، تخلص اکبری تھا۔ والد کا نام راجہ دینا ناتھ ولد بخت مل تھا۔ لاہور میں رہتا تھا۔ والد کے ہمراہ سید فضل شاہ مجذوب نوشاہی گردیزی لاہوری کا مرید ہوا تھا۔ اس کی جاگیر باپ کے علاوہ تھی۔ ۱۵ صفر ۱۲۸۴ھ/یکم اگست ۱۸۶۷ء میں فوت ہوا۔

صاحب علم اور شاعر تھا۔ *دیوان اکبری* اس کی تصنیف ہے۔ اس کا ایک بیٹا رام ناتھ اصغری تخلص اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب تھا۔

دیوانِ اکبری، مطبوعہ کوہ نور پریس، لاہور، ۱۸۷۳ء کے مندرجات حسب ذیل ہیں: دیباچہ، ص ۱-۳؛ ترجمہ نقل چٹھیات (پانچ چٹھیاں)، ص ۳-۶؛ قطعات تاریخ طبع دیوان ہذا، ص ۶-۷؛ فارسی غزلیات، ص ۱-۱۰۹؛ اردو غزلیات ص ۱۱۰-۱۲۸؛ اردو قطعات تاریخ، ص ۱۲۸-۱۳۰؛ اردو قصائد، ص ۱۳۰-۱۳۵؛ فارسی قطعات تاریخ، ص ۱۳۶-۱۶۵؛ فارسی قصائد، ص ۱۶۵-۱۹۴؛ فارسی مثنویات، ص ۱۹۴-۲۱۲۔ اس کی دیگر تصانیف میں ظفرنامہ رنجیت سنگھ قابل ذکر ہے۔ اکبری فارسی، عربی اور اردو میں اشعار کہتے تھے۔

نمونہ کلام فارسی:

نگویمت کہ تو زندیق یا مسلمان باش — بذوق طاعتِ بت، مست ذکر یزدان باش
بہ بلخ گہ بروی، گہ بہ گلشن کشمیر — چو روس، گہ بہ بخارا و گہ بایران باش
بکن تو مور نوازی، مترس جان پدر — مدہ بروت بباد کسان، سلیمان باش
چو حافظ است ترا اکبری ز دل خادم — حریفِ حجرہ و گرمابہ و گلستان باش

(*دیوانِ اکبری*، ص ۷۲-۷۳)

نمونہ کلام عربی:

جاء الذی مشتاق طلعۃ بدر — جزی ربہ عنی و یکفی لہ اجر
بشری لقد طلعت شموس کوسنا — و غایت الظلمت انا اسفر الفجر
یا محیی العشاق لقد قلتنی جھرا — دع لی و ذران دہک لی ھدر

Marfat.com

الضوء یشرق حسن وجہ حبیبی　　فکیف لطافت اذ فی کاسہ الخمر
الاکبرؔی صدیق لاخلاف لہ　　یامن یطیع الیک القلب ما الامر

(ایضاً)

نمونۂ کلام اردو:

مارتا ہے ہمیں مو باف ترا اے ظالم　　تس پہ اس زلف معنبر کے ہے اور جال کھلے
جھومیں بادل کی طرح کیوں نہ وہاں سارے مست　　مانگتی ہے وہ تری ساغر مے بال کھلے
غرق ہو جاے وہیں خون شفق میں خورشید　　آپ کے چہرۂ گل رنگ سے جب شال کھلے
سبب ضد سے ہے انصاف کا دشمن اب یار　　اکبرؔی مت پھرو تم نامۂ اعمال کھلے

(ایضاً، ص ۱۲۷)

نیز دیکھیے: *پاکستان میں فارسی ادب*، ج ۴، ص ۵۱-۵۷؛ ۹۱-۹۷۔ عارف نوشاہی

اللہ دتا، وایان والی

اس کا نام اللہ دتا، والد کا نام بہادر خان ولد حسین، قوم تارڑ ہے۔ وایان والی چک ۲۷، ضلع شیخوپورہ میں سکونت رکھتا ہے۔ ۱۵ شوال ۱۳۸۷ھ کو بعمر ۳۵ سال میرے ساتھ بیعت کی۔ درویش خیال ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

یہ دعائیہ شعر اس کی زبان سے ہے:

یا مولا میرا زور تیرے تے توہیں میریاں مندا
حشر دہاڑے میریا مولا لنگ رکھیں پنج تن دا

نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۱۱، ص ۲۰

اللہ دتا، نوشہرہ خوجیاں

اس کا نام مستری اللہ دتا، موضع نوشہرہ خوجیاں، علاقہ جلال پور جٹاں، ضلع گجرات میں رہتا تھا۔ میاں محمد فاضل [پ: ۱۳۱۰ھ/۹۳-۱۸۹۲ء] ولد میاں غلام مصطفیٰ نوشاہی بیچاری نوشہروی [م: ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء] کا مرید تھا۔

اس نے ایک نظم بنام گلشن نوشہرہ شریف کریسنٹ سٹیم پریس، گجرات سے چھپوا کر شائع کی۔

Marfat.com

اپنے پیر صاحب کی صفت میں لکھتا ہے:

غلام مصطفیٰ تھیں ٹریا پیر فاضل اج کل جدھا بڑا سایا ای
چھوٹی عمر تے عادت نیک اوہدی ، جہڑا در توبہ دے آیا ای
ہے قادری ایہ خاندان سارا ، جنہوں رب نے رنگ لگایا ای
فاضل پیر سوہنا پیا انج چمکے جویں چن تھیں نور لے آیا ای
گدی باپ والی اُتے اج فاضل ، متھے اوس دے نور سوایا ای
چہرہ چمک دا اوس دا چن وانگوں ، ایہ رب نے کرم کمایا ای
دتا بخش خزانہ باپ اونہوں ، جس گدی نشین بنایا ای
قسمت نیک سی اوس دی بہت یارا تاہیں باپ نے گل لگایا ای
اج کل نہ اوس دا کوئی ثانی واہ واہ رتبہ اوس نے پایا ای
ہر دم خدا نوں یاد کردا رب اوس تے کرم کمایا ای
نال عاجزی اوس نے قرب پایا رب مالک ملک بنایا ای
آوسن دور تھیں لوک زیارتاں نوں جہاں فیض جناب تھیں پایا ای
خاک پا اوہدا اللہ دتا جس ایہ مضمون بنایا ای
آیا عرس سرکار دا بہت نیڑے تاہیں جلد بیان مکایا ای
حق ایس مسکین دعا کرنی پڑھ سب بیان سنایا ای
کرسی مشکلاں حل سچیار سچا جس آدم دا باغ لگایا ای

(ص ۷)

ہوئی بخشش خاص جناب وچوں تاہیں فیض حضور تھیں پایا میں
ہاں خاص شاگرد میں خضر سندا تاہیں ''گلشن نوشہرہ'' بنایا میں
چڑھیا یکم وفات دا چن جدوں تدوں ایہ مضمون مکایا میں
اللہ دتا دے حق دعا کریو سب مومناں آکھ سنایا میں

(ص ۸)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۷۱۰، شاعر کے مرشد محمد فاضل نوشہروی کے حالات کے لیے۔

Marfat.com

الٰہ داد

نوشاہی سلسلہ میں یہ میاں الٰہی بخش موہلوی کا مرید تھا۔ وہ مرید مولوی امام الدین روشن شاہی کھرلاں والا [م: ۱۲۸۲ھ/۱۸۶۵ء] کے۔

یہ پنجابی میں اشعار کہتا تھا۔ یہ دوہڑہ اس کی زبان سے ہے۔

دوہڑہ

آوے ماہی بہو کول اساڈے کوئی بولیں سخن زبانوں
میں بھُل گئی تقصیری ہوئی ، چا بخش گناہ اسانوں
رُٹھڑے ڈھول منیندے آئے وت ایہا رسم جہانوں
الٰہ داد آباد تھیون ونج جھوکاں کدی ملسن یار اسانوں

(فیض محمد شاہی، ج ۲، ص ۳۱۷)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۴۷

الٰہ دین، گاکھڑہ

اس کے والد کا نام امام دین ولد وارث بن سعد اللہ تھا۔ اس کے آباو اجداد ظروف سازی کرتے تھے۔ ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۵ء میں پیدا ہوا اور نوشاہی سلسلہ میں بعمر تیس سال یکم رجب ۱۳۶۳ھ/ ۱۹۴۴ء کو میرے ساتھ بیعت کی۔ حضرت نوشہ صاحب کے عرس پر حاضری دیا کرتا ہے۔ ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء میں بعمر تریسٹھ سال گاکھڑہ کلاں، ضلع گجرات موجود ہے۔

گاہ بگاہ پنجابی شعر کہتا ہے۔ فراق مرشد میں اس کے دو بند یہ ہیں:

الف اکواری تک میں ولوں جے کر ناں تکیں میرا زور کی اے
پہلاں لا پریت وسار چھڑنی ایہ ظلم نہیں تاں ایہ ہور کی اے
دل لے کے فیر وساریائی تیرے ہجر وچ اکھ تے کور کی اے
حضرت پیر شرافت دا عشق لگا الٰہ دین نوں پیاری ایہ ٹور کی اے

ب بال کے اگ جلا گیا سوہنا پیر شرافت نہ آوندائی
اپنے عاشق بیمار ول نہ تکے کدی اوس گلی ناہیں جاوندائی

Marfat.com

گا کھڑے وچ مریض پیا پھڑکدا اے تیرے درس نوں جی ترساوندائی
آلہ دین مسکین تے کرم کرنا سگ نوشہ دا پیا سداوندائی

(فیض محمد شاہی، ج ۸، ص ۶۱۴)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۱، ص ۲۳.

الٰہی بخش، کنڈل

آپ کا نام الٰہی بخش، کنڈل، ضلع جہلم کے رہنے والے تھے۔ صاحب علم و عقل و فراست تھے۔ شیخ غلام حسن ولد شیخ بڈھا سلیمانی نوشاہی سجادہ نشین بھلوالی کے مرید تھے۔ ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء میں وفات پائی۔

صاحب تصانیف تھے۔ شعروں میں کتب ذیل لکھیں:

۱۔ قصہ سسی پنوں، مطبوعہ؛ ۲۔ قصہ ہیر رانجھا، سی حرفی میں ہے؛ ۳۔ قصہ مرزا صاحباں، یہ بھی چھپ چکا ہے؛ ۴۔ قصہ شاخ نبات، یہ خطی ہے۔ حافظ شیرازی اور شاخ نبات کی عشقیہ داستان ہے؛ ۵۔ سی حرفی در مدح حضرت سخی شاہ سلیمان نوری [مطبوعہ خالد پریس، سرگودہا]؛ ۶۔ سی حرفی دیگر؛ ۷۔ شجرہ شریف قادری نوشاہی، مخمس۔

قصہ سسی پنوں دو ہڑوں میں ہے اور پرسوز کلام ہے۔ مولوی الٰہی بخش کے پوتے مولوی محمد علی ساکن کنڈل نے اردو پریس، ۸۸ میکلوڈ روڈ، لاہور سے چھپوا کر شائع کیا ہے۔ اس میں اپنے مرشد صاحب شیخ غلام حسن سلیمانی بھلوالی کی مدح میں لکھتے ہیں:

شیخ غلام حسن ولی اللہ شہ سلیمانی نوروں — جمدڑیاں مقبول الٰہی پایوس قرب حضوروں
وانگ شہبازاں پہنچے پل وچ کیا نیڑے کیا دوروں — الٰہی بخش نہ کنڈ ولانے رحمت دے دستوروں

واہ سلطان نشان معلّٰی اندر ملک نوشاہیاں — صوفی کامل بحر فیوضاں رہبر بھلیاں راہیاں
عقدے حل کرے در آیاں دھوندا عیب گناہیاں — الٰہی بخش کنے لکھ بدیاں رہن نہ داغ سیاہیاں

صادق ہر ہک قول قراروں جو کوئی لفظ الاے — آس امیداں پوریاں کردا لحظہ دیر نہ لاے
کھولے کلی دلے دی لطفوں خوشبو دھماں پاے — الٰہی بخش رنگیلے یوسف پاک جمال کراے
عیسیٰ وانگ طبیب غلاماں لطفوں کرے سمہالاں — اک نظر دکھ چھوڑے ناہیں توڑے ہوون سالاں

Marfat.com

ہر اک رگ دا محرم جانی واقف ہر ہر والاں الٰہی بخش جوان زوراور کٹے بیخ رذالاں

(سسی پنوں، ص۶)

[نمونۂ کلام از قصہ سسی پنوں:]

سوال مادر:

سسئے نیہوں کُٹا نگالا یوئی نال پنن دے بھل کے
دھوبن کملی کول شاہاں دے تیں جیہاں دامُل کے
منزل دور فتور سفر دی وا نہ پہنچے گُھل کے
الٰہی بخش سہوتھی شاکر جھاگ نہ بھاہ دے جُھلکے

جواب سسی:

ماے نی میں نیہوڑا لایا خان پنن نوں چُن کے
ارمی پریاں عشقوں سڑیاں نام پنن دا سن کے
نیہوڑا لاون جان جلاون پچھوں تاون ہن کے
الٰہی بخش زنجیر برہوں دا کیچم دے ول تنکے

(ص۵۳)

سوال مادر:

سسئے مرن سکھالا ناہیں مرن لگی سمجھیسیں
باغیں سنگ سیاں رل بہنا تس دم یاد کریسیں
کفن دفن دی جا نہ اوتھے تتی ہتھ ملیسیں
الٰہی بخش کیچم دیاں خبراں کس نوں آن دسیسیں

جواب سسی:

امڑیئے نی میں کیچم وَیساں جاں جاں جان بدن وچ
رات دہاں اُٹھ کوچ کریساں اوہ تھلاں ہر بن وچ
خان پنوں دے کھوج لبھیساں نقش لکھیساں من وچ
الٰہی بخش بلوچ نہ بھُلسم کرساں وَین کفن وچ

(ص۵۷)

Marfat.com

مولوی صاحب نے قصہ ہیر رانجھا ایک سی حرفی میں لکھا ہے۔ ہر حرف کے دو اشعار لکھے ہیں۔ اور ڈیوڑھے [مستزاد] شعر ہیں۔ ہیر اور اس کی والدہ کے آپس میں سوال و جواب ہیں۔ یہ قصہ صفر ۱۳۵۷ھ میں نواب سر عمر حیات خان ٹوانہ کی سعی سے چھپا ہے۔

والدہ:

ر راہ عشق دا لماں ہیرے ورلے کئی پلیندے توڑ چڑھیندے
لماں سفر تے منزل بھاری تھک تھک لوک چھوڑیندے مُکھ مڑیندے
دھندو کار غبار اندھیرا عارف گئے جھگڑیندے خبر دسیندے
الٰہی بخش خطر دے راہوں دشمن زور کریندے پکڑ کوہیندے

ہیر:

ر رگ رگ عشق رانجھن دا ماے کو کئے جان سویلے وانگ ریلے
دھا دھا پوندا کر کر ہلے ہاتھی مست زہریلے پلپل پیلے
جھاگی قہر غضب دیاں لہریں بَشیَر وانگ مریلے شینہ در بیلے
الٰہی بخش کے خوف اوجھڑ دا جس سنگ سیاں میلے اندر بیلے

(ص ۵)

قصہ مرزا صاحباں میں حضرت نوشہ گنج بخش کی توصیف میں لکھتے ہیں:

اوس زمانے دے پیر سن اک توں اک سلطان
اونہاں دیاں آپو آپ ولایتاں آپو اپنے شان
میرے بھانے سب گوپیاں اک اونہاں وچ کاہن(۱)
شاہ سلیماں دا لاڈلا نوشہ سخی جوان
خبر جیندی چو کوٹ وچ عالی جیندا شان
جس چھٹا دتا اے عشق دا وچ زمین اسمان
اوس رنگن چاہڑی اے موکلی بہتا کر سمیان
اوہ گوہڑے رنگ چڑھاوندا کر کے خوب دھیان
اس پہلے بورے چا رنگیا کر کے حضرت پاک رحمان

۱۔ نسخہ بدل: اوہ دسن وانگ ستاریاں وچ اونہاں سورج جان

Marfat.com

اوتھے طوطے ، خمرے تے بطخاں کرن رحمان رحمان
مینوں عشق الٰہی یار دے کیتا سرگردان
بُھل گیاں سب دا نشان مسجد رہیا قرآن
میرا کعبہ ہے مکھ یار دا اوہا مذہب دین ایمان
میں عرض کراں ہتھ بنھ کے سن حضرت پاک رحمان
انہ قصہ مرزے خان دا سارا کرو بیان
اونہاں کر شفقت سی دسیا سارا کھول بیان
الٰہی بخشا ایس نوں کر ظاہر وچ جہان

(ص۴)

یہ قصہ آپ نے ۱۲۷۰ھ میں ختم کیا۔ لکھتے ہیں:

ہاں ، کلیجہ ، بگیاں طعنے کر کر کھا
سن باراں سے ستر ہجری میرے خیال پیا

(ص۵۶)

یہ قصہ ان اشعار پر ختم ہوتا ہے:

یا رب اپنے درد تھیں مینوں جام پلا
ہر ہر میرے درد دا ہووے خاص دوا
باجھ محبت آدمی ضائع عمر گوا
الٰہی بخشا نفی ہو وچ اثبات سما

(ص۵۶)

شاخ نبات میں نوشاہی خاندان اور اپنے پیر شیخ غلام حسن صاحب کی مدح میں لکھتے ہیں:

نوشاہیاں دی خاک چمیساں جاں جاں تائیں جیواں — مت کدی لطف اونہاں دے کولوں شوق پیالہ پیواں
پیر جہاں دا نوشہ حاجی ، حضرت شاہ سلیماں — بے غم رہندے دین دنی وچ پل وچ مشکل آساں
غلام حسن دی کراں غلامی گولی ہاں پروردی — بحر عمیق غماں دے وچ لے نام اوسے دا تردی
جس دن نظر کریسی میں ول پک پوسن سب عرضاں — اوہ مرہم شافی دردمنداں تے چھٹسن دل دیاں مرضاں

Marfat.com

چشماں نال آداب نیازاں کر کر دلوں بجانوں　　مطلب آس مراد دے لے کھڑی میدانوں
تڑپ گیا میدان شتابی اسپ جولان ہوائی　　مطلب رہیا دور دراڈے فکر گیا کسے جائی
الٰہی بخش پچھوہاں وَل مطلب اُتے آؤ　　عاشقاں صادقاں گذریاں والا قصہ آکھ سناؤ

یہ قصہ ۲۷ رمضان ۱۲۷۵ھ کو ختم کیا۔ لکھتے ہیں:

رحمت لکھ لکھ واری ہر دم عاشقاں صادقاں تائیں　　وت شاخ نبات تے حافظ اُتے ختم درود پوچائیں
ست دیہویں رمضان مبارک تم کیتا ایہ قصہ　　باراں سو پچھتر سن وچ عشقوں مک گیا حصہ

سی حرفی مدح شاہ سلیمان کا پہلا شعر یہ ہے:

الف اللہ واحد ذات ہے　　جتھے احمد نبی حیات ہے
دم دم لکھ صلوات ہے　　وچ عالم نور ظہور ہے
جدھے نوروں جگ معمور ہے　　یا شاہ سلیماں پیر جی

آخری شعر یہ ہے:

ی یاد تیری تھیں یاد ہے　　سانوں تیری یاد مراد ہے
تیری یاد کنوں دل شاد ہے　　گھر آ الٰہی بخش دے
لکھ اصلی صورت نقش دے　　یا شاد سلیماں پیر جی

شجرہ شریف قادری نوشاہی کا پہلا بند یہ ہے:

فضل کنندہ کُل عالم تے توہیں رب غفارا　　مجرم سارے در تیرے تے رو رو کرن پکارا
توہیں چریں وچھنیاں تائیں میل کراون ہارا　　جو کجھ پردے دوری والے لطفوں سب اٹھادے
برکت پیراں نوشاہیاں دی شوق شراب پلادے

حضرت نوشہ صاحب کے نام کا یہ شعر ہے:

نام محمد حاجی نوشہ جو کوئی ورد کماون　　مست الست پھرن ار بیلے وصل رہے دا پاون
ولی ولایتاں ساریاں دے سب نوشہ ویکھن آون　　آکھن واہ واہ گوہڑی رنگن نوشہ رنگ چڑھادے
برکت پیراں نوشاہیاں دی شوق شراب پلادے

آخری شعر یہ ہے:

الٰہی بخش محبت مینوں نوشاہیاں دے گھر دی　　کنیز کنیزاں دلوں بجانوں بردیاں دی میں بردی

Marfat.com

جویں رکھن تیوں رہساں در تے ذرہ عذر نہ کردی　　رات دہاں نت قوت بنائے تحفے صفت ثنا دے

برکت پیراں نوشاہیاں دی شوق شراب پلا دے

دوسری سی حرفی میں سے چند شعر لکھے جاتے ہیں:

الف احمد دی صفت انسان ایہ ہے بلکہ ذات ہے خاص انسان پیارے
انـــا احـــمـــد دے لفظ توں سمجھ لیو ہک رنگ ہے کل جہان پیارے
الانسـان دی رمز ہے عاشقاں توں جیندی جان دے وچ ہے جان پیارے
الٰہی بخش جے ذات نزول چاہیں پہلے ویکھ سخی سلیمان پیارے
س سخی سلیمان دا شان عالی عالم قدس دے وچ مکان جیندا
چوداں طبقاں دے وچ دید کردے ہر جنس دے دل دھیان جیندا
واقف راز اوہ ہے حالاں ساریاں دا غماں ساریاں نال دھیان جیندا
الٰہی بخش اوہ شاہ ولایتاں دا ہر وقت جاری فرمان جیندا

مولوی الٰہی بخش کے مرشد صاحب شیخ غلام حسن سلیمانی بھلوالی کی وفات ۱۳۰۸ھ میں ہوئی تو آپ نے ان کے مرثیہ میں یہ اشعار کہے:

ظالم خزاں دی وا کولوں سڑ گل گئے گلشن گئے
رہیاں بلبلاں کرلاندیاں کر کوچ روح سمن گئے
گئے برگ چھڈ کے ڈالیاں ، نہ اوہ سبزیاں نہ لالیاں
بلبل نوں راتاں کالیاں کر گُل ویران صحن گئے
بھورے دیواراں مَل رہے اُٹھ درد نیر اچھل رہے
کر وَین سینے سَل رہے ہے ہے اوہ یار کہن گئے
قمری بھی کو کو کر رہی لب جان ہو بے پر رہی
ماری عقل نہ زیر زبر رہی گلرنگ وجود سُکن گئے
دس خبر کوئی کانگ وے ملسن کدوں جدھی تاہنگ وے
پوے کن میرے گلبانگ وے رنگ ڈھنگ گئے درسن گئے

Marfat.com

اللہ آئیں چیت بہار وے اکھیں ٹھنڈیاں تے گلزار وے
شالا لگ ملن گل یار وے کر دکھ وداع بکفن گئے
الٰہی بخش بیمار دی ، کرو کاری درد آزار دی
گھلے وا اس پاک دیار دی جتھے شاہ غلام حسن گئے

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۴۸-۵۱

الٰہی بخش، موہل

آپ کا نام الٰہی بخش، علاقہ گنجی بار، بمقام موہل موسیٰ خان وٹو میں سکونت تھی۔ نوشاہی سلسلہ میں مولوی امام الدین [م: ۱۲۸۲ھ/ ۱۸۶۵ھ] بن حافظ نور محمد کھرلاں والا کے مرید و خلیفہ تھے۔ چودھویں صدی ہجری کے اوائل عشرہ میں وفات پائی۔

پنجابی میں چندی حرفیاں بنائیں۔ مشرب توحید آپ پر غالب تھا۔ سی حرفی ہیر رانجھا کا ایک شعر یہ ہے:

ی یاد کیتا جدوں پیر نوں میں کاسہ شوق شراب دا جھولدائی
دستی پکڑ دہان دے نال لاوے پردے سب ظلمات دے کھولدائی
جدوں ذات دے نال چا ذات رلے شوہ آن بغل وچ بولدائی
الٰہی بخش نوں سہم امام والا ، جیندا پیر امام ، کیوں ڈولدائی

ایک دوسری سی حرفی کا یہ شعر ہے:

م محبت ماہی دے نال اساں لائی ہے رمز جگاونے نوں
آوے جاوے تے جھاتیاں پاوے پریم دے حرف سکھاونے نوں
عین دے پڑھیاں عقل بھلا ، پڑھیا شین ہے شرم ونجاونے نوں
الٰہی بخش جاں قاف دا سبق پڑھیا رہی قوت نہ قدم ہٹاونے نوں

(فیض محمد شاہی، ج ۲، ص ۳۰۷)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۷، ص ۴۱-۴۴

Marfat.com

امام بخش، لاہور

آپ کا نام امام بخش، والد صاحب کا نام خواجہ نور اللہ، لاہور کے رہنے والے تھے۔ صاحب علم وفضل ولیاقت وقابلیت تھے۔ حضرت شاہ عبدالغفور انصاری جالندہری کے مرید وخلیفہ تھے۔ بہاول پور و ملتان کے سفر میں اپنے پیر صاحب کے ہمراہ بھی چند عرصہ گذارا۔ پاک پتن شریف میں اپنے دادا مرشد حضرت سید حافظ قائم الدین محمد برقنداز کے مزار اور عرس شریف پر بھی حاضری دیتے رہے۔ اپنے خاندان کے مشایخ سے کافی محبت تھی۔ اپنے مشایخ کے حالات میں کتاب مرآۃ الغفور یہ ۱۱۹۰ھ/۱۷۷۶ء میں بزبان فارسی لکھی (۱)۔

آپ فارسی میں شعر بھی کہتے تھے۔ حضرت سچیار صاحب نوشہروی کی اولاد کے متعلق یہ نظم کہی:

خرد را نہ فہمی کہ گوید بیان — کہ سرّش محیط ست نامش عیان
شنو شجرہ اولاد پیر قطب [کذا] — ہمیشہ ز وصفش لسانم رطب
جلیل است جبارِ راہِ خدا — از او کرم [کذا] اکرم بنور ھدا
از ایشان شدہ خلف سہ کس عباد — پر از فن فقراند تلقین زہاد [کذا]
کہ سلطان محمد شہِ راست دین — چو محبوب شاہ است حق الیقین
سوم خواجہ پر اثر سلطان شاہ [کذا] — شود مبتلا دیدہ ہر کس نگاہ
ز ابنای سجادہ گویم شنو — شدہ پیر بخش قدم راہ رو [کذا]
دوم اوج دارد ز ماہی بہ ماہ — کہ سلطان بخش است با اثر جاہ
رسد با بلوغت کہ سلطان ملک — شود شرف اوج مبارک فلک [کذا]
کریما کرم کن بہ محبوب شاہ — کہ فرزند پیدا شود دین پناہ
ز ابنای خواجہ کنم من بیان — کہ شاہ سکندر شود جاودان
دوم شاہ حاجی و عمرش دراز — بدرگاہ حق ناز شد ہم نیاز
سلامت شوند تا بباقی بقا — کہ نعمت دہند تا بصوفی صفا
کہ من بندہ بی چارہ، شافی توئی — بکن وصل ہر دم کہ دور از دوئی
غلام امام بخش را تا بقا [کذا] — شفای غفوری سزد با لقا
چو ذکر عجایب شدہ ناتمام — کشادم زبان را بہ عالی مقام

Marfat.com

که نام بزرگش ز روی ادب ز گفتن بترسم چه روز و چه شب
و لیکن چو گفتن ضرور آمده بگویم که نوشه حضور آمده
شهنشاه شاهان عالی مقام که در دین و دنیا بلندش مدام

(مرآۃ الغفوریہ، ورق ۱۰۸[مطبوعہ ص ۱۴۴])

اپنے پیر صاحب شاہ عبدالغفور جالندہری کی وفات پر یہ مرثیہ لکھا:

آن یکی در بحر خون گردیده غرق وان یکی خاکستر افشانده بفرق
آن یکی در غم گریبان پاره کرد وان یکی در عشق شور و ناله کرد
آن یکی راضی شده اندر رضا وان یکی مجنون شده اندر قفا
آن یکی غلطیده بر روی زمین وان یکی در سجده افگنده جبین
آن یکی از سینه سوزان در فغان وان یکی آتش زده در خانمان
آن یکی استاده با دیوار راه وان یکی گفتی ''چه کردی ای الٰہ''
آن یکی از رحلتش غم کوش کرد وان یکی جام اجل را نوش کرد
آن یکی سیلی به رخساره زدی وان یکی دست از دوعالم بر زدی
آن یکی گفته که این راهیست راست وان یکی گفته که از مرشد صداست
آن یکی در حیرت و دیوانه وار وان یکی در صورتش محو و نزار
آن یکی می گفت این دار فنا ست وان یکی می گفت کار بادشا ست
صورت حق بود آن عالی نشان علم عرفان را بسی کرده بیان
چون کسی از صحبتش محروم ماند بلک او از جام حق محروم ماند
یا الٰہی غفلت از ما دور کن بر وصال شاه دین پر نور کن
دارم امید شفاعت ای کریم خود حمایت کن ز شیطان رجیم
قسمت ما را بکن از عشق نور خود رسان بر منزل رب الغفور

نام این احقر بحق امآم بخش [کذا]
از شراب عشق خود یک جام بخش

(مرآۃ الغفوریہ، ورق ۱۸۹الف[مطبوعہ، ص ۵۵-۲۵۴])

Marfat.com

آپ تاریخ گوئی کا بھی ملکہ رکھتے تھے۔ یہ قطعات تاریخ ان کی یادگار ہیں:

تاریخ وفات حضرت نوشہ گنج بخش (۱۰۶۴ھ)

وفات شاہ بردہ عقل و از ہوش　　شدم در حیرت و فکرم بہ افسوس

* * *

گفت ہاتف ای [کذا: ار] نداری ہیچ باک　　ہست تاریخ وصالش "خاتم پاک"

۱۰ ۶۴

[مرآۃ الغفوریہ، قلمی، ۹۱ب؛ مطبوعہ، ص ۱۲۳]

تاریخ وفات حافظ قائم (۱۱۵۶ھ)

گر بظاہر در زمین ست آن سعادت اکتساب　　نام پاکش دان کہ قایم ہست تا یوم الحساب

سال تاریخ وصالش چونکہ جستم از خرد　　گفت ای جان و دلم خوان "حافظ عالی جناب"

۱۱ ۵۶

[مرآۃ الغفوریہ، قلمی، ۱۲۸ب؛ مطبوعہ، ص ۱۷۲]

تاریخ وفات شاہ عبدالغفور (۱۱۸۶ھ)

شد وصال پیر ما ہادی شہ عبدالغفور　　چار شنبہ روز بود و ہفدہم تاریخ نور

سن یازدہ [و] ہشتاد و شش ہجری جمادی الثانی [کذا]　　سومی تاریخ استو صبحدم وقت سحور

دیگر

یاری از وی بہ خواب کرد سوال　　تا ز تاریخ وصل گوید سال

گفت خرم بیار مہر اندیش　　سال تاریخ رمز رحلت خویش

چون ز دنیا کنارہ ورزیدم　　"ملک فردوس مرحمت دیدم"

۱۱ ۸۶

دیگر

چونکہ رخت از جہان فانی بست　　واصل حق شد و از اینجا رَست

سال تاریخ آن چو کردم فکر　　ہاتفم گفت "آن بجنت رفت"

۱۱ ۸۶

[مرآۃ الغفوریہ، قلمی، ۱۹۰؛ مطبوعہ، ص ۲۵۶]

Marfat.com

۱۔ مرآۃ الغفوریہ کا قلمی نسخہ سنٹرل لائبریری بہاول پور، نمبر ۱۰۳ میں محفوظ ہے۔ اسی واحد نسخے کی بنیاد پر پروفیسر معین نظامی، استاد شعبہ فارسی یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور نے اس کی تصحیح کی ہے۔ اس کی تین اشاعتیں ہوئی ہیں۔ پہلی اشاعت احوال و مقامات نوشہ گنج بخش مؤلفہ مرزا احمد بیگ لاہوری بہ تصحیح عارف نوشاہی، کے ساتھ ادارہ معارف نوشاہیہ، اسلام آباد ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء کی طرف سے۔ یہ اشاعت نظامی صاحب کے مقدمے کے بغیر ہے۔ دوسری اور تیسری اشاعت بالترتیب ۱۴۲۰ھ/۲۰۰۰ء؛ ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۳ء میں مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد کی طرف سے مصحح کے مفصل اردو مقدمے کے ساتھ عمل میں آئی۔ تینوں اشاعتوں میں متن یکساں ہے۔ عارف نوشاہی

امام دین، سارنگ

اس کا نام چوہدری امام دین، والد کا نام عمرا ولد فیض بخش، قوم تارڑ، موضع سارنگ، ضلع گجرات کا رہنے والا تھا، جو ساہن پال کے پاس ایک گاؤں ہے۔ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۳۰ھ/۱۰ دسمبر ۱۹۱۲ء کو حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ نیک اختر ولد سید محمد امین مختار السالکین نوشاہی برخورداری ساہن پالوی کے ہاتھ پر بیعت کی۔

اپنے پیر صاحب کی مدح میں یہ اشعار کہے:

واہندی پئی راوی وچ سٹیا میں تھال اے — مرشد تے میرا سوہنا چک ساہن پال اے
سر تے سو ٹوپی، گل پھلاں دا ہار اے — ہُن پیا ڈٹھا حضرت نوشہ دے دربار اے
واہندی پئی راوی وچ بیڑی دا پور اے — روضہ تیرا سوہنا اُتے برسے نور اے

(فیض محمد شاہی، ج ۷، ص ۳۷)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۹، ص ۲۰۰

امام دین، کھرل

آپ کا نام مولوی حافظ امام الدین، تخلص امام دین تھا۔ آپ مولوی حافظ نور محمد ولد یوسف خان نوشاہی روشن شاہی کے فرزند اکبر اور مرید و خلیفہ تھے۔ بھڑی شاہ رحمان میں پچاس روز حجرۂ شاہ عصمت اللہ میں چلہ کیا۔ میاں دولا بخش لاہوری نے کتاب سوانح عمری سید چراغ علی شاہ چشتی سبزواری میں لکھا ہے:

''مولوی امام الدین صاحب سکنہ کھرل، عالم اجل اور مولوی فاضل، نوشاہی خاندان کے رکن رکین تھے۔

Marfat.com

آپ کی وفات ۷ ربیع الاول ۱۲۸۲ھ/۳۰ جولائی ۱۸۶۵ء میں ہوئی۔ مزار کھرل شریف، ساہیوال میں ہے۔

یہ پنجابی شعر آپ کا ہے:

د درشن پیاریاں سجناں دا اساں وچ قصور ضرور پانا
بانکے نیناں دا بانکڑا کٹک چڑھیا وچ بینسر چالا ہیو نے آن تھانا

(۱).....

امام دین کہے گل ایہا چنگی ہووے یار دے کول ہمیش رہنا''

۱۔ تیسرا مصرعہ ماَخذ میں درج نہیں ہے۔ نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۶، ص ۱۵-۲۴

امام الدین۔ سائیں، گاکھڑہ

والد کا نام کرم دین ولد خنجر تھا۔ ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء میں پیدا ہوا۔ بلوغت سے پہلے ہی اعلیٰ حضرت نوشاہی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ریاضت و مجاہدات کیے۔ کچھ عرصہ مجذوب رہا۔ پھر مرشد صاحب کی توجہ سے ہوش میں آیا۔ بارہ سال تک اپنے مرشد صاحب کے ساتھ سفر و حضر میں خدمات بجالاتا رہا۔ اکثر مشائخ کی زیارات سے مشرف ہوا۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بمقام کوٹ وارث شاہ، ضلع گوجران والا پیر عبداللہ شاہ کے مزار پر مجاور رہے۔ پنجابی میں شعر کہتا ہے۔ یہ اشعار اس کے ہیں:

الف اللہ ملایا تے فیر ملساں حالی قسمتاں چا وچھوڑیائی
ٹر جاونے تے دل مول نہسی ڈاڈھے رب نے بنھ کے ٹوریائی
تسیں سکھ وسو سوہنے مکھ والے اساں وطن تساڈڑا چھوڑیائی
وگی وا وچھوڑے دی امام دینا جاندے سجن نوں کسے نہ موڑیائی

اس کا ایک مکتوب بنام محمد یوسف موچی ساکن پٹھان والی، علاقہ وزیر آباد، ضلع گوجران والا یہاں نقل کیا جاتا ہے:

آکھاں حمد خداوند تائیں جو صفتاں دا سائیں — بہت درود نبی سرور تے ہوون شام صباحیں
کہاں سلام علیکم تینوں یوسف یار پیارے — خیر خیریت گھر تیرے وچ مولا پاک گذارے
پُر لذت آواز تیرے نے دل میرا ئٹ کھڑیا — گھت زنجیر محبت والے قید کیتوئی اڑیا

Marfat.com

بال موا تا عشق تیرے نے لا دتا تن میرے
دے کے بھار غماں دے مینوں ٹر گیوں آپ اگیرے

ایہ گل جائز ناہی تینوں اے میرے دل جانی
سانوں چھوڑ گیوں پردیسیں مار ہجر دی کانی

لین آرام نہ دیندی مینوں تیری عشق بیماری
رین دناں کجھ چین نہ آوے سخت بنی دشواری

کی آہا جے کول اساڈے وسدے یار دلاں دے
شربت وصل پلاندا نالے خوشیاں عیش مناندے

سینہ چاک فراقوں ہویا واللہ جھوٹھ نہ مُولے
تیری ایس جدائی ساڈے کیتے مندے رُولے

جے کجھ خبر ہوندی اِس گل دی سجناں چھوڑ سدھاناں
کاہنوں پریت لگانی آہی نال تیرے انجاناں

زرد کیتا رنگ درد تیرے نے دکھیں وقت لنگھاواں
درد بھرے افسانے اپنے کس نوں جا سناواں

ڈاروں کونج وچھنی وانگوں رات دہاں کرلاندی
جھلی ہوئی پھراں وچ جھلاں نہ کجھ پیندی کھاندی

اوسیاں پاواں کانگ اڈاواں راہ تکاں نت تیرے
خبرے کس دن طرف اساڈی یار کریسن پھیرے

خوشیاں عیش مناون کارن اساں پریت لگائی
مگراں توں پرواہ اساڈی کیتی مول نہ کائی

درد فراقاں والے پینڈے جلد مکا خدایا
سجدے پے پے عرض گزاراں عالی تیرا پایہ

ہے امام الدین بیچارہ کردا ایہ دعائیں
اک واری دلدار پیارا میل خداوند سائیں

(فیض محمد شاہی، ج ۸، ص ۱۸)

سائیں امام الدین نے اپنے مرشد صاحب کی پانچ نسلوں کو دیکھا اور ان کی خدمت کی، یعنی اپنے مرشد اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی مرحوم، ان کے بیٹے حضرت سید شریف احمد شرافت نوشاہی مرحوم، ان کے بیٹے سید ریاض الحسن نوشاہی مرحوم، ان کے بیٹے سید استقرار الحسن نوشاہی سلمہ اللہ اور ان کے بیٹے سید استبصار الحسن نوشاہی سلمہ اللہ۔ سائیں امام الدین اپنی آخری عمر میں اپنے مرشد صاحب کے مزار پر مجاور رہے اور مزار کے زائرین کی خدمت کرتے رہے۔ اسی مجاورت کے دوران بروز پیر ۵ ربیع الاول ۱۴۱۹ھ/ ۲۸ جون ۱۹۹۹ء کو بعارضہ ہیضہ ساہن پال شریف میں وفات پائی اور گورستانِ نوشاہیہ ساہن پال شریف میں مدفون ہوئے۔ نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۰، ص ۷۳-۸۰۔ عارف نوشاہی

امام شاہ، سید پور

آپ کا نام امام شاہ، سکونت موضع سید پور، ضلع امرتسر میں تھی۔ نوشاہی سلسلہ میں آپ کی

Marfat.com

بیعت بابا غفور شاہ سے تھی۔ وہ مرید بابا نور شاہ کے، وہ مرید بابا رمضان شاہ ساکن کھڈیالا کے، وہ مرید میاں شہاب الدین جھنگی والا کے، وہ مرید اپنے والد بابا سپاہی شاہ جھنگی والا کے۔ آپ صاحب علم تھے۔ مشرب وحدت الوجود تھا۔ ۱۳۳۷ھ/۱۹۱۹ء میں وفات پائی۔

آپ فارسی، اردو، ہندی اور پنجابی زبانوں میں شعر کہا کرتے تھے۔ اپنے مشائخ کی مدحیات میں آپ کی کئی نظمیں ہیں۔ آپ کی تصنیف سے ایک مجموعہ *کافیات* ۱۳۲۲ھ میں مطبع انند پرکاس، امرتسر میں چھپا۔ [جسے لالہ رام ناتھ تاجر کتب امرتسر نے، بلا تاریخ، ۶۰ صفحات میں شائع کیا۔]

پنجابی کلام سے ایک سی حرفی کا پہلا شعر:

الف آپ نوں جان پچھان بھائی سچ رکھ تے بھرم نوں دور کر لے
دس کون ہے ویکھ آ وچ تیرے توں تاں اوس دی طرف دھیان دھر لے
مـــو تـــوا خاص فرمان حدیث دا اے اگے مرن توں پیار یا اج مر لے
ہوندے عارفاں جائیں توں غرق ہوندا یار خاص امآم شاہ گھروں پھڑ لے

کلاسیکی موسیقی میں ملتانی راگ کا خیال:

جائیں وے میاں کتے توں پردیس نہ جائیں
دور گیاں دے وے پاچھے میں مرساں من دیاں من وچ جائیں
جائیں وے میاں کتے توں پردیس نہ جائیں
مایا دے کارن رہے وچھوڑا جیوناں کب تک تائیں
جائیں وے میاں کتے توں پردیس نہ جائیں
امآم شاہ توں ناں ازماویں بہیاں پکڑ گل لائیں
جائیں وے میاں کتے توں پردیس نہ جائیں

نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۹، ص ۷۔۱۰۔ جہاں *مجموعۂ کافیات* کے مشمولات کی تفصیل دی گئی ہے۔

امام، وزیر آباد

آپ کا نام امام شاہ، تحریروں میں فقیر امام شاہ، اشعار میں امام یا شاہ امام لکھتے تھے۔ آپ کے آبا و اجداد بُچہ چٹھہ، ضلع گوجران والا کے متمول ہندوؤں میں سے تھے۔ آپ کو جاذبہ الٰہی نے کشش کی تو

Marfat.com

سوہدرہ میں شیخ قادر پیر کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔علوم دینیہ کی تحصیل کی اوران کے مرید ہو گئے۔وہ مرید شیخ محمد سوہدروی کے،وہ مرید حضرت سچیار صاحب کے اوروہ مرید حضرت نوشہ گنج بخش کے۔

آپ صاحب تجرید وتفرید تھے۔ایک مرتبہ رنجیت سنگھ راجہ پنجاب بھی آپ کے سلام کو آیا۔

آپ نے ۱۲۵۰ھ/۳۵-۱۸۳۴ء میں انتقال کیااوروزیرآباد،ضلع گوجران والا میں دفن ہوے۔

آپ پنجابی کے بہترین صوفی شاعر تھے۔آپ کی تین سی حرفیاں موجود ہیں جن کو میں نے ۱۳۴۷ھ/۱۹۲۸ء میں بنام رموزِ عشق مرتب کیا تھا۔نمونۂ کلام یہ ہے:

الف آؤ سہیلیو سنگ ساڈے سنو سکھ سنیہوڑا یار دا نی
ڈیرا مار بیٹھا یار وچ آنگن ڈھونڈھ دیس نہ پار ارار دا نی
جہاں چاہ ہے یار کہاونے دی تنہاں تا ہے ہار سنگھار دا نی
سکھ ستیاں شوہ دی. سیج اتے مکھ لا مکھے نال یار دا نی
گیا دکھ ہویا سدا سکھ مینوں دتا دکھ امآم دیدار دا نی

دوسری سی حرفی کا پہلا شعر:

الف اللہ اساں اک کر جاتا جد میم محمد پایا
غینوں عین علی کر جاتا جد دل تھیں نقطہ لاہیا
لا الــہ دے شیشے وچوں سانوں الا الــلــہ نظریں آیا
کہے امآم مــن عــرف نـفســـہ اساں الفوں اللہ پایا

تیسری سی حرفی کا پہلا شعر:

الف اللہ ول آؤ سخیو سر بسر
آ ویکھو یار پیارا اکھیں بھر نظر
اوہ آیا ساز پسارا اندر ہر ہنر
اوہ آپے بوالارواح تے آپے بوالبشر
واہ اندر باہر لایا شآہ امام جھڑ

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج۳، ح۴، ص۳۴-۴۶

Marfat.com

امانت، منگلاں

آپ کا نام مرزا شاہ امانت، تخلص امانت، قوم مغل، منگلاں، ریاست جموں کے رہنے والے تھے۔ آپ نے پہلے حضرت خواجہ بخت جمال جھنگی والا سے خلافت پائی۔ پھر شاہ عبدالغفور نوشاہی جالندہری سے خلافت واجازت پائی، وہ مرید سید حافظ قائم الدین برقنداز پاک پتنی کے، وہ مرید حضرت سچیار صاحب نوشہروی کے۔

خاندان فقیر صاحبان لاہور (وزراو امرائے عہد خالصہ) کے مورث اعلیٰ فقیر سید غلام محی الدین نوشہ ثانی بخاری آپ کے ہی مرید وخلیفہ تھے(۱)۔

آپ نے علم تصوف میں بزبان اردو ایک مثنوی لکھی ہے۔ اس کے یہ اشعار خلیفہ محمد ابراہیم جالندہری نے *کلید گنج الاسرار* میں لکھے ہیں:

تو نہ کر کشف و کرامت کا خیال — دیکھتا رہ رو برو اس کا جمال
اپنے ہادی رہنما کو دیکھنے — یفعل اللہ ما یشا کو دیکھنے
نیستی میں ہے ہماری دیدکان — ہر مکاں میں دیکھتے ہیں لا مکان
اپنی ہستی اس کی ہستی میں گنوا — جس طرح ہو بوند پانی میں فنا
شاہ نجیب اللہ بڑا استاد ہے — ایک ان کا بیت مجھ کو یاد ہے
" جب خدا آیا تو بندہ پھر کہاں — آفتاب آیا تو ذرہ پھر کہاں "

۱۔ فقیر غلام محی الدین کو اپنے مرشد صاحب سے جو اجازت نامہ ملا تھا اس کی ایک قلمی نقل پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی، شعبہ فارسی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور نے اگست ۲۰۰۰ء میں ذخیرۂ مخطوطات محمد حسین آزاد، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور، مخطوطہ نمبر Ape III 4/81 میں دریافت کی۔ یہ تحریر اس سے پہلے ہمیں کسی نوشاہی مأخذ میں نہیں ملتی اور ایک علمی انکشاف کا درجہ رکھتی ہے۔ اس کی عبارت حسب ذیل ہے:

"افقر عباد اللہ الباری غلام محی الدین نوشاہ سلمانی الانصاری کہ از روح پرفتوح جناب مستطاب پیرو مرشد بحق مستفید است ... بہ دست حق پرست مرزا امانت شاہ دین پناہ بیعت دارد و او مرا چنان نوشتہ داد: "برادر دینی ومحب یقینی شاہ غلام محی الدین را آنچہ در تمام عمر از اکابر دین متین استفادہ کردہ بودم حسبۃ اللہ دادم، منت بروی ننہادم کہ نیت من خلوص دارد۔ قولہ تعالیٰ "لاتبطلوا صدقاتکم بالمن والأذی [بقرہ/۲۶۴]" وشجرہ خاص الخاص املیۂ قادریہ کہ خلاصۂ ہمہ شجرات بود، بہ وی بخشیدم ومجاز کردم کہ پیشتر غرس ہمین شجرہ می کرد (کذا)۔ مرزا امانت شاہ،

Marfat.com

شاہ عبدالغفور، حافظ محمد قائم الدین، پیر محمد سچیار، حاجی محمد نوشاہ، شاہ سلیمان، شاہ معروف، شاہ محمد مبارک کہ عبارت ازالی المبارکست۔ اواز روح پاک امام موسیٰ علی رضا، واواز امام موسیٰ کاظم، واواز امام صادق، واواز محمد قاسم ابن... ابن ابی بکر، واواز سلمان شیخ الاسلام، واواز مرتضی علی علیہ السلام، واواز محمد خیر الانام صلوٰۃ اللہ علیہ من الملک العلام۔"

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۴، ص ۴۷-۴۸۔ عارف نوشاہی

امین

آپ کا نام محمد امین، تخلص امین تھا۔ قوم، وطن، مکان کا پتا نہیں۔ صاحبِ علم وفضل تھے۔ علوم صرف، نحو، منطق، فقہ، حدیث، تصوف اور عروض میں کافی مہارت رکھتے تھے۔ سلسلۂ نوشاہیہ میں حضرت میاں سلطان مست ولد سا[illegible]ن ملک سچیاری نوشہروی کے مریدِ مخلص اور خلیفۂ راسخ تھے۔ مشرب وحدت الوجود تھا۔ مثنوی مولانا روم کا مطالعہ رکھتے۔ انہیں کے رنگ میں رنگین ہو چکے تھے۔ ۱۲۶۷ھ / ۱۸۵۱ء میں موجود تھے۔ سال وفات معلوم نہیں ہو سکا۔

فارسی کے بہترین شاعر تھے۔ اپنے مرشد کے لیے مثنوی شریف خوش خط لکھی۔ ہر دفتر کے خاتمہ پر دستخط کیا اور مثنوی کی طرز پر کچھ اشعار بھی لکھے۔ چنانچہ پہلے دفتر کے خاتمہ پر چھ اشعار، دوسرے دفتر کے آخر میں اٹھارہ اشعار۔ یہ ۲۲ رمضان ۱۲۶۷ھ کو ختم کیا، تیسرے دفتر کے آخر میں چار اشعار، چوتھے دفتر کے اختتام پر سولہ اشعار، پانچویں دفتر کے آخر میں آٹھ اشعار اور چھٹے دفتر کے خاتمہ پر بیالیس اشعار لکھے ہیں۔

نمونۂ کلام کے طور پر چھٹے دفتر والے تمام اشعار یہاں [مع ترقیمہ] لکھے جاتے ہیں:

تمام شد مثنوی مولوی دفتر سادس۔ خاتمہ لمحررہ:

شکر ایزد را و ہم حمد و ثنا — کہ معلیٰ ذاتش از وصف و ثنا
برتر و بالاتر از وہم جہان — کی بوصفش در رسند اہل زمان
ہم زمین و آسمان حیرانِ او — کرسی و عرش است سرگردانِ او
عرش بر کرسی ز وصافانِ اوست — با ہزاران عز سرگردانِ اوست
بی سر و پا می روند ہفت آسمان — با ہمہ اختر شدہ حیران آن
اختران و چرخ حیرانِ وبند — ہم ملائک سرنگون شانِ وبند

Marfat.com

می نگنجد ذاتش اندر حد و عد — حد و عد را خود که ذاتش کی خرد
ذات او در لامکان و در مکان — هست سائر هم چو اندر جسم جان
جانِ عالم رشحه ای از نورِ اوست — نور او رخشان شده از نورِ اوست
نور او را بر نتابد ارض و کوه — جملگی افلاک هم گشته ستوه
عرش را یارای انوارش نبود — با همه عظمت فتاد اندر سجود
در ابا افتاده هم مُلک و مَلک — گشته سرگردان چو در دریا فلک
نُه فلک افتاده اندر ولوله — هم زمین تا قاف اندر زلزله
که نداریم این قدر در خود توان — که برآریم از کمالاتش زبان
چونکه عجز این و آن مفهوم شد — شان هر واحد به او معدوم شد
نوبت حکمش به انسان در رسید — نور با رفعت بجانش در دمید
گشت انسان حاملِ نورِ قدیم — نورِ حق گردیده در جانش ندیم
هم ندیم و هم ندم در پیش او — گشته لرزان جانِ دور اندیش او
حرف دویی گشته محو از صفحه اش — نقش شد حرف یکی بر صفحه اش
زان سبب فرمانِ رب العالمین — هست وارد در حقِ انسان همین
که نگنجم من به عرش و آسمان — لیک گنجم در درونِ مومنان
مومنان را نور او رهبر شده — از عنایاتش بهر سو سرزده
سرزده نورش ز جانهای امم — پرتو افگنده ز خورشید قِدَم
جمله ذرات جهان در دید زو — رونما گردیده از خورشید هـــو
هـــو هویدا گشته از هر موی او — جان ها را ها و هو از سوی او
ظالم و جاهل شد او مرحوم هم — گشته ای پابند نفس شوم هم
شومیش پیدا ز فرمان بلیس — زانکه از راه حقش بُرد آن خسیس
لیک از ره رفتنش از سهو بود — نه چو او اندر تکبر محو بود
چون عنایاتش بباطن یار بود — هم ببالا رفت از راه سجود
گشت واسجد و اقترب در شانِ او — شد مسجل با کرم فرمان او

Marfat.com

از رہ لطف و کرم مغفور شد　　دیو ملعون راندہ و مہجور شد
مقطع و پایان ندارد این کلام　　چند باشد بستۂ اوہام عام
خواستی طبعم کہ از جوش درون　　افگند جوش درونی را برون
زانکہ از فیضانِ این بحر قدم　　باطنم گردیدہ جویای قِدم
از قِدم افگندہ موج دُر برون　　این محیط جود بر اہل فنون
اہل فن دان آنکہ شد جویای او　　باشدش گویایی از گویای او
گفتگو اہل مجاز ای حق گزین　　کی رسد در گفتگوی اہل دین
اہل دین را برگزین از ہر دیار　　تا شوی ہم داستان سرّ یار
سرّ یار از داستانِ عشق جو　　داستانِ عشق را پایان مجو
ہست بی پایان چو این دریای خون　　عقل از موجش گریزان گشتہ چون
باز گرد ای طالب اسرار یار　　گفتگوی ظاہری آمد غبار
بر حقایق ہای معنی ای امینؔ　　گفتگو آمد حجاب ای خوش جبین

مثنوی کا یہ نسخہ صاحبزادہ محمد امین سجادہ نشین نوشہروی کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۷، ح ۳۳۲-۳۳۷

امین، نوشہرہ میانہ

اصلی نام محمد امین، تخلص امین، والد کا نام پیر محمد فاضل ولد پیر غلام مصطفیٰ نوشاہی ہے۔ حضرت شیخ پیر محمد پچیار نوشہروی کی اولاد سے ہیں۔ ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء کو بمقام نوشہرہ میانہ، متصل جلال پور جٹاں، ضلع گجرات میں پیدا ہوے۔ پہلے نوشہرہ اور جلال پور کے سکولوں میں میٹرک تک تعلیم پائی۔ پھر گورنمنٹ [زمیندار] کالج، گجرات سے ایف اے کیا۔ عربی، فارسی میں بھی کافی مہارت حاصل کی۔ حدیث، فقہ، تفسیر، تصوف اور کیمیا مطالعہ سے حاصل کیے۔ عشق مجاز سے حقیقت کے آشنا ہوے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہیں۔

اردو اور پنجابی کے بہترین شاعر ہیں۔ ان کا کلام میں نے بنام رشحات امین ۱۳۸۷ھ/ ۱۹۶۷ء میں مرتب کیا ہے(۱)۔ اس کے تین حصے ہیں: اول اردو کلام، دوسرا پنجابی کلام اور تیسرا ہزلیات۔

Marfat.com

نمونۂ کلام اردو:

غزل

پلائی چشم مینا رنگ نے ہم کو شراب آسا
تو جھومے ہم وفور لذت مُل سے سحاب آسا

کیا اس بادہ پیمائی نے ہم کو بادیہ پیما
دکھایا آبلہ پائی نے نظارہ حباب آسا

نگاہِ ناز کی یہ برق افشانی ، ارے توبہ
درونِ دل سے کیا نکلی ہے خوشبوے کباب آسا

ہمارا ساز دل نوک نظر سے کس نے چھیڑا ہے
الٰہی بج رہی ہے یہ رگ جاں کیا رباب آسا

ہوا میں خیرہ چشم نازنیں کی نور پاشی سے
یہ فتجلی ہے یا تنویر کا دریا سراب آسا

خدا جانے امینؔ کو کس نے دیکھا ہے محبت سے
متاع جان اس کی لٹ گئی پا در رکاب آسا

(رشحات امین)

غزل

تو نے خلوت سجا کے دیکھ لیا
میں نے خلوت میں جا کے دیکھ لیا

نحن اقرب الیہ کے کیا معنی
میں نے آنکھیں ملا کے دیکھ لیا

فنفخت حجاب جاں ہی سہی
میں نے سر کو جھکا کے دیکھ لیا

وفی انفس پہ اعتبار مجھے
میں نے گھر پہ بلا کے دیکھ لیا

کیسا ثم استویٰ علی العرش
میں نے دل میں بٹھا کے دیکھ لیا

لن ترانی تری ادا ٹھہری
میں نے پردہ اٹھا کے دیکھ لیا

خرّ موسیٰ تو اک بہانہ تھا
میں نے نظریں بچا کے دیکھ لیا

خمر منصور ہے سرور آگیں
میں نے پی کے ، پلا کے دیکھ لیا

ان کو سبح کا گیت ہے مرغوب
میں نے بھی گنگنا کے دیکھ لیا

قم فانذر یہ کیسی قدغن ہے
کس نے کس کو ڈرا کے دیکھ لیا

حرفِ لا یحزنون کے صدقہ امینؔ
میں نے بھی دل لگا کے دیکھ لیا

(ایضاً)

Marfat.com

نمونۂ کلام پنجابی:

الف آرام نہ آوے ماے میری جان اداسی رہندی دکھڑے سہندی
سجرے چیر لگے پھٹ اُتے نی میں گھول غماں دی مہندی لا کے بہندی
سسی وانگر طرف ماہی دی نی میں جاساں وگدی وہندی مول نہ رہندی
جاں جاں جان امیؔن بدن وچ رہاں نام تیرا نت لیندی اٹھدی بہندی

(ایضاً)

فراق دی چٹھی

بھیجاں چٹھیاں درد فراق والیاں دیویں قاصدا یار نوں جا بیلی
دن رین نہ تدھ بن چین نہ آوے پئی لیندڑی اَبھڑے ساہ بیلی
نت کوکدی ڈھولناں ڈھولناں میں ، میتھے آ بیلی میتھے آ بیلی
گل لاونا آن دیوانیاں نوں ، نہیں مر جاساں زہر کھا بیلی
پہلے یار بنا لیائی پیار سیتی پچھوں دتڑائی دھکا جا بیلی
نہیں کم اصیل دا چھوڑ جانا توڑ چاہڑدوں یاریاں لا بیلی
تیری نال نگاہ دے کٹھیاں میں جند تڑفدی بسملاں دا بیلی
نیناں مار کے تیر ظہیر کیتا ہوے دلے نوں گھڑے گھا بیلی
نیناں کٹھڑے فیر نہ اٹھڑے نی نوکاں تکھیاں دیہن پھڑکا بیلی
جانوں پار اورار دوسار ہوئی نوک نیزیوں تیز نگاہ بیلی
ڈابو لیندیاں اکھیاں نیر بھریاں ندی غماں دی غوطڑے کھا بیلی
راہ تک تک اکھیاں پکیاں نے وابیضت عیناہ گواہ بیلی
تیرے باہجھ نہ انگ نہ نین جوڑاں محرم حال دا آپ خدا بیلی
تک پرت کے ڈھول میں گھول گھتی تیرا ویکھنا عین شفا بیلی
بھانبڑ بھڑکیا یار دے عشق والا سینہ مثل تندور تپا بیلی
تینوں ڈھول نہیں لگڑا سیک مولے میں تاں سڑ ہویاں کولے ساہ بیلی
سب دلے دیاں رہ گیاں وچ دل دے سنیاں ڈھول نہ کول بہا بیلی
سانوں سِک سکیندیاں عمر گذری دیویں دید نہ ایڈ ترسا بیلی

Marfat.com

رج ویکھیا ڈھول نہ جاندڑی نے میرے منوں نہ لتھڑا چا بیلی
اشکوا بثی و حزنی الی اللہ رب دیوی میل کرا بیلی
ایسی یار دے درد نے کرد ماری ہویا ہوش تے صبر فنا بیلی
رنگ زرد ، دم سرد تے گرد ہوئی بناں تیریاں حال تباہ بیلی
دل چاک تے خاک در خاک ہویاں اُڈی خاک دی نال ہوا بیلی
غم نال غمناک ہلاک ہو گئی واہ واہ ڈھولناں بے پرواہ بیلی
باغ خوشی دا ہجر ویران کیتا کلی دلے دی گئی کُرما بیلی
ظاہر عشق دا راز بے وس ہویا ایس گل تھیں جاں شرما بیلی
زخم جگر دے الہڑے چھیڑ ناہیں ہور پَچھ کے لون نہ لا بیلی
اساں درد فراق دے پھٹیاں نوں مرہم وصل دا لان روا بیلی
پیت پالنا ریت ہے صادقاں دی توڑ چاہڑدوں رسم وفا بیلی
چن ویکھ لے فھو کظیم پڑھ کے جند ہجر وچ گئی گھبرا بیلی
گل پلڑا عشق دے کٹھیاں نوں منہ عجز نیاز دا کھا بیلی
ہجر نال فراق بیمار ہویاں دتا حال امینؔ سنا بیلی

(ایضاً)

ا۔ رشحات امین کا قلمی نسخہ بخطِ مرتب ۳۹۲ صفحات میں کتب خانۂ نوشاہیہ میں موجود ہے۔ محمد امین ''ابا جی'' کے لقب سے مشہور تھے۔ ان کی وفات حضرت شرافت نوشاہی کی وفات (۴ جولائی ۱۹۸۳ء) سے چند دن بعد ماہ جولائی ۱۹۸۳ء میں ہی ہوئی۔ نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۷۱۰۔ عارف نوشاہی

امین، نوشہرہ میانہ

ان کا نام محمد امین، تخلص امین، والد کا نام میاں محمد حسین ہے۔ ابن لدھے شاہ بن اخلاص محمد بن سلطان فضل بن سلطان ملک بن سلطان محمد بن محمد اکرم بن عبدالجلیل بن شیخ پیر محمد سچیار نوشاہی نوشہروی رحمۃ اللہ علیہم۔ میٹرک تک تعلیم پائی۔ کچھ عرصہ پھلروان، ضلع سرگودھا میں سپروائزر رہے۔ ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء میں بمقام نوشہرہ میانہ، متصل جلال پور جٹاں، ضلع گجرات موجود ہیں۔

پنجابی میں شعر کہتے ہیں۔ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۷۳ھ/ ۲ جنوری ۱۹۵۴ء کو میرے مکتوب کے

Marfat.com

جواب میں منظوم مراسلہ میرے نام بھیجا، جو یہ ہے:

واہ واہ گھڑی مبارک والی خط تساں دا آیا — دو تاریخ ، مہینہ پہلا ، سوہنا وقت سوہایا
واہ واہ گھڑی مبارک والی خط آیا جس ویلے — خیر تساں دی ہر دم منگاں جیوندیاں رب میلے
واہ واہ گھڑی مبارک والی قاصد خط لیایا — بسم اللہ پڑھ کھولیا اس نوں سوہنا نظریں آیا
اتنی خوشی ہوئی اس ویلے جس ویلے خط آیا — جیوں کر روزے داراں تائیں وقت کھولن دا آیا
خط ملیا تے سب کجھ ملیا دور ہوئی غمنا کی — آسے پاسے خوشیاں وَسن، کھلی دل دی تاکی
خط دیاں لڑیاں موتیاں جڑیاں واہ دریا لطافت — جان کراں قربان میں اس توں پایا پیر شرافت
من خوشیاں وچ وسن لگا دور ہوئی بیتابی — سوہنا دلبر نظریں آیا جیوں کر شمع مہتابی

شکر کراں الحمد پڑھاں جد ویکھیا خط نورانی
بلبل وانگ امینؔ بیچارے لدھا گل عرفانی

(جذبات عشق، ج۱،ص ۷۷)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲،ص ۱۷۱۸

انجم، چندووال

اصلی نام ڈاکٹر امداد علی، تخلص انجم۔ موضع چندووال، متصل نارووال، ضلع سیالکوٹ (۱) میں رہتے ہیں اور صوفی پیر خورشید الحسن شاہ المعروف پیر حسن شاہ گیلانی نوشاہی نارووالی (۲) کے مرید ہیں اور ماہنامہ *شمس المشائخ* نارووال کے معاون مدیر ہیں۔

اردو زبان میں شعر کہتے ہیں۔ اپنے دادا پیر حضرت پیر شہسوار شمس نوشاہی [م ۱۳۳۷ھ/ ۱۹۱۸ء] کی مدح میں یہ پانچ بند کا مخمس لکھا ہے:

جب دور ہو سیاہی دل دیتا ہے گواہی — پہلے قلب میں اپنے ہم اہتمام کر لیں
سب دور کلفتیں ہوں ، کافور ظلمتیں ہوں — ان کی تجلیوں کا دل کو مقام کر لیں
شمس کے در پہ آؤ چل کر سلام کر لیں

ٹوٹے دلوں کے ملجا ، بیکس کے ہیں وہ ماویٰ — وہ گمرہوں کے رہبر اور بے بسوں کے آقا
پرواز ان کی ارفع اور ذات ان کی اعلیٰ — مسکین نواز آقا اور سائلوں کے داتا
اس بحر بیکراں سے ہم بھی اک جام بھر لیں

Marfat.com

ہے قادری میخانہ ، علوی ہے یہ گھرانہ　　قادر ہیں ان کے دادا، قاسم ہیں ان کے نانا
مینا و قلقل ان کے ، ان کا ہی ہے میخانہ　　پھر تشنہ لب رہے کیوں ان کا کوئی دیوانہ
سب رند و مست آؤ ، پُر اپنا جام کر لیں

روضہ کی جالیوں کو چومیں ، گلے لگائیں　　ارمان نکالیں دل کے، رو رو کے دکھ سنائیں
دل کھول کر سنائیں ساری ہی التجائیں　　سنگِ در شمس کو مسجود دل بنائیں
یوں بے قرار دل کو ہم اپنے رام کر لیں

پیغام دے رہی ہیں چلتی ہوئی ہوائیں　　اس آستاں سے ہر دم آتی ہیں یہ صدائیں
آؤ نیازمندو مانگو یہاں دعائیں　　دادا سے لے کے دے دیں، نانا سے ہم دلائیں
انجم تجھے خطر کیا جب وہ غلام کر لیں
شمس کے در پہ آؤ چل کے سلام کر لیں

(ضمیمہ شمس المشائخ، نارووال ضلع سیالکوٹ، جولائی ۱۹۶۶ء)

۱۔اب نارووال خود ضلع بن گیا ہے۔

۲۔ پیر حسن شاہ کے صاحبزادے سید مظہر الحسن عرف چن پیر سجادہ نشین تھے، وہ بھی فوت ہو چکے ہیں۔ نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۰، ص ۱۲۔۱۳۔ عارف نوشاہی

انجم، نتھو کے

اصلی نام محمد عارف، تخلص انجم۔ والد کا نام شہاب دین ولد خلاص محمد، قوم ارائیں۔ سکونت نتھو کے، ضلع گوجران والا میں ہے۔ میٹرک پاس ہے۔ نوشاہی سلسلہ میں سائیں مہر دین نوئیں والیہ (م ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۷ء) کے ارادت مندوں سے ہے۔ ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء میں بعمر انیس سال موجود ہے۔ پنجابی میں شعر کہتا ہے۔ یہ اشعار اس کے ہیں۔

درشان بلھی والی سرکار(۱)

بلھی　والا　میرا　یار
بلھی　والیا　کرم　کماویں　در　توں　خالی　نہ　ٹھکراویں
خیر وصل دا　سب　نوں　پاویں　ہو　جاوے　بیڑا　پار
بلھی　والا　میرا　یار

Marfat.com

بلھی والے کرم کمایا ڈیرہ نوئیں والے وچ لایا
پھڑ سینے نال سب نوں لایا نہیں وہندے گھر بار
بلھی والا میرا یار

بلھی والے دے سودے سستے بھر بھر کھڑدے سارے بستے
سب دے ہو گئے سدھے رستے انجم خادم ہے دربار
بلھی والا میرا یار

ا۔ بلھی والی سرکار، سائیں مہر دین، نوئیں والیہ کا لقب ہے۔ ان کی گھوڑی بلھی تھی جس پر وہ سفر کرتے تھے۔ اسی وجہ سے انہیں ''بلھی والا'' کہا جاتا ہے۔

انور، سیالکوٹ

اصلی نام محمد انور، تخلص انور ہے۔ [موضع بھرو کے، ضلع] سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں۔ برق* نوشاہی صاحب کے مرید ہیں۔ صاحب علم و فضل ہیں۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہیں۔

عربی [اور فارسی] میں اشعار کہتے ہیں۔ [برق صاحب کے] رسالہ *لوامع البرکات فی تحقیق السادات* پر سترہ اشعار کی تقریظ لکھی۔ ابتدا اس طرح ہے:

الحمد للہ العظیم الاعظم ثم الصلوۃ علی النبی الاکرم
سلّم علیہ و آلہٖ و صحابہٖ مستظھری اعلامہٖ فی الاظلم
و علی الذی اشتھرت محاسنہ علی اعلی المقامات الصباح المنسم

آخری دو شعر یہ ہیں:

والحق اولاد العلی المرتضٰی جمعاً سیاداً غیر خص الفاطم
الانور البرقی یدعوا بربہٖ داست ظلال المبدع المستقدم

(*لوامع البرکات*، ص ۸۶)

نیز دیکھیے *نوشاہی شعرا*، ص ۳۸۲۔۳۸۶ جہاں ان کا فارسی نمونہ کلام بھی دیا گیا ہے۔ عارف نوشاہی

ایوب، جالندھر

نام محمد ایوب، تخلص ایوب۔ آبا و اجداد جالندھر کے رہنے والے تھے۔ سائیں محمد حسین فقیر

Marfat.com

نوشاہی راولپنڈی والے کے مرید تھے۔

پنجابی کے شاعر ہیں۔ شجرہ حضرات قادری نوشاہی چھپوایا ہے۔آخری شعر یہ ہے:

سب پیروں کے پیر نوشاہی　　خواجہ عالم دین پناہی
مینوں کڈھو وچوں پھاہی　　تم ہو میرے کشتی بان
یا رب مشکل کریں آسان

دربار[حضرت نوشہ گنج بخش] کا پتا یہ لکھا ہے:

پتا دیاں دربار دا سنیو نال دھیان
پُل دے اپروں اتر کے لیوں پار پچھان
کھبے پاسے سڑک دے پکا ایہ نشان
روضہ خاص پچھان کے قدمیں ڈگو آن

باہو، گبرڑی

نام باہو، قوم سیال۔ خاندان نوشاہی روشن شاہی میں میاں الٰہی بخش موہلوی کے مرید تھے۔ وہ مرید مولوی امام الدین کھرلان والا کے۔ صاحب عشق وشوق ومحبت درویش مرد تھے۔ چودہویں صدی ہجری کے اواسط میں بعمر اسی سال فوت ہوے۔

پنجابی میں اشعار کہتے تھے۔ تین سی حرفیاں تصنیف کی ہیں، بطور نمونہ کلام ایک بند لکھا جاتا ہے:

خ　خبر ہوئی جگ سارڑے نوں جدوں پیر میرا مشہور ہویا
اندر عشق حقیقی دی اگ بلے جدوں پیر میرا نور و نور ہویا
جے کر رب آکھاں کافر ناں تھیواں جدوں پیر میرا منظور ہویا
باہو پیر دا عشق کمال اوکھا جل جاوتا وانگ کوہ طور ہویا

بخش علی، وڑائچاں والا

اصلی نام خدا بخش تھا، مگر شعر میں زیادہ تر بخش علی یا بخشا درج کرتا تھا۔ والد کا نام محمد بخش ابن الٰہ دین بن محمد پناہ تھا۔ آباواجداد سے وطن وڑائچاں والا، ضلع گجرات تھا۔ وہیں ۱۳۱۷/۱۸۹۹ء میں تولد ہوا۔ تھوڑی سی تعلیم پائی۔ ۱۳۳۵ھ/۱۹۱۷ء میں اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی سے بیعت کی۔

Marfat.com

خوش مزاج لطیفہ گو تھا۔ بعمر ۳۲ سال ۱۷ رجب ۱۳۴۹ھ/۹ دسمبر ۱۹۳۰ء کو انتقال کیا۔ ساہن پال شریف گورستان نوشاہیہ میں مدفون ہوا۔

بخش علی پنجابی کا بہترین شاعر تھا۔ اس نے کئی سی حرفیاں، کافیاں، شجرہ شریف، قصہ خود بیتی وغیرہ منظوم کیے جو میں نے بنام *بہار عشق* جمع کیے ہیں (۱)۔

نمونۂ کلام:

کافی در مدح حضرت نوشہ گنج بخش

میرا نوشہ کامل پورا سر پٹکا تے موہڈے بھورا
اوتھے لگا رہے حضورا پیاں ڈھکدیاں کُل خدایاں
تیرے قدم چمن نوں آیاں
کر کرم توں نوشہ سایاں

میں چھڈیا خویش قبیلہ نہیں رکھیا غیر دا حیلہ
ہے تیرا نام وسیلہ تاہیں عرضاں بول سنایاں
تیرے قدم چمن نوں آیاں

میرا پیر آوے بغدادوں کرے داد میری فریادوں
میرے دل وچ آس مرادوں کدی آ مل مرشد سایاں
تیرے قدم چمن نوں آیاں

میراں کرم کرے سرکاروں دیوے خیر مینوں درباروں
چُھٹ جاں شیطان دی کاروں جَیں الٹیاں پھاہیاں پایاں
تیرے قدم چمن نوں آیاں

میرا نوشہ باہجھ نہ کوئی مینوں کِتے نہ ملدی ڈھوئی
میں رو رو عاجز ہوئی چا مرشد قدمیں لایاں
تیرے قدم چمن نوں آیاں

میرا کیتا دل دیوانہ تیرا نقش نگار یگانہ
توں شمع تے میں پروانہ میں صدقے واری سایاں
تیرے قدم چمن نوں آیاں

Marfat.com

نوشہ دے صوبے بائی اوہ کامل مرد الٰہی
چڑھی ہر دی تیغ سوائی اونہاں کیتیاں نیک کمایاں
تیرے قدم چمن نوں آیاں

میں صفت کراں ہر ہر دی نہیں طاقت ایس بشر دی
ہے قلم بیچاری ڈردی اونہوں ادبوں شرماں آیاں
تیرے قدم چمن نوں آیاں

اک پاک رحمان کہاون اوہ گوہڑے رنگ چڑھاون
اوہ ذرہ دیر نہ لاون ایہ اوسے نوں وڈیایاں
تیرے قدم چمن نوں آیاں

جدوں بھڑی شریف نوں جاواں سر سجدے اندر پاواں
ہتھ بنھ کے میں سناواں کر کرم بھڑی دیا سایاں
تیرے قدم چمن نوں آیاں

میرے مرشد کرم کمایا مینوں رہڑدیاں بنے لایا
میرے دل دا روگ گوایا مینوں پُڑیاں عشق پھکایاں
تیرے قدم چمن نوں آیاں

میں نوشہ نال ویاہی مینوں چڑھیا رنگ الٰہی
سر سبز دھڑی سی لائی مینوں سیاں دیہن ودھایاں
تیرے قدم چمن نوں آیاں

مینوں کلمہ پیر پڑھایا میرے دل دا کفر ونجایا
دل ستا عشق جگایا مینوں مرشد جاگاں لایاں
تیرے قدم چمن نوں آیاں

کرو میں پر لطف نگاہوں میں مدد منگاں درگاہوں
مینوں آن کڈھیں پھڑ باہوں میں ڈگی غفلت کھایاں
تیرے قدم چمن نوں آیاں

پڑھو کلمہ پاک نبی دا میں خاص ملنگ علی دا

Marfat.com

میرا خاص الخاص عقیدہ اونہاں مشکلاں حل فرمایاں
تیرے قدم چمن نوں آیاں
جہڑے نوشہ نوشہ کردے اوہ زندہ کدے نہ مردے
وچ جنت خوشیاں کردے اونہاں دو جگ عزتاں پایاں
تیرے قدم چمن نوں آیاں
ہن بخش علی بس کر کھاں سر مرشد اگے دھر کھاں
وچ امر ہادی دے مر کھاں تینوں ہوسن حشر رہایاں
تیرے قدم چمن نوں آیاں
کر کرم توں نوشہ سایاں

[تسطیر بشارت، ص۴۹]

کافی در مدح حضرت نوشہ گنج بخش

میرا پیر نوشہ لجپال سیو
جھنڈا جھلدا اے ساہن پال سیو
جدوں کُن آواز قدیر کیتا میرے پیر دا شان کبیر کیتا
خاطر پیر دی بدر منیر کیتا ہوئی بارش رحمتاں نال سیو
میرا پیر نوشہ لجپال سیو
اگے کُن دے آوازوں کون آہا پانی ، خاک ، آتش تے نہ پون آہا
نہ ایہ جاگن تے نہ سون آہا مخفی نوشہ دا پاک جمال سیو
میرا پیر نوشہ لجپال سیو
پڑھاں بسم اللہ الحمد للہ آیا پیر نوشہ سبحان اللہ
واہ واہ کیتا جل شان اللہ نوشہ لال ہے لال گلال سیو
میرا پیر نوشہ لجپال سیو
جدوں چوداں طبق پیارے نی خاطر پیر دی راز نیارے نی
وارے شمس ، قمر سب تارے نی بھلے مَلکاں نوں ورد خیال سیو
میرا پیر نوشہ لجپال سیو

Marfat.com

جنہاں نوشہ دا در تک نی لیا　　اونہاں حوض کوثر نیر چکھ نی لیا
اونہاں جلوہ رہے دا جھلک نی لیا　　جہڑے واصل مرشد نال سیو

میرا پیر نوشہ لجپال سیو

جہڑے حوراں ملک فلک دے نی　　اوہ طالب اکس جھلک دے نی
اوہ شہیدی خال تلک دے نی　　اوہ چاہن درس وصال سیو

میرا پیر نوشہ لجپال سیو

مرشد باہجھ نہ رب نوں پاوی دا　　تک مرشد رب خود آوی دا
تدوں مرشد کرم کماوی دا　　جدوں ہوسیا آپ دیہال سیو

میرا پیر نوشہ لجپال سیو

اوہ شہر مدینے والا لال آیا　　سر برقع نورانی ڈال آیا
بغداد تھیں چل بھلوال آیا　　تخت نوشہ دا ساہن پال سیو

میرا پیر نوشہ لجپال سیو

میرے نوشہ دا جلوہ اے ہرجائی　　آوے عرشوں آوازا نوشاہی
در نوشہ دے سدا بے پروائی　　دھن نوشہ دا ہے اقبال سیو

میرا پیر نوشہ لجپال سیو

نوشہ مظہر سرّ حقانی ہے　　سر نوشہ دے تاج نورانی ہے
مونڈے بھورا تے پٹکا نشانی ہے　　اوہدا بے حد شان کمال سیو

میرا پیر نوشہ لجپال سیو

جہڑا نوشہ دے در آ جاوے　　جند وانگ پتنگ اڈا جاوے
اوہ تاں گنج خزانے نوں پا جاوے　　ہووے مرشد دا جے خیال سیو

میرا پیر نوشہ لجپال سیو

میرا نوشہ یوسف وچ نی مصر　　بیٹھی مثل زلیخا کر کے صبر
کدے میں دل آوے کر کے سفر　　دساں کھول کے حال احوال سیو

میرا پیر نوشہ لجپال سیو

جویں ہیر نوں تخت ہزارائی　　تویں سی نوں کیچ پیارائی

Marfat.com

نوشہ امتاں دا آپ سہارائی میں تاں جھنگ دی ہیر سیال سیو
میرا پیر نوشہ لجپال سیو

[ایضا]

کافی در مدح حضرت پاک رحمان بھڑی والا

میں تاں گولڑی پاک رحمان دی
اوس مُلک پنجاب سلطان دی

اج بھڑی شریف تیاریاں پینڈے دور تے منزلاں بھاریاں
سر تے چایاں نے عشقوں کھاریاں خاطر چیلیاں ماہ کنعان دی

میں تاں گولڑی پاک رحمان دی
سیو آوَ نی جس کس چلنا در پاک رحمان دا مَلنا
کاہنوں تیر فراق دا جھلنا ہووے دور بیماری جان دی

میں تاں گولڑی پاک رحمان دی
صدقے پاک رحمان توں جانیاں ورد نام رحمان پکانیاں
نت جان دا قُوت بنانیاں اوہدا نام ہے صحت جہان دی

میں تاں گولڑی پاک رحمان دی
نت چاہنی ہاں درس رحمان دا اوہو تکیہ گاہ جہان دا
رحمان تے رحم رحمان دا لِکھاں صفت کیا اوس دے شان دی

میں تاں گولڑی پاک رحمان دی
نوشہ ہادی دی ایہ گلزار ہے اوہدے عشق دی نویں بہار ہے
فقر اوس دا بابجھ شمار ہے ہووے مہر دی نظر رحمان دی

میں تاں گولڑی پاک رحمان دی
در پاک رحمان تے جاواں ہتھ بنھ کے عرض سناواں
تیرے نام دا ورد پکاواں توہیں اوٹ غریب دی جان دی

میں تاں گولڑی پاک رحمان دی

Marfat.com

بھڑی شہر شریف حضوری اوہدی نوشہ دے گھر منظوری
میری آس کرو سب پوری ویکھو حالت غریب نادان دی
میں تاں گولڑی پاک رحمان دی

تیرا چمکدا نور ستارہ نوشہ ہادی بنا ، توں لاڑا
تیرا ہر تے فیض نیارا نبض ویکھیں سرگردان دی
میں تاں گولڑی پاک رحمان دی

نوشہ ہادی نے آپ بلائیوں بخت دے کے تخت بہائیوں
نوشہ توڑ حضور پہنچایوں مولا بخشی آ طاقت شان دی
میں تاں گولڑی پاک رحمان دی

سنیں عرض بھڑی دیا والیا ایس عشق دے باغ دے مالیا
اُچا درجہ تے شان کمالیا تینوں طاقت ہے کرم کمان دی
میں تاں گولڑی پاک رحمان دی

نوشہ ہادی دے خاص پیارے تیرے چمکن نور ستارے
ہر کوئی پاک رحمان چتارے میں تاں رکھدی طلب نشان دی
میں تاں گولڑی پاک رحمان دی

تیرے عشق دی اگ وچ جلیاں چوٹاں چوکاں سریر تے جھلیاں
سر تے بھانبڑ بھاہیں بلیاں ناہیں لائق عرض سنان دی
میں تاں گولڑی پاک رحمان دی

بہتی رکھدی طلب دیدار دی دلوں تاہنگ مینوں دربار دی
ویکھاں روضہ تے جندڑی وار دی دلوں تروڑ پریت جہان دی
میں تاں گولڑی پاک رحمان دی

لگا عشق ہے پاک رحمان دا میرا رب رحمان ہے جاندا
کوئی حال نہ سرگردان دا نت تاہنگ مینوں بھڑی جان دی
میں تاں گولڑی پاک رحمان دی

Marfat.com

دل چاہوندا بھڑی دے جان نوں روضے ہادی دے سیس نوان نوں
سرمہ خاک اکھیں وچ پان نوں جاوے دور بیماری جان دی
میں تاں گولڑی پاک رحمان دی

پاندھی سد کے فال پوانیاں نالے راہ تے اوسیاں پانیاں
عرضاں کردی تے کانگ اڈانیاں نالے ویکھاں میں فال قرآن دی
میں تاں گولڑی پاک رحمان دی

تیرا بھڑی شریف مکان ہے تینوں جان دا کل جہان ہے
جس نے ویکھیا اوہ قربان ہے بھل گئی ہے سرت جہان دی
میں تاں گولڑی پاک رحمان دی

تیرے عشق دا بحر عمیق ہے جس نے پیتا ہے ہو گیا ٹھیک ہے
ہویا خاص الخاص رفیق ہے گل بھل گئی شان گمان دی
میں تاں گولڑی پاک رحمان دی

نت رکھدی تاہنگ میں پیر دی اوہدی تاہنگ سریر نوں چیر دی
ہوئی لاغر ہے جان حقیر دی بیٹھی شہرت جھل جہان دی
میں تاں گولڑی پاک رحمان دی

رو رو کے کردی زاریاں بن گیاں مصیبتاں بھاریاں
کدے آن کریں دلداریاں پچھیں خیر خیریت جان دی
میں تاں گولڑی پاک رحمان دی

تیرے عشق نے مار لتاڑیاں نالے اگ فراق نے ساڑیاں
کولوں لوک مریندے تاڑیاں بندی حضرت پاک رحمان دی
میں تاں گولڑی پاک رحمان دی

میرے پیر دا شان کمال ہے نال عشق دے لال گلال ہے
میرا پیر نوشہ لجپال ہے باندی گولی حضور دے شان دی
میں تاں گولڑی پاک رحمان دی

Marfat.com

بخش علی تے کرم کماوناں واگاں موڑ کے میں ول آوناں
مینوں درسن پاک دکھاوناں لکیں خبر حیران ویران دی
میں تاں گولڑی پاک رحمان دی
اوس مُلک پنجاب سلطان دی

کافی درمدح شیخ برخوردار ہرل نوشاہی

آ ویکھو یار پیارے میلہ ہرلانوالی دا
اس برخوردار پیارے پایا درجہ عالی دا
آ ہرلانوالی بھائی آ ویکھیں نور نوشاہی
جتھے برسے عشق الٰہی جلوہ ساہن پالی دا
آ ویکھو یار پیارے میلہ ہرلانوالی دا
میلہ نال نصیباں آیا رب بھاگ اسوں نوں لایا
ماہ تانویں وار بنایا ہوندا زور قوالی دا
آ ویکھو یار پیارے میلہ ہرلانوالی دا
میلہ تانویں اَتوں جان کدے ویکھیں بھائی آن
تیرے مشکل ہون آسان ہووے کرم جاں والی دا
آ ویکھو یار پیارے میلہ ہرلانوالی دا
اوتھے گاون پئے قوال نالے حالی کھیڈن حال
لٹکن پئے درختاں نال تے حق جوش نکالی دا
آ ویکھو یار پیارے میلہ ہرلانوالی دا
جدوں تار سرنگی وجے سٹ سر طبلے دے وجے
تدوں عشق نوشاہی گجے رنگ عشق دی لالی دا
آ ویکھو یار پیارے میلہ ہرلانوالی دا
چل ہرلانوالی یار ویکھیں نوشاہی گلزار
اوتھے حضرت برخوردار پیارا لاابالی دا
آ ویکھو یار پیارے میلہ ہرلانوالی دا

Marfat.com

کدی مارو رنگ سناون کدی آسا بروا گاون
کدی بھیرویں دا انگ لاون ٹوڑی میں والی دا
آ ویکھو یار پیارے میلہ ہرلانوالی دا

مینوں پیر سچے فرمایا تاہیں میں ایہ شعر بنایا
مینوں ہووے عشق سوایا تے ویکھیں در عالی دا
آ ویکھو یار پیارے میلہ ہرلانوالی دا

ایہ منزل جان شریعت منیں نال ایمان طریقت
تاں ملے مراد حقیقت نال معرفت پالی دا
آ ویکھو یار پیارے میلہ ہرلانوالی دا

سن بخش علی ناداناں کیوں بھلا پھریں دیواناں
تیرا لٹدے چور خزاناں غفلت وقت جوٹالی دا
آ ویکھو یار پیارے میلہ ہرلانوالی دا

اس برخوردار پیارے پایا درجہ عالی دا

ایک سی حرفی ڈیوڑھی (مستزاد) ہے۔اس کا پہلا بند یہ ہے:

الف ارادہ ازلی ہویا کیتا عشق پسارا ایہ جگ سارا
گونا گون پیدائش ہوئی واہ جبار قہارا اے غفارا
اک انسان ملک دے والی، اک گدا بیچارہ اوگن ہارا
بخش علی دی عرض قبولیں سر تے بھار سو بھارا وڈا سارا

دوسری سی حرفی عاشقانہ بطور سوال جواب ہے:

الف اللہ توں ڈر نی جیونی دیہ اک وار نظارا
پہلوں پریت پکیری لا کے ہن کیوں کریں کنارا
سانوں دیس نکالا دے کے ملیا ملک پور چاہڑا
کدے تے نال دلاسے دینا سی بخشے تائیں سہارا

''قصہ خود بیتی'' کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے:

Marfat.com

ذات اللہ دیاں صفتاں کریئے جو مالک ہر صفتاں
پاک منزہ نور تبارک اندر ہر ہر صفتاں
اول گنج معانی آہا مخفی اک اِکلا
نور ستارہ روشن کیتوس چا ستر دا پلا
نور نبی دا کیتوس پیدا اپنے نوروں کڈھ کے
پردے نور دے اندر رکھیا نور نبی دا کج کے
لا الہ الا اللہ والا نور وظائف کماندا
ادھا کلمہ رہیا پڑھیندا نفی اثبات کماندا
جد رب کرم کمایا آپے فضلوں گھڑیاں آیاں
ظاہر کیتا نور نبی دا لگ پیاں روشنایاں

۱۔ *بہارِعشق* کا قلمی نسخہ بخط مرتب سید شرافت نوشاہی کتب خانہ نوشاہیہ، ساہن پال میں موجود ہے۔ نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۱۰، ص ۱۳۱۔۱۵۲. عارف نوشاہی

برخوردار، ساہن پال شریف

آپ کا نام نامی محمد برخوردار، مشہور حافظ برخوردار، کنیت ابوالعنایت، القاب بحرالعشق، زندہ دل اور مخدوم الابرار تھے۔ والد بزرگوار کا اسم گرامی شیخ الاسلام حضرت نوشہ گنج بخش تھا۔ آپ ان کے فرزند اکبر اور خلیفہ اعظم و سجادہ نشین تھے۔ ۹۸۵ھ/۱۵۷۷ء میں بمقام نوشہرہ تارڑاں پیدا ہوئے۔ قرآن مجید حفظ کیا۔ تحصیل علوم مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی اور مولانا عبداللہ لاہوری سے کی۔ علوم معقول و منقول سے فارغ ہوئے۔ فن کتابت نسخ و نستعلیق بھی سیکھا۔ نیز فن شہسواری، زراعت، انجینئری، تیراندازی اور شمشیر بازی کے بھی پورے ماہر تھے۔ اپنے والد ماجد کے ہمراہ بھلوال شریف میں حضرت سخی شاہ سلیمان نوری کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے۔ آپ ان کی نگاہ فیض سے مجذوب ہو گئے۔ حضرت نوشہ صاحب نے التماس کی کہ میرا یہی فرزند میری اور میرے مہمانوں کی خدمت کرنے والا اور آئندہ روندہ کی خبر گیری کرنے والا ہے اور یہ مجذوب ہو گیا ہے۔ آئندہ رضا! حضرت سخی بادشاہ نے فرمایا کہ ہمارا خیال تھا کہ یہ ایسا مجذوب مطلق ہو جس کو دنیا جان لے۔ مگر اب تمہاری مرضی کے مطابق اس کو سالک بنا دیا جاتا ہے۔

براہ سلوک آید و آگہی جہان را برہ آرد از گمرہی

Marfat.com

اور فرمایا کہ ہم نے اسے آپ کا ہم مرتبہ بنا دیا ہے، یعنی نوشہ ثانی کر دیا ہے۔ آپ بڑے مہمان نواز اور مؤدب تھے۔ اپنے والد صاحب کے پاس دست بستہ کھڑے رہتے، جب وہ حکم دیتے تو بیٹھتے۔ گھر کے سارے کاروبار کے مختار آپ ہی تھے۔ مسجد اور مکانات آپ کے اہتمام سے تیار ہوئے۔ حضرت نوشہ عالیجاہ نے حضرت سچیار صاحب نوشہروی کی التماس پر تمام یاران طریقت کے سامنے آپ کو اپنا ولی عہد خلافت وسجادہ نشین بنا دیا۔ اور سب نے بسر وچشم تسلیم کر لیا۔ آپ اڑتالیس اوصاف میں مثیل نوشہ تھے، جن کی پوری تفصیل میں نے اپنی کتاب *سجادہ نشین* میں دی ہے۔ آپ صاحب خوارق وکرامات تھے۔ آپ کی تصنیف *جوامع الاسرار* ہے۔ جس کو میں نے ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۳ء میں مرتب کیا تھا۔

آپ کے چھ بیٹے تھے۔ جن میں چار حضرات کی اولاد موجود ہے۔

شاہ حافظ برخوردار انتیس سال تک فرائضِ سجادگی ادا کر کے ۱۵ ذیقعد ۱۰۹۳/۱۶۸۲ء کو دار فانی سے عالم جاودانی کو روانہ ہوئے۔ آپ کا مزار ساہن پال شریف، گورستان نوشاہیہ میں روضہ عالیہ نوشاہ عالیجاہ سے باہر مشرق کی طرف سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے۔

حافظ برخوردار بحر العشق فارسی اور پنجابی کے شاعر تھے۔ حضرت غوث اعظم سے آپ کو بڑی محبت اور عقیدت تھی۔ آپ نے دو مناجاتیں ایک فارسی میں ستر اشعار کی اور دوسری پنجابی میں بیالیس اشعار کی لکھی ہیں۔ یہاں وہ دونوں مناجاتیں پوری لکھی جاتی ہیں۔

فارسی کلام

یا دودمان مصطفیٰ ، یا شیخ عبدالقادرا
یا خاندان باصفا ، یا شیخ عبدالقادرا

یا شاہباز لامکان ، یا پاکباز عاشقان
یا رہنمائے عارفان ، یا شیخ عبدالقادرا

یا شاہ شاہان نام تو ، وی چشم وحدت جام تو
بر چرخ ہفتم بام تو ، یا شیخ عبدالقادرا

یا آل یسین آل تو ، آن نقطہ ی بر خال تو
من خود ندانم حال تو ، یا شیخ عبدالقادرا

بر عرش اعظم جای تو ، ہر لامکان ماوای تو
بر فرق مردم پای تو ، یا شیخ عبدالقادرا

در طور اقصی راز تو ، در گوش روح آواز تو
با حق تعالیٰ ناز تو ، یا شیخ عبدالقادرا

حکم شریعت گفتہ ای، راہ طریقت رفتہ ای
دُرّ حقیقت سفتہ ای ، یا شیخ عبدالقادرا

عارف توئی، عرفان توئی، سالک توئی، سلطان توئی
در بحر جان مرجان توئی ، ، یا شیخ عبدالقادرا

سر حلقہ چل تن توئی ، زان پنجتن یک تن توئی
میزان حق ، منبر توئی ، یا شیخ عبدالقادرا

Marfat.com

در مذہب اعظم توئی ، در مشرب ادہم توئی — در منصب اکرم توئی ، یا شیخ عبدالقادرا
سر دفتر عرفا توئی ، درویش و ہم فقرا توئی — خوش فہم ہم شعرا توئی ، یا شیخ عبدالقادرا
عالم توئی ، عادل توئی ، مفتی توئی ، فاضل توئی — از آسمان نازل توئی ، یا شیخ عبدالقادرا
ملا توئی ، قاضی توئی ، شیدا توئی ، غازی توئی — با داد حق راضی توئی ، یا شیخ عبدالقادرا
با سروران سرور توئی ، سلطان دین پرور توئی — دلبند آن حیدر توئی ، یا شیخ عبدالقادرا
دانا بہ ہر حکمت توئی ، بینا بہ ہر قدرت توئی — با عز و با عظمت توئی ، یا شیخ عبدالقادرا
صافی توئی ، صوفی توئی ، کافی توئی ، کوفی توئی — آنکس کہ معروفی توئی ، یا شیخ عبدالقادرا
سرہنگ لاہوتی توئی ، اسرار ناسوتی توئی — ملکوت و جبروتی توئی ، یا شیخ عبدالقادرا
اسرار جان دانستہ ای و ز قیدتن وارستہ ای — خود را بجانان بستہ ای ، یا شیخ عبدالقادرا
با عشقبازان عاشقی ، با صدق بازان صادقی — من ہر چہ گویم لائقی ، یا شیخ عبدالقادرا
زاہد بگویم زاہدی ، عابد بگویم عابدی — حقا عجائب شاہدی ، یا شیخ عبدالقادرا
ہم راکعی ، ہم ساجدی ، ہم احمدی ، ہم حامدی — از نسل طہ آمدی ، یا شیخ عبدالقادرا
ہم مجمعی ، ہم جامعی ، ہم مسمعی ، ہم سامعی — ہم لمعی ، ہم لامعی ، یا شیخ عبدالقادرا
ہم آفتاب خاوری ، ہم بادشاہ داوری — از غیب میدان آوری ، یا شیخ عبدالقادرا
عقل است درس افسوز تو ، عشق است نار افروز تو — چرخ دو عالم روز تو ، یا شیخ عبدالقادرا
نار از تو روشن می شود ، باد از تو سوسن می شود — خار از تو گلشن می شود ، یا شیخ عبدالقادرا
سید توئی ، صاحب توئی ، با جد خود نائب توئی — از چشم ما غائب توئی ، یا شیخ عبدالقادرا
سیفی ز تو پر نور شد ، قوسی ز تو مشہور شد — عالم ز تو معمور شد ، یا شیخ عبدالقادرا
در قاب قوسین نہ قدم ، غارت بکن تاج ارم — بر درد مندان کن کرم ، یا شیخ عبدالقادرا
عالم ہمہ حیران تو ، بر سیرت و بر شان تو — مشکل ہمہ آسان تو ، یا شیخ عبدالقادرا
پیش تو حیران عقل کل ، در گلشن عالم تو گل — وارث توئی بعد از رسل ، یا شیخ عبدالقادرا
تو رہروان را رہبری ، ہم جبرئیل را شہپری — در آسمان ہا منبری ، یا شیخ عبدالقادرا
صبوحیان مشتاق تو ، قدوسیان عشاق تو — ہفت آسمان اوراق تو ، یا شیخ عبدالقادرا
آن گیسوان بافتہ ، ابریشمی برتافتہ — ماراند گویی بافتہ ، یا شیخ عبدالقادرا

Marfat.com

آن طُرّه طراری کند ، با هر کسی یاری کند — از بهر حق کاری کند ، یا شیخ عبدالقادرا
باشد اگر هر مو دهان ، در هر دهان صد ها زبان — وصفت نیاید در زبان ، یا شیخ عبدالقادرا
ازنورحق حاصل شدی،حق راازان واصل شدی — در دلبری کامل شدی ، یا شیخ عبدالقادرا
خیزد چو بانگ امتی ، آنجا سراج امتی — پاک از تمامی امتی ، یا شیخ عبدالقادرا
والشمس وصف روی تو،واللیل مدح موی تو — فردوس صحن کوی تو ، یا شیخ عبدالقادرا
طوبی ز قدت کم شود ، لعلت مسیحا دم شود — گر جان بگویم هم شود ، یا شیخ عبدالقادرا
آن ابروان دلکشت ،آن مهر لب چو مه وشت — چون قاب قوسین می‌شود،یا شیخ عبدالقادرا
چشمان تو شمس و قمر ، بر هر کسی افتد گذر — از خویش گردد بی خبر ، یا شیخ عبدالقادرا
آن دال دندان دال دین،پروین دارد برترین — ماه است با زهره جبین ، یا شیخ عبدالقادرا
من بندهٔ درویش تو ، من عاشق دلریش تو — یک عرض دارم پیش تو ، یا شیخ عبدالقادرا
بر درگهت من کیستم ، خود را ندانم چیستم — چیزی که گویی آن کسم ، یا شیخ عبدالقادرا
درد مرا درمان بکن ، آنگه ازان آسان بکن — سرّ عیان با ما بکن ، یا شیخ عبدالقادرا
تو خواجه‌ای،من بنده ام،از خدمتت شرمنده ام — سر پیش تو افگنده ام ، یا شیخ عبدالقادرا
هر چیز را تو قادری ، زان رو که عبدالقادری — مادر ، پدر ، هم مادری ، یا شیخ عبدالقادرا
رحمی باین دل سوخته ، آتش بجان افروخته — چون چشم بر تو دوخته ، یا شیخ عبدالقادرا
دستم بدامانت زدم ، از لطف خود بگذاردم — هر لحظه گویم دمبدم ، یا شیخ عبدالقادرا
آخر مرا هم یاد کن ، از غم دلم آزاد کن — غمگین دلم را شاد کن ، یا شیخ عبدالقادرا
شیخا بحق ذوالجلال ، بر روی من دستت بمال — تا صحت یابم باکمال ، یا شیخ عبدالقادرا
یک شب چه شد گر آیی ام ، درخواب رو بنمایی ام — از فضل حق بخشایی ام ، یا شیخ عبدالقادرا
بر خیزم و رقصان شوم ، پیش تو قربان می شوم — چون بلبلان نالان شوم ، یا شیخ عبدالقادرا
یک شب چه شد مهمان شوی،این خسته جان را جان شوی — درد مرا درمان شوی ، یا شیخ عبدالقادرا
احوال دل گویم به تو ، مقصود کل جویم ز تو — روشن شود رویم ز تو ، یا شیخ عبدالقادرا
هر چیز می گوید گدا ، با چون منی وصف ترا — شک نیست از فضل ترا ، یا شیخ عبدالقادرا
چشمان من یعقوب شد،چون در سلیمان خوب شد[کذا] — چون مهرهٔ یاقوت شد ، یا شیخ عبدالقادرا

Marfat.com

گر بر سرم آری گذر ، یا سویم اندازی نظر — چشمم شود شمس و قمر ، یا شیخ عبدالقادرا
دیگر معالج مانده ام ، افسون نامت خوانده ام — مگذار پس درمانده ام ، یا شیخ عبدالقادرا
تا نام غوث و قطب شد در وادی هر بیدلی — آسان بکن هر مشکلی ، یا شیخ عبدالقادرا
نام تو اسرار ازل کردن توان دفع اجل — با صدق گر سازی عمل ، یا شیخ عبدالقادرا
هر درد را درمان ز تو ، هر مشکلی آسان ز تو — از حق شده فرمان به تو ، یا شیخ عبدالقادرا
رحمی بکن ای شاه من ، با این رخِ چون کاه من — بنما سوی حق راه من ، یا شیخ عبدالقادرا
حافظ ز تو دارد رجا ، چشمان او را کن دعا — بخشد خداوندش لقا ، یا شیخ عبدالقادرا
بر تو بحق آن یمن ، کامل طلوعش بهر من — در حق من بگشا سمن، یا شیخ عبدالقادرا
هر چند گُند و کاهلم ، سوی گناهان مائلم — اما به پیشت سائلم ، یا شیخ عبدالقادرا
چون سائلان را دوستی شاهی سخاوت خواستی — از بهر بخشش خواستی ، یا شیخ عبدالقادرا
بسیار جنباندم جرس ، لائق نباشد پیش و پس — پیش ترا یک حرف بس ، یا شیخ عبدالقادرا
گر زین گدای در بدر گستاخی ای شد در گذر — امیدوارم این قدر ، یا شیخ عبدالقادرا
مملوک خدمتگار تو ، مشغول در اذکار تو — درویش برخوردار تو ، یا شیخ عبدالقادرا

(لطائف گل شاہی ،ص ۱۵؛ [نیز شریف التواریخ ،جلد۲،ص ۴۷۴۔۴۷۷])

مدح بزبانِ پنجابی

توں واہ مقبول الٰہی ہیں ، توں حاکم آمر ناہی ہیں
توں صاحب سیف سپاہی ہیں یا عبدالقادر جیلانی
توں عابد زاہد ابدی ہیں ، توں حامد احمد صمدی ہیں
توں سید سرور سندی ہیں یا عبدالقادر جیلانی
توں حافظ فاضل عامل ہیں ،توں حسب نسب وچ کامل ہیں
توں ہر سخنے وچ شامل ہیں یا عبدالقادر جیلانی
توں واہ محبوب حقانی ہیں ، توں مظہر فیض ربانی ہیں
توں حضرت شاہ جیلانی ہیں یا عبدالقادر جیلانی
توں خالص مخلص خاصہ ہیں ، بے دیداں دا آسا ہیں
توں ہر بے آس دا آسا ہیں یا عبدالقادر جیلانی

Marfat.com

توں سید عرب عجم دا ہیں ، توں واقف لوح قلم دا ہیں
توں واقف ذی سلم دا ہیں یا عبدالقادر جیلانی
توں محرم ہیں اسراراں دا ، توں دارو ہیں بیماراں دا
توں سرور ہیں سرداراں دا یا عبدالقادر جیلانی
توں کریں خلاص اسیراں نوں ، توں توڑیں چا زنجیراں نوں
توں کریں غنا فقیراں نوں یا عبدالقادر جیلانی
جہڑا بے پدر بے مادر ہے ، تیرے در تے اس نوں آدر ہے
تیرا ناں تاں عبدالقادر ہے یا عبدالقادر جیلانی
تیرے در تے خلق کھڑوئی ہے ، اتھے برے بھلے نوں ڈھوئی ہے
تیرے بابجھ نہ میرا کوئی ہے یا عبدالقادر جیلانی
دریا غفلت دے ڈباہاں ، تے گناہ تھیں ہویا کُبا ہاں
گل پہیدا جھوٹھا جُبّہ ہاں یا عبدالقادر جیلانی
جاں وچ نماز کھلوتا ہاں ، میں حال اپنے نوں رونا ہاں
منہ نال ہنجوں دے دھوتا ہاں یا عبدالقادر جیلانی
میں عاصی کھڑا بھلیرا جی تاں بھی کہندے سگ تیرا جی
مینوں تراہ نہ کڈہیں شیرا جی یا عبدالقادر جیلانی
میں پیا راہ مناہی دے ، دل نقطے بہت سیاہی دے
تدھ بابجھ نہ میتھوں لاہی دے یا عبدالقادر جیلانی
میں سگ ہاں گلی تمہاری دا ، جے پٹہ پاو دلداری دا
پھر وت نہیں دُرکاری دا یا عبدالقادر جیلانی
میں عاصی عیبیں بھریا ہاں ، میں بدیوں ذرہ نہ ڈریا ہاں
سر در تیرے تے دھریا ہاں یا عبدالقادر جیلانی
توں واقف سرّ الٰہی دا ، توں نت درگاہ وچ چاہی دا
توں نہیں محتاج گواہی دا یا عبدالقادر جیلانی

Marfat.com

توں محرم راز نہانی دا ، تیرا دوروں سد پچھانی دا
توں ساریاں تھیں خوب جانی دا یا عبدالقادر جیلانی
توں کار کریں بیکاراں دی ، توں شادی ہیں غمخواراں دی
توں سار لئیں بے ساراں دی یا عبدالقادر جیلانی
توں میل کرائیں دوراں دا ، توں صحت بخش رنجوراں دا
توں واصل ہیں مہجوراں دا یا عبدالقادر جیلانی
تیرا دن دن بہت پسارا ہے ، تیرا خادم عالم سارا ہے
تیرا روشن صاف نظارہ ہے یا عبدالقادر جیلانی
توں طلب کریں مطلوباں نوں ، توں عقل دہیں مخروباں نوں
توں خوبی بخشیں خوباں نوں یا عبدالقادر جیلانی
توں روشن راہ شریعت دا ، توں عالی برج حقیقت دا
توں ہادی پیر طریقت دا یا عبدالقادر جیلانی
تیری دھم زمیں اسماناں میں ، توں ولی ہیں دوہاں جہاناں میں
توں نظر کریں اس جانا میں یا عبدالقادر جیلانی
توں دیدہ بخش بصیراں دا ، توں خاصہ یار فقیراں دا
غم دور کریں دلگیراں دا یا عبدالقادر جیلانی
توں حسن حسین دا پوتا ہیں ، توں سدا حضور کھڑوتا ہیں
وچ نور بحر دے دھوتا ہیں یا عبدالقادر جیلانی
تیرا سرور عالم نانا ہے ، جہڑا دین دنی وچ مانا ہے
تینوں اوسے دا خصمانا ہے یا عبدالقادر جیلانی
توں عالی قدر معلیٰ ہیں ، توں نوری پاک تجلی ہیں
توں زاہد زہد مصلی ہیں یا عبدالقادر جیلانی
تینوں دینہ چن کرن سلاماں جی ، نوری دعویٰ کرن غلاماں جی
تم پہیدا نوری جاماں جی یا عبدالقادر جیلانی

Marfat.com

جنہوں ہووے ابد مماتی جی ، اونہوں بخشو چا حیاتی جی
تیرا اسم ہے وصفی ذاتی جی یا عبدالقادر جیلانی
میں عاصی تیرے در دا ہاں ، میں محرم تیرے گھر دا ہاں
میں تینوں ناں وسردا ہاں یا عبدالقادر جیلانی
میں در تیرے دا کتا ہاں ، وچ نیند غفلت دی ستا ہاں
کر مدت کھڑا وگتا ہاں یا عبدالقادر جیلانی
توں دین دنی دا والی ہیں ، وچ قدر مراتب عالی ہیں
توں غیر اللہ تھیں خالی ہیں یا عبدالقادر جیلانی
میں عاجز طرف دھیان کرو ، اک نظر مہر کی دان کرو
میری مشکل سب آسان کرو ، یا عبدالقادر جیلانی
توں والی حال تباہاں دا ، میرے سر تے بھار گناہاں دا
میں پھیر غلام تساہاں دا یا عبدالقادر جیلانی
میں عاصی بد کردار ہویا ، میں در در بہت خوار ہویا
میرا دشمن سب سنسار ہویا یا عبدالقادر جیلانی
ہن کوئی میرا یار نہیں ، وچ عالم دے اغیار نہیں
اک توں بھی منوں وسار نہیں یا عبدالقادر جیلانی
میں بد فعلاں دا فاعل ہاں ، میں آپ زبانوں قائل ہاں
میں تیغ گناہاں تھیں گھائل ہاں یا عبدالقادر جیلانی
میں سرکش نفس بھلایا ہاں ، اس گلیو گلی رلایا ہاں
بھی در تیرے تے آیا ہاں یا عبدالقادر جیلانی
جو در تیرے تے آوے گا ، اوہ خالی مول نہ جاوے گا
اوہ سب مراداں پاوے گا یا عبدالقادر جیلانی
میرے عیب نہ نظری دھریا اے ، کجھ فضل اپنا ہی کریا اے
سر در تیرے تے دھریا اے یا عبدالقادر جیلانی

Marfat.com

یا وارث برخوردار ہووے ، مینوں تیرا اک دیدار ہووے
تاں واقف سب اسرار ہووے یا عبدالقادر جیلانی

(لطائف گل شاہی، ص ۳۲)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۸۰_۲۰۶؛ ۴۶۸_۴۸۱؛ ج ۳، ح ۱، ص ۸۳_۸۸

برق، ڈوگہ شریف

آپ کا نام سید غلام رسول، کنیت ابوالکمال، تخلص برق ہے۔ والد ماجد کا نام سید چراغ محمد ولد سید اللہ دتا نوشاہی۔ حضرت نوشہ گنج بخش کے فرزند اصغر حضرت سید محمد ہاشم دریادل کی اولاد سے ہیں۔ آپ کی ولادت ۶ محرم ۱۳۴۳ھ/ ۷ اگست ۱۹۲۴ء کو بمقام چک سواری، ضلع میر پور، آزاد کشمیر ہوئی۔ قرآن کریم اپنے والد صاحب سے پڑھا۔ پرائمری سکول لدڑ میں پرائمری پاس کیا۔ وہاں مولوی نواب دین مدرس تھے۔ پھر دینی تعلیم مدرسۂ نقشبندیہ، علی پور سیداں، ضلع سیالکوٹ اور مدرسۂ محمدیہ، چونڈہ، ضلع سیالکوٹ اور دارالعلوم حنفیہ، سیالکوٹ سے پائی۔ بیعت طریقت کا شرف اپنے والد ماجد سے پایا۔ آپ تشکیل پاکستان کے وقت چک سواری سے منتقل ہو کر موضع ٹھل، ضلع جہلم میں چلے آئے۔ وہ علاقہ ہیڈ منگلا میں شامل ہو گیا تو آپ ڈوگہ، متصل دولت نگر، ضلع گجرات چلے آئے۔ ڈوگہ گوجر قوم کا گاؤں ہے مگر آپ کے رہائش پذیر ہونے کی وجہ سے ''ڈوگہ شریف'' کہا جاتا ہے۔ ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء میں موجود ہیں (۱)۔

آپ عربی، فارسی اور پنجابی کے بہترین شاعر ہیں۔ پنجابی زبان میں آپ نے بہت کچھ [منظوم] لکھا ہے۔ چنانچہ کتب ذیل:

۱۔ قصہ بین بادشاہزادی؛ ۲۔ باغ و بہار؛ ۳۔ مرزا صاحباں؛ ۴۔ سسی پنوں؛ ۵۔ سوہنی مہینوال؛ ۶۔ علم النبی ﷺ؛ ۷۔ جاہلانہ رسوم؛ ۸۔ سی حرفی فانی دنیا؛ ۹۔ سی حرفی در فراق نوشہ گنج بخش؛ ۱۰۔ نور اسلام؛ ۱۱۔ سی حرفی فیض نوشاہی؛ ۱۲۔ گلزار نوح؛ ۱۳۔ تحائف نوشاہیہ وغیرہ

نمونۂ کلام عربی:

شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ کھف الوریٰ — صدر العلیٰ نور الھدیٰ لاولی النھیٰ
الاحمد ھو حامد و محمد — و لوائہ حمد اللواءِ علی العلیٰ

Marfat.com

جمع الخلائق تحتها محشورة　　لشفاعة الكبریٰ و هی لترنجیٰ
آلبرق یرجوٰ ان یعیش بتبعه　　فی حبه و رضائه لمن ارتضی

منه

و مالی لا الوذ بمن یجیر　　لهیفا یستغیث و یستجیر
لفی شمس و فی قمر منیر　　و فی الاکوان والعلیا اسیر
لقد لبث الزمان الیٰ مکیث　　مشار" ما تحرك لا یسیر
علیٰ رأسی و عینی قال بدر　　دلیلاً بالنبوة یستشیر
انا ملبهٔ جرت تبعا عذوباً　　تسقی کل ظمان و عیر
حبیب الله فی قلبی شهید　　و محمود و مشهود شهیر

ملاذ آلبرق فی کرب و ضیق
هو المولیٰ باحوالی خبیر

[نوشاہی شعرا، ص ۴۷۱-۴۷۲]

نمونۂ کلام فارسی:

نعت شریف

جہانی زیر فرمانِ محمد　　شدہ جبریل دربانِ محمد
خلیل و یوسف و موسیٰ و عیسیٰ　　ہمہ قربان بر شانِ محمد
زبور ، انجیل و توریت و صحائف　　جمیع[کذا] کردند اعلانِ محمد
ز نورِ حق جہانی گشت روشن　　طلوع[کذا] شد شمس تابانِ محمد
بہ قصر کسروی لرزہ بیفتاد　　ہویدا گشت برہانِ محمد
ز سختی حشر [کذا] من باکی ندارم　　کہ ہستم من مدح[کذا] خوانِ محمد
کسی قدرت ندارد تا قیامت　　کہ آرد مثل قرآنِ محمد

چرا بر بختِ خود نہ برقؔ نازم
غلامم از غلامانِ محمد

[ایضا، ص ۴۷۲-۴۷۳]

Marfat.com

التجا بحضور نوشہ

تو ای برقِ حزین از انکساری　　بکن در بارگاہش عجز و زاری
ز نگہش بخت تو بیدار گردد　　ز فیضش خارِ تو گلزار گردد
یقین داری کہ از دَربارِ دُربار　　نماندہ ہیچ کس محروم زنہار
منم نابینا و ہم روسیاہم　　ز لطفت روشنی دل بخواہم
ز لطف خویش بنوازی گدا را　　نگاہِ کرم[کذا] یا نوشہ خدا را

[ایضا،ص۴۷۶]

نمونۂ کلام پنجابی:

مدح اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفیٰ شاہ نوشاہی برخورداری مدّ ظلّہ

گنج بخش نوشہ بھورے والڑے تے واہ واہ کرم شاہ بھلوال کیتے
ہوئے پاک رحمان مشہور جگ تے نوشہ پیر دے جہاں جمال کیتے
پئی فقر نوشاہی دی دُھم سارے نوشہ نظر تھیں کئی ابدال کیتے
برقؔ پیر سید مصطفیٰ شاہ تے میرے پیر نے کرم کمال کیتے

حضرت پیر سید مصطفیٰ شاہ تے واہ واہ کرم میرے مصطفیٰ کیتے
نیت پرم نماز نیاز اندر سجدے عشق دے خوب ادا کیتے
فیضیاب تمام جہان ہویا جاری فیض سیّد بے بہا کیتے
برقؔ رنگ نوشاہی وچ رنگ جامہ طالب نظر دے نال صفا کیتے

توں غلام احمد مصطفیٰ دا ہیں تدے ہویا جہان غلام تیرا
شرق ، غرب ، جنوب ، شمال اندر روشن دور توڑی ہویا نام تیرا
وے نی ساقیا عشق شراب دا کہیا چھلکیا آ کے جام تیرا
سنیا برقؔ آواز میں عرشیاں توں رہسی سدا جاری فیض عام تیرا
شاہ شریف احمد تے بشیر احمد تیری سوہنیا ہین تفسیر دونویں
گویا مصحف عشق عرفان والا توں ہیں متن تے اوہ تفسیر دونویں

Marfat.com

شاہ جمال دا خلف الرشید ہیں توں تیرے جانشین اوہ دیر دونویں
برقؔ کرم ہوون بھورے والڑے دے چمکن ہو کے بدر منیر دونویں

برخوردار سرکار دا لاڈلا توں عالی شان اے شاہِ ابدال تیرا
اس نوں رب رسول دی پاد آ گئی جس نے آ کے کیتا جمال تیرا
شاناں والیا پیر نوشاہیا وے بقعہ نور ہویا ساہن پال تیرا
برق دُھم تیری چار کوٹ اندر مدح خوان جنوب ، شمال تیرا

واہ واہ پیکرا زہد اخلاص دیا گنج فقر پاے برخوردار ہو کے
پاویں ویکھ جمال حیات ابدی نور حق دے نال سرشار ہو کے
بخشش احمدی نال امین ہوویں مَے عشق دی تھیں مست وار ہو کے
برقؔ وچ محمدی بارگاہ دے مصطفیٰ ہوویں تاجدار ہو کے

پی کے مَے کاسات الوصال وچوں وچ مستیاں بھی خبردار ہوویں
پاویں شرف اقبال کونین اندر تے مقبول رسول مختار ہوویں
اِس جہان اندر اُس جہان اندر مصطفیٰ ہوویں تاجدار ہوویں
برقؔ عشق دے خونی طوفان وچوں شالا نال سلامتی پار ہوویں

(تحائف نوشاہیہ، حصہ دوم، ص ۵۲)

برق صاحب تاریخ گوئی کا ملکہ بھی رکھتے ہیں۔ چنانچہ میرے چھوٹے بھائی کا قطعہ تاریخ وفات لکھا۔ اس عنوان سے:

بیادگار حضرت صاحبزادہ سید بشیر احمد بشارت نوشاہی برخورداری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

اے بشارت حق بشیر احمد آہی جگ توں وکھری بات تیری
زہد، ورع، خلوص تے ذکر کارن ہیسی سوہنیا وقف حیات تیزی
سانوں لا کے داغ وچھوڑیاں دے پہتی وچ بہشت برات تیری
لکھی برقؔ میں تختی غم اتے "شام غم" تاریخ وفات تیری
۱۳۸۱ھ

(تحائف نوشاہیہ، حصہ دوم، ص ۵۴)

Marfat.com

غیر منقوط پنجابی کلام:

حمد

اول حمد الٰہ العالم عالم اسدا سارا
اس مالک دا مَل دوارا ، اس دا رکھ سہارا

کُل دا مالک ،کُل دا راکھا ، واحد ہک اکلا
کرم اوہدا ہر دُکھ دا دارو ، اللہ اللہ اللہ

عامل کامل اسم اللہ دا ورد ہمہ دم کردا
اس حاکم دا مَل دوارا ، ہو واصل سر دھردا

حال احوال مکمل اس دا اوہ کامل کدھر دا
واصل وصل کمال اس حاصل ہو واصل اوہ مردا

لا الہ الا اللہ ورد اوہدا دَم دَم دا
محرم حرم الحمد للہ کد محروم کرم دا

[نوشاہی شعرا، ص ۵۴۱]

مدح سرور عالم

آدم ، مَلک مداح کل عالم اس احمد سرور دا
اوہ محرم اسرار الٰہ دا اوہ کل دا سرکردہ

اُس دا اسم محمد سرور اوہ دارو ہر دکھ دا
واہ احمد سردار دوعالم مالک اوہ ہر سُکھ دا

ہر کامل در اُس دا مَلدا کڈھ دل دا وسواسا
اوہ امام الرسل محل محمود اس واسا

[ایضا]

مناجات

میں عاصی ، بدکار ، کمینہ ، بھیڑیاں وصفاں والا
کر کر عیب قصور ہزاراں اندر کیتا کالا

عمر گذاری وچ بُریایاں ، نیکی کوئی نہ کیتی
نفس برے دے آکھے لگ کے کیتی سخت کو نیتی

اپنے ہتھیں پَیر اپنے تے آپ کوہاڑے مارے
آپ اٹھائے سر اپنے تے بھار گناہ دے بھارے

غفلت ، سستی تے کم بختی مت اجیہی ماری
جس نے بخشے دان ہزاراں اس دی یاد وساری

ہے اُمید قیامت دے دن مولا کرم کریسی
حرمت نوشہ گنج بخش دنی عیب مرے بخشیسی

ٹُٹے پھٹے شعر میرے ایہ جے پاون منظوری
عیب میرے پھر تکنے کس نے بھاویں کیڈ قصوری

توڑے لکھ واری میں پاپی ، بھریا نال گناہاں
ایتھے اوتھے دو ہیں جہانیں نوشہ دے ہتھ باہاں

حامی ناصر دو جگ اندر نوشہ بھورے والا
میں بے کس دا اوکھے ویلے اوہا ہے رکھوالا

اس دی شفقت دل میرے وچ آکے چانن لائے
اندر باہر روشن ہویا کھوٹ تمام گوائے

Marfat.com

مدح حضرت نوشہ گنج بخش

الف احد دے نور تھیں نور احمد، نور احمدوں علی دا نور ہویا
نور علی دی نوری شعاع وچوں نوشہ پیر دا نور ظہور ہویا
اُس دے نور تھیں ظلمتاں دور ہویاں نال چانن جگ معمور ہویا
برقؔ ارنی آکھیا طالباں نے روضہ پاک مثال کوہ طور ہویا
ت تاریاں دے وچ قطب تارا، قطب تاریاں وچ مہتاب نوشہ
نوشہ نوشہ پکاردی خلق ساری، صف اولیا دا آفتاب نوشہ
برگ شجر شہادتاں دین پئے سوہنا پیر قطب الاقطاب نوشہ
شرق غرب چمکے برقؔ نور اس دا روشن کیتا نہ صرف پنجاب نوشہ

[نوشاہی شعرا، ص ۵۳۲]

[درمنقبت حضرت سید معروف چشتی قادری خوشابی

سخی سید معروف سلطان عالم فلکِ فقر دا بدر منیر ہیں توں
اس توں ودھ کے ہور کی شان ہووے نوشہ پیر دے پیر دا پیر ہیں توں
صدقہ شاہِ جیلان دا خیر پاویں میں کنگال منگتا تے امیر ہیں توں
برقؔ کی حاجت مونہوں بولنے دی میرے صاحبا روشن ضمیر ہیں توں]

۱۔ برق نوشاہی صاحب کی وفات ۱۰ رجب ۱۴۰۵ھ/۱۲ اپریل ۱۹۸۵ء کو ہوئی اور ڈوگہ میں دفن ہوئے۔ راقم کی ان سے ایک ملاقات برادرم خضر نوشاہی صاحب کی معیت میں ڈوگہ میں ہوئی تھی۔ برق صاحب کے حسب ذیل مطبوعہ مجموعہ ہائے کلام میرے پاس موجود ہیں۔ حروف تہجی کی ترتیب سے نام درج کیے جاتے ہیں:

۱۔ ذخیرۃ التواریخ: فارسی قطعات تاریخ، طبع گجرات، ۱۹۸۲ء، ۱۷۶ صفحات۔

۲۔ زمزمۂ نوشاہی: پنجابی مدحیہ اشعار، طبع لاہور، نومبر ۱۹۸۳ء طبع ثانی، ۱۴۴ص۔

۳۔ صدائے نوشاہی: پنجابی سی حرفی، طبع گجرات، جولائی ۱۹۸۳ء، طبع ثانی، ۱۶ص۔

۴۔ فراق صفدر: اپنے بڑے بیٹے صفدر حسین شاہ اطہر (وفات ۲۳ مارچ ۱۹۸۱ء) کی وفات پر پنجابی اشعار، طبع لاہور، مارچ ۱۹۸۳ء، ۱۱۲ص۔

۵۔ مجموعۂ فراق: اس میں پنجابی کلام کے مجموعے بہ ترتیب ذیل ہیں: فراق نوشہ، ۱۶ص؛ فراق اعجاز، ۱۶ص؛

Marfat.com

فراق انور، ۱۶ص؛ فراق یوسف، ۱۶ص؛ فراق شیر عالم، ۱۶ص؛ فراق حبیب احمد، ۴۸ص؛ فریاد امانت، ۳۲ص؛ سی حرفی عرفان نوشاہی، ۱۶ص؛ سی حرفی انوار نوشاہی مع شجرہ شریف قادریہ نوشاہیہ مصنفہ سعید محی الدین قدسی *نوشاہی، ۱۶ص؛ باراں ماہ نوشاہی مع منقبت حضرت نوشہ پیر مصنفہ سید محمود شاہ قادری بخاری، ۱۶ ص؛ وچھوڑا موت، ۸ص، طبع ۱۹۸۳ء۔

۶۔ مکتوبات برقیہ: ۷۹ منظوم پنجابی خطوط، شائع کردہ بزم نوشاہی، بریڈفورڈ، یو۔کے، ۱۹۸۵ء، ۶۴ص۔

۷۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فارسی اور پنجابی کلام کا ایک مختصر مجموعہ *سلک مروارید* ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۷ء میں راول پنڈی سے شائع ہوا ہے۔

نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۲، ص ۱۲۹۹۔۱۳۰۰؛ *احوال و آثار حضرت قطب الارشاد پیر سید ابوالکمال برق نوشاہی قادری از پیر سید معروف حسین عارف نوشاہی قادری*، شائع کردہ بزم نوشاہی، بریڈفورڈ، یو۔کے، ۱۹۸۵ء۔ عارف نوشاہی

برق، لائل پور

اس کا نام محمد امین، تخلص برق ہے۔ محلہ برکت پورہ لائل پور میں ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔ یہ اشعار اس کے ہیں:

نوشہ پاک دے پاک دربار اتے برسن رحمتاں رب قدیر دیاں
ہوے جنہاں دی سیف زبان یارو رکھن حاجتاں کدوں شمشیر دیاں
ظلمت نسدی اے سر تے پَیر رکھ کے چمکاں ویکھ کے ماہ منیر دیاں
کرے برقؔ کی بھلا تعریف دسو نوشہ پاک سوہنے دستگیر دیاں

(بیاض سید محمد حسن شاہ نوشاہی، قلمی)

برقنداز، پاک پتن

آپ کا نام قائم الدین، لقب برقنداز، سادات سبزواری سے تھے۔ آپ کے دادا صاحب پاک پتن شریف میں سکونت گزین ہوے۔ آپ کی پیدائش یہیں ہوئی۔ بچپن سے ہی عبادت کا شوق تھا۔ قرآن مجید حفظ کیا، جب جوان ہو گئے تو روزانہ بلا ناغہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کی خانقاہ میں ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ کر ایک ختم قرآن مجید کر کے بارواح حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدیہ کرتے اور حصول معرفت کی دعا مانگتے۔ آخر آپ کو امر ہوا تو نوشہرہ شریف پہنچ کر حضرت شیخ

Marfat.com

پیر محمد سچیار نوشاہی کی بیعت ہوئے۔انہوں نے نگاہ اکسیر سے آپ کو کامیاب فرما کر پاک پتن میں حضرت بابا فرید صاحب کے جوار میں بھیج دیا۔آپ مدۃ العمر وہیں رہے۔خوارق وکرامات کا ظہور ہوتا تھا۔۲۷ ربیع الثانی ۱۱۵۵ھ/۲۰ جون ۱۷۴۲ء کو وفات پائی۔روضۂ مبارک پاک پتن ضلع ساہی وال میں ہے۔

حافظ برقنداز گاہ بگاہ کوئی شعر پنجابی زبان میں بولتے تھے۔

(۱)

ایک مرتبہ آپ نے اپنے پیرروشنضمیر حضرت سچیار صاحب کے حق میں یہ الفاظ بولے:

لوڑ لوڑ مینوں مرشد لدھا پیر محمد سچیار غازی
چار کوٹاں جس پکڑ نوایاں کیا سیّد، مُلّاں، قاضی

.....

اونہاں نوں کی پرواہ اے جنہاندا مرشد نوشہ حاجی

(۲)

جب کبھی آپ حضرت بابا صاحب کے مزار کی زیارت کو جاتے تو طواف کرتے ہوئے یہ کلمات زبان سے پڑھتے:

شاہ جیلاں میں تیری گولی — شکر گنج توں اولی گھولی
شاہ جیلاں میں تیری باندی — گنج شکر دی رہاں پواندی

(مرآۃ الغفوریہ خطی، ق ۱۲۷[مطبوعہ، ص ۱۷۰-۱۷۱])

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۲، ص ۳۲۹_۳۴۶؛ ۴۶۷_۴۹۶.

برکت، کوٹ رادھا کشن

اصلی نام برکت علی، تخلص برکت ہے۔کوٹ رادھا کشن ضلع لاہور میں سکونت ہے۔نوشاہی خاندان میں مرید ہے۔۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

لطیفہ گو ہے۔اس نے ایک پنجابی نظم بنام برکت دے کڑاکے پٹاکے شروا کے زمانہ کے حالات میں لکھی ہے جو راجہ بشیر احمد تاجر کتب لاہور نے چھپوائی ہے۔چند شعر یہ ہیں:

رن دی پیریں لفٹی اعلیٰ، ماں پیراں توں ننگی

Marfat.com

رن لگاوے فیشن ہر دم ہتھ وچ شیشہ کنگی
پیو بڈھے دی پھٹی لنگوٹی کلی اتے ٹنگی

ٹیڈی فیشن لا کے بابو پینٹ اتاں نوں سوتے
گل وچ پایا تھیلا ، پیریں نوکاں والے جوتے
ٹیڈی فیشن بہن نہیں دیندا کھلا کھلوتا موتے

اگے آن مہنگائی ساڈے تن دا خون سکایا
دوجا فیشن آ کے ساڈے زور ملک وچ پایا
چیز کوئی نہ چنگی لبھے کیہا زمانہ آیا

چودھویں صدی دیاں مُنڈیاں دا میں کھول سناواں حالا
کٹن پھڑ کے ماپیاں تائیں پھڑیا الٹا چالا
جوتیاں کھاندے رناں کولوں کوئی نہیں پچھن والا

برکت علی کے متعدد معاشرتی قصے راجہ بشیر احمد تاجر کشمیری بازار، لاہور نے آٹھ آٹھ صفحات کے شائع کیے ہیں۔ جیسے: شکرگڑھ وچ معصوم بچے دا قتل؛ لیاقت پور سٹیشن تے ریلاں دی ٹکر؛ نارنگ منڈی دا طوفان؛ الیکشن دیاں دوڑاں، ۱۹۷۹ء دے؛ بے ایماناں دے کارے؛ چونیاں وچ تن بندیاں دا قتل اکھاں وی کڈھ دتیاں؛ ظالماں نوں سر عام کوڑے؛ غریباں دی پکار؛ وے پپو دے ابا آٹا مکیا پیا؛ وغیرہ۔ دیکھیے: پنجابی کتابیات، ج ۱، ص ۶۵۔۶۶ [اندراج ۱۰۸۳، ۱۰۸۹ تا ۱۰۹۶]۔ عارف نوشاہی

برکت۔ منشی، لائل پور

اصلی نام صادق علی، تخلص برکت گکھڑوی۔ یہ لکڑ منڈی، لائل پور میں سکونت رکھتا تھا۔ سائیں نانک علی درویش نوشاہی، خانکی، ضلع گوجران والا کا مرید تھا۔ ۱۳۴۳ھ/۲۵۔۱۹۲۴ء میں موجود تھا۔

اردو میں شعر کہتا۔ اس کی زبان سے ایک اردو غزل حضرت سخی شاہ سلیمان کی توصیف میں یہاں نقل کی جاتی ہے:

جلوہ مجھے دکھا دو چاوہ شریف والے　　دل کی لگی بجھا دو چاوہ شریف والے

Marfat.com

کب تک رہوں میں مضطر فرقت میں تیری شاہا
دیدار اب دکھا دو چاوہ شریف والے

دشت جنوں میں تڑپے بیتاب ناتواں جو
قدموں میں اس کو جا دو چاوہ شریف والے

زخموں میں اب تو مرہم نظر کرم سے حضرت
بہر خدا لگا دو چاوہ شریف والے

میرے دل حزیں سے وحدت کی مے پلا کر
نقش دوئی مٹا دو چاوہ شریف والے

قبلہ ہیں آپ کعبہ ، کعبہ نما ہیں میرے
عاصی کو حج کرا دو چاوہ شریف والے

درفیض پر تمھارے ہم چوں گدا کھڑے ہیں
کہتے ہیں خیر پا دو چاوہ شریف والے

وہم و خیالِ باطل آتش لگا کے ''لا'' کی
افکار سب جلا دو چاوہ شریف والے

قدموں کو تیرے شاہا کہاں چھوڑ کر میں جاؤں
بگڑی مری بنا دو چاوہ شریف والے

بحر سخا و رحمت ابر کرم سے اپنے
تشنہ لبی مٹا دو چاوہ شریف والے

کافی ہے نظر رحمت آب بقا سے بڑھ کر
مُردوں کو اب جلا دو چاوہ شریف والے

دلکش ہے جاے چاوہ جنت ہے عاصیوں کی
قدموں میں اب جگہ دو چاوہ شریف والے

رہبر ہو کل جہاں کے ، پیروں کے پیشوا ہو
بھولے کو راہ بتا دو چاوہ شریف والے

مشرق سے تا بمغرب جاری ہے فیض تیرا
اک جام بس پلا دو چاوہ شریف والے

مرنے کے بعد حضرت ! برکت کی ہے تمنا
قدموں میں اپنے جا دو چاوہ شریف والے

(ماہ نامہ *القادر نوشاہی*، گمھالہ، جلد۲، نمبر۱۰ ، ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ/ جولائی ۱۹۲۵ء، ص ۷)

غزل

رکھتی ہے آہ خاک یہ اکسیر کا گماں
دھوکا ہے ، وہم ہے ، یہ تری کیمیا گری

گھستا ہوں گو زمیں پہ جبین نیاز کو
جچتا نہیں نگاہ میں تخت شہنشہی

دیوانہ ہے وہ خاک بسر جو کہے مجھے
تاج سکندری سے ہے بہتر برہنگی

سود و زیاں میں فرق سمجھتا ہے تو مگر
میری نظر میں ایک ہے یہ بیشی و کمی

مفلس ہے وہ امیر قناعت نہیں جسے
قانع فقیر ہو تو ہے دراصل وہ غنی

ساماں پہ انحصار نہیں انبساط کا
سمجھیں اگر تو حالت قلبی ہے اک خوشی

انساں کو چاہیے کہ پریشاں کبھی نہ ہو
ہے رنج و درد ، راحت و آرام رفتنی

Marfat.com

راحت کا ہے خیال نہ ایذا کا ڈر مجھے
سودائے دوستی ہے نہ پروائے دشمنی

ہم مر چکے ہیں موت کے آنے سے پیشتر
ہستی نثار جس پہ ہو یہ ہے وہ نیستی

مانا کہ شہر میں ہیں بہت دلفریبیاں
لیکن خدا کے فضل کی بن میں نہیں کمی

رہتا نہیں ہے آرزوے حرص کا ہجوم
قیصر کے قصر سے ہے یہ پر لطف جھونپڑی

یہ کوہ ، آبشار ، یہ سبزہ ، یہ لالہ زار
یہ کنج عافیت ، یہ تسلی ، یہ خامشی

بستی میں مل سکیں گی یہ دلچسپیاں اگر
چلنے کو ساتھ تیرے میں تیار ہوں ابھی

گر مل سکے نہ یہ تو عبث ہے یہ قیل و قال
بجھتی نہیں شراب سے انساں کی تشنگی

یکساں ہے یہ اجاڑ میں گذرے کہ شہر میں
دو روزہ زندگی ہے یہاں ہم کو کاٹنی

خلقت کے بند توڑ کے خالق سے جوڑ کر
ہم ہو رہے ہیں منتظر لطف ایزدی

لیکن نہیں ضرور کہ تم بھی مری طرح
آ جاؤ بن میں چھوڑ کے سب کار دنیوی

اک چیز کے حصول کے ہیں مختلف طریق
ملنے کی کب خدا کو ہے بس راہ ایک ہی

غافل نہ شہر میں ہو اگر حق کی یاد سے
ہر دم رہے خیال ہو خلقت کی بہتری

تو رکھ یقین گوہر مقصود پائے گا
بن میں ملا مجھے جو ملے گا تجھے وہی

صادق ترے خیال و کلام و بیان سے
مردِ خدا کے واسطے خلوت ہے خوب ہی

(ایضاً، ص ۳۸)

نہ در در پھروں سگ تیرے در کا ہو کر
ندامت اٹھاؤں نہ قادر کا ہو کر

گدائی ترے در کی کافی ہے مجھ کو
نہ جاؤں کسی در ترے در کا ہو کر

کرو بحر عرفاں سے سیراب حضرت
نہ پیاسا رہوں اہل کوثر کا ہو کر

پٹہ نام تیرے کا ہے گل میں میرے
پھروں در بدر نہ سخی در کا ہو کر

ملے دان عرفان توحید پیارے
نہ خالی پھروں ایسے افسر کا ہو کر

یہ تاریکیِ دل دفع ہو ہماری
سیاہ دل نہ ہوں نور انور کا ہو کر

کبھی تو کرو شوق برکت کا پورا
نہ بھولا پھروں ایسے رہبر کا ہو کر

(ایضاً، صفر ۱۳۴۴ھ، ص ۲۰)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۹، ص ۱۲۹؛ ح ۱۰، ص ۲۰-۲۱

Marfat.com

برکت علی، ہردیو

وطن اصلی سکھانہ باجواہ، ضلع گوجران والا۔ ولادت [۱۲-۱۳۱۱ھ/]۱۸۹۴ء میں ہوئی۔ والد کا نام ملے خان ولد سزاوار بن دل میر، قوم ریحان۔ میٹرک گوجران والا مشن سکول سے ۱۹۱۳ء میں پاس کیا۔ ۱۹۱۴ء میں رسالہ نمبر ۱۹۱۷ میں بھرتی ہو گئے۔ چھاؤنی سیالکوٹ میں [رہے]۔ ۱۹۲۲ء میں تھانہ شیخوپورہ پولیس میں بھرتی ہوے۔ ۱۹۲۵ء میں بابا حضوری شاہ (۱) کی بیعت فقر ہو گئے۔ اس کے بعد ہردیو میں مقیم ہو گئے۔ اب ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء میں سجادہ نشین ہیں۔

پنجابی میں شعر کہتے ہیں۔ یہ اشعار ان کے ہیں:

الف اللہ رسول نوں چھڈ کے تے پوجن غیراں نوں لوک ہزار اج کل
جہڑے کم رسول نے منع کیتے اوہو خلقت کرے بار بار اج کل
کئی چھڈ کے نیک تریمتاں نوں جھکھاں ماردے وچ بازار اج کل
برکتؔ علی نشے دی خاموش کر کے پھردے وحشیاں وانگ خوار اج کل [کذا]

ب بُری ایدوں ہور گل نہ کوئی نہ چور ویکھ اندر بوہا ماریئے ناں
شیراں نال مقابلہ نہ کریئے ہووے نسناں تے للکاریئے ناں
جدھے نال نہ کوئی وی تک ہووے ایویں اوس نوں مول ونگاریئے ناں
برکتؔ علی نہ کم مردانگی دا کھورو کڈھ پوچھل چڈیں واڑیئے ناں

ج جدھر جاواں مینوں نظر نہ آویں کر بیٹھی سبھے چارے
نحن اقرب پڑھ پڑھ لوک سناون میرا وچلا ڈولے مارے
ہادی ملیا مینوں اللہ ملیا میرے ہوے بھاگ نیارے
برکتؔ علی چل ہردئیں چلئے تیرے کھلن مطلب سارے

۱۔ بابا حضوری شاہ شاید وہی نوشاہی درویش ہیں جو گھمن کلاں، ضلع گورداس پور میں رہتے تھے۔ دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۲، ص ۲۲۔ عارف نوشاہی

بشارت، ساہن پال شریف

اصلی نام سید بشیر احمد، تخلص بشارت، کنیت ابوالرضا۔ والد بزرگوار کا نام اعلیٰ حضرت سید غلام

Marfat.com

مصطفیٰ نوشاہی خلف الرشید حضرت سید حافظ محمد شاہ نوشاہی ساہن پالوی تھا۔ شیخ الاسلام حضرت نوشہ گنج بخش کی اولاد امجاد سے تھے۔ میرے چھوٹے بھائی تھے۔ ۱۸ شوال ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء کو پیدا ہوئے (روزنامچہ محمد شاہی، ص ۱۵۵)۔ بیعت طریقت اپنے والد بزرگوار سے تھی۔ خط نسخ و نستعلیق مولوی محمد حسین ''مبارک رقم'' عادل گڑھی سے سیکھا۔ خوش اخلاق، عابد، زاہد، کریم الاخلاق تھے۔ ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۷ء کو والد صاحب نے ان کو ''شمس الاولیا'' کا خطاب دیا۔ ۹ صفر ۱۳۸۱ھ/۲۳ جولائی ۱۹۶۱ء کو وفات پائی۔ گورستان نوشاہیہ ساہن پال شریف میں دفن ہوئے۔

صاحب تصنیف و تالیف تھے۔ فارسی زبان میں شعر بھی کہتے۔ حضرت سخی شاہ سلیمان نوری کی مدح میں یہ غزل کہی ہے:

مالکِ مُلکِ شریعت، ہم حقیقت، معرفت — در طریقت شاہ شاہان، شاہ سلیمانِ سخی
در سخاوت گنج بخش و در شجاعت چون عمر — افتخار اولیا دان، شاہ سلیمانِ سخی
جانشینِ غوثِ اعظم، قبلۂ اہل صفا — چشمۂ فیضانِ رحمان، شاہ سلیمانِ سخی
زبدۂ ارباب باطن، قطبِ اقطاب زمان — سرور اصحابِ عرفان، شاہ سلیمانِ سخی
آفتاب اوجِ وحدت، ماہتاب برج عشق — در فصاحت ہمچو سحبان، شاہ سلیمانِ سخی

از بشیر احمد چہ آید وصف آن عالی جناب
ملجا و ماویٰ غریبان، شاہ سلیمانِ سخی

اردو نمونۂ کلام:

اے سخی شاہ سلیماں کر مدد بہر خدا
تیرے در پر ہوں میں آیا التجا کے واسطے

پنجابی کلام:

حضرت شاہ سلیماں صاحب عالی تیرا پایہ
میں عاجز تے فضل کماو ہووے عشق سوایا

حضرت بشارت، اس مرتبِ تذکرہ کے والد ماجد ہیں۔ ان کے مفصل حالات کے لیے دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۰۵۹۔۱۱۳۴؛ ایضا، ج ۳، ح ۱۰، ص ۸۴۔۹۶. عارف نوشاہی

Marfat.com

بشیر، ڈھل

اصل نام بشیر احمد، تخلص بشیر، والد کا نام سراج دین ولد محمد دین، پیشہ آہنگر ی۔ آباواجداد سے موضع ڈھل، متصل پھالیہ، ضلع گجرات (۱) میں رہتے تھے۔ اس کی پیدائش ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء میں وہیں ہوئی۔ ۲۸ ذیقعد ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۸ء کو میرے ساتھ بیعت کی ہے۔ اب چند سال سے ڈھوک شہانی، ضلع گجرات (۲) میں رہائش پذیر ہے۔ حضرت نوشہ صاحب کے عشاق میں سے ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

پنجابی میں اشعار کہتا ہے۔ چار عددی حرفیاں اور تین عدد باراں ماہ بنائے ہیں۔ یہ اشعار بطور نمونہ درج کیے جاتے ہیں:

چیتر چیر کے سینہ ہویوں ونج پردیسی
ہویا زخم وڈیرا کیہڑا پٹیاں بنھیسی
میرا ماہی پردیسی کون خبراں پوچیسی
آوے پیر شرافت مولا صبر چا دیسی

دیگر

چڑھدے چیتر چاہل مینوں دیکھاں پیر نوشاہی ، مرد الٰہی
ایس مصیبتوں کڈھیں مینوں جیہڑی سر تے چائی ، مرد الٰہی
در توں ناں پرتاویں مینوں در تیرے تے آئی ، مرد الٰہی
کہے بشیر ہن پیر شرافت کریں نہ لا پرواہی ، مرد الٰہی

دیگر

ل لنگھ گیا ایں دل تنگ ہویا کرنی انج ناہیا بیلی ہو کے تے
حد گل تیری سندا سد ناہیں میں تے سد ماراں مگروں رو کے تے
کوئی گل ناہی جے کر گل سندوں اک پل دا پل کھلو کے تے
روندا جاں بشیر نہ میں در توں آیا ہسنے دی نیت ڈھو کے تے

۱،۲۔ اب یہ دونوں گاؤں ضلع منڈی بہاءالدین کی حدود میں آ گئے ہے۔

Marfat.com

نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۱۱، ص ۲۶۔۲۷. عارف نوشاہی

بشیر، گوجران والا

ان کا اصلی نام بشیر احمد، تخلص بشیر ہے۔ والد کا نام اسمعیل ولد محمد دین بن بھولا بن گلاب دین بن منشی، قوم اصیل ہے۔ ان کے آبا و اجداد مہلو والا، متصل ایمن آباد، ضلع گوجران والا کے رہنے والے تھے۔ ان کے دادا محمد دین اپنے ننہال موضع پنج گرائیں ملھیاں، متصل نوشہرہ ورکاں، ضلع گوجران والا میں چلے گئے۔ یہ ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء میں وہیں پیدا ہوئے۔ میرالی والا سکول میں چار جماعتیں پڑھیں۔ کچھ عرصہ کریانہ کی دکان رکھی۔ ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۸ء میں گوجران والا چلے گئے۔ کلرآبادی، محلہ شریف پورہ میں جامع مسجد انوار الرحمٰن کے خطیب اور مدرسۂ قادریۂ نوشاہیہ کے مدرس ہوئے۔ ان کی بیعت سلسلۂ نوشاہیہ میں سید [محمد ظہور المعروف] ظہور ماہی ولد سید چراغ علی رسولنگری سے ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہیں۔

پنجابی زبان میں اشعار کہتے ہیں۔ یہ دو نعتیں اور مدح غوث اعظم ان سے ہیں:

سوہنا کملی والا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوہنے بھیجیا ہے سوہنے نبی تائیں، سوہنا آگیا وچ جہان سوہنا
اوہدا تخت سوہنا، اوہدا تاج سوہنا، اوہدا راج سوہنا، اوہدا شان سوہنا
اوہ یتیم سوہنا، تے حلیم سوہنا، ہونا چاچے دے گھر جوان سوہنا
اوہدا قد سوہنا، نگہبان سوہنا، اوہدا زور سوہنا تے تران سوہنا
اوہدا صبر سوہنا، اتے شکر سوہنا، اوہدا عہد سوہنا تے پیمان سوہنا
مائی باپ سوہنا، خاندان ہاشم ابراہیم سندا خاندان سوہنا
اوہدے یار صدیق فاروق سوہنے، عثمان سوہنا، شاہ مردان سوہنا
اوہدی آل سوہنی تے اولاد سوہنی، سوہنا دوہترا حسن جوان سوہنا
اوہدی مسجد سوہنی تے محراب سوہنا، خطبہ سوہنا تے کرنا بیان سوہنا
اوہدی نماز سوہنی تے قیام سوہنا، سنت فرض سوہنا تے فرمان سوہنا
اوہدا دین سوہنا تے اسلام سوہنا، اوہدا مذہب سوہنا تے ایمان سوہنا
اوہدا نام سوہنا، خطہ پاک سوہنا، اوہدا پاک قریشی خاندان سوہنا

Marfat.com

اوہ آواز سوہنا تے تاثیر سوہنی ، سوہنا کلمہ تے پاک قرآن سوہنا
اوہدا دیس سوہنا تے پردیس سوہنا ، اوہدا جنگل سوہنا تے بیابان سوہنا
اوہدا گھر سوہنا ، نالے در سوہنا ، ہے سخی سوہنا کردا دان سوہنا
اوہدے معجزات دا ذکر سوہنا ، ٹکڑے چن دے کر دکھلان سوہنا
اوہدا پیار سوہنا ، اتفاق سوہنا ، سورج ڈبیا پچھاں پرتان سوہنا
اوہ معراج سوہنا تے براق سوہنا ، اوہدا عرش اتے آن جان سوہنا
سوہنے بیٹھ سوہنے کول دید کیتی امت واسطے کیتا بیان سوہنا
ہے اوہ شاہ سوہنا تے ملاح سوہنا ، بیڑیاں رہڑدیاں نوں بنے لان سوہنا
اوہدا سفر سوہنا تے قیام سوہنا ، کرنا نماز دے وچ گزران سوہنا
اوہدا عرش سوہنا اتے فرش سوہنا ، اوہدا ملک سوہنا عربستان سوہنا
اوہدا مکہ سوہنا تے مدینہ سوہنا ، سوہنا روضہ نالے گورستان سوہنا
اول آخر سوہنا ، ظاہر باطن سوہنا تے بشیر نوں حشر بخشان سوہنا

دیگر

سوہنا چن چڑھیا دھرتی عرب اندر چانن اوسدا وچ جہان ہویا
ایسا کھنڈیا نور جہان اندر جگہ جگہ تے کلمہ روان ہویا
کفر نسیا مول نہ نظر آیا تے ابلیس دا بہت نقصان ہویا
گونگے بولے جہڑے رب کافراں دے کلمہ اونہاں دی وچ زبان ہویا
منہ تھیں آکھدے سن سچا رب مینوں جہڑا سانوں منے بے ایمان ہویا
بھیڑاں نس گیاں وچ جنگلاں دے جدوں شیر دا گج گجان ہویا
ٹولا جاہلاں دا جو بدکار تیسی اوہدا دوزخاں ول چالان ہویا
جادو گراں دے جادو حیران ہو گئے جدوں سامنے پرچم لہران ہویا
بھاگ جاگ پئے ستیاں کتیاں دے جدوں ہور دا ہور دھیان ہویا
لکھاں ڈھے پئے نبی دیاں وچ قدماں واہ واہ اچڑا اونہاں دا شان ہویا
دھونے دُھپ گئے چنگیاں مندیاں دے جاں توحید دا آن اعلان ہویا
پئی نور دی ابر پھوہار ایسی گم ظلم اندھیر طوفان ہویا

Marfat.com

خشک زمیں ساری سر سبز ہو گئی جدوں رحمتی مینہ برسان ہویا
سکے ہوے درخت سب ہوے تازے رنگ اونہاں دا سی گلستان ہویا
کلیاں ہس پیاں وچ غنچیاں دے جدوں مالی دا خوب دھیان ہویا
سکے کھامن انگوریاں ساویاں سن قطرہ شبنم دا جدوں چسپان ہویا
نیکی بدی پہچانن دی خبر ہو گئی جدوں کناں دے وچ اذان ہویا
ملی صحت بشیؔر بیماریاں تھیں جدوں آخری نبی زمان ہویا

مدح غوث اعظم

غوث اعظم سوہنا میرا پیر یارو واہ واہ حق دی تار وجاوندا اے
پیر حق تے سچ دا ہے یارو دشمن آوندا سیس نواوندا اے
چور آپ نوں آوندا سنھ لاون پھڑ سینے دے نال لگاوندا اے
تھاپی لا الـــہ دی لا کے تے گلاں رب دے نال کراوندا اے
شریعت احمد دی دا ڈنکا آن وجیا پرچم ہتھ دے وچ لہراوندا اے
موے دین نوں زندہ کر کے تے جلیاں وچ بغداد دے پاوندا اے
بیڑا ڈبا ہویا کئیاں مدتاں دا چپو لا کے بنے لگاوندا اے
جدوں وچ سرور دے آ جاوندا جھاتی عرش عظیم تے پاوندا اے
لا شک اوہ رب نال کرے گلاں نالے مندا نالے مناوندا اے
ولیاں اولیا دے کندھے قدم اس دا ہتھیں اپنیں مُہراں پیا لاوندا اے
منگتا در تے جے کوئی آ جاندا بھر جھولی خزانیوں جاوندا اے
دامن پکڑیا جس بشیؔر اس دا ڈیرہ وچ بہشت لگاوندا اے

۱۱محرم۱۳۹۲ھ/۲۶فروری۱۹۷۲ءکو گوجران والا، محلہ کلرآبادی شریف پورہ میں جلسہ عام ہوا، تو دائمؔ* نے یہ نظم پڑھی [جس میں بشیر احمد کا ذکر ہوا ہے]:

عرض دائمؔ

شریف پورہ محلے دیاں واسیاں ہو اپنا شوق پیار وکھا دیہو
ایس مسجد انوارالرحمٰن تائیں رشکِ تاج محل بنا دیہو

Marfat.com

نعرہ عشق محمد دا مار کے تے دولت مال دے مینہ برسا دیہو
ایس کلر آبادی وچ بسم اللہ جنت زار گلزار مہکا دیہو
ایہ مولانا محمد بشیر احمد ایدھیاں عزتاں ہور ودھا دیہو
شاہی مدرسہ قادری نوشاہی دھوم وچ زمانے مچا دیہو
گنج بخش نوشہ، گنج بخش دیسی تسیں شوق دے قدم اٹھا دیہو
دائم لا الــہ الا الــلــہ صدقے کلمے دا عمل کما دیہو

شاعر کے مرشد محمد ظہور نوشاہی کے حالات کے لیے دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۹۶۴.

بشیر، جاموں بولا

نام محمد بشیر، تخلص بشیر، والد کا نام نادر خان، قوم میراثی ہے۔ پیشہ خیاطی کرتا ہے۔ آبائی گاؤں جاموں بولا، متصل کنجاہ اور آج کل چک مانو خرد، ضلع گجرات (۱) میں رہتا ہے۔ صاحبزادہ سید ممتاز *احمد نوشاہی برخورداری ساہیپالوی کا مرید ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

پنجابی زبان میں شعر کہتا ہے۔ تعلیم یافتہ ہے۔ ایک سی حرفی حضرت نوشہ گنج بخش کی شان میں لکھی ہے جو سجاد پرنٹنگ پریس، سرکلر روڈ، گجرات سے چھپوا کر شائع کی ہے۔ نمونۂ کلام یہ ہے:

ش شہر بھلوال تے خیر ہووے اوتھے ڈیرہ محبوب دے ماہی دا اے
اللہ آباد رکھے اوس شہر تائیں جتھوں لقب ملیا نوشاہی دا اے
لکھاں عیبیاں دے داغ دھو دتے ایہ فیض محبوب دے ماہی دا اے
لجپال گھرانہ نوشاہ لج پالے ایتھوں چھڈ بشیر نہ ہن جائی دا اے

غ غم وجود دے دور ہوے جدوں نوشہ دا آن جمال ہویا
رڑھدا جاندا ساں بحر عمیق اندر میرا لوں لوں آن بلال ہویا
عین شین تے قاف دی چٹک لگی میرا نوشہ اگے سوال ہویا
چلی تیز تلوار بشیر اوتھے کرم نوشہ دا بے مثال ہویا

ق قلمیں نی لکھ توں نال خوشیاں سائیں کرم الٰہی دے باغ دی گل
اس باغ دا پھل ممتاز سوہنا کیہی لکھی آ بڑے راز دی گل
اوس پھل تھیں پھل اک ظاہر ہویا لکھ مرشد سوہنے دلنواز دی گل

Marfat.com

محمد بشیر لکھدا رہو تعریف ہر دم مکدی نہیں سوہنے بے نیاز دی گل.

[تیسرے مصرعے میں ممتاز احمد نوشاہی کے فرزند دلنواز احمد نوشاہی کی طرف اشارہ ہے۔]

ی یار گذار نہ وقت ایویں دھوکہ کھاہ نہ ابلیس شیطان والا
پلا پکڑ لے پیراں نوشاہیاں دا کجھ سکھ لے دین ایمان والا
بانجھ مرشداں راہ نہ ہتھ آوے حکم ویکھ حدیث قرآن والا
کلمہ نبی دا بشیر پکاردا رہو پلا پکڑ ممتاز سلطان والا

م موڑ مہار اک وار نوشہ صدقے تیرے توں جاں دل جانیاں وے
من واسطہ کریں قبول عرضی تیرے عشق نے ماریاں کانیاں وے
گھر آ ممتاز اک وار میرے میں ہاڑے ای کردی رہنیاں وے
نظر کرم دی کریں بشیر اتے شاہ سلیمان دا واسطہ پانیاں وے

ہ ہر پاسے دِسّے پیر میرا جدھر کنڈ کراں اوگنہار ہوواں
ہووے حاصل مراد دل والی ہادی نوشہ دی میں خدمت گار ہوواں
کرے کرم نگاہ ممتاز سوہنا سُکّے باغ تھیں میں گلزار ہوواں
محمد بشیر محبوب دی خاک اتوں کئی وار قربان نثار ہوواں

مصنف کا پتا

میں عاجز اتے حقیر بندہ پلا پھڑیا اے اوس جوان والا
ضلع گجرات تے صوبہ پنجاب میرا رب بخشیا ملک پاکستان والا
ڈاک خانہ کیراں والا ہے میرا ، جاموں بولے وچ ڈیرہ لگان والا
کعبہ عشق دا ساہن پال دسے اوتھے پیر ممتاز ہے شان والا
رب اوس دی برکت نال کیتا بوٹا محمد نواز دی جان والا
بیٹا محمد نواز ہے بشیر جایا رب سنگ بنایا اس جہان والا
چابی دین اسلام دی ہتھ مرشد ، اوہ تے جاندا اے شان قرآن والا
لبھا پیر نکھیڑواں جگ وچوں سوہنی صورت تے مکھ نشان والا
کرے دکھڑے جو دل دے ظاہر سارے اوہ تے سب دکھڑے ہے مٹان والا

Marfat.com

ایہ کمال سخی شاہ سلیمان دا اے ایہ تاں نہیں یارو بھلان والا
مونہوں پڑھ کلمہ بشیؔر نبی پاک والا دن حشر دے ٹکٹ پھدان والا

ا۔ اب یہ گاؤں ضلع منڈی بہاءالدین کی حدود میں آ گیا ہے۔

بشیر، چک ۶۶

نام میاں بشیر احمد، تخلص بشیر، چک ۶۶، تحصیل لیاقت پور، ضلع رحیم یار خان کا رہنے والا ہے۔ کیمبل پور [میں] فوج میں ملازم ہے۔ میرے ارادتمندوں میں سے ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

میں نے اس کو خط لکھا، اس نے پنجابی اشعار میں یہ جواب دیا:

پڑھ بسم اللہ پڑھ بسم اللہ ہتھ قلم نوں لاواں
حال اپنا میں کھول تمامی آپ دے تائیں سناواں
اک دن شِکر دوپہریں مینوں فکراں بہت ستایا
بیٹھا ساں وچ ڈوہنگیاں سوچاں رویا تے کرلایا
ویلا ایہ گھڑی پل دا سی جیوں کر سال وہایا
رو رو کے وچ یاد تساڈی اپنا حال ونجایا
دل دے وچ ایہنو سی چنتا قاصد خط لیایا
پڑھ بسم اللہ خط میں پھڑیا ادبوں سیس جھکایا
اُٹھیا نال خوشی دے جلدی دل نوں سی سمجھایا
دور ہویا غم دا اندھیرا چمن خوشی چڑھ آیا
کیسا سنہری لمحہ سی جد خط مرشد دا آیا
میاں بشیؔر نوں انج پیا جاپے مڑ دنیا تے آیا

بلندا، سراں والی

اس کا نام بلندا، والد کا نام بھولا، پیشہ ظروف سازی۔ سراں والی، تحصیل وزیر آباد، ضلع گوجران والا کا رہنے والا تھا۔ حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ نیک اختر نوشاہی برخورداری ساہن پالوی کا

Marfat.com

مرید تھا۔ صاحب عبادت اور اہل کشف تھا۔ لوگ اس کو "سائیں صاحب" کے لفظ سے یاد کرتے تھے۔
۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء میں موجود تھا۔

ایک مرتبہ ایک فقیر نے اس سے سوال کیا:

کون تمھارا مرشد ہے ، کون تمھارا پیر ؟ کس نے تیرا قول بنایا ، کس پڑھی تکبیر ؟
بتاؤ مسلمان ہو یا فقیر ؟

سائیں بلندا نے فی البدیہہ یہ جواب سنایا:

اللہ میرا مرشد ہے ، محمد میرا پیر اللہ میرا قول بنایا ، محمد پڑھی تکبیر
مسلمان ہوں اتے فقیر

وہ فقیر خاموش ہو گیا۔

(فیض محمد شاہی ، ج ۳، ص ۹۵۶)

نیز دیکھیے : شریف التواریخ ، ج ۳، ح ۹، ص ۲۰۶۔۲۰۹.

بوٹا، فیض پور

نام محمد بوٹا ، تخلص بوٹا ، قوم انصاری ، فیض پور خرد ، ضلع شیخوپورہ کا رہنے والا ہے۔ پینٹری کرتا ہے۔ مولانا حاجی حکیم صوفی میاں نیک محمد شرقپوری [م ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء] سجادہ نشین درگاہ شاہ مراد شرقپوری کا مرید ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

پنجابی میں شعر کہتا ہے۔ یہ نظم اس نے لکھی ہے:

نذرانۂ عقیدت

شرق پور اتے رحمت رب دی اے ، چشمہ فیض دا رواں دن رات ہے جی
اک پاسے خدا دا شیر جاگے ، روشن سیرت تے عالی درجات ہے جی
ایدھر نیکی دا اک خزانڑا اے ، حضرت نیک محمد دی ذات ہے جی
چن نیکی اعمال دے فلک دا اے ، پیر عارفاں دا حق بات ہے جی
رُکھ دین تے شرع دا پھلیا اے ، رب جاندا زندہ کرامات ہے جی
سنت پاک محمد تے رہے چلدے ، لاڑا فقر دا پاک صفات ہے جی

Marfat.com

ہر گھڑی نگہ اس ذات اگے اُچی ساریاں توں جدھی ذات ہے جی
گھڑی وصل دی رب دے عاشقاں نوں ودھ عید تھیں وانگ شبرات ہے جی
حاضر ہوے آں اج دربار اندر نگاہ فیض دی ہووے ایہ بات ہے جی
توہاڈے فیض دے سامنے میاں صاحب ہوئی روشنی سورج دی مات ہے جی
توہاڈے خاص گلزار دا پھل سُچا نصرت نوشاہی با برکات ہے جی
منیا جانیا علماں تے فناں اندر ، خوش فکر تے نیک برات ہے جی
خاندان نوشاہی دے سائے بیٹھاں کوئی نہ دکھ ، نہ کوئی آفات ہے جی
بوٹا ہدیہ عقیدت دے پھل لیایا مہک جہاں دی رمز دی بات ہے جی

شاعر کے مرشد میاں نیک محمد صاحب کے حالات کے لیے دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۶، ص ۵۹۔۶۲

بہادر شاہ، شمسہ

آپ کا نام بہادر شاہ، مشہور بادے شاہ۔ میراثی قوم سے تھے۔ آپ کی پیدائش ۱۲۱۰ھ/ ۹۶-۱۷۹۵ء میں بمقام بھکنہ، ضلع سیالکوٹ ہوئی۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے بیٹے کھڑک سنگھ کے ربابی تھے۔ اس کو بھجن گا کر سنایا کرتے۔ جاذبہ الٰہی نے کشش کی تو ملازمت چھوڑ کر سلسلۂ نوشاہی میں بابا مراد شاہ ہردیو والا کے مرید ہو کر راہ فقر اختیار کیا۔ بہت ریاضات اور مجاہدات کیے۔ آپ کا سلسلۂ فقر کافی پھیلا ہوا ہے۔ بعمر پچاسی سال ۱۲۹۵ھ/۱۸۷۸ء میں وفات پائی۔ روضہ شمسہ شریف، ضلع شیخوپورہ میں ہے۔

پنجابی [ہندی] میں شعر کہتے تھے۔ اشعار ذیل حضرت نوشہ صاحب اور حضرت پاک صاحب کی مدح میں کہے ہیں:

سگل جگ تارن کو ، دین کے سوارن کو ، پاپ کے بدھارن کو ، نوشہ حاجی پیر ہے
تَیں فقر کیا عالی ، کُل تَیں کے ہیں سوالی ، جیسے لالن موں لالی ، تیسے نوشہ کے فقیر ہیں
کہیا پیر توں رحمان ، دیتے عاجزوں کو دان ، کرو مشکلاں آسان ، تیری سچی موہے دھیر ہے
بہادر شاہ جَس گایا ، دھیان قدموں میں لایا ، مجھ اوپر ہے سایہ ، نعامت پائی بھرپور ہے

(فیض محمد شاہی، ج ۳، ص ۷۸۶)

نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۶، ص ۳۵۔۳۸

Marfat.com

بیلی، لائل پور

اس کا نام رحمت علی، تخلص بیلی، والد کا نام پیر دین ولد فتح محمد، قوم ملک ہے۔ ۱۳۴۹ھ/ ۳۱-۱۹۳۰ء میں ہوشیار پور میں پیدا ہوا۔ تشکیل پاکستان کے وقت لائل پور آ گیا۔ مولوی محمد رمضان شاہ نوشاہی برقندازی لائل پوری کا مرید ہے۔ میرے ساتھ بھی عقیدت رکھتا ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

پنجابی میں اشعار کہتا ہے۔ یہ اشعار اس کے ہیں:

آؤ طالبو نوشہ پاک دیو ، ندی نوشہ دی ٹھاٹھاں پئی ماردی اے
مونہوں منگن دی حاجت نہیں رہی کوئی نظر ساڈے ول پیا سرکار دی اے
لاو ٹُبیاں دھوو گناہ سارے نوشہ پاک دی رحمت پکاردی اے
مینوں مرشد نے بیلی ایہ سبق دتا پیو مَے جو میں نوں ماردی اے

دور دور تیکر دُھماں دھمیاں نے نوشہ پاک دی پاک سرکار دیاں
فیض نوشہ دا ہوندا تقسیم ہر تھاں نظراں وہندیاں کل سنسار دیاں
نوشہ پاک دا ذکر جو کرن پیاں ایہ نے بلبلاں اوس گلزار دیاں
صدقے بیلی میں مرشد دی ذات اتوں گلاں دسیاں خاص اسرار دیاں

(شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۲۱۵)

پردیسی، شاہد پور

اس کا اصلی نام غلام قادر، تخلص پردیسی، کہیں کہیں غلام بھی تخلص کرتا ہے۔ والد کا نام منشی مرزا خان نمبردار شاہد پور، ضلع جہلم۔ سید سلطان علی شاہ (م ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء) ولد اکبر علی شاہ نوشاہی سنگھوئی والے کا مرید تھا۔ اپنے پیر صاحب کا شیدا و معتقد تھا۔

پنجابی میں شعر کہتا تھا۔ انگریزوں کے عہد حکومت کے آخر میں اس نے ایک چھوٹا سا قصہ بنایا، جس میں باراں ماہ محمدی اور باراں ماہ در فراق نوشاہی پیر سنگھوئی شریف شامل کیے۔ دو تین نظمیں اور بھی لکھیں جو دیوان وزیر سنگھ تاجر کتب چکوال، ضلع جہلم نے چھپوا کر شائع کیا۔

باراں ماہ محمدی کا پہلا شعر یہ ہے:

Marfat.com

چیتر چل جیا اُٹھ چلیے ، چلیے شہر مدینے نوں دو ہیں جہانیں تارن والے ویکھئے لال نگینے نوں
ویکھاں روضے سوہنے تائیں ٹھنڈ پوے تاں سینے نوں کدی مدینے سد محمد، اوگنہار کمینے نوں

باراں ماہ در فراق نوشاہی پیر سے پانچ ماہ کے شعر لکھے جاتے ہیں:

چیتر چا خزاں ہن گئی ڈیرا سوہنی آ گئی رُت بہار ربا
مست پھردیاں بلبلاں باغ اندر نال گل دے کرن پیار ربا
سیاں ہان دیاں خوشیاں وچ کھیڈن سنگ کونتاں دے کرن بہار ربا
غلام باہجھ پیا مندے حال ہویاں سدا رو رہی آں زار و زار ربا

بساکھ بھل میری دیہو بخش شاہ جی توڑے ہاں بہتی اوگنہار شاہ جی
دھکے در بدر دے کھا رہی آں ساتھی کوئی نہ وچ سنسار شاہ جی
پھل عمل والا گیا مل مینوں ہویا جگ وچ بہت خوار شاہ جی
کرو مہر نکارے غلام اپر سدو وچ سنگھوئی اک وار شاہ جی

جیٹھ جوڑ کے ہتھ میں کراں عرضاں سنیں نام اللہ باد صبا جلدی
دردمنداں دا لے پیغام صدقے وچ شہر سنگھوئی دے جا جلدی
سوہنے بانکڑے پیر متوالڑے دے پہلوں قدمیں سیس نوا جلدی
وت حال غلام دا کھول سارا دینا وچ جناب سدا جلدی

ہاڑ ہو حیران پریشان پھردی سجھے کجھ نہ مینوں جہان اندر
لگے تیر وچھوڑے دے وچ سینے لیاواں حال میں کویں بیان اندر
جان انکی لباں دے آن میری دم نکل ویسی اک آن اندر
ماڑا لکھیا ربا غلام دا ای تاہیں اثر نہ میری فغان اندر

ساون سدو شاہ جی ، کرو مہربانی ، عرضاں رو رو نت سنا رہی آں
ڈبی بحر گناہ وچ جان میری دندے لاونا واسطے پا رہی آں
لاو راہ میں ، ہو گمراہ گئی آں ، بھار گناہاں دا نت چا رہی آں
ڈاہڈا دکھ غلام ہے ہجر والا سدا کونج وانگر کُرلا رہی آں

Marfat.com

غزل

راہیا راہ جاندیا سن لئیں توں عرضاں میریاں
جا کے حضرت نوں ایہ کہنا سد لے بردی تیریاں

ہجر تیرے ڈاہڈی کٹھیاں رو رو کردی زاریاں
سد پیا دے درس تتی نوں توڑے اوگنہاریاں

بردی ہاں میں در تیرے دی کیوں کملی دُرکاریاں
توں ہیں صاحب میرا سایاں میں بردی تیریاں

سینے لگی ہجر کٹاری کوئی نہ کردا اس دی کاری
جاں لباں پر آگئی میری رہیاں کر انتظاریاں

مہر دی کر نظر پیا نظر تیری کیمیا
اک اشارہ کافی حضرت دور ہوون بیماریاں

نت میں پچھدی راہیاں کولوں جو کوئی آوندا جاوندا
کجھ پتا ہن لگدا ناہیں ملن نہ خبراں تیریاں

ہین اونہاں دے لکھے چنگے جہڑے وسدے کول شاہ
میں نمانی پہنچ نہ سکدی لکھیاں مندیاں میریاں

کڈھ نجومی فال دسیں ملسن حضرت یا کہ نہ
جاساں خدمت وچ کدن میں یا کہ رہسن دوریاں

کملا لوک ہن کجھ نہ جانے طعنے مینوں ماردا
وچ جگت دے خوار ہویاں جھلیا سر خواریاں

نام اللہ سد تتی نوں تاہنگ رہندی اے ہمیش
کدیں درشن پاواں حضرت میں بھی اوگنہاریاں

پردیسی دی نت آرزو ہے سد کدیں دربار میں
دکھ میرے سب دور ہوون ڈاہڈی غم نے ماریاں

شاعر کے مرشد صاحب سلطان علی نوشاہی کے حالات کے لیے دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۲، ص ۱۲۷۴۔۱۲۷۶؛ ج ۳، ح ۷، ص ۱۱۴۔۱۱۷.

پردیسی، بھکھی

اس کا نام محمد خان، تخلص پردیسی، والد کا نام خوشی محمد ہے۔ ابن علی محمد بن کالے خان بن صاحبزادہ بن وڈا ابن چوغطہ بن سلطان بن وریام بن بختاور بن دلاور بن جماں۔ قوم مغل سے ہے۔ آباو اجداد پیشہ ظروف سازی کرتے رہے۔

محمد خان ۱۳۷۰ھ/۵۱-۱۹۵۰ء میں بمقام بھکھی، تحصیل پھالیہ، ضلع گجرات (۱) پیدا ہوا۔ وہیں سکونت گزین ہے۔ اتوار ۷ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء کو میرے حلقۂ بیعت میں داخل ہوا۔ حضرت نوشہ عالیجاہ کے عشق میں مخمور ہے۔

پڑھا لکھا نہیں ہے۔ پنجابی زبان میں اشعار کہتا ہے۔ دو باراں ماہ کہے ہیں، ان میں سے ایک یہاں لکھے جاتے ہیں۔ جب وہ خوش آوازی سے پڑھتا ہے تو اہل شوق حاضرین کو وجد ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

باراں ماہ

چیتر چت نہ چاویں میں تاں تیری ہاں بردی
قدمیں سیس جھکا کے رو رو زاریاں کردی
نوشہ پیر دے باہجھوں میرا کوئی نہیں دردی
سوہنا ویکھ کے نوشہ میری لوں لوں پئی ٹھردی

وساکھ وسار نہ دیویں میں ہاں درداں دی ماری
ماری درد فراقوں روندی پھراں وچاری
تیرے باہجھ وے نوشہ بن گئی مشکل بھاری
میں پردیسی وے نوشہ کریو دور بیماری

جیٹھ جمال تساڈا سایاں رج رج میں کردی
تیری ویکھ کے چڑتل ریساں خلقت پئی کردی
نوشہ میں گھر آوے بیٹھی زاریاں کردی
میں پردیسی وے نوشہ صفتاں تیریاں کردی

ہاڑ ہجر وچ پیاں منگاں وصل سرکاروں
ہووے دید تساڈی جاواں گھل آزاروں
سوہنا جیوے شرافت میرا کری چا واروں
میں پردیسی وے نوشہ پھیریں ہتھ پیاروں

ساون سب جگ چھڈیا ساٹیاں ساریاں روکاں
منگتی تیرے میں دردی لوکی کردے نے ٹوکاں
میرا تن من ساڑیا طعنے مار کے لوکاں
میں پردیسی وے نوشہ ایدھر آن توں جھوکاں

بھدر بھاہ ہجر دی میرا تن من ساڑے
تیرا عشق نرالا دیوے بہت ہلارے
تیرے باہجھ شرافت دیوے کون سہارے
نوشہ نظر چا بھالے جاساں لگ کنارے

اسیں آس اللہ دی تیرے در تے میں آیا
میری مدد چا گری نوشہ پاک دا جایا
میری کر منظوری ہووی غوث دا سایہ
میں پردیسی وے نوشہ رو رو حال وٹجایا

کتیں کرم چا گری نوشہ پیر پیارا
پئی ہاں وہن لمیرے چلدا مول نہ چارہ
تیرے باہجھوں نوشہ دیوے کون سہارا
میں پردیسی وے نوشہ آیا تک کے دوارا

مگھر مرن دے ویلے میرے کول توں آویں
چڑھ گئی فوج شیطانی توں چا دور ہٹاویں
کلمہ پاک نبی دا مینوں آن پڑھاویں
میں پردیسی وے نوشہ بوٹا کلمے دا لاویں

پوہ ہے پیر پیارا ویکھاں رج رج میں ڈیرے
قدمیں سیس جھکا کے کردی ہاڑے بتیرے

Marfat.com

پاواں واسطے رب دے پھولیں جرم نہ میرے　　تیرے باجھ دے نوشہ جھگڑے کون نبیڑے

مانہہ میں اتے آیا عشق ماہی دا گج کے　　ڈاڈھا ہجر ستایا جاواں ساہن پال بھج کے
ہووی جگ وچ ناواں جاویں عیباں نوں کج کے　　میں پردیسی وے نوشہ تینوں ویکھاں میں رج کے

پھگن پھراں میں جھلی لگا تیر ہجر دا　　ہوشاں نفس بھلایاں ڈاڈھا خوف قبر دا
کلمہ پاک نبی دا تحفہ مولا دے گھر دا　　میں پردیسی وے نوشہ ضامن ہوویں حشر دا

۱۔ اب یہ گاؤں ضلع منڈی بہاءالدین کی حدود میں شامل ہے۔

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۱، ص ۱۹۹۔۲۰۰.

پہلوان، جہلم

اس کا نام پہلوان، والد کا نام الٰہی بخش، ضلع جہلم کا رہنے والا تھا۔ بیعت طریقت سید غلام حسن (م ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء) ولد سید قطب الدین نوشاہی برخورداری ڈھل والا سے تھی۔ چودھویں صدی ہجری کے اواسط میں وفات پائی۔

پنجابی میں اشعار کہتا تھا۔ پیران نوشاہیہ کی مدح وتوصیف میں ایک سی حرفی کہی۔ چند اشعار یہ ہیں:

الف آکھدا اے نت جی میرا حال مرشد دا کراں اظہار یارو
حضرت نوشہ جو ہے گنج بخش میرا، کل ولیاں دا ہے سردار یارو
چارے کوٹ نے جس نوا دتے صدق والیاں دا بیڑا پار یارو
پہلواں جو رنگن ہے نوشہ والی رنگ لا دیندا وچ پلکار یارو
ر رب رحیم نے شان دتا ولی ہک تے ہک سوایا اے
برخوردار فرزند گنج بخش صاحب تھیوا فقر دا خوب چمکایا اے
نام بڑا روشن برخوردار صاحب ڈیرا باپ دے کول نوایا اے
پہلواں اوہ صاحب ستار ہویا مسند نوشہ دا خوب سجایا اے
ص صفت ثنا نہ ہووے میتھوں میرے مرشد سن ولی ہزار میاں
عصمت اللہ صاحب درجہ بڑا پایا باپ دادیوں ہین سردار میاں

Marfat.com

محمد عظیم صاحب بیٹا عصمت اللہ خانقاہ دھماویوں پار میاں
پہلوآن نوں صبر ہی ناں آوے جلدی لکیں توں خبر آسار میاں
ع عارفاں صادقاں ساریاں دا مرشد میرا تحقیق سردار یارو
فتح دین صاحب دا سی نام سوہنا فتح نام لیاں ہر دربار یارو
وچ ڈھل شریف خانقاہ ہے جی دوروں نظر سفید دیوار یارو
پہلوآن دا قبلہ جو کعبہ ہیگا بندے ڈھل شریف سالار یارو
غ غلام دا مرشد غلام حسن صاحب سکونت رکھدے خاص ساہن پال اندر
میں طالب دی ہر دم خبر رکھن رہندا میں ہاں بہت نہال اندر
رہیں ہر دم گنڈی توں مرشد صاحب پھس گیا ہاں میں جنجال اندر
پہلوآن نوں شوق جو رب دا ہے پے گیا ہاں دنیا دے جال اندر

پیارعلی، منڈی بہاءالدین

نام پیارعلی، مشہور مست دیوان۔ منڈی بہاءالدین، ضلع گجرات (۱) میں سکونت رکھتا ہے۔ سلسلۂ نوشاہی میں صوفی جلال الدین المعروف بابا جگ درشنی قلندر کا مرید ہے، جو بابا مالن شاہ قلندر نوشاہی کا خلیفہ ہے۔ پیارعلی نے ایک رسالہ قلندرانہ مذاق کے مطابق لکھا ہے جس کا عنوان ھوالعشق اور واحدفی الدھر جگ درشنی راز رکھا ہے۔ اس کے شروع میں اپنا ایک شعر پنجابی میں لکھا ہے، اس لیے اسے شاعروں میں شمار کرلیا گیا ہے۔ شعر یہ ہے:

ایہ جگ درشن والا میلہ مڑ مڑ ناہیں تکناں
تیرے اج تکنے دا ویلا مڑ مڑ ناہیں تکناں

پیارعلی ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

۱۔ منڈی بہاءالدین اب ضلع گجرات کی حدود سے خارج ہوکر خود ضلعی مقام بن چکا ہے۔

پیربخش، دُھول

آپ کا نام پیربخش۔ شعروں میں بھی نام ہی استعمال کیا کرتے۔ والد کا نام حافظ برہان الدین ولد حافظ محمد حسین قصوری۔ ان کی بیعت اپنے ماموں میاں الٰہی بخش ولد میاں ہرنی شاہ فقیر نوشاہی شرقپوری

Marfat.com

سے تھی۔ ۱۲۷۱ھ/۱۸۵۵ء میں انتقال کیا۔ موضع دُھول، مضافات شرقپور، ضلع شیخوپورہ میں دفن ہوے۔
پنجابی میں اشعار کہتے تھے۔ سی حرفیاں، کافیاں، دوہڑے ان کی یادگار ہیں۔

۱۔ سی حرفی کا ایک شعر یہ ہے:

ب باجھ سچیار دے ہور ناہیں کوئی آسرا ، اوٹ ، پناہ مینوں
تکیہ گاہ غریباں دا مست سائیں کیتا ترت گدا تھیں شاہ مینوں
رکھاں بہت سچیار دا شوق دل تے کسے غیر دی مول نہ چاہ مینوں
پیر بخش جے مرت دیہال ہووے کدی کرے چا اکس نگاہ مینوں

(گلزار نوشاہی، ص ۶۱)

۲۔ دوسری سی حرفی کا آخری شعر یہ ہے:

ی یار نہ کوئی باجھ تیں اس مندڑے حال تباہ میں
پیر بخش نوں آسرا اک تیں مل یا محمد مصطفیٰ

(ایضا، ص ۵۸)

۳۔ سی حرفی ڈھولا کا ایک شعر یہ ہے:

ی یاد نہ چھوڑیں جانی واحد اللہ صورت پیر دے اندر ہوویں فانی فی اللہ
دوئی دور ونجاویں وچوں دسے اللہ پیر بخش پچھانے مرشد ذات ہے اللہ

(ایضا، ص ۶۱)

دوہڑہ

حال وے لوکو مار سانگ نیناں دی چا دلبر بسمل کیتی
مار کٹاری میری خبر نہ لئی آ کر زخمی سار نہ لیتی
تیر برہوں دے ٹکن نہ دیندے سوئی جانن جیں سر بیتی
پیر بخش مرن محال تنہاں نوں جنہاں پریم صراحی پیتی

(ایضا، ص ۱۴۶)

بیت

ٹھم ٹھم چال انوکھی والیا کدی آن وڑیں وچ ویہڑے
باہوں پکڑ کھلوویں مینوں میرے دور ہوون دکھ جھیڑے

Marfat.com

میاں کرم الٰہی ولد میاں الٰہی بخش شرقپوری کے متعلق یہ شعر کہا:

ک کرم الٰہی تے کرم ہویا نوشہ پیر محمد سچیار دا اے
کیتی شاہ مراد مراد پوری ہویا نام سوار سردار دا اے
حضرت شاہ خوشحال خوش حال کیتا ہرنی شاہ بھی کم سنوار دا اے
پیر بخش فقیر تعریف کیتی ہویا امر جاں دُھروں سرکار دا اے

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۵، ص ۲۰۔۲۲.

پیر بخش، اجتکے

آپ کا اصلی نام مولوی عبداللہ، مشہور پیر بخش، والد ماجد کا نام مولوی حکیم قل * احمد بن مولوی حکیم محمد اشرف * فاروقی منچری مصنف *کنز الرحمت* وغیرہ کتب کثیرہ۔ موضع اجتکے، ضلع گوجران والا میں سکونت رکھتے تھے۔ بیعت طریقت حضرت میاں صاحب حافظ غلام مرتضی نوشاہی نظام آبادی سے تھی۔ آپ صاحب علم وفضل، فقیہ، صوفی، طبیب، کاتب، حاجی الحرمین، عامل کامل پابند شریعت وطریقت تھے۔ ۱۲۹۸ھ/۱۸۸۱ء میں وفات پائی۔

پنجابی کے بہترین شاعر اور صاحب تصنیف تھے۔ قصہ چہار درویش پنجابی میں نظم کیا ہے، جو اس طرح شروع ہوتا ہے:

اول صفت الٰہی آکھاں اوہ صفتاں دا سائیں — خالق رازق جہی پچھانے کہہ توں حمد ثنائیں
اوہ خالق ہے انت سنجہانو انت نہ پایا جاوے — لا شریک اوہ ہے تحقیقی ہرگز شک نہ لیاوے

اپنے پیر طریقت میاں غلام مرتضی نظام آبادی کی مدح میں لکھتے ہیں:

مرتضی سائیں پیر اساڈا وچ نظام آبادے — اک دم غافل کدیں نہ ہوندے اندر یاد خدادے
دینہ تے رات عبادت اندر رہن ہمیش کھڑوتے — وچ تسبیح تہلیل رہے دی حاضر فجریں سوتے
جوکو آس دلے دی کر کے اس دروازے آوے — جو منگے سو لبھے اوتھوں خالی کوئی نہ جاوے
جتنے خادم اوس جنابے سب وچ سرّ الٰہی — شرع نبی تے قائم سبھے دین دنی بادشاہی
ایساں طرف مکان پچھانو ہتھیں جھنڈا لایا — میں عاجز نوں دین دنی وچ اوسے دا ہے سایہ
پوے دعا قبول انہاں دی جو منہ تھیں فرمایا — اس دی نظر مریداں اتے سونا کر دکھلایا

Marfat.com

یہ قصہ ان اشعار پر ختم ہوتا ہے:

جے کوئی پڑھے اس قصے تائیں صدقہ پاک نبی دا — پڑھ عبداللہ فاتحہ بخشے ہر دم پاک وصی دا
سن ہجری دا آہا یارو باراں سے پچاسی — عیب جو ویکھو رکھو پردہ ہر دم بندہ عاصی
۱ ۲ ۸ ۵

دوہڑہ

گڑیاں دست محبوباں دے پیاں لٹن نال اشارے
ہسّی ہس ہس کرے مزاخاں جیوں سپ کنڈل مارے
زلفاں تانگ ایانے وانگر اوہ متھے تے لین اولارے
پیر بخشا ایہ کنگن ڈنگن مینوں سبھے کھاون ہارے

دوہڑہ

اک سوہنا ، دوجا دل دا ڈاڈھا ، تریا نین سُرماے
چوتھا نظر قہر دی ویکھے ربا جیوں کر آتش لاے
نازک بدن گلابی آہا اوہ ہتھ لایاں کُرماے
پیر بخشا جنہاں اکھیں ڈٹھا اوہ جیوندے پھیر نہ آے

دوہڑہ

ہاے میری پیڑ ونڈائیں کر کجھ حیلہ سازی
اساں قبلہ مکھ محبوب دا جاتا لوک مکے طرف نمازی
تسبیح ذکر سی نام سوہنے دا جیوں آیت دسدی قاضی
پیر بخشا ہور غیر نہ بھالیں اک نوں رکھیں راضی

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۴، ص ۵۳۔۵۵.

پیر کمال، لاہور

پیر کمال خلف سید عثمان بن سید لکھمیر المعروف شہمیر قلندری لاہوری۔ ظاہری تعلیم مولوی محمد عارف لاہوری و دیگر اساتذہ سے پائی۔ آپ نے باشارۂ روحانی جد بزرگوار ایک کتاب بنام تحائف

Marfat.com

قدسیہ (فارسی) خاندان نوشاہیہ کے حالات میں ۱۱۸۶ھ/۱۷۷۲ء میں نظم کی۔ اس کی تاریخ تکمیل اس طرح لکھتے ہیں:

دوشنبہ روز از رمضان چہارم　　باتمام آمد این اکرم مکارم
ز ہجرت سال ار جوئی ثنا گو　　ہزار و یکصد و ہشتاد و شش گو

اگرچہ اشعار میں لغوی وعروضی کمی بیشی پائی جاتی ہے، تاہم آپ کا عشق ومحبت جو بزرگوں سے ہے وہ الفاظ سے مترشح ہے۔ یہ نظم حضرت نوشہ صاحب کی مدح میں لکھی ہے:

الٰہی کن مدد گویم ثنای　　بذات ہر نبی ، ہر دلربای
ثنا و ہر صلوتی بر رسولی　　بجملہ اولیا ، اہل قبولی
بیا ای دل بگو احوال ہادی　　ز نای قلم دہ آواز شادی
چو نوشہ در جہان طبل عروسی　　بزد زہرہ بشادی نغمہ شش سی
عطارد مشتری جملہ خوشحالان　　حنا از رنگ عشقش دست مالان
ہمہ اسباب شادی دید افلاک　　چو آمد شاہ ما بر تخت بی باک
خدا دادش ہمہ اسباب و جاہی　　فقیر اندر لباس بادشاہی
گدایان را نوازش آن چنان کرد　　کز آب کرم نار جوع شد سرد
ہزاران در ہزار آمد فقیرش　　غریبان از نظر شد بی نظیرش
سپاہ فقر او ہر روز افزون　　جمع واصل شدہ از حکم بیچون
ہمہ تشخیص او تحصیل گردید　　جہان از فیض او طومار ورزید
شدہ واضح برو مجمل مفصل　　ہمہ راز خدا گردید حاصل
نماندہ آرزو باقی مر آں را　　کہ فاضل آمدہ عرفان جان را
ز حشو لامکان در خلق بارز　　چنان روشن کہ اصلی شد نہ عارض
دبیرانِ جہان ہر چند تعریف　　بیان کردند با صد شکر تعریف
حساب فضل و احسان بخشش او　　نیاید در بیان یک جو ز خوش جو
ہزاران اولیا گشتند از ذات　　زمن عاجز بیان ناید صفاتات
فراموشم مکن از کرم خویشم　　کہ من ہم خاک پایت دست پیشم

Marfat.com

مرا کمتر سگ درگاہ خود دان
ازین عالم بری با صدق و ایمان

[تحائف قدسیہ]

پیر کمال لاہوری کا سال وفات معلوم نہیں ہوسکا۔ نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۴، ص ۵۶-۶۱۔ عارف

پیر محمد، رَن مل

آپ کا نام سید پیر محمد تھا۔ والد صاحب کا نام سید فضل عالم المعروف شاہ جیو ولد سید نظام الدین نوشاہی تھا۔ ۱۲۸۲ھ/۶۶-۱۸۶۵ء میں پیدا ہوئے۔ حضرت نوشاہ عالیجاہ [کے فرزند اصغر] کی اولاد سے تھے۔ موضع رن مل میں سکونت رکھتے تھے۔ آپ کی بیعت سید گوہر شاہ (م ۱۳۰۴ھ) ولد سید قدم الدین نوشاہی رن ملوی سے تھی۔ ۱۳۰۷ھ/۹۰-۱۸۸۹ء میں وفات پائی۔ گورستان نوشاہیہ میں دفن ہوئے۔

پنجابی زبان میں آپ نے بہت کچھ لکھا ہے۔ قادر الکلام اور پختہ کلام شاعر تھے۔ آپ کے کلام میں مولوی محمد اشرف جیسی چاشنی اور میاں محمد بخش جیسی روانی اور مولوی غلام رسول قلعوی جیسی محبت پائی جاتی ہے۔ [درج ذیل تصانیف آپ کی یادگار ہیں:]

۱۔ سی حرفی در مدح حضرت نوشہ صاحب؛ ۲۔ پیام نامہ؛ ۳۔ شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی، دو عدد؛ ۴۔ قصہ مُلّاں وملنگ؛ ۵۔ متفرق اشعار وغیرہ

شجرہ شریف میں حضرت نوشہ صاحب کی مدح میں لکھتے ہیں:

سب دن سنج گھڑی داویلا ساعت نیک حسابوں
یاد آیا ہے مرشد مینوں ہویا فضل جنابوں

پیر میرا ہے حضرت نوشہ ہادی بھورے والا
ہر مشکل وچ مدد کریندا رکھدا سدا سکھالا

جس دن مرشد میرے جھنڈا دنیا دے وچ لایا
نوری ملک کریندے چوری حوراں منگل گایا

چودہیں طبقیں چانن ہویا چڑھیا چن نورانی
اکھیں لٹ لٹ بلن مثالاں چمکے نور پیشانی

کئی حوراں غلمان بہشتی کرن زیارت آیاں
پیر میرے دی صورت اتوں تکدیاں گھول گھمایاں

مائی شوق شراب پیالہ گڑھتی عشق پلایا
واہ واہ دولا بھورے والا دھن مائی جس جایا

دھن اوہ مالک سُر جنہارا جس ایہ بوٹا لایا
دھن اوہ شاہ سلیماں مالی جس نے پال وکھایا

باغ سلیمانی دا بوٹا ہر پھل جس نوں لگدا
طوبیٰ وانگ خزانی جھولا کدی نہ اس پر وگدا

Marfat.com

چوداں طبقاں دے وچ روشن پیر میرے دا ناواں
جمل جہان دھمی خوشبوئی کیا تعریف سناواں

بادشہاں دا پیر کہاوے خاصہ مرد حضوری
گل الفی تے موہڈے بھورا تاج فقر دا نوری

زندہ پیر کرامت والا جس دا فیض ہمیشہ
بھر بھر بیڑے بنے لاوے رات دنے ایہ پیشہ

چار پیر چوداں خنوادے اصل قدیم فقر دا
نوشہ پیر جیہا نہ کوئی کامل ولی نظر دا

بالا پیر لکھاں دا داتا ، ولیاں دا سرکردہ
کل فقیر سلامی آون ہتھ سرے پر دھردا

ایڈی قوت والا صاحب زور ایڈے ہے جردا
جے اک نظر کرم دی پاوے غوث قطب چا کردا

بایاں تختاں دا ہے مالک حضرت بھورے والا
بائی صوبے اپنے جیسے اک دوجے تھیں اعلیٰ

سارے صدر نشین فقر دے سر پر تاج نوشاہی
سدا حضوری تے منظوری وچ دربار الٰہی

اول صوبہ اسم مبارک پاک رحمان کہاون
کدی سوالی گیا نہ خالی کل دی آس پوچاون

نانویں جیٹھوں میلہ لگدا وچ بھڑی شاہ رحماں
بھڑی شریف مبارک جاگہ ہوندی گہماں گہماں

کل جہان .اکٹھا ہو کے آوے سب سلامی
قدماں دے وچ سیس نواون کیا خاصے کیا عامی

میں بھی دراس دے دا سائل خدمت گار کہاواں
سیس میرا قدماں دے اپر کدی نہ شالا چاواں

دوجے حضرت پیر محمد خاصے یار پیارے
اکس نظر دے اندر جس نے کئی جیاں دے تارے

صورت سیرت ذات صفاتوں ہر ہر وصبوں اچے
پیر محمد سچیار صاحب جی اسم فقر وچ سچے

دین دنی دی دولت اندر زور آور ستراناں
خیر میرے ٹھوٹھے بھی پاسی جے اوس رب کراناں

اوہ بھی وچ دربار نوشاہی سدا سوالی رہندے
چپ کر کے ہتھ نہ کھلوندے ڈردے عرض نہ کہندے

خواجہ پیر فضیل صاحب ہے صوبہ کابل والا
عشق شراب نوشاہی وچوں پیتا پریم پیالہ

کابل قطعہ بہشتی دسدا کھڑیاں باغ بہاراں
جتھے جا کے ڈیرے کیتے پیر میرے دیاں یاراں

ہر اک دی کی صفت سناواں کی میں بولن جوگا
کی ونجارا ٹھیکیریاں دا موتی تولن جوگا

اوہ بھی صاحب اوہ بھی صاحب میں سبھناں دا جایا
کدی تے دردی ہو کے پچھسن کی کجھ حال وہایا

میں عاجز ناچیز بیچارہ جہڑا ڈر ڈر مرناں
مان اونہاں دا اونہاں باہجوں ترس میرا کس کرنا

(رموزِ بشارت، ص ۴)

دوسرے شجرہ میں لکھتے ہیں:

Marfat.com

جدوں نوشہ جہاں تے ہوے روشن — جہاں سارا ہویا مانند گلشن
جیڑی جا خانقاہ ہے حضرتاں دی — ہے کھان اس جا تمامی عشرتاں دی
ہوون روشن اوتھے لکھاں چراغاں — ہزاراں پھل کھڑن جیوں وچ باغاں
مرید اونہاں دے جاں وچ رقص آون — تمامی عرش ترسی نوں ہلاون
کیا لکھاں میں نوشہ پیر دا حال — مرید اونہاں دے ہین اوتاد ابدال
میں بھی اے صاحبا امیدواراں — کرم کر میریاں سن توں پکاراں

میلہ حضرت نوشہ صاحب کی تعریف

ہر دم میلہ لگا رہندا نوشہ دی درگاہے — اوہا بھاگن سدا سہاگن خاوند جس نوں چاہے
پہلی ہاڑ مہینے دی تاں توڑ تریہویں تائیں — میلہ خاص مقرر کیتا حضرت نوشہ سائیں
بائی صوبے حاضر ہوون مالک پالکیاں دے — سارے مرشد بھائی رل کے ونڈ تبرک کھاندے
نذر نیازاں بے اندازاں چڑھدے لکھ چڑھاوے — سجدے کردیاں وارنہ ملدی اک آوے اک جاوے
پوندے حال فقیراں تائیں بندا عجب اکھاڑا — نوشہ پیر میرا وچ سوہے نین چندل دا لاڑا
حاضر ہون قوال ہزاراں رنگ رنگ راگ سناون — کافیاں پڑھن تے آکھن دوہڑے غزلاں پڑھ پڑھگاون
قطب قطب کر ناد پکارن علی علی کر طُریاں — مست قلندر ڈھولاں اندر لگن چوٹاں سُریاں
مرلی تے سرنائیں وگن، بینسریاں، الغوزے — سن سن کھیڈن حال جناور تلیر، طوطے، بوزے
پکڑ جگر نوں درد دلاں نوں حالوں ہون بیحالاں — الا اللہ دے ہون آوازے پان فقیر دھمالاں
سارنگیاں، طنبورے وجن مدہم نال ستاراں — رنگ برنگی ساز وجاون نکلن رنگ ہزاراں
طبلے دی گھنگھور عجائب ٹھور دلاں نوں لاوے — جیوں جیوں پون طماچے اس نوں کر فریاد سناوے
ساز بجاون گاون گاون رنگ رنگ راگ سناون — سُتے سُراں برابر کر کے مجلس خوب سوہاون
مارو رنگ دلاں دا مارو صبر آرام ونجاوے — پہاڑی ضلعہ قصوری جنگلہ سندیاں ہوش بھلاوے
سارنگ، پیلو، بروا گاون، لمیاں سراں تلنگاں — اگے پچھے شور مچایا ہور رباباں چنگاں
آسا، بھیرو، رام کلی نوں وچ گرام سناون — سُتھ دن صبح گھڑی دا ویلا میلہ خوب سہاون
نٹ کلیاناں، شام کلاناں، مارن اچیاں تاناں — ویکھ ہووے حیران زمانہ شوکت شان شہاناں

Marfat.com

جوگ نمانی دا منہ کر کے سوگ دلاں نوں پاون
سورٹھ نال بیہاگ الاپن سارے راگ سناون

نال درختاں لٹکے ہوے حالی حال وکھاون
کھلیاں زلفاں گل وچ لمکن جوگن ویس بناون

جذبے نال فقیر پکارن الا اللـــــہ دانعرہ
سن سن جوش دلاں نوں ہووے کنبے عرش منارہ

کنیں سنے تے اکھیں ڈٹھے اس وچ فرق بتیرا
کراں بیان میں شان نوشاہی قدر نہیں ایہ میرا

جس نوں خواہش اکھیں ویکھے لکھ لکھ کون سناوے
جہڑا رنگ کدے نہیں ڈٹھا اوتھے نظر آوے

لوح قلم دا کاتب ہے اوہ خاص خدا دا پیارا
کیکر صفت اونہاں دی آکھاں اوگنہار نکارا

پیر محمد در نوشہ دے ہر دم سیس نواوے
گنج بخش دے گنج خزانیوں جو منگے سو پاوے

(رموز بشارت، ص ۷)

[مدح نوشہ گنج بخش]

نوشہ گنج بخش پیر ، محی الدین دستگیر
عبدالقادر قدیر ، تورے نام کی ہے دھیر
کٹو دکھ درد پیر
دَم دَم دستگیر

اوپر عرش کے ہے بام ، تورا صدر مقام
جپوں تورا ہی میں نام ، دن رین ، صبح شام
ناہیں اور کوئی کام
دَم دَم دستگیر

علی حیدر کرار ، دُلدل کے سوار
تیغ قبض کٹار ، گڑھ کوٹ کو پچھاڑ
دیا کافروں کو مار
دَم دَم دستگیر

عرض بینتی سوال ، کھڑا کرتا ہوں کنگال
منگوں تورا ہی وصال ، تم لالڑوں کے لال
کر دیجیو نہال
دَم دَم دستگیر

سی حرفی کے چند اشعار لکھے جاتے ہیں:

ح حکم میرے نوشہ پیر والا غوث قطب تے ولی قبول کردے
آدم جن انسان حیوان سارے حکم مندے عذر نہ مول کردے
نوری ملک والا حوراں غلمان جنت پریاں دیووی نہیں عدول کردے
سارے پیر محمدا پیر اگے حاضر جان دا آن محصول کردے

م مدتاں گذریاں روندیاں نوں اجے نہیں منظور سوال ہویا
حال حال کریندیاں عمر گذری حالوں حال بحال کنگال ہویا

Marfat.com

کیوں نہ کوک دربار سرکار گئی زار زار میرا وال وال ہویا
پئی پیر محمدا دیر اتنی نوشہ پیر دا نہیں خیال ہویا
ن نیک تاریخ تے عرض میری نوشہ پیر دے وچ حضور ہووے
کرے ترت چلان بغداد اندر دستگیر دے پاس منظور ہووے
اوتھوں سین پوا کے پیر والے نبی پاک اگے نور ونور ہووے
ملے پیر محمدا داد مینوں جدوں عدل تے رب غفور ہووے

دنیا کی بے ثباتی اور موت کی یاد میں نظم بعنوان پیام نامہ لکھی ہے:

پیام نامہ

ملیا روز الست دا مست ساقی گوہڑے نین جس دے نشے دار سیو
آؤ تسی بھی اوس دے کول بہہ کے پیو پریم پیالی وار و وار سیو
ہوود مست سرشار خمار اندر سدھ بدھ سنسار وسار سیو
پھرو لٹک لٹکیندیاں وچ باغاں وانگر شاہ پریاں بن کے ڈار سیو
بنو میل گاؤ گیت میل کر کے سراں میل کے تے تان تار سیو
ہووے سار تمام سنسار اندر دور دور جاوے سرت سار سیو
پھرو شگن مناندیاں وچ ویہڑے وار وار پیو پانی وار سیو
مینوں دیہو مبارکاں آن سبھے اک دوسرے نوں وار وار سیو
ونڈاں پئی شرینیاں نال خوشیاں خوشی عیش دے شگن وچار سیو
گئی ہو نہال وصال پایا دتا یار نے اج دیدار سیو
ایسی نیک ساعت کرماں والڑی توں جان گھول گھتاں سٹاں وار سیو
ایسے بھاگ سوہاگ دے وقت اتوں کراں جان ہزار نثار سیو
منوں سدھراں لاہ کے یار سندا پایا لال جمال دیدار سیو
مولا ماہی دا ملک وسائیا اے جدوں آیا اے میرا یار سیو
جتنے اج میرے من چین ہوے کرن کون حساب شمار سیو
جویں نال میرے یار پیار کیتا دیوے کل نوں پاک دیدار سیو

Marfat.com

کسے نیک پچھے ہویا بھلا میرا نہیں تے کون ساں میں اوگنہار سیو
ملیا آ پیا گل لا مینوں جس دا چا سی لیل و نہار سیو
مولا کرم کیتا ، رہیا شرم میرا ، گیا ورم ، رہیا بھرم بھار سیو
اج رج کے میں جویں خوشی ڈٹھی ، ویکھے جگ جہان سنسار سیو
ہن جاوناں میں دیس یار دے نوں دیسوں دیس پردیس وسار سیو
لڑیا بولیا جو مینوں بخشیا جے بخشے تساں تائیں بخشنہار سیو
چلی ساہورے پھیر نہ آوناں میں پھیرا پاوناں نہ دوجی وار سیو
تساں بیٹھ بھوہرے چرخے کتنے نے سارا میل کے میل بھنڈار سیو
میری جان دے ول دھیان کرنا مینوں دیناں نہ مول وسار سیو
ایسے طرح دے نال ہی تساں بھیناں دینا چھوڑ دنیا وار و وار سیو
جگ جیوناں خواب خیال آہا گذر گئی گذران دن چار سیو
خانو خان سلطان جہان جہڑے اوہ بھی گئے مکان وسار سیو
گئے تخت حکومتاں چھوڑ سبھے بڑی فوج والے فوجدار سیو
وسدے شہر جہڑے لہر و لہر آہے ویکھو جا کے پئے اجاڑ سیو
نفعے کھڈے کھڈے ہار بیٹھے مالدار تجار ہزار سیو
کئی ہٹ گئے ہٹ چھوڑ خالی بڑے بڑے لاکھی شاہوکار سیو
پاک لوک ولی اولیا سارے گئے آپنی وار گذار سیو
پردہ پوش ہو گئے جہان اتوں واہ واہ قدرتاں پاک کردار سیو
ملو آ مینوں گل لا لوو ، لاہو سدھراں ونڈ پیار سیو
نہیں وقت ہن اٹک کھلوونے دا میرے نال دا ساتھ تیار سیو
لو ہن تسی حوالڑے رب دے ہو ، آخر روز میلا دوجی وار سیو
گھرو گھری جا کے ہک دوسری نوں سد لیاوناں جے وار و وار سیو
یاد حق کر کے میرے حق اندر دینی فاتحہ خیر گذار سیو
دن رین ہوسن دونویں نین میرے گوہڑے پیار والے انتظار سیو

Marfat.com

اوڑک تساں وی اک دن آونائیں سُنجا چھوڑ سارا گھر بار سیو
چلو چل گیاں وار و وار سیاں آپو اپنی بھلی گذار سیو
ہن اسیں بھی ہو تیار بیٹھے آئی پیر محمد دی وار سیو
شالا پیر میرا نوشہ پیر دولا کرے دھیر ، لَوے سُرت سار سیو
نالے جد میری نالے پیر میرا نالے لکھ داتا سرکار سیو
جس دی نیک اولاد شریف وچوں گنہگار ہاں میں اوگنہار سیو
چڑھدے باغ دے وچ مکان میرا ، لہندی طرف دربار سرکار سیو
باراں سَے نڑنویں سن ہجری آیا وچ حساب شمار سیو
اس دا نام ہے صرف ''پیام نامہ'' کرو ہور نہ کوئی وچار سیو
قلم خام نویس تے عقل ناقص ، تاہیں خام ہے شعر اشعار سیو
دعویٰ شعر دا مول نہ کرے بندہ نوکر شاعراں دا خدمتگار سیو
کراں سخن برابری نال اونہاں میرا کی مقدور اقدار سیو
جیہا کیہا مندا چنگا لکھیا میں دیہو جھڑک نہ کرو پھٹکار سیو
دیو پیر محمد دے حق اندر دعا خیر دی ترت گذار سیو

پیر محمد نے قصہ ملاں وملنگ بطور سوال وجواب بنایا ہے۔ بطور نمونہ یہ اشعار لکھے جاتے ہیں:

کلامِ ملاں

ارے رند لنگوٹی بند فقر تم نام فقیر کہاتے ہو
گل الفی تسبیح پا کنٹھا ، سر ٹوپی تاج ٹکاتے ہو
سر ننگے ، چُترو ساہ لگی ، سب خاک سریر ملاتے ہو
جو گل ہے شرع شریعت میں اس کے نزدیک نہ آتے ہو

کلامِ ملنگ

ارے سن ملاں مچلے گھچلے کیوں شور شرار مچاتا ہے
نہیں چیلے نہ شاگرد تیرے کیوں ٹر ٹر کر کن کھاتا ہے
اس بگ بگ بہت تمہاری کا مجھے ہرگز خوف نہ آتا ہے
ہم کیا جانیں تمری دُر دُر تم جن کا خوف دکھاتا ہے

Marfat.com

ایک بار آپ کے دوست سید بنے شاہ ولد سید شیر شاہ رن ملوی نے کوئی نظم بنانے کی فرمائش کی۔ آپ نے نظم بنادی اور وجہ نظم میں یہ شعر کہا:

بَنّے شاہ نصیباں والا شاہ نصیبی بَناں
اس مینوں فرمائش کیتی میں کیکر نہ مَناں

اس شعر میں ''نصیباں والا'' کے دو مطلب ہیں۔ ایک یہ کہ وہ صاحبِ نصیب ہے۔ دوسرا یہ کہ ان کی اہلیہ کا نام نصیباں تھا جو ہندوستانی عورت تھی۔

نمونۂ کلام فارسی:

مدح حضرت نوشہ گنج بخش

اے رہبر راہ خدا ، اے گمرہان را راہنما — تو دستگیر و پیشوا یا پیر نوشہ گنج بخش
مہتاب فقرت شد عیان چون آفتاب آسمان — روشن بہ ہر کون و مکان یا پیر نوشہ گنج بخش
اے نور نورِ عین ما ، اے قبلۂ کونین ما — ای کعبۂ دارین ما یا پیر نوشہ گنج بخش
اے سرور و سلطان ما ، اے جان دل جانان ما — بخشندۂ عصیان ما یا پیر نوشہ گنج بخش
اے گلبن گلزار دین ، اے صادق صدق الیقین — اے ہادی دنیا و دین یا پیر نوشہ گنج بخش
اے سالکِ ملکِ فقر ، اے مرشد جن و بشر — اے راہنمائے بحر و بر یا پیر نوشہ گنج بخش

پیرِ محمد بی نوا افتادہ در کوی شما
امداد کن بہر خدا یا پیر نوشہ گنج بخش

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۲۹۰۔۱۲۹۷؛ نوشاہی شعرا، ص ۱۲۵۔۱۶۱. عارف نوشاہی

تابانی، چھموں

اس کا نام اشفاق احمد، تخلص تابانی۔ والد کا نام احمد خان ہے۔ موضع چھموں، علاقہ منڈی بہاء الدین، ضلع گجرات (۱) کا رہنے والا ہے۔ میٹرک تک تعلیم رکھتا ہے۔ فوج میں ملازم ہے۔ مولوی محمد افضل ابدالوی کا مرید ہے، وہ مرید مؤلف کتاب ہذا سید شرافت نوشاہی کے ہیں۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بعمر بیس سال موجود ہے۔

پنجابی میں اشعار کہتا ہے۔ یہ شعر اس کا ہے جو اس نے اپنے پیر کی مدح میں لکھا ہے:

Marfat.com

افضل میرا پیر نوشاہی جس دا سخی گھرانہ　　وچ نوشاہیاں افضل رتبہ جانے کل زمانہ

ا۔ اب منڈی بہاءالدین خود ضلعی مقام ہے۔

تاج، ننگل

نام تاج دین، تخلص تاج، [والد کا نام ابراہیم]۔ موضع ننگل سادھاں، متصل مریدکے، ضلع شیخوپورہ میں سکونت رکھتا ہے۔ سائیں سردار علی فقیر نوشاہی بھنگالی والے (م ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء) کا مرید ہے۔ اپنے مرشد اور پیران طریقت کا عاشق ہے۔

پنجابی زبان میں شعر کہتا ہے۔ نعتیں، دوہڑے، شجرہ شریف نظم کیا ہے۔ ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء میں موجود ہے۔ نمونۂ کلام یہ ہے:

نعت شریف

تیریاں اڈیکاں وچ عمراں گذاریاں　　کوہجیاں، نکسیاں توں باہوں پھڑ تاریاں
مجھ بے نصیب نوں بلاوا کدوں آوے گا　　پہنچ کے مدینے آقا جالی سینے لاوے گا
دن رات لنگھے وچ تیری انتظاریاں　　تیریاں اڈیکاں وچ عمراں گذاریاں
سوہنے نوری روضے دا دیدار جدوں پاواں گا　　ویکھ کے میں روضہ اگ دل دی بجھاواں گا
تیریاں نیں شاناں سارے جگ توں نیاریاں　　تیریاں اڈیکاں وچ عمراں گذاریاں
کرماں والے لوک جو مدینے ٹُر جاندے نیں　　روضے اتے پہنچ کے تے دکھڑے سناندے نیں
باقی سب جھوٹھ سچ تیریاں نیں باریاں　　تیریاں اڈیکاں وچ عمراں گذاریاں
حاجی حج کر کے تے بغض نوں گواوے ناں　　حج اوہدا کاہدا جہڑا روضے اتے جاوے ناں
پایاں اوہنوں لعناں نے نوریاں تے ناریاں　　تیریاں اڈیکاں وچ عمراں گذاریاں
تاج گنہگار جدوں روضے اتے جاوے گا　　پڑھ پڑھ نعت تیری لوگاں نوں سناوے گا
پلے ناہیں زر، مینوں ہین دشواریاں
تیریاں اڈیکاں وچ عمراں گذاریاں

دوہڑہ

م　مولا میں تیتھوں دعا منگاں سدا وچ بھنگالی بہار ہووے
بوٹے رنگ برنگے اوتھے پئے لگن میرے مرشد دی کھڑی گلزار ہووے

Marfat.com

سردار شاہ دا سدا دربار وسے لگے بوٹا بھی جہڑا سردار ہووے
تاج قلب تیرا روشن ہو سکدا چنگا تیرا بھی جے کردار ہووے
واے بھنگالی نوں جاندیئے نی میرے مرشد نوں میرا سلام آکھیں
اوتھے ٹھہر کے ذرا آرام کر کے اوس پاک دربار پیغام آکھیں
دینا ادب دے نال پیغام میرا تڑفے ہجر وچ تیرا غلام آکھیں
تاج دین تے کرم دی نظر کردے نالے صبح آکھیں نالے شام آکھیں

شجرہ شریف نوشاہی قادری چھپوایا ہے۔ یہ نعتیں اور دوھڑے بھی اسی میں ہیں۔ شجرہ کا مطلع یہ ہے:

پڑھ بسم اللہ قلم اٹھاواں صفت اللہ دی بول سناواں
پڑھاں درود محمد اُتے دو جگ دا جو والی اے
نوشہ ہادی پریت لگائی ساہن پالاں وچ الکھ جگائی
صوبے اونہاں بائی بنائے اگ عشق دی بالی اے

اگے پیر محمد سچیار فیض لیا اونہاں قادری یار
جنہاں دا رتبہ بے شمار کوئی نہ مڑدا خالی اے

سردار علی شاہ درجہ پایا وچ بھنگالی ڈیرہ لایا
دتی خلافت غلام علی نوں مریداں دا اوہ مالی اے

پیر میرے نے کرم کمایا جُبہ فقر دا مینوں پایا
تاج دین اے عاصی بندہ در تے نت سوالی اے

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۱۲۷

تائب، کالا خطائی

ان کا نام حکیم سید غلام رسول، تخلص تائب ہے۔ گیلانی سادات سے ہیں۔ والد صاحب کا نام سید حسن محمد ولد سید دیوان علی شاہ بن سید شاہ محمد بن سید بہادر شاہ ہے۔ صاحب علم و فضل ہیں۔ موضع کالا خطائی، تحصیل فیروز والا، ضلع شیخوپورہ کی جامع مسجد و نجاریاں کے خطیب ہیں۔ نوشاہی سلسلہ میں مولوی

Marfat.com

بابو محمد یوسف * نوشاہی برقندازی مردانوی کے مرید وخلیفہ ہیں۔ ۱۳۷۹ھ/۱۹۶۰ء میں زیارات حرمین الشریفین سے مشرف ہو چکے ہیں۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بعمر پینسٹھ سال موجود ہیں۔

پنجابی زبان میں اشعار کہتے ہیں۔ ایک رسالہ *تحفۃ الفقرا مع شجرہ شفا وسفر نامہ حج* (تصنیف ۲۲ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء)، پنجاب پریس، لاہور [بلا تاریخ، ۶۴ صفحات] سے چھپوا کر شائع کیا ہے۔ اس میں کئی علمی مضامین درج کیے ہیں۔ مثلاً حکایت ثعلبہ صحابی، مرید ومراد، رکوعات قرآن کی تعداد سب سورتوں میں، قرآن کے حروف کی تعداد، پیغمبروں اور بعض اولیا کی عمریں، روضہ مبارک مدینہ شریف، سفر نامہ حج، عکاشہ نامہ وغیرہ۔ یہاں ان کے چند اشعار لکھے جاتے ہیں:

اصحاباں تھیں پھر تابعیناں فیض مریدی پایا — چلدا چلدا فیض قدیمی اُلیاواں تک آیا
نقشبندی، نوشاہی، چشتی، سہروردی کہاے — باہجھ اونہاں دے بنے جو مرشد، کاذب نام دھراے
ایہ سب شرع شریعت والے کامل مرد حضوری — بیعت اونہاں دی جس نے کیتی نوروں ہویا نوری
باہجھ اونہاں دے غیر شرع جو مرشد نام کہاوے — ہرگز ہرگز بیعت نہ ہوویں پیر میراں فرماوے
باہجھوں بیعت نہ ملے خلاصی تینوں سچ سناواں — غیر شرع دی بیعت کرنی روا نہیں مرد نساواں
جس بوٹے نوں فیض قدیمی چنگے دا پھل لگے — اس دی پیوند کرانی چاہیے مثل کہاوت جگے
تائبؔ طالب نوشاہی وچ آپے نام دھرایا — گلہ شکایت جاہلاں فقراں کیوں توں کھول سنایا
سید فقیر اللہ شاہ ہادی بدوملہی والے — دنیا جانے فیض اونہاں دا عالی ولی کمالے
محمد اعظم قبلہ عالی میروالی جانی — کامل اکمل مفتی اعلیٰ عالم فیض رسانی

بعد اونہاں دے مرشد میرے یوسف مرد حقانی
طالب تائبؔ انہاں چوہاں دا وچ رضا ربانی

(*تحفۃ الفقرا*، ص ۱۸)

اپنے پیر صاحب بابو محمد یوسف مردانوی کی مدح میں لکھا ہے:

لڑ لگیاں دی رکھیں لاج پیرا ماہی مردانے دے سایاں وے
سن ٹبرے اج دوپہر ویلے دوڑی در تیرے اتے آیاں وے
دن حج دے حج دی ہے نیت ایس واسطے جلدی آیاں وے
تساں حج نوں حج بنا دتا بخش دتیاں کل خطایاں وے

Marfat.com

تیرے عشق نے سانوں بیمار کیتا اسیں آے ہاں لین شفایاں وے
نیت طرف مردانے شریف دی میں دوڑی کالے خطائیوں آیاں وے
تیری کھوہی تے جاں اساں غسل کیتا ہویاں اندر باہر صفایاں وے
قدم چُم کے روضے دی خاک دے میں پایاں قلب اندر روشنایاں وے
بعد دیر دے ویکھیا در تیرا ہن دور نہ کریں توں سایاں وے
تسیں لیو پچھان غریبنی نوں روز ازل دیاں لکیاں آیاں وے
تساں باہجھ نہیں آسرا کوئی میرا ، ایس واسطے میں در آیاں وے
باہجھ تساں دی دید دے عید کوئی نہیں ،نہیں طاقت سہن جدایاں وے
جس طرح یعقوب نے صبر کیتا باہجھ تساں دے اکھاں گوایاں وے
اوسے طرح دی وچ فراق تیرے باہجھ یوسف دے مثل گدایاں وے
جے اوہ یوسف کنعان چوں مصر آیا آن کیتیاں اوس بادشاہیاں وے
ایسی پائی سی شاہی اوس یوسفے نے بھیک آ منگی سب بھایاں وے
اوہ یوسف کنعانی توں یوسف مردانی گھٹ اوس توں نہیں توں سایاں وے
کریں ترس خدا دا واسطہ ای جان بجھ توں کسے دی جائیاں وے
اوہدا بیٹا یوسف میرا ویر یوسف اوسے طرح نے درد جدایاں وے
اوہنوں اکھیاں بخشیاں پت اوہدے مینوں کرو قبول نوشاہیاں وے
یوسف بھایاں دی خطا معاف کیتی بخش دینیاں تساں خطایاں وے
سبھناں عیش مانی مصر شہر اندر خوشی ہووے مردانے دفنایاں وے
ہووے پیر یوسف آپ پاس میرے ہوون قبر دے وچ روشنایاں وے
ایہ عاجز مہاجر غلام رسول دی بینتی اے ، مِٹ جان ایہ سب رسوایاں وے

(تحفۃ الفقرا، ص ۶۱)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۳۱۸-۳۱۷.

Marfat.com

تحسین

نام وسکونت کا پتا نہیں چل سکا۔ صاحب علم وفضل تھے۔ مولانا جان محمد نوشاہی رُکھاں والا کے مرید تھے۔ وہ حضرت شاہ صدر دیوان [مرید حضرت نوشہ گنج بخش] کی اولاد سے تھے۔

مولانا تحسین فارسی کے بہترین شاعر اور بدیہہ گو تھے۔ آپ نے مولانا جان محمد کو خط لکھا تو اسی وقت یہ غزل لکھ دی۔ تحریر فرماتے ہیں: ہنگام تسطیر غزلی کہ از سر خامہ سر بزد، این است:

ای کہ در فضل و بلاغت چون امام اعظمی — ختم شد بر ذات والای تو حرف مکرمی
گر چہ در چشمانِ مردم جملہ انسانند و لیک — درمیانِ مردمِ انسان تو عینِ مردمی
نیست در فضل وفواضل چون تو مخدومی دگر — می سزد این دہر گر پیشت گزیند خادمی
ہست جودت مایۂ اقبال بر بی دستگاہ — سایۂ فیضِ کفت ظلّ ہمای منعمی
ہر کہ در شوقت نمیرد زندگی بر وی حرام — وان کہ در یادت زید بادا نصیبش بیغمی

بر درت تحسینؔ بصد امید آمد رحمتی
تا بخدّامان این درگاہ سازد ہمدمی

مولانا تحسین سکھوں کے عہد [۱۲۱۶۔۱۲۶۶ھ/۱۸۰۱۔۱۸۵۰ء] میں ہوے ہیں۔

تنویر، شرق پور

ان کا نام صاحبزادہ سلامت علی، تخلص تنویر، والد کا نام میاں غلام نبی ولد میاں غلام محمد بن میاں کرم الٰہی نوشاہی، ساکن شرق پور، ضلع شیخوپورہ۔ ۹ رمضان ۱۳۵۱ھ/۶ جنوری ۱۹۳۳ء کو پیدا ہوے۔ میٹرک تک تعلیم ہے۔ بیعت طریقت حاجی الحرمین میاں حکیم نیک محمد نوشاہی سجادہ نشین درگاہ حضرت شاہ مراد شرقپوری سے ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بمقام شرق پور، ضلع شیخوپورہ، محلہ میاں ہرنی شاہ نوشاہی میں سکونت رکھتے ہیں۔

اردو زبان کے خوش گو شاعر ہیں۔ صاحبزادہ نور محمد نصرت* نوشاہی شرق پوری کی شادی ۵ جولائی ۱۹۵۴ء پر تنویر صاحب نے یہ سہرا نظم کر کے پیش کیا تھا۔

محبت کے پھول

چھپا ہے آج کوئی گلعذار سہرے میں — نگاہ الجھتی ہے بے اختیار سہرے میں

Marfat.com

چمک رہے ہیں جو سیمیں عذار سہرے میں ہر ایک تار ہوا زرنگار سہرے میں
سنا ہے مژدۂ شادی ، تو چپکے چپکے سے سمٹ کے آگئی اب کے بہار سہرے میں
بنے جو دلہا ہیں نصرت ہزار شانوں میں اسی لیے ہیں لگے چاند چار سہرے میں
بہار آئی چمن زار شاہ مرادی میں کہ ہرنی شاہ ہوے فیض بار سہرے میں
خدا گواہ کہ نوشہ کے جود عامی سے بنا ہوا ہے کوئی تاجدار سہرے میں
نہ کیوں خوشی ہو پدر ، مادر و برادر کو خوشی کا جلوہ ہے بے اختیار سہرے میں
ہے منزلت جو نہایت بلند شادی کی پروے سب گلِ عز و وقار سہرے ہیں
جمال روے حسیں کے اثر کا کیا کہنا کہ جو گہر ہے ہوا آبدار سہرے میں
ہے دو دلوں میں محبت کی پختگی کی دلیل گرہ گرہ کا ثبات و قرار سہرے میں
سعید وقت میں ہر دل کی ساری خوشیوں نے گرہ لگائی بڑی پائدار سہرے میں
اسی کے رنگ سے پیدا ہے زندگی کا سرور بہت ہی خوب ہے دیدار یار سہرے میں
بتا رہی ہے جہاں کو خوشی کی آزادی چمک رہی ہے جبیں تابدار سہرے میں
خدا کرے کہ مبارک ہو عہد آبادی وفا کا ہاتھ ہو الفت شعار سہرے میں

زہے نصیب کہ تنویرؔ آج دن آیا
نظر نے دیکھ لیا انتظار سہرے میں

(تحائف مسرت، ص۴)

تنویر صاحب کی نظموں کا ایک مجموعہ بادہ وجادہ شائع ہو چکا ہے۔

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج۳، ح۶، ص۱۲۵_۱۲۶.

ثنائی

آپ کا نام مولوی عبداللطیف، تخلص ثنائی تھا۔ خاندان نوشاہی میں یہ مرید بابا پیرے شاہ کے، وہ مرید بابا روڈے شاہ کے، وہ مرید سلطان میراں کے، وہ مرید میاں عبدالغفور کے، وہ مرید میاں غلام محمد کے، وہ مرید خواجہ بخت جمال جھنگی والا کے، وہ مرید شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی کے، وہ مرید حضرت نوشہ گنج بخش کے۔

Marfat.com

انہوں نے اردو [اور پنجابی سے مخلوط] زبان میں شجرہ شریف خاندان عالیہ قادری نوشاہی نظم کیا ہے، جو نامی پریس لاہور میں چھپا ہے۔ اس کا پہلا شعر یہ ہے:

یا الٰہی کرم کر دے سن ثنائی کی دعا
تیری رحمت جا بجا ہے تو قدیمی پیشوا

اس کے بعد چند اشعار بطور نمونہ لکھے جاتے ہیں:

کر آبادی نوشہ ہادی والیِ جن و بشر — گنج بخش فیض عالم لیجیو میری خبر
مئے باقی بن کے ساقی، بخش مجھ کو جام بھر — تیرے در پر سر جھکا کر اب گرا ہوں آن کر
ہادی سچیار عالی نفس ظالم سے چھڑا — تار دیجے، سار لیجے، در پہ تیرے ہوں کھڑا
وچ نوشہرے تخت تیرا بخت میرا کر بڑا — کرم کریو، دھیان دھریو، ہوں میں سجدے میں پڑا
حافظِ بخت جمال پیر کامل ذوالعلا — ایس دوارے آ پکارے بادشاہ ہو کر گدا
ہاں ترے محتاج بیٹھے، درس اپنا آ دکھا — السلام اے پیر میرے پار بیڑے کو لنگھا

جانی، دہلی

آپ کا نام مرزا جان علوی، تخلص جانی تھا۔ والد صاحب کا نام میرزا عبدالسبحان تھا۔ بن میرزا محمد امان بن شاہ بابا سلطان بن بابا خان بن امیر غلام محمد بن امیر محمد بن خواجہ رستم شاہ بن امیر کمال الدین جوانمرد۔ آپ کے والد ماجد اکبر بادشاہ کے حقیقی نواسہ تھے۔ باوجود شاہی منصب دار ہونے کے طریقۂ چشتیہ میں لوگوں کو مرید کرتے تھے۔ (معمولات مظہریہ)

آپ حضرت حاجی عبدالرحمٰن دہلوی کے مرید تھے، جو حضرت پیر محمد سچیار نوشہروی کے خلیفۂ ارجمند تھے۔ آپ پہلے اورنگزیب عالمگیر کے منصب دار تھے۔ پھر ملازمت ترک کر دی۔ مرزا مظہر جانجاناں شہید جو سلسلۂ نقشبندیہ میں مشہور بزرگ گذرے ہیں، وہ آپ ہی کے فرزند تھے۔ آپ نے ۱۱۲۷ھ/۱۷۱۵ء میں وفات پائی۔

فارسی میں شعر کہتے تھے۔ یہ شعر آپ کا ہے:

تنِ زارِ مرا الفت ز کلفت رستہ می سازد
کہ آتش مشتِ خارِ خشک را گلدستہ می سازد

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۳، ص ۲۱۔۲۵

Marfat.com

جَلاّ

ان کا نام و وطن معلوم نہیں ہو سکا۔ ایک مرتبہ حضرت نوشہ گنج بخش کے روضۂ اطہر میں فارسی کے یہ اشعار دیوار پر تحریر کر گئے:

الف اے قلم کلک زریں ، وے لعل بدخشان دُرّ فشان
مرقوم بکن . منظوم ثنا نوشاہ ھادی مخدوم جہان
آن ساقی شربت جام وصل وان باقی باللہ در ہر آن
وان دائم قائم زندہ دل در فوت و حیاتی ھم یکسان
مدد بدہد بمریدِ خود ، بنماید راہ نعیم جنان
وان گنج بخش گنجے بخشد اے جلاؔ ہست لقاء رحمان

(بیاض نوشاہی)

جمال، ضلع منٹگمری

نام و تخلص جمال۔ ضلع منٹگمری کے کسی گاؤں کا رہنے والا تھا۔ سائیں شمس علی غازی قلندر نوشاہی روشن شاہی ڈھلیانوی کا راسخ الاعتقاد مرید تھا۔

پنجابی میں شعر کہتا تھا۔ اپنے مرشد سائیں شمس علی کی مدح میں لکھا ہے:

شمس علی لجپال قلندر غازی شملیاں والا ہے
شان بیان کرے کی عاجز جس دا شان نرالا ہے

شوکت شان تجمل والا کامل پیر مکمل اعلا
سوہنے ورد مزمل والا مکھڑا بھولا بھالا ہے

شمس علی لجپال قلندر غازی شملیاں والا ہے

شمس علی شاہ مرد حقانی نوشہ پاک رحمان دا جانی
سوہنا مکھڑا نور نورانی جس دا مرتبہ اعلا ہے

شمس علی لجپال قلندر غازی شملیاں والا ہے

روشن دین دا راج دلارا باہو صاحب کی آنکھ کا تارا

Marfat.com

الٰہی بخش دا نور نظارہ ہار حمیلاں والا ہے
شمس علی لجپال قلندر غازی شملیاں والا ہے
امام الدین نے کرم کمایا نور محمد فیض پہنچایا
عجب نوشاہی سلسلہ آیا جگ وچ ہویا اجالا ہے
شمس علی لجپال قلندر غازی شملیاں والا ہے
کامل اکمل پیر نوشاہی انحد دی جس مرلی واہی
شمس ماہی نور الٰہی ہار میرا متوالا ہے
شمس علی لجپال قلندر غازی شملیاں والا ہے
جو کوئی اس دروازے آوے خالی مول کدی نہ جاوے
پاک جمال ماہی دا پاوے آپ ہادی رکھوالا ہے
شمس علی لجپال قلندر غازی شملیاں والا ہے

(دیوان اسرار توحید، ص ۷۸)

جھلی، ڈونگھے

اس کا نام محمد دین، تخلص جھلی، قوم ترکھان سے ہے۔ موضع ڈونگھے متصل خانقاہ ڈوگراں، ضلع شیخوپورہ میں رہتا ہے۔ نوشاہی خاندان کے ایک درویش جو موضع مرادے، ضلع شیخوپورہ کے رہنے والے تھے۔ ان کا مرید ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

پنجابی میں شعر کہتا ہے۔ اس کی ایک سی حرفی موسوم بہ طلب دیدمرشد پاک نوشاہ مطبع ضیا الاسلام، ربوہ میں چھپی ہے۔ چند شعر یہ ہیں:

الف اللہ دا حمد ہزاراں جند مال نبی توں واراں
پھیر لکھ درود ہزاراں پیا بھیجاں میں پل پل وے
دلا اٹھ مرادیں چل وے
تیری مشکل ہووے حل وے
ب بردہ نوشہ میں تیرا میتھے پا کرم دا پھیرا
دن رات تکاں راہ تیرا میں پلک نہ لاواں پل وے
دلا اٹھ مرادیں چل وے

Marfat.com

ت ترس کریں نوشہ لاڑے　　دن رات کراں میں ہاڑے
میرے دن غریب دے ماڑے　　کدیں واگ موڑیں میں دل وے
دلا اٹھ مرادیں چل وے

ذ ذکر کراں میں تیرے　　نوشہ دھمیں اٹھ سویرے
تیرے دوضدے چار چوفیرے　　میں طواف کراں پل پل وے
دلا اٹھ مرادیں چل وے

آخر میں ایک دوہڑہ میں اپنا پتا تحریر کیا ہے:

ایہ یاراں پیاریاں دوستاں نوں دساں پتا میں تھاں مکان والا
ضلع شیخوپورہ ، شہر خانقاہ ڈوگراں صاحب حاجی صاحب دیوان والا
سو میل پینڈا شہروں ہے میرا پنڈ ڈونگھے پل گزران والا
محمد دین ، ہے قوم ترکھان میری ، کلمہ پاک دا ورد کمان والا

دوسری سی حرفی نوشاہی ونگاں ہے، اس کا ایک شعر یہ ہے:

ع　عشق مینوں ونگاں سوہیاں دا منگاں نوشہ دے دربار ونگاں
کر ترس نوشہ میں غریبنی ہاں نام رب دے دیہ ادھار ونگاں
وینی پا ونگاں چھنکان سیاں پئی ویکھنی آں شکار ونگاں
تیرے بانجھ نوشہ جھلے کون جھلی نالے دان کرے رنگدار ونگاں

سی حرفی نوشاہی ونگاں خوشبودار پھل مصنف مستری دین محمد جھلی، حال [مقیم] خانقاہ ڈوگراں، ضلع شیخوپورہ کا ایک مطبوعہ نسخہ بخط کاتب علی محمد، محلہ محمد پورہ، خانقاہ ڈوگراں، بلا تاریخ، ۸ صفحات میں میرے پاس ہے۔ اس میں حرف ''ع'' کا شعر مندرجہ بالا شعر سے بالکل مختلف ہے، اس ایڈیشن میں حرف ''ع'' کا شعر حسب ذیل ہے۔

ع　عشق شعور نہ رہے اوتھے جتھے پاے نے آ چھنکار ونگاں
العشق نار دے سیک ڈاہڈے کیتا بھن کے رنگ وسار ونگاں
ونگاں دو جہاں مشہور ہویاں ہو کے نیزے دی نوک اسوار ونگاں
پہلے پور او جھلیے پار ہوسن جنہاں پایاں نے نال پیار ونگاں

Marfat.com

نوشاہی شعرا، ص ۴۱۳ میں محمد دین جھلی کے حالات میں ونگاں نوشاہی ص ۲ سے حروف الف، ب، ت، ث کے جو اشعار نقل کیے گئے ہیں اس میں حروف الف اور ب کے اشعار تو نوشاہی ونگاں کے مذکورہ بالا ایڈیشن کے مطابق ہیں، لیکن ت اور ث کے مندرجہ اشعار ہمارے پیش نظر ایڈیشن میں بالکل مختلف ہیں۔ اس سے یہ قیاس ہوتا ہے کہ مصنف نے اس سی حرفی کا ایک ایڈیشن ونگاں نوشاہی اور دوسرا ایڈیشن ترمیم کے ساتھ نوشاہی ونگاں خوشبودار پھل کے نام سے شائع کیا۔ دوسرے ایڈیشن سے چند مزید اشعار لکھے جاتے ہیں۔

خ خیر منگاں تیرے در توں وے ونگاں تیریاں دا وڈا چا نوشہ
ستے لیکھ نصیب غریب میرے، نظر کرم دے نال جگا نوشہ
میرا بھن وجود، تے چاہڑ بھٹی، سچے بیج دے وچ چا پا نوشہ
ونگاں تیریاں دا لگا جھل جھلی پھڑ بانہہ میری گل لا نوشہ

ق قدماں دے وچ حضور آیا کراں ونگاں دا پئی سوال نوشہ
اجے عمر چھوٹی، سر تے بودیاں نے، پیاں ونگاں نے میرے خیال نوشہ
وج گج تیرا میں تے سن آیاں کردا دان ونگاں لجپال نوشہ
ونگاں والیاں، والیاں ول گیاں، جھلی بانجھ ونگاں مندے حال نوشہ

(ص ۳، ۶)

چراغ، مہرانہ سندھواں

آپ کا اصلی نام قاضی چراغ دین حکیم، تخلص چراغ اور نظیر، ساکن مہرانہ سندھواں، تحصیل ڈسکہ، ضلع سیال کوٹ۔ آپ نوشاہی سلسلہ میں سید احمد شاہ کے مرید تھے، وہ مرید میاں نواب علی شاہ سندر پوری (م ۲ ربیع الاول ۱۳۲۳ھ/۸ مئی ۱۹۰۵ء) کے۔ آپ علم طب اور مسئلہ وحدۃ الوجود کے عالم تھے۔ ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء میں موجود تھے۔

پنجابی اور اردو زبان کے شاعر تھے۔ کہیں پورا نام استعمال کرتے ہیں، کہیں تخلص۔ ایک رسالہ بنام گلقند حقیقی، منشی محمد اسماعیل نوشاہی مہرانوی کی فرمائش سے ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء میں ہندوستان سٹیم پریس، لاہور سے چھپ کر شائع ہوا۔ جس میں دوسی حرفیاں اور ایک شجرہ شریف نوشاہی ہے۔

پہلی سی حرفی کا آخری شعر یہ ہے:

ی یار دا نقش نماز اندر ایہو عشق نماز حضور دی اے
سجدہ یار دے قدماں دے وچ ہووے ایہو اصل نماز منظور دی اے

Marfat.com

باجھوں یار نماز حضور ناہیں ایہو رسم نماز قصور دی اے
باجھ پیر دے عشق نماز ناہیں مہر ہووے جے رب غفور دی اے

دوسری سی حرفی کا پہلا شعر یہ ہے:

الف اللہ پھل چنبے دا مینوں اکھیں پیر وکھایا ھو
باطن والیاں اکھیں دے وچ ہر دم رہے سمایا ھو
جاں جاں گل مرتب ہوسی تیوں تیوں ہوگ سوایا ھو
پر باجھوں مرشد کامل یارو نہیں کسے ہتھ آیا ھو

شجرہ شریف کا ایک شعر یہ ہے:

طفیل حضرت نوشہ بہادر طفیل پیر محمد صاحب صابر [کذا]

نمونہ کلام پنجابی:

۱۔ پہلی سی حرفی کے دو شعر یہ ہیں:

ق قفل لگا کے کون بیٹھا قلعے حسن دے وچ سردار ہو کے
اگے رکھ مورچے اکھیاں دے سوہنا ویکھدا آپ سرکار ہو کے
چارے کوٹ وچ حکم چلا بیٹھا دتی دے وچ مختار ہو کے
مار جندرا میم دا چھپ بیٹھا نوشہ سیداں دا مختار ہو کے

ل لکھ مبارکاں دیہو سیتو نی میں رٹھڑا یار منا بیٹھی
اج رات سوہاگ دی بھاگ جاگے مہندی شگن والی ہتھیں لا بیٹھی
میری کلی امید دی اج کھلی رانجھے یار نوں انگ لا بیٹھی
ملیا وصل دا جام چراغ دینا پالا ہجر والا دلوں لاہ بیٹھی

۲۔ سی حرفی گلقند حقیقی کے دو اشعار یہ ہیں:

ز زبانی کرن وظیفے ہک رہزن بہتی تسبی ھو
ہک سرّی، ہک وچ خفی دے، ہک اخفیٰ دے کبی ھو
ہک ازہ وچ تالو پاڑن، ہک جلّیوں سر دردی ھو
پر سانوں مرشد چپ پڑھائی ایہہ کنجی تیرے در دی ھو

Marfat.com

ی یاری وچ نقص نہ رکھیں ہر دم وچ تصور ہو
غرق رہیں وچ اسم اللہ دے پاویں عین مصور ہو
وچ اندھیرے بجلی چمکے ویکھیں چند منور ہو
پرواہ نظیرا دوست ملیا ہوے دور تحیر ہو

نمونۂ کلام اردو:

شجرہ شریف خاندان نوشاہی بترتیب نزولی بنایا ہے۔۱۶۴ اشعار ہیں۔اس کی ابتدا اس طرح پر ہے:

صبا جلدی مدینے شہر جائیں مری یہ آرزو جا کر سنائیں
اگے روضے رسول اللہ پکاریں غلامِ ہند سے عرضاں گزاریں
رلایا عشق نے پردیس اندر لگاں پیکان عشقوں جگر اندر

حضرت نوشہ صاحب کے نام کا یہ شعر ہے:

طفیل حضرت نوشہ بہادر طفیل پیر محمد صاحب صابر

حضرت مصنفؒ نے اس شاعر کے حالات دو الگ الگ مقامات پر بذیل ''چراغ'' اور ''نظیر'' لکھے تھے، میں نے دونوں کو یک جا کر دیا ہے۔ نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۸، ص ۸۸۔ عارف نوشاہی

حاجی

آپ کا نام محمد حاجی، تخلص حاجی۔ والد ماجد کا نام مولانا محمد مظفر تھا۔ ابن میاں امان اللہ بن گل محمد بن محمد صدیق بن اعظم۔ خاندان فاروقی سے تھے اور مولوی محمد اشرف * منجری مصنف ''کنز الرحمت'' کے خاندان سے تھے۔ نوشاہی سلسلہ میں حضرت میاں غلام مرتضی نظام آبادی کے مرید تھے۔ منگل وار ۲۲ شوال ۱۲۶۸ھ/۱۹ اگست ۱۸۵۲ء کو وفات پائی۔

اردو زبان کے بہترین شاعر تھے۔ خاندان فقیر صاحبان لاہور، سادات بخاری سے تھے۔ مگر ان کے زمانہ میں مشہور ہو گیا کہ وہ پہلے حجام تھے، اب سید بن گئے ہیں۔ تو آپ نے ان کی ہجو مسدس کے طور پر لکھی۔ جس کے اکتیس بند ہیں۔ نمونۂ کلام کے طور پر دو بند پہلے اور دو بند آخری یہاں لکھے جاتے ہیں:

ہجو

ان دنوں میں عام سیّد بن گئے سب رذیل اقوام سیّد بن گئے

Marfat.com

سارے بدانجام سیّد بن گئے　　سینکڑوں گمنام سیّد بن گئے
ذات کے حجام سیّد بن گئے
یہ رذالی قوم لوگاں جن گئے

چھوڑ بیٹھے اس طرح کی بات کو　　مونڈ ڈالا اپنی سب عادات کو
اچھا بدلا اس نے اپنی ذات کو　　اپنی دے دے لڑکیاں سادات کو
ذات کے حجام سیّد بن گئے

گھر میں جب دولت کا آنا ہو گیا　　دور سارا تانا بانا ہو گیا
علم پڑھ کر نائی دانا ہو گیا　　اور چھوٹہ جب پرانا ہو گیا
ذات کے حجام سیّد بن گئے

اب تو اے حاجیؔ قلم اپنی کو تھام　　لکھ نہ اس بد ذات کا کاغذ پہ نام
جب تلک دنیا میں تا روزِ قیام　　مشتہر جگ میں رہے گا یہ کلام
ذات کے حجام سیّد بن گئے

(بیاض شائق رسولنگری)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۴، ص ۱۳۷۔۱۴۰

حاجی محمد، بہیڑ شریف

ان کا نام صوفی حاجی محمد ہے۔ موضع بہیڑ شریف، ڈاک خانہ تلونڈی، تحصیل چونیاں، ضلع لاہور میں رہتے ہیں۔ نوشاہی خاندان سے وابستہ ہیں۔ اپنے نام کے ساتھ ''حنفی نوشاہی قادری'' لکھتے ہیں۔ ان کے پیر کا نام شیخ محمد تھا، جو ڈھولن شریف کے رہنے والے تھے۔ [حاجی محمد] ۱۳۸۰ھ/۶۱-۱۹۶۰ میں موجود تھے۔

انہوں نے کتب ذیل تصنیف کی ہیں: ۱۔ معراج نامۂ اولیاء اللہ؛ ۲۔ مجموعۂ صوفیائے کرام؛ ۳۔ تعلیم روحی؛ ۴۔ افسانۂ علی اصغر و صغریٰ؛ ۵۔ قصۂ اہل ایمان یوسف؛ ۶۔ پنج تن پاک؛ ۷۔ وصال محمد باراں ماہ؛ ۸۔ پنج گنج شریعت و طریقت؛ ۹۔ نشان قیامت؛ ۱۰۔ صدیق اکبر بلال اصغر؛ ۱۱۔ منگیوا صغریٰ؛ ۱۲۔ تحفۃ الفقرا پنجابی نظم، یعنی مناظرہ پیر یوسف و مرید باز غہ بطور سوال و جواب۔

Marfat.com

تحفۃ الفقرا سے چند اشعار لکھے جاتے ہیں جو شاعر نے بطور وصیت لکھے ہیں:

پڑھنے والیاں صاحباں وچ خدمت عرض کرے غلام حضور ہے جی
رکھی آیت حدیث نہ نال اُس دے رکھے بیت سارے معمور ہے جی
نال آیت حدیث ثبوت کرنی جے کر ہے تساں دستور ہے جی
ویکھو تسی تصنیف کتاب ساڈی اصغر صغریٰ سارا نور و نور ہے جی
اس دے وچ قرآن حدیث ساری رکھی وچ نشان مذکور ہے جی
ذکر پیر مرید دیدار ربی نال آیت دے شامل ضرور ہے جی
کامل صدق یقین ہو جاے تساں اوہ عالماں نوں منظور ہے جی
ہر بیان دے نال میں آیت لکھی ہوئی تمثیل آمور ہے جی
حاجی محمد عاجز گنہگار بخشیں تیرا نام جناب غفور ہے جی
بناں پیر نہ رب رسول ملے بناں عالماں جیون مجہول ہے جی
جہڑا پیر کولوں مکھ موڑ جاوے جانو اوہ ہویا نامعقول ہے جی
بناں پیشوا دل نہ بندگی دا ہووے عمل ناہیں مقبول ہے جی
بناں رہبراں راہ نہ لبھدائی آوے سمجھ نہ وصل رسول ہے جی
لکھ پڑھو نماز تے کرو تجاں ، باہجھ پیر نہ دل مسرور ہے جی
لکھیا وچ قرآن دے رب سچے چاروں طرف رسول دا نور ہے جی
پکڑو پیر کوئی سمجھدار ہووے نیک مرد خوش خلق منظور ہے جی
مجاہدہ ، مشاہدہ ، مراقبہ جو ہوسی [اوہ] سب اظہار ظہور ہے جی
" مجموعہ صوفیاے کرام " یارو ساڈی بہت کتاب مشہور ہے جی
اس دے وچ مراقبہ خوب لکھیا پڑھنا اوس نوں یار ضرور ہے جی
حاجی محمدا دس نشان اپنا تیرا پنڈ کہڑا ، کتنا دور ہے جی
میری بہیڑ شریف ، ڈاک خانہ ورسلے گنج حضور ہے جی [کذا]
تحصیل چونیاں ، ضلع لاہور میرا ، آوے خط جے ہووے منظور ہے جی
پڑھنے سننے والیاں بخش اللہ تیرا نام رحیم غفور ہے جی

(ص ۴۲)

Marfat.com

حافظ، بُچّہ چیٹھہ

نام برخوردار، مشہور حافظ برخوردار، تخلص حافظ، قوم کلال یعنی گلگو سے تھے۔ (مجمع الصنایع بیاض خطی، ورق ۳۲ الف، مکتوبہ ۱۲۷۰ھ، مملوکہ حکیم محمد عالم حافظ آبادی)۔

آپ کے آباواجداد قصبہ بُچہ چیٹھہ کے قریب موضع مسلمانیاں میں رہتے تھے، [جو بھی] عالم و حافظ ہوتے چلے آے۔ عہدۂ قضا موروثی تھا۔ آپ کی پیدائش وہیں ۱۰۳۰ھ/۱۶۲۱ء میں ہوئی۔ (پنجابی شاعراں دا تذکرہ)۔ بچپن میں آپ کو والدین ''میاں بکھا'' کہہ کر بلاتے تھے۔ (الاعجاز، خطی، نسخہ الف ۱۳۸۳) (۱) آپ نے اپنے والد صاحب سے قرآن کریم حفظ کیا۔ پھر کیلیاں والا اور لاہور سے فارغ التحصیل ہوے اور اپنے علاقہ میں قاضی مقرر ہوے۔ چوراسی گاؤں آپ کے حلقۂ قضا میں تھے۔ آپ کا فتوٰی مقبول تھا۔ آپ کی بیعت طریقت شیخ الاسلام حضرت نوشہ گنج بخش سے تھی۔ آپ نے عہد عالمگیر کے آخری سالوں میں وفات پائی۔ مزار بچہ چیٹھہ (ضلع گوجران والا) میں گاؤں سے شمال مشرق کی طرف ایک میل کے فاصلے پر ہے۔ پہلے کچی قبر تھی۔ ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء میں چوہدری سردار احمد ضیا تحصیلدار، لاہور نے قبر پختہ بنوادی ہے۔ ساتھ ہی آپ کی اہلیہ بی بی ماہنی کا مزار ہے۔ دونوں مزار پختہ بن گئے ہیں۔

حافظ برخوردار پنجابی زبان کے قادرالکلام شاعر تھے۔ آپ کی شاعرانہ شہرت ۱۰۸۰ھ/ ۱۶۶۹ء میں ہوئی۔ متعدد عاشقوں کے قصے لکھے۔ مثلاً

۱۔ قصہ سسی پنوں: آپ نے شاہ مراد ساکن موضع گھنیاں دھوتھڑاں کے اشعار سنے تو یہ قصہ اس طرز پر بنایا۔ اس طرح شروع ہوتا ہے:

خالق خلقت ساز کے رب کیڈ اٹھاے بھار — پیدا کیتا نور تھیں خاص محمد یار
ایتھے اوتھے اوس دا کلمہ نال اقرار — کم نہیں تیرا حافظا قدرت دا کریں شمار
سسی پنوں ہوت دی گل کہہ کہہ گئی گئے — کتھے شاہ مراد دے بیت تازے کن پئے
پھڑ نفس چڑھایا غیر تے دل تے رکھ لئے — رُدھے حافظ نفس دے اٹھ ایس خیال پئے

۲۔ قصہ یوسف زلیخا: یہ قصہ نواب جعفر خان کے ایماء پر ۱۰۹۰ھ/۱۶۷۹ء میں نظم کیا۔ گھوڑا، جوڑا، ایک سو روپیہ نقد اور سات بیگھہ زمین انعام پایا۔ (فاضل پنجابی گائیڈ)

یہ قصہ اس طرح شروع ہوتا ہے:

Marfat.com

اللہ واحد خالق رازق روزی دیون ہارا　　دائم ہوسی اوہو آہا دنیا جھوٹھ پسارا
حمد ثنائیں رب نوں آکھاں سب توں اول ایہی　　سخن کلام بجھ کر یہو مومن تاں رب تم کریہی

ظاہر آکھ عشق دا قصہ حافظؔ برخوردارا　　چوداں طبق ہوئی روشنائی جاں کیتا عشق پسارا
آہی وحدت واحد والی دھندوکار غبارا　　جاں عشقوں شعلہ ظاہر ہویا دھمیں رین اندھارا

ختم کتاب

پس رحمت رب دی کر تکیہ حافظؔ برخوردارا　　برکت کلمے نام محمد امت دا چھٹکارا

تاریخ اختتام

قصہ جوڑ مرتب کیتا برخوردار وچارے　　جاں نوّے سال ہزاروں اتے کامل گذرے سارے

۳۔ *قصہ مرزا صاحباں*: یہ ۱۱۰۶ھ/۱۶۹۴ء میں نظم کیا۔ اس کے متعلق میاں جان محمد ساکن لویرے اپنے *قصہ مرزا صاحباں* میں لکھتا ہے:

یاراں سے چھ ورھیاں ہجرت سن پچھان
ایہ قصہ صاحباں کھرل دا حافظ لکھیا جان

آپ کا قصۂ *مرزا صاحباں* اس طرح شروع ہوتا ہے:

اوڑک ہووے اوہ کجھ جو بھاوے کرتار　　اوہ قلم ورھی کس پھیرنی جو لکھی آپ جبار
بھن دیون تدبیرنوں جاں چشماں ہوون چار　　نینیں وگن ناوکاں ونجن گذر دوبار
اوتھے ڈٹھا پاس کھلوتیاں حافظؔ برخوردار　　جے عشق بھلیرا پاتنی کسے نہ چاہڑے پار
بھر بھر بیڑے ڈوبدا ادھکڑے وچکار　　ربا رکھیں عشق مجازیوں روہنی گھت نہ یار

آپ بے نماز لوگوں کو قرضہ نہیں دیتے تھے۔ آپ کے گاؤں میں قوم چٹھہ آباد تھے۔ ان کے متعلق کہا ہے:

ماہوڑیندی آ حافظاؔ انہاں چٹھیاں نوں قرض نہ دیہ
جنہاں بھیاں قرض خدائے دا تینوں دیسن کھیہ

آپ کے گاؤں مسلمانیاں کے لوگ آپ کو تکلیف پہنچایا کرتے تھے۔ آپ نے ان الفاظ میں بددعا کی:

اُچا پیل جھاٹواں ڈھاب کھلی للہا
اِہ جان دیاں مسلمانیاں حافظ دے کی بھا

Marfat.com

بدیہہ گوئی: ایک مرتبہ آپ لاہور گئے۔ کسی نے وطن و مقام پوچھا تو آپ نے فی البدیہہ یہ جواب دیا:

نُچے مُڈھ اک کوٹلی ، اوہدے کول گراں
مسلمانیاں لوک آکھدے اوتھے حافظؔ دی تھاں

[آپ کی] تعریف کرنے والے [شعراء اور تذکرہ نویس]:

۱۔ حافظ برخوردار را انجھا ساکن تخت ہزارہ وستی شاہاں والی نے کتاب قصۂ یوسف زلیخا پنجابی میں خاتمہ کے اندر شاعروں کی تعریف کرتے ہوے حافظ برخوردار بُچہ والے کے متعلق کہا ہے:

حافظ برخوردارے کوئی شعرے وچ نہ ثانی
اوس عالم کیتا راضی سارا چنگی کر مہمانی

۲۔ میاں جان محمد ساکن لویرے، ضلع گوجران والا اپنے قصۂ مرزا صاحباں میں آپ کے متعلق لکھا ہے:

یارو حافظ تال برابری شاعر کرن نادان
جس نوں مجلس ہووے خضر دی ، لقمہ دیس لقمان
جیوں کیتا سی پاک شیراز نوں حافظ غیب لسان
تیوں حافظ مسلمانیوں کیتا بجھ مسلمان

۳۔ میاں احمد یار نوشاہی ساکن مرالہ، ضلع گجرات نے اپنے قصۂ یوسف زلیخا میں کہا ہے:

ستھرا شعر نہ حافظ جیسا تول پورا اس ہٹی
اگلیاں پچھلیاں شاعراں دی ایس ویلے گھسوٹی

۴۔ ڈاکٹر موہن سنگھ آپ کے متعلق لکھتے ہیں:

''آپ کی بولی سادہ ٹھیٹھ، بیان شاعرانہ، تشبیہوں استعاروں سے بھرپور، فارسی اور ہندی کا اثر زیادہ۔ وزن کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ اور روانی قابلِ تعریف ہے۔''

۵۔ پروفیسر بشیر احمد صدیقی، فاضل پنجابی گائیڈ، ص ۶۴۸ میں لکھتے ہیں:

''آپ کی پیدائش شاہ جہاں کے زمانہ کی ہے لیکن کلام کی شہرت عالمگیر کے زمانہ میں ہوئی۔''

۶۔ انور مختار صدیقی ماہنامہ ساقی، دہلی، مئی ۱۹۴۱ء، ص ۵۰ میں لکھتے ہیں:

''آپ علوم متداولہ سے خاص طور پر واقف تھے۔''

۷۔ اردو انسائیکلو پیڈیا نیا ایڈیشن [فیروز سنز، لاہور] ۱۳۸۸ھ/۱۹۶۸ء۔ ص ۲۹۲ میں لکھا ہے:

Marfat.com

''برخوردار حافظ ...آپ کی شاعری میں انفرادیت پائی جاتی ہے۔انہوں نے اپنے قصوں میں عام بول چال کے علاوہ مذہبی معلومات بھی خوب فراہم کی ہیں۔''

جن لوگوں نے آپ کی قوم رانجھا لکھی ہے، اور فقہ کی کتاب *انواع* کو آپ سے منسوب کیا ہے، وہ غلط ہے۔وہ حافظ برخوردار الگ تھے، تخت ہزارہ وستی شاہاں والی کے رہنے والے تھے۔

کہا جاتا ہے کہ سید وارث شاہ ولد قطب شاہ جنڈیالوی جن کا قصۂ ہیر رانجھا بہت مشہور ہے وہ حافظ برخوردار بُچہ والے کے شاگرد تھے۔اور شعر گوئی کا شوق بھی ان کو حافظ صاحب کی وراثت میں ملا ہے۔

ا۔ *شریف التواریخ*، جلد سوم، حصہ اول، ص ۸۹ میں مصنف حافظ برخوردار بُچہ والا کے حالات میں لکھتے ہیں:
''مرزا احمد بیگ لاہوری نے اپنے رسالہ *الاعجاز* میں حضرت نوشہ صاحب کے خواص یاروں میں آپ کا نام ''میاں بکھا'' لکھا ہے۔مزید تفصیل نہیں دی۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا میں آپ کا نام اسی قدر مشہور ہوگا، جب مرتبۂ کمال علمی کو پہنچے تو پورا نام حافظ برخوردار مشہور ہوا۔'' مرزا احمد بیگ کا رسالہ ۱۱۰۷ھ میں تصنیف ہوا ہے، اس زمانے میں احمد بیگ لاہوری کا حافظ برخوردار جیسے مشہور شاعر کو میاں بکھا لکھنا قرین قیاس معلوم نہیں ہوتا۔ممکن ہے میاں بکھا نامی کوئی اور گمنام شخص ہو۔عارف نوشاہی

حامد، گمٹالہ

آپ کا اصلی نام حامد شاہ، تخلص حامد۔گمٹالہ، ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔علمِ دین اور طب میں خاصی مہارت رکھتے تھے۔نوشاہی سلسلہ میں آپ کی بیعت حضرت میاں محمد فاضل سندر پوری سے تھی۔آپ نے ۱۳۴۳ھ میں حاجی پیر نواب علی سجادہ نشین نوشہروی کی سرپرستی میں گمٹالہ سے ماہنامہ *القادر نوشاہی* جاری کیا۔اس کے مدیر آپ ہی تھے۔اچھے اچھے مضامین شائع کرتے تھے۔سال وفات معلوم نہیں ہو سکا۔

ذی علم ہستی تھے۔اردو زبان میں شعر بھی کہتے تھے۔یہ شعر ان کے ہیں:

دعا

یا رب تو اپنا شاکر و حامد بنا مجھے — شب زندہ دار، راکع و ساجد بنا مجھے
لبریز میرے دل میں ہو بس خوف آخرت — دنیا کی لذتوں سے، وہ زاہد بنا مجھے
مٹ جاؤں رہ کے معبد بیت الحرام میں — بس اب تو یا رحیم وہ عابد بنا مجھے

Marfat.com

باقی رہے نہ قصد کسی کا سوائے حق　　مقصود خاص دل کا وہ قاصد بنا مجھے

رکھ مجھ کو تو محبِ محبانِ یا ودود

اپنے حبیب پاک کا حامدؔ بنا مجھے

(ماہنامہ *القادر نوشاہی*، رمضان ۱۳۴۳ھ، ص ۸)

محرم ۱۳۴۴ھ/۱۹۲۵ء میں میاں محمد اسلم ولد حاجی پیر نواب علی نوشہروی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا، جس کا نام محمد اختر رکھا گیا۔ اس کی مبارک باد حامد صاحب نے یہ لکھی۔

مبارک باد

خوشی دائم تمہارے گھر مبارک ہو مبارک ہو　　یہ بزم تہنیت اختر مبارک ہو مبارک ہو

دیا حق نے تمہیں پوتا تمنا جس کی تھی دل میں　　رہے ظلِ خدا اس پر مبارک ہو مبارک ہو

ہمیشہ پرورش پائے وہ ولیوں کی دعاؤں میں　　شہِ جیلاں رہے یاور مبارک ہو مبارک ہو

تمہیں اے پیر نوابی دکھایا دن خدا نے یہ　　ولادت محمد اختر مبارک ہو مبارک ہو

رہیں یہ شاد و خرم دائماً اس دورِ ہستی میں　　محمد اسلم و اختر مبارک ہو مبارک ہو

بہت اچھا ہوا حق نے دکھایا دن مبارک یہ　　نہ کیوں یہ شور ہو گھر گھر مبارک ہو مبارک ہو

الٰہی شاد ہوں آباد ہوں یہ دین و دنیا میں　　نواب و اسلم و اختر مبارک ہو مبارک ہو

شہِ جیلاں ، سخی ، نوشہ ، محمد پیر سچیاری　　معین ہر دم رہیں سر پر مبارک ہو مبارک ہو

مسرت ، شادمانی ، تندرستی ، دولت و حشمت　　کھڑی ہر دم رہیں در پر مبارک ہو مبارک ہو

عدو پامال ہوں ، خوشحال ہوں یہ باغ عالم میں　　بحق حیدر صفدر مبارک ہو مبارک ہو

ہوں ساری مشکلیں آسان ، مرادیں دل کی بر آویں　　بحق آل پیغمبر مبارک ہو مبارک ہو

دعائے حامدؔ خستہ میں یا رب تو اجابت دے　　طفیل احمد سرور مبارک ہو مبارک ہو

در سچیار پر حامدؔ ہے چشمہ فیض کا جاری

وہیں لے چل تو القادر مبارک ہو مبارک ہو

(ماہنامہ *القادر نوشاہی*، گمعالہ، محرم ۱۳۴۴ھ، ص ۳۱)

نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۸، ص ۹۹

Marfat.com

حبیب، بھائی خان

آپ کا نام حبیب شاہ، تخلص حبیب، سادات بخاری سے ہیں۔ موضع بھائی خان، تحصیل گوجر خان [ضلع راول پنڈی] میں سکونت رکھتے ہیں۔ نوجوان، تعلیم یافتہ ہیں۔ صاحبزادہ سید ہادی حسین بن سید ملک شاہ نوشاہی سجادہ نشین سنگھوئی شریف، ضلع جہلم کے مرید ہیں۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہیں۔

پنجابی کے بہترین شاعر ہیں۔ آپ کی ایک سی حرفی مع وصال نامہ چھپی ہوئی ہے۔

نمونۂ کلام:

نوشہ پیر دا پیر ہے پیر نوری سخی پیر سلیمان بھلوال وچ ہے
پل وچ رہڑدیاں نوں بنے لا دیندا اتنی ہمت اس سخی لجپال وچ ہے
قلب روشن توں ہر گل معلوم کردا مخفی روشنی روشن جمال وچ ہے
صدقہ خاک بھلوال حبیبؔ نوں دیہ جوہر سخن جو فقر دے حال وچ ہے

نوشہ پیر بیشک دستگیر میرا جس دے قدماں نوں بحرِ چناب چُمے
روضہ پیر دا مرکز عرفان دا اے دو نشان سورج تے مہتاب چمے
ہند، سندھ، بنگال، کشمیر، سرحد، جس دے پیراں دی خاک پنجاب چُمے
نوشہ پیر دے در دا حبیبؔ سائل چنبا گُل، گُل لالہ، عناب چُمے

میں تے قدم سرکار دے نپ لیساں بیشک ہوسی سوال منظور اک دن
کمی کجھ نہیں نوشہ دے میخانے پیساں جام تے آسی سرور اک دن
میری جان، ایمان، قرآن نوشہ سد لین گے پاس حضور اک دن
درِ نوشہ دا سائل حبیبؔ بن جا مالا مال کر دیسی ضرور اک دن

ح حاذق زمانیاں ساریاں دا نوشہ لعل نوری آبدار آیا
چہرہ بدر منیر سرکار دا اے گنج فقر دا مالک سرکار آیا
غفلت نیند تھیں کیتا بیدار آ کے ظلمت شب دے وچ چمکار آیا
گنج بخش حبیبؔ سرکار نوشہ اساں ڈبدیاں نوں لان پار آیا

Marfat.com

ف فجر ویلے ہتھ بنھ کے تے نوشہ نوشہ میں کھڑی پکار دی آں
کدی گھِن ساراں میں طلب گاراں بانہواں نپ لے میں دکھیار دی آں
لویں سار میری ، کریں نہ دیری ، نہ میں اُرار جوگی ، نہ میں پار دی آں
کسے پُچھیا آکھ حبیبؔ دیساں خادم سچے میں ہادی سرکار دی آں

اے باد صبا اک گل منیں جاویں اوتھے جہڑا دیس پیاریاں دا
لب سڑک لویں دربار اُچا جہڑا چشمہ ہے نور چمکاریاں دا
کر کے سیس نیواں ہتھ جوڑ آکھیں مرشد حال مندا کرماں ماریاں دا
شاہ سلطان حبیبؔ نوں پہنچ جلدی غوطے روح کھاندا دلوں ہاریاں دا

سید حبیب شاہ نے اپنے پیر صاحب سید ہادی حسین صاحب کی وفات پر ان کا وصال نامہ لکھا، جو اکیس بند ہیں۔ دو بند یہاں لکھے جاتے ہیں:

خ خادماں نوں روندے چھوڑ ٹر گئے کردے طالب پئے آہ و فغان قبلہ
تساں باجھ شوق گلستان سڑیا لوکی کوکدے کوک ہجران قبلہ
گیائیں مان تروڑ نترانیاں دا میری جان ایمان قرآن قبلہ
سد لے ساجد حبیبؔ نوں پاس اپنے ، روح تڑفدا نکلدی جان قبلہ

خبراں ملک کوہ قاف گیاں ہادی پیر دا اج وصال ہویا
میں تاں لکھاں امیداں ساں رکھ بیٹھی مولا ایہ کی ستم کمال ہویا
سینہ چاک وچ ہجر جدائیاں دے رو رو اکھیاں تھیں نیر حال ہویا
وارث جنت فردوس حبیبؔ کیتا میرا پیر سوہنا باجمال ہویا

(ص ۱۵)

حسن، رن مل

اصلی نام سید محمد حسن، تخلص حسن تھا۔ والد کا نام بَنے شاہ عرف مستی شاہ ولد سید شیر شاہ تھا۔ حضرت نوشہ صاحب کے چھوٹے بیٹے کی اولاد سے تھے۔ موضع رن مل، ضلع گجرات (ا) میں پیدا ہوے۔ مختصر سا علم رکھتے تھے۔ ۲۸ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ/۱۹۴۵ء کو فوت ہوے۔

Marfat.com

شعر کا شوق رکھتے تھے۔ فارسی، اردو اور پنجابی میں اشعار کہتے تھے (۲)۔

۱۔ اب یہ گاؤں ضلع منڈی بہاءالدین کی حدود میں آ گیا ہے۔

۲۔ ان کا نمونۂ کلام *تحائف اصفیا* میں موجود ہے، مگر تمام کا تمام مہمل ہے۔ حضرت شرافت نوشاہی نے ان کے حالات میں ایک جملہ ''لیکن ان کا کلام عروضی، لغوی، معنوی طور پر پُر اغلاط ہوتا تھا'' لکھ کر کاٹ دیا ہے اور نمونۂ کلام کے طور پر فارسی کے گیارہ اور اردو کے آٹھ اشعار درج کیے ہیں، وہ مہمل ہونے کی وجہ سے میں نے حذف کر دیے ہیں۔ نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۲، ص ۱۲۸۰۔۱۲۸۴۔ ° عارف نوشاہی

حسن، مہرانہ سندھواں

آپ کا نام قاضی حسن دین، تخلص حسن۔ مہرانہ سندھواں، تحصیل ڈسکہ، ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے اور نوشاہی خاندان میں مرید تھے۔ انہوں نے کتاب *گلدستۂ صوفیاں المعروف قصہ مرزا صاحباں*' لکھ کر شائع کیا۔ اس کے خاتمہ پر سید بوٹے شاہ ولد سید عمر بخش نوشاہی برخورداری ساہنپالوی (م ۱۳۶۹ھ) اور صاحبزادہ محمد اسلم ولد میاں نواب علی نوشاہی نوشہروی اور میاں محمد فاضل ولد میاں نواب علی نوشاہی سندریوری سے تصدیقی دستخط بھی کرائے۔

اس قصہ میں حضرت نوشہ صاحب کا مع درویشوں اور خلیفوں کے شہر کھیوا کا سفر کرنا اس طرح لکھتے ہیں:

اودھر حضرت نوشہ صاحب نوں ہوئی حب کمال — کریئے سیر تمامی بار دا سب درویشاں نوں لے نال
چلن کل درویش ہمراہ سب جو صاحب نیک خصال — لیئے خبر مریداں طالباں پہلوں کھیوے خان سیال
حضرت حاجی نوشہ گنج بخش ہوے پالکی دے اسوار — چلے سب درویش ہمراہ سن نعرے اللہ ھو دے مار
نالے ہوندا ذکر اللہ دا نال شتری دا کھڑکار — ٹریا لشکر وانگ رسول دے بنھ صفاں جماعتاں وار
آیا ویلا ظہر نماز دا نوشہ پہنچے اک میدان — پیاں نظر کھیوے دیاں ٹاہلیاں جیویں جھلدے سبز نشان
اگوں خلقت آئی لین نوں سب مرید سیال جوان — پہلاں قدمیں نوشہ صاحب دی لگا مرزا کھرل پچھان
پھڑ پاوا پالکی نوشہ صاحب دا میاں مرزا خان نواب — تن بوسے دتے اوس نوں مرزے نے نال تعظیم آداب
حضرت دے کھبے پاسے پالکی مرزا اتریا دوڑ شتاب — پچھے سب فقیر تے صوفیا جمکن چہرے وانگ مہتاب
حضرت آے کھیوے شہر وچ ہور نالے سب فقرا — وچ حویلیاں خان بلند دے سب ڈیرے کیتے جا

Marfat.com

سب لوگ تمامی شہر دے اتے خلقت ہم ہما　　آئی کرن زیارت پیر دی نالے نذراں کرن ادا

(گلدستۂ صوفیاں، ص ۴۴)

حسن شاہ، نارووال

آپ کا اصلی نام سید خورشید الحسن شاہ، مشہور نام حسن شاہ، لقب کملی والا۔ آپ سادات عظام سے ہیں۔ والد صاحب کا اسم گرامی سید شہسوار شمس ہے۔ آپ کی ولادت ۱۶ محرم ۱۳۲۴ھ/۱۳ مارچ ۱۹۰۶ء کو بمقام ہردوروال، تحصیل بٹالہ، ضلع گورداسپور ہوئی۔ پرائمری تک تعلیم پائی۔ تیرہ سال کی عمر تھی کہ والد بزرگوار کا انتقال ہوگیا۔ بیعت طریقت انہی سے کی تھی۔ ۱۳۴۲ھ میں نفلی روزے رکھنے شروع کیے اور صفر ۱۳۶۰ھ تک رکھے اور فیض روحانی سے فائز المرام ہوئے۔ آج کل ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں محلہ چوکھنڈی، نارووال میں سکونت رکھتے ہیں۔ صاحب عبادت وریاضت، روشن چہرہ ہیں۔

شاہ صاحب خود صاحب علم وعلم دوست ہیں۔ رمضان ۱۳۵۶ھ میں محلہ شریف پورہ، امرتسر سے ماہنامہ *شمس المشائخ* جاری کیا تھا، جواب نارووال سے شائع ہوتا ہے اور اب تک دینی خدمات انجام دے رہا ہے(۱)۔

شاہ صاحب پنجابی زبان میں شعر بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ ایک نظم مسدس بنام ''جھوک عالی دربار دی'' ماہنامہ *شمس المشائخ* نارووال، اگست ۱۹۷۷ء میں شائع ہوچکی ہے۔ اس کے بہتر بند ہیں، ان میں سے چند لکھے جاتے ہیں۔

مطلع

حمد ہمیشہ آکھاں پروردگار دی　　مالک تے خالق سب دے پالنہار دی
سچا ہے رازق نہیں جا انکار دی　　روزی پوچاوے سب مومن کفار دی
جھوک لگی ہے سب نوں عالی دربار دی
کملی شریف حضرت شہسوار دی

نام سوہنا عبدالقادر سید جیلانی اے　　ایہو بغداد والا پیر نورانی اے
خاندان قادری سب توں لاثانی اے　　منگدے امداد سارے غوث سرکار دی
جھوک لگی ہے سب نوں عالی دربار دی

Marfat.com

حاجی محمد نوشہ پیر جو مشہور نیں　　پیری تے فقیری والے چرچے دور دور نیں
اوہ وی ہوے قادری تے نور علیٰ نور نیں　　قادری نوشاہی جماعت ہے سرکار دی
جھوک لگی ہے سب نوں عالی دربار دی

نوشہ گنج بخش لقب جگ مشہور ہے　　سلسلہ ہے قادری نور علیٰ نور ہے
شوق ہے محباں تائیں نیڑے چاہے دور ہے　　کردے نے نصیباں والے حاضری دربار دی
جھوک لگی ہے سب نوں عالی دربار دی

صاحبزادے دو تے خلیفے بائی ہوے نے　　قادری نوشاہی پُہتے پیر بھائی ہوے نے
دیوان غنیمت والے بھی نوشاہی ہوے نے　　شرع دی ہدایت ہے تعلیم سرکار دی
جھوک لگی ہے سب نوں عالی دربار دی

اینہاں دے مریداں دے مرید بے بہانے　　عابد تے زاہد کئی صوفی باصفا نے
حضرت گل محمد اک مرد باخدا نے　　بہتی دنیا نام بابا گلو شاہ پکار دی
جھوک لگی ہے سب نوں عالی دربار دی

آخری اشعار:

جدی تے قدیمی پنڈ ہردو روال جی　　سن سنتالی بعد ڈیرہ نارووال جی
پیر دستگیر دا ہے فیض کمال جی　　ہر ماہ یارہویں شریف سرکار جی
جھوک لگی ہے سب نوں عالی دربار دی

خورشید الحسن نام تے مشہور حسنؔ شاہ جی　　محباں پیر بھائیاں دے چشم براہ جی
اللہ کریم اگے خیر دعا جی　　قائم رہے حب سدا آل اطہار دی
جھوک لگی ہے سب نوں عالی دربار دی

ا۔ حضرت سید خورشید الحسن المعروف حسنؔ شاہ صاحب بروز جمعرات بعد نماز فجر ۱۵ شعبان ۱۴۰۱ھ/۱۸ جون ۱۹۸۱ء کو وصال فرما گئے۔ انہوں نے ۱۹۷۲ء میں فریضۂ حج بھی ادا کیا تھا۔ ان کے ایک ہی فرزند سید مظہر الحسن عرف چن پیر تھے جو ان کے سجادہ نشین ہوے۔ ان کی دستار بندی حضرت شرافت نوشاہی نے کی۔ بہت خوش شکل، باشرع، مودب اور نارووال کے عظیم سیاسی راہنما تھے۔ تین بار اپنے حلقے سے صوبائی اسمبلی پنجاب کے نمائندے منتخب ہوے۔ وہ بھی بروز جمعرات ۲۹ صفر ۱۴۱۴ھ/۱۹ اگست ۱۹۹۳ء کو وفات پا گئے۔ ان کے ایک فرزند سید اظہر الحسن

Marfat.com

صاحب ہیں جوان کے سجادہ نشین ہیں۔ان کی ولادت ۱۰ جمادی الاول ۱۳۹۱ھ/۴ جولائی ۱۹۷۱ء کو ہوئی۔ بی۔اے تک تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔اللہ تعالی ان کی عمر اور علم میں برکت اور وسعت عطا فرمائے۔آمین

(خط بنام خضر نوشاہی از سید اظہر الحسن، مکتوبہ ۲ دسمبر ۱۹۹۷ء)

نیز دیکھیے : *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۱۰، ص ۱۴

حسین، جلال پور بھٹیاں

آپ کا نام محمد حسین، تخلص حسین۔والد ماجد کا نام امیر بخش بن قاضی عظیم الدین تھا۔طریقت میں نوشاہی خاندان کے منتسبین سے تھے۔صاحب علم وفضل تھے۔

مولانا محمد حسین تاریخ گو بھی تھے۔چنانچہ

(۱)

حافظ جمال اللہ ساکن کیلیاں والا، ضلع گوجران والا کی یہ تاریخ کہی:

زہی حافظ جمال اللہ سحر خوان — کہ نورش بود چون خورشید رخشاں

جہان تاریک شد بعد از وفاتش — بگو تاریخ او '' خورشید پنہاں ''

۱۲۲۸

(۲)

قاضی غلام قادر کی تاریخ وفات لکھی:

قاضی غلام قادر مثلش نزاد مادر

از سالہای ہجری رفتہ بسال '' لاغر ''

۱۲۳۱

(منقول از حاشیۂ بیاض *مجمع الصنائع* قلمی، ورق ۵۷)

[ان کے ہاتھ سے لکھا ہوا *مجمع الصنائع* کا ایک قلمی نسخہ موجود ہے۔] ترقیمہ *مجمع الصنائع*: '' کتبت ھذا الرسالۃ المیمونۃ المسمی بمجمع الصنائع بالتاریخ ہفتم ماہ جمادی الاول ۱۲۷۰ھ۔فقیر حقیر پر تقصیر محمد حسین ابن میاں صاحب امیر بخش بن قاضی عظیم الدین بروز دوشنبہ بوقت جمعہ پیشین در مسجد خود تحریر یافت در قصبہ جلال پور بھٹیاں''۔

Marfat.com

حسین، گاجر گولہ

آپ کا نام محمد حسین، تخلص حسین، والد ماجد کا نام حافظ عبداللہ بن شیخ ابوالحسن مبارک بن شیخ محمود تھا۔ قوم کھوکھر سے تھے۔ آبا و اجداد سے فضیلت علم موروثی رکھتے تھے۔ آبائی وطن سوئیاں والا، ضلع گوجران والا تھا۔ ابھی کم سن ہی تھے کہ والد صاحب کی وفات ہوگئی۔ میاں لال شاہ ولد شاہ غریب نوشاہی ساکن گاجر گولا نے آپ کی تربیت کی، علم پڑھایا، فن کتابت سکھایا۔ پھر اپنی بیٹی سے شادی کر دی اور اپنے حلقۂ بیعت میں داخل کیا۔

بچپن میں آپ ایک دیوار پر کھیل رہے تھے کہ گر پڑے، دایاں ہاتھ ٹوٹ گیا۔ آپ نے بائیں ہاتھ سے کتابت سیکھی اور اسی ہاتھ سے خوش خط لکھتے تھے۔ کچھ عرصہ کیلیاں والا میں بھی رہے۔ ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء میں وفات پائی۔

آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتب ذیل آپ کی اولاد کے پاس موجود ہیں: ۱۔ *سبحۃ الابرار* از جامی، مکتوبہ ۱۱۷۹ھ؛ ۲۔ *مجمع الصنائع* از نظام الدین احمد، مکتوبہ ۱۱۹۷ھ؛ ۳۔ *حمائل شریف*، مکتوبہ ۱۲۱۲ھ؛ ۴۔ *تحفۃ الاحرار* از جامی؛ مکتوبہ ۱۲۱۶ھ؛ ۵۔ *گلستان* از سعدی، مکتوبہ ۱۲۱۶ھ؛ ۶۔ *دعائے گنج العرش*؛ ۷۔ *دعائے حرز یمانی*؛ ۸۔ *دعائے حزب البحر*۔

آپ عربی، فارسی، پنجابی کے بہترین اور قادر الکلام شاعر تھے۔ آپ کی تصانیف درج ذیل موجود ہیں: ۱۔ *مثنوی وقایع پنوں*، فارسی؛ ۲۔ *ذخیرۃ العجائب*، فارسی؛ ۳۔ *قصہ ہیر رانجھا*، پنجابی؛ ۴۔ *قصہ شیریں و خسرو و فرہاد*، پنجابی؛ ۵۔ *قصہ سوا نک*، پنجابی؛ ۶۔ *قصہ مچھر*، پنجابی؛ ۷۔ *قصہ پوڑی چٹھیاں*، [پنجابی]

نمونۂ کلام عربی:

گلستان سعدی کے ترقیمہ کے آخر میں یہ عربی شعر لکھا ہے:

یا ناظراً باللہ ارحم علی المصنف واستغفر لصاحبہ
واطلب لنفسك من خیر ترید بها من بعد ذٰلك غفراناً لکاتبہ

نمونۂ کلام فارسی:

آپ نے فارسی عروض میں یہ وزن خود ایجاد کیا(۱):

Marfat.com

متفاعیلن متفاعیلن متفاعیلن متفاعیلن

اور مثنوی وقایع پنوں اس بحر میں لکھی۔ سسی کی وفات کا واقعہ اس طرح لکھتے ہیں:

سبحان اللہ کہ یتیم سسی بے غسل و کفن کردند دفن
جہت آنکہ بشرع شہیدان را حاجت نبود با غسل و کفن
نے شہر بھنبور ، نہ کیچ آنجا ، نے گور ، نہ گورستانِ وطن
تھل گشت قرار مزار سسی چون کرب بلاے حسین و حسن

پنجابی نمونۂ کلام:

قصہ ہیر رانجھا پہلی سی حرفی میں رانجھا اور ہیر کے سوال جواب میں:

الف اُٹھ کے آپ سمہال مجھیں رانجھا چلیا لاہ جنجال ہیرے
ایہ لے گھِن مجھیں نالے گھن بھورا گھر اپنا رکھ سمہال ہیرے
نت کھیڑیاں نال ہے چت تیرا نہیوں رانجھے دی طرف خیال ہیرے
کیہی مہیں دی ڈگر حسینؑ اساں بھٹھ نال بے قدراں دے جال ہیرے
ب بال کے بھاہ پریم والی مجھیں چھیڑ ، نہ رُٹھڑا جاہ رانجھا
جائیں دس کے دوس گناہ کوئی کسے کوڑ کیتو بدراہ رانجھا
رَل ہسئے دسئے پلک کوئی نہیں بھلک دا کجھ وساہ رانجھا
میں تے ہیر حسینؑ جاگیر تیری کیتا رب رسول گواہ رانجھا

دوسری سی حرفی میں والدہ اور ہیر کے سوال جواب:

الف آ ہیرے گھِن مت میری وَت وَت آکھے تینوں ما دھیا
چِت چا چکا اُس چاک ولوں ، چوچک باپ کولوں شرما دھیا
کھیڑے مڈھ قدیم دے ساک ساڈے چھڈ چاک نتھاویں دانا دھیا
جتھے ساک نہ سَین کوسین ہووے کہیا وانگ حسینؑ حیا دھیا
ب بس ماے متیں دس ناہیں اساں سمجھ لیا تیری رس ماے
کیہے ول کرینی اے کنڈ میری کسے نال حدیث دے دس ماے

Marfat.com

رانجھے جان دے وچ مکان کیتا رہیا جی ناہیں میرے وس ماے
ماہی نال حسینؑ فقیر ہوساں تیرے کھیڑیاں دے سر بھَس ماے

(فیض محمد شاہی، ج۲، ص۱۱۳۱)

قصہ شیریں وخسرو وفرہاد کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:

آکھ حسینا سمجھ کے دل وچ رب دھیا وحدت دے بیان وچ قصہ آکھ سنا
جیوں مطلب توحید دا سارا کریں ادا اول تھیں لے ٹوریئے آخر کھڑ پہنچا

اوراس کا اختتام اس طرح ہے:

مینوں آس تیری دا آسرا ہور نہ ماناں مول توہیں مان نمانیاں توہیں پاک رسول
برکت حسن حسین دی برکت زوج بتول دین دنی دی آرزو کرے حسینؑ وصول

قصہ سوانک میں سے یہ تین مصرعے ملے ہیں۔سوانک کہتا ہے:

موچی پوندے کد کے چھڈ کسب جولاہے
میں کوکاں سرور پیر تے جا توڑ نگاہے
پر تاہیں کھاہڑا چھڈسن جد کانبو ڈھاہے

(فیض محمد شاہی، ج۲، ص۱۱۲۷)

قصہ پوڑی چیٹھیاں اس طرح شروع ہوتا ہے:

قادر دی تقدیر دا کسے بھیت نہ پایا لا اُبالی درگاہ دا کجھ انت نہ آیا
آدم کڈھ بہشت تھیں وچ زمیں رُلایا چھے مہینے نوح نوں طوفان جھگایا
ابراہیم خلیل نوں وچ چخہ چڑھایا اسمعیل ذبیح نوں دھر چھری کوہایا
چالی سال یعقوب نوں وچھوڑا پایا یوسف جیہے چن نوں وچ کھوہ سٹایا
موسیٰ نوں کوہ طور تھیں منہ بھار سٹایا سٹ سلیماں تخت تھیں پیاں بھار جھوکایا
کیڑے گھت ایوب نوں پیا صبر ازمایا دھر کلوتر زکریا سنے رُکھ چرایا
یحییٰ دا سر کٹ کے وچ تھال رکھایا دند شریف رسول دا شہید کرایا
حسن حسین یزیدیاں کر ظلم کوہایا اوہ مٹے نہ نالوں دوستاں جنہاں عرشی سایا

Marfat.com

اسیں کون کمینے امتی کی ساڈا پایا

(فیض محمد شاہی، ج ۲، ص ۱۱۲۷)

۱۔ میر غلام علی آزاد بلگرامی (م ۱۲۰۰ھ) نے تذکرۂ *خزانۂ عامرہ*، ص ۱۵۴ میں مرزا عبدالقادر بیدل (م ۱۱۳۳ھ) کی غزلیات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بیدل نے بحر متدارک میں جسے رکض الخیل اور صوت الناقوس بھی کہتے ہیں اور اس میں سولہ رکن ہوتے ہیں، غزلیں کہی ہیں۔ مثال:

چہ بود سرو کار غلط سبقان ، در علم و عمل بہ فسانہ زدن
ز غرور دلایل بی خبری ، ہمہ تیر خطا بہ نشانہ زدن
اگرم بہ فلک طلبد ز زمین ، وگرم بہ زمین فگند ز فلک
بہ قبول اطاعتِ حکم قضا نتوان در عذر و بہانہ زدن

نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۴، ص ۱۴۱

حفیظ، جوکالیاں

اصلی نام مولوی محمد حفیظ، تخلص حفیظ، خاندان قریشی عباسی سے، قصبہ جوکالیاں کے رہنے والے تھے، جو ساہن پال شریف کے مضافات سے ہے۔ صاحبِ علم و عمل تھے۔ شیخ نظام الدین بن شیخ عطاء اللہ سلیمانی گھنگوالی (م ۱۲۹۳ھ/۱۸۷۶ء) کے ارادتمندوں سے تھے۔ ان کی وفات پر یہ قطعۂ تاریخ فارسی میں لکھا:

چون نظام الدین نوشاہی ازین دار الحزین — کرد رحلت بُرد رخت خویش در جنت برین
مرحبا صد مرحبا فرمود رضوان آنچنان — من چراغ ، افروختم بہر تو اے حق الیقین
الف را گر دور سازی از حروف ''من چراغ'' — بعد ازین تاریخ رحلت سالِ آنحضرت ببین
۱۲ ۹۳

حکیم، گوجران والا

نام جے سنگھ، تخلص حکیم۔ طب کے علم میں بہت ماہر تھا۔ سکونت شہر گوجران والا میں تھی۔ حضرت سید عمر بخش ولد سید محمد بخش نوشاہی رسولنگری کا مرید صادق الاعتقاد تھا۔ اس کی وفات ۱۳۰۵ھ/ ۱۸۸۸ء میں ہوئی۔

فارسی، اردو اور پنجابی کا قادر الکلام شاعر تھا۔ اپنے پیران طریقت کی مدح میں فارسی اور اردو

Marfat.com

میں طویل قصائد لکھے۔نمونۂ کلام یہ ہے۔

(۱)

قصیدہ بزبان فارسی اپنے دادامرشد حضرت سید فتح محمد نوشاہی رسولنگری کی مدح میں اکتالیس اشعار کا لکھا ہے،جس کے پہلے دس اشعار یہ ہیں:

ہزار منت و احسان بدرگہ یزدان　　کہ از کرم ز عدم زد رقم بہر دوجہان
چو خواست فخرِ جہان در جہان کند روشن　　وجود فتح محمد نمود در دوران
زہے وجود کہ از جود او ہزار وجود　　چو شاہدان چمن از صبا شود خندان
کلاہ مرتبۂ او ز آسمان بگذشت　　بصدق دل شدہ اقبال بندۂ درمان
مگس بسایۂ اقبالِ او ہما باشد　　سگِ درش ز سگِ ہفت مرد نیک روان
ہمیشہ بوسہ زند بر درش ز روے نیاز　　لب فلک بصد اخلاص و رتبۂ کیوان
زمانہ ناز کنان بر وجود مسعودش　　کہ چرخِ اسپ جہان را بہ او سپرد عنان
ہر آنکہ پیشِ درش بُرد مشکل خود را　　بلطف و رحمت خود ساخت زود تر آسان
کشاد سایۂ طوبیٰ ز فیض چون بزمین　　نماند نام ز حاتم بصفحۂ دوران
ازان بگرد زمین آسمان طواف گرفت　　کہ تا بخاک درش سجدہ ہا کند چو کہان

اور اس کا مقطع یہ ہے:

کہ تا بخاکِ درِ عمر بخش خاک شود　　بگشت طالب جے سنگھ بر درش قربان(۱)

(۲)

اپنے مرشد سید عمر بخش کی شان میں ۱۴۵ اشعار کا قصیدہ لکھا ہے،شروع اس طرح ہے:

بعد حمد ہادی مطلق پناہ بیکساں　　ہے مناقب پاک مرشد کا مرا مقصود جاں
نام نامی ہے مرے مرشد کا صاحب عمر بخش　　ہو جنہوں کی مہر سے حاصل حیات جاوداں
فخر ہے آدم کو ان سے ، مصطفیٰ کو ناز ہے　　مرتضی ممتاز ہے ان سے میانِ کاملاں
عالم بالا سے بالا ان کے در کا ہے غبار　　ان کی رحمت سے ہوزحمت دو جہاں کی تبشاں [کذا]
لے کے کیواں سے قمر تک اور ثوابت بے شمار　　کرتے ہیں طواف گرد آپ کے گھر کے عیاں
ہر دو عالم ان کے در پر ہیں کھڑے محتاج ہو　　ہیں ہمہ دل سے ثنا خواں آپ کے پیر و جواں

Marfat.com

آپ تو کیا آپ کے جو ہیں غلامانِ غلام — سرنگوں ہیں پیش ان کے عجز سے کروبیاں
دوجہاں کی بادشاہت کو کرے کب وہ پسند — ان کے در سے جو ہوا ہے ایک دن گدیہ ستاں

اس قصیدہ کے آخری دو شعر یہ ہیں:

نام سن سجدہ کیا سائل نے اور کہنے لگا — وہ جناب عمر بخش تاجدار دوجہاں
تا کہ ہوں ان کی عنایت سے دو عالم میں قبول — ان کے در پر کمتریں جے سنگھ ہے مثل سگاں (۲)

(۳)

[بائیس بند کی ایک اور نظم اپنے پیر کی مدح میں لکھی، جو اس طرح شروع ہوتی ہے:]

ہے ہمت بلند اگر آسمان میں — ہے عرش سربلند اگر دوجہان میں
گر آبِ جاں عزیز ہے کون و مکان میں — تیرے ہی لطف سے ہے سبھی عز و شان میں
عیسیٰ کو جب فلک نے کیا آسماں سوار — دیکھا فلک کا سجدہ زمیں کو ہے بار بار
پوچھا فلک سے کس کو ترا سجدہ آشکار — بولا کہ عمر بخش کے کوچہ پہ ہوں نثار
تیری ہی ذات پاک سے ہے نورِ اولیا — جبریل تیرے کوچہ پہ ہے دل سے مبتلا
رکھتے ہیں ترے سجدہ کو کونین سر جھکا — باشندگانِ عرش تری خاک پر فدا
مہتاب اور شمس ہیں تیرے کوچہ کے چراغ — آٹھوں بہشت تیری نظر سے ہیں باغ باغ
بدخواہ تیرے نام کا ہے سینہ داغ داغ — فرّ ہما غضب سے ترے شان بوم زاغ

اس کا مقطع یہ ہے:

جے سنگھ تیرے لطف کا امیدوار ہے — مدت سے اس کو آپ کے در پر قرار ہے
تیرے قدم کی خاک کا جاں سے نثار ہے — مثلِ زلیخا عمر سے وہ انتظار ہے (۳)

حکیم جے سنگھ نے کئی سی حرفیاں پنجابی زبان میں بھی لکھی ہیں۔ ان میں اپنا تخلص ''حکیم'' استعمال کیا ہے۔ سی حرفی اول کے ابتدائی اور آخری اشعار یہ ہیں:

الف اج آیا برہوں گج میتھے لتھی لج ، گیا سب بچ ماے
گئی عقل ، شعور ، حیا ، دانش ، رہی شرم نہ بھاوندی لج ماے
خفتن باوری پھراں بیہوش جھلی برہوں شور مچایا گج ماے
نام رب دے رحم تھیں رہے رانجھن ہیر وانگ ہوئی وہمن اج ماے

Marfat.com

ی یاد جس دی وچ ملک سارا حور مُلک سارے تارے چند میاں
حضرت عمر بخش، بخش سدا بخشش، جس توں ہے قربان ایہ جند میاں
عرش فرش حوراں سجدے وچ نیون ہوون شاہ گدا خور سند میاں
رام نگر(۴) دے وچ مقام بابا جے سنگھ سدا کمر بند میاں

دوسری سی حرفی کے دو شعر پہلا اور آخری یہ ہیں:

الف انتظاری دُکھ بھاری موتوں سخت ستاوے عرب سناوے
دنے رات بھر بات سجن بن آہیں نال وہاوے درد دکھاوے
گذری عمر زلیخا وانگوں یوسف مکھ وکھاوے درد مٹاوے
کہو حکیم جا متر سجن نوں نام نبی دے آوے موئی جواوے
ی یارا یاری واویلا جان لباں پر آئی شک نہ کائی
پایا درد وچھوڑے گھیرا برہوں دھوم مچائی ہوش ونجائی
بن تیرے نہیں میرا کوئی جانے سب لوکائی ما پیو بھائی
کہو حکیم جا متر سجن نوں بخشو نام الٰہی مٹے جدائی

۱۔ پورا قصیدہ شریف التواریخ، جلد دوم، ص ۶۰۸-۶۱۰ پر موجود ہے۔
۲۔ یہ پورا قصیدہ شریف التواریخ، جلد دوم، ص ۷۰۳-۷۰۴ پر موجود ہے۔
۳۔ پوری نظم شریف التواریخ، جلد دوم، ص ۷۰۵-۷۰۷ میں موجود ہے۔
۴۔ رام نگر کا موجودہ نام رسول نگر ہے۔
نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۷، ص ۶۷۔۷۱. عارف نوشاہی

حنیف عالم قریشی، کڑکن

موضع کڑکن [واہگہ]، ضلع شیخوپورہ کے باشندہ۔ ۱۳۶۰ھ/۱۹۴۱ء میں موجود تھے۔ اعلیٰ حضرت [سید غلام مصطفیٰ] نوشاہی کے مرید تھے۔

اردو میں شعر کہا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت نوشاہی وہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے خیر مقدم کے لیے یہ غزل کہی۔

Marfat.com

غزل

آج نوشاہی نے بخشا اپنے مسلک کو فروغ
اور عالم میں اجاگر کی چمک کر تابِ نور

مٹ نہیں سکتا یہ جوہر لوح ہستی سے کبھی
سلسلہ دائم رہے گا یونہی تا روزِ نشور

علم کے دریاؤں کا منبع ہے یہ، چشمہ ہے یہ
سب چمن اس آب سے سیراب ہوتا ہے ضرور

دانش و علم و تدبر اور اسرار حیات
سارے ان آثار کا اس انجمن میں ہے ظہور

شعر و نغمے لطف سے پر اور مضامیں خوب تر
گویا اس کے نام میں شہد و شکر کا ہے وفور

تا قیامت یاد اس کی دل سے مٹ سکتی نہیں
زیر مرقد بھی رہے شاید یہی کیف و سرور

یہ دعا ہے حشر تک یہ پھولتا پھلتا رہے
تا کہ خدمت کر سکے یونہی ادب کی دور دور

(فیض محمد شاہی، ج ۸، ص ۵۴۱)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، حصہ ۱۰، ص ۱۲۴-۱۲۵

حنیف، کوٹ مومن

آپ کا نام مولوی محمد حنیف، تخلص حنیف، والد صاحب کا نام حافظ محمد رفیق قاری بن مولوی حافظ محمد صدیق بن مولوی حافظ خدا یار بن حافظ عبد الرحیم بن حافظ خدا بخش، قوم زمیندار گوندل۔ آبا و اجداد سے کوٹ مومن، ضلع سرگودھا میں سکونت رکھتے تھے۔ علم و فضل موروثی پایا۔ امامت و خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ بیعت طریقت شیخ فیض احمد سلیمانی نوشاہی سجادہ نشین بھلوال شریف سے تھی۔

فارسی زبان میں شعر بھی کہتے۔ فنِ تاریخ گوئی میں بھی کمال رکھتے تھے۔ اپنے والد صاحب کی وفات (۲۶ ذیقعدہ ۱۳۴۱ھ) پر فارسی میں یہ قطعہ لکھا:

ز ما رحلت نمود آن شاہِ ذی شان
کہ ما را قبلۂ دنیا و دین بود

فریدی، بی حجابی، راست گوی
بعرفان و حقیقت دور بین بود

محمد آن رفیق علم قرآن
صفاتش سامعان را دل نشین بود

براتِ قسمتِ خود ہر کسی یافت
جہانی خرمنش را خوشہ چین بود

کلیدی بود اسرار ازل را
نقود گنج غیبی را امین بود

Marfat.com

بہ بحر غیب چون کشتی فرو برد
دلش "مشتاق صحبت" آن معین بود
۱۳ ۴۱

(شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۰، ص ۳۵)

حیات، ساہن پال شریف

آپ کا اسم گرامی حافظ محمد حیات، تخلص حیات، لقب ربانی، والد ماجد کا نام حضرت مولانا سید جمال اللہ فقیہ اعظم ابن مولانا سید حافظ برخوردار بحر العشق فرزند اکبر و سجادہ نشین شیخ الاسلام حضرت نوشہ گنج بخش قدس اسرارہم۔

آپ نے علوم متداولہ فقہ، حدیث، تفسیر، طب اور تصوف اپنے والد ماجد سے پڑھے۔ بیعت طریقت بھی انہی کے ہاتھ پر کی، اور اپنے عمِ بزرگ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی سے بھی کامل فیض پایا۔ اپنے والد صاحب کے بعد منصب سجادگی حضرت نوشاہ عالیجاہ آپ کو حاصل ہوا۔ اکتیس سال اس کے فرائض ادا کر کے ۱۱۷۳ھ/۱۷۶۰ء میں دنیا سے رحلت فرمائی۔ آپ کا مزار گورستان نوشاہیہ، ساہن پال شریف میں اپنے والد صاحب کے پاس غربی طرف ہے۔ آپ عالم، عامل اور فاضل کامل تھے۔

صاحب تصنیف و تالیف تھے۔ یہ [فارسی] کتابیں آپ سے ہیں: ۱۔ تذکرہ نوشاہی، تصنیف ۱۱۴۶ھ، بزرگانِ نوشاہیہ کے حالات؛ ۲۔ مجمع اللطائف، سوالات عجیبہ و جوابات غریبہ؛ ۳۔ شرح اسماء اربعین؛ ۴۔ حاشیہ شمائل النبی للترمذی؛ ۵۔ رسالہ سماع، جواز سماع میں؛ ۶۔ مناجات باری تعالیٰ، منظوم؛ ۷۔ مناجات رسالت مآب، منظوم؛ ۸۔ تولد نامۂ نبوی، منظوم؛ ۹۔ وفات نامۂ نبوی، منظوم؛ ۱۰۔ فریاد نامہ بجناب غوث اعظم، منظوم؛ ۱۱۔ فالنامہ، منظوم؛ ۱۲۔ ترویح القلوب۔ آپ کے متفرق کلام کو میں نے ۱۳۶۰ھ میں جمع کر کے مرتب کر کے اِس نام سے موسوم کیا ہے۔

آپ فارسی زبان کے قادر الکلام اور بہترین شاعر تھے۔ نمونۂ کلام یہ ہے:

(۱)

مناجات بحضرت رب العالمین

حمدت بگویم ہر زمان یا رب الٰہ العالمین ایاک نعبد ہر زمان یارب الٰہ العالمین

Marfat.com

فی کل امر نستعین اے مالک آن یوم دین — اهد الصراط الذین یارب الہ العالمین
کانعمت بر ذی جاہ را نی راہ ہر گمراہ را — کن دفع ہر بدخواہ را یا رب الہ العالمین
ہر لحظہ اللہ الصمد گویم ھو اللہ الاحد — در جملہ کارم المدد یا رب الہ العالمین
از یا عبادی اسرفوا من رحمتی لا تقنطوا — شد شاد خاطر مو بمو یا رب الہ العالمین
کن فضل اے رب الفلق از شر جملہ ما خلق — کن دفع از ما ہر قلق یا رب الہ العالمین
ارسلت رسلا بالھدی قد فاز من ھو اقتدی — قد ضل من ھو ارتدا یارب الہ العالمین
ارسلت للموسی عصا فرعونیان راشد بلا — با مومنان شد اعتلا یا رب الہ العالمین
گر شمس باشد، گر ضحیٰ ، گر قمر باشد اذا تلی — کردم بنفس خود جفا یا رب الہ العالمین
یا ربنا ربیتنی من صغرنا شببتنی — من جھلنا علمتنی یارب الہ العالمین
اے عالم ہر غیب را ، اے ساتر ہر عیب را — کن رحم حال شیب را یا رب الہ العالمین
اے خالقِ فُلکِ فلک ، اے مالکِ مُلکِ ملک — اے رازق مور وسمک یا رب الہ العالمین
در بحر عصیانم غرق از انفعالم پُرعرق — آہم گذشت از نہ طبق یا رب الہ العالمین
انت العلیم بحالنا انت السمیع لقالنا — انظر بفضلك بالنا یارب الہ العالمین
اے خالق ارض و سما ، اے فالق صبح و مسا — کن دفع از ما ہر بلا یا رب الہ العالمین
ہر کو بعشقت مست شد ، از ہستی خود پست شد — از ہستی تو ہست شد یا رب الہ العالمین
ہر عقل عاقل کاملی ، از کنہ ذاتت جاہلی — وی شوق تو در ہر دلی یا رب الہ العالمین

در دہ حیاتِ سرمدی ، کن بخش راہ احمدی
ما کان غیرك فی یدی یارب الہ العالمین

(۱۱۵۱ھ)

(۲)

مناجات حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ای روی تو شمس الضحی ، ای رحمۃ للعالمین — ای موی تو لیل سجی ، ای رحمۃ للعالمین
بودی نبی المرسلین ، بود آدم اندر ما و طین — اے سرور دنیا و دین ، ای رحمۃ للعالمین
بے میم احمد نام تو ، شد عرشِ اعظم بام تو — جبریل از خدام تو ، ای رحمۃ للعالمین

Marfat.com

اوٰحی و اسرٰی شاہدت ، طٰہٰ و یٰسٓ محمدت　　خود خود خدا شد حامدت ، ای رحمۃ للعالمین

(۳)

فریادنامہ بجناب حضرت غوث اعظم لکھا ہے، جو چھتیس اشعار ہیں۔ مطلع کے دو اشعار یہ ہیں:

ای شاہِ ملک معرفت ، فریاد رس ، فریاد رس　　ای ماہ فلکِ منقبت ، فریاد رس ، فریاد رس
ای غنچہ باغ احمدی ، ای سروِ بُستان سرمدی　　در مُلکِ عرفان سیدی ، فریاد رس ، فریاد رس

آخری دو اشعار یہ ہیں:

این سینہ ام بریان شدہ این چشم من گریان شدہ　　صد جوی خون جریان شدہ فریادرس ، فریادرس
آمد حیاتؔ پُر گنہ با نامہ ای کردہ سیہ　　چہ غمش اگر ہستی توشہ فریادرس ، فریادرس (۱)

(۴)

مناجات بجناب حضرت نوشہ گنج بخش۔ اس کے اڑتیس اشعار ہیں، پہلے دو شعر یہ ہیں:

ای ہادی راہ خدا یا پیر نوشہ گنج بخش　　وی حامی راہ خدا یا پیر نوشہ گنج بخش
ای گنج بخشا بخش کن از گنج فقرم ذرہ ای　　در دو جہان باشم غنا یا پیر نوشہ گنج بخش

آخری دو اشعار یہ ہیں:

بہر خدا فریاد رس جز تو ندارم ہیچ کس　　یادم توئی در ہر نفس یا پیر نوشہ گنج بخش
عاجز حیاتؔ بی نوا آمد بصدق و با صفا　　از گنج فقرم کن عطا یا پیر نوشہ گنج بخش

آپ تاریخ گو بھی تھے۔ مادۂ تاریخ نکالنے اور قطعہ تاریخ بنانے میں ذکی الطبع تھے۔

(۱)

وفات حضرت نوشہ گنج بخش (۱۰۶۴ھ)

رفت از عالم شہ دنیا و دین　　کرد روحش جانب بالا صعود
شیخ حاجی بن علاء الدین حسین　　خسرو مُلک ولایت کانِ جود
بہر ارشادِ مریدان مثلِ او　　در زمانِ او کسی دیگر نبود
سال تاریخ وصالش یافتم
" شیخ حاجی از ولی اللہ بود "
۱۰۶۴

Marfat.com

(۲)

قطعۂ تاریخ وفات سید محمد سعید ولد سید محمد ہاشم دریادل (۱۱۳۸ھ)

بیاد خدا بود در ظل بات　　دعائش مُحل از پی مشکلات
ز جود و کرم چشمۂ فیض بود　　بکون و مکان بر سرِ شش جہات
مدقق ، محقق ، معرف ، متین　　معظم ، مکرم ، مزیدالصفات
موید ، موحد ، محمد سعید　　مروج ، مروت ، بدارالنجات
بدل گفتم از سال وصلش بگفت　　" ز حاتم سخی بود " در ممکنات

۱۱ ۳ ۸

حیاتؔ این سخن گفت و دُر ہا بسفت
ز امداد ہادی خودست این نکات

(ترویح القلوب)

(۳)

قطعۂ تاریخ وفات حضرت سید جمال اللہ فقیہ اعظم (۱۱۴۲ھ)

از وفاتش بی سر و بی پا شدند
علم و کرم و فیض و فضل و فقر و صبر

یعنی ان کے سر اور پاؤں یعنی پہلا اور پچھلا حرف اتار دیں تو حروف ل، ر، ی، ض، ق، ب سے ۱۱۴۲ھ ظاہر ہوتا ہے۔

(۴)

آپ نے شرح نصاب الصبیان کی ۱۱۴۶ھ میں کتابت کی تو یہ غزل بطور دستخط نظم کی:

شرح نصاب صبیاں از فیض لایزال　　در روز پنجشنبہ شد رقم با کمال
از ہجرۃ النبی امّی ابطحی　　الف وصد و چہل شش بگذشت جملہ سال
چارم جمادی آخر آور تو در حساب　　بعد از نماز ظہر ، شنو از من این مقال
یا رب بکاتبی کہ گناہش ز حد فزونست　　از سحب کرم خویش بریزی مطر زلال

Marfat.com

یا رب زباب خویش بباب دگر مران　　فضلِ بکن بحالم ، کن دفع ہر وبال
یا رب مکن تو با ما کہ باوئیم مستحق　　کن آنچہ مستحق باولیٰ تو از فضال
ایمان بخش ما را در روز آخرین　　در روز حشر ساز منور رخ از جمال
یا رب ز فیض و فضل محمد بکن حیاتؔ
دل احقر کہ ہست پر از نکبت و ملال [کذا]

ا۔ پوری نظم شریف التواریخ ،جلد دوم،ص ۳۳-۲۳۲ پر موجود ہے۔
حضرت شرافت نوشاہی نے حافظ محمد حیات نوشاہی کی مفصل سوانح عمری حیات ربانی کے نام سے لکھی ہے جس کا مسودہ مصنف مرحوم کے کتب خانے میں موجود ہے۔ نیز دیکھیے : شریف التواریخ ، ج ۲،ص ۲۲۲_۲۳۸؛ ج ۳، ح ۳،ص ۲۲۲_۲۲۴- عارف نوشاہی

حیات،شرق پور

ان کا نام محمد حیات، تخلص حیات، کنیت ابوالخادم، والد کا نام میاں غلام رسول بن میاں علی محمد بن محمد عثمان بن حافظ سلیمان بن حافظ محمد حسین قصوری۔ شرق پور، ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوے۔ پہلے علم ظاہری کی تحصیل کی ، پھر اپنے حقیقی نانا میاں محمد الدین نوشاہی شرق پوری کی بیعت ہو کر اوراد قادری نوشاہی کی اجازت پائی۔ کچھ عرصہ جامع مسجد شرق پور کے خطیب رہے۔ کتاب گلزار نوشاہی ۱۳۴۵ھ/ ۲۷-۱۹۲۶ء میں تألیف کر کے شائع کی ۔ چند سال سے لاہور، کرشن نگر میں سکونت اختیار کی ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہیں (۱)۔

اردو اور پنجابی میں شعر کہتے ہیں۔ چند اشعار لکھے جاتے ہیں:

مدح حضرت سچیار پیر

ہیں بیکسوں کے والی سچیار پیر نوری　　پشتِ پناہِ عاجز سچیار پیر نوری
منظور ہے خدا کا ، مقبول کبریا کا　　دو جگ کا ہے سہارا سچیار پیر نوری
اے حق سروپ مولا واللہ فرق نہیں ہے　　آئینہ مصطفائی سچیار پیر نوری
بائی نفوس قدسی نظر کرم سے اپنے　　رہبر بنائے عالم سچیار پیر نوری
رتبہ کمال اعلیٰ حاصل ہوا ہے ان کو　　حامل لوائے نوشہ سچیار پیر نوری

Marfat.com

جو در پہ آیا سائل نومید ہو نکارا — لا تقنطوا سناوے سچیار پیر نوری
طالب جوحق کا آوے کردے وہ اک نظر سے — کل قطع ما سویٰ اللہ سچیار پیر نوری
در تیرے کا سائل حیاتؔ بے نوا ہے — دیں گے حیات ابدی سچیار پیر نوری

(گلزار نوشاہی، ص ۸۱)

میاں محمد بخش نوشاہی شرق پوری کی مدح میں لکھا ہے:

واقف راز خدا حضرت محمد بخش پیر — تھے مطیع مصطفیٰ حضرت محمد بخش پیر
تھا زباں پر جاری ہر دم ذکر ھو صبح و مسا — ورد کرتے تھے سدا حضرت محمد بخش پیر
تھا غریبوں کا ٹھکانہ آپ کی درگاہ پر — ہوتے تھے حاجت روا حضرت محمد بخش پیر
شیخ کامل کی توجہ سے ہوا ان پر اثر — محویت میں ہو گیا حضرت محمد بخش پیر

ہے امید حیاتؔ کو اس شاہ عالی ذات سے
دیں گے وہ اپنا لقا حضرت محمد بخش پیر

(ایضا، ص ۱۴۴)

اپنے نانا میاں محمد الدین کی تعریف میں لکھا ہے:

یا محمد دین صاحب تم مرے غمخوار ہو — دو جہاں میں ہو وسیلہ اور خدا کے یار ہو
ہے گدا مسکیں تمھارا اے مرے بندہ نواز — کر کرم بہر خدا ہر دم میرے دلدار ہو
آینہ حق نما چہرہ مبارک آپ کا — قرب مولا کا کرا دو تم مری سرکار ہو

فیض تیرے سے منور ہو گیا سارا جہاں
اس حیاتؔ بے نوا کو مدد شامل کار ہو

(ایضا، ص ۱۴۵)

اشعار بحق میاں پیر بخش دھولوی:

مطلع انوار ذاتی پیر بخش راہنما — مرحبا بولی خلائق جب دیکھا عدل با صفا
جد امجد پاک تھے اس عاجز حیاتؔ کے — اس لیے ذاکر ہوں ان کے نام کا صبح و مسا

(ایضا، ص ۱۵۳)

۱۔ ان کے حالات پر ایک کتابچہ مختصر حالات عالم شریعت رہبر طریقت درویش خوش صفات الحاج حضرت میاں

Marfat.com

محمد حیات صاحب نوشاہی، تحریر نصرت نوشاہی، شائع کردہ چوہدری بشارت علی نوشاہی، لاہور، ۱۶ صفحات موجود ہے۔ اس میں نصرت نوشاہی کی ایک اردو نظم اور گوہر نوشاہی کا ایک فارسی قطعۂ تاریخ بھی شامل ہے۔ مولوی محمد حیات کی وفات ۱۳ شوال ۱۴۰۳ھ / ۲۴ جولائی ۱۹۸۳ء کو لاہور میں ہوئی۔ آپ کا جسد خاکی شرقپور کے مشہور دربار حجرے والا کی ملحقہ مسجد کے حجرے میں دفن کیا گیا۔ نیز دیکھیے : *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۶، ص ۲۱۱-۲۱۲۔ عارف نوشاہی

حیاتیاں والا، رسول نگر

آپ کا نام محمد حیات تھا۔ مذہب شیعہ اختیار کیا تو حیات حسین نام رکھ لیا۔ ملنگانہ اطوار رکھتے تھے۔ اس لیے اپنا نام ''سائیں حیاتیاں والا'' مشہور کیا تھا۔ آپ کے والد کا نام بابا چنن شاہ ولد بابا صدقی شاہ تھا۔ حضرت سخی شاہ سلیمان نوری بھلوالی کی اولاد سے تھے۔ ۲۹ شعبان ۱۳۵۷ھ / ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو فوت ہوئے۔ گورستان پھلے شاہ، رسول نگر، ضلع گوجران والا میں مدفون ہوئے۔

استغاثہ بجناب سید عباس علمدار اردو میں مسدس لکھا بعض اشعار یہ ہیں:

اے نورِ چشم حیدر روتا ہوں تیرے در پر — میرے شرم کے سرور دکھ درد آ ے بر سر
سکھ چین دیجو جلدی تیرا ہوں میں گداگر — پلواؤ جام وحدت عاجز کو خوب بھر کر
مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر
عباس شاہ غازی مشکل مری تو حل کر

اس صاحب النبوۃ کی دیتا ہوں دہائی — جبریل جس کے در سے عزت ہے اپنی پائی
جس کی صفت میں ساری امّ الکتاب آئی — معراج پر بلا کر خود رمز ہے بتائی
مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر

یا مظہر العجائب کیوں دیر ہے لگائی — کالی گھٹا غموں کی مسکین پر ہے چھائی
رہبر میرے تمہیں ہو، کر جلد رہنمائی — عصیاں سے دل سیہ ہوں بخشو مجھے صفائی
مشکلی کشا کے فرزند حسنین کے برادر

یہ کل چودہ بند ہیں۔ آخری بند یہ ہے:

صاحب نصیب بچڑے دربار سے دلاو — سب مشکلات میری جلدی سے حل کراو
مانگے فقیر جو کچھ مولا ہمیں پہنچاو — دلدار میرا مجھ کو تا عمر لا ملاو
مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر

Marfat.com

یہ مناقب بنام تحفہ حل مشکلات مسیحی پریس، لاہور میں طبع ہوا۔

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۳۸۳_۱۳۹۱؛ ج ۳، ح ۷، ص ۸۱_۸۴

حیدر جنگ، لاہور

غالباً سکھوں کے عہد میں تھے۔ پنجابی زبان کے شاعر تھے۔ حضرت نوشاہ عالیجاہ کی مدح میں یہ نظم لکھی:

نوشہ نائب رسول دا منے جو سچیار — صحیح خلیفہ حق دا راہ وکھاون ہار
دَسّے یاد خدائے دی ہور نہ دَسّے کجھ — جنہاں منیا نوشہ پاک نوں لدھا اونہاں کجھ
نوشہ صاحب تیگ دا، نوشہ صاحب دیگ — اساں جاتا مرشد پاک نوں ہور جاتا خان نہ بیگ
نوشہ سچا بادشاہ نوشہ مرشد پاک — جنہاں مرشد پاک نہ منیاں منہ تنہاں دے خاک
نوشہ حاکم سچواں دتا حکم اللہ — اساں حکم نوشہ دا منیا ہوے خود بادشاہ
پاک دلاں تے لائیا سکہ نوشہ پاک — مولا یاد کرایا کیتا پاک بے باک
تاج شہانا بخشیا سچے شاہنشاہ — حکم چلایا جگت تے کیتا بے پرواہ
نوشہ سخی خدائے دا نوشہ پاک حبیب — نوشہ ولی اللہ دا خاوند نال قریب
پاک حضوری رب دا بندہ یادی خاص — رکھے آس اللہ دی ہور نہ کائی آس
نوشہ مرد درویش ہے، نوشہ مرد فقیر — نوشہ مرشد پیر ہے، نوشہ میرا میر
نوشہ ہادی حق دا، نوشہ صاحب تاج
حیدر جنگ پکاریا نوشہ دا سچا راج(۱)

۱۔ اس نظم کا ماٰخذ نہیں دیا گیا۔ غالباً یہ پنجاب یونیورسٹی، لاہور کی اسی قلمی بیاض *کشکولِ نوشاہیہ* (مخزونہ ذخیرۂ شیرانی نمبر ۶۲۲۳) سے نقل کی گئی ہے جس سے گنج شریف نقل کیا گیا تھا۔ کلام میں مماثلت قابلِ توجہ ہے۔ عارف نوشاہی

خاتوں، جلال آنہ

اصلی نام آسیہ خاتون، تخلص خاتوں [دختر رحمت خان]، اہلیہ مراد علی ولد کرم اللہ قوم بھنگسینہ کے، ساکن جلال آنہ، تحصیل حافظ آباد، ضلع گوجران والا۔ صاحبزادہ سید ممتاز احمد ولد سید کرم الٰہی نوشاہی برخورداری ساہن پالوی کی مریدہ ہے [سال بیعت ۱۹۷۱ء]۔ اہل عبادت ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں

Marfat.com

موجود ہے۔[حج بیت اللہ سے بھی مشرف ہو چکی ہے۔]

پنجابی میں اشعار کہتی ہے۔سی حرفیاں تین عدد اور باراں ماہ تین عدد اس کی زبان سے ہیں۔

نمونۂ کلام یہ ہے(۱):

کسے ہوری دوارے کیوں جاواں میرا کامل پیر نوشاہی اے
ایدھے در توں ہر شے ملدی اے ایسا فیض کمال الٰہی اے
ویکھ جلوے مست نگاہواں دے پے جھکدے نے سر شاہواں دے
پیا چن شرماوے مکھڑے توں ایسی صورت رب بنائی اے
کسے ہوری دوارے کیوں جاواں میرا کامل پیر نوشاہی اے
ہر مشکل نوں حل کر دیندے جدوں منگتے در تے آ بہندے
جھولی نال مراداں بھر دیندے لجپالاں دی ایہ روشنائی اے
کسے ہوری دوارے کیوں جاواں میرا کامل پیر نوشاہی اے
میرا پیر ممتاز احمد لا ثانی اے ، چن چمکیا صورت نورانی اے
جدوں ویکھ لیا سوہنے دلبر نوں میں حق دی ذات پہچانی اے
کسے ہوری دوارے کیوں جاواں میرا کامل پیر نوشاہی اے
جانے ہر کوئی ایس گھرانے نوں لجپال دے فیض خزانے نوں
اک خاتوں نہیں ہوئی دیوانی سیو ایتھے ہو گئی کل نکائی اے
کسے ہوری دوارے کیوں جاواں میرا کامل پیر نوشاہی اے

میرے نوشہ دی اے عالی شان ریساں کون کرے
ایدھی شان ودھائی اے سخی جوان ریساں کون کرے
سخی نال پیار بلایا مجلس وچ حضور پچایا
بیعت رسول اللہ دی کرایا نالے دتا نوشاہی دا دان ، ریساں کون کرے
میرے نوشہ دی اے عالی شان ریساں کون کرے
نوشہ پیر دا کل فقر نہانی سر تے تاج سو ہے سلطانی
چا تاریا پاک رحمان ریساں کون کرے

Marfat.com

میرے نوشہ دی اے عالی شان ریساں کون کرے
ڈیرہ ساہن پال شریف سو لایا ، ڈنکا دین دا آن وجایا
ساری دنیا تے نور پھیلایا دھماں پے گیاں زمین آسمان ریساں کون کرے
میرے نوشہ دی اے عالی شان ریساں کون کرے
نوشہ آیا بن کے دکھیاں دا سہارا ، پاک رسول اللہ دا پیارا
خاص نور علی دا تارا تاہیں پیا چمکدا اے جہان وچ
میرے نوشہ دی اے عالی شان ریساں کون کرے
عشق نوشہ دے دنیا ہے گھیری اگوں کی صحابی خاتوں ہے تیری
تیرے ممتاز احمد دی شان ہے اچیری تاہیں پئی جھکدی کل عوام
میرے نوشہ دی اے عالی شان ریساں کون کرے

ہے در حضرت نوشہ دا لکھاں منگتے آندے نے
پے چُم چُم کے قدم مبارک پے صدقے صدقے جاندے نے
ہے پیر سخی دے تارے نے تاہیں عرضاں کردے سارے نے
جیہڑے دُکھاں درداں مارے نے پے مشکل حل کراندے نے
ہے در حضرت نوشہ دا لکھاں منگتے آندے نے
میرا کامل نوشہ پیر سیو مینوں ایدھی ہر دم دھیر سیو
میں ویکھیا اک نگاہ نالوں پھڑ چوراں نوں قطب بناندے نے
ہے در حضرت نوشہ دا لکھاں منگتے آندے نے
جہڑا صدق یقینوں آیا ہے سائیں پھڑ کے گلے لایا ہے
ہے مُڈھوں دا سخی گھرانہ ہے ہر اک نوں فیض پہچاندا نے
ہے در حضرت نوشہ دا لکھاں منگتے آندے نے
جہڑا پیر ممتاز دا بیعت نہیں انہوں کرنی رب ہدایت نہیں
انہوں ہوندی کجھ ہدایت نہیں جیہڑا اس پاسوں کتراندا اے
ہے در حضرت نوشہ دا لکھاں منگتے آندے نے

Marfat.com

یا مولا ماریں مینوں ساہن پال دیاں گلیاں وچ
دِسے رنگ توحید دا میرے مرشد دیاں تلیاں وچ
اُچا شان میرے سوہنے پیر دا اے
عالی قدر بدر منیر دا اے ضامن ہویا میں حقیر دا اے
بیٹھے بھار گناہوں دا میرا چا تسلیاں وچ
یا مولا ماریں مینوں ساہن پال دیاں گلیاں وچ
نور نوشہ دا آن ظہور ہویا
گھر باوے کرم شاہ دے چانن لال ہویا
کھڑیا پُھل چنبے دیاں کلیاں وچ
یا مولا ماریں مینوں ساہن پال دیاں گلیاں وچ

ا۔ حضرت شرافت نوشاہی نے نمونۂ کلام کے لیے جگہ خالی رکھی تھی، خاتوں کا مندرجہ بالا کلام ۶ مارچ ۲۰۰۱ء کو بمقام ساہن پال اس کی زبان سے سن کر یہاں لکھا گیا۔ عارف نوشاہی

خادم، منصور والی

اس کا اصلی نام اللہ دتا، تخلص خادم ہے۔ والد کا نام علم دین ولد رمضان تھا۔ ابن پیر بخش بن اللہ بخش بن صاحب دین قوم تارڑ۔ لیکن آباواجداد سے پیشہ کفشد وزی کرتے تھے اور موضع منصور والی، تحصیل وزیر آباد میں سکونت تھی۔ وہیں ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۷۶ھ میں بعمر بتیس سال میرے ہاتھ پر بیعت کی۔ چند سال سے گوجران والا کے محلہ شاہین آباد میں چلا گیا ہے اور کسی کارخانہ میں منشی کا کام کرتا ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بعمر باون سال موجود ہے۔

میرے ایک مکتوب کے جواب میں اللہ دتا نے یہ منظوم خط بزبان پنجابی بھیجا:

پڑھ بسم اللہ، پڑھ بسم اللہ، ہتھ قلم نوں لاواں — ویکھ کے قدرت قادر والی میں بلہارے جاواں
نہ رو قلمے، لِکھ پروانہ، منہ سیاہی لا کے — پہلے لِکھ سلام علیکم قدمیں سیس نوا کے
اس تھاں خیر خیریت ساری کوئی نہ روگ بیماری — سبھناں یاراں اُپر حضرت ہیگا فضل غفاری
ہجر فراقوں تڑفن سارے لگی ہجر کٹاری — رو رو ویکھن رستہ ہر دم کدوں آوے اسواری

Marfat.com

دید تساڈی دا میں بھکھا لگی سخت بیماری
نین وچارے ونڈے ہندے چین ناک پل لیندے
میل ربا ہن مرشد ہادی ٹھنڈ کلیجے پوے
چٹھی بند تساڈی طرفوں دتی قاصد آ کے
پڑھ بسم اللہ چٹھی تائیں سینے نال لگایا
خبر بیماری سندی جس دم چٹھی اندر پائی
حرف حرف میں نال ادب دے پڑھیا وضو کر کے
صحت بخش خداوند میرے مرشد زادے تائیں
دکھڑے دور کریں یا مولا رحمت دا پا پھیرا
خادمؔ نوشہ دے خادم دا جوڑی جس نے کافی
جا چٹھیے توں ساڈی طرفوں ہو جا جلد روانہ

میں ول پھیرا پاؤ جھبدے یا حضرت اکواری
دیدے بھکھے ہر دم تڑپن صبر نہ مول کریندے
طوق زنجیر جدائی والا گل میرے چوں لوے
پڑھ بسم اللہ بند چٹھی دے کھولاں سینے لا کے
سد کے سجناں یاراں تائیں پڑھ مضمون سنایا
اوسے ویلے سبھناں یاراں حالت غم دی چھائی
حال حقیقت ظاہر ہوئی رکھیا کارڈ پڑھ کے
عاجز ہو در تیرے اتے منگاں نت دعائیں
سکھ وسائیں گھر مرشد دا نالے چار چوفیرا
غلطی اس وچ ہووے جو حضرت دینی اس دی معافی
جا دیویں میرے مرشد تائیں خادمؔ دا پروانہ

(جذبات عشق، حصہ دوم، ص ۱۱۰)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۱، ص ۲۰

خادم، راولپنڈی

اصلی نام برکت علی، تخلص خادم ہے۔ راولپنڈی میں سکونت رکھتا ہے۔ نوشاہی سلسلہ میں سید غلام رسول برق* کا مرید ہے(۱)۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

موضع ٹوپہ عثمان، ضلع گجرات میں برق جی اور میرے متعلق اس نے یہ دوہڑہ لکھا:

چک سواری دا ہویا چراغ روشن اج ٹوپیاں وچ سرکار تک لے
ساہن پال دی باغ بہار والا کھڑیا پھل شریف گلزار تک لے
گنج بخش دے ملک وچ لاے ڈیرے بیٹھے پیر دونویں ساندر بار تک لے
مشکل کل جہان دی حل خادمؔ اکھیں کھول کے عالی دربار تک لے

(جذبات عشق، ص ۱۸۱)

۱۔ سائیں برکت علی خادم صاحبزادہ ہادی حسین نوشاہی سنگھوئی والا کے مرید تھے۔ ۲۳ رمضان ۱۳۹۷ھ کو وفات

Marfat.com

پائی۔دیکھیے: *نوشاہی شعرا*، ص ۳۳۶.

خادم، چک ۱۵ وَن آر

اصلی نام سراج دین، تخلص خادم۔ والد کا نام عبداللہ، قوم ارائیں۔ اصلی وطن چک ۱۵ ون آر (1-R)، تحصیل اوکاڑہ، ضلع ساہیوال ہے۔ یہ سائیں نظر محمد عباسی نوشاہی ساکن نہراں والا، ضلع ساہیوال کا مرید ہے۔ آج کل سندھ چلا گیا ہے اور بقید حیات ہے۔

پنجابی زبان میں شعر کہتا ہے۔ یہ اشعار ذکر کلمہ طیبہ میں اس کے ہیں:

اول حمد ستار کیتا جس نے سنسار
ذکر کلمے دا چتار مومن مول نہ بُھلا

کہو لا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ

مِٹھی کلمے دی بولی پیا مومناں دی جھولی
بند کفر والے کھولی دیوے حق نوں پہنچا

کہو لا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ

راز پیر کولوں پائیں عمر ضائع نہ گنوائیں
میرا کامل نوشہ سائیں معنے دیوے اوہ سمجھا

کہو لا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ

نفیوں ہوویں اثباتی مار ویکھیں اندر جھاتی
پھیریں کلمے دی کاتی دیوے غیر نوں جلا

کہو لا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ

پچھلی راتیں کلمہ پڑھ وحدت والے کوچے وڑ
کسے غیر توں نہ ڈر ظاہر باطن بیٹھ الا

کہو لا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ

خنجر نفی دی چلا ہستی والی کندھ ڈھا
رمز پیر کولوں پا دیسی معنے بتلا

کہو لا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ

Marfat.com

لا دے جنگل ہوویں گم　　پوسی عرش بڑی دھم
بیلی کہسی قُـــم قُـــم　　ملسیں بوند جیوں دریا

کہو لا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ

بحر وحدت دا طغیانی　　کلمے باہجھ نہ پہنچے جانی
ونجھ الف دا پیر حقانی　　لا کے دیوے توڑ پہنچا

کہو لا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ

سراجدیؔن عرضاں کردا　　کلمے پاک دا ہوویں بردا
بھارا خوف ہے روز حشر دا　　بخشے رب رحیم لقا

کہو لا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ

(کشکول نوشاہیہ گلدستۂ نظریہ، ص ۳۶)

اس نے خاندان قادریہ نوشاہیہ کا شجرہ شریف نظم کیا ہے۔ ابتدا اس طرح پر ہے:

واحد ذات خداوند والی　　لیـــس کـمثلی شان نرالی
صفت جنیدی ہر پَتر ڈالی　　نقش نگار خدائی دا

بخش لقا ہمیشہ یارب صدقہ پیر نوشاہی دا

کـنـت کـنـزاً گنج نرالا　　والـضـحیٰ دا پہن دو شالا
انـــا احـــمـد بتلاون والا　　نام محمد ماہی دا

بخش لقا ہمیشہ یارب صدقہ پیر نوشاہی دا

سخی سلیماں نور الٰہی　　جس تھیں ہویا فقر نوشاہی
محمد حاجی نوشہ ماہی　　لاڑا فقر نوشاہی دا

بخش لقا ہمیشہ یارب صدقہ پیر نوشاہی دا

یا رب کرے سراج دعائیں　　میں پر اپنا فضل کمائیں
عشق سلامت توڑ پوچائیں　　سایہ مرشد ماہی دا

بخش لقا ہمیشہ یارب صدقہ پیر نوشاہی دا

(کشکول نوشاہیہ، ص ۱۱)

Marfat.com

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۹، ص ۱۵۹؛ ح ۱۰، ص ۹

خادم، جالندہر

اصلی نام محمد ایوب جالندہری، تخلص خادم ہے۔ سائیں عبدالرحمٰن کا مرید ہے۔ وہ مرید میاں محمد حسین کا، وہ مرید بابا محمد علی راولپنڈی والے کا، وہ مرید سید اکبر علی شاہ سنگھوئی والے کا۔

اس نے ایک شجرہ حضرات قادری نوشاہی نظم کر کے ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ/اپریل ۱۹۳۲ء میں ماڈل پریس، راول پنڈی صدر میں چھپوایا تھا۔ مطلع یہ ہے:

رب توں لائق حمد ثنائیں خالق رازق سبھناں تائیں
ظاہر باطن دا اوہ سائیں والی کل خلائق جان
یا رب مشکلاں کریں آسان

درمیان کا شعر یہ ہے:

حضرت ابو محمد نوشہ حاجی در تیرے پر نوبت باجی
دین نبی دائم ہے گاجی راہ فقر تم کیا بیان
یا رب مشکلاں کریں آسان

آخری شعر یہ ہے:

خادم عاجز نام ہے میرا وچ پنڈی دے پیر ہے میرا
بخشش اس دی کیتا پھیرا مقبول ہووے ایہ رب رحمان
یا رب مشکلاں کریں آسان

اپنا پتا اس طرح بیان کیا ہے:

پتا دیاں دربار دا سنیو نال دھیان
پُل دے اپروں اتر کے کیتوں پار پچھان
کھبے پاسے سڑک دے پکا ایہ نشان
روضہ خاص پچھان کے قدمیں وگو آن

Marfat.com

خادم، فتح پور

اس کا اصلی نام غلام مصطفیٰ، تخلص خادم ہے۔ موضع فتح پور چک ۴۳۴، ضلع لائل پور میں سکونت رکھتا ہے۔ سائیں غلام رسول اعظم نوشاہی کا مرید صادق ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

اپنے پیر صاحب کی تصنیف قصہ *مرزا صاحباں* کے خاتمہ پر اس نے ایک پنجابی نظم پیر صاحب کی تعریف میں لکھی ہے:

کرم کمایا اساں تے بلہی والے پیر — دیوا بالیا عشق دا فتح پور آن اخیر
چانن لایا نور دا غلام رسول فقیر — نظر مہر دی تکیا وجی آ شمشیر
نین دوگاڑا اوس دے کردے جان فقیر — طالب لکھاں اوس دے بڑے بڑے ہوے امیر
عرض گذاری بیٹھ کے مینوں ہجروں وجے تیر — طالب کر لو مجھ نوں میں ہاں پر تقصیر
اجازت لے ماں باپ دی سدیا گھر نوں پیر — اندر اپنے بیٹھ کے ہویا بیعت اخیر
توبہ کیتی بیٹھ کے معاف ہوئی تقصیر — ہویا طالب اعظم پیر دا جہڑا روشن بدر منیر

وچ ڈیرہ ساڈے پنڈ دے لایا نوشہ پیر
غلام مصطفیٰ دا ہاں خادم دستگیر

(*مرزا صاحباں*، ص ۸۱)

نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۸، ص ۳۴۴

خادم میراں، لاہور

والد کا نام مولوی محمد حیات* ولد میاں غلام رسول شرقپوری ہے۔ ۷ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ/۱۷ جولائی ۱۹۳۷ء کو پیدا ہوے۔ قرآن حکیم قاری عبدالحمید پانی پتی سے پڑھا۔ چشتیہ ہائی سکول کرشن نگر، لاہور سے ۱۹۵۴ء میں میٹرک پاس کیا اور ۱۹۵۵ء میں صوفی خورشید احمد چشتی سے فن کتابت سیکھا۔ سلسلۂ نوشاہی میں اپنے جدِ اعلیٰ خواجہ غوث محمد الدین نوشاہی شرقپوری کے مرید ہیں۔

نمونۂ کلام:

سلام بحضور نوشہ گنج بخش قدس سرہ

السلام اے نوشہء بزم صفا . السلام اے امتیاز اولیا

Marfat.com

السلام اے نوشہء عرش علی — السلام اے واقف سرّ الٰہ
السلام اے نوشہ حاجی گنج بخش — شاہ سلیماں قادری کا لاڈلا
السلام اے درّ تاج قادری — پیشوائے سلسلہ نوشاہیہ
السلام اے نور سادات علی — السلام اے معدن جود و سخا
السلام اے راہنمائے کاملاں — السلام اے مظہر نور خدا
السلام اے نورِ نورِ مصطفیٰ — السلام اے بوے شاہ مرتضی
السلام اے عارف رمز خفی — السلام اے وارث رنگ بقا
السلام اے عاصیوں کے مہرباں — صدقہء بائی (۲۲) نفوس قدسیہ

کن سلام خادم میراں قبول
از طفیل سلسلہ سچیاریہ

منقبت

جس وادی حسیں پہ خدا کا جمال ہے
کہتے ہیں کوہ طور ہے یا ساہن پال ہے
تکمیل عشق و مستی ہوتی ہے جس جگہ
اے عاشقو وہ میکدۂ حال و قال ہے
نسبت ہے اس مکان سے دونوں جہان کو
یہ فیض گنج بخش ہے اور با کمال ہے
سید شریف احمد آں پیر با طریقت
ہے صاحب سجادہ ، نوشہ کا لال ہے
خادم کا آستانہء عالی مقام سے
اک بار بس نگاہِ کرم کا سوال ہے

نیز دیکھیے : شریف التواریخ ، ج ۳، ح ۶، ص ۲۱۲

Marfat.com

خادمی

نام ومقام کا کچھ پتا نہیں۔ حضرت مولانا محمد اشرف فاروقی منجری مصنف کتاب کنز الرحمت نے جب ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء میں وفات پائی تو اس نے فارسی زبان میں یہ قطعہ تاریخ کہا:

محمد اشرف چون شمع پر نور بود در بزم نوشہی منظور
ہم چو پروانہ دیگری فقرا جان نثار و درین نبود قصور
کرد رحلت ازین جہان فانی خویش و بیگانہ گرد کرد ضرور
سالِ تاریخ خادمی پرسید
گفت با چشم تر "ارادہ حضور"
۱۲ ۲۵

(بیاض مولانا قتل احمد فاروقی)

خادمی تخلص کے ایک شاعر جو مولانا اشرف منجری کے ہم عصر اور ہم وطن تھے، حافظ نظام الدین ساکن کوٹ بھوانی داس ضلع گوجران والا ہیں۔ انہوں نے ۱۲۲۶ھ میں *انشاے خادمی* (فارسی) لکھی۔ ان کی دیگر فارسی تصانیف میں *انشاے خجستہ*، بہار نامہ، تجہنیر، شرح درود مستغاث، شرح یوسف وزلیخا جامی، مثنوی گل شکر، مطلع خادمی، مہدی نامہ، وام حق اور یوسف نامہ شامل ہیں۔ دیکھیے فہرست نسخہ ھای خطی فارسی موزۂ ملی پاکستان کراچی تألیف عارف نوشاہی، اسلام آباد، ۱۹۸۳ء، ص ۳۷۷-۳۷۸.

خاکی، لاہور

قوم میراثی سے ہے۔ خاکی تخلص کرتا ہے اور شاہدرہ میں رہتا ہے۔ پنجابی میں حضرت نوشہ گنج بخش کی مدح میں کافیاں کہی ہیں۔ ان میں سے دو یہاں لکھی جاتی ہیں۔

(۱)

میں تر گئی تر گئی لوکو نوشہ دے دوارے اُتے آ کے
سیو نی میری بگڑی بن گئی نوشہ نوشہ مونہوں کہہ کے
میں دنیا توں بوہتا روئی کرماں نال سہاگن ہوئی
نوشہ نے پھڑ لیاں باہوں اپنی زبانی مونہوں کہہ کے

Marfat.com

دیوا خوشی دا بلدا نہیں سی ہن مینوں کوئی جھلدا نہیں سی
سیو نی میں چنگی ہو گئی نوشہ دے دوارے اُتے آ کے
سنیو سنیو تسیں سیو ہن مینوں خاکی نہ کہیو
مارو نی مارو واجاں سیو نوشہ دی بردی مونہوں کہہ کے

(۲)

ہتھ بنھ کے میں کدوں دی کھلوتی یا نوشہ مینوں شام ہو گئی
مینوں کج لے کہندے نے نوشہ تیری میں باندی تیرے نام ہو گئی
جُگ جُگ جیون پالن ہارے شالا وسدے رہن دوارے
نوشہ نوشہ شہ میں کہندی کہندی نچ پئی ایہ چرچا سر عام ہو گئی
غوثاں قطباں تیری شادی رچائی ، دوروں دوروں دنیا آئی
میں آ کے دوارے نوشہ تیرے غلاماں دی غلام ہو گئی
سارے منگتے منتاں کردے اپنی ہتھیں جھولیاں بھردے
بیٹھا رہیا تیرے بوہے اُتے خاکی ایہ زندگی تمام ہو گئی

خاکی ، چک ۴۵

نام خوشی محمد، تخلص خاکی ہے۔ والد کا نام میاں مَسُّو ولد گاہیا بن پنجا بن مصری تھا۔ پیشہ نجاری کرتے ہیں۔اس کی بیعت میرے لڑکے سید ریاض الحسن ریاضت نوشاہی ساہنپالوی (۱) کے ساتھ ہے۔سکونت چک ۴۵، علاقہ بوسال، ضلع گجرات میں ہے۔۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

گاہ بگاہ پنجابی میں شعر کہتا ہے۔مکتوب ذیل اس نے ۸ رمضان ۱۳۷۳ھ/۱۲ مئی ۱۹۵۴ء کو میرے نام بھیجا تھا۔

بسم اللہ بسم اللہ کر کے لکھاں نام خدا دا — جس نے سرور عالم تائیں دتا شان زیادہ
میں پر کرم ہویا سرکاروں فضل خدا نے کیتا — حضرت نوشہ مرشد ملیا سن توں میرے میتا
کر کے یاد خداوند تائیں ہتھ قلم نوں لاواں — صفت ثنا اس ذات مقدس لکھ منظوری پاواں
اے قلمے کر ذکر الٰہی اٹھ کے سنج سویرے — مت رب سچا مہریں آوے پھیر کدے دن پھیرے
اے قلمے توں ہٹ نہ جاویں نہ کر ایڈیاں اڑیاں — لکھن دے غریب بندے نوں بچیئے قدمیں جھڑیاں

Marfat.com

چھیتی چھیتی پہنچیں اوتھے کر کے سفر تیاری
ہتھ بنھ اگے پیر شرافت عرض سوال سنائیں
پہلے کہیں سلام علیکم پیر شرافت تائیں
اتنا ملک دتا رب عالم قدماں بیٹھ تسانوں
لے او خط حوالے رب دے کر لے جلد تیاری
اگے پیر شرافت صاحب جا کے عرض گذاریں
باغ اساڈا کھڑیا ہیسی رحمت نال ربانی
خوشی محمد عرض گذارے رب ول ہو عرضوئی
مولا پاک کیتی اے یاری توڑ چڑھی اے چیٹھی
یا اللہ توں ارحم اکرم میں گناہی بندہ
میں پر کرم کریں یا مولا توں ہیں بخشن ہارا
میرا من سوال کریما شرم کریمی تینوں
سن سایاں فریاد میری نوں کردا عرض بیچارہ
سن لو پیر شرافت صاحب عرض نیاز ہماری
کردا عرض بیچارہ خاکی لکھ سلام تسانوں
ساریاں صاحبزادیاں تائیں دیو سلام ہمارا

ہر ہر تھاں تعظیم بجاویں جوہ ولایت ساری
سن لو عرض غریب بندے دی کرو نہ مار اضائیں
اونہاں امر کیتا سی مینوں خاکی شعر بنائیں
نظر کرو چا خاکی اتے کی پرواہ تسانوں
جاہل پیر شریف احمد نوں نال رہے دی یاری
میں عاجز مسکین بندے ول نظر کرم دی ماریں
اچن چیت خزاں جدوگی ہو گئی سب ویرانی
شالا وا فجر دی آنے رحمت دی خوشبوئی
نال محبت لکھی خاکی رمز عشق دی مٹھی
صفت تیری میں کردا رہساں چھڈ دنیا دا دھندا
جے توں پکڑیں عاجز تائیں کون چھڈاون ہارا
توں ہیں رکھن مارن والا میلیں دلبر مینوں
تیرے باہجوں حامی کیہڑا دور کرے دکھ سارا
وچ پنجتالی آؤ جلدی فضل کرے رب باری
کرو دعائیں اللہ اگے کرے آباد اسانوں
جے کر نظر کرم دی ہووے واہ سخی سچیارا

خوشی محمد نام پچھانو خاکی لقب اساڈا
علموں خالی ہاں میں عاجز ہووے فضل خدا دا

(جذبات عشق، ص ۱۰۶)

دوہڑہ

اٹھ بلبلے باغ دا سیر کر لے وقت فجر تے موسم بہار دا ای
جھولے خزاں دے جدوں قریب آنے کتھوں لبھنا پھل گلزار دا ای
تیرے واسطے رب ایہ باغ لایا ہویا کرم جاں آپ سرکار دا ای
ایس باغ وچ بھور ہزار پھردے خاکی من توں حکم غفار دا ای

(جذبات عشق، ص ۱۰۸)

Marfat.com

۱۔حضرت ریاض الحسن نوشاہی کا انتقال بوقت ظہر، بروز جمعہ، ۶ محرم ۱۴۲۰ھ/۲۳ اپریل ۱۹۹۹ء، بمقام ساہن پال شریف ہوا۔ اگلے روز دیوان خانۂ ساہن پال شریف میں دفن ہوئے۔ اس وقت دیوان خانہ کے چبوترے پر مسجد نوشاہی سے متصل تین قبریں ہیں۔ مغربی جانب حضرت شرافت نوشاہی کی قبر، وسط میں اعلیٰ حضرت نوشاہی کی قبر اور مشرق میں حضرت ریاض الحسن کی قبر ہے۔ ۱۴۰۰ھ/۲۰۰۰ء میں اس چبوترے پر باہتمام صاحبزادہ استقرار الحسن نوشاہی وصاحبزادہ توثیق نوشاہی فرزندانِ حضرت ریاض الحسن گنبد کی تعمیر شروع ہوئی ہے۔ عارف نوشاہی

خاور، پشاور

اس کا اصلی نام بشیر احمد، تخلص خاور، لقب خاور شاہ ہے۔ والد کا نام مسیتی گل ولد محمد جی تھا۔ قوم اعوان، پشاور کے رہنے والے ہیں۔ میٹرک تک تعلیم پائی۔ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس، پشاور کے دفتر میں بکنگ کلرک رہا ہے۔ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۷۹ھ/۲۳ جون ۱۹۶۰ء کو بعمر بائیس سال میرے ہاتھ پر بیعت کی۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بعمر انتالیس سال موجود ہے(۱)۔

موسیقی سے واقف ہے۔ اردو اور پنجابی میں شعر کہتا ہے۔

نمونۂ کلام:

سلام بحضور مرشد

صبا تو حضرت شہ شرافت سے جا کے میرا سلام کہہ دے
میں رو رہا ہوں فراقِ مرشد میں ان سے میرا پیام کہہ دے
گھڑی جدائی کی جب سے آئی گھٹا یہ غم کی ہے دل پہ چھائی
مجھے رلاتا ہے دم بدم وہ جناب کا جو قیام کہہ دے
کلام شیریں جو یاد آئے تو مجھ کو کوئی بھی شے نہ بھائے
فراق حضرت بہت ستائے، یہ ان سے میرا کلام کہہ دے
مرے تصور میں جلد آویں، مری نظر سے نظر ملاویں
مرا یہ قلب حزین و مضطر، یہ ہے انہیں کا غلام کہہ دے
جو بند آنکھیں کروں تو دل میں جناب کا نور جلوہ گر ہے
وہ ہر گھڑی دل میں ہیں ہمارے، یہ دل ہے ان کا مقام کہہ دے

Marfat.com

جمال مرشد کا مثل خاورؔ ہے ضوفگن میرے جسم و جان میں
وہ میرے آقائے محترم ہیں وہی ہیں میرے امام کہہ دے

(جذبات عشق، حصہ دوم، ص ۱۰۶)

کافی نوشہ پیر

گھنگھور گھٹا سی چھائی ہو دربار ہو اور تنہائی ہو
میرا نوشہ میرے سامنے ہو اور نیناں برسیں چھم چھم چھم
میں نے سارا جہان تو چھان لیا مجھے پر نہ کہیں آرام ملا
تیرے در پہ آ کے جان لیا میرے درد و الم ہوے کم کم کم
تجھے ڈھونڈے گا جو وہی پاے گا ترے در سے نہ خالی جاے گا
میں پھرتا رہا تیری یاد میں جب میری چشم ہوئی پُر نم نم نم
ترے قدموں کی جو خاک ملے مجھے خاک شفا کا کام وہ دے
تیرے در پہ میری عمر کٹے وہیں نکلے اپنا دَم دَم دَم
تیری آل کا دامن تھام لیا لجپال گھرانہ مان لیا
تیری شان بڑی ، تیرا نام بڑا گنہ گار ہیں ، عاصی ہم ہم ہم

جگنی پیر شرافت

ایتھے ذاکر ذکر کریندے نے نالے نام نوشہ دا لیندے نے
دلوں کوکاں پئے مریندے نے پیر میریا جگنی کہندی اے
نالے نام شرافت لیندی اے
اسیں نوشہ نوشہ کرنے آں دم نوشہ جی دا بھرنے آں
نالے حق حق ہر دم کرنے آں پیر میریا جگنی کہندی اے
نالے نام شرافت لیندی اے
ایہ خاورؔ سب دا خادم اے میرا پیر شرافت حاکم اے
جہڑا سب علماں دا عالم اے پیر میریا جگنی کہندی اے
نالے نام شرافت لیندی اے

Marfat.com

۱۔مندرجہ بالانمونۂ کلام ۱۹۷۸ء سے پہلے کا ہے۔اس کے بعد بھی خاور صاحب نے بہت کچھ کہا۔انہوں نے دیوان خاور خود ہی مرتّب کیا جو میرے پاس موجود ہے۔خاور صاحب حضرت شرافت صاحب کے بڑے عزیز خلفاء میں سے تھے۔حضرت نے ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۸۰ھ/۱۴ مئی ۱۹۶۱ء کو انہیں اپنی خلافت سے نوازا۔یہ خلافت نامہ میرے پاس موجود ہے،اس میں وہ خاور صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں:''میاں بشیر احمد۔۔۔کو بہترین اخلاق سے متخلق اور عمدہ اوصاف سے متصف پایا اور اپنے پیران طریقت سے محبت رکھنے والا اور ذوق شوق والا ثابت ہوا اور اس میں رُشد و ہدایت کے آثار ظاہر ہوئے تو اس قابلیت کو مدّ نظر رکھتے ہوئے میں اس کو طریقۂ قادریہ نوشاہیہ برخوردار یہ کثرھا اللہ تعالیٰ کے جاری کرنے کی اجازت اور دستار خلافت سے مشرف کرتا ہوں''۔چنانچہ اس کے بعد سے پشاور میں امورِ نوشاہیہ شرافتیہ خاور صاحب ہی کے ذمہ تھے۔حضرت شرافت کی وفات (۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء) کے بعد خاور صاحب کا اپنے پیر خانہ میں آنا کم کم ہو گیا۔میرے ان کے ساتھ ۱۹۶۸ء میں دوستانہ مراسم قائم ہوے۔میں نے اُس سال جولائی اور اگست کے دو ماہ ان کے ہاں پشاور میں قیام کیا۔اس کے بعد بھی متعدد بار ان کے ہاں مختصر قیام ہوتا رہا۔میرے نام ان کے متعدد خطوط موجود ہیں جن میں ان کا کلام بھی درج ہے۔ان کے بڑے بیٹے تنویر احمد (ولادت ۱۰ اپریل ۱۹۶۷ء) کی بیعت سلسلۂ چشتیہ میں ہے۔۱۴ نومبر ۱۹۹۹ء کو خاور صاحب نے پشاور میں وفات پائی۔میں ۱۵ فروری ۲۰۰۴ء کو ان کے بیٹے سے تعزیت کے لیے پشاور گیا۔خاور صاحب کا موجودہ مکان محلّہ اخون آباد نمبر ۳ میں ہے،گھر سے چند قدم کے فاصلے پر قبرستان میں ان کی قبر پر بھی فاتحہ خوانی کی۔تنویر احمد بڑے اچھے طریقے سے پیش آیا۔میں نے اُس سے کہا کہ آپ کے گھر میں شرافت صاحب کے خطوط خاور صاحب کے نام موجود ہوں گے؟اس نے ایک بوری میرے اگلے اُلٹ دی اور کہا کہ اس میں سے جو چیز لینا چاہیں لے لیں۔مجھے اس میں سے حضرت شرافت کے ۴۹ لفافے اور ۲۸ پوسٹ کارڈ (کلّ ۷۷ خطوط،غالباً پہلا مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۶۱ء اور آخری مورخہ ۵ فروری ۱۹۸۳ء)،خلافت نامہ اور شرافت صاحب کے ہاتھ کی لکھی ہوئی متفرق تحریریں،میرے اپنے خطوط خاور صاحب کے نام،حضرت شرافت کی خاور صاحب کو عطا کی ہوئی سلسلۂ نوشاہیہ کی کتابیں اور کچھ اور نوشاہی شرافتی مریدوں کے خطوط ملے۔ایک خط اعلیٰ حضرت نوشاہی کا بھی تھا جو انہوں نے ۲۲ اپریل ۱۹۶۳ء کو شرافت صاحب کو پشاور بھیجا اور اس میں خاور صاحب کے بھائی عبدالرشید کی وفات کا قطعہ درج ہے جو میں تبرکاً نقل کر رہا ہوں:

Marfat.com

تاریخ وفات عبدالرشید سکنہ پشاور از نتیجہ طبع نوشاہی

رفت از دار عدم عبدالرشید درمیان جنت الماوی رسید
گفت حوران در جنان احسن خیال مرحبا و خیر مقدم قال سال

۱۳۸۲

رحمت حق باد نوشاہی بر او
طیب اللہ ثراہ بیش گو

دیگر

چوشد فوت یارم بہ جنت رسید وصالش بحق خان عبدالرشید

۱۳۸۲

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۱، ص ۳۲۔۳۳. عارف نوشاہی

خدا بخش، ساہن پال شریف

آپ کا نام خدا بخش، والد بزرگوار کا نام حضرت مولانا سید نور اللہ فرشتہ صفات ولد سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی [ولد حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم نوشاہی بن سید محمد برخوردار بحر العشق ابن سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش تھا]۔

آپ کی بیعت طریقت شیخ پھلے شاہ بن شیخ فتح الدین سلیمانی رسولنگری سے تھی۔ ظاہری علم و فضل میں یکتاے دوران تھے۔ باطن میں مجلس محمدی کے حضوری تھے۔ آپ کی وفات ۱۲۷۷ھ / ۱۸۶۰-۶۱ء میں ہوئی۔ مزار گورستانِ نوشاہیہ ساہن پال شریف میں ہے۔

آپ فارسی زبان میں شعر کہتے تھے۔ جب آپ کے بڑے فرزند سید نور احمد (۱) پیدا ہوے، تو آپ نے ان کے لیے یہ دعائیہ اشعار کہے:

نور احمد بجان برابر من دیدہ از دیدنش شود روشن
قرۃ العین ، بلک راحت جان ہر زمان می شود بحفظ و امان
یا الٰہی بحق پیغمبر بخت او می کنی چو اسکندر
علم بسیار ، بخت او بیدار دشمن او ہمہ شوند خوار

۱۔ سید نور احمد (م ۱۲۶۷ھ) کی مدح میں ان کے ایک دوست فقیر یادگار نام نے یہ دوہڑہ لکھا ہے:

Marfat.com

الف اک اساڈا ہے یار جانی اوس نال میں بہت پیار میاں
نوشہ صاحب دا پوترہ اوہ سجن اوس بابجھ نہ صبر قرار میاں
اساں جان جہان تھیں ودھ جاتا خوش ہونا ہاں ویکھ دیدار میاں
اوہدے اتے ہے کرم کریم والا وچ فقر دے اوہ سردار میاں

(شریف التواریخ، ج۲،ص۶۸۴ -۶۸۷)

سید نور احمد کے تین بیٹے تھے۔ا۔سید غلام نبی،۲۔سید غلام حسن،۳۔سید غلام حسین جو ساہن پال شریف سے موضع چنبل، ضلع شیخوپورہ آکر مقیم ہو گئے۔ان کے تین صاحبزادے تھے۔اول سید محمد حیات، دوم سید عمر حیات، سوم سید کرم حیات۔ سید عمر حیات کے ایک فرزند سید عبدالکریم عباسی* نوشاہی (م ۱۹۶۹ء) تھے۔ان کے چار بیٹے ہیں۔ا۔سید خضر* حیات،۲۔سید بخت حیات،۳۔سید ظفر حیات،۴۔سید توقیر عباسی نوشاہی۔نیز دیکھیے:

شریف التواریخ، ج۲،ص۶۰۱۔۶۰۵؛ ج۳، ح۵،ص۳۵۔۳۶. عارف نوشاہی

خضر، چنبھل

اس کا اصلی نام خضر حیات، تخلص خضر ہے۔والد کا نام سید عبدالکریم عباسی ابن سید عمر حیات ولد سید غلام حسین نوشاہی چنبھلی۔اس کی پیدائش ۴ رجب ۱۳۷۱ھ/۳۰ مارچ ۱۹۵۲ء کو چنبھل، ضلع شیخوپورہ میں ہوئی۔ابتدائی تعلیم والدین سے پائی۔ پرائمری تک چنبھل میں پڑھا۔پھر گورنمنٹ مڈل سکول اعوان [بھٹیاں] میں آٹھ جماعت پاس کیں۔ پبلک ہائی سکول اجنیانوالہ سے [۱۹۶۹ء میں] میٹرک پاس کیا(۱)۔[اسی سال اس کے]والد صاحب کا انتقال ہو گیا تو گھر کے کاروبار کا بوجھ بھی اس کے سر پر آپڑا۔ خضر عباسی بڑا ذہین، ذی عقل، اہل فہم وفراست ہے۔میرا حقیقی ہمشیرہ زادہ ہے۔۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

فارسی، اردو اور پنجابی میں اشعار کہتا ہے۔اشعارِ ذیل اس کی زبان سے ہیں۔فارسی کلام کا نمونہ یہ ہے:

[نعت شریف]

دانش و بینش جمالش با کمال ناصر و منصور باشد ، خوش خصال
مطلع خورشید صبح تابناک وارث انوار رب ذوالجلال
آن عدیل است و عقیل و ہم وکیل احمد و حامد ، محمد بی مثال

Marfat.com

ای کہ گفتۂ تو قولِ فیصل است ماہ و پروین از دَمِ تو پُر جمال]

حضرت پاک رحمان بھڑی والا کی خدمت میں

ہست نامت پاک رحمان ذوالحیا مرشد تو نوشہ ہادی حق نما
اے کہ تو آئینۂ الطافِ حق اے چراغِ مجلس مشکل کشا
خضرؔ نوشاہی گدائے کوے تو
المدد یا شاہ رحمان پادشا

نمونۂ کلام اردو:

بمناسبت معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معراج کی شب آقا مہماں بنے خدا کے
ان کے لیے سجایا خود رب نے عرش اعلا
قرطاس و کلک قاصر، عقل و خرد ہیں بے بس
شانِ حضور اقدس وہم و گماں سے بالا

غزلیات

دکھاؤں کس طرح اہل جہاں کو چھپاؤں کس طرح اہل جہاں سے
ترے تیر نظر کے زخم دلبر جو ہیں بڑھ کر کہیں تیغ و سناں سے
تو خود ہی جان لے دل کی حقیقت میں کہہ سکتا نہیں اپنی زباں سے
زمین و آسماں کے رہنے والے تڑپ اٹھے مری طرزِ فغاں سے
حصول گل کی خاطر میں گیا تھا نظر ٹکرا گئی ہے باغباں سے
زہے قسمت ملا محبوب ایسا
جو بڑھ کر ہے خضرؔ سارے جہاں سے

عیش و نشاط زندگی معدوم ہو گئے دکھ اور جسم لازم و ملزوم ہو گئے
میراث عشق لٹ گئی بازار حسن میں ہم اہل دل جنوں کا مفہوم ہو گئے
فرقت کے تلخ لمحوں سے گذرے ہے زندگی خوشیوں کے اب تو خواب بھی موہوم ہو گئے
پاس ادب تھا اس لیے ان کے حضور میں اظہار مدعا سے بھی محروم ہو گئے

Marfat.com

جو لفظ حُب کے اے خضؔر آئینہ دار تھے
لفظ رقیب سے وہی موسوم ہو گئے

طرحی غزل

طرح مصرعہ: پڑا فلک کو ابھی دل جلوں سے کام نہیں (داغ دہلوی)

پڑا فلک کو ابھی دل جلوں سے کام نہیں — بدل کے رکھ نہ دوں گردش تو عشق نام نہیں
جمال یار سے روشن ہیں وادیاں دل کی — ہمارے عشق میں لا ریب کوئی شام نہیں
پلک جھپکنے میں عرش برین پر پہنچوں — کہ میری راہ میں حائل کسی کا دام نہیں
فسردہ دل نہ ہوں یاران نکتہ داں سے کہو — کہ سقم و سہو سے لبریز ہر کلام نہیں

خضؔر ہے ساقی آب حیات اے یارو
وہ پی لے آ کے یہاں جس کو یاں دوام نہیں

نمونۂ کلام پنجابی :

عرض بحضورِ نوشہ گنج بخش

[حضرت نوشہ گنج بخش کے روضۂ اقدس میں اکیس روز چلہ کشی کے لیے جب دربار شریف پہنچا تو یہ عرض پیش کی]

لے کے آساں امیداں آیا وچ دربار دے — کر کے اک نظر کرم اج بیڑا میرا تار دے
لا کے کنجی عشق والی کھول دے توں جندرے — ظاہری تے باطنی جو ہین سب اسرار دے
صدقہ حضرت شاہ سلیماں نالے میراں پاک دا — چاہڑ رنگن وانگ شاہ رحمان تے سچیار دے
مشکلاں آسان کر دے دینی دنیاوی سب — نالے دفتر عیباں والے صاف کر لاچار دے
میکدے وحدت دے وچوں کر کے پر ساغر پیا — عشق نوشاہی دی مستی نال کر سرشار دے

ہر تمنا ہر دعا اس خضؔر دی کر لے قبول
کر لے میرا آوناں منظور وچ دربار دے

منقبت حضرت نوشہ گنج بخش

لج پال کر دے ہمیشہ وفاداریاں
ایسے لئی میں نوشہ دے قدماں توں واریاں

Marfat.com

نوشہ ہادی پیر سوہنا سخی لجپال اے　　اپنے غلاماں دا اوہ رکھدا خیال اے

وگڑیاں سب دیاں قسمتاں سنواریاں

لج پال کر دے ہمیشہ وفاداریاں

پچھ لو ایہ گل جا کے پاک رحمان توں　　پیر سچیار نالے صدر دیوان توں

گلاں نوشہ پیر دیاں لگن پیاریاں

لج پال کر دے ہمیشہ وفاداریاں

دو جگ وچ ہو گیاں مشہوریاں　　کردا مراداں نوشہ سب دیاں پوریاں

تاہیوں اساں در اتے جھولیاں کھلاریاں

لج پال کر دے ہمیشہ وفاداریاں

کر لے قبول نوشہ میرا سلام اے　　خضؔر نوشاہی تیرا ادنیٰ غلام اے

تیرے در آ کے سب عرضاں گذاریاں

لج پال کر دے ہمیشہ وفاداریاں

ایک سی حرفی کا پہلا شعر:

الف اوس دن دی جان تک آئی جس دن دے اکھیاں لا بیٹھے

سکھی وسدیاں جان کے آپ ہتھیں گل پریم والی پھاہی پا بیٹھے

سکھے عیش آرام فرار ہوے نیندر اکھیاں وچوں گوا بیٹھے

اکو دل سرمایہ سی زندگی دا خضؔر یار توں کر فدا بیٹھے

ا۔ سلسلۂ نوشاہیہ میں اپنے والد سید عبدالکریم عباسی نوشاہی کے ہاتھ پر بیعت ہیں۔ ہمدرد یونیورسٹی کراچی (مدینۃ الحکمہ) سے فروری ۱۹۹۷ء میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔ ان کی تحقیق کا موضوع میر علی شیر قانع ٹھٹھوی (م ۱۲۰۳ھ) کی فارسی تصنیف تذکرۂ معیار سالکان طریقت کی تصحیح، تحشیہ وتعلیقات تھا۔ یہ تذکرہ ان کے مفصل اردو مقدمہ کے ساتھ انہی کے خط میں ۲۰۰۰ء میں ادارۂ معارفِ نوشاہیہ ساہن پال کی طرف سے شائع ہوا۔ خضر صاحب تحصیل علم کے دوران ہمدرد یونیورسٹی بیت الحکمہ کے شعبہ تحقیق میں بطور محقق فرائض انجام دیتے رہے۔ خضر صاحب ۱۹۸۸ء میں علی گڑھ اور دہلی کا اور ۳۱ اگست تا ۲۵ ستمبر ۱۹۹۰ء اور جولائی ۱۹۹۷ء میں ایران کا علمی سفر کر چکے ہیں۔ ۱۸ ذیقعدہ ۱۴۱۶ھ / ۸ اپریل ۱۹۹۶ء کو چلھل سے ساہن پال شریف نقل مکان کی۔ جون

Marfat.com

۲۰۰۱ء میں حضرت نوشہ گنج بخش کے سالانہ عرس کے موقع پر یہاں دارالفقراء نوشاہیہ کی بنیاد رکھی۔ خضر صاحب تاریخ گوئی میں بھی مہارت رکھتے ہیں اور مختلف مواقع پر انہوں نے کئی برمحل اور برجستہ مادہ ہائے تاریخ اور قطعات تاریخ لکھے ہیں۔ کلیات عباسی کا قطعۂ تاریخ طباعت یوں کہا ہے:

میخانے نوشاہی وچوں پی عشقے دا جام — حضرت پیر عباسی صاحب لکھیا ایہہ کلام
ہر ہر شعر دی لذت وکھری، ودھ توں ودھ سواد — مست ہو جاندے پڑھنے سننے والے لوک تمام
کلیات عباسی رکھیا پیر شرافت نام — شائع کیتا خضر نوشاہی ''پُر تاثیر کلام''

۱۴۰۴

مادہ ہائے تاریخ وفات سید شرافت نوشاہی:

مولانا شرافت مرحوم = ۱۴۰۳

یوم بائیس رمضان چودہ سو تین ہجری = ۱۹۸۳

قطعۂ تاریخ وفات حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری

آہ رحلت کرد آن عالی منش — افتخارِ اہلسنت نیک نام
پارسا بدرِ صراط مستقیم — نور عالم حضرت موسیٰ حکیم

اس قطعہ کے مصرع ہائے اولی سے ۱۴۲۰ اور مصرع ہائے ثانی سے ۱۹۹۹ برآمد ہوتا ہے۔ نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۱، ص ۱۴۱، ۳۳۸۔۳۴۶. عارف نوشاہی

خواجہ، اگرویہ

نام خواجہ، والد کا نام شانوں، قوم گوندل سے موضع اگرویہ کا رہنے والا تھا جو ساہن پال شریف کے قریب بجانب مغرب ایک گاؤں ہے۔ سید عمر بخش (م ۱۳ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ/۱۸۹۳ء) ولد سید محمد بخش نوشاہی رسولنگری کا راسخ الیقین مرید تھا۔ موحدانہ گفتگو کرتا تھا۔

پنجابی میں شعر کہتا تھا۔ مسمی غوث میراثی نے ایک جاٹ قطب نام سے جو بڑا کنجوس طبع تھا روٹی مانگی۔ وہ سخت ناراض ہوا اور غصہ سے گھڑونجی اٹھا کر اس کے سر پر دے ماری۔ خواجہ نے اس جاٹ کی ہجو لکھی:

سیواں سچے رب نوں جس خلقت رنگی — سیواں پاک رسول نوں امت دا سنگی
غوث میراثی قطب تھیں جا روٹی منگی — آہدا جٹ جا ڈوماں کتیا ناں پائیں بھنڈی
جیوں گدڑ اگے شینہ دے چا کڈھی دَندی — اسیں مڈھوں دے ہاں پوستی عملی تے بھنگی

Marfat.com

اک ہیسی توت ولایتی ابلیس بلندی　　اونہاں تو توں لکڑی وڈھیا کوہاڑے پھنڈی
اونہاں لا کے سوتر چیریا دھر آری رنبی　　اول تیسے ماٹھیا مڑ رندے رندی
کر چُولاں چار برابری وچ ٹھوکی ڈنڈی　　اوہ ہتھیار ہتھ پکڑیا بہادر جنگی
ہو پتّاں پرنے ماردا تک چوٹی ننگی　　اوہدی بھن مجالی کوپری جا ٹھاہکی گھنڈی
شادیاں وچ کنجاہ دے دُدھرائیں منڈی　　چوہدری قطبے خاں نے ماری گھڑونجی

(تحریر شرافت، خطی، ص ۱۸۹)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۷۰۲۔

خوشی، کنجاہ

آپ کا نام قاضی خوش محمد یا خوشی محمد، تخلص خوشی تھا۔ والد کا نام قاضی عبدالنبی تھا، جو ۱۰۸۰ھ/ ۱۶۷۸ء میں موجود تھے۔ صاحب *فرحۃ الناظرین* نے آپ کا نام محمد خویشی لکھ دیا ہے اور تذکرہ شعرائے پنجاب (ص ۳۲۲) کے مصنف نے بھی اسی کا تتبع کیا ہے، مگر یہ صحیح نہیں۔ کتب خاندانِ نوشاہیہ تذکرہ نوشاہی اور *کنزالرحمت* وغیرہ نام خوشی محمد لکھتے ہیں۔

آپ آباواجداد سے قصبہ کنجاہ، مضافات گجرات میں رہتے تھے۔ منصب قضا موروثی تھا۔ حضرت شیخ الاسلام شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش کے ساتھ بیعت کر کے خلافت حاصل کی اور ان کے مقبول یاروں سے ہوے۔ علاقہ گجرات اور سیالکوٹ کی قضا آپ کو مل گئی۔ آپ سخاوت میں بہت مشہور تھے۔ حج کی سعادت سے بھی مشرف ہوے۔ ۱۰۸۸ھ/۱۶۷۷ء میں وفات پائی، قصبہ کنجاہ میں مزار ہے۔

آپ فارسی، ہندی اور پنجابی کے شاعر تھے۔ بہت شاعروں نے آپ کی تعریف کی ہے مثلاً

۱۔ مرزا احمد بیگ لاہوری لکھتے ہیں:

''شعر فارسی و ہندی و پنجابی بسیار می فرمودند۔ چنانچہ اکثر خیالات ایشان مشہور اند و شوقی تمام دارند۔''

[احوال و مقامات نوشہ گنج بخش، ص ۹۲]

۲۔ مولوی محمد اشرف منجری لکھتے ہیں:

زبان دان، سخن پرور و شعر گو　　دران حین نہ بُد شاعری مثل او

(کنزالرحمت، ص ۹۵)

۳۔ مولانا محمد اسلم پسروری لکھتے ہیں:

Marfat.com

''گوہران اشعار فارسی و ہندوی آن بحر اسرار ہمہ آبدار و آویزۂ گوش مستعدان روزگار است۔''

(فرحۃ الناظرین، مشمولۂ مقالات مولوی محمد شفیع، ج ۲، ص ۱۹۸)

نمونۂ کلام فارسی:

آشوب درد خاطرم از پی سرشتہ اند　　بی برگہا بہار من از وی سرشتہ اند

ہر کس کہ آید از در من مست می رود　　گویا کہ خاک درگہم از می سرشتہ اند

(شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱، ص ۱۴۶؛ فرحۃ الناظرین مذکور بالا، [نیز: فرحت الناظرین، مترجمہ و مرتبہ محمد ایوب قادری، کراچی، ۱۹۷۲ء، ص ۸۹])

محمد بختاور خان نے آیینۂ بخت (تصنیف ۱۰۷۸ھ) میں آپ کے مختصر حالات یوں لکھے ہیں: محمد خوشی کنجاہی سالک مسالک وجد و حال است۔ گوہر اشعار فارسی و ہندی آن بحر اسرار ہمہ آبدار آویزۂ گوش مستعدان است از واردات طبع او است: آشوب درد... الخ او در قصبہ کنجاہ بہ آگاہ دلی و ہشیاری بسر می برد و سرگشتگان وادی طلب بسر منزل مطلوب راہنمائی می کند۔ (قلمی، ص ۴۵۱، مملوکہ خلیل الرحمٰن داؤدی، لاہور)؛ نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱، ص ۱۳۸_۱۵۳

خیر دین، رن مل

اس کا اصلی نام سُہواری، مشہور نام خیر دین، قوم مسلم شیخ، موضع رن مل کا رہنے والا تھا۔ مادرزاد نابینا تھا۔ سید فضل عالم المعروف شاہ جی نوشاہی سے قرآن مجید حفظ کیا اور ان کے فرزندِ اکبر سید پیر محمد شاعر کا مرید ہو گیا۔ وہ مرید سید گوہر شاہ ولد سید قدم الدین ہاشمی کے، وہ مرید شیخ صدقی شاہ سلیمانی رسولنگری کے، وہ مرید شیخ جوائے شاہ سلیمانی سیدنگری کے، وہ مرید شیخ پھلے شاہ سلیمانی رسولنگری کے۔

خیر دین کی دو بہنیں بَسّی اور جیواں پنڈ دادنخاں، ضلع جہلم میں بیاہی ہوئی تھیں۔ یہ بھی اخیر عمر میں وہیں چلا گیا۔ اور وہیں ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء میں وفات پا کر سپردِ خاک ہوا۔ بقول دیگر اس کی تدفین گورستانِ نوشاہیہ ساہن پال شریف میں ہوئی۔

خیر دین اگرچہ نابینا تھا، لیکن ایک عورت ''رکھی'' نام کی آواز سن کر اس پر عاشق ہو گیا۔ اس کے فراق میں شاعری کا مذاق پیدا ہو گیا۔ فارسی کا مقولہ ہے ''داشتہ بکار آید'' یعنی رکھی ہوئی چیز کام آتی ہے۔ خیر دین نے پنجابی میں کہا ہے:

''لوکی آکھ دے نے رکھی کم آوے خیر دین نے کوڑ ازما ڈٹھا''

Marfat.com

یہ ذو معنی کلام ہے۔

خیر دین پنجابی کا قادرالکلام شاعر، بدیہہ گو اور حاضر جواب تھا۔ اس نے تین سی حرفیاں کہی ہیں۔ نمونۂ کلام یہ ہے:

الف اگ فراق دی بھڑک اٹھی عقل فکر میرے سڑ کے سواہ ہو گئے
جلیاں ہڈیاں ، جگر کباب ہویا ، نالے صبر آرام تباہ ہو گئے
جتھے آس امید پریت دی سی ہتھو ہتھ اوہ یار بد خواہ ہو گئے
خیر دین کی حال رعیتاں دا جدوں ظلم اتے بادشاہ ہو گئے
و وخت پیا میں تے کٹ لیساں بادشاہاں تائیں پیندے وخت آہے
اُچر تیک موجاں اساں مان لیاں بحر تیک ساڈے نیک بخت آہے
ہن کیوں روونداتے کرلاونائیں ، کی ہویا جے چار دن سخت آہے
خیر ایس جہان توں لدگئے نی سر تے تاج رکھ کے بہندے تخت آہے

خیر دین کی بدیہہ گوئی کی چند مثالیں:

۱۔ میاں حسن محمد امام مسجد رن مل نے اپنی عورت کو طلاق دے دی تو خیر دین نے یہ شعر کہا:

ن نال تقدیر دے زور کہیا موڑے کون قضا دیاں کانیاں نوں
بے ایمان جہان تے ہوئے مُلاں ، لکھن بے تقصیر زنانیاں نوں
شرع نبی دی چھڈ گمراہ ہوئے لوکاں پُخت کیتا بے ایمانیاں نوں
خیر یار بھی آپ گمراہ ہو گئے کوڑا دوس کی دینا زنانیاں نوں

۲۔ ایک ساہوکار نے خیر دین کو کوئی بات کہی تو اس نے فی البدیہہ یہ شعر پڑھا:

ب بس جی اپنی جا بہنا میں غریب اُتے چڑھ چڑھ آونا ناں
خبردار جے کر بھلا برا بولیں بھرم اپنا مفت لہاونا ناں
اک آکھسیں تے دولے لیسیں وداھا گھاٹڑا کسے اکھواونا ناں
شاہوکار جے کر گھر اپنے توں ، خیر دین تیرے گھروں کھاونا ناں

۳۔ ایک مرتبہ خیر دین بھیرہ میں گیا۔ مسجد میں ڈیرہ کیا۔ وہاں کے امام مسجد ایک شاہ صاحب تھے۔ انہوں نے ازراہِ خوش طبعی اس کی جوتی چھپالی۔ اس نے فی البدیہہ ان کو یہ خطاب کیا:

Marfat.com

ب بہت بُرا انسان جہڑا کُٹے لون اندر تھال گول شاہ جی
برا پُت علما دا علم باہجوں جویں ہتھ انجان پستول شاہ جی
سِتھا لانا ہے منع کُواریاں نوں جویں انّھیاں نوں کرنی ڈَول شاہ جی
باہجوں خبر دائی سووی سودائی لڑکا مار رکھے نالا مَول شاہ جی
پیریں پا پاپوش درود پڑھنا ، کرنا وچ مسیت دے بَول شاہ جی
خیر دین مندا اکھیں والیاں نوں کرنا انّھیاں نال مخول شاہ جی

ہجو گوئی

حافظ خیر دین ہجو گوئی میں بھی خوب دسترس رکھتا تھا۔

ا۔ ایک دن خیر دین نے نورا قصاب سے گوشت خریدا۔ اس نے ازراہِ تمسخر غدود یں اور چھیچھڑے وغیرہ دے دیے۔ جب اسے پتا چلا تو اس نے یہ شعر کہا:

میرا ناں اے خیر دین تے تیرا ناں اے نورا
غدوداں چھیچھڑے دئیں نہ مینوں گوشت دئیں پورا
اکھیں ویکھ نہیں میں لینا ، ہیں آں انھاں مورا
جاندی واری ایہہ نہ آکھاں ایہہ کی دتوئی سورا

۲۔ ایک روز حافظ خیر دین کہیں جا رہا تھا، اللہ دتہ نامی شیخ کیچڑ (گھانی) بنا رہا تھا۔ اس نے کوئی بے جا بات کہی تو اس نے یہ ہجو کہی:

شیخ اللہ دتے نوں سمجھایئے جہڑا چکڑ پھولے
جَنے کھَنے دی ہتھیں پوندا جنہوں مار کڈھے رَن پَولے
سچے سخن سناندا جاساں جیوں فردوسی تولے
گل میری سن ہو اُریرے پرت نہیں پچھڑ وہاں
جے جیویں لکھ لعنت شیخا ، مریں تے پھٹے موہاں

(شریف التواریخ، ج ۳، ح ۹، ص ۲۳-۲۸)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۲۹۷؛ نوشاہی شعراء، ص ۱۶۴-۱۷۱

Marfat.com

دانا، کنجاہ

قاضی فضل حق ایم۔اے، پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور نے دانا کو قاضی خوشی محمد کنجاہی کا بیٹا لکھا ہے۔ (ملاحظہ ہو: *اورئینٹل کالج میگزین*، لاہور، بابت فروری ۱۹۳۳ء/شوال ۱۳۵۱ھ، ص ۸۴) مگر یہ بات صحیح نہیں، کیونکہ قاضی خوشی محمد کے دو ہی فرزند تھے جن کے نام میاں سرخرو اور میاں ماہرو تھے۔ علامہ صداقت کنجاہی نے *ثواقب المناقب* میں بتصریح یہی دونوں لکھے ہیں، دانا نام کا کوئی بیٹا نہ تھا۔ ممکن ہے کہ قاضی خوشی محمد کا کوئی شاگرد دانا نام کا ہو۔

قاضی فضل حق نے یہ مخلوط اور ملمع کلام میاں دانا کا لکھا ہے:

چہ بندی دل برین ہستی کہ دم میں جان جانا ہے
نخواہی ماند در عالم جگت پر کیا رتجھانا ہے
بہ دنیا ساختی منزل تو کر کچھ کوچ کا ساماں
ازین دارِ فنا آخر ترا اک دن چلانا ہے
چو بینی نعش مردم را فلانے ہاں سمجھ من میں
کساں تابوت تو دیدہ کہیں گے یہ فلانا ہے
اگر فرشِ تو شد مخمل ، نہیں کچھ اعتبار اس کا
تو در خاک لحد خوابی کہ اصلی یہ بچھانا ہے
بسر بر تاج بہرامی کہاویں خانِ خاناں توں
کفن در بر بگور آئی کہ خاناں کا یہ خانہ ہے
سریرت شد سرِ کیواں نہ جانو پائدار اس کوں
بپائے دیگراں روزے لحد میں تم نے جانا ہے
بگیرد پاش در این راہ سمجھ کر بھار کوں بھارا
بجز تو بار عصیانت کہو کس نے اٹھانا ہے
ہزاران گنج دُر داری نہ دیویں گے دِدَم تجھ کوں
بماند یک بیک از تو تیرا گر لک خزانہ ہے

Marfat.com

چہ کردی ریشخند آخر تو پھر بھی ہس ہس ہس کر
بحال خویش گریان شو جگت کو کیوں ہسانا ہے
گدائے درگہِ حق شو نہ کچھ شان شاہی کا
گلیم فقر در بر کش یہی تیرا شہانا ہے
مشو دیوانہ اے دانا تجھے گر ہوش باقی ہے
نمے باقی اگر دانا تو دنیا کا دیوانہ ہے

دانا بارہویں صدی ہجری کے شاعر ہیں، نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۱۲، ص ۲۷۔۲۸

دبیر، کنجاہ

نام لچھمی نرائن، تخلص دبیر، والد کا نام منشی رام ولد رائے جسونت رائے، قوم کھتری، قصبہ کنجاہ، ضلع گجرات کے باشندہ تھے۔ آپ کے باپ دادا، شہر دہلی میں امرائے عالمگیری و محمد شاہی کی وکالت پر مقرر رہے۔ دبیر نے شروع میں مولانا محمد ماہ صداقت * نوشاہی کنجاہی [م ۱۱۴۸ھ] سے تعلیم پائی (۱)۔ بارہ سال کی عمر میں سراج الدین علی خان آرزو کی مجلس ادب میں داخل ہوے۔ علوم عروض، معانی، بیان اور قوافی کا استفادہ کیا اور علم صرف و نحو کی تحصیل لالہ ٹیک چند بہار مصنف *بہارِ عجم* سے کی۔ علم طب اور دیگر علوم عقلیہ کا اکتساب دوسرے علماء سے کیا۔ آپ کی تصنیف *رقعات لچھمی نرائن* [مرتبہ ۱۲۰۵ھ] مشہور کتاب ہے۔

آپ فارسی زبان کے بہترین شاعر تھے۔ یہ غزل بطور نمونۂ کلام درج کی جاتی ہے:

گوی ای باد دلستان مرا کہ غمت سوختست جان مرا
چہ ستمگاری از فلک سرزد کہ جدا کرد مہربان مرا
گریہ اش در گلو گرہ گردید ہر کہ بشنید داستان مرا
خون بگرید بحال من دشمن تا چہ حالست دوستان مرا
اے دبیر آخر این چہ کم ظرفیست
فاش کردی غم نہان مرا

(رسالہ ہلال، کراچی، جمادی الاخریٰ ۱۳۷۸ھ، ص ۴۸ [نیز: *ادبیات فارسی میں ہندوؤں کا حصہ*،

Marfat.com

ڈاکٹر سید عبداللہ، لاہور، ۱۹۶۷ء، ص ۲۴۵])

۱۔ اس کا ذکر رقعات بچھمی نرائن کے مرتب محمد فیض بخش نے دیباچۂ رقعات میں کیا ہے۔ محمد فیض بخش (ولادت ۱۱۶۴ھ) بن منشی شیخ غلام سرور کاکوروی دبیر کے شاگرد تھے انہیں شعر وسخن کا شوق اس وقت سے ہوا جب ملا حمید الدین کاکوروی سے غنیمت کنجاہی نوشاہی کی مثنوی نیرنگ عشق پڑھنا شروع کی۔ یہ پچاس سال کی عمر تک ۱۰۰ کتابیں تصنیف کر چکے تھے۔ ان میں سے اب صرف ۱۔ مثنوی باغ وبہار؛ ۲۔ نسب نامۂ کاکوری موسوم بہ چشمۂ فیض؛ ۳۔ تاریخ فرح بخش؛ ۴۔ رقعات بچھمی نرائن (ترتیب) دستیاب ہیں (تذکرۂ مشاہیر کاکوری، حافظ محمد علی حیدر علوی کاکوروی، مطبع اصح المطابع لکھنو، ۱۹۲۷، ص ۳۲۵۔۳۲۷)۔ میرے پاس ان کی تصنیف چشمۂ فیض کے مخطوطے کا عکس ہے جس میں انہوں نے کاکوری کے علما، مشائخ اور قضات کا تذکرہ لکھا ہے۔ یہ تصنیف ہنوز غیر مطبوعہ ہے۔ نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۴، ص ۱۲۷۔۱۲۸، عارف نوشاہی

درویش

نام اور مقام کا پتا نہیں، آپ فقیر سید غلام محی الدین لاہوری (م ۱۲۴۱ھ/۱۸۲۵ء) کے مرید تھے۔ وہ مرید مرزا شاہ امانت کے، وہ مرید شاہ عبدالغفور جالندہری کے، وہ مرید حافظ قائم الدین برقنداز کے، وہ مرید حضرت پیر محمد سچیار کے۔

آپ فارسی کے پختہ کلام شاعر تھے۔ آپ نے اپنا شجرۂ طریقت نوشاہی ۵۲ اشعار میں نظم کیا ہے۔ حضرت نوشہ صاحب کے نام سے لے کر آخر تک کے اشعار لکھے جاتے ہیں:

ز حضرت سلیماں نوشہ گنج بخش — عبیداں جہانید رخشندہ رخش
زہے گنج بخش اختر برج دین — بہ اوج علا چون سپہر برین
زہے مرد راہِ ہدیٰ گنج بخش — زہے مرشد اتقیا گنج بخش
زہے حاجی صوری و معنوی — خلافت دہ دینی و دنیوی
زہے شاہ نوشہ ولی خدا — بہ اسم محمد شدہ مقتدا
پس از شاہ نوشہ بمسند نشست — چو پیر محمد زہے شیر مست
زمرشد مخاطب بہ "سچیار" شد — بدرگاہ غفار مختار شد
ز سچیار آن شہسوار علا — بحافظ رسید آیت اہتدا
چو حافظ کہ بر دین حق قائم است — بذکر خداوند خود دائم است

Marfat.com

ز حافظ رسید ست جام طہور بظاہر ولی شاہ عبدالغفور
پس آنگہ چو صبح سعادت دمید بشاہ امانت امانت رسید
نہادند تاج خلافت بہ سر نمودند بر ہمسران کرّ و فر
زہے مرشدِ بندۂ کمترین غلام شہنشاہ دین محیی دین
زہے زبدۂ قدوۂ سالکان زہے عارف حق شہ عارفان
الٰہی بفقر شہِ انبیا بفخر رسل احمد مجتبےٰ
بہ درویشؔ خود امن و ایمان بخش فروغ دل و راحت جان بخش

(شریف التواریخ، ج ۳، ح ۵، ص ۸۲)

دلشاد، پسرور

آپ کا نام دل محمد، تخلص دلشاد، قصبہ پسرور، ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ بیعت طریقت نوشاہی سلسلہ میں حضرت خواجہ بخت جمال جھنگی والا سے تھی۔ آپ کی وفات ۱۱۹۴ھ/۱۷۷۶ء میں ہوئی۔ (پاکستان میں فارسی ادب از ڈاکٹر ظہور الدین احمد، لاہور، ۱۹۷۷ء، جلد ۳، ص ۱۴۵-۱۵۹)

آپ فارسی کے قادر الکلام شاعر تھے۔ آپ کا دیوان بعنوان دیوان دلشاد پسروری غلام ربانی عزیز کی ترتیب و تصحیح سے ادارۂ تحقیقات پاکستان، دانشگاہ پنجاب، لاہور نے ۱۹۷۰ء میں شائع کیا ہے۔ ذیل کی غزل حضرت نوشہ گنج بخش کے مزار اور خواجہ بخت جمال کی توصیف میں ہے:

مزار حاجی نوشاہ مظہر نور است کہ بر کنارۂ چیناب کعبہ معمور است
اگر ظہور تجلی بوقت حال تو نیست چرا مرید تو ہر یک کلیم بر طور است
جمال بخت کرامت ز تست بخت جمال ز راوی این خبر خوش بر تو مذکور است
ببین بچشم ارادت اگر بصر داری غبار مرقد او نور دیدۂ کور است
تو قادری کہ مرا از کرم کنی دلشاد
ترا بقدرت قادر تمام مقدور است

(غزل ۲۷، ص ۸۸)

Marfat.com

بر پشتہ و ہر شہر دو صد غول بیابان
از نوشہیان(۱) پشت زمین پُر ز شہان است

(غزل۴۹،ص۱۰۹)

در رہ منجر(۲) دلم بر خویش لرزد چون حباب
برشگال آب و گل دست کرالی الحفیظ

(ردیف ظ،غزل۱،ص۲۱۰)

گرچہ مونگہو وال(۳) خوش جاے مبارک(۴) عیش گاہ
می دہد خوش خلقی سردار آنجا یاد عید

(ردیف د،غزل۴۵،ص۱۶۳)

اے بہار جعفری زیب گلستان شما
باغ کولو(۵) گلشن اسلام(۶) بستان شما

(ردیف الف،غزل۴۳،ص۴۹)

دلشاد پسروری تاریخ گو بھی تھے۔ جب آپ کے پیر طریقت حضرت خواجہ بخت جمال جھنگی والا نے ۷ رجب ۱۱۶۴ھ/۱۷۵۱ء کو وفات پائی تو دلشاد نے فارسی میں ان کا قطعہ تاریخ وفات لکھا جو یہ ہے:

مظہرِ نورِ کراماتِ خدا بختِ جمال
کہ روان داشت روان راوی جود و نعمت
چون بہ تنگ آمدہ روحش ز سراے فانی
کرد پرواز چو بلبل سوے باغ جنت
سال تاریخ وصالش بخداوند جہان
گفت دلشاد بگوشم کہ '' بروحش رحمت ''

۱۱ ۶۴

(شریف التواریخ، ج۳، ح۲،ص۵۲)

۱۔نوشاہی مشائخ کی عظمت اور کثرت کا ذکر ہے۔ شرافت نوشاہی

۲۔منجر: ایک گاؤں کا نام ہے جو ضلع گوجران والا، تحصیل وزیرآباد میں واقع ہے۔ وہاں اس زمانہ میں چوہدری غلام

Marfat.com

محمد ولد پیر محمد چٹھہ حکمران تھا۔ جو سکھوں کے عہد میں ۱۲۰۳ھ میں شہید ہوا۔ شرافت نوشاہی

۳۔ مگھو وال: ایک قصبہ ہے جو گجرات سے پھالیہ جانیوالی سڑک پر تیرہ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس میں قوم وڑائچ اور کچھ سادات خوارزمی آباد ہیں۔ شرافت نوشاہی

۴۔ چوہدری مبارک وڑائچ اس زمانے میں مگھو وال کا سردار تھا۔ شرافت نوشاہی

۵۔ کولوتارڑ: ضلع گوجران والا، تحصیل حافظ آباد میں تارڑ قوم کا ایک پرانا گاؤں ہے۔ شرافت نوشاہی

۶۔ چوہدری محمد اسلام تارڑ (م ۱۱۳۱ھ) کولوتارڑ کا رئیس اعظم تھا۔ شرافت نوشاہی

دلشاد پسروری کی ایک نامکمل فارسی مثنوی *دیر تماشا* ڈاکٹر نجم الاسلام نے *بیاضِ مقیم* (مخطوطہ سندھ یونیورسٹی لائبریری، جام شورو، نمبر ۱۱۳۵۲۸) سے لے کر رسالہ *تحقیق*، شعبہ اردو، سندھ یونیورسٹی، شمارہ ۲ (۱۹۸۸ء)، ص ۱۶۶-۱۷۰ میں شائع کی۔ اس مثنوی میں دلشاد نے اپنے ایک سفرِ پنجاب کی روداد لکھی ہے اور پنجاب کے کئی دیہات اور شہروں کے نام درج کیے ہیں۔ *بیاضِ مقیم* مرتبہ مرزا محمد مقیم (گیارہویں صدی ہجری) کا مذکورہ نسخہ کسی زمانے میں دلشاد پسروری کی تحویل میں رہا تھا۔

نیشنل آرکائیوز آف پاکستان، اسلام آباد، مفتی فضل عظیم بھیروی کلیکشن میں *وقائع جہانگیر* (*تزک جہانگیری*) کا ایک مخطوطہ (نمبر: تاریخ ۱) دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ یہ نسخہ دلشاد کی تحویل میں رہا ہے، اس کی ابتدا میں دلشاد نے *وقائع جہانگیر* (*تزک جہانگیری*) کے تمام واقعات کی ایک منظوم فہرست ۱۱۹۱ھ میں خود تیار کر کے شامل کی ہے۔ اس کے ابتدائی اشعار یہ ہیں:

حق صاحب قدرت جہانگیر — جان پرور و جان نواز و جان گیر
این است کلام پادشاہی — آئین دو صد ہزار تدبیر
خطش چو خط جبین من شد — از آیت سرنوشت تقدیر
ابواب درو بخط شنگرف — ابیات بچند بحر تسطیر
در قطعہ و مثنوی و افراد — دلشاد بدیہہ کرد تحریر
تاریخ نوشتنش برآمد — از نسخۂ وقائع جہانگیر

یہ فہرست ۹ ورق پر مشتمل ہے۔ *تزک جہانگیری* کے اختتام پر دلشاد نے یہ یادداشت تحریر کی ہے: ''من بعد مرور دھور از انقلاب زمانہ در سنین یک ہزار و یک صد و نود و یکم بموجب تاریخی کہ قطعہ آن بر ظہر پشت کتاب مرقوم است بقیمت یا بعوض معرفتِ لالہ ہزاری مل سیالکوٹی بفقیر دل محمد دلشاد پرسروری رسید۔ بعد از من واللہ اعلم۔'' نسخے کے پہلے ورق پر دلشاد کی یہ تحریر موجود ہے: ''روز یک شنبہ غرہ ذی حجہ ۱۱۹۰ در رسول نگر از دستکاری فخر ملت و آئین شیخ فخر الدین مجلد شد۔ دیوانگیم گرفت عالم را این است وقائع جہانگیر۔'' اس نسخے پر دلشاد کی دو مہریں ثبت ہیں۔ ایک کی

Marfat.com

عبارت ''دل محمد ۱۱۸۰'' اور دوسری کی عبارت ''دلشاد ۱۱۹۱'' ہے۔ مفتی فضل عظیم کلیکشن میں کچھ اور نسخوں پر بھی دلشاد کی ثبت شدہ مہریں نظر سے گذری ہیں جیسے *بحر الحیات* (نمبر: اسلام ۲۳) *شرف السادات* (نمبر: اسلام ۲۶)۔

عارف نوشاہی

دلشاد، پیم نوشاہیاں

نام صوفی حاجی عبد الرحیم، تخلص دلشاد، والد کا نام حوالدار الف دین ولد کرم اللہ، قوم بھٹی راجپوت۔ ۱۳۴۶ھ/۱۹۲۷ء میں بمقام پیم نوشاہیاں، ڈاک خانہ پنڈوری اسلام پورہ، تحصیل گوجر خاں، ضلع راولپنڈی پیدا ہوئے۔ سکول بھینسر کسوال، تحصیل گوجر خان میں مڈل تک تعلیم پائی۔ بسلسلۂ ملازمت ڈربی، انگلینڈ میں سکونت رکھتے ہیں۔ سلسلۂ قادریہ نوشاہیہ میں صاحبزادہ سید معروف حسین صاحب [عارف*] سے بیعت کی ہے۔

اردو اور پنجابی میں اشعار کہتے ہیں۔ میرے ساتھ بھی خط و کتابت رکھتے ہیں۔ بذریعہ مکاتیب اپنا یہ نمونۂ کلام بھیجا ہے۔

نمونۂ کلام اردو:

نعت

اگر نور احمد نہ تنویر ہوتی
یہ دنیا نہ دنیا کی تدبیر ہوتی

یہ ارض و سما کی نہ رونق بہاریں
یہ تسکین ہوتی نہ راحت قراریں

یہ موج تلاطم، رواں آبشاریں
اگر نور احمد نہ تنویر ہوتی

یہ شمس و قمر کی ضیابار ہوتی
یہ انجم کواکب کی چمکار ہوتی

یہ برق و تجلی نہ انوار ہوتی
اگر نور احمد نہ تنویر ہوتی

یہ محراب و مسجد، نہ منبر، اذانیں
یہ تسبیح، وظیفے نہ پڑھتی زبانیں

یہ تکبیر، خطبے نہ ہوتی دوگانیں
اگر نور احمد نہ تنویر ہوتی

یہ قرآن ہوتا، نہ رحمت خدا کی
یہ گنج فضیلت، نہ دولت ہدا کی

یہ تفسیر رازی، نہ احمد رضا کی
اگر نور احمد نہ تنویر ہوتی

یہ شعبان، شبرات، صدقہ، زکوتیں
یہ رمضان ہوتا، نہ برکت کی راتیں

Marfat.com

قیامِ تراویح ، نہ ہوتیں صلاتیں　　اگر نور احمد نہ تنویر ہوتی
یہ قاری قرآن ، نہ حافظ نابینے　　یہ روزے ، تراویح ، نہ ہوتے شبینے
یہ ایمان ہوتا ، نہ عرفان سینے　　اگر نور احمد نہ تنویر ہوتی
یہ اوج محبت ، نہ رفعت خزینے　　یہ آداب محفل ، نہ الفت قرینے
یہ دلشاؔد ہوتے ، نہ روح آبگینے　　اگر نور احمد نہ تنویر ہوتی

(مکتوب محررہ ۲۴ اگست ۱۹۷۹ء)

نمونۂ کلام پنجابی:

استغاثہ بحضور غوث اعظم

کرم دی نظر مجھ تے پا غوث اعظم　　کہ ہو آل مشکل کشا غوث اعظم
تو محبوب حق شاہ جیلان والے　　تینوں آکھدے پیر گیلان والے
پکاراں میں یا غوث جیلان والے　　کریں دستگیری توں آ غوث اعظم
تو حسنی حسینی ہیں سردار سید　　ہیں تیرے ہی مولا علی جد امجد
ہزاراں کفاراں نوں کیتا موحد　　ادھر بھی نگاہ سخا غوث اعظم
تینوں پیر پیراں دا آکھے زمانہ　　تیری شان بالا تے اعلیٰ گھرانہ
تمنا ایہو ہے سدا عاجزانہ　　ہو بغداد مسکن مرا غوث اعظم
مینوں پیر عارف جو دسیا ترانہ　　نوشاہیاں دا جہڑا وظیفہ روزانہ
برق پیر ہوراں جو دتا پیمانہ　　اوہ دلشاؔد نوں بھر پلا غوث اعظم
میں دن راتیں رو رو کے عرضاں گذاراں　　کدی تے نظارا وکھا غوث اعظم
تیرے باجھ میرا نہ کوئی سہارا　　کراں عرض کہڑی میں جا غوث اعظم
گنہ گار عاصی ہاں بے شک نکارا　　نکارے دی بگڑی بنا غوث اعظم
ایہ دلشاؔد کملا تے جھلا نکماں　　اینوں فیض کر دے عطا غوث اعظم

نوشہ دا میخانہ

رکھ یاد نوشہ دا میخانہ　　جتھے آون عاشق روزانہ
مے پیتی گھٹ نوشاہیاں دی　　رہی لوڑ نہ ہور صراحیاں دی

Marfat.com

واہ شان نوشاہی راہیاں دی جا ویکھن روضہ نورانہ
رکھ یاد نوشہ دا میخانہ
نوشہ نوشہ جگ پکارے ویکھے اساں تیرے کم نیارے
آے جو تیرے پاک دوارے انہاں ملیا تاج شاہانہ
رکھ یاد نوشہ دا میخانہ

د دشمناں گھیریا چار طرفوں ، الامداد امداد امداد کوکاں
کر کے منہ بغداد شریف ولے میراں میراں یا شاہ بغداد کوکاں
میری اوٹ پناہ نہ ہور کوئی تیرے باہجھ فریاد فریاد کوکاں
پیرا ڈھل کیوں لائی اے غوث اعظم خستہ حالیاں وچ برباد کوکاں

لوں لوں تھیں درد ہزار جاگے میرے درداں دی کریں دوا نوشہ
خستہ حال ، دکھیار ، آزار ڈاہڈے سکھ جاپدے نہ کسے دا نوشہ
حاذق سمجھ آپہتا دربار تیرے لے کے دل وچ امید شفا نوشہ
آکھے پیر گنج بخش نہ تھوڑ تینوں کریں کرم ہن نام خدا نوشہ

رکھاں آس امید قلوب اندر لجپال پیرا شاہسوار دل تھیں
غوث پاک دے خاص اخلاص نوشہ دیو بگڑی ترت سنوار دل تھیں
یا غوث امداد امداد نوشہ ، گنج بخش اتار زنگار دل تھیں
سینے نور عرفان دا کرو جاری دلشاد زاری اشکبار دل تھیں

بدنصیب ضرور مجبور ہوندے دید دلبراں تائیں ونجاوندے رہے
شمع حسن تے کئی پتنگ عاجز جل جل اپنی جان مناوندے رہے
بڑا کیف سرور تے مستی سی ، گلاں مٹھیاں یار سناوندے رہے
دردِ دل آزاد دلشاد سہے پرواز جہے مغز کھپاوندے رہے

(ملخص از مکتوب محررہ ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ/۱۹ مئی ۱۹۷۹ء)

نیز دیکھیے : نوشاہی شعرا، ص ۱۳۵۷. دلشاد صاحب مصنف نوشاہی شعرا کے چھوٹے بھائی صاحب کے مرید ہیں

Marfat.com

لیکن مصنف مذکور کا کہنا ہے کہ ''ان کا نمونہ کلام دستیاب نہیں ہو سکا۔''

دل محمد، شاہ پور

آپ کا نام دل محمد ہے۔ والد کا نام میاں شیر محمد تھا۔ موضع شاہ پور، ضلع لاہور میں پیدا ہوئے۔ بیعت طریقت میاں غلام مصطفیٰ نوشاہی شرقپوری سے ہے۔ صاحب علم درویش خیال ہیں۔ ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء میں سو سال سے زیادہ عمر میں موجود ہیں۔

پنجابی میں شعر کہتے ہیں۔ حضرت نوشہ گنج بخش کی مدح میں یہ کافی آپ کی زبان سے ہے:

درشن ہادی نوشہ سانوں چا دکھلاوے

نیند آرام حرام اسانوں دیواں سنیہوڑے میں باد صبا نوں
رونی آں تتیاں ویکھ لیکھاں نوں بن درشن جی ترساوے

درشن ہادی نوشہ سانوں چا دکھلاوے

نوشہ بناں ہے جگ اندھیرا کِت ول بھالاں ماہی دا ڈیرا
کیتا چا دلبر پتھر جیرا میں مر گیا اس نوں ترس نہ آوے

درشن ہادی نوشہ سانوں چا دکھلاوے

ویکھو نی سیو ماہی رٹھڑا جاوے میں گھتنی ہاں ہاڑے کوئی موڑ لیاوے
سیو نی نوشہ بناں مینوں چین نہ آوے دلوں گل گواوے سانوں لے گل لاوے

درشن ہادی نوشہ سانوں چا دکھلاوے

میں ہاں کمینی اس دا شان اچیرا نظر نہ آوے وسے کول لٹیرا
نحن اقرب والا جے بھید ادکھیرا موتوا قبل ان تموتوا باہجوں بھیت نہ پاوے

درشن ہادی نوشہ سانوں چا دکھلاوے

نوشہ دے در تے کراں جان نذرانہ توڑ نبھاوے نی سیو میرا یارانہ
میں کمینی ، اس دا اچا گھرانہ ویکھے نظر کرم دی بیڑا پار ہو جاوے

درشن ہادی نوشہ سانوں چا دکھلاوے

تیری سوہنی صورت توں میں قربانی جگ توں سوہنا سیو یوسف ثانی

Marfat.com

نین لٹیرے سیو بدر پیشانی اسدی زلف سیاہ ڈنگ لگاوے
درشن ہادی نوشہ سانوں چا دکھلاوے
میں کوجی ، کوچجی ، منہ بھیڑ ، نکمی سیو نی نج گھر ماپیاں جمی
رات غم دی نہیں مکدی لمی کویں نوشہ دا میل ہو جاوے
درشن ہادی نوشہ سانوں چا دکھلاوے
سوہنی صورت والا میرا ہے ماہی میل توہیں مینوں یا الٰہی
نوشہ بھی کرسی میری پشت پناہی بینتی عاجز قبول ہو جاوے
درشن ہادی نوشہ سانوں چا دکھلاوے
دلؔ محمد در تے کرے پکاراں نوشہ بناں کوئی لیندا نہیں ساراں
دیہ نظر تیتھوں تن من واراں مچھلی وانگ پئی جان ترساوے
درشن ہادی نوشہ سانوں چا دکھلاوے

(گلزار نوشاہی، ص ۸۶)

دُلّے شاہ، راے کلاں

آپ کا نام عبداللہ شاہ المشہور دُلّے شاہ۔ والد کا نام سبحان شاہ ولد نور شاہ تھا۔ قوم تیلی، ظاہری تعلیم نہیں تھی۔ بیعت طریقت بابا بنھے شاہ قوم سقہ، ساکن ماڑی گوہر سنگھ، ضلع امرتسر سے تھی۔ وہ مرید بابا موجے شاہ، ساکن سدھویں کے، وہ مرید بابا امام شاہ ساکن بھڑانہ کے، وہ مرید بابا مراد شاہ کے ساکن نرور، وہ مرید بابا پناہ شاہ ساکن مٹھالہ کے، وہ مرید بابا شیخ تاج محمود چوڑی گر ساکن پاکپتن کے، وہ مرید سخی روشن دین نوشاہی کے۔

سلسلۂ مریدین کافی تھے، صاحب وجد وسماع تھے۔ ۴ محرم ۱۳۲۱ھ/۱۹۰۳ء میں انتقال کیا۔ قبر موضع راے کلاں، متصل بیدیاں، ضلع قصور میں ہے۔ روضہ بنا ہوا ہے۔ آپ کے تین بیٹے تھے۔ ۱۔ بابا دمڑی شاہ، ۲۔ بابا دھیلے شاہ، ۳۔ بابا کوڈی شاہ۔ تینوں کی اولاد موجود ہے۔

مریدین بابا دھیلے شاہ: ۱۔ بابا سر شاہ بافندہ، چک ۲۵۔ ۱۴، ایل ساہواں سجناں دا، نزد پل حامد والا بنگلہ، ضلع ساہیوال؛ ۲۔ بابا بہار شاہ تیلی، جاہمن، مدفون راے کلاں۔

Marfat.com

آپ پنجابی میں اشعار کہتے تھے۔قصہ ہیر رانجھا اور چندی حرفیاں اور دوہڑے وغیرہ آپ کی یادگار ہیں۔

نمونہ کلام:

الف آ گیا سیں کجھ کھٹنے نوں سگوں اپنا مول گوایائی
نہیں فائدہ مندیاں کماں وچ سر تے بوجھ گناہ دا چایائی
ایس طمع نے ملک ویران کیتا کدے کتے نہ بھلا کمایائی
عبداللہ شاہ جنہاں طمع ماریا اے اونہاں دیدار محبوب دا پایائی

ب باورے عقل سنبھال بندے چنگے عمل تیرے کم آوناں ایں
عملاں باجھ ناہیوں ساتھی ہور کوئی سکے سب تیتھوں بھج جاوناں ایں
محل ماڑیاں پلنگ وچھاونے نوں انت جا جنگل ڈیرہ لاوناں ایں
عبداللہ شاہ انت دھوڑ دے بدل دھوڑ وچ جا ساوناں ایں

ت ترک کریئے مندے کم کولوں سائیں نال پریت چا لایئے جی
جگ وچ مصیتاں بھاریاں نے قدم سنبھل کے چا ٹکایئے جی
نفس شیطان ہے ویری تیرا ، رسا وٹ یقین دا پایئے جی
عبداللہ شاہ مسافر ہیں کوئی دن دا دعویدار نہ مول کہایئے جی

ث ثابتی رکھتی کھری اوکھی ہوویں صاف تاں کی پرواہ ہے جی
کریں نیکیاں مول نہ ڈھل لاویں ایدھی جیہی نہ ہور صلاح ہے جی
دیدار خدا ، شفاعت محمد ، عدل ملے گا وچ درگاہ ہے جی
عبداللہ شاہ اللہ نوں یاد رکھئے بخشنہار تے بے پرواہ ہے جی

دوہرہ

نہیں پیو ، تے نہیں پت کسے دا ، نہیں جمیا ، تے نہیں جائیا ای
نہیں اکھیاں ، تے پھیر کن دونویں ، نہیں رجیا ، نہیں ترہایا ای
جویں مہندی دے پت وچ رنگ رچیا اونویں سرب دے وچ سمایا ای
عبداللہ شاہ ویکھ بھرپور ہویا ہر رنگ دے وچ نظر آیا ای

Marfat.com

دوہڑہ

دن جمعہ تے مہینہ وساکھ دا اے شاعر آکھ کے کھول سناوندا اے
اودھر دلی تے ایدھر لاہور وسے وچ راے شہر سوہاوندا اے
اُنّی سَے تے سمت چوّی ہیگا علاقہ نال قصور کہاوندا اے
اودوں پینتیاں وریاں دا ہیسی عبداللہ شاہ روواں پنجدا اے، کوہلووا ہوندا اے

دوہڑہ

بھاویں لکھ توں وید قرآن پڑھیوں ، پڑھیا پاپ تے کجھ نہ کھٹیے جی
کھار باہجھ نہ لیڑے دی میل جاوے، ایویں بیڑیاں اتے پیا چھٹیے جی
بناں رہبروں راہ نہ ہتھ آوے ، زمین نال زبان دے چٹیے جی
عبداللہ شاہ جانی یار مل پئے ، جند جان اس توں وار سٹیے جی

اللہ پاک دا شان بلند سب تھیں ، والی ہور نہیں نبی کریم جہیا
شاہ علی جہیا ہور سخی نائیں ، جوان مرد نہیں ابراہیم جہیا
باوا فرید جیہا ہور ... نہیوں ، غریب ہور نہیں اس زمین جیہا
شہر لاہور جیہا ہور شہر نہیوں ، سخت کپڑا نہیں پھر زین جیہا
پوٹھوہار جیہی نہ مسلمانی ، نشہ لعنتی نہیں افیم جیہا
کلمہ جیہا تاں ہور کوئی ورد نہیوں ، مزہ ہور نہیں مومن دے دین جیہا
عبداللہ شاہ جیہا مسکین نہیوں ، حرف ہور نہیں الف تے میم جیہا

الف انعام اللہ دا سچا پروردگار
دوجا نام نبی دا امت دا سردار
جدوں اکلا الف سی دھندوکار غبار
نہ کوئی چوداں طبق سی ، نہیں سی دن تے رات
نہ کوئی جن تے بھوت سی ، نا کوئی پری نہ حور
الفوں ہویا میم جد نور اوہدے تھیں نور

Marfat.com

ہویا عرب وچ گھر عبداللہ لال
جو ہے جدّ پیغمبراں ، سھبناں دا سرتاج
لولاک ہے خاطر اوسدی زمین آسمان
چن سورج سن تاریاں اوسے دائی تان
کاوے تے پھڑ کانیاں ، لالا تھکیاں زور
کردے نے صفت اوسدی کئی لکھ تے دیکھ کروڑ
اس کلمے دے وچ برکتاں سنو دلے دے نال
تنگی نہیں جہان دی قبر نہ ہووے عذاب
چوہڑا سانسی جے پڑھے ... بدوں فر تاک
جاوے وچ بہشت دے رب حکم کیتا فر آپ
عاجز بندہ رب دا عبداللہ شاہ مسکین
بلھے شاہ پیشوا پایا نال یقین

دوہڑہ

گنگا پانی ایک ہے خاصہ مکہ جان
ٹھاکر دوارہ دیہہ ہے مسیت ہے بنن بران
نیکی کریں نماز ہے جلال بہشت پچھان
عبداللہ شاہ گور ایک ہے ثابت کر کے جان

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۵، ص ۲۵

دھنی رام کھتری، ننگلی

یہ ہندو تھا۔ موضع ننگلی، ضلع سیالکوٹ کا باشندہ تھا۔ بابا امام شاہ* فقیر نوشاہی سید پوری کا خادم و مرید تھا۔

پنجابی زبان میں اشعار کہتا تھا۔ ایک ''باراں ماہ'' اس نے کہے۔ اس سے دو شعر یہ ہیں:

ربا شاہ رسول نبی دی صفت اوصاف کراویں توں
پنج تن پاک دے گھرِ دا مینوں سیوک آپ بناویں توں

Marfat.com

چارے یار نبی دے پیارے اکھیں ظاہر وکھاویں توں
دھنّی رام نوں ساتھ اونہاں دے کوثر حوض پلاویں توں

یہ باراں ماہ مجموعہ کافیات بابا امام شاہ کے ساتھ ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء، مطبع انند پرکاش امرتسر میں چھپ چکے ہیں۔

دھنی رام کا ایک بیٹا فقیر چند نام تھا، جو مسلمان ہوکر بنام فقیر بخش یا فقیر سائیں مشہور ہوا اور ۱۳۸۰ھ/۶۱-۱۹۶۰ء میں فوت ہوکر لوہیان والا، متصل گوجران والا میں دفن ہوا۔

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۹، ص ۱۰

دیوانہ، رسول نگر

آپ کا نام سید حسن عالم، تخلص دیوانہ، والد بزرگوار کا اسم گرامی سید عمر بخش ولد سید محمد بخش نوشاہی برخورداری۔ آپ ۱۲۸۷ھ/۱۸۷۰ء میں پیدا ہوے، تعلیم خاصی پائی تھی۔ علم موسیقی کے بڑے ماہر تھے۔ بڑے بڑے کلاونت اور قوال آپ کی مجلس میں حاضر ہوکر اپنے فن کی غلطیاں صحیح کراتے۔

اپنے والد صاحب کی بیعت سے مشرف تھے۔ رسول نگر میں سکونت رکھتے۔ چوں کہ آپ کی سکونت چوبارہ پر تھی اس لیے ''کوٹھے والا'' کے نام سے مشہور تھے۔ آپ کی وفات ۱۲ محرم ۱۳۶۱ھ/۱۹۴۲ء میں ہوئی۔ مزار ساہن پال شریف گورستان نوشاہیہ میں مغربی جانب میں ہے۔ اولاد اور مریدوں نے اس پر گنبد بنوادیا ہے۔

آپ فارسی اور پنجابی میں شعر کہتے تھے(۱)۔

۱۔ مصنف نے ان کی ایک فارسی غزل پانچ اشعار کی نقل کی ہے، یہی غزل سید حسن عالم کے حالات مندرجہ شریف التواریخ، جلد دوم، ص ۸۲۱ میں بھی نقل ہوئی ہے۔ چونکہ اس کے اشعار خارج از وزن تھے، اس لیے یہاں نمونۂ کلام نہیں دیا گیا۔ ان کا پنجابی کلام دستیاب نہیں ہوسکا۔ عارف نوشاہی

رانجھا، آبادی جلال

نام محمد نذیر، تخلص اپنی قومیت پر رانجھا رکھا ہے۔ آبائی گاؤں چک نمبر ۶۷ (سابق آبادی جلال)، تحصیل بھلوال، ضلع سرگودھا ہے۔ حضرت سخی شاہ سلیمان نوری بھلوالی کی اولاد سے شیخ سلطان احمد سلیمانی سجادہ نشین مزار چپاتے شاہ، آبادی جلال (ڈیرہ پارسانہ) کے ہاتھ پر تقریباً ۱۹۶۷ء میں بیعت

Marfat.com

کی۔ پھر سلسلۂ نقشبندیہ میں خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین مولانا خان محمد نقشبندی مجددی کے مرید ہوئے۔ رانجھا صاحب نے نہایت دشوار حالات میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ بعدازاں ذاتی کاوش کی بنا پر ایف اے کا امتحان بھی پاس کرلیا۔ (*آئینۂ ایام* [روزنامچۂ عارف نوشاہی]، اندراج ۶ صفر ۱۳۹۴ھ)

۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بعمر پچیس سال موجود ہیں۔ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان راولپنڈی میں ملازم ہیں۔

اردو شعر کہنے کا مذاق رکھتے ہیں۔ یہ اشعار ان کے ہیں:

[یہ راہ محبت کی ، دشوار نہ آساں ہے
عاشق کے لیے لیکن اک جادۂ رخشاں ہے
مرجھائی ہوئی کلیاں ، کملائے ہوئے گل ہیں
پھر بھی یہی کہتے ہو یہ جوشِ بہاراں ہے

ان کا اردو کلام ''نئے چراغ'' اور ''یادوں کے مینار'' میں دیکھا جاسکتا ہے۔

(*یادوں کے مینار*، ص ۴۲)]

رانجھا صاحب ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۱ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے مفصل حالات اور تصانیف کا ذکر شریف *التواریخ*، ج ۳، ح ۱۱، صفحات ۳۵۴-۳۵۹ میں موجود ہیں۔ میں جب ۱۹۷۴ء میں مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان میں ملازم ہوا تو رانجھا صاحب سے دوستی کی ابتدا ہوئی جو بحمد اللہ اب تک برقرار ہے۔ ہم دونوں نے مل کر ادبی زندگی کا آغاز کیا۔ ہماری پہلی دو تصانیف مشترکہ تھیں یعنی *نئے چراغ* (مقالات اور کلام کا مجموعہ) مطبوعہ راولپنڈی ۱۹۷۴ء، *یادوں کے مینار* (اردو کلام) مطبوعہ راولپنڈی ۱۹۷۷ء۔ رانجھا صاحب اب ۲۰۰۱ء میں اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام آباد میں کتاب دار ہیں۔ فارسی ایم اے کرنے کے بعد اب پنجاب یونیورسٹی لاہور سے پی ایچ ڈی کی سند کے لیے شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی فارسی تصنیف *زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین* پر کام کررہے ہیں۔ ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء میں حج بیت اللہ سے بھی مشرف ہوئے۔ عارف نوشاہی

رحمت، دھیرو کے

اس کا اصلی نام سائیں رحمت علی، تخلص رحمت ہے۔ موضع دھیرو کے، چک ۴۳۳ ج ب، ضلع لائل پور میں رہتا ہے۔ سائیں غلام رسول اعظم نوشاہی کے مریدوں سے ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

Marfat.com

پنجابی میں شعر کہنے کا شوق رکھتا ہے۔ چنانچہ اپنے پیر کی تصنیف قصہ مرزا صاحباں کی تعریف میں یہ اشعار اس نے لکھے ہیں:

رحمت ہوئی رب دی دور ہوے سب غم — وچ فتح پور اساں دا رہندا یار صنم
کرم کمایا پیر نے کیتے دور بھرم — جگری پیڑاں مُکیاں ہٹیا درد الم
کام کرودھ موہ لوبھ دا پھٹیا آن کے بم — ظالماں چھایاں زردیاں زرد چہرے پُرغم
باقی سوہنا رہ گیا ، فانی ہو گئے ہم — جیں ول سوہنا تکدا قصے ہون ختم
زلزلہ اونہاں آوندا پردے ہوے خم — جد اوہ تکن یار نوں نقشہ جاندا جم
دم دم پاون حج نوں ویکھن آ شبنم — رحمتؔ شاہ گھر آ گیا قصے ہوے تم

سائیں رحمت نے ایک سی حرفی بنائی ہے جو گلزار اعظم میں چھپی ہوئی ہے۔ یہ اشعار اس سے ہیں:

ح حکم ہویا نوشہ پیر سندا بچہ جا نوشاہی اکھوائیں گا توں
گھر تدھ دے ذات آ لاے ڈیرا ظاہر باطن اسرار نوں پائیں گا توں
تینوں حکم فنا دے وچ رہنا برقعہ نور والا اک دن پائیں گا توں
ہوویں یار دی نظر منظور رحمتؔ ڈیرہ لا مکان جا لائیں گا توں
خ خود خدا دی ہوئی رحمت ظالم نفس نوں چھڈنا مار بچہ
کرنا نفس دے نال جہاد پورا ہوویں عشق سندا طلب گار بچہ
پھیرا پاے گی ذات خداوندی عشقوں جاونا مول نہ ہار بچہ
بے فکر تے ذکر دے وچ رہنا رحمتؔ کرے گی آن سرکار بچہ

(گلزار اعظم، ص ۱۴۹)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۳۴۳

رحمت، قادر آباد

اصلی نام رحمت علی، تخلص رحمت، مشہور سائیں رحمت۔ قصبہ قادر آباد، تحصیل پھالیہ، ضلع گجرات [اب ضلع منڈی بہاالدین] کا رہنے والا تھا۔ پیشہ حجامت کرتا۔ سید حیات شاہ ولد سید مردان شاہ بخاری نوشاہی قادر آبادی کا مرید تھا۔ درویش صورت، صوفی مزاج تھا۔ بروز جمعہ ۲۹ جیٹھ ۲۰۲۸ ب/ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ/ ۱۱ جون ۱۹۷۱ء کو فوت ہوا۔

Marfat.com

اردوو، پنجابی میں اشعار کہتا تھا۔

نمونۂ کلام اردو:

غزل

تری حمد و ثنا ہے وردِ جان عین وعیاں والے
مرے آقا مرے مولا مکین و لامکاں والے

ضیاے شمع نورانی ترا ہے راز پنہانی
مرے قبلہ مرے کعبہ نشان و بے نشاں والے

گلوں میں راز تیرا ہے جناں کے باغ کے مالی
مرے وارث مرے حامی میری راحت رساں والے

گلستان شریعت اور طریقت اور حقیقت ہو
مرے ہادی مرے مرشد کسان و بے کساں والے

تو ہی عامل تو ہی فاضل تمہی کامل مکمل ہو
مرے پردہ نشیں رہبر بلا شک بے گماں والے

یہ رحمتؔ کی ثنا ہے راہ الفت پر یہ چلتا ہے
دکھاؤ جلوہ نورانی سنو نعرے فغاں والے

سائیں رحمت علی نے پنجابی میں پانچ سی حرفیاں بنام پنج گنج نظم کی ہیں۔ یہ دو اشعار اس سے ہیں:

ش شام ویلے ، شام آوندا سی ، ملیا شام ، نہ شام بن شام ہوئی
ہووے شام نت شام اڈیکدی نوں ، شام شام کوکاں میری شام ہوئی
ویکھاں شام ، مت شام نوں شام آوے ، بن شام میری ہن شام ہوئی
رحمتؔ شام باجھوں شام شام باجھوں ملیا شام ماہی شام شام ہوئی

ص صورت صورت اوہدی ویکھ صورت صورت وچ صورت صورت یار والی
کراں کی صورت بنے کی صورت کوئی ہے صورت صورت یار والی
ہن بنی صورت صورت وچ صورت صورت اوہ صورت صورت یار والی
رحمتؔ اوس صورت دی ایہہ صورت ایس وچ صورت صورت یار والی

سائیں رحمت کے اردو اور پنجابی کلام کا مجموعہ عرفانی نظارہ کے نام سے بہ اہتمام میاں عبدالکریم خلف الرشید مصنف، قادرآباد سے یکم اکتوبر ۱۹۸۱ء کو شائع ہوا۔ یہ مجموعہ چھوٹی تقطیع پر ۳۹ صفحات پر مشتمل ہے اور سرکار پرنٹنگ پریس، گجرات میں چھپا اور سرورق پر ''مصنفہ سائیں رحمت علی رحمت قادری نوشاہی'' لکھا ہے۔ اس مجموعہ میں زیادہ تر نعتیہ کلام ہے۔ آخر میں ''تعارف مصنف'' عنوان کے تحت پنجابی میں اپنا تعارف یوں منظوم کیا ہے:

ہاں سلمان فارس دی بیلوں میں مسکین نمانا
گل کرن دا ول نہ آیا منگاں فضل ربانا

Marfat.com

سڑیا سی جد بُچہ چھٹہ لگا زور نہ کائی　　ایس وطن وچ میں عاجز نوں چا تقدیر لیائی
قادر آباد اک شہر قدیمی ہے چناب کنارے　　میں باشندہ اوس شہر دا وسن خویش ہمارے
مراد بخش ہے والد میرا رحمت نام رکھایا　　رحمت رب دی آس ہمیشہ ہویا فضل سوایا

(ص ۳۸)

عرفانی نظارہ کا مطبوعہ نسخہ ہمارے محترم دوست ڈاکٹر منیر احمد سلیچ، لوراں، ضلع گجرات نے جولائی ۱۹۹۹ء میں مرحمت کیا۔ عارف نوشاہی

رحمت، چک ۴۵ (گجرات)

اس کا نام سائیں رحمت علی، تخلص رحمت تھا۔ اس کے والد کا نام سائیں محمد دین درویش تھا۔ یہ سائیں اسماعیل بلوچ روشن شاہی ساکن جھوک غلام پسوئی، ضلع لائل پور کا مرید تھا۔ سات سال مرشد کی خدمت میں رہا۔ ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء میں بعمر پینتیس سال بمقام چک ۴۵، تحصیل پھالیہ، ضلع گجرات [اب ضلع منڈی بہاالدین] موجود تھا۔

پنجابی زبان میں شعر کہتا تھا۔ اس کی ایک سی حرفی کے ابتدائی دو اشعار یہ ہیں:

الف آ کے وقت اخیر مینوں اک وار ملے رانجھا پیر ماے
جیندے ہجر فراق نے کانگ چاہڑی میری نینیں نہ سکدا نیر ماے
تک تک کے اکھیاں تھک پیاں کدی آن کٹے میری بھیڑ ماے
کھلی راہ تکیندیاں رحمتا جی کدوں آوسی گھت وہیر ماے
ب　باہجھ دیدار رانجھیڑے دے مینوں آوندی نہیں امان ماے
عشق پیا سلطان دا کھور میرے جل بل گیا جسم جان ماے
ہولی بولاں تاں کالجہ بھج ونجے اُچی بولیاں سنے جہان ماے
اک وار مینوں جانی گل لاوے لکھ وار ہوواں قربان ماے
باہجھوں رانجھنے دے مینوں نہیں چانن پیا دسے سیاہ جہان ماے
بھانے لوکاں دے چاک ہے رحمتا جی میرا دین ایمان قرآن ماے

(فیض محمد شاہی، ج ۲، ص ۱۰۰۵)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۰، ص ۶۔۷

Marfat.com

رحیم، لائل پور

نام صوفی عبدالرحیم، تخلص رحیم، سکونت مکان ۱۳۴ پی، گلی نمبر ۴، منٹگمری بازار، لائل پور میں ہے۔ سلسلۂ قادری نوشاہی میں آپ کی بیعت بابا مولا شاہ قصاب تبڑ والا سے تھی۔ وہ مرید میاں غلام محی الدین کے، وہ مرید بابا عبدالغفور کے، وہ مرید میاں غلام مصطفیٰ کے، وہ مرید خواجہ بخت جمال جھنگی والا کے، وہ مرید حضرت سچیار صاحب نوشہروی کے۔ صوفی صاحب ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہیں۔ [۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء میں وفات پائی۔]

آپ پنجابی زبان کے شاعر ہیں۔ یہ سی حرفی عارفانہ آپ نے چھپوائی ہے، بطور نمونۂ کلام یہ اشعار لکھے جاتے ہیں:

الف اللہ کریم دی صفت کریئے خالق رازق جو کل جہان دا اے
پھیر نبی تے لکھ درود پڑھیے شافع عاصیاں حشر میدان دا اے
آل نبی تے علی ،اولاد میراں پیر پیراں جو شاہ جیلان دا اے
رحیم سجدہ سلام مولا شاہ تائیں جو نشان اس بے نشان دا اے

چ چار رسول دے یار سمجھو ، اتے رکن بھی چار ایمان دے نے
آے چار مصلے، امام چارے ، قل چار ای وچ قرآن دے نے
کتاباں چار ، تے مَلک بھی چار جانو ، چار عنصر ہی وچ انسان دے نے
چار کوٹاں، رحیم مقام چارے ، مرکب چار وچ زمیں آسمان دے نے

م مرشد نوں بھلا توں سمجھیا کی ، مرشد عین ہی رب دی ذات ہوندی
ہتھ مرشد دا ہتھ خدا دا اے ، بول مرشد دا رب دی بات ہوندی
مرشد ویکھنا رب دا ویکھنا اے ، فرق سمجھنا گل واہیات ہوندی
ہوندا جے نہ مرشد رحیم ساڈا کدوں اساں دی فیر نجات ہوندی

ی یار میں خواب دے وچ ڈٹھا بڑی خوشی ہوئی ودھیا چا میرا
میرا دین ، ایمان ، قرآن اوہو ، قبلہ اوہو ، سجدہ گاہ میرا
اونہوں ویکھنا اکبری حج ہویا ، اوہنے بخشیا کل گناہ میرا
رحیم دس کھاں کسے دا کی جھگڑا ، مولا شاہ دی میں ، مولا شاہ میرا

Marfat.com

رسولاں، گوجران والا

والد کا نام غلام محمد ولد امام بخش، قوم مسلم شیخ۔ اس کا نکاح فقیر محمد بٹ ساکن کچی پمپ والی، گوجران والا سے ہے۔ میرے ساتھ ارادت وعقیدت رکھتی ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

اس نے کافیاں اور بارہ ماہ کہے ہیں۔ جو یہ ہیں:

چیتر چت اداسی کویں روضے تے جاواں
پھڑ کے جالی روضے دی رو رو حال سناواں
نوشہ نظر نہ آوے کیویں من پرچاواں
ملے پیر شرافت کرے معاف خطاواں

وساکھ وساریں نہ نوشہ تیرا شان کمالا
میں تے مرشد پھڑیا سارے جگ توں پاہلا
حاجی پیر شرافت سوہنیاں شاناں والا
تیرے عشق نال نوشہ میرے دل نوں اجالا

چڑھیا جیٹھ مہینہ اندر عشق ستاوے
عشق تکن نہ دیندا لیندا جوش ابالے
تیرے عشق وچ نوشہ میرا تن من وارے
ملے پیر شرافت دل نوں چین تاں آوے

چڑھیا ہاڑ مہینہ جندڑی کردی ہاڑے
لے چل در نوشہ دے ملن سجن پیارے
تیرے ویکھن نوں۔ مرشد ترسن نین وچارے
ملے پیر شرافت دیوے عجب نظارے

ساون سدھ وی گھلیا نوشہ آپ نہ آیا
ناں کوئی خط نہ چٹھی مینوں مرشد پایا

Marfat.com

تیرے عشق ستایا درداں مار مکایا
ملے پیر شرافت ہووے عشق سوایا

بھادروں بھن کے چرخے میں تے روضے تے جاواں
پھڑ کے جالی روضے دی رو رو حال سناواں
جس دا مرشد نوشہ اس نوں کی پرواہواں
ملے پیر شرافت دیوے بخش سزاواں

اسوں آس نوشہ دی ہور آس نہ کوئی
تیرے عشق ستایا جھلی کملی ہوئی
موج اگے وکھائیں ایتھے لوڑ نہ کوئی
ملے پیر شرافت میری ہو جاے ڈھوئی

چڑھیا کتیں مہینہ پھراں وانگ گداواں
تیرے نام دا چولا جوگی رنگ دا میں پاواں
پھراں وانگ سودایاں کملی نام دھراواں
ملے پیر شرافت سوہنا بخشے خطاواں

چڑھیا مگھر مہینہ پھلیاں باغ بہاراں
چھیتی آ گھر نوشہ تیریاں کراں انتظاراں
ویہڑے پلنگ وچھانواں عطر پھلیل منگاواں
آوے پیر شرافت سوہنے مکھڑے تے لاواں

چڑھیا پوہ مہینہ جھلیاں سرد ہواواں
ماری نظر چوفیرے سنجیاں وسدیاں جاواں
تیرے بابجھ شرافت کیں در آواں تے جاواں
کر دے نظر کرم دی میں وی بخشی جاواں

Marfat.com

چڑھیا ماہنگھ مہینہ وگن ٹھنڈیاں وائیں
اڈیں کالیا کاواں سدھا روضے تے جائیں
میرا لے جا سنیہا رو کے عرض سنائیں
پھڑ کے جالی روضے دی چم کے سینے نال لائیں

چڑھیا پھگن مہینہ جلدی پاؤ پھیرے
توہاڈے فقر دیاں لاٹاں چمکن چار چوفیرے
تسی مرشد ساڈے اسیں طالب تیرے
معافی دیو شرافت اپنی لائی کیوں دیر اے

رسول بی بی، کوہلو والا

شوہر کا نام بوٹا ولد رحمت ہے۔ کوہلو والا مضافات گوجران والا میں سکونت ہے۔ میرے ارادت مندوں سے ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

یہ کافی مدح شرافت میں کہی ہے:

توہاڈا پٹکہ سندھوری — سانوں لگدا اے نوری
اوہدے وچ منظوری — پلا پھڑ پھڑ کے
توہاڈے وال نے کالے — سوہنے کنڈلاں والے
واہ واہ نور اجالے — ہتھیں پھڑ پھڑ کے
توہاڈی تسبیح دے منکے — ساڈے دل وچ چھنکے
صبح اٹھنی ہاں بن کے — وضو کر کر کے

(جذبات عشق، ص ۳۲۰)

رشید

اصل نام محمد رشید ہے۔ نوشاہی سلسلہ میں میاں ضیاء المصطفیٰ کا مرید ہے۔ وہ مرید عبد اللطیف شاہ کے [جن کا شجرۂ طریقت] بچند واسطہ خواجہ بخت جمال جھنگی والا سے ملتا ہے۔

رشید کے دادا پیر میاں عبداللطیف* شاہ نے شجرہ شریف خاندانِ عالیہ قادری نوشاہی،

Marfat.com

مطبوعہ مالکی پریس، لاہور نظم کیا تھا، اس کے آخری اشعار اس نے کہے جو یہ ہیں:

محمد عبداللطیف شاہ پیارے در پہ تیرے ہوں کھڑا — تم ہو سلطانِ دو عالم ، مالک ملک بقا
عالم علم ولایت ، ہادی راہ ہدیٰ — کر عطا ہم کو مَے وحدت از طفیل مرتضیٰ
سخی ضیاء مصطفیٰ کھڑا ہوں تیرے در پہ آن کر — کر عطا تاج بقا عاجز کو اب سلطان کر
سائیں میرا ہوں میں تیرا خاص چیرا دھیان کر — ہم سبھوں پر نظر رحمت سے شاہا احسان کر
جتنے میرے رہن تیرے بہت ... اے خدا — جام پیون مست تھیون نت جیون ہو بقا
کر ہماری دور ساری ایہہ مصیبت تے بلا — از طفیل پیر نوشہ قادر طرطوسیا
محمد رشید تیرے عشق و محبت میں ہے گداز — یا خدا دونوں جہاں میں کر ہمیں تو سرفراز
کر کے رحمت بخش عزت کر دے ہم کو بے نیاز — از برائے روح پاک واصلان اہل راز

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۱۶۰۔

رضا، لاہور

آپ کا نام فقیر سید عزیز الدین، تخلص رضا اور آزاد، والد ماجد کا نام فقیر سید غلام محی الدین ولد سید غلام شاہ بخاری۔ لاہور میں رہتے تھے۔ ۱۵ ربیع الاول ۱۱۹۱ھ/۲۳ اپریل ۱۷۷۷ء کو پیدا ہوئے۔ علمائے وقت سے تھے۔ علوم مروجہ معقول و منقول حاصل کیے۔ طب لالہ حکم رائے لاہوری سے پڑھی۔ حکیم محمد یار خیر پوری سے دیگر علوم پڑھے۔ ڈاکٹر مارٹن سے دوا سازی سیکھی۔ آپ کی بیعت فقیر فضل دین نوشاہی ساکن گوندلان والا، ضلع گوجران والا سے تھی۔ ۱۲۱۴ھ/۱۷۹۹ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دربار میں معالج کی حیثیت سے پہنچے۔ اس کی آنکھ بیمار تھی۔ آپ کے علاج سے شفا ہوگئی۔ اس نے آپ کو وزیر اعظم اور مشیر خاص بنالیا۔ کتاب *عبرت نامہ* اور *عمدۃ التواریخ* آپ کے سیاسی کارناموں اور حسن تدابیر سے بھری پڑی ہیں۔ اس وقت کے لوگ آپ کو ''حاکم مزاج مہاراجہ'' کہا کرتے تھے۔ (عبرت نامہ، ج ۲، ص ۸۴)

آپ نے ۲ ذی الحجہ ۱۲۶۲ھ/۲۱ نومبر ۱۸۴۶ء کو وفات پائی۔ مزار لاہور میں ہے۔

آپ فارسی کے بہترین شاعر تھے۔ ایک شجرہ شریف خاندانِ نوشاہی نظم کیا ہے، چند اشعار یہ ہیں:

بشاہِ نوشہ آمد فرّ شاہی — منور گشت از مہ تا بماہی

Marfat.com

نمود آن گنج بخش این فیض را عام　　بافضال و بالطاف و بانعام
بلطف و فیض از آن بحر ذخار　　رسید این منبعِ دولت بہ سچیار
شہے پیر محمد پیر شاہان　　بشب بیدار شاہ صبحگاہان
پس آمد حافظ قائم علم زد　　مسیحا شان باذن اللہ علم زد
رشادت آمد از آن شاہ پر نور　　بشہ عبدالغفور آن شاہ مبرور
وزان شاہ امانت یافت دولت　　بجاہ و حشمت و اعزاز و صولت
امانت یافت از شاہ امانت　　نمود آن قطرۂ نیسان خیالت
جناب حضرت نوشاہِ ثانی　　بحد خلد آن رضوان مکانی
وزان قطرہ نمودے دُرّ شہوار
وزان آبے گہر شد بحرِ ذخار

(شریف التواریخ، ج۳، ح۶، ص۸۵۔۸۶)

آپ کی تصنیف سے *دیوان آزاد* [کا] قلمی [نسخہ] فقیر خانہ لاہور میں موجود ہے(۱)۔اس میں آپ کی غزلیات، نظمیں اور رباعیات مسطور ہیں۔۹۳اوراق، سطور فی صفحہ گیارہ، بخط نستعلیق۔ مطلع یہ ہے:

نوید شادمانی می رسد پیوستہ در دلہا
ز فیض شاہ محیی الدین شد آسان جملہ مشکلہا

رباعیات کے ضمن میں ایک رباعی اپنے پیرانِ طریقت کی مدح میں لکھی ہے:

رباعی

یا رب بکمال حال شاہ معروف　　کز وے شدہ حضرت سلیمان موصوف
با برکت یمن شاہ نوشاہ　　با شاہد عشق خود مرا کن مالوف

آپ معما گو بھی تھے۔آپ کے فرمودہ چند چیستان یہ ہیں۔

معماو چیستان شمشیر

چیست آن چیز کو ندارد پا　　ور شماری ہزار پا دارد
آتشین پیکر ست و آہن دل　　از شرورش خدا نگہ دارد

Marfat.com

هست در شیر کج روش دراصل　　هم زبانی چو اژدہا دارد
نیست قطعاً محبتش باکس　　الفتی لیک با میان دارد

معماقوس

یک صد و شش گرفتہ از یعقوب　　دل یوسف بزیر پاش بود

ایضاً

ز کج فہمی نگہدارید خود را　　سری گر از سعادت داری ای دوست

معما کمان

آنکہ آتش کم ست از پس و پیش　　راستان را ازان گریز بود

معماشیر

ز پیکان تیرش بپایش اثر　　شغالی سری داد لیلش کمر

(بیاض رضا)

آپ کا سجع مہر یہ تھا ''خادم الفقراء عزیز الدین رضا''۔ میں نے آپ کا روزنامچہ عجائب گھر لاہور میں اور آپ کی بیاض فقیر خانہ میں دیکھی ہیں۔

۱۔ دیوان آزاد کا ایک اور قلمی نسخہ مکتوبہ رجب ۱۲۵۹ھ (نمبر ۳۸۰۷ ب) اوران کے خطوط کا ایک مجموعہ مکتوبہ ۱۲۵۵ھ (نمبر ۲۹۲۸) کتب خانۂ رضا، رام پور، بھارت میں موجود ہے۔ دیکھیے فہرست نسخہ ہای خطی فارسی کتابخانۂ رضا، رام پور، ج ۲، ص ۱۵۱، ۳۷۱۔ آپ کی ایک مہر ''عزیز الدین رضا ۹۱'' زبدۃ الرمل کے قلمی نسخہ مخزونہ پنجاب یونیورسٹی ،لاہور، نمبر Aph III 49 پر ثبت ہے۔ یہ نسخہ فقیر عزیز الدین کے والد کے پدر لطفی حکیم عبداللہ کے بھائی حکیم غلام محمد کے لیے لکھا گیا ہے۔ فقیر عزیز الدین کی ایک اردو غزل جس میں آزاد تخلص استعمال ہوا ہے بیاض ارشاد، مخطوطہ پنجاب یونیورسٹی لاہور، نمبر Api XI 22 میں درج ہوئی ہے اس کا مطلع یہ ہے:

اگر ہوتا دل بے تاب پر کچھ اختیار اپنا　　نہ ہوتا اس قدر لوگوں پہ ظاہر اضطرار اپنا

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۶، ص ۸۱۔۹۶. عارف نوشاہی

رضی، کنجاہ

نام قاضی رضی الدین، تخلص رضی، والد ماجد کا نام قاضی عبدالنبی تھا۔ آپ قاضی خوشی محمد * کے چھوٹے بھائی تھے۔ شہر گجرات کی قضا آپ سے متعلق تھی۔ آپ حضرت نوشہ گنج بخش کے اکابر

Marfat.com

خلیفوں سے تھے۔ صاحب علم وفضل تھے۔ اس علاقہ میں آپ کا فتویٰ مقبول تھا۔ کتاب چار باغ پنجاب میں ہے کہ اورنگ زیب عالمگیر کے عہدِ حکومت میں آپ دو سال گجرات میں حاکم رہے۔ جو ۲۴ ذیقعد ۱۱۰۱ھ/۲۹ اگست ۱۶۹۰ء سے ۲۴ ذیقعد ۱۱۰۳ھ/۷ اگست ۱۶۹۲ء تک تھا۔ زمانۂ اقامت گجرات میں آپ حضرت شاہ دولہ دریائی کی زیارت سے بھی مشرف ہوے۔ (کرامت نامہ [مشتاق رام]، قلمی)

کچھ عرصہ آپ قلعہ دار میں بھی رہے۔ مقامات قطبیہ میں آپ کا نام اس طرح لکھا ہے۔ ''قاضی القضاۃ قاضی رضی الدین کلاداری''۔ منشی گنیش داس بڈہرہ نے چار باغ پنجاب میں اکابر گجرات میں چھ ہندوؤں کے نام اور سات مسلمانوں کے نام لکھے ہیں۔ جن میں قاضی رضی الدین اور میراں محمد فاضل کے نام درج کیے ہیں اور کنجاہ کے معزز لوگوں میں ایسیلکھا ہے۔ ''از اکابرانِ شہر کنجاہ قاضی رضی الدین ومکھن چند قانون گوی بن سبل سنگھ بڈہرہ بودہ است۔''

قاضی صاحب اپنے پیر کے نہایت منظور نظر تھے۔ خاندان کے حالات سے واقف تھے۔ مرزا احمد بیگ لاہوری نے جب رسالہ *الاعجاز* تصنیف کیا تو آپ سے کچھ حالات طلب کیے۔ آپ نے حضرت نوشاہ عالی جاہ کے حالات چند صفحات میں لکھ کر دیے۔ مرزا صاحب نے آپ کی عبارت بعینہ کتاب میں شامل کر دی۔ لکھتے ہیں: ''این مقدمہ بعبارتی کہ ایشان نوشتہ اند، داخل کردہ شد''۔ فارسی زبان کے بلند پایہ شاعر بھی تھے۔ طبیعت میں روانی بہت تھی۔ آپ نے ۱۱۱۳ھ/۱۷۰۱ء میں وفات پائی اور کنجاہ، ضلع گجرات میں دفن ہوے۔

نمونۂ کلام فارسی:

مدح حضرت نوشہ صاحب

این زبان ناطق آنجا گنگ بود — پاے این تدبیر گفتن لنگ بود
گر زبان حال خود بودے سخن — تار مزمار ار بدے این موے من
یکسر از مو از کمال وصف آن — می نیاید در بیان جز لطفِ آن
قصہ ہای عشق او بس بیشمار — می نیاید در نوشتن ہوشدار
قصہ[ہا] بسیار بود و این کلام — مختصر کردم ازان خیر الانام
من نہ گاہے ملتمس از حالہا — او ہمی گفت از دل و آمالہا
این زبانم کند از گفت و شنود — باوجودش این سخن گو خود نبود

Marfat.com

او چو مقناطیس دلہا می کشید — سوے الحق می کشید و می پرید
او چو بر احوال ما گریان شدے — صد ہزاران دل ازان بریان شدی
عشق حق بیرنگ در سینہ نہان — رنگ خون بگرفتہ از چشمش روان
آن شراب مستی رندان شدے — وان علاجِ ہستی مستان شدے
سینہ اش صد مجمری آتش فروز — صد ہزاران جان و دل از وی بسوز
خوابگاہش خوانچۂ حمام بود — ہرچہ گر پوشیدمی تمام بود
میہمان را بود در بزمش لباب — مرغِ دل بر سفرۂ خوانش کباب
ز التماس دل ازین یکروزہ راہ — می رسیدم پاسخے از لطف شاہ
آن پیام جانفزا آرام بر — می کشیدی از سرم سودا دگر
گشتمی سودایی از گفتار او — وز نگاہ گرم و خوش رفتار او
او ہمی بیخویش در پرواز بود — در بر او صد ہما و باز بود
این معیت ہاے بے وہم و گمان — از معیت ہاے حق دادے نشان
او بگفتے از زبان حق بسے — درکنارم یار ، و مے جویم کسے
کو شود یار و انیس کار من — وز خدا خواہی شود او یار من
صد ہزاران گر منازل فاصلہ — من رفیق یارم صد قافلہ
او ز استغنا نہ خویشِ خویش بود — او ز جود ہم صد قدم در پیش بود
او نہ محتاج حق از وجہ سوال — فقرش آمد نیز مامون از زوال

چون ز گفتن ماند یاراے دگر
مے نویسم عشق او جاے دگر

(الاعجاز قلمی ،الف،ص۱۱۹[مطبوعہ،ص۳۳-۳۲])

نیز دیکھیے : شریف التواریخ ،ج ۳، ح ۱،ص ۱۶۳_۱۸۰

رضیہ، ساہن پال شریف

اصلی نام رضیہ بیگم، تخلص رضیہ ہے۔ دختر اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی ساہن

Marfat.com

پالوی۔ میری ہمشیرۂ ثانیہ ہے۔ ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ/۱۳ جنوری ۱۹۱۶ء کو ولادت پائی۔ تعلیم اپنے گھر میں ہی پائی۔ اس کی شادی سید عبدالکریم عباسی *نوشاہی چنبھلی سے ہوئی۔ ۲۰ شوال ۱۳۷۶ھ/۲۰ مئی ۱۹۵۷ء کو اپنے والد صاحب سے بیعت کی۔ صاحبِ عبادت وریاضت ومجاہدہ ہے۔ زیاراتِ بزرگان سے خواب میں مشرف ہے۔ صاحبِ علم وفضل وذہن وفہم وعقل سلیم ہے۔ اس وقت ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

بعض اوقات پنجابی میں شعر بھی کہتی ہے۔ اس کے باراں ماہ اپنے والد صاحب کے فراق میں یہ ہیں:

باراں ماہ

چیتر چار دیہاڑے سیاں رل مل رہیاں
اٹھیا دانہ تے پانی ہن میں وچھڑ گیاں

دن بہتے گزرے گلاں یاد نے پیاں
آ مل پیر نوشاہی ہاڑے کردی پیاں

بساکھ بس وچھوڑے میری جان جلائی
کجھ وس نہ میرے پائی رب جدائی

تساڈے ہجر دے اندر جندڑی کل مل آئی
آ مل پیر نوشاہی ہجروں ملے رہائی

جیٹھ جندڑی میری تیرا ہجر جلاوے
کہڑا دردی ہووے جہڑا پیر ملاوے

نوشہ کول جے ہووے پانی وصل پلاوے
آوے پیر نوشاہی روندے نین ہساوے

ہاڑ ہور نہ سجن تیرے باہجھ پیارے
دنے اوسیاں پاواں راتیں گنی ہاں تارے

نوشہ تیرے باہجھوں اوکھے پل نے گذارے
آ مل پیر نوشاہی روندے نین بیچارے

ساون سجناں نوں ڈٹھیاں گذرے سال مہینے
باہجھوں نوشہ پیارے گھتاں بھٹھ میں جینے

ہو گئی وانگ سودایاں باہجوں لال نگینے
آ مل پیر نوشاہی مینوں لا لے سینے

بھادروں بھار غماں دے، دے گیا نوشہ پیارا
دل کر گیا ٹکڑے دے کے اک نظارہ

پھاہی زلف دی پا کے کر گیا آپ کنارہ
آ مل پیر نوشاہی ہووے دل نوں سہارا

اسوں اوسیاں پاواں نت کانگ اڈاندی
ڈاہڈی ہجر ستایاں چڑھ محلاں تے بہندی

پتا نوشہ دا پچھاں کوئی ملے جے پاہندی
آ مل پیر نوشاہی جند ملنے نوں چاہندی

کتیں کدن ملاسی رب دل دا جانی
تیرے ہجر نے نوشہ سینے لائی اے کانی

سینہ ہو گیا بیرے اوکھی ایہ زندگانی
آ مل پیر نوشاہی ضائع ہو گئی اے جوانی

مگھر موڑ مہاراں نوشہ دیر کیوں لائی
تیرے راہ تکیندیاں جند لباں اتے آئی

Marfat.com

دیندا دل نوں مروڑاں تیرا عشق قصائی — آ مل پیر نوشاہی ڈٹھی بہت جدائی
پوہ پیار تساڈا نوشہ نت ستاوے — لمیں رات ہجر دی اکھیں نیند نہ آوے
دھکھدے پاسے میرے نالے دل گھبراوے — آ مل پیر نوشاہی غم دور ہو جاوے
ماہنگ مولا جھبدے میرا پیر ملاے — اللہ کرم کمایا سجن ملنے نوں آے
نوشہ لا گل ملیا لاکھاں شکر بجاے — آ مل پیر نوشاہی شربت شوق پلاے
پھگن پھاہی دے اندر آگیا روح نماتا — کوڑی دنیا نوں چھڈ کے کیتا اگاں ٹکاتا
کردی عرض رضیہ نوشہ درس وکھاتا — آ مل پیر نوشاہی تیرا عشق سکھاتا

(فیض محمد شاہی، قلمی، ج ۸، ص ۱۵۲)

مکتوب

ایک مرتبہ عزیزہ بشیر بیگم دختر عموی صاحب سید کرم الٰہی * سخت بیمار ہوگئی۔ مسمی رحماں ولد اللہ بخش حجام کو خبر رسانی کے لیے چنبھل بھیجا، تو وہاں سے رضیہ نے یہ منظوم مکتوب بھیجا۔

اے میری ہمشیرہ پیاری، میں تدھ پئی جدائی — جس دن ساں میں تیتھوں وچھڑی، کونج وانگوں کرلائی
بشیر، صفیہ، رشیداں مینوں یاد دلے وچ آون — ہسن کھیڈن یاد نہ رہندا کم سبھے بھل جاون
اک وچھوڑا بھیناں والا، دو جی رات اداسی — ساس اداس لباں پر آئے کس دن رب ملاسی
تسی بھیناں رل بیٹھو سبھے، میں ہاں اک اکلی — رو رو کے دل عاجز ہویا دیوے کون تسلی
پیاری بھین بشیر بیگم دا خط جدوں میں پڑھیا — دل نوں سخت اندیشہ لگا جگر میرا ہے سڑیا
پڑھ کے حال بیماری والا دلوں الٹبو اٹھے — بیٹھی ہوئی اٹھ نہ سکاں وانگ کبوتر کُٹھے
اچراں نوں پھر رحماں نائی آگیا اوسے ویلے — ویکھ اس نوں جند تڑفی میری جیوں مچھی وچ تیلے
پھر جو اس نے رقعہ دتا اس وچ جہڑیاں گلاں — جیوں جیوں میں اوہ پڑھدی جاواں پون جگر نوں سلاں
جتھاں نال مراداں خوشیاں چامل چین سوائے — لد گئے اوہ محرم دل دے رہے اسیں سدھرائے
بشیر بیگم سی بھین پیاری بخشے اس نوں اللہ — رحمت فضل تے کرم خدا دا اس تے ہووے سلا
ما، پیو، بھیناں، بھایاں، سبھناں کہاں سلام دعائیں — کہے رضیہ اللہ تعالیٰ سب نوں جلد ملائیں

(فیض محمد شاہی، قلمی، ج ۸، ص ۱۵۸)

رضیہ بیگم صاحبہ اپنی شاعری میں واقعات کی جزئیات بیان کرنے میں مہارت رکھتی ہیں۔ انہوں نے چنبھل سے

Marfat.com

ساہن پال، دربار حضرت نوشہ گنج بخش تک پہنچنے کی روداد حسب ذیل اشعار میں بیان کی ہے۔ یہ اُس زمانے کی بات ہے جب براستہ رسول نگر بذریعہ کشتی دریائے چناب عبور کیا جاتا تھا۔

تُر پئی بسم اللہ پڑھ کے آ گئی میں لاری چڑھ کے
گڈی دے اندر وڑ کے گاؤن پئی گاواں تیرے
نوشہ اج آ وڑ ویہڑے
جاواں میں صدقے تیرے

گڈی توں اُتر آئی ٹانگے میں چڑھ پئی بھائی
مولا نے شہر پہنچائی آ گئی بابے دے ڈیرے
نوشہ اج آ وڑ ویہڑے

پہنچی میں چنہاں کنارے پانی پیا ٹھاٹھاں مارے
بیڑی پئی لے ہلارے کندی دے نیڑے نیڑے
نوشہ اج آ وڑ ویہڑے

بیڑی تے چڑھ پئی بھائی مولا نے آس پہنچائی
بیڑی چا بنے لائی آ گئی میں یار دے نیڑے
نوشہ اج آ وڑ ویہڑے

بیڑی توں اُتر آئی پیدل میں ٹردی آئی
ساہن پال میں آئی رات ہن آ گئی نیڑے
نوشہ اج آ وڑ ویہڑے

اتھے میں رات لنگھائی مل پئے نے مرشد بھائی
اوہناں نے دسیا ساہی آہی دربار ہن نیڑے
نوشہ اج آ وڑ ویہڑے

اوتھوں میں اٹھ سویرے تُر پئی نوشہ دے ڈیرے
روضے دے گنبد جیہڑے دسدے پئے نیڑے نیڑے
نوشہ اج آ وڑ ویہڑے

نہر دے اُتے آئی مل پئے نے پیر نوشاہی

Marfat.com

اوہناں فرمایا ساہی ٹر جا نوشہ دے ڈیرے
نوشہ اج آ وڑ ویہڑے

قبرستان سی آیا میرا سی دل گھبرایا
نوشہ نے خود فرمایا آ جا توں میرے نیڑے
نوشہ اج آ وڑ ویہڑے

بوڑھی بیٹھ لنگدی جاواں دل وچ ایہہ سنگدی جاواں
دعائیں ایہہ منگدی جاواں پہنچاں گی کیکن نیڑے
نوشہ اج آ وڑ ویہڑے

کفر شرک نوں چھڈ کے کھوئی دا پانی کڈ کے
ہتھ وچ کوزہ پھڑ کے ہو گئی وضو دے نیڑے
نوشہ اج آ وڑ ویہڑے

ہے ساں میں عشق دی مُٹھی جندڑی سی درداں گُٹھی
جتی میں لاہ کے سُٹی ٹر پئی نوشہ دے ڈیرے
نوشہ اج آ وڑ ویہڑے

سڑک ہن آگئی پکی آس دیدار دی رکھی
در توں نہ مینوں دھکیں رکھیں قدماں دے نیڑے
نوشہ اج آ وڑ ویہڑے

پوڑیاں میں پنجے لنگی دعا سی ایہو منگی
جان کندن دی تنگی آوے نہ میرے نیڑے
نوشہ اج آ وڑ ویہڑے

دربار دے اندر جا کے قدماں وچ سیس نوا کے
دل دا حال سنا کے چماں پئی قدم ہن تیرے
نوشہ اج آ وڑ ویہڑے

رضیہ غلام تیری عرض ایہہ منوں میری
تربت دی جگہ میری ہووے قدماں دے نیڑے
نوشہ اج آ وڑ ویہڑے
جاواں میں صدقے تیرے

Marfat.com

رضیہ بیگم صاحبہ اس مرتب تذکرہ کی حقیقی پھوپھی ہیں۔ مجھ پر بے حد شفقت فرماتی ہیں اور اپنے اشعار پڑھ کر سناتی ہیں۔ ان کا کچھ پنجابی کلام میرے پاس محفوظ ہے۔ آپ اس وقت ساہن پال میں اپنے بیٹے خضر حیات نوشاہی صاحب کے ساتھ سکونت پذیر ہیں۔ نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۱۰، ص ۴۳۹-۴۴۲۔ عارف نوشاہی

رفعت، ویر کے باٹھ

نام شہباز حسین، تخلص رفعت، والد کا نام عنایت اللہ بن راج محمد بن وہاب بن مستی، قوم وسیر۔ سال ولادت ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۲ء۔ اپنے گاؤں ویر کے باٹھ، ضلع شیخوپورہ میں پرائمری تک تعلیم حاصل کی، چھٹی کلاس گورنمنٹ پبلک ہائی سکول اجنیان والا میں پڑھی۔ کاشتکاری کرتا ہے۔ علاقائی سیاست میں بھی دلچسپی رکھتا ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں صاحبزادہ خضر حیات نوشاہی کے ہاتھ پر بیعت کی۔

شعری ذوق رکھتا ہے۔ طبیعت موزوں پائی ہے۔ پنجابی میں اشعار کہتا ہے۔

نمونۂ کلام:

باراں ماہ

چیتر چنتا دل میرے وچ نوشہ کول اج جاواں میں
اپنے دل دے دکھڑے سارے بہہ کے کول سناواں میں
واسطہ سَیّد معروف دا پا کے رٹھڑا یار مناواں میں
رفعتؔ نوں سد کول یا نوشہ ترلے منتاں پاواں میں
چڑھے وساکھ وسار کے نوشہ کتھے ڈیرے لا بیٹھوں
پہلوں موہ کے نال محبت دل نوں مست بنا بیٹھوں
اکھیاں راہیں دل وچ دھس کے من وچ کُلّی پا بیٹھوں
رفعتؔ نوں منتر مار عشق دا دل دے تار ہلا بیٹھوں

چڑھدے جیٹھ جدایاں نوشہ ہن نہ جنڈیاں جھلیاں جی
اس گرمی دے موسم اندر دل وچ اگاں بلیاں جی
اپنے سوہنے پیر دے باہجوں روندی رہندی کلیاں جی
رفعتؔ ملنا پیر خضر نوں لوکی آکھن جھلیاں جی

Marfat.com

ہاڑ مہینے ہاڑے دل وچ نوشہ کراں بتیرے میں
جے کد رب سبب بنایا روضے پہنچاں تیرے میں
اوتھے پیریں گھنگھرو پا کے لواں چوطرفیں پھیرے میں
رفعتؔ اک اشارہ کافی پہنچاں ڈھیر سویرے میں

ساون سال دا پنجواں مہینہ گن گن وقت لنگھانی آں
جے خضر کوئی پتہ کھڑکے بھج بوہے ول جانی آں
جوتشی سد کے لیکھ وکھاواں نت پئی اوسیاں پانی آں
رفعتؔ دے پچھ آنڈھ گوانڈھوں کانگ اڈاندی رہنی آں

بھادروں بھاہ ہجر تیرے وچ خون بدن دا سڑیا اے
میں بدقسمت روندی پھردی ناگ عشق دا لڑیا اے
دس خضر دی پیندی ناہیں چھیواں مہنیہ چڑھیا اے
رفعتؔ نوشہ نوں قسمت میری خبرے کتھے کھڑیا اے

اسوں میں ہن کنوں آکھاں نوشہ مینوں ملدا نہیں
بوٹا آس امید میری دا بابجھ خضر دے کھلدا نہیں
لکھ لکھ چٹھیاں لِکھ کے گھلیاں کوئی جواب وی ملدا نہیں
رفعتؔ میریاں اکھیاں لڑیاں ، کوئی قصور اس دل دا نہیں

کتیں کدھرے نظر جے آوے پیر خضر اک وار مینوں
روک نہیں سکدی تیرے ملن توں دنیا دی دیوار مینوں
جے خضر نوں ویکھ لاں اکھیں آوے فیر قرار مینوں
رفعتؔ عرض کریندا نوشہ شوہ دریا چوں تار مینوں

مگھر مینوں در اپنے توں یا نوشہ ناں دور کریں
صدقہ حسن حسین دا مینوں قدماں وچ منظور کریں

Marfat.com

نوشہ مینوں در توں دھکے مار کے نہ مجبور کریں
رفعتؔ نوں لا سینے نوشہ جگ دے وچ مشہور کریں

پوہ پیار نوشہ دے پچھے میں جوگن بن جاواں گی
گلی گلی وچ دے کے ہوکا نوشہ نوشہ گاواں گی
کھول کے زلفاں ہجر تیرے وچ خاک سرے وچ پاواں گی
رفعتؔ جے نوشہ نچیاں ملیاں میں کنجری بن جاواں گی

مانگھ مہینے میں سنیا توں لج پال کہاناں ایں
پیر محمد تائیں نوشہ توں سچیار بناناں ایں
جنہاں پلے علم نہ کوئی اونہاں نوں گل لاناں ایں
رفعتؔ نوں سد در تے نوشہ بہتا کیوں ترساناں ایں

پھگن سفنے دے وچ ڈٹھا ہن خضر آ جاوے گا
میں بدکار کمینے تائیں نوشہ آ گل لاوے گا
سَے وَرہے دی روگن تائیں خیر وصل دا پاوے گا
رفعتؔ سر قدماں وچ دھر چھڈ کدی تے پکڑ اٹھاوے گا

رفعت کے حالات اور نمونۂ کلام خضر حیات نوشاہی صاحب نے لکھ کر مصنف کتاب کو مہیا کیے۔ جو انہی کی عبارت میں داخلِ کتاب ہیں۔ رفعت کا پنجابی مجموعۂ کلام *عقیدت واشنا* حسب فرمائش ارادتمندان پیر ظفر شاہ بخاری، فاروق آباد، ملک لیاقت علی اعوان نے اعوان پبلشرز، اردو بازار، لاہور سے ۸۰ صفحات، بلا تاریخ شائع کیا۔ اس کتاب کے سرورق پر شاعر کا نام ملک شہباز حسین عباسی درج ہوا ہے اور کلام میں تخلص شہباز اور عباسی استعمال کیا ہے اس مجموعے میں زیادہ تر کلام پیر بابا ظفر علی شاہ بخاری کی مدح میں ہے۔ شاعر نے اپنے دیباچے (ص ۱۱) میں لکھا ہے کہ ان کا شجرۂ طریقت خضر حیات نوشاہی کے ذریعے حضرت نوشہ گنج بخش سے ملتا ہے۔ عارف نوشاہی

Marfat.com

رفیق، سدھار

ان کا نام محمد رفیق، تخلص رفیق ہے۔ والد صاحب کا نام فتح محمد ولد حاکم خاں، قوم راجپوت ہے۔ ان کی پیدائش ۲۴ رجب ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۱ء کو بمقام لکھووال، ضلع لدھیانہ ہوئی۔ آریہ ہائی سکول لدھیانہ میں میٹرک کیا، ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ء میں فوج میں بھرتی ہوے، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء تک بطور نائب صوبیدار رہے۔ پھر پنشن لے لی۔ ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء میں پاکستان آ کر موضع سدھار، چک ۶۷ ج ب، ضلع لائل پور میں سکونت گزیں ہوے۔ بیعت طریقت سید محمد حسن شاہ ولد سید محمد جمیل شاہ گیلانی نوشاہی، ساکن چک ۳۱۹ جانی والا، تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ، ضلع لائل پور سے کی۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بعمر ستاون سال موجود ہیں۔

اردو اور پنجابی میں اشعار کہتے ہیں۔ کتب ذیل نظم کی ہیں۔ ۱۔ *حضوروی شان* (مطبوعہ)؛ ۲۔ *کلام رفیق* (مطبوعہ)؛ ۳۔ *جام رفیق* (قلمی)؛ ۴۔ *ذکر حسین* (قلمی)۔

نمونۂ کلام اردو:

مدح غوثیہ

تیرے گھر کیا کمی ہے تو غنی ہے شاہ جیلانی
سخی ابن سخی ابن سخی ہے شاہ جیلانی

کوئی ایسا نہیں جو ہم مثالِ غوث اعظم ہو
قطب قطبوں کا، ولیوں کا ولی ہے شاہ جیلانی

تو جو چاہے تو چوروں کو نظر سے ہی قطب کر دے
تعالیٰ اللہ کیا دریا دلی ہے شاہ جیلانی

دوبارہ تو نے زندہ کر دکھایا دینِ احمد کو
خدائی پر ترا احسان بھی ہے شاہ جیلانی

شہ بغداد کی صورت شبیہ مصطفیٰ دیکھی
حسینی سیدی شکلِ علی ہے شاہ جیلانی

بلا لے اب رفیقؔ خستہ جاں کو اپنے قدموں میں
میرا قبلہ تو بس تیری گلی ہے شاہ جیلانی

(شجرہ شریف قادریہ نوشاہیہ، ص ۱۶)

یہ شعر بھی ان کا ہے:

اگر تجھ سے میرا مقدر نہ بدلا
بتاؤ یہ کامل نظر کس لیے ہے

Marfat.com

نمونہ کلام پنجابی:

تصور

ایسا نقش پکے جدوں ناں تیرا موہوں بولاں سامنے توں ہوویں
اکھ میٹیاں تیری شکل دسے اکھ کھولاں سامنے توں ہوویں
تینوں ویکھاں ستیاں جاگدیاں کراں صدقے ہوش بیہوشی نوں
میرے دل دے خانیاں وچ لک جادل ٹولاں سامنے توں ہوویں
میرے سامنے تیری ہو صورت مزہ تاہیوں یار عبادت دا
میں نماز دے ہر ہر سجدے وچ جند رولاں سامنے توں ہوویں
ایسی نظر عطا کر محبوبا تینوں ویکھاں ہر ہر شان اندر
میری اکھ وچ رکھ تصویر اپنی جتھوں پھولاں سامنے توں ہوویں
میں تاں ٹر پیا تیرے آسرے تے پرایہہ منزلاں یارا اوکھیاں نیں
میرا خیال رکھیں کسے منزل تے جدوں ڈولاں سامنے توں ہوویں
ایہ دعا ہے رفیقؔ دی محبوبا میرا ساہ نکلے تیرے قدماں وچ
پھیر لحد دے وچ بھی یا آقا اکھ کھولاں سامنے توں ہوویں

(بیاض رفیق، قلمی)

مدح شاہ سلیمان نوری بھلوالی

یا حضرت شاہ سلیمان ساڈی بھر جھولی
ایتھوں پاندا فیض جہان ساڈی بھر جھولی
شاہ معروف دا توں دل جانی حاجی نوشہ تیری نشانی
نوشاہیاں کیتا دان ساڈی بھر جھولی
پاک نوشہ تیری گلزار اے پھل سوہنا کھڑیا سچیار اے
غنچہ سوہنا اے پاک رحمان ساڈی بھر جھولی
لقب ہے تیرا نوری حضوری در آیاں دی ہو منظوری
غم دور ساڈے ہو جان ، ساڈی بھر جھولی
قادریاں دے پشت پناہیاں بخشیاں ہین تاں تُو نوشاہیاں

Marfat.com

حاجی ایتھے نوشہ بن جان ، ساڈی بھر جھولی

شاہاں توں افضل تیرا خزاناں لُٹدا اے ایتھوں فیض زماناں

لوکی جھولیاں بھر بھر جان ، ساڈی بھر جھولی

قادری نوشاہی اساں غلام ایں آے ہیں دوروں کرن سلام ایں

نالے آے ہیں عرض سنان ، ساڈی بھر جھولی

ہاشمیاں دی جد دیا سایاں مُہراں جنتی ہون دیاں تیں لایاں

جہڑے وناں دے وچوں لنگھ جان ساڈی بھر جھولی

پیر حسن شاہ لے در آے قادری قادریاں گھر آے

دے صدقہ شاہ جیلان ، ساڈی بھر جھولی

بھلوال شریف نوں سمجھ مدینہ حج لئی آیا رفیق کمینہ

ساڈا تو ہیں دین ایمان ، ساڈی بھر جھولی

چادر سچیار پاک

اج سخی سچیار دے چادر چڑھاون آ گئے پھڑ چادر دی کنی عرضاں سناون آ گئے

تیری چادر پاک دا سایہ سدا سر تے رہے تیری چادر ہیٹھ عیباں نوں چھپاون آ گئے

جنتاں توں ودھ ہے ایہ سایہ چادر پاک دا ایس سائے وچ قلب تسکین پاون آ گئے

منگنے داڈھنگ نہیں کوئی روپ نہیں کوئی رنگ نہیں صدقے چادر پاک دے جھولی بھراون آ گئے

ایس چادر نال کج لے عیب ساڈے اے سخی سر تے چادر لے کے پیراں نوں مناون آ گئے

بھر دے ساڈیاں جھولیاں دیہ صدقہ نوشہ پیر دا بوہے سخیاں دے اسی دامن پھیلاون آ گئے

حسن شاہ چادر عقیدت نال چڑھاون آے نے رفیق جہے وی نال رل کے فیض پاون آ گئے

مدح سچیار پاک

توں ہیں پیر سچا سچیار ساڈیاں سن عرضاں

تیرا بہت سخی دربار ساڈیاں سن عرضاں

نوشاہی باغ دا نوشہ مالی پھُل سچیار دی خوشبو والی

نوشہ باغ دی توں ہیں بہار ساڈیاں سن عرضاں

Marfat.com

شاہ معروف قادری تصویر اے　　میرے پیر دے پیر دا پیر اے

اوسے نور دا توں چمکار ساڈیاں سن عرضاں

بھلوال شریف وچ شاہ سلیمان ایں　　نوشہ پایاں نوشاہیاں دان ایں

اوہ نوشہ توں سچیار ساڈیاں سن عرضاں

قادری نوشاہی تے سچیاری　　پوجن آے بن کے پوجاری

ساڈا کعبہ تیرا دربار ساڈیاں سن عرضاں

پاک نوشہرے سجدے پئیے　　پلکاں نال بہاریاں دیئے

بن آے ہاں خدمت گار ساڈیاں سن عرضاں

عاجز ہتھوں ، پلیوں خالی　　منگن آے تیرے سوالی

کریں خادماں وچ شمار ساڈیاں سن عرضاں

پیر حسن شاہ دا قافلہ سارا　　وچ اک رفیق بیچارہ

ہتھ بنھ کے کھلے دربار ساڈیاں سن عرضاں

پنجابی کتابیات ، ج ا، ص ۴۲۱ میں حضوروی شان مطبوعہ بڑا کتب خانہ کشمیری بازار، لاہور، بلا تاریخ، ۹۶ص کے مصنف کا نام محمد رفیق مخلص درج ہوا ہے۔ اوران کی مندرجہ ذیل دیگر منظوم کتب کا بھی اندراج ہوا ہے۔ ا۔ اساں رب نوں گواہ کیتا، بڑا کتب خانہ، لاہور، بلا تاریخ، ۳۲ص، ۲۔ پورن بھگت، بڑا کتب خانہ، لاہور، بلا تاریخ، ۲۴ص، ۳۔ مناجات رفیق، بڑا کتب خانہ، لاہور، بلا تاریخ، ۳۲ص۔ عارف نوشاہی

رمضان، چک ۷۵

والد کا نام محمد حسین، قوم مسلم شیخ، چک ۷۵ جنوبی، ضلع سرگودہا کا رہنے والا ہے۔ اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی کا مرید ہے۔ ۱۳۹۷ھ/۱۹۷۷ء میں موجود ہے۔

یہ شعر اس کا ہے:

چک پنجہتر رہن والا جو ہے بڑا دل گیر

باپ جدہا شاہ مصطفیٰ اوہ ہے شرافت پیر

(مکتوب عاشق حسین، مکتوبہ ۱ مارچ ۱۹۷۷ء)

Marfat.com

رمضان، گجرات

آپ کا نام مولانا محمد رمضان، تخلص رمضان، والد ماجد کا نام مولوی نور جمال ولد مرزا محمد علی بن مرزا غلام حسین تھا۔ خاندان قریشی ہاشمی میں شہر گجرات کے باشندہ تھے۔ نوشاہی خاندان میں شیخ گوہر شاہ ولد شیخ ماہی شاہ سلیمانی ساکن رن مل کے مرید با اخلاص تھے۔ صاحب علم و فضل و عبادت، دعوتِ اسماء الٰہیہ میں کامل، طبیب حاذق، سرکاری مدارس میں مدرس اول کی خدمات انجام دیتے رہے۔ خوش نویس اور خوش تقریر بھی تھے۔ (کرسی نامہ عرب، ص ۴۴) یکم صفر ۱۳۵۱ھ/۶ جون ۱۹۳۲ء کو وفات پائی۔

آپ فارسی زبان کے بہترین شاعر تھے۔ قصیدہ گوئی کا خاصہ ملکہ تھا۔ نواب شاہجہان بیگم والیۂ بھوپال نے ۱۳۰۲ھ میں ایک محل تعمیر کرایا۔ اس کی مدح میں ۱۲۷ اشعار کا ایک تاریخی قصیدہ لکھا۔ ابتدائی دو اشعار یہ ہیں:

دیشب اندر خواب دیدم لعبتی زیبا پری — نرگس مستش بشیرین غمزہ در عشوہ گری
در تکلم از لب شیرین شکر آمیز تر — در تبسم از لب خندان عجب شیرین تری

گیارہواں اور بارہواں شعر یہ ہے:

گر تو خواہی دامن پر از دُر و گوہر چو گنج — کن نثار گوہر خود از رہِ دانشوری
بر سر شاہ جہان بیگم کہ ظل از کرم — بر جہان گسترد چون خورشید رخشان خاوری

آخری دو اشعار یہ ہیں:

بسکہ شور و بس شغب از بلبلانِ باغ شد — پس بتاریخ ''شغب'' تعمیر آن را بشمری
مولوی رمضاںؔ دارم نام خود در روزگار — مثل گل بشگفتہ اندر باغ شرعم بنگری

روشن، ونی کے تارڑ

ان کا اصلی نام منشی غلام قادر، تخلص روشن تھا۔ موضع ونی کے تارڑ، ضلع گوجران والا میں نائب مدرس تھے۔ سائیں فتح خاں قلندر نوشاہی راولپنڈی والا کے مرید تھے۔ ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۳ء میں موجود تھے۔

اردو اور پنجابی میں شعر کہتے تھے۔

نمونۂ کلام اردو:

حمد

اے حاکموں کے حاکم، حاکم ہے نام تیرا — جاری ہے حکم سب پر ہر صبح و شام تیرا

Marfat.com

گلشن میں بیل بوٹے کرتے ہیں یاد تیری ہر شاخ و گل پہ بلبل لیتی ہے نام تیرا
مسجد میں، میکدہ میں، کعبہ میں اور کلیسا ہر جا پہ تو ہی تو ہے جلوہ ہے عام تیرا
کوئی رام کہہ رہا ہے، کہتا رحیم کوئی گویا کہ ہر طرح سے لیتے ہیں نام تیرا
جنگل میں فیض تیرا، بستی میں مہر تیری کل کائنات پاتی فیضِ مدام تیرا

تیری ثنا بھی ہم سے ہوتی نہیں ادا ہے
صنعت پہ تیری یارب روشنؔ ہے کام تیرا

(ماہنامہ قادری نوشاہی، لاہور، شمارہ ۷، ذیقعد ۱۳۴۲ھ، ص ۳۳)

نمونہ پنجابی کلام:

فریاد

سر میرا ہے قدماں ولے، منہ میرا دربارنوں تقویٰ ربی آسرا تیرا ہے اوگنہار نوں
ہجر وچ میں مر مٹا ہوں التجا ہے اے خدا مکی مدنی ماہی ملائیں میں جہی شرمسارنوں
بیلیاں نے جنگلاں وچ ڈھونڈیا ہے یار مگر کسے جگہ ملیا ناہیں پچھیا لکھ ہزار نوں
یاداوہدی رات دن بھی لین دیندی نہیں ہے چین جستجو وچ ہے بھلایا میں نے بھی گھر بارنوں
یا خداوندا، کریما حاضر ہویا میں حضور وچ قبول کرتوں جلدی میری اس آہ و زارنوں
میرے اُتے پے گئی ہے گردشِ آسمان بھی فضل سے میرے توں اتوں ہٹاڈنگی رفتارنوں
ہتھ اٹھا کر ابدی درگاہ وچ دعا منگاں میں روز یا الٰہ العالمین توں یا ملائیں یار نوں
مرتے وقت میرے منہ وچ جاری کلمہ ہو رسول دانہ پانی لے بھی جاے مصطفیٰ دے دربارنوں

آس تیری رکھ کے سایاں کہہ دی ہے یہ غزل
منظور کرلیں توں اے مولا روشنؔ دی گفتارنوں

(ماہنامہ قادری نوشاہی، لاہور، شمارہ ۸، ذی الحجہ ۱۳۴۲ھ، ص ۳۳)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۹، ص ۵۲۔۵۵

ریاض، ابدال چیمہ

اصلی نام ریاض احمد، تخلص ریاض۔ والد کا نام صوبے خاں ولد خوشی محمد بن بگھو، قوم بھٹی۔ آبائی پیشہ نان پنری ہے۔ اس کے آباواجداد رن مل، ضلع گجرات [اب ضلع منڈی بہاالدین] میں رہتے تھے۔

Marfat.com

اس کا والد صوبے خان اپنے سسرال موضع ابدال چیمہ، ضلع گوجران والا میں چلا آیا۔ ریاض کی پیدائش یکم رمضان ۱۳۷۵ھ/۱۲ اپریل ۱۹۵۶ء کو اسی موضع میں ہوئی۔ پہلے پرائمری سکول ابدال میں تعلیم حاصل کی، پھر ہائی سکول اروپ چیمہ میں میٹرک کیا۔ ۱۰ محرم ۱۳۹۵ھ کو میرے ساتھ نوشاہی خاندان میں بیعت کی۔ ۱۳۹۷ھ/۱۹۷۷ء میں موجود ہے۔

پنجابی میں فلمی طرزوں پر شعر بھی کہتا ہے۔ اکثر حضرت نوشہ گنج بخش کی توصیف میں کافیاں کہتا ہے۔ یہ اشعار اس کے ہیں۔

کافی

ساہن پال یار دا نظارہ ویکھیا
نوشہ لجپال دا دوارہ ویکھیا

قادری نوشاہی سخی پاک دا دوارہ اے باجھ نوشہ پیر دے چلدا نہ چارہ اے
ہوندا ایتھے سب دا گزارہ ویکھیا
نوشہ لجپال دا دوارہ ویکھیا

لبھدی شریعت ، طریقت ایتھے لبھدی معرفت لبھدی ، حقیقت ایتھے لبھدی
لطف اکرام ایتھے بھارہ ویکھیا
نوشہ لجپال دا دوارہ ویکھیا

سارا جگ جان دا دوارہ ایہہ نوشاہی اے وچ ساری دنیا دے ایہدی بادشاہی اے
چمکدا نوشاہی دا ستارہ ویکھیا
نوشہ لجپال دا دوارہ ویکھیا

کیتا اے دیدار جدوں نوشہ سوہنے پیر دا چھیتی ہی پہچان لیا رانجھا جٹی ہیر دا
ایس دا ریاضؔ نے ہزارہ ویکھیا
نوشہ لجپال دا دوارہ ویکھیا

کافی

ایہہ در میرے پیر نوشاہی دا
ہووے دید ، نہیں کجھ چاہی دا

Marfat.com

نوشہ پیر دی درد جدائی میری ہوش تے سُرت گنوائی
نہیں سجناں وے انج چاہی دا
ایہہ در میرے پیر نوشاہی دا
تیر غماں دے سینے لگے دکھ میں پھولاں جا کس اگے
پھیرا سجناں وے چھیتی پائی دا
ایہہ در میرے پیر نوشاہی دا
تیر ہجر جہڑا کھاے اوہو کردا ہاے ہاے
پتا لگدا سو بے پرواہی دا
ایہہ در میرے پیر نوشاہی دا
راتیں ستیاں نیند نہ آوے یاد نوشہ دی آن جگاوے
پھندا گل وچ پا لیا پھائی دا
ایہہ در میرے پیر نوشاہی دا
جس دے وچھڑن یار پیارے وانگ ریاضؔ اوہ واجاں مارے
منگے دید اوہ پیر نوشاہی دا
ایہہ در میرے پیر نوشاہی دا

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۱، ص ۹۸۔۱۰۰

زار، لاہور

ان کا نام محمد لطیف، تخلص زار ہے۔ والد کا نام مولوی حاجی حسین بخش [۱۳۰۴-۱۳۹۰ھ] تھا۔ آپ موضع بریارنو، متصل اسٹیشن مہتہ سوجا، [تحصیل نارنگ منڈی،] ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوے۔ علم و فضل میں ممتاز ہیں۔ مولانا محمد اعظم نوشاہی میروالی کے مرید سعید ہیں۔ حج کی سعادت سے بھی مشرف ہو چکے ہیں۔ علم دوست، مہمان نواز اور فراخ مشرف ہیں۔ چند سال سے لاہور کے محلہ راج گڑھ میں سکونت اختیار کر لی ہے۔ مکان کا نام ''نوشاہی منزل'' ہے۔ اپنے مکان کے پاس ''مسجد نوشاہی'' تعمیر کرائی ہے اور گلی کا نام ''نوشاہی سٹریٹ'' رکھا ہے۔ لاہور ٹاؤن ہال میں اکاؤنٹنٹ ہیں۔ ۱۳۹۶ھ ۱۹۷۶ء میں موجود ہیں۔ میری مرتبہ کتاب مواعظ نوشہ پیر انہوں نے چھپوائی ہے۔

Marfat.com

اردو میں شعر کہتے ہیں۔ حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑی والا کی مدح میں یہ غزل لکھی ہے:

جہاں روشن ہوا ہے نور سے انوار یزداں کے
ذرا دیکھو بھڑی میں آ کے جلوے پاک رحماں کے
جناب حضرتِ نوشہ سخی کا فیض جاری ہے
خزانے بٹ رہے ہیں ان کے در پر علم و عرفاں کے
نہیں ہے فرق کچھ سچیار میں اور پاک رحماں میں
یہ دونوں عکس ہیں اس نور کی شمع فروزاں کے
جہانِ قادری آباد ہے یہ فیض ہے ان کا
جناب پاک رحماں ہیں اجالے صبح خنداں کے
یہاں دیکھو تو آکر قادری دربار کی رونق
کیا نکھرے ہوئے ہیں پھول نوشاہی گلستاں کیکوئی مستی میں
جھومے وجد میں ، کوئی کرے نعرے
عجب کچھ رنگ ہیں سرکار نوشہ شاہ خوباں کے
ازل سے ہوں غلام قادر و نوشاہ عالیجاہ
کرم مجھ پر ہوا ہے فیض سے شاہ سلیماں کے
لطیف زآر نوشاہی مدح خواں پاک رحماں کا
عقیدت کے ہے لایا پھول در پر شیخ دوراں کے

(شاہ عبدالرحمٰن پاک، ص ۴۰)

فن تاریخ گوئی میں بھی خاص مہارت ہے۔ چنانچہ مولوی صوفی حکیم نیک محمد نوشاہی سجادہ نشین درگاہ شاہ مراد شرقپوری کی وفات ۱۳۹۲ھ میں ہوئی تو مولانا زار صاحب نے یہ قطعۂ تاریخ لکھا:

حضرت نیک محمد ، نیک خصلت ، نیک خو — جان پاکش بود اندر یاد حق ہر دم بجوش
آنکہ او از بادۂ عشق نبی سرشار بود — باز از نادِ علی در قلب پاکش بد خروش
مست عرفانِ جناب غوثِ اعظم بودہ است — حضرت نوشاہ عالیجاہ را دیدہ بہ ہوش

Marfat.com

آہ آن عالی مراتب کرد وصل حق قبول　　الوداع نوشاہیاں را گفت آہستہ بگوش

سال وصل او لطیف زار نوشاہی چو جست

''رحلتِ عالی مراتب'' آمدہ خبر از سروش

۱۳۹۲ھ

مولانا زار صاحب ۲۲ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ/۱۵ دسمبر ۱۹۱۹ء کو پیدا ہوئے اور یکم جمادی الآخر ۱۴۰۸ھ/۲۱ جنوری ۱۹۸۸ء کو وفات پائی۔ انہیں تصنیف وتالیف سے بھی دلچسپی تھی۔ ان کی حسبِ ذیل مطبوعہ تصانیف موجود ہیں۔ ۱۔تذکرہ حاجی حسین بخش نوشاہی، ادارۂ معارف نوشاہیہ، لاہور ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء، ۱۴۶ص، ۲۔مولائے کائنات یعنی حضرت علی شیر خدا شاہ ولایت کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے مختصر حالات وکمالات، ادارۂ معارف نوشاہیہ، لاہور ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۳ء، ۱۹۲ص، ۳۔شہنشاہ بغداد، حضرت غوث الاعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے حالات اور فیوض و برکات پر مختصر تبصرہ، ادارۂ معارف نوشاہیہ، لاہور ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء، ۲۴۰ص، ۴۔تذکرہ حضرت پیر محمد بچیار قادری نوشاہی، ادارۂ معارف نوشاہیہ، لاہور ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء، ۱۶۶ص۔ مولانا زار صاحب نے حضرت شرافت نوشاہی کی تصانیف کی اشاعت میں بہت معاونت کی۔ شریف التواریخ کی تیسری جلد کے بارہ حصے انہوں نے محض پندرہ مہینوں کے اندر اندر چھاپ کر سب کے سامنے رکھ دیے (۱۴۰۳ھ تا محرم ۱۴۰۵ھ)۔ کتاب کی اشاعت کی تکمیل پر انہوں نے یہ منظوم تاریخ لکھی:

۱۴۰۵ھ　　۱۴۰۵ھ

احوال اذکار نوشاہیاں دے　　میرے پیر شرافت پیر لکھے

کیا روشن سورج چن ورگے کیا سوہنے بدر منیر لکھے

نوشاہیاں خاک رلیندیاں نوں چا عرش دی چوٹی تے رکھیا

لبھاں گنج بخش دے خادماں دے حالات ایوں پر تاثیر لکھے

اسیں زار خداوند عالم دے دربار تے ادبوں جھک جایئے

جس کرم تھیں ساڈی قسمت وچ ایہ عالم فاضل پیر لکھے

شریف التواریخ جلد سوم کے بارہ حصوں کی طباعت کے وقت زار صاحب کتاب کے شروع یا آخر میں اپنے منظوم عقیدت نامے شامل کرتے رہتے چنانچہ مندرجہ ذیل حصوں میں ان کا کلام محفوظ ہو گیا ہے۔

حصہ اول، ص ۶۰۰، فارسی قطعۂ تاریخ وفات شرافت نوشاہی؛ حصہ دوم، ص ب، فارسی قطعۂ تاریخ طباعت شریف التواریخ حصہ مذکور، ص ز، فارسی نظم بعنوان ''شرح رمز کن فکان حسن بیان گنج بخش''؛ حصہ سوم، ص و، فارسی قطعۂ تاریخ طباعت شریف التواریخ حصہ مذکور؛ حصہ چہارم، ص ط، اردو قطعۂ تاریخ طباعت شریف التواریخ حصہ مذکور،

Marfat.com

حصہ ہشتم ،ص ۴۱۴، فارسی مدحت مولائے کائنات یعنی حضرت علی شیر خدا شاہ ولایت کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔ شریف التواریخ کے علاوہ تاریخِ عباسی مؤلفہ شرافت نوشاہی اور چہار بہار مترجمہ شرافت نوشاہی کی اشاعت میں بھی مولانا زار کی کوششیں شامل تھیں۔ مولانا مرحوم میرے بھی کرم فرماؤں میں سے تھے۔ نیز دیکھیے : شریف التواریخ ، ج ۳، ح ۸، ص ۱۱۰۔۱۱۲، ۳۹۸۔۴۰۰۔ عارف نوشاہی

زیناں، بُچّے کے

اصلی نام زینب بی بی عرف زیناں، والد کا نام مستری کرم اللہ ترکھان، اس کی پیدائش خونی بھٹیاں، ضلع شیخوپورہ میں ہوئی۔ مائی رسول بی بی اہلیہ رائے مبارک بھٹی سے قرآن مجید پڑھا۔ اس کے والدین وہاں سے نقل مکانی کر کے موضع ''بُچّے کے'' میں آ گئے۔ یہ بھی ساتھ آئی۔ میری مریدات سے ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

پنجابی میں اشعار کہتی ہے۔ یہ باراں ماہ اور کافی اس کی زبان سے ہیں:

باراں ماہ

الف اللہ دی حمد الاواں نی روضے پیر نوشہ دے میں جاواں نی
مونہوں منگیاں مراداں پاواں نی سدا ویکھاں میں عیش بہاراں پئی
سد پیر شرافت نوں ماراں پئی
دَھمیں اٹھ میں روز ونگاراں پئی
چیتر او ہوئی چنگیاں پیاں نی گڈی ساہن پال والی چڑھ گیاں نی
سڑ گئے بخت میرے راہ رہیاں نی رلدی پئی میں وچ بازاراں پئی
سد پیر شرافت نوں ماراں پئی
چڑھے وساکھ نہ ہن وسار مینوں نہ تیر جدایاں دے مار مینوں
سینے نال لگا لے یار مینوں جند سڑدی اے وانگ انگاراں پئی
سد پیر شرافت نوں ماراں پئی
چڑھدے جیٹھ ساہن پال ٹر جاواں نی ایتھے سکدی نہ مرجاواں نی
جا کے پیر دا درشن پاواں نی بیٹھی کرنی ہاں سوچ وچاراں پئی
سد پیر شرافت نوں ماراں پئی

Marfat.com

ہاڑے ہاڑ آرام نہ آوے نی کم کار ذرا ناں بھاوے نی
شرافت پیر جے نظریں آوے نی میں تے لکھ لکھ شکر گذاراں پئی

سد پیر شرافت نوں ماراں پئی

ساون سکھ گئے دکھ آے نی دکھاں درداں چا گھیرے پاے نی
شرافت آن کے ٹیکے لاے نی جند سڑدی وانگ بیماراں پئی

سد پیر شرافت نوں ماراں پئی

بھادروں بھل کے اکھیاں لایاں نی تائیں جھل کے بیٹھی جدایاں نی
پیرا سڑکاں تے دیواں دوہایاں نی پئی اڈیکاں میں تیریاں کاراں پئی

سد پیر شرافت نوں ماراں پئی

اسوں آس ملن دی ضرور ہوئی تیریاں درداں وچ مجبور ہوئی
کر دیو معاف جے ساتھوں قصور ہوئی گھڑیاں سجدیاں وچ گذاراں پئی

سد پیر شرافت نوں ماراں پئی

کتیں کوئی نہ دردی میرا ای تائیں مَلیا دوارا میں تیرا ای
میریاں دکھاں دا بھار بھریرا ای تیرے اگے میں عرض گذاراں پئی

سد پیر شرافت نوں ماراں پئی

مگھر موڑ شرافت جیپاں نوں بیٹھی پچھنی ہاں وار تریکاں نوں
دھو جائیں گناہ دیاں لیکاں نوں میں دم دم نال چتاراں پئی

سد پیر شرافت نوں ماراں پئی

کافی

الف آ مل مرشد پار بلوچاں رہنا
مرشد ایویں سمجھاں جویں گل دا گہنا
الف آ گھر مرشد پار بلوچاں وستی
مرشد ایویں سمجھاں جویں گل دی تسبی
الف آ گھر مرشد پار بلوچاں ماندی
مرشد آ مل مینوں میں تاں ہسڑی داندی

Marfat.com

کافی

ٹھیل مہانیاں ٹھیل بیڑا ڈھو پتناں تے
آوے شرافت پیر ساڈیاں وطناں تے
ٹھیل مہانیاں ٹھیل بیڑا ڈھو مدھیاں تے
آوے شرافت پیر ساڈیاں جھگیاں تے
ٹھیل مہانیاں ٹھیل بیڑا ڈھو میماں تے
آوے شرافت پیر ساڈیاں مسکیناں تے
ٹھیل مہانیاں ٹھیل بیڑا ڈھو آوی تے
آوے شرافت پیر ساڈی راوی تے

ساغر، ڈڈیال

اصلی نام محمد ابراہیم، تخلص ساغر ہے۔ والد کا نام مرزا غلام حسین تھا۔اس کی ولادت محرم ۱۳۴۹ھ/جون ۱۹۳۰ء میں بمقام ڈھوک گوڑہ، موضع ہٹھڑ وہی، ضلع میر پور، آزاد کشمیر میں ہوئی۔ پرائمری سکول رٹہ میں پرائمری اور راولپنڈی سے میٹرک کیا۔ پھر پشاور یونیورسٹی سے ایف اے سیکنڈ ڈویژن پاس کیا۔ چودہ سال فوجی ملازمت کی۔ کتابت، مصوری، فوٹوگرافی، ڈرائیوری، الیکٹرک اور ریڈیو کے کام میں مہارت رکھتا ہے۔ شوال ۱۳۸۳ھ/مارچ ۱۹۶۴ء کو برق نوشاہی صاحب سے بیعت کی۔ اب ڈڈیال خرد، ضلع میر پور میں ریڈیو مکینک ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بعمر ۴۷ سال موجود ہے۔

پنجابی زبان میں سی حرفی ساغر نوشاہی نظم کی ہے۔ چند اشعار یہ ہیں:

ج جویں گذاراں وچ فرقتاں دے میں اوہ صاحبا حال نہیں کہہ سکدا
گھڑی ہجر دی سال ہزار جاپے اک پلک جدائی نہیں سہہ سکدا
تیرے وصل دی طلب نے لاے لانبو بناں دید دے مول نہیں رہ سکدا
ساغر عجب شراب نوشاہیاں دی اس دا نشہ نہ حشر تک لہہ سکدا

و وقت سعید بعید دسے خبرے کدوں لاسی دلدار سینے
بھانبڑ ودھ توں ودھ فراق والے مچی عشق دی اگ سرکار سینے

Marfat.com

درد جرن تے ہوکے بھرن اوکھے لگے ہجر دے تیر ہزار سینے
نظرِ کرم ساغرؔ ابراہیم اُتے پاویں نور دے آ چمکار سینے
لا لا محبوب دے نال یاری اس دے نام دا ورد کماوندا رہ
نگہ رکھ تصور یار اتے کالے قلب دا شیشہ چمکاوندا رہ
بھورے والڑے ماہی دی یاد اندر نت اتھروں خون وگاوندا رہ
ساغرؔ عشق دا ساغر نصیب ہوسی متھا عاجزی نال جھکاوندا رہ

(سی حرفی ساغر نوشاہی، ص ۱۵)

نیز دیکھیے نوشاہی شعراء، ص ۴۲۳۔۴۲۵۔ عارف نوشاہی

سائیں، لاہور

نام عبدالحق، خلف سید نیاز محمد بن سید بوٹے شاہ بن سید الٰہی بخش بن سید نور اللہ بن سید حافظ محمد حیات بن سید جمال اللہ بن سید محمد برخوردار بن حضرت نوشہ گنج بخش مجدد اکبر۔

بتاریخ ہشتم بساکھ سمت [؟] مطابق ۱۳۰۲ھ/۱۸۸۵ء تولد ہوے۔ پہلے اپر مڈل تک سکول میں تعلیم پائی۔ پھر سرکاری ملازمت اختیار کی اور افریقہ چلے گئے۔ تین سال کے بعد واپس آے۔ خراد کا کام سیکھا، لاہور لوکو شاپ میں ملازم ہوے۔ پہلے فورمین رہے، اب چارج مین ہیں۔ مذاق عاشقانہ اور درویشانہ ہے۔ لیاقت وامارت کے اوصاف سے موصوف ہیں۔

گاہ بگاہ پنجابی میں اشعار بھی کہتے ہیں، یہ اشعار آپ کے ہی ہیں:

ب بتاں دے عشق وچہ پیار پا کے کھا کھا ٹھوکراں جان ظہیر ہو گئی
پھراں رات دن جنگلاں وچ بھوندا حالت مجنوں جہی دامنگیر ہو گئی
دسے مدتاں دا یار خفا ہویا دلا خبرے کی ایڈی تقصیر ہو گئی
سائیں رہیا جے ہجر وچ حال ایویں اک دن ویکھ لویں جان اخیر ہو گئی

ع عاشق بن کے پچھے ہٹ ناہیں ہو جا بکرے وانگ حلال اے دل
ایہ معشوق ہین وانگ قصایاں دے، سو سو ظلم کردے عاشق نال اے دل
کاہنوں آہ وفغاں نالے کریں نالے اس نوں ذرا نہیں خواب خیال اے دل
سائیں کہیا اے سچ سیانیاں نے ہے کمال نوں آخر زوال اے دل

Marfat.com

ع عشق والی جس نوں مرض لگی اوہ نہ رہیا بندہ کسے کم دا اے

توبہ توب پکار دی پئی خلقت جدوں حال ویکھن چشم نم دا اے

غم دے عشق تندور دی لاٹ نکلی پتھر دیہ جانی کسے سم دا اے

کوئی گھڑی میلا ایس جگ دے وچ سائیں کی بھروسڑا دم دا اے

عبدالحق نوشاہی صاحب کی وفات ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۷۰ھ/۲۰ جنوری ۱۹۵۱ء کو ہوئی۔ قبر گورستان میانی صاحب لاہور میں ہے۔ دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۲، ص ۹۳۷۔۹۴۱. عارف نوشاہی

سائیں، ڈڈیال

نام مستری عبدالرشید، تخلص سائیں ہے۔ اس کی پیدائش موضع آڈی، علاقہ پونچھ میں ہوئی۔ اب ڈڈیال، ضلع میر پور میں سکونت رکھتا ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

اپنے پیر سید پیر عالم نوشاہی چک سواری والے کے کہنے پر سی حرفی گریۂ نوشاہی نظم کی جو اکتوبر ۱۹۶۰ء میں چھپی۔ اہل بیت کے متعلق ہے۔ پہلا شعر یہ ہے:

الف اللہ رسول نوں یاد کر کے دساں گل میں شاہ حسین والی

جگرِ علی، رسول دے دوہترے دی، مائی فاطمہ دے نور العین والی

کیتا ظلم یزید بے دین مورکھ، دساں گل میں کعبہ کونین والی

سائیں چڑھ کے نیزے دی نوک اتے رکھی لاج حسینؑ نے دین والی

سی حرفی کے ختم ہونے پر اپنا پتا اس طرح لکھا ہے:

سائیں عبدالرشید ہے نام میرا، مہاجر پونچھ دا یا سرکار ہاں میں

آڈی نام مسکین دا پنڈ بھائی، نالے مغلاں دا رشتہ دار ہاں میں

کوئی دکھ تنگی ناہیں مول مینوں، کردا سکھ دے وچ بہار ہاں میں

حال ہے مقام ڈڈیال سائیں، کردا چک سواری روزگار ہاں میں

(سی حرفی گریۂ نوشاہی، ص ۸)

سائیں داس، رسول نگر

اس کا اصلی نام عمر بخش، خوجہ برادری سے قصبہ رسول نگر، ضلع گوجران والا کا رہنے والا تھا۔ سید

Marfat.com

عمر بخش ولد سید محمد بخش نوشاہی رسول نگری کا مرید ہوا تو از راہِ ادب اپنا نام تبدیل کر کے ''سائیں داس'' مقرر کیا۔ جس کا مطلب ہے ''آقا کا غلام''۔

تاریخ ولادت ۱۲۳۷ھ/۱۸۲۲ء ہے۔ صاحب علم تھا اور مشرب وحدت الوجود پر گفتگو کیا کرتا تھا۔ بعمر ۴۷ سال ۱۲۸۰ھ/۶۴-۱۸۶۳ء میں وفات پائی۔

پنجابی میں بہترین شعر کہتا تھا۔ اس کی کچھ سی حرفیاں اور باراں ماہ اس کے پیر خانہ میں موجود ہیں۔ کسی میں اپنا نام ''سائیں داس'' اور کسی میں ''فقیر بخش'' رکھا ہے۔

نمونہ کلام سی حرفی اول سے:

الف اپنا آپ نجے دور کریں ہووے فیر دیدار ہمیش تینوں
پردہ ہور ناہیں کوئی مول اگے ، اوہلا اپنا آوندا پیش تینوں
پانی نال فنا دے دھوسٹیں ہستی چنبڑی جہڑی سریش تینوں
سائیں داس جد گوراں نے مہر کیتی نظر آوندے نی دشمن خویش تینوں
ب بندگی ہور نہ مول کوئی ہستی دور کریں ایہو بندگی اے
موتوا قبل ان تموتوا ہوویں، پاویں زندگی فیر ایہ زندگی اے
لکھ وار نہاتیاں پاک ہووے بجر وچ تیرے خودی گندگی اے
کوڑی دنیا تے حرص ہوا کوڑی سائیں داس ایہ کوڑ پیوندگی اے
لا لاثانی میرا پیر سیو عمر شاہ سائیں جس دا نام ہے جی
نوشہ پیر دا لاڈلا پیر کامل وچ نگر رسول مقام ہے جی
کرن اک نگاہ جے لطف والی ہووے خلق منصور تمام ہے جی
انا الحق والا دعویٰ کرن سبھے سائیں داس سولی انعام ہے جی
ی یار والا پتا سن والا ایہ بھی لکھنا ہے درکار بیلی
گذرے باراں سو اسی سال ہجری ہوئی ایہ سی حرفی تیار بیلی
اُنی سَے تے اِکی سمت آہا جہڑے ورت دے نے ساہوکار بیلی
ترتالی برس دی عمر عزیز گذری سائیں داس بیٹھا چلن ہار بیلی

دوسری سی حرفی سے تین شعر یہ ہیں:

Marfat.com

الف آؤ سہیلیو سنو میتھوں دساں یار دے پتے نشانیاں جی
شوقوں بال دیوا گھر وچ ویکھو ، بھالو کاس نوں جھل ویرانیاں جی
جنہاں ڈھونڈیائی تنہاں لبھ لیتا واصل ہو رہیاں مستانیاں جی
مہر پیر دی باہجھ فقیر بخشا کیکر مشکلاں تھین آسانیاں جی
ن نال محبوب دے وصل ہویا بھلے دوہاں جہاناں دے خیال مینوں
عمر شاہ والی رنگن رانگلی ہے جس رنگ کیتا لالو لال مینوں
رسول نگر دے وچ قدیم رہندے ملیا نوشہ دا لال کمال مینوں
حضرت فتح محمد شاہ پیر اوہناں کیتا جنہاں دی نظر نہال مینوں
ی یاد رکھیں دساں سن ہجری تیراں سے تے ستواں سال آہا
تاریخ محرموں اٹھویں سی بنیاں وحدت نامہ کمال آہا
اُنی سے چھتالی سی سمت ہندی بائی بھادروں شامل نال آہا
ستر برس فقیر دی عمر گذری ہر دم چلنے ول خیال آہا

باراں ماہ

وصلوں چڑھیا چیت مہیناں گھر وچ ملیا یار نگیناں
بُھلیاں ڈھونڈن چین مچیناں ٹولن مکہ اتے مدینہ
رہیاں بے خبر
اساں گھر وچ دلبر پایا سیجے سُتی لے گل لایا
کر کر خوشیاں رنگ لگایا غم اندیشہ فکر چکایا
موجاں ماندی
لیاں دلبر چھک مہاراں دَم دَم سجدہ شکر گذاراں
واصل یار ہوے ہن یاراں ایدوں ہور کی موج بہاراں
وچ کونین دے
جس نوں خواہش ہووے دلبر دی ہووے پیر میرے دی بردی

Marfat.com

پوسو خیر پریم نگر دی ہر تھیں ویکھے صورت ہر دی
سکدی نہ رہے

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۷۰۲؛ ج ۳، ح ۷، ص ۱۰۰_۱۰۲

سائیں لوک، لوہیاں والا

ابتدائی نام فقیر چند ولد دھنی رام تھا۔ قوم کھتری سے موضع ننگلی، ضلع سیالکوٹ کے باشندہ تھے۔ بابا امام شاہ فقیر نوشاہی سید پوری کے ہاتھ پر اسلام لائے اور انہیں کے مرید ہو گئے۔ اسلامی نام فقیر بخش رکھا گیا۔ فقیر سائیں بھی کہلاتے تھے اور تخلص سائیں لوک کرتے تھے۔ سکونت لوہیاں والا، متصل گوجران والا میں رکھی۔ ۱۳۸۰ھ/۶۱-۱۹۶۰ میں وفات پا کر وہیں دفن ہوئے۔

فارسی، عربی، اردو اور پنجابی زبانوں سے واقف تھے۔ علم موسیقی کے ماہر تھے۔

نمونۂ کلام درج نہیں ہوا۔ نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۰، ص ۲۳

سائیں لوک، بدوملھی

آپ کا اسم گرامی مُلک علی شاہ، اردو میں تخلص ناصر اور پنجابی میں سائیں لوک کرتے تھے۔ بعض جگہ اپنا نام مُلک علی بھی لکھتے۔ والد ماجد کا نام سید فقیر اللہ شاہ ولد سید احمد شاہ کاظمی سادات سے تھے۔ بیعت طریقت بھی اپنے والد صاحب سے تھی۔ سلسلۂ نوشاہیہ برقندازیہ میں خوب نام پایا۔ بدوملھی، ضلع سیالکوٹ میں رہائش تھی۔ صاحب علم و فضل تھے۔ آپ کی وفات ۹ ربیع الثانی ۱۳۳۸ھ/یکم جنوری ۱۹۲۰ء کو ہوئی۔ مزار چک ۴۳ جنوبی، ضلع سرگودھا میں ہے۔

اردو اور پنجابی میں خوب صوفیانہ اشعار کہتے تھے۔ آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا خطی بیاض آپ کے پڑوتے سید علی احمد شاہ صاحب کے پاس بمقام بدوملھی موجود ہے۔ اس میں آپ کا کافی کلام درج ہے۔

نمونۂ اردو کلام:

آپ نے ایک شجرہ شریف خاندان نوشاہی نظم کیا ہے جس کے اکاون اشعار ہیں۔ اس کے ابتدائی شعر یہ ہیں:

حمد تیری کی لیاقت کیا ہے مشتِ خاک کو خاک کیا ادراک کر سکتی ہے ذاتِ پاک کو

Marfat.com

اپنی طاقت جس قدر ہو وصف پیدا کر سکے
عشق تیرے کا سمندر جتنا تیرے تر سکے

تو ہے واحد، تو ہے احد، تیرا ہر جا نور ہے
نور تیرے سے جہاں سب ہو رہا معمور ہے

درمیانی پانچ اشعار کے بعد:

ذکر حضرت صالحیں کا ورد رکھو صبح و شام
قادری شجرہ پڑھو آ جائیں گے سب پاک نام

میرے ہادی قبلۂ عالم فقیر اللہ ولی
واقفِ راز حقیقت در خفی و در جلی

ان کے ہادی عاشق اللہ قبلہ احمد شاہ ہیں
بیکسوں کے جا پناہ ملجا و تکیہ گاہ ہیں

ان کے ہادی عاشق اللہ عم صدرالدین ہیں
سلسلہ نوشاہی میں محکم ستونِ دین ہیں

ان کے ہادی عاشق اللہ حضرت عبدالغفور
عارف و صاحب ولایت باطن پرنور نور

سید حافظ قائم الدین ان کے ہادی رہنما
نور ربانی سے روشن پاک باطن ماہ لقا

ان کے ہادی عاشق اللہ حضرت سچیار ہیں
معدن علم حقیقت ، مخزن اسرار ہیں

ان کے ہادی عاشق اللہ نوشہ حاجی پیر ہیں
طالبوں کے رہنما ہیں، بیکسوں کی دھیر ہیں

ان کے ہادی عاشق اللہ شاہ سلیماں نور ہیں
عشق کے میداں طویٰ میں شعلۂ کوہ طور ہیں

آخری تین اشعار یہ ہیں:

عرض کرتا ہے یہ خادم آپ کا مُلکِ علی
بندۂ درگاہِ والا ہے باخلاص دلی

یا الٰہی برکت اسمائے پیرانِ عظام
خاتمہ بالخیر ہو، سب کام ہوں حسب المرام

جاری ہو ہر دم زبان پر کلمۂ توحید ھو
انت ھو یا ھو ھو الھو انت ھو یا انت ھو

نمونۂ پنجابی کلام:

آپ کی سی حرفی سے چند اشعار لکھے جاتے ہیں:

الف ایک اونکار نِر بھَے اللہ ، ات پت قدرت سنسار کیتا
آپے آپ ، نہ دوسرا ہور کوئی ، پورن برہم آدم جنم دھار کیتا
آپے وید قرآن تعلیم دتے کے ، آپے اپنا آپ اظہار کیتا
سائیں لوک اکاش پتال اندر اپنے نور دا کل پسار کیتا
ب بوہ رنگی کنی روپ اندر آپے روپ سروپ نوں دھار آیا
اندھ دُھند تے گھوپ اندھار وچوں اوجل ہو آپے کرن ہار آیا

Marfat.com

کتے رام کرشن تے نوح موسیٰ بَن نبی احمد مختار آیا
سائیں لوک ایہ گنج اسرار مخفی بناں پیر کھلن دشوار آیا
ت تیرتھ گنگ تے حج مکہ منس دیہہ وچ گورو کراوندا اے
پٹ اندر دے کھول وکھا دیندا جہڑا تیر تھیں نظر نہ آوندا اے
رنگ وچ توحید رنگین کر کے پردہ .دوئی دا دور ہٹاوندا اے
اچ پیچ ایس گڈھڑی دے کھول سائیں گورو وچوں ہی لعل وکھاوندا اے
گورو باہجھ نہ دھرم اپدیش ملے ، گورو باہجھ نہ گیان کوئی گاوندا اے
گورو باہجھ نہ آتما وس ہوندا ، گورو جنم دی مَیل ونجاوندا اے
پاپ کھوٹ تثریر دے دور کردا جدوں مہر دے دھیان وچ آوندا اے
چھڈیں چرن نہ گورو دے سائیں لوکا گورو سری بھگوان ملاوندا اے
ث ثابت ہو توحید اندر دلوں غیر دی پیت نوں توڑ بھائی
مزہ یار دے ملن دا تدوں آوے بہیں کُل دلوں منہ موڑ بھائی
مایا، مومنی ، استری ، پُت ، دھیاں ، اینہاں ساریاں دی حرص چھوڑ بھائی
سائیں لوک جے دنیا دی قید وچوں چاہیں چھٹنا گورو نوں لوڑ بھائی

(دیگر کلام)

من مارن کہن فقیر میاں
من ماراں کیں تقصیر میاں
من طرف خدا دے تاکی ہے من مرشد دی مشتاقی ہے
من دل کی باندھے دھیر میاں
من مارن کہن فقیر میاں
من منکا تن پہ مالا ہے نت عام سے پھرے سکھالا ہے
بوہ رنگی خوش تدبیر میاں
من مارن کہن فقیر میاں
من انتر حامی اندر کا سکھ باشی ہے اس مندر کا

Marfat.com

ہے تن کا یہ گور پیر میاں
من مارن کہن فقیر میاں

من مرلی کشن بجائی ہے سب سکھیاں ہوش بھلائی ہے
یہ اس میں ہے تاثیر میاں
من مارن کہن فقیر میاں

من بلبل تن کو باغ جانو کل اس کے ہی رنگ راگ جانو
ہے تن کے بیچ اسیر میاں
من مارن کہن فقیر میاں

جب من کے معنی سوجھیں گے تب مطلب سارا بوجھیں گے
چُک پردہ ویکھ ضمیر میاں
من مارن کہن فقیر میاں

من آیا تن آباد ہویا جب گیا تو سب برباد ہویا
خود ہے خود بے نظیر میاں
من مارن کہن فقیر میاں

من ملیاں ہستی ملدی اے نہیں کیا حقیقت گل دی اے
اٹھ پردہ غفلت چیر میاں
من مارن کہن فقیر میاں

من موتی مخفی گنج سے ہے پر پانا اس کا رنج سے ہے
کر ظالم نفس اسیر میاں
من مارن کہن فقیر میاں

من مرشد باجھ نہ پائی دا ایویں ضائع وقت وہائی دا
لاہ پیروں حرص زنجیر میاں
من مارن کہن فقیر میاں

اس من تھیں روح مراد ہوئی جس ملیاں خاک آباد ہوئی

Marfat.com

ایہو اول ایہو اخیر میاں
من مارن کہن فقیر میاں
من ماراں کیں تقصیر میاں

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۶، ص ۱۵۶

سچیار، نوشہرہ شریف

آپ کا نام پیر محمد، لقب سچیار، کنبل پوش تھا، والد کا نام میاں علی ولد وارث خاں تھا۔ قوم گکھڑ کے بیرال خاندان سے نسبی تعلق تھا۔ موضع نڑالی، تحصیل گوجر خان، ضلع راول پنڈی کے رہنے والے تھے۔ وہیں ۱۰۱۳ھ/۵-۱۶۰۴ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب ترک وطن کر کے وزیر آباد چلے آئے اور بچپن میں ہی آپ کو داغ یتیمی دے گئے۔ طفولیت سے ہی آپ کو راہ حق کا شوق تھا۔ بعمر تیرہ سال آپ حضرت نوشہ گنج بخش کی خدمت میں بمقام ساہن پال شریف حاضر ہو کر بیعت ہوئے اور خلافت پا کر موضع نوشہرہ شریف، متصل جلالپور جٹاں، ضلع گجرات میں سکونت پذیر ہوئے۔ آپ ادب اور خدمتِ شیخ میں درجۂ کمال رکھتے تھے۔ اپنے شیخ کے منظور نظر تھے۔ آپ صاحب خوارق و کرامات و تصرفات تھے۔ ایک مرتبہ حضرت نوشہ نے فرمایا: اے پیر محمد تم نے ہم کو گھوڑا نذرانہ میں دیا ہے، اور ہم نے تمہیں تین سو ساٹھ چابیاں عشق کی عطا کر دی ہیں۔ اور تمہارے سلسلۂ فقر میں چودہ خاندانوں کی چاشنی رہے گی۔ (مرآۃ الغفوریہ، خطی، ق ۱۹۵ الف [مطبوعہ، ص ۱۲۸])

آپ کا فیض فقر ہندوستان، پاکستان، کشمیر، قندھار [افغانستان] وغیرہ ممالک میں بے شمار ہے۔ آپ کی وفات ۲۵ ربیع الاول ۱۱۲۰ھ/ ۱۷۰۸ء میں ہوئی۔ مزار نوشہرہ شریف، ضلع گجرات میں ہے(۱)۔

آپ کبھی بوقت ضرورت فی البدیہہ شعر کہہ دیتے تھے۔ آپ کی زبان کے پنجابی مقولے کچھ کتابوں میں تحریر ہیں۔

۱۔ جب آپ کا فیضان کثیر جاری ہوا تو آپ کے جدی میراثی پوٹھوہار سے آئے اور آپ کا نسب نامہ پڑھنے لگے۔ آپ نے فرمایا: میراثیو! مجھے اب نسب کی کوئی ضرورت نہیں اور یہ کہا:

Marfat.com

ہیر ہیر مینوں کوئی نہ آکھو ، نہ کوئی کہو سلیٹی
ذات صفات اوتھائیں رہی ، ہن چاکے نال چکیٹی

(کشکول نوشاہی، قلمی، ذخیرۂ شیرانی، نمبر ۶۲۲۳)

۲۔ جب اپنے مرید سید حافظ قائم الدین برقنداز کو خلافت دے کر آپ نے پاک پتن روانہ کیا تو یہ شعر بولا:

تینوں دتا دائرہ ، میں تخت جھروکھا
لیون تائیں سہل ہے ، پر رکھن اوکھا
تیری مینوں نت چوکھا ہی چوکھا
بدھی رکھے پیو دی پتر اوہی چوکھا

(مرآۃ الغفوریہ، قلمی، ورق ۱۱۰ب [مطبوعہ، ص ۱۴۸])

۳۔ آپ کو کسی نے بتایا کہ حضرت شاہ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑی والے انتقال کر گئے ہیں۔ آپ نے آسمان کی طرف ہاتھ دراز کیے اور فرمایا:

مرن نہ بھائی بھج جان نہ باہاں
کول وسیندیاں دیاں مینوں لکھ پناہاں

(مرآۃ الغفوریہ، خطی، ورق ۹۴ب [مطبوعہ، ص ۱۲۸])

۴۔ جب آپ کسی کو دم کرتے تو بعد میں فرمایا کرتے:

جو کجھ کریں سوتوں کریں ، دوجا کرے نہ کوے
جو کوئی آکھے میں کیتا جگ وچ ، کوڑا سوے

۵۔

من مارو بسمل کرو ڈٹھا کرو ان ڈیٹھ
ہے پردہ نہ پھاڑیئے توڑے سر پر بلے انگیٹھ

۶۔ جے شوہ لوڑیں راویاں قدم شریعت رکھ

۷۔ ٹوٹے جوڑے کنے بھورے کامل مرشد سوئی

۸۔ بڈھا ہویوں ممناں کن ونہاؤ والہ

۹۔ شیر رجے تاں گجے

Marfat.com

۱۰۔میرا ٹٹو پٹنا تیرا ٹٹو چھو

۱۱۔میرا گھوڑا نچناں تیرا گھوڑا چھو

(مرآۃ الغفوریہ، قلمی، ورق ۱۰۰الف [مطابق ص ۱۳۴])

۱۲۔میرے یار سو میرے یار، میرے یاراں دے یار سو میرے یار، اگے اونہاں دے یار سو بھی میرے یار۔

(مرآۃ الغفوریہ، خطی، ورق ۹۵ب [مطابق ص، ۱۲۹)

۱۔جولائی ۱۹۸۵ء میں یہ جگہ دریا برد ہوگئی اور حضرت سچیار صاحب اور ان کے مدفن کے قریب واقع ان کے صاحبزادگان اور پوتوں کے صندوق موضع کسوکی، ضلع گجرات منتقل اور دفن کیے گئے۔کئی ہفتوں تک حضرت سچیار صاحب کا صندوق عام زیارت کے لیے کھلی جگہ پر رکھا رہا اور لوگ دور ونزدیک سے ان کی زیارت کے لیے آتے رہے۔ یہ مرتب بھی ۵ دسمبر ۱۹۸۵ء کو اپنی تین سالہ بڑی بیٹی عزیزہ تاباں رضا کے ساتھ سچیار صاحب کے جسد کی زیارت کے لیے موضع کسوکی گیا۔آپ کا صندوق ۸ دسمبر ۱۹۸۵ء کو دوبارہ دفن کیا گیا۔اس مرتب نے برادرم شفیق الرحمٰن نوشاہی کے ساتھ حضرت سچیار صاحب کے سابقہ مدفن واقع نوشہرہ شریف کی بھی زیارت کی تھی اور ۱۹۹۶ء میں ڈاکٹر گوہر نوشاہی صاحب اور اپنی اہلیہ کے ساتھ ان کے موجودہ مدفن کی زیارت سے بھی مشرف ہوا۔ نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۵۹۱۔۱۶۵۲؛ ج ۳، ح ۱، ص ۱۰۷۔۱۱۸. عارف نوشاہی

سراج، لدے

اس کا نام سراج دین تخلص سراج، قوم ڈھلم ہے۔موضع لدے، ضلع سیالکوٹ کا رہنے والا ہے۔والد کا نام نبی بخش تھا۔سائیں غلام رسول اعظم نوشاہی فتحپوری کا مرید ہے۔۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

اپنے پیر کی تصنیف گلزار اعظم کو اس نے اپنی کوشش سے ۱۳۷۰ھ/۱۹۵۱ء میں ملتان سے چھپوایا۔پنجابی میں شعر کہتا ہے۔گلزار اعظم کے آخر پر اپنا تعارف یوں کرایا ہے:

سراج دین کنگال دا نام کہندے نبی بخش والد جگ جان دا اے
ذات ڈھلم تے پنڈ لدے ساڈا کتب فروش کتاباں منگوان دا اے
ڈاکخانہ بھی جاکے ہے ساڈا، تحصیل ڈسکہ ہر کوئی جان دا اے
سیالکوٹ دا ضلع مشہور ملکیں آکیوالڑہ کھوہ سنجھان دا اے

Marfat.com

خاندان نوشاہی اعظمی اے بھیت پالیا سرّ نہان دا اے
پھردا رہیا میں وچ اداسیاں دے کم کار کتاباں دکان دا اے
پھردا پھردا میں بار دے وچ آیا نسخہ مجھ دے ہتھ لقمان دا اے
دھیرو کیاں دے وچ میں کراں پھیری آیا وقت جاں روٹڑی کھان دا اے
مہر دین لوہار آواز ماری کرم اوس تے رب رحمان دا اے
کیتی خوب محبت بٹھلا کے تے بھلا ہووے بھی اوس ترکھان دا اے
کوئی واقفی بار دے وچ نہسی اے پر اوس نوں جگت سب جان دا اے
مائی باپ وانگوں اسنوں جاندا میں اوہ بھی بچیاں وانگراں جان دا اے
کہیا اوس گلزار چھپوا جلدی تینوں فائدہ دو جہان دا اے
کچھے لئی کتاب روان ہویا ، لیا راستہ شہر ملتان دا اے
پیریں پُر ملتان دا سیر کیتا ، کیتا ڈھنگ سب یار منان دا اے
موسیٰ پاک دے روضے تے جا کے تے ساڈا کم ایہ عرض سنان دا اے
کتاب جا دربار دے پیش کیتی حکم ہو گیا ہن چھپوان دا اے
یارہویں والے دا سی دربار عالی جہڑا پوترا پیر گیلان دا اے
غوث الاعظم دی اوہ اولاد یارو ملیا جس نوں لقب جیلان دا اے
اس دی نال طفیل چھپا لئی اے فضل ہو گیا پاک سبحان دا اے
ایہ گلزار خریدنی ہووے جس نے ایہو پتا کتاب منگوان دا اے

(گلزار اعظم، ص ۱۵۶)

سردار، لائل پور

اس کا نام سائیں سردار نوشاہی، اس کے والد کا نام نبی بخش ہے جو ڈاکیا تھا۔ اس کی رہائش مکان نمبر ۱۰۴۵، پیپلز کالونی نمبر ۲، بی بلاک، لائل پور میں ہے۔ سائیں غلام رسول اعظم فقیر نوشاہی فتح پوری کے مریدوں سے ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

پنجابی میں شعر کہتا ہے۔ اس نے قصہ مرزا صاحباں مصنفہ اعظم سے متعلق یہ اشعار لکھے ہیں:

جس کتاب خریدنی ہووے قیمت کم لگائی جے　　بالکل نویں کتاب تصوف بھٹھی ہجر لگائی ہے

Marfat.com

معرفت دے اسرار پروتے طریقہ ایہ نوشاہی جے
سلسلۂ اعظمیہ دے اندر نویں بہار ہن آئی جے

واہ واہ گلشن کھڑیا ساڈا دیندی ذات وکھائی جے
بھر بھر جام وصالوں ملدے پیندی پئی لوکائی جے

بیوقوفاں خبر نہ کائی ہرگز عقل نہ رائی جے
باراں آنے قیمت اسدی سائیں سردار رکھائی جے

پوسٹ مین ہے والد اسدا عاشق ذات الٰہی جے
نبی بخش ہے نام مبارک جانے کل لوکائی جے

پیپلز کالونی نمبر دو ہے ،بی بلاک رکھائی جے
اک ہزار پنجتالی نمبر رہائش جتھے فرمائی جے

لائل پور مشہور ہے ساڈا دیندا جگ دوہائی جے
سائیں سردار نوشاہی پچھو جانے کل خدائی جے

(مرزا صاحباں، ص ۸۴)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۳۴۴

سردار (بی بی)، نواں پنڈ

اس کا نام سردار بی بی، تخلص سردار ہے۔ یہ محمد شریف چیمہ کی زوجہ ہے۔ نواں پنڈ، متصل اروپ، ضلع گوجران والا میں سکونت رکھتی ہے۔ ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۷۹ھ/۱۹۵۹ء کو بعمر تیس سال میرے ساتھ بیعت کی۔ اوزاد و وظائف کی اجازت لی۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بعمر ۴۷ سال موجود ہے۔

اس نے ایک سی حرفی میرے متعلق لکھی ہے۔ اس کے پہلے دو بند یہ ہیں:

الف آؤ سیو ساہن پال ولے میرے پیر دا کرو دیدار سیو
اوہ تے خاص محبوب شریف احمد نالے رب دا اے پیارا یار سیو
اوہدے در اتے جا کے بہہ رہیے اوہ ہے منگتیاں نوں دیون ہار سیو
ہے سردار شرافت دی بیعت کیتی شالا اوہ نہ کرے انکار سیو

ب برہوں دی اگ فراق والی میرے وچ سینے پئی بلدی اے
میرے پیر دی شان کمال یارو مینوں خوشی بڑی اس گل دی اے
تیرے حسن جمال نوں ویکھ کے تے شمع اتے پروانی پئی جل دی اے
ہے سردار دا دل اداس ہویا خط پیر نوں لکھ کے گھل دی اے

(جذبات عشق، حصہ دوم، ص ۱۰۲)

Marfat.com

مکتوب بنام شرافت

تیری آئی چٹھی ، اساں کھول ڈٹھی ، لگی شہد مٹھی ، واہ واہ پیرا
توں ہیں پیر میرا ، میں غلام باندی ، میرے دل توں کریں نگاہ پیرا
لکھ شکر جے ہاں مرید تیری ، میرے دل وچ تساں دی چاہ پیرا
تیرے جیہا نہ کوئی ہے نظر آیا پھری جگ سارا میں گاہ پیرا
توں ہیں روشنی میریاں اکھیاں دی ، ساڈے دل دا چین تے چا پیرا
ٹردی پھردی اتے کم کاج کر دی میرے دل وچ ہے ترا چا پیرا
کدی دلوں سردار نہ دور ہووے میں منگدی رہاں دعا پیرا

(ایضاً، ص ۱۰۱)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۱، ص ۳۸۷

سردار، جھیوراں والی

اصلی نام سردار خاں، تخلص سردار، والد کا نام رحمت خاں ولد مولا داد قوم وڑائچ تھا۔ ۱۳۰۸ھ/ ۹۱-۱۸۹۰ء میں بمقام جھیوراں والی، متصل قصبہ کنجاہ، ضلع گجرات پیدا ہوا۔ پرائمری تک تعلیم پائی۔ کچھ عرصہ کاشتکاری کے سلسلہ میں ڈھوک شہانی، علاقہ منڈی بہاء الدین میں رہا۔ نوشاہی سلسلہ میں میرے ہاتھ پر بعمر چھپن سال ۱۳ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ کو بیعت ہوا۔ اس کی وفات ۱۳۷۹ھ/۶۰-۱۹۵۹ء میں بعمر اکہتر سال ہوئی۔ (فیض محمد شاہی، جلد ۹، ص ۴۰۵، عیون التواریخ، جلد ۳)

پنجابی میں شعر کہتا تھا۔ یہ اشعار اس کی زبان سے ہیں:

استغاثہ بحضور مرشد

طرف اوس شاہ حسن دی خیر تھیوی جلدی ذرا توں باد شمال جائیں
انکیں مول نہ راہ وچ ہور کدھرے، تاری بنھ سدھی ساہن پال جائیں
میرے درد فراق دے دکھڑے نوں توں بیان کر دی نالو نال جائیں
تنبو وصل والے جتھے تنے ہوسن اوتھے اگ فراق دی بال جائیں

Marfat.com

اوس نوشہ دے چن توں چن صدقے ، آفتاب کتھے ، ماہتاب کتھے
قلب خاص گنجینہ اسرار ربی ، شیشہ حلب کتھے ، اس دی آب کتھے
چشماں اصل خمار مخمور دسن ، ارغوان کتھے ، بادہ ناب کتھے
متھا صاف تحریر تقدیر سندی ، ایہ ھما کتھے ، تے سرخاب کتھے

بے نیاز دیاں بے نیازیاں نے ، نیم جان کدھرے ، مہربان کدھرے
کہربا کدھرے ، خس کاہ کدھرے ، بلبل زار کدھرے ، گلستان کدھرے
زلیخا وار زرداریاں ہین کدھرے ، اے پر غیرت ماہ کنعان کدھرے
کراں اپنا آپ نثار قدمیں ، پاواں یار دا جے کر نشان کدھرے

محبوب مطلوب معشوق تائیں رشک حور آکھاں تے بجا آکھاں
اسدی مانگ تائیں بر ملا جے کر راہ نور آکھاں تے بجا آکھاں
سرکار ، حضرت ، بادشاہ ، سیّد تے حضور آکھاں تے بجا آکھاں
امر شرع طریق توقیر اندر دستور آکھاں تے بجا آکھاں

روں روں اندر میرے حرص دھسی گنہ گار نہ سمجھاں تے کی سمجھاں
ہویا قول نہ اک وفا میتھوں شرمسار نہ سمجھاں تے کی سمجھاں
اپنے آپ نوں میں گنہ گار اتے خطا کار نہ سمجھاں تے کی سمجھاں
سب کجھ سہی پر یار دی نظر کرم دا امیدوار نہ سمجھاں تے کی سمجھاں

سید شاہ جناب شریف احمد نظر کرم کرو اوگہنار اتے
جام آب حیات دا کرو بخشش اپنے عاصی تے سگ دربار اتے
ابر رحمت برساؤ تاں چین پاوے میرے ایس دل بیقرار اتے
خادم حلقہ بگوش غلام عاجز خطا کار مجرم سردار اتے

(فیض محمد شاہی ، جلد ۶ ، ص ۱۴۷)

سردار خان ایک مرتبہ مظفر گڑھ میں ملازم تھا۔ ایک طبیب سے زکام کی دوا طلب کی ، اس نے لیت ولعل کیا۔ سردار نے فی البدیہہ یہ شعر بولا:

Marfat.com

ز زکام نے بہت ہے تنگ کیتا ، میرے نال نہ کوئی بول الا ناہیں
لوکاں واسطے بنیا حکیم پھرنائیں ، ساڈے واسطے یار دوا ناہیں
میں تے کل بھی عرض دو بار کیتی ، تینوں آوندا شرم حیا ناہیں
بس کر سردار خاں بہت کیتی ، اتوں یار تے وچوں وفا ناہیں

(ایضاً،جلد۸،ص۶۷۳)

نیز دیکھیے : شریف التواریخ ، ج ۳، ح ۱۱،ص ۱۰۱۔۱۰۳

سرور، جالندہر

آپ کا نام صاحبزادہ غلام سرور، تخلص سرور ہے۔ مولانا حکیم غلام قادر اثر* انصاری نوشاہی برقندازی جالندہری کے چوتھے فرزند ہیں۔ ۳ ذوالحجہ ۱۳۱۶ھ/۱۴ اپریل ۱۸۹۹ء کو پیدا ہوے۔ بستی شیخ درویش جالندہر میں سکونت رکھتے تھے۔ ایم اے تک تعلیم پائی، کچھ عرصہ وکالت کی۔ پھر جا کے چیمہ، ضلع سیالکوٹ کے سکول میں ہیڈ ماسٹر رہے۔

فن تاریخ گوئی میں بھی دسترس تھی۔ اردو میں شعر کہتے تھے۔ جب آپ کے والد صاحب نے اپنا دیوان اثر ۱۳۴۲ھ میں چھپوایا تو انہوں نے تاریخ طباعت لکھی جو یہ ہے:

یہ قبلہ گاہی کا دیواں بمدحِ حضرت غوث
ہوا بفضل الٰہی جب انطباع پذیر
سرُور دل سے یہ تاریخ طبع سرورؔ نے
" خزاین البرکات ودود "
۱ ۳ ۴ ۲

(دیوان اثر ،ص۵۶)

نیز دیکھیے : شریف التواریخ ، ج ۳، ح ۸،ص ۲۰۴

سفری، رام پور بلڑاں

ان کا نام صوفی محمد اسمعیل ، تخلص سفری ،رام پور بلڑاں ، جالندہر چھاؤنی کے رہنے والے تھے۔ وہاں کتب فروشی کرتے تھے۔ سلسلۂ عالیہ نوشاہیہ میں پیر چراغ علی شاہ نوشاہی سجادہ نشین دربار بابا

Marfat.com

گپتی شاہ، آدم پور، ضلع جالندہر کے مرید تھے۔

اردو اور پنجابی زبان کے شاعر تھے۔ان کا[مجموعۂ کلام بعنوان]مجموعۂ کلام سفری چھپ چکا ہے۔

نمونۂ کلام اردو:

سلام بحضور پیر چراغ علی شاہ

السّلام اے نور ذات کبریائی السّلام　　السّلام اے تجھ میں عکس مصطفائی السّلام
السّلام اے جلوہ گاہ نازِ خلوت السّلام　　السّلام اے واقف اسرار قدرت السّلام
السّلام اے سید بغداد کے نورِ نظر　　السّلام اے قادری آئین کے پیغام بر
السّلام اے حضرت دلدار نوشہ گنج بخش　　السّلام اے گوہر شہوار نوشہ گنج بخش
السّلام اے بابا گپتی شاہ کے روشن قمر　　السّلام اے حجروی سرکار کے جان و جگر
ہر قدم پر دستگیر بے کساں تجھ پر سلام　　ہر گھڑی ہو چارۂ بیچارگاں تجھ پر سلام
السّلام اے مرشد کامل چراغ دیں ولی　　السّلام اے پرتو حسن محمد و علی
السّلام اے حق سے رشتہ جوڑنے والے سلام　　السّلام آئی بلا کے موڑنے والے سلام
میرے آقا میرے مولا میرے داتا السّلام　　میرے ہادی میرے رہبر میرے قبلہ السّلام

بے نوا سفری بڑی سرکار میں لایا سلام
ہو قبولیت بڑے دربار میں لایا سلام

پنجابی نمونۂ کلام:

الف اللہ نوں حمد سنا پہلے ، مگروں بھیج درود رسول تائیں
جدھی شان دے وچ لولاک آیا ، اوس رب دے خاص مقبول تائیں
مگروں دنیا دا باغ بنا دتا ، پہلے پیدا کیتا اوس پھول تائیں
سفری بندیا توں بھی عجز کر کے راضی کر لئیں رب رسول تائیں
س سوہنیا کوکدی موت سر تے کر لے نام دا ونج بپار جلدی
چند روز دے وچ توں کوچ کرنا ہو جا بنھ کے کمر تیار جلدی
ستا پیا مسافرا لمیا او ، ہو جا خواب تھیں بہت بیدار جلدی
سفری ہوراں نوں مت کی دین جوگا ، پہلے اپنا کاج سنوار جلدی

Marfat.com

سفری اپنا پتا و مقام اس طرح لکھتے ہیں:

ی یاد رکھیں دلدار میرے وچ رامپور بلڑاں مقام میرا
کراں کتب فروشی دا کم یارو ، اسمعیل سفری ہیگا نام میرا
چھاونی وچ جالندہر دکان میری ، چند سال توں ہے ایہ کام میرا
اسمٰعیل آکھے جے کوئی پڑھے سنے ہتھ جوڑ کے دعا سلام میرا

سلطان (بی بی)، لائل پور

اس کا نام منور سلطانہ المعروف سلطانہ بی بی، تخلص سلطان ہے۔ والد کا نام ثناء اللہ خاں المعروف نور الٰہی ولد نتھے خاں تھا۔ ۱۳۶۴ھ/۱۹۴۵ء میں میر پور خاص، سندھ میں پیدا ہوئی۔ اس کی شادی ۱۳۷۶ھ/۵۷-۱۹۵۶ء میں سائیں محمد یوسف ولد حسین بخش میانوی کے ساتھ ہوئی۔ اس کی بیعت سائیں دسوندھی نشاہ نوشاہی لدھیانوی ملتانی کے ساتھ ہے۔ اِس وقت سکونت شہر لائل پور، محلہ ہرچرن پورہ نمبر ۱، بازار نمبر ۱۰، گلی نمبر ۴ میں ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بعمر بتیس سال موجود ہے۔

پنجابی زبان میں شعر کہتی ہے۔ حضرت نوشہ صاحب کی مدح میں لکھا ہے:

نوشہ پاک دے خزینے اتے بھل گئی آں
نوشہ تیریاں راہوں دے وچ رُل گئی آں

در تیرے تے میں آئی میری چنی رنگ دے — نوشہ تیرے سوہنے نین ساڈی جند منگدے
نالے تن منگدے ، نالے من منگدے — تیریاں سوہنیاں اشاریاں تے ڈھل گئی آں
نوشہ تیریاں راہوں دے وچ رُل گئی آں

چنی رنگدے للاریا توں گوہڑے رنگ دی — رنگ قادری نوشاہی میری جند منگدی ۔
چنی سینے نال لاواں تینوں اکھاں تے بٹھاواں — تیریاں بانکیاں اداواں اتے بھل گئی آں
نوشہ تیریاں راہوں دے وچ رُل گئی آں

لا الٰہ دی بوٹی اندر لا دے سجناں — الا اللہ والی ویل بنا دے سجناں
تار ھـــــو والی دے سانوں پار لنگھا دے — عشق غوث والی تکڑی وچ تُل گئی آں
نوشہ تیریاں راہوں دے وچ رُل گئی آں

سلطانؔ تیرے در دی گدائی منگدا — نالے کملا تے جھلا ہو سودائی منگدا

Marfat.com

تیرے روضے اتے آواں نالے الکھ جگاواں　　تیرے حسن دے خزانے اتے بھل گئی آں
نوشہ تیریاں راہوں دے وچ رل گئی آں

کافی

عشق عاشقاں لئی آیا ہے قرآن بن کے
لوں لوں وچ ہے سمایا ایمان بن کے
لکھاں ساڑ کے سواہ کیتے حسن دے نظارے　　آیا یار دے ملن نوں سوہنا ہیر دے دوارے
رانجھا بھیس وٹا کے آیا بے پہچان بن کے
عشق عاشقاں لئی آیا ہے قرآن بن کے
لکھاں عاشقاں نوں مارن بھاویں ساڑ دے رہن　　بھاویں مار مار کوڑے سولی چاڑ دے رہن
عشق چھپ چھپ رہندا بے زبان بن کے
عشق عاشقاں لئی آیا ہے قرآن بن کے
گل عشق دی لکایاں یارو نہیں لکدی　　سسی پھردی تھلاں وچ راہ پچھدی
اک کھلڑی لہاندے ایہ نادان بن کے
عشق عاشقاں لئی آیا ہے قرآن بن کے
پیار کرنا سُکھلا تے نبھاونا اوکھا اے　　سر یار دیاں قدماں وچ کٹاونا اوکھا اے
موسیٰ یار کول آیا مہربان بن کے
عشق عاشقاں لئی آیا ہے قرآن بن کے
بھٹھ ماچھیاں دا جھوکے اوہ پریاں والا ماہی　　کوئی خوک چراوے بن کے یار دا سپاہی
رہندا یار دے دوارے دربان بن کے
عشق عاشقاں لئی آیا ہے قرآن بن کے
نام عشق دا ادب نال لینا چاہی دا　　جتھے یار رکھے خوشی نال رہنا چاہی دا
آپے اپنے وچ رہندا مہمان بن کے
عشق عاشقاں لئی آیا ہے قرآن بن کے
اٹھ یار نوں منا لے قدمیں سر سٹ کے　　نوشہ عاشقاں وچ رہندا یار لک چھپ کے

Marfat.com

سائیں کلی وچ رہندا سلطانؔ بن کے
عشق عاشقاں لئی آیا ہے قرآن بن کے

سلطان، بُچہّ

اصلی نام سلطان علی، تخلص سلطان ہے۔ والد کا نام شیر علی، موضع بُچہّ، ضلع سرگودھا کے رہنے والے۔ حضرت شاہ سلیمان بھلوالی کی اولاد کے ارادتمندوں سے ہیں۔

اردو کے شاعر ہیں۔ میں ۱۳۵۰ھ/۳۲-۱۹۳۱ء میں بھلوال شریف گیا، وہاں روضہ شریفِ سلیمانیہ کے اندر دیوار پر اشعار ذیل لکھے تھے۔ وہاں سے نقل کیے:

(۱)

سلاطینِ زماں ہیں سر جھکاتے آپ کے در پر
مرادیں مانگتے ہیں آپ سے سب اصغر و اکبر
طلب گاروں کو تیرے ہے تمنا کونسی باقی
کہ ان کا مرشدِ کامل سخی حاتم سے ہے بڑھ کر
جہاں میں بج رہا ہے کوس اس کی جود و بخشش کا
مرغزار جہاں میں اس کے ہیں نغمہ سرا طائر
ترے سچے مریدوں کو ہو کیسا خوف مالک (ا) کا
کہ راہ خلد کا رکھتے ہیں وہ اک بہتریں رہبر
تجسس ان کو ہو کیسا بھلا گلزار جنت کا
کہ ان کے پیر کا روضہ بھی جنت سے نہیں کمتر
گداگر آپ کے در کا ہے رکھتا فخر شاہانہ
حقیقی شان میں اس سے کم اسکندر و قیصر
مرادیں لاوے بر اپنے ثنا خوان قدیمی کی
تمہارے شوق کے ہونے کا ہے جو سلطانؔ ہے اکبر

Marfat.com

(۲)

سخی سلیماں تری سخاوت کا موجزن بحر بیکراں ہے
جہاز مقصد ہمارا تیرے کرم کے قلزم میں اب رواں ہے
چمن سے تیرے مراد کا گل ہر ایک سائل طلب ہے کرتا
مراد کے باغ کا تو ان کو کرم سے کر دیتا باغباں ہے
مٹا جہاں سے ہے نام حاتم ، سخی کا تو نے خطاب پایا
ترا ہے دربار چرخ پایہ تو بڑھ کے حاتم سے درخشاں ہے[کذا]
مزار کا تیرے شان عالی قلم سے کیسے لکھے گا عاجز
کہ جس کے اوپر طواف کرتا مدام چلنے میں آسماں ہے
بنے گدا گر ہیں شاہِ عالم ، ہو خاکِ پایش جہان سارا
کرے سکندر سلام اس کو کہ جس کے اوپر تو مہرباں ہے
جناب فضلِ حسین (۲) تیری نسل[کذا] سے ابر کرم ہیں باقی
کہ جن سے کشتِ امل ہری ہے شگفتہ دنیا کا بوستاں ہے
ہیں فیض احمد (۳) بھی منبع فیض ولطف وجود وکرم کے پورے
جو فیض کے موتیوں کی دائم کھلی ہوئی ایک فیض کاں ہے
تیرے ہوں دربار میں میں لایا مراد کا اپنے نخل کہنہ
اسے تو سر سبز کر دے مولا کہ تو شہنشاہ دو جہاں ہے
بنا تو سلطاںؔ کا شگفتہ مراد کا گل اے بادشاہا
درِ کشادہ کا تیرے سائل ستم رسیدہ جو جاوداں ہے

(۳)

سخی صاحب کے در کے ہیں گدا جن و بشر سارے
تو کیونکر نہ رکھے سلطان سر حضرت کے قدموں میں

(ہدیہ احباب سفرنامہ خوشاب، قلمی، ص ۱۸، افکارِ شرافت، قلمی بیاض، ص ۱۱۷)

۱۔ مالک یعنی داروغہ دوزخ

Marfat.com

۲۔شیخ فضل حسین بھلوالی بن شیخ غلام حسن بھلوالی (م۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء) مراد ہیں۔

۳۔شیخ فیض احمد بھلوالی بن شیخ غلام حسن بھلوالی (م۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء) مراد ہیں۔ عارف نوشاہی

سلطان تارڑ، ساہن پال

والد کا نام فضلا ولد تاجا بن اللہ داد۔ چوہدری ساہن پال (بانی موضع ساہن پال) کی اولاد سے تھا۔ اعلیٰ حضرت [غلام مصطفیٰ] نوشاہی کا مرید تھا۔ رعشہ کا بیمار تھا۔ درگاہ نوشاہیہ میں ایک چلہ کاٹا۔ ۱۹ رمضان ۱۳۴۷ھ/۱۹۲۹ء کو خواب میں حضرت نوشہ گنج بخش کی زیارت سے مشرف ہوا (فیض محمد شاہی، جلد۲، ص۳۳۵)۔ بعمر چالیس سال ۲۹ صفر ۱۳۵۹ھ/۱۸ اپریل ۱۹۴۰ء کو فوت ہوا (فیض محمد شاہی، جلد۴، ص۵۹۵)۔

شعر گوئی کا شوق رکھتا تھا۔ ۱۳۴۶ھ/۲۸-۱۹۲۷ء میں یہ اشعار بنائے۔ اگرچہ ان میں وزن بھی پورا نہیں اور کوئی خاص لطافت بھی نہیں مگر بطور یادداشت لکھے جاتے ہیں:

(۱)

سلطان یتیم ساہن پالوں ٹریا ذکر نوشہ دا کر کے
روندا روندا دربار گیا اوتھے پوہتا مر کے
سر قدماں تے جا کے رکھیا نام نوشہ دا بھر کے
پہلی پوڑی جا پیر دھریا ذکر نوشہ دا کر کے
دوجی پوڑی پیر دھریا کلمہ نبی دا پڑھ کے
تریجی پوڑی پیر دھریا نام سخی دا بھر کے
چوتھی پوڑی پیر دھریا نام اللہ دا پڑھ کے

(۲)

میں سلطان یتیم وسدا ساہن پال دو وسدے اتھے بھائی
وڈا ہے شریف احمد ، چھوٹا نکا بشیر احمد بھائی
باپ اونہاندا غلام مصطفیٰ رہندا وچ حضور درگاہی
دادا اونہاندا محمد شاہ جہیڑا ہر دے بیڑے بنے لائی
پڑدادا اونہاندا محمد امین جہڑا میری آس پوچائی

(شریف التواریخ، ج۳، ح۱۰، ص۲۰۵۔۲۰۶)

Marfat.com

سلیم، لاہور

نام رؤف احمد، تخلص سلیم ہے۔ والد صاحب کا نام سید عبدالحق بن سید نیاز محمد نوشاہی ہے۔ حضرت نوشہ گنج بخش کی اولاد سے ہیں۔ لاہور میں پیدا ہوئے، وہیں ایف اے تک تعلیم پائی، وہیں ریلوے دفتر میں ملازم ہیں۔

۵ شعبان ۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء سے ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۰ھ/۱۹۵۱ء تک میری اور ان کی آپس میں خط و کتابت جاری رہی، جو بنام *مراسلۃ العظیم بین الشریفۃ والسلیم الملقب بہ اشارات محبت* جمع کی گئی ہے۔ اس میں میرے بتیس اور ان کے سینتیس مکاتیب جمع ہیں۔ بصورت مخطوطہ موجود ہے۔ ۲۰۸ صفحات ہیں۔

سلیم صاحب کی بیعت حاجی پیر معصوم شاہ نوشاہی چک سادہ والے سے ہے۔ باشریعت ہیں۔ فضیلتِ حج سے بھی مشرف ہو چکے ہیں۔

ابتدا سے شعر گوئی کی طرف مائل ہیں۔ عالمِ شباب میں ایک ہم عمر لڑکے مصلح الدین ندیم کے ساتھ ان کی خاص محبت تھی۔ اس کے متعلق ایک غزل بصنعتِ توشیح لکھی ہے، ہر شعر کے پہلے حروف جمع کرنے سے ''مصلح الدین'' کا نام ظاہر ہوتا ہے:

غزل

م مری کشتی کا وہ ہی ناخدا ہے — وہ جو چاہے کرے اس کو روا ہے
ص صنم کا دل ہے پتھر کا مجسمہ — مرا دل کیا ہے دنیاے وفا ہے
ل لنڈھاے جا مَے رنگین ساقی — مرا قلب حزیں تجھ پر فدا ہے
ح حرم اور دَیر سے کیا کام مجھ کو — رخِ جاناں مجھے قبلہ نما ہے
ا ازل سے تا ابد سب کچھ ہے الفت — جہاں میں جو بھی ہے سب کچھ ولا ہے
ل لگا کر دل نہ پھر صورت دکھائی — مریضِ غم کو اب مشکل شفا ہے
د دکھانا اور چھپانا رخ کو فوراً — وہ کہتے ہیں کہ یہ بھی اک ادا ہے
ی یگانوں سے تجھے نفرت ہے بیشک — مگر غیروں کی کیوں حرص و ہوا ہے
ن نوید وصل ہے انعام مجھ کو — رقیبوں کے لیے تَبَّتْ یَدَا ہے

Marfat.com

یہ شعر بھی سلیم صاحب کا ہے:

رات تاریک ہے گرداب ہے طوفان بھی ہے　　ناؤ اس بحر میں ہے جس کا کنارا ہی نہیں

۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہیں (۱)۔

۱۔ سلیم صاحب نے جمعہ ۲۷ رجب ۱۴۰۷ھ/ ۲۷ مارچ ۱۹۸۷ء کو لاہور میں وفات پائی اور ۲۹ مارچ کو گورستانِ نوشاہیہ، ساہن پال شریف میں مزارِ حضرت نوشہ گنج بخش کے مغربی جانب چبوترے پر دفن ہوے۔ اس مرتب تذکرہ کے ساتھ بھی خاص شفقت فرماتے تھے۔ نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۲، ص ۹۳۹. عارف نوشاہی

سیال، چک جانو

نام عمر حیات، تخلص سیال (یہی اس کی قومیت ہے)۔ والد کا نام میاں جیون ولد لہنا بن لال بن قادر بخش بن محمود۔ موضع چک جانو کلاں، ضلع گجرات میں سکونت ہے۔ میٹرک تک تعلیم ہے۔ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء کو بعمر ۲۲ سال میرے ساتھ بیعت کی۔ خوبصورت، خوش آواز ہے۔ گانے بجانے کا شوق رکھتا ہے۔ لاہور کے کسی سینما میں گلوکاروں کے ساتھ کام کرتا ہے۔

پنجابی میں شعر کہتا ہے۔ ایک *بیاض* اس نے اپنے شعروں سے بھری ہوئی ہے۔ میرے ایک خط کے جواب میں اس نے منظوم پنجابی میں جواب دیا، وہ یہ ہے:

اے قلم منہ لا سیاہی لکھ صنم ول ناواں　　مشکل رہ نہ ہرگز کوئی جے مرشد کرن دعاواں

ساڈی طرفوں لکھ سلاماں تے لکھ آداب تسانوں　　ساڈی خیر خداوند جانے چاہواں خیر تسانوں

د　دل میرا بہت خوش ہویا نامہ مرشد پاک دا تک کے تے
میں تاں ادب سیتی سینے نال لایا سجے ہتھ دی تلی تے چک کے تے
پہلوں چمیاں تے فیر پڑھیا میں نال کملیاں نیناں دے تک کے تے
سیالؔ یار فیر رکھیا خاص خانے نال خاص خیال دے ڈک کے تے

زلفاں سوہنیاں محبوب دیاں سوہنی موج اندر لہراندیاں نے
اندر لیل قبلہ اوہ وانگیل زلفاں مدح خوان رسول کہلاندیاں نے
متھا چودھویں دا چن پیا چمکے جنہوں ویکھ اکھاں رج جاندیاں نے
ہین مدتاں دے بیمار جہڑے مرضاں ویکھدیاں ای گھل جاندیاں نے

Marfat.com

اساں جیہے کئی کٹھڑے پھرن بھوندے چھری عشق دی پیاں چلاندیاں نے
سوہنی تک تلوار دے رخ والی ہوشاں ویکھیاں غیب ہو جاندیاں نے
نوک تک دی تے موتی اک سوہنا گیت بلبلاں حسن دے گاندیاں نے
رخساراں رنگ سرخی نورو نور بھریاں شمع حسن دی پیاں جلاندیاں نے
جے سرمہ مدنی دے روضے دا پا ویکھو عرش فرش دی سیر کراندیاں نے
لباں سوہنیاں جیہاں باریک دسن اللہ ھو دا ذکر کماندیاں نے
سوہنی زبان شیریں نوں بھی نال لے کے ماہی مدنی دی صفت سناندیاں نے
دنداں چٹیاں کلیاں وانگ دسن جدوں پاک جمال وکھاندیاں نے
پالو پال کھڑیاں کلیاں پھل کیرن جدوں وچ خوشی مسکراندیاں نے
عمر حیات جے ملے شریف احمد تاں ای سدھراں دلے دیاں لہندیاں نے

(مکتوب مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۷۸ء)

عرض بحضور نوشہ

در سخی دا تک کے سائل آیا پُٹکا وچ جمیل دے پا نوشہ
میں بے خرچ ، تے کنیوں ہاں خالی ، میری کنی چا کجھ بنہا نوشہ
تیرے میخانے وچ کمی کہڑی جام عشق دا نوش کرا نوشہ
چھل مار سمندرا واسطہ ای موتی قیمتی باہر وگا نوشہ
شالا رہن خزانڑے پُر تیرے کجھ کریں زکوٰۃ ادا نوشہ
تیری گلی میں پھراں یتیم روندا سر شفقتی ہتھ ٹکا نوشہ
شرافت والڑے باغ و بہار اندر دئیں مینوں وی سیر کرا نوشہ
لگاتار سائل حال حال کردا میری سنے نہ کوئی صدا نوشہ
سسی ہار میں تھلاں وچ ہویا قابو کوئی پتے دی پات بتا نوشہ
کھوجی ہوندیاں پنوں دا کھرا کھڑیا کدے نسیا شتر نسا نوشہ
بالناتھ اگے چیلا لیٹ رہیا مینوں خاک آلود بنا نوشہ
مشکل بھن کے عقل سکھا مینوں ، کن پاڑ کے مندراں پا نوشہ

Marfat.com

کسے حیلوے ہیر ملا مینوں اج نکتہ کوئی پڑھا نوشہ
جوگ جگت دا علم سکھا مینوں ذرا جھنگ دا راہ وکھا نوشہ
آویں موج اندر ، بنے موج میری ، سڑی کھیتڑی نوں پانی لا نوشہ
میری تحت الثریٰ توں اٹھ پسی آبِ بحر تے تری اے آ نوشہ
دامن کھول کے آکھدی ابر رحمت بوند رحمتی جھولڑی پا نوشہ
موتی قیمتی ہوگ سیالؔ پیدا شاہ تاج نوں ہن لگا نوشہ

(مکتوب بنام مصنف، بلاتاریخ)

(۲)

خبرے پیر جانے مینوں کی ہویا میرے دلے دا اجے قیام کوئی نہیں
ایہ الہڑ وچھیڑا نفس میرا ، پختہ اس دی اجے لگام کوئی نہیں
ملے چابک اسوار نے ڈھیر اگے ، کر سکیا روک تے تھام کوئی نہیں
سنیا میں جے تسی استاد کامل ہتھ پاوندا اس نوں عام کوئی نہیں
میں مسافر تے سفر دراڈڑا اے ، میرا ٹھہرنا اتنا کام کوئی نہیں
کیتی تساں جے نہ امداد میری میتھوں ہوناں سفر تمام کوئی نہیں
بھلا کرو غریب دے نال جے کر ایس بھلے دا برا انجام کوئی نہیں
جد تیک مراد نہ ہووے حاصل میرے دلے نوں ذرا آرام کوئی نہیں
تسی رَجے تے اساں نوں نفع کہڑا ، جے بھکھے نوں دینا طعام کوئی نہیں
جے میں سخی دے در توں جاں خالی اگوں دسدا ہور مقام کوئی نہیں
تیرے در اتے آیا آس کر کے منگاں دنیا دا مال گودام کوئی نہیں
تساں بغل صراحی ، تے ہتھ کاسہ ، ذمے تساں دے دوسرا کام کوئی نہیں
اکو کم نادار نوں دان کرنا ، میرا گذردا سکھی ایام کوئی نہیں
عشق بحر اندر دھکا دے سٹو اگوں کردا قاف تے لام کوئی نہیں
عمر حیات سیالؔ دی بھرو جھولی میرے نال دا ہور بدنام کوئی نہیں

(ایضاً)

Marfat.com

سَیُد، ٹھٹھہ اخلاص خان

آپ کا نام میاں سَیُد محمد، تخلص سَید، ٹھٹھہ اخلاص خاں، متصل جلال پور جٹاں، ضلع گجرات میں سکونت رکھتے تھے۔ بیعت طریقت حضرت سید حافظ قل احمد نوشاہ ثانی سجادہ نشین ساہن پال شریف سے تھی۔ آپ کی طبیعت زیادہ تر لطیفہ گوئی کی طرف راغب تھی، مبلغ اسلام تھے۔ چودھویں صدی ہجری کے آغاز میں موجود تھے۔

پنجابی زبان کے شاعر تھے۔ آپ کا ایک *وساکھی نامہ* موجود ہے جو مزاحیہ اور طنزیہ ہے۔ اس میں دکھایا ہے کہ وساکھی کا میلہ دیکھنا کتنا بڑا گناہ ہے اور کس قدر کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کے برابر ہے۔

وساکھی نامہ

اللہ باب وساکھی ظاہر کر آسان الٰہی
فرض وساکھی چار بُجھ ، چارے رکن ایمان
پچھ تونبے دی ہوسیا اول وچ بازار
سا دیہاڑی ویکھ وساکھی آوے کوئی انسان
سا دیہاڑی ویکھ وساکھی جایز نائیں آون
قبرے اندر اوس نوں ہوسی سخت عذاب
یا سٹھ روزے ماہ رمضانے رکھ دوپہریں بھنے
یا سٹھ واری کرے خیانت وچ امان پرائی
یا سٹھ سنھاں نال سنہورے رات اندھیری لاے
جاتریہ والے کُل کشمیری ایویں فتویٰ دیندے
یا سٹھ واری وچ اجاڑی لٹے راہی جاندے
یا سٹھ مجھیں یا سٹھ گائیں یا سٹھ اٹھ چھپاے
ہادو ، مادو ، بہبل ، دھاہلا، فتویٰ دیندے بھارا
رُکن ،بُکن ، بھکھی ، مانگٹ ،کلاٹ بلوچ ،سوہاوا

سا دیہاڑی ویکھ وساکھی آون ہے گمراہی
کھڑتالاں ، دُھوتا ، بینسری ، چوتھا تونبا جان
کھڑتالاں ، دھوتا ، بینسری پچھوں ہوگ پکار
حشر دیہاڑے اوس دی کیاڑی ول زبان
امام وساکھی اسدے اپر فتویٰ کفر لگاون
کڈھ ''خبیث الواعظین'' ویکھو چوتھا باب
ایہ روایت ''دتے شاہ'' تھیں جس دل چاہے منے
اس مسئلے تے فتویٰ دیندا ایویں بخشی ساہی
مال مسروقہ دیوے ناہیں کر کر قسماں کھاے
اوہ روایت شیخپورے تھیں ڈھینڈے کولوں لیندے
بوسال کھٹانے اس مسئلے تے ایویں فتویٰ لاندے
نیڑے تریڑے رکھے ناہیں ساندل بار پوچاے
ایس فتوے تے زور ہے دیندا نامی فضل کوکارا
ایس مسئلے تے فتویٰ دیندا سارا چک وساوا

(بیاض گنجینۂ شرافت، ص ۶۷۷)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۷، ص ۱۱۸

Marfat.com

شاکر، ابدال

اصلی نام شکر دین، تخلص شاکر کرتا ہے۔ والد کا نام فضل دین ولد اللہ ودھایا، قوم بُٹر ہے۔ ۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء میں پیدا ہوا (*عیون التواریخ*، ص ۱)۔ پرائمری تک تعلیم پائی، سولہ سال کی عمر میں ۲۲ محرم ۱۳۷۴ھ/۲۰ ستمبر ۱۹۵۴ء کو میرے ساتھ بیعت کی۔ آبائی پیشہ کفش دوزی تھا۔ یہ اب ظروف فروشی کرتا ہے۔ ابدال، ضلع گوجران والا میں رہتا ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

پنجابی میں شعر کہتا ہے۔ اس نے قصہ *مرزا صاحباں* تصنیف کیا ہے اور *شجرہ شریف قادری نوشاہی* اور کئی کافیاں حضرت نوشہ گنج بخش کی مدح میں فلمی طرزوں پر نظم کی ہیں۔ سید بشیر احمد بشارت نوشاہی کی وفات ۱۳۸۱ھ میں ہوئی، اس نے پنجابی میں یہ مرثیہ لکھا:

مرثیہ

پڑھ بسم اللہ لکھاں فراقوں کر کے یاد خدایا
فیر درود رسول اللہ تے ادبوں آکھ سنایا

شروع کراں میں اگوں قصہ کڈھ ابال دلے دا
کیہڑا ویلا ہوی اس دم جس دم یار ملے دا

حضرت پیر بشیر احمد شاہ لقب بشارت عالی
چھڈ جہان ہو گئے روانہ میرے سر دے والی

روندا رہساں عمراں ساری یاد دلوں نہ بھلے
شان نیارا، رتبہ بھارا، ویکھ انھیری جھلے

جانی تیرے عشقے مارے سنگل کڑ کے مینوں
جب تک ہوگ حیاتی میری یاد کراں گا تینوں

تازہ زخم لگا وچ سینے پایا یار وچھوڑا
پیش نہ جاوے کوئی میری ڈوہلے کھاندا جیوڑا

وچ اولاد نوشہ صاحب دی ایسا ہور نہ کوئی
شرم حیا دا واقف سوہنا، خوب کرے دلجوئی

ہزار قرآن ختم سن کیتے اندر عمرے ساری
اس نیکی دا سوہنے تائیں دیسی اجر غفاری

عشق تیرے نے حضرت مینوں کیتا بالکل جھلا
خبرے پھیر ملاوے مولا دل نوں ہوگ تسلا

کانی مار وچھوڑے والی آپ ہویوں پردیسی
کتھوں لبھاں شکل نورانی کون تسلی دیسی

رہندی مستی اندر ہر دم سوہنیاں شاناں والے
عشق نورانی لاٹاں مارے کوئی نہ تاب سنبھالے

دسے انھیرا ہر دم مینوں روواں کر کر زاری
چن آیا چھپ بدلی اندر دسے نہ شکل پیاری

بجھی شمع، انھیرا ہویا، دل نہ لگے میرا
ڈولے کھاندی جندڑی میری گیت میں گاواں تیرا

پتا ہوندا میں جان نہ دیندا جے توں نہیں سی اوتا
رکھدا شیشہ نظراں اگے ویلا اوہ پچھتاوتا

Marfat.com

اچھایارحوالے رب دے وس میرے کجھ ناہیں
پتا نہ لگا جاندی واری فضل کرے رب سائیں

شاہ شرافت ویر پیارا بیٹھا ہمت بوڑی
ہر دم آکھن سخن زبانوں، بھنگ پیا وچ جوڑی

بیٹے تن پیارے جانو سوہنے یوسف ثانی
قدوس اختر ہے وڈا پتر سوہنی شکل نورانی

رضاء اللہ شاہ دوجے بیٹے جانی دلوں بجانوں
افضال السبطین شاہ ترجے بیٹے جانوں

ویہ سواتے اٹھاراں سمت اٹھویں ساون آہی
عیسوی سن انی سو اکاسٹھ جانو ترئیی جولائی

دل نہ لگے دنیا اتے عشقے بہت ستایا
باہجھ تساڈے حضرت میں بھی دردوں حال ونجایا

دسیں آکے ماہ نورانی میرے دلبر جانی
بیٹھوں کر کنارہ میں تھیں لا درداں دی کانی

بھلیاں باغ بہاراں مینوں وارد ہوئی حیرانی
اکھاں اگوں مول نہ بھلے تیری شکل نورانی

مینوں دیسی پاک نظارہ ویکھ نظارہ جیواں
نہیں تے مُکے حیاتی میری موت پیالہ پیواں

فکر نہ مُکے وچ حیاتی ایسے درداں والا
بس کر اگوں ٹور نہ شاکر ایہ مشکل جو چالا

(فیض محمد شاہی، ج ۹، ص ۱۱۵)

اس نے ایک کتاب تفسیر عاشقاں الموسوم بہ قصہ مرزا صاحباں نظم کی ہے۔اس میں حضرت نوشہ گنج بخش کی تعریف میں لکھتا ہے:

نوشہ ہادی پیر دا رتبہ بدر منیر
کیتا اسدی زلف نے میں نادان اسیر

سخی سلیماں پیر نے دتی بخش جاگیر
اسم پیارا آپ دا حاجی محمد فقیر

دے مراداں منگیاں ایسا مرد فقیر
چہرہ لاٹاں مارو چودھویں چن تصویر

وچ بیڑا شوہ دریا دے بیٹھا ہو دلگیر
میں پر کرم کماونا نوشہ ہادی پیر

ٹدھ ڈبیاں بیڑیاں تاریاں آیا در ظہیر
قطب کیتا پھڑ چور نوں سوہنے دستگیر

ساہن پال مزار ہے سوہنا مرد بشیر
مینوں شوق دیدار دا جاواں بیلے چیر

دن نہ گذرے مجھ دا دل وچ کہاں تظہیر
مینوں خیر خزانیوں پا دئیں آیا دامنگیر

طاقت بخشیں قلم نوں کر دساں تقریر
دل وچ شوق چرکنا ویکھاں مکھ تنویر

جدوں اللہ ھو دا ذکر پکار دے ہووے پئی تاثیر
شاکر سوہنے پیر دے مارے عشق زنجیر

سی حرفی ''آثار شرافت'' ساری میرے نام پر ختم کی ہے۔ پہلا شعر یہ ہے:

Marfat.com

الف آ سایاں ، دکھ پھول دساں ، کرو تسیں خیال شریف احمد
دید تساں دی نوں دیدے ترسدے نے ، دیو آن جمال شریف احمد
نور آپ دا وچ جہان روشن ، کرو نظر کمال شریف احمد
سنو شاکر دی تسیں فریاد حضرت در تساں لجپال شریف احمد

سی حرفی ''شوق نوشاہی'' کا آخری شعر یہ ہے:

ی یاد کریئے سچے رب والی دیوے وچھڑے یار ملا بیلی
سید پیر شرافت دے عشق والا دتا جوڑ کے قصہ سنا بیلی
ساہن پال دے وچ اوہ وسدا اے سوہنی اوس دی صفت ثنا بیلی
ایس شاکر مسکین ابدالوی تے در فیض دا دیو کھلا بیلی

تیسری سی حرفی کا ایک شعر یہ ہے:

ج جدوں نوشہ مینوں یاد پوے رو رو کے وقت لنگھاوندا میں
کوئی نہیں دلاسڑا دین والا ، یاری لا کے تے پچھوں تاوندا میں
والشمس مکھڑا والیل زلفاں ابرو قاب قوسین سمجھاوندا میں
متھا الا اللہ والا نور چمکے ، شاکر نوشہ دا نام الاوندا میں

دوہڑہ

گنج بخش سوہنے کر دے کرم میں تے آیا در تیرے بھکھیار شاہا
تو ہیں والی ، ہیں میں مسکین سندا ، چھڈ گئے سارے بیلی یار شاہا
تیرے باہجھ نہ سنے فریاد کوئی ڈگا قدمیں آن دکھیار شاہا
سب آکھدے نے کتھے پیر تیرا شاکر مار دا طعن دیار شاہا

دوہڑہ

ماری طعنیاں دی آئی در تیرے تساں باہجھ نہ سنے فریاد کوئی
تیرے ہجر وچھوڑے نے مار پائی میری ہستی دی بستی برباد ہوئی
شاہا آ جھبدے ملیں آن مینوں کرو وقت مشکل امداد کوئی
نوشہ نوشہ پکار دا پھرے شاکر تیری نال رحمت دلشاد ہوئی

Marfat.com

شاکر صاحب نے قادری نوشاہی خاندان کا ایک شجرہ شریف تصنیف کیا۔ جس کا آغاز اس طرح پر ہے:

اول حمد خدا کراں پھیر درود رسول پڑھاں
اوسے نوں میں عرض سناں اللہ ھو ورد زبان
یا رب مشکل کر آسان

درمیانی اشعار یہ ہیں:

نوشہ گنج بخش سرکار ہر دم لگا رہے دربار
دھماں پیاں وچ سنسار دو جگ اتے سوہنا شان
یا رب مشکل کر آسان

حضرت برخوردار حقانی روشن چند جویں اسمانی
پاک خلیفہ نوشہ ثانی واہ صاحب دستار پچھانی
یا رب مشکل کر آسان

آخری شعر یہ ہے:

میں ہاں شاکر بہت غریب میرے ہوون نیک نصیب
نوشہ مینوں کرے قریب قدماں دے وچ سد بلان
یا رب مشکل کر آسان

دوہڑہ

آ ماہی یثرب والیا تیرے نیناں کیتا چور
میں روندی وچ فراق دے ، بھلے عقل شعور
ہاں در تے آئی منگتی ، پاؤ خیر حضور
لکھاں شاکر تر تر جاندیاں کھلا فیض گنجور

(جذبات عشق، ج ۲، ص ۳۷)

نعت شریف

بطرز : وے میں پانیاں کجلے دی تار

اے یثرب دے سردار میرے بگڑے کاج سنوار

Marfat.com

مدینے والیا ، ہائے والیا
میں نکمی ، کوجی ، کملی ، آئی ہاں در تیرے
بخشیں فیض خزانیوں مینوں ہوون دور اندھیرے
میں عاصی ہاں گنہ گار کر بیڑا میرا پار
مدینے والیا ، ہائے والیا

تیریاں ہجر جدائیاں مینوں کیتا پکڑ دیوانی
دیدے ترسن دید تیری نوں جند کراں قربانی
نہ چھڈیو مجھ وسار میری سن لے حال پکار
مدینے والیا ، ہائے والیا

صدقے حسن حسین دے مینوں دیہ اک جام طہورا
منگتی آئی در تیرے تے لگا رہی حضورا
جھب آن لویں ہن سار دے نظر نگاہوں تار
مدینے والیا ، ہائے والیا

دھم تیری ہے دوہیں جہانیں کھولیا فیض خزانہ
کر دے کرم توں میرے شاہا آیا در دیوانہ
نہ سائل دوروں دُرکار تیرا وسدا رہے دربار
مدینے والیا ، ہائے والیا

پھول نہ دفتر عیباں والے ، بخشیں کل خطائیں
میں عاصی دربار تے آیا دل دی آس پوجائیں
میں تشنہ لب سرکار ہن بچن ہویا دشوار
مدینے والیا ، ہائے والیا

دن تے راتیں چین نہ آوے آنسو رہندے جاری
آتش عشق جلایا مینوں بھکھ ہوئی انگیاری
دے شاکر نوں دیدار میرے دکھڑے ہون دار

Marfat.com

مدینے والیا ، ہائے والیا

(ایضا،ص۳۹)

مدح حضرت نوشہ گنج بخش

بطرز :اک دن وجنائیں موت والے ڈھولدا

نوشہ گنج بخش سوہنا ٹٹیاں نوں جوڑدا
ہویا ہادی کامل واہ واہ لکھیاں نوں موڑدا

بخشیا خزانہ سوہنے قادر کریم نے
خاکی نوری سارے پئے کردے تعظیم نے
وجے ہوے جندرے کفراں دے توڑدا
ہویا ہادی کامل واہ واہ لکھیاں نوں موڑدا

نوشہ گنج بخش سوہنا ٹٹیاں نوں جوڑدا

درتے جو سائل آوے خالی ناہیں جاوندا
کھلا ہے میخانہ اوتھے کاسے بھر آوندا
ہادی کرماں والا ملیا اوگاں نوں نچوڑدا
ہویا ہادی کامل واہ واہ لکھیاں نوں موڑدا

نوشہ گنج بخش سوہنا ٹٹیاں نوں جوڑدا

لاڈلا سلیمان دا اوہ نوشہ سردار اے
سب جگ نوشہ نوشہ کردا پکارے
ملیں مینوں جلدی سایاں وقت آیا سوڑ دا
ہویا ہادی کامل واہ واہ لکھیاں نوں موڑدا

نوشہ گنج بخش سوہنا ٹٹیاں نوں جوڑدا

سگ دربار دا میں آیا دوروں چل کے
تیرے فراق وچ ہویا کولہ جل کے
کم سر گیا ایتھوں لکھ تے کروڑ دا
ہویا ہادی کامل واہ واہ لکھیاں نوں موڑدا

نوشہ گنج بخش سوہنا ٹٹیاں نوں جوڑدا

تینوں سرداری ملی نوشہ دو جہان دی
چڑھدے لہندے تینوں کل خلق پچھاندی
شاکر جہیاں عیبیاں نوں سنگوں نہ وچھوڑ دا
ہویا ہادی کامل واہ واہ لکھیاں نوں موڑدا

نوشہ گنج بخش سوہنا ٹٹیاں نوں جوڑدا

(ایضا،ص۴۰)

نعت شریف

مرشد دے در بن سہارا نہیں کوئی
بناں سوہنے ساجن دے چارہ نہیں کوئی

Marfat.com

دلبر دے باہجوں بچن نہ ہووے　　دلے والی میل اوہ لا صابن دھووے
سچے صدق سیتی جو جا در تے روووے　　مگر سوہنے دلبر گذارہ نہیں کوئی
مرشد دے در بن سہارا نہیں کوئی

سوہنے دے در تے سر سجدے پاویں　　ڈگ وچ قدماں تے دلبر مناویں
رو رو عرض سوہنے تائیں سناویں　　ایہو جیہا پینڈا دوبارہ نہیں کوئی
مرشد دے در بن سہارا نہیں کوئی

ماہی دے پچھے دکھڑے اٹھاویں　　سر اپنے نوں سولی چڑھاویں
شمس دے وانگوں توں پوش لہاویں　　بناں سر دتیاں کنارہ نہیں کوئی
مرشد دے در بن سہارا نہیں کوئی

فنا ہو جا وچ عشق دے پیارے　　دیوانہ بنے باہجوں نہ ہوندے نظارے
سجن والے دریا دے دور کنارے　　مگر بیڑی باہجوں اوتارا نہیں کوئی
مرشد دے در بن سہارا نہیں کوئی

کریں آرزو جا کے دربار وچ　　ہوئی دیوانی میں سنسار وچ
جلوہ شاکر چمکے رخسار وچ　　پر ایسا اے دلبر نظارہ نہیں کوئی
مرشد دے در بن سہارا نہیں کوئی

(ایضا،ص۴۱)

مکتوبِ شاکر ابدالوی

بسم اللہ بسم اللہ پڑھ کے خط تساں ول پاواں
بہت السلام علیکم ہووے ادب آداب بجاواں
کیتا فضل خداوند سچے ، لڑکا دتا پیارا
نال خوشی دے خط میں پاواں ملیا نیک ستارہ
لکھ لکھ وار مبارک ہووے بھالاں خوشی زیادہ
خدمتگار تساڈا ہوی ، ہویا فضل خدا دا
بائی پوہ ، دن ہفتے والا ، تانویں چن شعبانوں
برکت نوشہ صاحب پاروں فضل ہویا رحمانوں

Marfat.com

حضرت رکھیا نام اساں نے محمد لطیف پیارا
کریو نظر کرم دی حضرت یا سید ابرارا
ہور ہے سب خیریت ایتھے بھایاں تے ساری
چاہاں خیر تساڈی حضرت کرم کرے رب باری
پڑھنے سننے والے سب نوں ہون سلام دعائیں
لکھیا خط خوشی دا شاکر اٹھ کے سبھ صباحیں

(حزینہ العلوم، بیاض، ص ۲۴۸)

کافی

دل غماں دیاں چھلاں وچ ڈولدا دل نوشہ ہادی بناں مرا ڈولدا
جاواں ساہمن پال سجناں نوں تولدا
اوہدے نور دا ظہور دوجہان اے جاواں صدقے میں سوہنی اوہدی شان اے
ہر عاصیاں دا اوہ نگہبان اے مینوں تکڑی اوہ غماں والی تولدا
دل نوشہ ہادی بناں مرا ڈولدا

(فیض محمد شاہی، جلد ۹، ص ۳۶۹)

کافی

نوشہ پاک دے دوارے چل وے
تیری مشکل ہو جاے حل وے
سر قدماں تے جا کے رکھ بیبا کر نظر کرم دی لکھ بیبا
لویں لذت عشق دی چکھ بیبا وچ عشق رنگاویں کھل وے
نوشہ پاک دے دوارے چل وے
بن سخی دے دوارے دا ملنگ بیبا کر دور توں اپنی سنگ بیبا
تیرے دل اتوں لتھ جاے زنگ بیبا میری مشکل ہو جاوے حل وے
نوشہ پاک دے دوارے چل وے
اوہدے فیض دی مشہوری دو جگ بیبا جا کے قدمیں شرافت دی لگ بیبا

Marfat.com

رہو وچ دربار دے سگ بیبا کرے نظر کرم دی ول وے
نوشہ پاک دے دوارے چل وے

شاہ مصطفٰے دا لاڈلا جوان بیبا رکھے ہر دم ذکر قرآن بیبا
جے شاکر اتے کرم کمان بیبا جاوے عشق جماعتے رل وے
نوشہ پاک دے دوارنے چل وے

کافی

در نوشہ پاک دے کیاں مراداں پایاں نے
جس اس دنیا دے اندر دھماں دھمایاں نے

چل چلئے شمع دے اتے جلیے در نوشہ پاک دا ملیے
جس ڈبیاں بیڑیاں پل وچ تار وکھایاں نے
در نوشہ پاک دے کیاں مراداں پایاں نے

سونہہ رب دی تے گل ہے پھب دی کرے مشکل حل اوہ سب دی
کل عاصیاں دیاں آساں ترت پنچایاں نے
در نوشہ پاک دے کیاں مراداں پایاں نے

در جھکئے کدی نہ چھکئے سوہنے یار دے فراق وچ مکئے
جس کلیاں میرے دل دیاں آن کھلایاں نے
در نوشہ پاک دے کیاں مراداں پایاں نے

جند جلدی تے اگ وانگوں بلدی وچ خاک نمانی رلدی
سوہنے یار دیاں میں اُتے بے پرواہیاں نے
در نوشہ پاک دے کیاں مراداں پایاں نے

کراں عرض تے یار دی عرض اے بناں یار دے نہ کوئی غرض اے
سوہنے یار دے عشق نے شاکر مست بنایاں نے
در نوشہ پاک دے کیاں مراداں پایاں نے

(فیض محمد شاہی، جلد ۹، ص ۳۶۹)

Marfat.com

شاکر کی وفات ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء کے بعد ہوئی۔ نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۱۱، ص ۱۳۱-۱۳۳. عارف نوشاہی

شاہد، لوڑ ہکی

اصلی نام عنایت اللہ، لقب شاہد رضا، تخلص شاہد ہے۔ والد کا نام رحمت علی ولد محمد پناہ بن خدا بخش قوم سمرا ہے۔ اس کی پیدائش ۱۰ صفر ۱۳۴۷ھ/۲۹ جولائی ۱۹۲۸ء کو بمقام لوڑ ہکی، متصل ایمن آباد، ضلع گوجران والا ہوئی۔ تاریخی نام ''عظیم الرسول'' ہوا۔ تعلیم پرائمری سکول مہلو والا، ضلع گجرات میں پائی۔

کچھ عرصہ عشق مجازی میں مبتلا رہا۔ ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۴ء کو میرے ساتھ بیعت کی اور حضرت نوشہ صاحب کے ساتھ عشق کا تعلق پیدا ہو گیا۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بمقام موڑ ایمن آباد، ضلع گوجران والا موجود ہے۔

پنجابی زبان کی شاعری میں کامل ہے۔ اس نے ذیل کی کتابیں نظم میں لکھی ہیں۔

۱۔ *سیلابِ عشق*: اس میں چھ سی حرفیاں موسوم بہ عشق نوشاہی، شان نوشاہی، سوز عشق، فراق یار اور اسرار یوسف دو عدد۔ نیز باراں ماہ، کھڈی نامہ اور شجرہ شریف خاندان نوشاہی درج ہیں۔

۲۔ *مکتوبات شاہد*: یہ مکاتیب بنام سید شرافت کا مجموعہ ہے۔ تیس مکتوب ہیں۔ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۷۵ھ کو [اس کی ترتیب وتدوین کا کام] ختم ہوا۔

۳۔ *افسانہ عشق*: قصہ تاج گل۔ ۶ شوال ۱۳۷۶ھ کو ختم ہوا۔

۴۔ *نغمہ عشق*: قصہ مرزا صاحباں۔

یہاں چند ابیات بطور نمونہ کلام لکھے جاتے ہیں۔

سی حرفی ''عشق نوشاہی'' کا پہلا شعر:

الف اکھیاں کھول کے ویکھیا میں پیا دسدا نور ظہور والا
جاگے بھاگ غریب دے اوس ویلے جدوں ویکھیا نور کوہ طور والا
ساہن پال شریف ہے مَے خانہ، جتھے وسدا نور حضور والا
شاہد کی پرواہ ہے طالباں نوں جہاں ویکھیا پیر شعور والا

سی حرفی ''شان نوشاہی'' کا ایک شعر یہ ہے:

ب بال پریم شمع نوری ساہن پال اندر ڈیرہ لائیا اے
کملی والے نے آکھیا پیر نوشہ سوہنے لکھ تھیں ایہ الائیا اے

Marfat.com

ہویا حاجی محمد تھیں پیر نوشہ ، گنج بخش سوہنا نام پائیا اے
حشر تیک ہے تساں دا فیض جاری شاہد آپ خدا فرمائیا اے

سی حرفی ''فراق یار'' کا آخری شعر یہ ہے:

ی یاد خدائے دی کرن والے نہیں جاندے فخر وڈیائیاں نوں
کرے کرم جاں آپ خدا سچا اتے تخت بٹھاوندا گھاہیاں نوں
اوہدی صفت دا نہیں بیان ہوندا ، وچ خاک رلاوندا شاہیاں نوں
کلمہ نبی دا آکھ سنا شاہد مدد رب دی خاص نوشاہیاں نوں

سی حرفی ''سوز عشق'' ایک شعر یہ ہے:

ت تکیا پیر دا مکھ سوہنا پیا برسدا نور رخسار .اتے
تیر نیناں دے ماردا عاجزاں نوں دھریا ہتھ سوہنے مار و مار اتے
ہویا گھائل شرافت دے عشق اندر ، آیا ترس نہ میں بیمار اتے
کرے مول پرواہ نہ یار شاہد رووان نوشہ دے چل دربار اتے

سی حرفی ''ابرار یوسف، دوم'' کا آخری شعر یہ ہے:

ی یاد خدائے دی چھوڑیئے ناں اون دکھ ہزار جے جان اتے
گھاٹا اوس نوں وچ جہان ناہیں ثابت قدم جو دین ایمان اتے
مدد نوشہ دی قلم چلاوندا میں ، رکھ آسرا رب رحمان اتے
شاہد ہو مرید نوشاہیاں دا کلمہ غیر نہ دھریں زبان اتے

باراں ماہ ''فراق'' کا آخری شعر یہ ہے:

پھگن پھری بہار گلزار والی سوہنے یار مینوں گل لایا اے
کیتا کرم جاں پیر شریف احمد شکر رب دا میں بجایا اے
اودھے جیا نہ ہوا نصیب والا رٹھے یار نوں جس منایا اے
ہووے سب تے کرم خدا شاہد کلمہ نبی دا بول سنایا اے

شجرہ خاندان قادری نوشاہی کے دو بند یہ ہیں:

حضرت نوشہ گنج بخش دا لگا رہے حضورا دین نبی دا روشن کیتا ہو مجاہد پورا

Marfat.com

بخشش ہوئی خاص حضوروں ملیا نوری بھورا جس نوں دامن ہیٹھ لوکاوے جنت وچ پوچا دے

حرمت پیر شرافت صاحب مشکل حل کرا دے

حضرت برخوردار حقانی مالک تخت نوشاہیاں بحر العشق مکمل اکمل بخشے نور صفایاں

نوری ناری خاکی آبی کردے صفت ثنایاں کامل مرد شجاعت والا غوطہ عشق لوا دے

حرمت پیر شرافت صاحب مشکل حل کرا دے

کتاب افسانہ عشق میں حضرت نوشہ گنج بخش کی مدح میں لکھتا ہے:

پیر مرا ہے حضرت نوشہ بخشے گنج خزانے

شمع نورانی بالی سوہنے لگی لو جہانے

لگا رنگ جھناں دے تائیں خوشیوں لہر مریندا

مارے ٹھاٹھاں عشقوں پانی واہ واہ ناز کریندا

غوطہ عشق لوایا سب نوں جو خدمت وچ آیا

پیر محمد سچیار ولی جیوں عالی درجہ پایا

واہ واہ قدر بلندی پایا پاک رحمان ولی نے

جیوں کر شان مبارک پایا حضرت شاہ علی نے

سب بھایاں وچ جیوں کر یوسف شان نرالی پائی

جیوں کر شان بلال حبشی دا جانے کل خدائی

جو منگیا سو پایا یارو پاک رحمان پیارے

محبوباں دا درجہ پایا نوشہ دے دربارے

نوشہ پیر ملایا مولا کھلے راز نیارے

طالع ہارے جتن بازی اوس سچی سرکارے

روز حشر دے موجاں مانن طالب پیر نوشاہیاں

بھر بھر آب حیاتوں بخشے نوشہ پیر صراحیاں

نوشہ دا میں طالب ہو کے پایا فیض جنابوں

چھوڑ قضیے دنیا والے پیتا جام شرابوں

Marfat.com

اس دنیا وچ نفع نہ کوئی ویکھ لیا ازما کے
جھوٹھا کھیل تماشہ شاہدؔ پردہ ویکھ اٹھا کے

مدح اعلیٰ حضرت نوشاہی

ثانی پیر نوشہ ہادی پیر سوہنا صدقے جاں میں سوہنی تصویر کولوں
جدھے ویکھیاں حج دا ملے درجہ سوہنا مکھڑا بدر منیر کولوں
بول بولدا جو زبان وچوں اثر اوس دا ودھ کے تیر کولوں
ولی ایس زمانے دے ہین جیہڑے راہ پچھدے سخی شہیر کولوں
خانے بے آباد آباد ہوون دستگیر دے اوس وزیر کولوں
اوس شاہی دوارے تے جاوے جیہڑا بچے بیلیا ہر تقصیر کولوں
اوہ نائب دربار محمدی دا دان پاوندا لکھ قدیر کولوں
حضرت شاہ غلام مصطفیٰ ہادی ہوندی وجد کلام تاثیر کولوں
ڈب گیاں نوں لاوندا پکڑ بنے جند جان صدقے سوہنے پیر کولوں
بخشے نیناں دی تیز شراب شالا رہساں منگدا اوس امیر کولوں
دادا پیر اوہ مجھ کنگال دا اے ملیا فیض جس نوں دستگیر کولوں
سائل ہو دروازے تے کھلا شاہدؔ ڈر آوندا روز اخیر کولوں

(فیض محمد شاہی، ج ۸، ص ۳۳۰)

اس کا آخری مکتوب بطرز لہر بحر ہے:

شرافت نور ، نہ جاویں دور ، ہے جگر منور [کذا] ، وانگوں کوہ طور
توں سد ضرور ، چا وچ حضور ، تے کر منظور ، جے لکھ قصور
میں سگ دربار دی
عشق جوان ، جاں کرے دھیان ، نہ دیوے جان ، جو پھسدا آن
آ وچ میدان ، نہ رہے پچھان ، جو ویکھے شان ، اوہ دیوے جان
ہے گل وہار دی
وچ ساہمن پال ، اوہ با کمال ، سخی دا لال ، نہ دے وصال

Marfat.com

بنی محال ، جاں کراں سوال ، تے جاوے نال ، کی چلاں چال
جاں کدھی پار دی
شاہد رضا ، کھلوتا آ ، نہ دور ہٹا ، غماں دا گھا
توں دیئیں ونجا ، ہیں آل عبا ، چا کرم کما ، پئی کراں صدا
سنیں دکھیار دی

مدح اعلیٰ حضرت نوشاہی

کھڑیا چمن نوشاہیاں دا پھل واہ واہ ، لکھاں بلبلاں ناز وکھان اوتھے
خوشبو اوسدی مست جہان کیتا لکھاں تڑفدے نے بسمل جان اوتھے
جن ، بشر، طیور ، حیوان ، سارے پڑھدے پئے سبحان سبحان اوتھے
طالب حق دے تاریاں لان پھردے ہویا عشق دا بحر روان اوتھے
سائل ہو دروازے تے جان والے گنج عشق حقیقی دے پان اوتھے
سدا رہن جہان تے عیش کردے جہڑے بیلیو سیس نوان اوتھے
سوہنا نام غلام مصطفیٰ واہ واہ بیٹھا کھول کے عشق دکان اوتھے
جام مے توحید دا پیوندے نے ہو کے سائل جو بیلیا جان اوتھے
میرے پیر دا پیر اوہ سخی داتا حاصل ہوندا نور ایمان اوتھے
ہو کے سگ دروازے دا رہو شاہد ، کر مال تے جان قربان اوتھے

سی حرفی ''گلزار شرافت'' پوری میرے متعلق لکھی ہے۔اس کا پہلا شعر یہ ہے:

الف اللہ دی رحمتوں دان ہویا ڈٹھا ماہ انوار شریف احمد
مصطفیٰ شریف ، شریف احمد ، اُچی شان سرکار شریف احمد
رہبر عاجزاں دا کر بھیجیا اے اوس ذات غفار شریف احمد
کارن اساں دی اوہ نجات شاہد آیا ہو مختار شریف احمد

بحضور مرشد

اللہ واسطے کرم دی نظر کر کے بیڑا تار سایاں دکھاں والڑی دا
کہڑا منہ لے کے آواں کول تیرے ، کر منہ روشن منہ کالڑی دا

Marfat.com

تیرے باجھ نہ دسدا کوئی وارث بے ڈھنگی اتے بے چالڑی دا
باہوں پھڑی دی رکھ لئیں لاج سائیاں رہناں کجھ نہیں گھروں نکالڑی دا
خاندان شاہی ، نسل قادری ایں ، پورا کریں سوال سوالڑی دا
ہتھ تو نہ پھڑیں تے پھڑے کہڑا ، ہتھ میں جبے بھکھے بنگالڑی دا
جنہوں آپنے مال دی خبر کوئی نہیں ، فائدہ کی ماہی اوس والڑی دا
کر کے کرم تے کر بھرپور شاہؔد پتا ہے تینوں جھولی خالڑی دا

(مکتوب شاعر بنام مصنف، مکتوبہ ۱۱ مئی ۱۹۶۶ء)

کافی

مینوں پار ملاحوا لا دے وے پئی منتاں تیریاں کردی
میں منگتی نوشہ دے گھر دی

نہیوں کول کرایہ میرے میں جاناں نوشہ دے ڈیرے
جاواں ہجر جدایوں مردی پئی منتاں تیریاں کردی
تیرے حق دعاوں کرساں وے جدوں وچ دربار دے وڑساں وے
اوتھے لکھاں دنیا تردی پئی منتاں تیریاں کردی
سنگی گئے میرے چھڈ مینوں کدی دیاں ضمانت تینوں
نوشہ باجھ نہیں کوئی دردی پئی منتاں تیریاں کردی
بنیں توں جے نہ وسیلہ چلے ہور نہ کدھرے حیلہ
جاواں عشق دی بازی ہردی پئی منتاں تیریاں کردی
پھڑ بانہہ شرافت میری مینوں آس ہمیشہ تیری
رنگ لال ہویا ہن زردی پئی منتاں تیریاں کردی
شاہؔد گیت ایہو نت گاوے میرا پیر شرافت آوے
تیرے ناں دا وظیفہ پڑھ دی پئی منتاں تیریاں کردی

مینوں پار ملاحوا لا دے وے
میں منگتی نوشہ دے گھر دی

Marfat.com

باراں ماہ

چیتر چت میرا ساہن پال ولے دھندے ہور جہان دے بُھل گئے نے
ماری ٹھاٹھ شرافت دے فیض ایسی جھانجے عشق حقیقی دے جُھل گئے نے
صورت وہندیاں ہووے نہ رج میرا بے صبریاں دے بوہے کُھل گئے نے
کیتا عشق محبوب دے ڈھاہ ڈھیری شاہد غماں دے بَجھ پَوُل گئے نے

وساکھ وسدا رہے اوہ شہر سوہنا جتھے عشق دی مَے ورتی رہی اے
میخانے نوشاہی دی دُھم دُھمی بھر بھر جام لکھاں دنیا پی رہی اے
بوہے کھول دتے مخفی گنج والے دولت فیض دی مفت لٹی رہی اے
جنہاں پاٹیاں نوں نہیں سی کوئی سیندا شاہد سوئی شرافت دی سی رہی اے

جیٹھ جلدی رہے ہمیش شالا بھٹھی ایس میخانے دی یا مولا
بھر بھر جام پیواں دن رات میں بھی رکھیں لاج مستانے دی یا مولا
کردی رہے آساناں دی سیر شالا گڈی میرے یارانے دی یا مولا
بھاری زندگی رہے غلام شاہد تابع ایس گھرانے دی یا مولا

ہاڑ ہسدے کھیڈدے لوک سارے مینوں لگیاں ہجر بیماریاں نے
تیرے وصل دی اک امید اتے سانجھاں ہور میں سب وساریاں نے
دید پیر شرافت دی حج میرا مینوں بھلیاں کھوہ کیاریاں نے
شاہد نال پردیسیاں نیوں نبدا گلاں دانیاں سچ نتاریاں نے

ساون سکھ نہیں کدے نصیب ہوندا اکھیں نال پردیسی جاں لا لئیے
خودداریاں ساریاں رلن گھٹے زیور عشق والا جدوں پا لئیے
نائیں نال جہان کوئی سیر رہندا جدوں پَنڈ پریم دی چا لئیے
شاہد غیر نوں ویکھناں بھل جاندا جدوں یار نوں ویکھ وکھا لئیے

بھادوں بھڑکدی اگ تے ویکھ آکے جھڑی چپ کر کے مینوں لا گیوں
ویر کدوں دا لیناں سائی دس مینوں روناں زندگی دا پلے پا گیوں
اللہ کرے ہمیش تو خوش وسیں سانوں غماں دے سٹ دریا گیوں
اسی رو واں گے سسی دے وانگ شاہد توں تے وانگ پنوں ڈیرا چا گیوں

Marfat.com

اسو آس نہیں ٹٹدی قسم رب دی رہواں تکدی مغرب شمال ولوں
لاتقنطوا خدا آکھے اک دن تکسی شاہ کنگال ولوں
دھکے کھا ہزارے نہ گیا رانجھا ، آیا باز نہ ہیر سیال ولوں
شاھد وانگ زلیخا دے کمل چھاناں اج کون آیا اے ساہن پال ولوں

کتک کیتا ای کدے خیال ایہ بھی کیویں نال میرے ایتھے ورت رہی اے
جھلی جھلیاں وانگ پھراں در در دنیاں ہور پاسے پاسا پرت رہی اے
فلک والیاں نوں ڈاہڈا اوکھ میرا ہاڑے سن میرے کنب دھرت رہی اے
گئے ڈھے خیالاں دے محل شاہد گل بات ساری من گھڑت رہی اے

مگھر مرن دے وقت تے آ جاویں تیرے سامنے دم اخیر ہووے
وقت نزع دا گذر جاے خیر خیریں اگے اکھیں دے تیری تصویر ہووے
ملے تیرے یارانے دی سند جے کر خوش ویندیاں منکر نکیر ہووے
خوف حشر دا رہوے نہ مول شاہد تیرے ہتھ جے میری زنجیر ہووے

پوہ پین گھاٹے گھٹے دم میرا تیری بے پرواہی نوں ویکھ کے تے
کرے پئی تراس تراس دنیا بھلیا میری تباہی نوں ویکھ کے تے
پچھے اٹھ دیوانیاں وانگ نساں ساہن پال دے راہی نوں ویکھ کے تے
خبرے خوشی دا دے پیغام شاہد آیا اے پیر نوشاہی نوں ویکھ کے تے

ماگھ میتھوں نہ پچھ سردار میرے پچھ ویکھ لے کل خدائی کولوں
گھٹے وچ رولایا اے عشق تیرے واقف سب نے حال سودائی کولوں
ونڈے کون پیڑاں تیرے بابجھ سایاں ، لگے سیک نہ چُلھ پرائی کولوں
توں بھی نہ پچھیں ، پچھے ہور کہڑا ، شاہد موڑیا اے لکھ لوکائی کولوں

پھگن پھری بہار تے رنگ لگے سید پیر شرافت دی دید کر لئی
ہوکے گاہک تے جدوے ساں مگر لگی اوس یوسف دی اج خرید کر لئی
عید لوکاں دی نال نہیں سیر ساڈا اساں آپنی آپ اج عید کر لئی
کول بیٹھیاں یار نوں ویکھ شاہد وچ بدلاں شکل خورشید کر لئی

Marfat.com

مرثیہ احمد دین گلگو ڈھوک شہانی والا (مرید شرافت)

رب کرے نہ کسے دا سنگ مٹے جویں سنگ تروڑیا یار میرے
دی افضل نوشاہی (۱) نے گل جدوں آنسوں گرن لگے زارو زار میرے
ہووے کسے دے نال نہ جویں ہوئی ، چھڈ ساتھ گیا احمد دین میرا
اوتے پھل نوشاہیاں دے باغ دا سی پرت نہیں آوناں دلدار میرے
نوشہ ڈھوک شہانی دا لد گیا ہر پاسیوں ایہ آواز آوے
گیا کنی چھڈا کے نس سوہناں ، گل غماں دے پا کے ہار میرے
مرن یار تے کجھ نہیں رہ جاندا گل ایہ ازما کے ویکھ لئی اے
دکھ دکھیاندے دکھی جاندے نے ، سکھی جاندے نہیں وچار میرے
ٹٹی شاخ شرافت دے چمن دی اے ، نموں جھان ہو بلبلاں بہہ گیاں
گیاں چھا اداسیاں باغ اندر ، لمحے خوشی دے ہوے فرار میرے
ہوندا وس تے کدے نہ جان دیندا ، بے بس ہو کے روندا رہ گیا
کیتی رب دی جھلنی پئی مینوں ، آیا کم نہ کوئی ہتھیار میرے
مجلس میری اجاڑ کے لد گیوں ، شاہد نوشہ دا قرب نصیب ہووی
جنت وچ مقام خدا دیوی ، ہاڑے کر لے منظور غفار میرے

۱۔ افضل نوشاہی، ابدال والے مراد ہیں۔
شاہد رضا کی وفات ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء کے بعد ہوئی۔ نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۱، ص ۱۵۷-۱۶۳۔
عارف نوشاہی

شاہ دلیل، کیلیان والا

آپ کا نام دلیل شاہ، مشہور شاہ دلیل، میاں شادی لوہار ساکن کیلیان والا، ضلع گوجران والا کے بیٹے تھے۔ دونوں باپ بیٹا حضرت شاہ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑی والا کے مرید وخلیفہ تھے۔ پیشہ آہنگری کیا کرتے۔ بارہویں صدی ہجری کے آخری نصف میں وفات پائی۔
گاہ بگاہ پنجابی میں شعر کہا کرتے تھے، نمونۂ کلام یہ ہے:

Marfat.com

دوہڑہ

شاہ رحماناں رحم کریں اینہاں دردمنداں ولوں ویکھیں
خفیہ وسنا ہیں وچ جگر دے میں ڈھونڈاں قاضیں تے شیخیں
آپے ہوویں میرا وید سیانا ، میری نبض سریروں ویکھیں
شاہ دلیل اساں اک کر جاتا میرا نوشہ سبھنیں بھیکھیں

دوہڑہ

توں رحماں رحمت دا سائیں نت کرنائیں غور غریباں
جو بیمار آوے در تیرے کجھ حاجت نہیں طبیباں
در رحماں دا سوہنا بنیا اساں پایا نال نصیباں
شاہ دلیل . . . . . .(۱)

۱۔ مصنف کے مسودہ میں یہ مصرع نامکمل درج ہوا ہے۔ نیز دیکھیے : شریف التواریخ ، ج ۳، ح ۲، ص ۱۱۵، ۱۶۹۔

عارف نوشاہی

شاہ دین، نٹھر ان والی

نام شاہ دین ، والد کا نام میاں چراغ شاہ ولد میاں بڈھے شاہ بن میاں محمد ماہ بن میاں محمد حاجی بن میاں محمد اکرم بن شیخ عثمان تھا۔ گلھوٹی، ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ حضرت سچیار صاحب نوشہروی کے خلیفہ حضرت میاں محمد پناہ کا مزار گلھوٹی میں ہے۔ ان کے بھائی میاں محمد اکرم کی اولاد سے تھے اور درگاہ محمد پناہ کے متولیوں میں سے تھے۔ صاحب کرامت تھے۔ تیرہویں صدی ہجری کے ابتدائی سالوں میں فوت ہوے۔ قبر نٹھر ان والی، ضلع سیالکوٹ میں ہے۔

آپ کا ایک دوہڑہ پنجابی حضرت میاں محمد پناہ کی مدح میں ہے:

دوہڑہ

م محمد پناہ جناب عالی وچ بھڈوکی خاص مکان تیرا
بائیں صوبیاں دا ہویا حکم تینوں سچیار پیر کیتا وڈا شان تیرا

Marfat.com

کئی نامراد مراد پاون ، بخشش رب تھیں ہور احسان تیرا
شاہ دین یتیم دی لاج سائیاں تکیہ آسرا دو جہان تیرا

دیکھیے: شریف التواریخ، جلد۳، حصہ۲، ص۳۶۶۔

شاہ رحمان، بھڑی شریف

آپ کا نام عبدالرحمٰن، لقب شاہ رحمان، پاک رحمان، پاک صاحب، والد کا نام شیخ صالح محمد المعروف میاں سہالی بن شیخ منصور تھا۔ حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی کے خاندان سے تھے۔ آپ کی پیدائش موضع بھڑی شریف، پرگنہ بُچہ چٹھہ، حال ضلع گوجران والا میں ۹۹۵ھ/۱۵۸۷ء میں بعہد اکبر بادشاہ ہوئی۔ آپ بعمر چار سالہ شیخ الاسلام حضرت نوشہ گنج بخش کے منظور ہوے اور پھر جوان ہو کر ان کی بیعت سے سرفراز ہوے۔ آداب و خدمات شیخ میں اول درجہ تھے۔ حضرت نوشہ صاحب نے آپ کے متعلق فرمایا ''یہ شیر ہوگا''۔ چنانچہ ایسے ہی ہوے۔ ایک مرتبہ سماع و وجد کے احتساب میں لاہور بلاے گئے۔ وہاں اپنے تصرفات سے علماے اہل احتساب پر فتح پائی۔ آپ کی توجہ سے وہ تڑپنے لگے۔ چنانچہ لاہور کا قاضی القضاۃ قاضی عبدالرحمٰن آپ کا مرید ہوگیا۔ آپ کے فقرا کا سلسلہ اکثر پنجاب بلکہ سارے پاکستان و ہندوستان میں پھیلا ہوا ہے۔ آپ کے متعلق:

۱۔ سید محمد ہاشم دریادل نے فرمایا: جس کو راہ حق کی طلب وہ میاں عبدالرحمٰن ساکن بھڑی کے پاس جاے۔ (تذکرہ نوشاہی، قلمی نسخہ الف، ص۲۵۰)

۲۔ شیخ برخوردار ہرل نے فرمایا: زمانہ کے پیشوا میاں عبدالرحمٰن عشق و جذب کے دریاے ناپیدا کنار ہیں۔ آپ کے انوار و تجلیات کی لہریں درختوں کے اوپر سے گذر رہی ہیں (تذکرہ نوشاہی، قلمی نسخہ الف، ص۲۵۳)۔

۳۔ مرزا احمد بیگ لاہوری نے فرمایا: شیخ عبدالرحمٰن نے غیر حق سے اپنا چہرہ اور آنکھیں بند کی ہوئی ہیں اور ایسے محو و مدہوش ہیں کہ ان کو کسی کی خبر ہی نہیں۔ سارا جہان ان سے راہ حق کا طلبگار ہے اور تمام عامل ان کے درس عشق کے شاگرد ہیں۔ آپ سر سے پاؤں تک شریعت کے پابند اور اہل دین ہیں (تحائف قدسیہ، قلمی، ص۲۲۰)۔

آپ کی وفات بعمر ایک سو بیس سال ۴ محرم ۱۱۱۵ھ/۲۰ مئی ۱۷۰۳ء میں ہوئی۔ روضہ پاک بھڑی شاہ رحمان، ضلع گوجران والا میں ہے۔

شعر ذیل آپ کا ہے جو آپ نے شاہ عصمت اللہ کو مخاطب ہو کر فرمایا:

Marfat.com

عصمت اللہ تمہارا اسم اللہ الان کماکان ہمیشہ قل ھو اللہ
(بخشیش گدا)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۴۲۷_۱۵۰۲؛ ج ۳، ح ۱، ص ۳۲۹_۳۳۹

شاہ مراد، شرقپور

نام مراد، المعروف شاہ مراد، والد کا نام جانی ولد شمسا بن آدم بن داود شہید، قوم وڑائچ، موضع چوپالہ، ضلع گجرات میں ۱۰۶۶ھ/۱۶۵۶ء پیدا ہوے۔ بیعت طریقت حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی سے کی۔ ریاضات ومجاہدات کے بعد انہوں نے خلافت دے کر آپ کو دریاے راوی کے کنارہ پر بمقام شرقپور بھیج دیا۔ آپ نے وہاں کافی مخلوق کو فیض سے سیراب کیا۔ گدائی کر کے جو کچھ جمع ہوتا لنگر پکا کر مسافروں کو کھلا دیا کرتے۔ خوارق وکرامات کا ظہور آپ سے ہوتا تھا۔ ایک سو دس سال عمر پا کر ۱۱۷۶ھ/ ۱۷۶۲ء میں وفات پائی۔ آپ کا روضہ میاں الٰہی بخش ولد میاں ہرنی شاہ نے بنوایا۔ جو شرقپور، ضلع شیخوپورہ میں شہر کے اندر موجود ہے۔

آپ کا صوفیانہ کلام پنجابی میں پایا جاتا ہے۔ دو دوہڑے بطور نمونہ کلام درج کیے جاتے ہیں:

دوہڑہ

انا احمد بلا میم فرمودہ احمد ، منصور انا الحق پڑھیا
سبحانی ما أعظم شأنی بسطامی مول نہ ڈریا
" میں خدا " عطار کہایا جاں وحدت اندر وڑیا
شاہ مراد اک حرف چواں دا ، منصور کیوں سولی چڑھیا ؟

دوہڑہ

من یھدی اللہ فلا مضل لہٗ پس رہزن کوئی نہ رہیا
ومن یضلل فلا ھادی لہ پھر ہادی مرشد کیہا ؟
آپے ہادی ، تے مضل بھی آپے ، عمل اساڈا کیہا ؟
شاہ مراد پر دوس نہ کوئی ، جو لکھیا سو ڈھیہا
(گلزار نوشاہی)

Marfat.com

نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۲، ص ۳۷۶۔۳۸۷

شاہ نظام، ساہن پال شریف

آپ کا نام نظام الدین مشہور شاہ نظام، والد ماجد کا نام سید سعد اللہ حکیم بن سید حافظ برخوردار بحر العشق نوشاہی۔ ساہن پال شریف میں سکونت رکھتے تھے۔ اپنے حقیقی چچا حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی کے مرید وخلیفہ تھے۔ [آپ کی وفات ۱۱۵۱ھ/۱۷۳۸ء میں ہوئی]

آپ پنجابی میں شعر کہتے تھے۔ یہ دوہڑہ آپ کا ہے:

دوہڑہ

کر تیار لیاے ڈولی کھیڑے بے درد قصائی
دوڑا حشر ہویا اُت ویلے جدوں آن کہاراں چائی
تَا بتہ پٹ ہتھیں سٹا اتھ برہوں دھوم مچائی
شاہ نظام . . . . . (۱)

۱۔ مصنف نے یہ مصرع نامکمل لکھا ہے۔ نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، جلد ۲، ص ۵۳۱؛ جلد ۳، ص ۵۸۔ عارف نوشاہی

شاہ ولایت، فتح والی

آپ کا نام سید ولایت حسین شاہ ہے۔ فتح والی، ڈاکخانہ تلونڈی بھنڈراں، تحصیل پسرور، ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں۔

اردو اور پنجابی کے شاعر ہیں۔ [ان کی] ایک [کتاب] *کرامت حضرت غوث اعظم* چھپی ہے۔ اُس پر ان کا نام ان الفاظ میں تحریر ہے: ''علامہ رئیس الواعظین صاحبزادہ سید ولایت حسین شاہ صاحب قادری نوشاہی خاکپاے حضرت پیر قدوۃ السالکین سید عارف اللہ شاہ گیلانی قادری نوشاہی دسوندھی شاہ رحمتہ اللہ علیہ''۔

نمونۂ کلام یہ ہے:

غزلِ اردو

خار نوں جا پھول کرتا رخ میرے پیر کا کفر نوں ایمان دیتا نور میرے پیر کا

Marfat.com

سنگ نوں چار یگ کرتا، نارنوں آب رواں　　خاک نوں انسان کرتا بھبت میرے پیر کا
چور کو ابدال کرتا ، شاہوں کو کرتا فقیر　　دم میں سب آسان کرتا فیض میرے پیر کا
عقدے مشکل حل کرتا ، پیر ہے مشکل کشا　　دور کرتا سب بیماری اسم میرے پیر کا
شاہ ولایت دور غم ہووے ، نہ ہم کو کبھی [کذا]　　جس کے سر پر ہو مبارک دست میرے پیر کا

غزلِ پنجابی

نی میں صدقے غوث الاعظم توں جس لیاں میریاں ساراں نی
نی میں مندی عبدالقادر نوں میں ویکھے رنگ ہزاراں نی
کرو وضو ورد پکاواں میں ، دل پیر دے ول لگاواں میں
ہر طرفوں آوازے پاواں میں نی تینوں مل گیاں باغ بہاراں نی
میرے پیر نے رنگ چڑھایا نی وچ خواب دے نظری آیا نی
مینوں باہوں پکڑ بٹھایا نی مینوں دس گیا راز ہزاراں نی
نت یار ہویں میں پکانی آں ،غوث پاک دا ختم دوانی آں
صدقے شاہ بغداد توں جانی آں، ویکھاں نور دیاں چمکاراں نی
نی اوہ چوروں قطب بناندا نی ، ڈبے بیڑے بنے لاندا نی
رُسے غوث تے رب مناندا نی ، وچ دو جہان پکاراں نی
شاہ ولایت اوہ پیر جہان دا اے ، اوسدا رتبہ اللہ جاندا اے
بے قدرں کی قدر پچھاندا اے اوہنوں وگنیاں رب دیاں ماراں نی

شائق ،رسول نگر

آپ کا نام نامی غلام قادر، تخلص شائق ، والد صاحب کا نام مولانا شیخ احمد ولد میاں مشرف تھا۔ فاروقی النسب تھے۔قصبہ رسول نگر، ضلع گوجران والا میں پیدا ہوے۔علوم ظاہری اپنے والد صاحب اور دیگر اساتذہ سے حاصل کیے اور خاندان نوشاہی میں حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاک ذات نوشاہ ثانی ساہن پالوی کے ہاتھ مبارک پر بیعت کی۔علم وفضل میں اپنے معاصرین میں فائق تھے۔دقیقہ شناس و بدیہہ قیاس تھے۔۱۳۰۰ھ/۱۸۸۳ء میں وفات پائی۔رسول نگر میں دفن ہوے۔

Marfat.com

آپ عربی اور فارسی کے بلند خیال شاعر تھے۔ علم فقہ، حدیث، ادب، عروض کے ماہر تھے۔ آپ کے تین عدد بیاض آپ کے پوتے مولانا مفتی بشیر حسین نوشاہی خطیب جامع مسجد گورستان والی، گوجران والا کے پاس موجود ہیں۔ ان میں آپ کا بہت سارا کلام محفوظ ہے۔ عربی زبان میں آپ کا کلام بطور نمونہ یہ لکھا جاتا ہے:

خطبه جمعة المبارك

الحمد كل حين لله ذى الجلال

اعطى لكل خلق رزقاً بلا سؤال

يهدى لمن يجاهد فى الدين مستقيماً

بالمال و الجوارح و القلب و المقال

سبحانهٗ تعالىٰ من كل نوع شركٍ

سبحانهٗ تقدس عن نقص والزوال

اپنے والد مولانا شیخ احمد کا قطعۂ تاریخ وفات عربی میں کہا جو یہ ہے:

لقد مات مولا ی شيخ احمد — فيا قلب نح انه لائق

فقد كان مستكملاً من حكم — و من طعم كل الفنون دائق

و من كل نوع العلوم اكتسب — فمنها الى علم دين شائق

بطرق المعالى بحسن الاداء — لخيل التقى قائد سائق

فان شئت تاريخ ذات الرشيد — فقل : عالم فاضل فائق

۴ ۳ ۲ ۱ھ

فارسی زبان میں آپ کی کتاب شائق نامہ (۱) بجواب محمود نامہ موجود ہے۔ پہلا قطعہ بند یہ ہے:

الف

بحر این غزل مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

اے خون سرشتہ جامہ بزخم تو لالہ را — چشمت بقتل دَم زدہ رَم دِہ غزالہ را

از شوق شمع سوزش پروانہ عین وصل — جزوی بگو و ثبت نخواند این رسالہ را

Marfat.com

اول قدم ز ہستی خود درگذر ، سپس — از بہر سر بیاب تو جای حوالہ را
آن یوسف از کنار پدر کی شدی بمصر — نکشیدی ار زلیخا ازان آہ و نالہ را
آمد خط سواد و بدورِ بیاض رُخ — کس درشب این ندید عجب ماہ و ہالہ را
آسان و خوشگوار نمودی چہ طعم عشق — اکنون بخلق غصہ نمود این نوالہ را

آزردہ دل ز فرقت و در وصل شایقم
کس می برد بیارِ من اینک مقالہ را

شائق نامہ ۱۲۹۲ھ/۱۸۷۵ء میں آپ نے نظم کیا۔ اس کا قطعۂ تاریخ یہ لکھا:

سوز داغ دل پیچیدم بقرطاس ای رفیق — خوش بامید وصال و ممتحن با درد و غم
چونکہ ذکر ہجر نشتر ذکر وصلش مرہم است — گفت ہاتف بہر نظمش نیشتر مرہم بہم

۱۲ ۹۲

غزل مسجع

ای مہوش نازک بدن دربر قبا می زیبدت — وی شوخ نرگس پرفتن چشم حیا می زیبدت
زلف تو درصد بندہم ، روی تو گل مانندہم — لعل تو شکر خندہم ، ہر جا بجا می زیبدت
بر سر مرصع تاج زر ، در بر قبای تنگ تر — با چابکی بستہ کمر، ای خوش ادا می زیبدت
بر چہرہ خال عنبرین ، زنگی پسر گلشن نشین — چوں ماہ داغ اندر جبین ای دلربا می زیبدت
ساعد بسیم آمیختی ، بازو بہ تیغ آہیختی — از بسکہ خونہا ریختی در کف حنا می زیبدت
بر درگہت زور آوران افگندہ سر چون چاکران — ہم تاج وتخت سروران در زیر پا می زیبدت

شائق بسی زاری کند ، از چشم خونباری کند
چندانکہ غمخواری کند ، باری سخا می زیبدت

۱۔ شائق نامہ نسخۂ شیرانی، پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور (نمبر ۲۲۱۸/۲/۵۲۲۸) کی مدد سے شائع ہو چکا ہے۔ دیکھیے: نجم الرشید، ''بیت بازی ونسخۂ دست نویس شایق نامہ''، نامۂ پارسی، تہران، سال ۳، ش ۲، تابستان ۱۳۷۷ش (۱۹۹۸ء)، ص ۷۰۔۸۴؛ نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۷، ص ۱۷۳۔۲۱۶. عارف نوشاہی

شائق، وزیرآباد

آپ کا نام مولوی نجم الدین، تخلص شائق، وزیرآباد [ضلع گوجران والا] کے رہنے والے

Marfat.com

تھے۔شیخ نظام الدین بن شیخ عطاء اللہ سلیمانی کے ارادتمندوں سے صاحب علم وفضل بزرگ تھے۔ان کی وفات ۱۲۹۳ھ/۱۸۷۶ء میں ہوئی تو آپ نے یہ قطعات تاریخ لکھے:

(۱)

پیر نوشاہیانِ اہلِ طریق عمو ام حضرتِ نظام الدین
پیشوای تمام ہم عہدان صاحب شان و شوکت و تمکین
بستہ رخت اقامت از دنیا سوی دارالبقا کشادہ جبین
بر چنین ماتمی بصد افسوس چشم تر ساختہ زمانہ زمین
ماہ ذیقعد بود یازدھم درمیانِ دو عید با تزئین
بہر تاریخ او دل شائق
گفت : شد جای او بہشت برین (۱)
۹۴ ۱۲ھ

(۲)

حضرت نظام الدین چو شد نوشاہیان را پیشوا
عموی ما مہربان ، نی نی کہ بابا و پدر
چون کرد رحلت زین جہان می ساختند از بہراو
" آرامگاہی او یکی عند ملیک مقتدر " (۲)

۱۔اس مادۂ تاریخ میں ایک عدد زائد ہے۔

۲۔اس مادۂ تاریخ سے ۱۲۳۰ھ برآمد ہوتے ہیں۔

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۶، ص ۲۳۴_۲۳۵

شرافت، ساہن پال شریف

میرا نام شریف احمد، کنیت ابوالظفر، تخلص شرافت ہے۔والد صاحب کا نام نامی اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی الملقب بہ نوشاہِ ثالث تھا۔ابن سید حافظ محمد شاہ نیک اختر نوشاہی۔میرا شجرۂ نسب حضرت نوشہ گنج بخش کے فرزندِ اکبر وخلیفۂ اعظم حضرت مولانا سید حافظ محمد برخوردار بحرالعشق سے ملتا

Marfat.com

ہے۔نعمت علم وفقر ہمارے آباواجداد میں موروثی چلی آتی ہے۔

میری ولادت ۱۹شعبان ۱۳۲۵ھ/۲۸ستمبر ۱۹۰۷ءکو بمقام ساہن پال شریف، ضلع گجرات ہوئی۔

نمونۂ کلام عربی:

نعت حضور

اجیر منج حنیف ملیح　　عزوم شکیل حسین صبیح

فقیه وجیه معین فرید　　حمید مجید سعید وحید

امام همام سراج منیر　　بشیر نذیر شهیر نصیر

صفی عدیل عقیل شریف　　لطیف منیف عفیف نظیف

نبی شهید رفیق لئیق　　جمال کمال جلال شفیق

عفو عزیز غیاث جمیل　　وکیل کفیل دلیل جلیل

رسول رفیع رؤف رحیم　　علیم حلیم سلیم کلیم

وصول عظیم فخیم کریم　　قسیم صمیم سهیم عمیم

قوی ذکی ندیم فهیم　　غنیم مقیم نسیم شمیم

مجیب مجاب ذهین فطین　　امین مکین متین مبین

مطاع مطیع شفیع حفیّ　　ولی زکی علی وفی

بقول الفقیرا لا ثیم النحیف　　شرافتؔ له الاسم عبد ضعیف

بطرز بلغ العلیٰ بکمالہٖ

شَرُفَ الْوَرٰی بِنَوَالِہٖ　　ظَهَرَ الْهُدٰی بِجَلَالِہٖ

حُمِدَتْ جَمِیْعُ مَقَالِہٖ　　صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

نمونۂ کلام فارسی :

قصیدہ در مدح حضرت سید محمد امین

زہی محبوب حق شہباز دین است　　جنابِ حضرت شاہ امین است

خہی آن قبلۂ ارباب تحقیق　　ز نور ذاتِ حق روشن جبین است

Marfat.com

چراغ خاندان پیر نوشه بچرخ معرفت ماه مبین است
چه گویم وصف آن صاحب کمالی که در دنیا و دین اهل یقین است
جمالش بس که هر سو جلوه دارد کمال غمزه اش سحر مبین است
بملک حسن شاهنشاه خوبان و را اقلیم جان زیرِ نگین است
بوصف روی پاکش نغمه پرداز بگلشن نالهٔ بلبل حزین است
ز رعنائی آن سرو گل اندام شکسته رنگ روی یاسمین است
سیه زلفش مثال لیلة القدر هزاران شب چراغش در کمین است
جبینش مطلع صبح سعادت چراغ آسمان زو خوشه چین است
هلال ابروانش قاب قوسین بجانِ بی نوایان دل نشین است
چو نرگس شوخ چشمش مست و میگون برای عاشقان سحر آفرین است
لب لعلش چو یاقوت است یا قوت بآب زندگانی همقرین است
مخطط چهره اش چون مصحف پاک تلاوت بهر عاشق بهترین است
عجب خالیست دام دردمندان که برروئیش نشان عنبرین است
هر آنکو طالع فرخنده دارد ز کشت بخت سبزش خوشه چین است
چه حاجت از ضیای شمس ما را چو این خورشید رخشان در زمین است
هر آن جایی که باشد جلوهٔ دوست اگر فردوس گویم هم چنین است
مقام پارسایان گشت جنت دلم در کوچهٔ جانان مکین است
مرا در دل جز او دیگر طلب نیست برین شاهد الٰه العالمین است
جگر خون گشته از دردِ فراقش ندانم قسمت عاجز همین است
شکایت چون کنم بر یار دلدار ز بخت نارسا حالم چنین است
شه خوبان که جانم بستهٔ اوست امین است و امین است و امین است

شرافت جام عشقش نوش کرده
مدامش ناله و زاری ازین است

(ارمغان امینیه، ص ۱۳)

Marfat.com

غزل

چو از وجہ کرم در خندہ باشی ہزاران دل بدام افگندہ باشی
بجمع عاشقان گر جلوہ سازی چو مہ بر اختران تابندہ باشی
خلایق مثل پروانہ بسوزند چو شمع حسن افروزندہ باشی
بغارت می بری جانہای عشاق چو اسپ دلبری تازندہ باشی
ز تاب روی تو جان باز گیرند چو بر خستہ دلان رخشندہ باشی
ملائک بہر دیدارت بیایند بخواب ناز چون خوابندہ باشی
امان در دہ بمشتاقان زمانی ز لطفِ حق امین پایندہ باشی
شرافتؔ بندۂ درگاہ تو ہست
چرا بر وی جفا ورزندہ باشی

(ایضاً، ص۱۵)

غزل

الٰہی تا جہان خورسندہ باشی بچرخ معرفت تابندہ باشی
بعالم یافتی چون عز و اقبال براہ عشق دام افگندہ باشی
چونامت حضرت شاہ امین است چو شاہنشاہ دین فرخندہ باشی
چو نوشہ پیر نامت مشتہر باد بملک دلبری رخشندہ باشی
ستمہا می کنی بر جان عشاق ز نگہ ناز چون بینندہ باشی
ز عشق تو شرافتؔ بیقرار است
بہ او جام لقا بخشندہ باشی

(ایضاً، ص۱۶)

غزل

شہا از من چرا منظور گشتی ؟ مگر بر حسن خود مغرور گشتی ؟
فدای نام تو روح الامین است چو با اسم امین مذکور گشتی
ازان روزی کہ حسنت جلوہ افگند چو جان اندر تنم مستور گشتی

Marfat.com

چو نقاش ازل نقشم رقم کرد　　به صفحات دلم مسطور گشتی
گدای کوی تو شاهان دین اند　　بدرگاه سخی منظور گشتی
به صدر اجتبا سلطان عشاق　　به شانِ معرفت مشهور گشتی
شرافت ای شهید ناوک یار
چو مقتولانِ حق مغفور گشتی

(ایضاً، ص ۱۶)

مثنوی در مدح حضرت سید محمد امین

بنام آنکه نامش بی نیازست　　بالطاف و کرم ذره نوازست
درود و نعت ها بر ذات عالی　　جناب صاحب عین الکمالی
سلام و صد دعا بر آل و اصحاب　　که هستند آفتاب دین و ماهتاب
وزین پس بشنوی ای جانِ عشاق　　بقولِ شاه صداقت خوب مصداق
"فروغ چهرهٔ صبح صباحت　　چراغ محفل شام ملاحت"
جناب حضرت فرخ یگانه　　وحیدالعصر روشن در زمانه
فضیلت مکرمت ، رحمت پناها　　کرامت ، هم شجاعت دستگاها
سلامِ سنتِ سالارِ ابرار　　دعای بر مزار خوش گهر بار
درین مدت تو ناوردی مرا یاد　　گهی از لطف خود کردی نه دل شاد
دل مهجور را صد تاب دادی　　بمن ابواب غمها بر گشادی
ز هجر تو شدم لبریز ناله　　بیاد جلوه ات شیدا و واله
ترا . اقلیم جان زیر نگین است　　که نامت حضرت شاه امین است
خدا داده ترا این حسن اخلاق　　بلطف حق شدی از اهل اشفاق
چو بر اصحاب خود شاه امینی　　چرا از خادمان فارغ نشینی
اگرچه ناز محبوبان بجا هست　　مگر بر عاشقان این هم جفا هست
جفا بگذاشته ، کار وفا گیر　　ز راه مهر و شفقت مدعا گیر
اگرچه ناز تو برجاست ای شاه　　و لیکن کمترک باید ، نه هر گاه

Marfat.com

هر آن عهدی که در رؤیا نمودی — زیارت دادی و جلوه نمودی
مگر از یاد خود کردی فراموش؟ — نباید این چنین سوی وفا کوش
بسی معروضها با تو بگفتم — ز احوال دل و جان دُر بسفتم
ولی هیچک بشارت زان ندادی — به این مسکین دَرِ کلفت گشادی
سلوک کار تو بامن دغا هست — خلوص شغل من با تو دعا هست
شده حرز دلم آن عکس پُر نور — که رخ بنموده ای چون شعلهٔ طور
برِ تمثیل تو تصویر هستم — دل و جان بر خط و خال تو بستم
چها نوری که حسنش آشکار است — قمر از فرقتش رو داغدار است
چها نوری که عالم محو او شد — گلاب از رشک او پژمرده رو شد
چها نوری که او شاهد عظیم است — ندا از آسمان ملك کریم است
صباحت در ملاحت گشته آمیز — فلک با صد دعا گشته شکر ریز
شه خوبان تو بنما روی روشن — ز سوز فرقت گلخن شده تن
خوش آن روزی که بینم روی محبوب — شوم طائف بگرد کوی مطلوب
دگر دانی که این عاجز گنه کار — بدیدار تو قابل نیست زنهار
پس از بهر جناب شاه جیلان — سخی شاه سلیمان نور عرفان
طفیل حاجی نوشاه اکمل — طفیل شاه قل احمد مکمل
بشب در خواب روی خود تو بنما — جمال خویش بر درویش بگشا
که تا از دیدنت سرمست گردم — باوصاف تو هم پیوست گردم
شب و روز از خدا خواهم دعای — همه اوقات هست این التجای
''الٰهی غنچهٔ امید بگشا — گلی از روضهٔ جاوید بنما''
کنی با پیر مستغرق بهر بو — یکی جسم و یکی جان و یکی خو
مکرر با تو گویم ای شه جان — طبیب علّت های ما غریبان
که ای محبوب حق باشی تو دلدار — ز حال زار من هر آن خبردار
اگر الحال در این حال میرم — بروز حشر دامانت بگیرم

Marfat.com

ز من این عرض دائم یاد داری — بحق فقر خود دلشاد داری
نہان می داشتم راز محبت — ھمہ تن سوختم از سوز الفت
ولی اکنون شدہ این سرّ اظہار — نماندہ طاقت اخفای این کار
لہذا چند کلمہ بہر حضرت — بگفتم التجا با درد حسرت
امید از حضرت قاضی حاجات — شود مقبول و منظور این مناجات
خداوندا پی شاہ سلیمان
شرافتؔ را کنی مقبول سلطان

نمونۂ کلام اردو:

غزل

توشیح باسم ''محمد امین''

ماہ انور دلربا کو دیکھ کر شرمائے ہے — شہرہ اس کا ہر زباں پر، ہر مکاں، ہر جائے ہے
حسن محبوب خدا کا جلوہ گر دیکھے کوئی — مثل پروانہ تڑپ کر عشق میں مر جائے ہے
مصحف رخسار اس کا مصدر انوار ہے — جاں فدا کرتے ہیں عاشق جب نظر پڑ جائے ہے
دلربا گر ناز سے سیر گلستاں کو چلے — دامن امید پھولوں سے مرا بھر جائے ہے
آفتاب حسن اس کا ہے درخشاں اس قدر — ذرہ ذرہ کو منور نور سے کر جائے ہے
مشکلیں آسان ہوتی ہیں سدا اس کے حضور — اس لیے یہ قلب مضطر اس کے در پر جائے ہے
یار کی روشن جبیں ہے مظہر حسن جلال — اس کے حسن دلربا سے دل مرا بھر جائے ہے
نقش ہے دل پر شرافتؔ کے ہوئی تصویر یار — اب جہاں دیکھا وہاں محبوب ہر ہر جائے ہے

(ارمغان امینیہ، ص ۲۱)

توشیح مکرر

باسم ''محمد امین'' و ''شریف احمد''

مشق ذکر نام جاناں ہے مرا مقصود جاں — شمع دل روشن ہے عشق دلربا میں جاوداں
حرف عشق یار جب سے ہو گیا دل پر رقم — رحم کے قابل ہوئی ہے میری حالت بے گماں
میرے دل سے جز خیال یار سب کچھ محو ہے — یمن و یسر و فوق و اسفل ہو گیا بالکل نہاں

Marfat.com

دفتر علم وعمل سب محو و منسی ہوچکا　　فدوی عاجز کا ہر دم ورد ہے آہ و فغاں
آشنا کی یاد میں دل مضطر و لاچار ہے　　آفتاب عشق روشن ہو گیا با عز و شاں
محو ہوں روز ازل سے الفتِ دلدار میں　　حمد کرتا ہوں بدرگاہ خداوند جہاں
یُمن سے اس دلربا کے سب جہاں معمور ہے　　میر ساماں اس کے گھر کے ہیں سدا کون ومکاں
ندوۂ عشق و محبت کا شرافتؔ ہے امیر　　دن بدن آنکھوں سے اس کی ہیں سرشک خوں رواں

(ایضاً،ص۲۲)

غزل

نور حق جلوہ نما ہے پیر کے رخسار سے　　ہورہی ہے فیض کی بارش در و دیوار سے
جب سے عشق پیر، دل پر ہو گیا جلوہ فگن　　عزت و ناموس رخصت ہوگئی گھر بار سے
ما سوی المحبوب کا ہر گز نہیں نام و نشان　　دل مصفا ہو چکا ہے خطرۂ اغیار سے
آرزو دل میں نہیں جنت جہنم کی مجھے　　ہے یہی خواہش مگر اک شربت دیدار سے
ذکر ہے محبوب کا ہر دم مرا مقصودِ جاں　　مثل بلبل خوشہ چیں ہوں حسن کے گلزار سے
الفت جاناں میں جب سے دل مقید ہوگیا　　برق طبعی شعلہ زن ہے شوخی گفتار سے

غلبۂ عشق نبی میں ہے شرافتؔ بے قرار
جلوۂ دیدار کا سائل جناب یار سے

(ایضاً،ص۲۳)

نعت شریف

توشیح باسم ''شریف احمد'' و ''غلام سرور''

شہید عشق جناب شہ حجاز ہوں میں　　غریق الفت محبوب دلنواز ہوں میں
رقم ہے دل پہ مرے نقش سرور عالم　　لبوں پہ دم ہے محبت سے جانگداز ہوں میں
یہی خیال ہے ہر وقت باعث تسکیں　　اسیر حلقۂ زلف کرشمہ ساز ہوں میں
فدائے ذات امیر دیار طیبہ ہوں　　مقیم کوچۂ نوشاہ پاکباز ہوں میں
ادائے غمزۂ ساقی نے کر دیا شیدا　　ستم کشیدۂ تیر نگاہ ناز ہوں میں
حریم وصل میں ہو گا کبھی گذر اب تو　　رہِ فراق میں محو غم دراز ہوں میں

Marfat.com

مرے لیے ہے یہ سرمایۂ سعادت جاں ولائے آل محمد سے سرفراز ہوں میں
دیا ہے جرعۂ جام لقا شرافتؔ کو رہین منت درگاہ بے نیاز ہوں میں

(مقالات النورانی)

معماباسم ''امین''

نام آن محبوب از اول شمار در دلِ من جلوہ گر شد روی یار

(ارمغان امینیہ، ص ۲۱)

معماباسم ''محمدامین''

نقش اسم رسول بدر منیر ایک کے بعد میں کرو تحریر

(ایضاً، ص ۲۵)

نمونۂ کلام پنجابی:

صفت ثنا خداوند تائیں دم دم نال چتاراں
پاک منزّہ ذات الٰہی مالک روز شماراں
ودھ حسابوں نعت مبارک سرور عالم نامی
در جس دے تے ملک مقرب دعویٰ کرن غلامی
فیض کنوں دل تازہ ہووے نام اوہدا جد پڑھیے
لکھ صلوات سلاماں اس پر سَن اصحاباں کریئے
یوسف ملک ولایت اندر غوث الاعظم سائیں
نالے نوشہ گنج بخش نوں ہون سلام دعائیں
شہر حسن دے اندر سوہنا خوباں دا شہزادہ
صاحب حسن کمال تجمل چنوں روپ زیادہ
ہر اوصاف اوہدے وچ بہتر مَتھا چن نورانی
جو تکدا سو گھائل ہوندا بدر مثال پیشانی
زلفاں دونویں بشیر کالے زہری ناگ دسیون
ڈنگ چلاون ترس نہ کھاون خون عاشق دا پیون

Marfat.com

اسم محمد سرور عالم خوباں دا شہزادہ
صاحب حسن کمال تجمل چنوں روپ زیادہ
دلبر دے رخسار مبارک وانگ صفحے قرآنی
اوپر خط سوہے خوش خطی نستعلیق ریحانی
ہوش حواس بھلے جاں ڈٹھے خوش رخسار گلابی
نرم حریروں جسم پیارا وانگ شفق مہتابی
اُچا قد مثل شمشادے سرو آواز کھلووتا
چہرہ صاف منور انور نور الاہوں دھوتا
عشق محمد پیارے والا جیوں مویاں زندگانی
جیکر دید کرا دے دلبر فضل ہووے سبحانی
جد میں دل نذرانہ کیتا شالا مطلب پاواں
سوہنا دلبر آ گل لاوے تاں منظوری پاواں
ابرو قوس قزح اسمانی آپ کاریگر تانے
تیر نگاہ کمانوں نکلن کردے خوب نشانے
زور فراق وچھوڑے والا جو لکھاں سو تھوڑا
سانوں ٹکن نہ دیوے کدھرے اسدا درد وچھوڑا
مہر محبت دلبر والی وسدی اندر من دے
دن تے رات کراں میں زاری وچ فراق بجن دے
حسن جمال کمال بجن دا سرخ لباں یاقوتوں
دند سفید مرصع تسبیح مرواریدِ ثبوتوں
بیٹھاں وچ اڈیک بجن دے گذرے وقت اساڈا
ہن آوے ہن آوے دلبر دل وچ شوق زیادہ
واہ واہ یاد پیارے والی وسدی اندر من دے
دن تے رات کراں میں زاری وچ فراق بجن دے

Marfat.com

بہت عجیب حسین شہزادہ دلبر نازاں والا
کی مقدور کراں میں صفتاں ایہ کم نہیں سکھالا
صاف اکھیں مخمور سجن دیاں وچ کجلے دا ڈورا
عاشق دا دل صید کرن نوں شہبازاں دا جوڑا
افضل اشرف دلبر ساڈا نیک خصال عجیبہ
واقف راز محبت والا بہت کمال نصیبہ
حسن جمال خداوند عالم بخش کیتا سرکاروں
عاشق پاک زیارت کر کے گھل جاون آزاروں
بول زبانوں جس دم بولے جان پوے عشاقاں
آب حیات کلاموں جاری ہے کارن مشتاقاں
ڈٹھا جلوہ دلبر والا جاں میں وقت فجر دے
پہلے جلوے عشق خریدیا کھل گئے بند صبر دے
ہر ویلے بوہے ول ویکھاں مت ہن کدھروں آوے
آکر میں عاجز دے تائیں سینے نال لگاوے
واہ نقشہ تصویر اوہدی دا اکھیں اگے رہندا
دم دم نال چتاراں اسنوں رووال اٹھدا بہندا
کی تعریف سجن دی آکھاں میں عاجز بے چارا
حسن تجمل عقل مکمل ظاہر باہر سارا
وچ فراق وچھوڑے تیرے ہر دم ماراں آہیں
یا رب فضل کریں میں اوپر آ دلدار ملائیں
یاد تساڈی دل وچ وسے ایس شرافت تائیں
یا رب پاک محمد سرور جلدی نال ملائیں

حضرت شرافت نوشاہی نے جو اس تذکرے کے مصنف بھی ہیں، ۲۲ رمضان ۱۴۰۳ھ/۴ جولائی ۱۹۸۳ء کو وفات پائی۔ آپ کا کچھ فارسی اور اردو کلام آپ کی تصنیف ارمغانِ امینیہ (در مناقب حضرت شاہ محمد امین نوشاہی) شائع

Marfat.com

کردہ انجمن سادات نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ضلع گجرات (جنوری ۱۹۵۷ء) میں شامل ہے۔ آپ تاریخ گو بھی تھے۔ آپ کے کہے ہوے اردو اور فارسی قطعاتِ تاریخ آپ کی کتاب *اعجاز التواریخ* میں موجود ہیں۔ اس میں سے ۶۹ فارسی قطعات کا ایک انتخاب راقم السطور کے اہتمام کے ساتھ *منتخب اعجاز التواریخ* کے نام سے ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں شائع ہوا۔ اس میں سے ایک قطعہ بطور نمونہ درج کیا جاتا ہے۔

تاریخ وفات حضرت نوشہ گنج بخش

نوشہ گنج بخش قطب زمان یافت در خلد عز و جاہ و جلال
از شرافت بدان تو ترحیلش "خاتم پاک" و "فیض قدسی" سال
۱۰۶۴ھ ۱۰۶۴ھ

(*منتخب اعجاز التواریخ*، ص ۳۵)

آپ نے حضرت نوشہ گنج بخش سے منسوب منظوم ہندی تصنیف *گنج الاسرار* کا منظوم فارسی ترجمہ *شمس الانوار* کے نام سے ۶ ربیع الثانی ۱۳۷۳ھ کو کیا۔ اس میں ترجمہ شدہ ۹۳ اشعار اور مترجم کی طرف سے دیباچے کے ۱۱۶ اشعار اور خاتمے کے ۱۸ اشعار شامل ہیں۔ یہ ترجمہ *گنج الاسرار* کے ساتھ صفحات ۴۴-۵۲ میں انجمن سادات نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ضلع گجرات کی طرف سے ۱۳۸۴ھ میں شائع ہوا۔ نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۲، ص ۴۱۲۔۴۵۱؛ ج ۳، ح ۱۰، ص ۲۱۹۔۲۵۷. عارف نوشاہی

شرف الدین، ساہن پال شریف

آپ کا نام شرف الدین، والد صاحب کا نام شیخ ناصر الدین ولد شیخ بودلے شاہ سلیمانی۔ حضرت سخی شاہ سلیمان قادری بھلوالی کی اولاد امجاد سے تھے۔ ساہن پال شریف میں سکونت رکھتے تھے۔ شیخ بہادر شاہ عنایت کوٹی کے مرید تھے۔ وہ مرید سید حسین شاہ مناوری کے، وہ مرید بابا ماہی شاہ جھنگی والا کے، وہ مرید خواجہ بخت جمال جھنگی والا کے، وہ مرید حضرت سچیار صاحب کے۔

آپ اٹھارہ سال بالکل خاموش رہے۔ پھر تھوڑا کلام کرنے لگے۔ قلت الکلام، قلت الطعام، قلت المنام کے اوصاف سے موصوف تھے۔ درود شریف ہزارہ کا وظیفہ کیا کرتے۔

آپ نے بعمر نوے سال ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء میں وفات پائی۔ مزار گورستان نوشاہیہ، ساہن پال شریف میں حضرت نوشاہ عالیجاہ کے روضہ مبارک سے باہر مغربی جانب ہے۔

ایک مرتبہ ایک ملنگ نے آپ سے سوال کیا:

کون در، تے کون درویش کس مرد کا پہدا (۱) ویس

Marfat.com

کس مرد کا لے کے ناں　　تاں توں وڑیوں ایس گراں

آپ نے فی البدیہہ یہ جواب دیا:

اللہ در ، محمد درویش　　پیر مرشد کا پہدا ویس

اللہ نبی دا لے کے ناں　　تاں میں وڑیا ایس گراں

۱۔پہدا ہندی لفظ ہے بمعنی پہنا۔دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲،ص ۱۳۶۴

شرقی، ملتان

نام معلوم نہیں، تخلص شرقی، حاجی کمال الدین عرف سائیں کالوشاہ نوشاہی ساکن شیئہ بھٹی سے عقیدت تھی۔وہ مرید بابا شرف الدین قاری کے، وہ مرید بابا پیر شاہ کے، وہ مرید میاں عبدالغفور کے، وہ مرید بابا سپاہی شاہ کے، وہ مرید بابا ماہی شاہ کے، وہ مرید خواجہ بخت جمال جھنگی والا کے، وہ مرید حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی کے۔

شرقی صاحب فارسی کے شاعر اور تاریخ گو تھے۔جب سائیں کالوشاہ ۹ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ ۱۹۴۴ء کو فوت ہوئے تو انہوں نے یہ قطعۂ تاریخ وفات لکھا:

آن کمال الدین صوفی باکمال　　عرف حضرت سائیں کالو شاہ شد

بُد نہم ماہ ربیع الاول آن　　از نظر پنہان چو رشک ماہ شد

یوم یکشنبہ بوقت چاشت آن　　قطب دوران واصل اللہ شد

بہر تاریخ وصالش عارفی　　فکر بنمود از سروش آگاہ شد

ہست تاریخش حروف نقطہ دار　　''داخل جنت ولي اللہ شد''

خ۶۰۰+ج۳+ن۵۰+ت۴۰۰+ی۱۰+ش۳۰۰=۱۳۶۳

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸،ص ۳۷۷

شریف، لائل پور

اس کا نام شریف احمد، تخلص شریف، والد کا نام فقیر محمد، قوم بافندہ سے ہے۔آبائی گاؤں دھم تھل، تحصیل نارووال تھا۔اس کا والد میاں ملنگ شاہ نوشاہی کا مرید تھا۔اس کے بعد کچھ عرصہ چک ۶۲۸ چک پٹھاناں، ضلع لائل پور میں زراعت کرتے رہے، پھر لائل پور [شہر] چلے آئے۔سائیں غلام رسول

Marfat.com

نوشاہی گوجروی کا مرید وخلیفہ ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بعمر پینتالیس سال موجود ہے۔ محلّہ وارث پورہ، عزیز چوک، لائل پور میں رہتا ہے۔

پنجابی میں اشعار کہتا ہے۔ اس کے اشعار بنام مجموعۂ فیضان نوشاہی عرف تحفۂ توحید (۱) موجود ہیں۔ یہ اشعار اس کے ہیں:

س سب جہان ویران خانہ، اساں ویکھیا نال دھیان باوا
کڈھو حیرتوں، ملے سکون دل نوں، پکا کر دیہو میرا ایمان باوا
خفی جلی دا دسو اسرار مینوں، کراں اپنی خود پچھان باوا
شریفؔ چار مقام وکھال دیہو کراں چار مقام بیان باوا
ش شکل خدا نے جدوں سرجی، فوٹو اپنے آپ دی لاہ دتی
خلق اللہ اٰدم علیٰ صورتہ اپنی صورتوں صورت بنادتی
نحن اقرب تے اقرب تھیں ہو اقرب شان اپنی آپ فرمادتی
شریفؔ آپ حبل الورید ہو کے گل عارفاں نوں سمجھادتی
ص صدق یقین نوں قائم کر کے ویکھو جھنڈا جُھلا نوشاہیاں دا
وچ گوجرے اساں دا چن چڑھیا جا کے دیکھ مَحَلّا نوشاہیاں دا
بھوری والی سرکار دربار اندر ملے فقر سَوَلّا نوشاہیاں دا
شریفؔ عارفاں دا کامل کاملاں دا تابعدار ہاں واللہ نوشاہیاں دا

اپنے پیر صاحب کے متعلق لکھا ہے:

سائیں شریفؔ فقیر تے کیتا کرم رحمان — وچ نوشاہی سلسلے عشق پہنچایا آن
میرے سینے بھانبڑ ہجر دا لانبو بلیا آن — سینے کرداں چلیاں ہویا بہت حیران
ہجروں سولاں چُبھیاں پھردا سرگردان — برہوں پیا ستاوندا ہویا نموں جھان
پھراں وسیلہ ڈھونڈدا نہ کوئی پتا نشان — دم دم چوٹاں وجیاں دل گھبرایا آن
وڑیا اندر حیرتاں ظاہر وانگ سنان — آخر اعظم پیر دا طالب ہویا آن
حضرت باہوں پکڑ کے قہ قہ پار لنگھان — وچ فنا دے بہہ گیا ہونا مکیا آن
میں نہ میں وچ رہ گیا بُھلا کل جہان — حضرت باہوں پکڑ کے سینے نال لگان

Marfat.com

برقی تاراں گھڑکیاں دسے راز نہان ظاہر باطن مجھ نوں اکو ہویا آن
فاینمانوں ویکھ کے ہویا بھر ودان جدھر ویکھاں یار نوں چمکاں پیندیاں آن
نحن اقرب آگیا ہوناوات رحمان شریف نہ نظریں آوندا شرف کمال وکھان
وچ فتح پور اساں دا کعبہ قبلہ جان ماہ کا تک دی دوسری عرس ہوندا ہے آن
جھنڈے جھولن پیر دے سوہنے لال نشان بلہی والے پیر دا لگا ڈیرہ آن
کہندے مہر شاہ پیر ہے چٹھہ ذات جوان نوئیں والا خلق پکاردی ہر اک وچ زبان
دھروئی مہر شاہ پیر دی کھنڈی وچ جہان فرمایا مہر شاہ پاک دا وارد ہویا آن
غلام رسول فقیر ہے مرشد میرا جان تخلص اعظم پیر دا مہر شاہ خود فرمان
وچ فتح پور اوس دا لایا ذات نشان صوبے اعظم پیر دے پھڑ کے آون نشان
فتح پور پنڈ شریف ہے جانے کل جہان سانوں وانگن کعبے دسدا جیونکر عربستان
محمد شریف فقیر تے کیتا کرم رحمان میخانہ کھلا اساں دا وچ فتح پور آن
جام وصالوں پی لیا اکھاں کھلیاں آن قسمت والے پیوندے دوجے ہون حیران
قسمت باہجھ شریف نہ ہر گز یار چکھان پر سر دتے سر پاویئے اندر عشق میدان
لین ادھار نہ جاونا اے مورکھ انسان اوتھے نقد ونقدی تلدے سودے وچ میزان
جنہاں یاراتوں سر وار یا اوہ لے گئے جت میدان شریف پیا سمجھاوندا سمجھو عقل نادان

(مرزا صاحباں [غلام رسول اعظم]، ص ۸۳)

۱۔ پنجابی کتابیات، ج ۱، ص ۲۷۳ (نمبر ۴۶۳۹) میں تحفہ توحید (منظوم) از غلام رسول نوشاہی ساکن چک نمبر ۴۳۴ رج ب، فتح پور، ضلع لائل پور کا اندراج ہوا ہے۔ یہ غلام رسول نوشاہی ہمارے شاعر کے پیر ہیں جن کا تذکرہ تخلص ''اعظم'' کے تحت گذر چکا ہے۔ نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۳۴۵. عارف نوشاہی

شریف

نام محمد شریف، تخلص شریف، سکونت کا پتا نہیں چل سکا۔ حضرت نوشہ گنج بخش سے خاص تعشق ہے۔ اردو اور پنجابی میں شعر کہتے ہیں۔ حضرت نوشہ صاحب کی مدح شریف میں ان کی ایک اردو اور ایک پنجابی نظم لکھی جاتی ہے۔

Marfat.com

(۱)

عارف یکتا ہیں نوشہ گنج بخش　　صاحب تقویٰ ہیں نوشہ گنج بخش
ہے جہاں وقفِ طواف آستاں　　قبلہ و کعبہ ہیں نوشہ گنج بخش
بادہ کش حاضر ہیں پیمانہ بکف　　میر میخانہ ہیں نوشہ گنج بخش
ہیں براتی اولیاء اللہ سب　　خلد کے دولھا ہیں نوشہ گنج بخش
عاشق ربّ ، جاں نثار مصطفیٰ　　کیا کہیں ہم ، کیا ہیں نوشہ گنج بخش
ہوتے ہیں سیراب لاکھوں تشنہ کام　　فیض کے دریا ہیں نوشہ گنج بخش
نسل بطن صاحب لولاک ہیں　　سید والا ہیں نوشہ گنج بخش
اولیاء اللہ کی ساری بزم میں　　انجمن آرا ہیں نوشہ گنج بخش
رب اکبر کی ، رسول اللہ کی　　نعمت کبریٰ ہیں نوشہ گنج بخش
مطمئن ہیں دردمند و بے نوا　　ملجا و ماوا ہیں نوشہ گنج بخش
ہے بھکاری آپ کے در کا شریفؔ　　آپ جگ داتا ہیں نوشہ گنج بخش

(۲)

اُٹھ چَل دِلا چَل اُس در تے جتھے منگتے گذارے کردے نے
جھک گنج بخش دی چوکھٹ تے جتھے بادشاہ بھی سر دھردے نے

نوشہ گنج گنجاں دا والی اے　　رب بخشیا رتبہ عالی اے
اوتھوں آوے کوئی نہ خالی اے　　اوتھوں سارے ای جھولیاں بھر دے نے
اُٹھ چَل دِلا چَل اُس در تے

گل الفی پا نوشاہیاں دی　　دھو دل توں میل سیاہیاں دی
رکھیں لاج سایاں سر چایاں دی　　مینوں مان وڈے تیرے گھر دے نے
اُٹھ چَل دِلا چَل اُس در تے

وچ مشکل کوئی نام لوے　　بادشاہ تے خواہ غلام لوے
اک پل وچ سر انجام لوے　　اوہ لخت جگر حیدر دے نے
اُٹھ چَل دِلا چَل اُس در تے

Marfat.com

شفیق، ساہن پال شریف

نام شفیق الرحمٰن، تخلص شفیق، والد ماجد کا اسم گرامی حکیم سید مظفر حسین ظفر * نوشاہی بن سید غلام احمد کاتب * نوشاہی ہے اور حضرت نوشہ گنج بخش کی اولاد امجاد سے ہیں۔ اِن کی ولادت بروز جمعۃ المبارک ۱۳ محرم ۱۳۷۲ھ/ ۳ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو ساہن پال شریف، ضلع گجرات میں ہوئی۔ ابتدائی علوم مذہبیہ واسلامیہ کی تعلیم والدین سے پائی۔ ۱۳۸۸ھ/۱۹۶۸ء میں پبلک ہائی سکول پنڈی کالو، ضلع گجرات سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء میں طبیہ کالج (انجمن حمایت اسلام) لاہور سے ''فاضل الطب والجراحت'' کا چہار سالہ کورس پاس کیا اور پاکستان بھر میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ علوم طب حاصل کرنے کے بعد ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء میں گورنمنٹ نارمل سکول گجرات سے پی ٹی سی کا امتحان اچھے نمبروں میں پاس کیا۔ ذی الحجہ ۱۳۹۴ھ/نومبر ۱۹۷۴ء میں بحیثیت مدرس تقرر عمل میں آیا اور گورنمنٹ پبلک ہائی سکول پنڈی کالو میں فرائض تدریس انجام دینا شروع کیے۔ رجب ۱۳۹۵ھ/جولائی ۱۹۷۵ء تک یہاں کام کرنے کے بعد تبادلہ گورنمنٹ زمیندار ہائی سکول گجرات میں ہو گیا۔

[غیر مطبوعہ] تصانیف حسب ذیل ہیں: ۱۔ مخزن طب (تین جلدیں)؛ ۲۔ خاندان نوشاہیہ اور علم طب؛ ۳۔ ساہن پال شریف کی علمی وادبی تاریخ؛ ۴۔ بیاض حسنِ خیال؛ ۵۔ روزنامچہ شفیق؛ ۶۔ خزینۃ العلوم؛ ۷۔ کنز الجواہر۔

نمونہ کلام پنجابی:

چیتر چڑھدے چیت مہینے سجناں منہ نے پھیرے
تکدے اوہ نہ مڑ کے پچھوں مارے واج بہتیرے
آوے چین نہ پل وی مینوں اوکھے ہوے بسیرے
اک واری آ دے جا درشن جاواں صدقے تیرے
جس دن توں اکھیاں لا بیٹھے ، اسی دل دا چین گنوا بیٹھے
اک یار پیارے دی دید خاطر اسی اپنا آپ وٹجا بیٹھے
اسی ہسدے وسدے رہندے ساں ،موجاں میلے ہوندے رہندے سن
اک پیار ترے نال پا کے تے خوشیاں دی جھوک لٹا بیٹھے

Marfat.com

گیت

جہڑے پیار کسے نال پاندے نے
اوہ جگ توں نہ گھبراندے نے

اوہ ویکھ کے اکھ مستانی نوں نالے الہڑ شوخ جوانی نوں
پئے گھائل ہو ہو جاندے نے جہڑے پیار کسے نال پاندے نے

ہوندا یار منانا سوکھا نہیں پر عاشقاں نوں کوئی اوکھا نہیں
اوس سر دھڑ دی بازی لاندے نے جہڑے پیار کسے نال پاندے نے

اوہدے بن کے رہن غلام سدا اوہدا جپدے رہندے نام سدا
ہر ویلے ورد پکاندے نے جہڑے پیار کسے نال پاندے نے

لے نام اوسے دا جیندے نے گھٹ شوق شراب دا پیندے نے
ناں ہور کسے نوں چاہندے نے جہڑے پیار کسے نال پاندے نے

در یار شفیقؔ دے جاندے نے اوتھے مر کے یار مناندے نے
اوہ لگیاں توڑ نبھاندے نے جہڑے پیار کسے نال پاندے نے
اوہ جگ توں نہ گھبراندے نے

آپ مصنف کے حقیقی خواہرزادہ ہیں۔ مصنف کے ساتھ گہری محبت اور عقیدت تھی اور ان کی علمی مجالس سے بہت کچھ سیکھا۔ شفیق صاحب کو لکھنے پڑھنے اور تصنیف و تالیف کا شوق و ذوق انہی سے حاصل ہوا ہے۔ آپ کی حسبِ ذیل مطبوعات موجود ہیں: ۱۔ ''حضرت سید نوشہ گنج بخش کا اردو کلام'' (مقالہ)، مشمولہ *نئے چراغ*، ص ۳۰-۳۹؛ ۲۔ معارفِ شرافت، مشمولہ *شریف التواریخ* جلد ۲، ص ۱۸۹۷-۱۹۱۹؛ ۳۔ *شریف التواریخ کا طبقاتی اشاریہ*، شائع کردہ ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال، ۱۹۹۸ء؛ ۴۔ *فروغ دانش* (گورنمنٹ پبلک ہائی سکول پنڈی کالو، ضلع منڈی بہاء الدین کی تاریخ ۲۰۰۰-۱۹۶۳ء)، شائع کردہ ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء۔ آج کل *شریف التواریخ* کا ذیل لکھ رہے ہیں۔ شفیق صاحب نے ۱۹۹۲ء میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد سے ایم ایس سی (مطالعۂ پاکستان) کا امتحان پاس کیا۔ ۱۸ جولائی ۱۹۷۵ء تا ۱۱ جون ۱۹۷۷ء زمیندار ہائی سکول، گجرات، ۱۱ جون ۱۹۷۷ تا ۸ مئی ۱۹۹۳ء گورنمنٹ پبلک ہائی سکول، پنڈی کالو، ۹ مئی ۱۹۹۳ تا ۳ نومبر ۲۰۰۱ء (ریٹائرمنٹ تک) گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول، رن مل میں تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں۔ آپ نے ۲۸

Marfat.com

رمضان ۱۳۹۳ھ/۲۶ اکتوبر ۱۹۷۳ء کو اپنے والد صاحب سے بیعت طریقت کی اور ۲۸ جون ۲۰۰۱ء کو والد صاحب نے انہیں عرس حضرت نوشہ گنج بخش کے موقع پر اپنی خلافت اور نیابت کی دستار باندھی۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء میں اپنی والدہ محترمہ (م ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء) کے ساتھ عمرہ ادا کیا اور زیارتِ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سعادت حاصل کی۔ جون ۱۹۹۷ء میں ایران کی سیر کو گئے۔ اس تذکرہ کے مرتب راقم کے حقیقی پھوپھی زاد ہیں۔ بچپن سے ان کے ساتھ برادرانہ اور دوستانہ تعلق خاطر چلا آرہا ہے۔ سلسلۂ نوشاہیہ کی علمی خدمت میں ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں۔ آپ کے مفصل حالات شریف *التواریخ*، ج ۳، ح ۱۱، ص ۱۱۳۔۱۳۰ اور *فروغِ دانش*، ص ۱۱۰-۱۲۰ میں موجود ہیں۔ عارف نوشاہی

شمس، ڈھلیانہ

آپ کا نام شمس علی، تخلص شمس، والد صاحب کا نام پٹھان خان ولد خان محمد خان بن ورثا خان تھا۔ آپ کا آبائی وطن میہرو کا شلیپرا، علاقہ قبولہ، تحصیل پاک پتن، ضلع منٹگمری تھا۔ آپ کی پیدائش ۱۲۹۳ھ/ ۱۸۷۶ء میں ہوئی۔ ظاہری تعلیم مہار شریف میں مولانا احمد بخش سے حاصل کی۔ فارسی ادب اور عربی صرف ونحو اور فقہ وہاں سے پڑھی، پھر مگھیرہ شریف میں خواجہ فضل حق ولد نصیر بخش چشتی سے *تحفۃ الاحرار*، *مطلع الانوار*، مثنوی مولانا روم پڑھیں۔ پھر موضع چیلے واہن، متصل خیر پور ٹامیوالی میں حافظ ابوالحسن سے *لوائح* جامی پڑھی۔ بعد ازاں بایماے غیبی خاندان نوشاہی روشن شاہی میں میاں باہو سیال کے ہاتھ پر بیعت کی۔ خوب ریاضات ومجاہدات کیے۔ خواب میں زیارات اولیاے کرام کا شرف حاصل ہوتا رہا۔ پھر پھرتے پھراتے ڈھلیانہ شریف، تحصیل دیپالپور میں چلے آے اور یہیں رہائش اختیار کر لی اور قلندرانہ روش اپنالی۔ مشرب وحدۃ الوجود تھا۔ سنہ وفات کا پتا نہیں چل سکا۔

آپ اردو اور پنجابی کے شاعر تھے۔ آپ کی یادگار *دیوان اسرار توحید* دو مرتبہ چھپ کر شائع ہو چکا ہے۔

نمونۂ کلام اردو:

نعت شریف

محمد مصطفیٰ محشر میں طٰہٰ بن کے نکلیں گے — اٹھا کر میم کا پردہ وہ احد بن کے نکلیں گے
بجاتے تھے جو انی عبدہ' کی بینسری ہر دم — خدا کے عرش پر انی انا اللہ بن کے نکلیں گے
لباس آدمی پہنا، جہاں نے آدمی سمجھا — مزمل بن کے آے تھے تجلی بن کے نکلیں گے

Marfat.com

نبیوں کے، رسولوں کے، شفاعت کے، حکومت سے وہ مالک بن کے آئے تھے وہ مولا بن کے نکلیں گے
بشر کے رنگ میں بیرنگ ہی کا جلوہ پہنا تھا بشر کے رنگ والے صبغۃ اللہ بن کے نکلیں گے
حسین ایسے کہ جن کو دیکھ کر یوسف بھی محشر میں
بشکل پیر کنعانی زلیخا بن کے نکلیں گے

(دیوان اسرار توحید، ص ۵۵)

نمونہ کلام پنجابی:

مسدس نعت

واہ واہ شاہنشاہ رسولاں دا
وارث حور نفوس عقولاں دا

کنت کنزا راز بیان آیا بن اشرف ذات انسان آیا
اوہو مخفی گنج عیان آیا ایہ سمجھن راز معقولاں دا

واہ واہ شاہنشاہ رسولاں دا

ایہ راز سرّ الٰہی ہے ہر ہر وچ رانجھن ماہی ہے
نحن اقرب خاص گواہی ہے ایتھے عقل نہ پہنچے مجہولاں دا

واہ واہ شاہنشاہ رسولاں دا

غیب الغیب تے بطن بطون آیا وچ حقیقت قلم تے نون آیا
ایہ وحدۃ وجود مضمون آیا توحید مسئلہ اصل اصولاں دا

واہ واہ شاہنشاہ رسولاں دا

بن عاشق ذات معشوق آیا اوہو خالق ہو مخلوق آیا
اوہو حبل الورید عروق آیا عشق دارو اے خاص رنجولاں دا

واہ واہ شاہنشاہ رسولاں دا

ان اللہ خلق آدم علی صورتہ فرمایا ہے انسان اسم اللہ بن آیا ہے
اس احمد نام دھرایا ہے ویکھو شان انسان نزولاں دا

واہ واہ شاہنشاہ رسولاں دا

Marfat.com

حضرت انسان شان کمال آیا آپے ناظر آپ جمال آیا
بن احمد ہو بلال آیا ایہ راز کھلے مقبولاں دا
واہ واہ شاہنشاہ رسولاں دا
نبی پاک معراج تے آیا ہے احد احمد نال رلایا ہے
اوتھے آپ دا درشن پایا ہے ایہ بھیت مطوّل طولاں دا
واہ واہ شاہنشاہ رسولاں دا
شمس علی ایہ بحر عمیقی اے ایہ بیا غواص حقیقی اے
اساں کیتی گل تحقیقی اے ہویا اصل وصل وصولاں دا
واہ واہ شاہنشاہ رسولاں دا
وارث حور نفوس عقولاں دا

(ایضا،ص۵۲)

مناقب علی مرتضےٰ

واہ خالق بے چون چگونہ نہیں تیرا کوئی شبہ نمونہ
ذات احدیت شان شیونہ احد دے وچ میم رکھونہ
بن کر احمد ملک ھمن شمس علی رکھ حب علی دی
بھکھ دکھ تیرے دور کرن
ہاشمیاں وچ نور اچھلا گھر عبداللہ پیا تجلا
روشن ہویا عرش معلاّ پڑھ قرآنیں کریں تسلا
سر لولاکی تاج دھرن شمس علی رکھ حب علی دی
بھکھ دکھ تیرے دور کرن
شان نبی دا بہوں عظیم اے زلف مسلسل وصف خـــــم اے
صفت تیری قرآن کریم اے ذہن ذہین اے فہم فہیم اے
سب مرسل قربان تھیون شمس علی رکھ حب علی دی
بھکھ دکھ تیرے دور کرن
وصف علی دی کیا کجیوے لـحمك لـحمی شان جو ڈھیوے

Marfat.com

اسد اللہ ایہ شیر سدیوے پیر طریقت رہبر تھیوے
سب فقراں نوں تاج پہنن شمس علی رکھ حب علی دی
بھکھ دکھ تیرے دور کرن

فرزند علی دے بہوں اکابر روشن ہوے ملک اجاگر
نہیں جوان کوئی اینہاں برابر ہر صابر تھیں صابر صابر
ایوب یونس بھی قدم پھڑن شمس علی رکھ حب علی دی
بھکھ دکھ تیرے دور کرن

علی شجاع سخی بحور اے حاتم دا ایتھے کی مقدور اے
فتح کیا جس قلعہ دینور اے خیبر توں ونج کیتا چور اے
ہر میدان وچ شیر گجن شمس علی رکھ حب علی دی
بھکھ دکھ تیرے دور کرن

شان علی دا بہوں بلند اے روشن ہویا وانگوں چند اے
سب ستیاں دی ایہ مسند اے خزانہ ربی سیر انند اے
ہر میدان وچ شیر بگن شمس علی رکھ حب علی دی
بھکھ دکھ تیرے دور کرن

(ایضا،ص۵۳)

ایک موحدانہ طویل نظم ہے جو کئی اوراق کو محیط ہے۔ چند اشعار و مصرعہ جات چیدہ چیدہ لکھے جاتے ہیں:

حضرت عشق دی اگ مچا ذرہ وچ ڈھلیانے شریف دے آ بیلی
قاب قوسین دے راز کھلے نحن اقرب او ادنی بیلی
کنت کنزًا مخفیًا دے بھیت کھلے بطون ظہور وچ آ بیلی
لولاك لما ظہرت ربوبیتی فرمان ربی حضرت ظہور فرما بیلی
انا احمد بلا میم فرما دتا انا عرب بلا عین کہا بیلی
انا فتحنا شان مدثر ہویا اتے مزمل ہے آپ ردا بیلی
الم نشرح صفت کرے، تا لے کرے والیل والضحی بیلی
اذا تم الفقر مارمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی بیلی

Marfat.com

و ھو معکم فھو اللہ نوں سمجھ لویں و فی انفسکم نوں پا بیلی
الانسان سری و انا سرہ اکو بھیت انسان خدا بیلی
من عرف دے بھیت نوں پا لویں پھیر سمجھیں توں آپ خدا بیلی
ونفخت فیہ من روحی امر آیا اندر باہر ہے آپ الٰہ بیلی
العشق نارٌ تے شمع اسان پتنگ اتھے جل جا بیلی
و کل خلائق من نوری خلقت نور محمد تھیں محمد نور اے خاص خدا بیلی
رحمتاں تیریاں بے حساب میں جی لا تقنطوا من رحمۃ اللہ بیلی
واٰمنوا بما انزلت مصدقا لما معکم نال توحید رسالت بھی آ بیلی
ان اللہ علی کل شئی محیط نوں سمجھ لویں ذات محمد تے ذات خدا بیلی
لیس کمثلہ شئی نوں سمجھ ویکھاں درجہ احدیت ذات بتا بیلی
فاینما تولوا فثم وجہ اللہ نوں پڑھ ویکھاں ہر ہر طرف ہے ذات خدا بیلی
ویکھ یار نوں نظر نہ پھیر ذرا پڑھ ما زاغ البصر وما طغی بیلی
حقیقت محمدیہ پہلے ہوئی کنت نبیا و اٰدم بین الماء والطین ابتدا بیلی
ولقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم وچ شان انسان دے آ بیلی
ان اللہ ینطق علیٰ لسان عمر اللہ بولدا زبان عمر خطاب بنا بیلی
کتب ربکم علیٰ نفسہ الرحمۃ لکھیا جسم انسان اسم اللہ اسم محمد بتلا بیلی
العشق نار یحرق ماسوی اللہ عشق غیر نوں دیوے جلا بیلی
صبغۃ اللہ و من احسن من اللہ صبغۃ رنگت عشق دی ذات چڑھا بیلی
ومن کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ و اضل سبیلا بیلی
مرج البحرین یلتقیان بینھما برزخ لا یبغیان شان مظہر جمال جلال ادا بیلی
قد شغفھا حبا ہوئی زلیخا عشق یوسف دا دل سما بیلی
الست بربکم کہیا اساں نالے کہیا قالوا بلی بیلی
تمام غیب اُتے مامون ہوے محبط ما اوحی بیلی
معراج شریف ثبوت ویکھو سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ وچ شان معراج دے آ بیلی
ثم دنی فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ بیلی

Marfat.com

واسجد و اقترب نوں پڑھ ویکھاں سجدہ کر تے نیڑے ہو جا بیلی
مازاغ البصر دا کجل پا ویکھاں و ھو معکم دی عینک لا بیلی
یا شاہ دارین یا سید الکونین جان کندن تھیں سانوں بچا بیلی
شمس علی توں ذرا گھبرا نائیں شاہ انبیا ہے پیشوا بیلی
مرشد پاک محمد دا آسرا ۔ اے زبان دل تے کلمہ لیا بیلی
آخری وقت ساڈا نیک نیک ہووے نال کلمے تے خاتمہ ہو جا بیلی

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۳۷۸

شمس الدین، ضلع ساہی وال

اس کا نام سائیں شمس الدین، ضلع ساہی وال کے کسی گاؤں کا رہنے والا تھا۔ میاں باہو سیال فقیر نوشاہی روشن شاہی کا مرید تھا۔ مشرب وحدت الوجود رکھتا۔

پنجابی میں اشعار کہا کرتا۔ چنانچہ ایک ''ڈھولا'' نظم کیا ہے۔ بطور نمونہ کلام چند اشعار لکھے جاتے ہیں:

الف آپ الٰہی آیا ویس وٹا کے — اوہو ڈھولا بنیا احمد نام دھرا کے
ہویا ختم نبیاں سر چتر جھلا کے — مازاغ بصر دا آیا کجلا پا کے
ب بہت تعین ڈھولا لا کر آیا — بن قادری چشتی ہر ہر رنگ سمایا
نقشبندی بن کے نقشہ بنھ وکھایا — نو شاہیاں لے کے ساڈے ویہڑے آیا
ت تاب مہتابوں ڈھولے جلوے مارے — وحدت کثرت کر کے کیڈے فیض کھلارے
نحن اقرب والے ویکھو خاص اشارے — انسان صورت ہو کے کیتے ایڈ پسارے
ث ثابت ڈھولا ایہ وجود انسانی — ایہو انسان برقعہ آہا احمد جانی
پھڑ کامل مرشد کھلے راز انسانی — پڑھ انحد واجا بولی غیب لسانی

(فیض محمد شاہی، ج ۲، ص ۲۸۷)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۹، ص ۳۸_۳۹

Marfat.com

شمس الدین، لاہور

آپ کا نام فقیر سید شمس الدین تھا، والد کا نام فقیر سید خلیفہ نور الدین بن فقیر سید غلام محی الدین بخاری نوشاہی برقندازی تھا۔ آپ انگریزی عملداری میں پہلے تحصیلدار رہے۔ نوکری چھوڑ کر پنشن پر گذارہ کرتے رہے اور آنریری مجسٹریٹ لاہور کا عہدہ بکمال ایمانداری انجام دیا۔ آپ صاحب مروت اور خلیق ایسے تھے کہ ہندو و مسلمان آپ کے اخلاق حمیدہ و اوصافِ پسندیدہ کے ثنا خوان تھے (تاریخ لاہور، ص ۴۷)۔ آپ کی وفات ۱۲۸۹ھ/۱۸۷۲ء میں ہوئی۔

آپ فارسی میں شعر کہتے تھے۔ یہ شعر آپ کا ہے:

شد نگہ با سر زلفت ست اے دل
دیدہ بنمود مرا راہ گرفتاری دل

(بیاض، خطی، ذخیرۂ آذر، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور، نمبر ۷۵۶۹، ورق ۱۵ ب)

شوق، ڈہوک شہانی

نام عطا محمد، تخلص شوق، والد کا نام احمد دین ولد خوشی محمد، قوم کمہار، ساکن ڈہوک شہانی، علاقہ منڈی بہاء الدین، ضلع گجرات (۱)۔ ۱۳۶۰ھ میں پیدا ہوا۔ میٹرک تک تعلیم ہے۔ بعمر ۲۹ سال ۲ ذالحجہ ۱۳۸۹ھ/۱۹۷۰ء کو میرے ساتھ بیعت کی۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

گانے بجانے کا شوق رکھتا ہے۔ پنجابی میں شعر کہتا ہے۔ عام طور پر فلمی طرزوں پر بولتا ہے۔

دوہڑہ

ی یاد آہی میرے وچ سینے اللہ پاک نے فضل کمال کیتا
بیٹھ یار دے کول پیار سیتی رَج رَج کے میں جمال کیتا
کوئی دکھ آزار نہ رہیا مینوں جدوں یار دے نال وصال کیتا
اودوں ہوئی آزاد میں وچ دنیا شوقؔ یار نے جدوں خیال کیتا

پیر دی جگنی

اول لیے نام اللہ دا جس دا حمد ہزاراں — نعمت اسدی کھا کے یارو ہر دم شکر گذاراں
رنگ برنگی شاخاں پھلیاں، کڈھے پھُل اناراں — جسدم نظر کرم دی کردا بخش دیوے گنہگاراں

Marfat.com

تاں میں گاواں جگنی جی ، نوشہ پیر دی جگنی جی
بوہڑاں والیا جگنی جی ، روضے والیا جگنی جی
حیدر دی دَم کُٹکوں دَم کُٹکوں دَم کُٹکوں
کُٹکوں جی سایاں ، ایہ گھر گھر بوٹیاں توں لایاں

پاک محمد سرور عالم جس دا نام دھیاواں اپنے خدمتگاراں دے وچ لکھ لے میرا ناواں
پہنچاں روضے پاک نبی دے دل وچ رہندیاں چاواں جے کر سدو کول یا حضرت لکھ لکھ شکر بجاواں
تاں میں گاواں جگنی جی

لوکاں نوں ہے مان زری دا ، ساڈا مان محمد اکھیں پٹ کے ویکھ توں غافل سوہنی شان محمد
شالا سدا سلامت رہوے وچ دھیان محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری جان محمد
تاں میں گاواں جگنی جی

سوہنے پیر نوشاہی لایا ساہن پال وچ ڈیرا ہر دم یاد کراں نوشاہی پایو میں ول پھیرا
لگاں قدمیں نوشاہی دی دل چاہندا ہے میرا مولا سدا سلامت رکھے نوشاہی دا کھیڑا
تاں میں گاواں جگنی جی

نوشاہی دے دل دا ٹکڑا سوہنا پیر شرافت شریف احمد ہے پیر میرا جے بدر منیر شرافت
کھڑیا باغ نوشاہی سندا ساڈی دھیر شرافت نوشہ نوشہ ہر دم کوکاں ولی کبیر شرافت
تاں میں گاواں جگنی جی

نوشاہی دا کوئی نہ ثانی اندر ایس جہان نوشاہی دا سن توں میتھوں دساں تینوں شان
نوشاہی دے فیض دی یارو گڈی چڑھی اسمان نوشاہی دا ساہن پال وچ جھولے لال نشان
تاں میں گاواں جگنی جی

سخی سلیماں نوری یارو وسدا وچ بھلوال سب فقرا واں تھیں ہے اچا پایا پاک جمال
جہڑا جاوے دراس دے تے ہووے بہت نہال نوشہ پیر دے اتے اس نے کیتی نظر کمال
تاں میں گاواں جگنی جی

شریف احمد دی شکل نورانی سوہنی بدر منیر لگاں قدمیں تیری آکے معاف کرو تقصیر
رُھڑدا جاواں بحر غماں وچ بدلو چا تقدیر پاؤ نظر کرم دی میں تے ہویا بہت اسیر
تاں میں گاواں جگنی جی

Marfat.com

شریف احمد ہے پیر جے میرا جس دا اچا شان　　اسدا ثانی کوئی نہ دسدا ڈٹھا کر دھیان
شریف احمد دی شکل نورانی کیتی بہت پچھان　　حب جنہاں نوں اوہ ہی جانن کی جانن انجان
تاں میں گاواں جگنی جی

شریف احمد دے در دا یارو میں غلام سداواں　　دو جہان دے اندر ڈٹھا تیرا اچا ناواں
پیر شریف احمد دے یارو ہر دم گیت میں گاواں　　اکھیں اگے رہے شرافت ہر دم ایہو چاہواں
تاں میں گاواں جگنی جی

سوہنا پیر شرافت میرا جس دا رتبہ عالی　　پیر امیر فقیراں نالوں بہتی شان نرالی
ساہمن پال وچ وسدا یارو شمع توحید دی بالی　　جہڑے آ کے قدمیں لگے سدا انہاں مکھ لالی
تاں میں گاواں جگنی جی

لگاں قدمیں پیر اپنے دی سدا میرے دل شوق　　موڑیں وا گاں پیر شرافت جلدی آمل شوق
ہووے دید شرافت سندی لاؤ نہ ڈھل شوق　　لکھی جگنی پیر اپنے دی دل وچ کامل شوق
تاں میں گاواں جگنی جی

کافی درشانِ سید شرافت

بطرز فلمی گانا: جھوٹھیاں عزتاں لبھدا جیہڑا عاشق نہیں سودائی اے (فلم ڈولی)

شاہ شرافت پیر سچاواں بوہتی شان نرالی اے
ساہمن پال وچ وسدا یارو شمع توحید دی بالی اے

کھڑیا باغ نوشاہی سندا سوہنی خوشبو آوے　　پتہ پتہ، ڈالی ڈالی، پھلاں نال سوہاوے
شریف احمد دی قدمیں لگ جا جیہڑا باغ دا مالی اے　　شاہ شرافت پیر سچاواں بوہتی شان نرالی اے
ساہمن پال وچ وسدا یارو شمع توحید دی بالی اے

شریف احمد دی شکل نورانی بوہتی پیاری لگدی　　طالباں ساریاں واسطے یارو ہے مثال ایہ حج دی
جہڑے صدقوں قدمیں لگے سدا اونہاں مکھ لالی اے　　شاہ شرافت پیر سچاواں بوہتی شان نرالی اے
ساہمن پال وچ وسدا یارو شمع توحید دی بالی اے

شاہ شرافت ہر دم یارو کردا ذکر الٰہی　　احد احمد والی سانوں اس نے گل سمجھائی
پیر فقیر امیر تمامی در تے سدا سوالی اے　　شاہ شرافت پیر سچاواں بوہتی شان نرالی اے
ساہمن پال وچ وسدا یارو شمع توحید دی بالی اے

Marfat.com

ذکر شرافت ہر دم کردے ویکھے طالب سارے　　ہادی مرد کمال سچاواں باہوں پھڑ پھڑ تارے
رب دا ہے اوہ یار پیارا رتبہ بہت کمالی اے　　شاہ شرافت پیر سچاواں بوہتی شان نرالی اے
ساہن پال وچ وسدا یارو شمع توحید دی بالی اے

شریف احمد دے در دا یارو میں غلام سدا واں　　شاہ شرافت شاہ شرافت ہر دم ورد پکاواں
پاوخیر کرم تھیں ہادی در تے شوقؔ سوالی اے　　شاہ شرافت پیر سچاواں بوہتی شان نرالی اے
ساہن پال وچ وسدا یارو شمع توحید دی بالی اے

کافی درشانِ سید شرافت

بطرز فلمی گانا: بانھ پھڑ لے توڑ دے گجرا، چڑھایا اج سجرا، وے تینوں کیہڑا موڑ سکدا (فلم ڈاچی)

ساہنوں مکھ دکھلا جا سجناں، اساں کر کر دید نہ رجناں، وے تینوں گھنڈ لاہنا چاہی دا

ساہن پال جاواں میرا کردے جی　　پاو خیر مینوں جو سردے جی
تیرے در دا گدا نت کردا صدا　　جو سردائی پا ، پیر جی
اساں تیرا دوارہ نہیں چھڈنا　　گلاں غیراں دیاں پچھے نہیں لگنا
وے تینوں گھنڈ لاہنا چاہی دا

پیر نوشاہی میری بخش خطا　　آیا در تیرے خیر جھولی میری پا
کرو عرض منظور ، دھکو در توں نہ دور　　میرا بخش قصور ، پیر جی
لڑ تیرا اساں مول نہ چھڈنا　　ساڈا تیرے بناں جی نہیں لگنا
وے تینوں گھنڈ لاہنا چاہی دا

سدا فیض جاری نوشاہی والا یار　　اپنے مریداں نال رکھدے پیار
میرا دل اے فدا ، کرو کرم سدا　　مینوں در تے بلا ، پیر جی
مکھ تیرا ویکھ ویکھ نہیں رجنا　　پچھے غیراں دے اساں نہیں بھجنا
وے تینوں گھنڈ لاہنا چاہی دا

شوقؔ ہر دم ایہو کردا صدا　　میں مسکین اتے کرو چا نگاہ
دل کردا میرا ، ویکھاں در میں تیرا　　تسیں کرو چا پھیرا ، پیر جی
تیرے جیہا ہور نہیں لبھنا　　حال حالیاں دا ایتھے پیا سجنا

Marfat.com

وے تینوں گھنڈ لاہنا چاہی دا
اساں کر کر دید نہ رجناں
وے تینوں گھنڈ لاہنا چاہی دا

کافی

اسیں ہاں دیوانے نوشاہی لجپال دے
نوشہ دے گھرانے دے سلیماں دی آل دے

سانوں لوک نوشاہی کہندے نوشہ نوشہ کوکدے رہندے
نام نوشہ لے کے دیوے نو نو بالدے اسیں ہاں دیوانے نوشاہی لجپال دے
فقر نوشاہی دنیا توں اعلیٰ قسم خدا دی اوہدا رتبہ نرالا
مکھڑا نوشاہی چمکے وانگوں ہلال دے اسیں ہاں دیوانے نوشاہی لجپال دے
پیر نوشاہی کرم کماویں میں عاجز نوں لے گل لاویں
واسطے میں پاواں تینوں اس بیمثال دے اسیں ہاں دیوانے نوشاہی لجپال دے
پیر نوشاہی سن لے عرضاں نظر کریں سب جاندیاں مرضاں
کج دے توں پردے ہادی شوقؔ کنگال دے اسیں ہاں دیوانے نوشاہی لجپال دے

ا۔منڈی بہاءالدین اب خود ضلعی مقام ہے۔

شوق کی وفات ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء کے بعد ہوئی۔ نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۱۱، ص ۱۵۲-۱۵۳۔ عارف نوشاہی

شوقی

نام جوت پرکاش، تخلص شوقی تھا۔ قاضی خوشی محمد کنجاہی، جو حضرت نوشہ گنج بخش کے اکابر خلیفوں سے تھے۔ ان کے خاص دوست تھے۔

فارسی کے قادرالکلام شاعر تھے۔ فارسی میں یہ منظوم مکتوب قاضی صاحب کے نام لکھا:

سحرگاہ نویدی رسیدم بگوش کہ شخصیست از دوستانِ خوشی
عجیب عندلیست نادر بیان کہ می آید از بوستانِ خوشی
چو رہ یافت در خلوت خاص گفت : کہ می آیم از آستانِ خوشی

Marfat.com

متاع گرانمایہ بیرون کشید ز کانِ خوشی ، بل مکانِ خوشی
جوابی بصد مہربانی شنید روان شد بسوی جہانِ خوشی
بہنگامِ رخصت چنان گفتمش کہ ہر گہ رسی در مکانِ خوشی
سلامی ازین بندہ خواہی رساند
بخلوتگہِ خادمانِ خوشی

(تذکرۂ شعرای پنجاب، ص ۲۱۱، بحوالہ گلدستۂ سخن)

تذکرۂ شعرای پنجاب کی فارسی عبارت کا اردو ترجمہ یہ ہے: ''شوقی ۔ جوت پرکاش پنجابی، اورنگ زیب عالم گیر بادشاہ کے عہد [۱۰۶۹۔۱۱۱۸ھ] میں بلدیہ لاہور میں اہم عہدے پر کام کرتا تھا۔ خوش کلام شاعر تھا۔ اس کا کچھ کلام گلدستہ سخن میں چھپا ہے۔ وہ نسلاً ہندو دکھائی دیتا ہے۔ اس کی نظمیں میری نظر سے نہیں گذریں، لیکن ایک منظوم قطعہ جو اس نے قاضی شہر سیالکوٹ شاہ خوش کو بھیجا تھا مجھے ملا ہے۔ اس منظوم خط سے چند اشعار یہاں درج کیے جاتے ہیں''۔ مؤلف کتاب تذکرۂ شعرای پنجاب نے ص ۱۹۵ پر مذکورہ قطعہ کی روشنی میں ایک شاعر ''شاہ خوش قاضی سیالکوٹی'' کے حالات لکھے ہیں اور ص ۳۲۲ پر ''محمد خویشی کنجاہی'' کا الگ عنوان قائم کیا ہے۔ سید شرافت نوشاہی کا خیال ہے کہ یہ دونوں حالات ایک ہی شخص کے ہیں۔ دیکھیے شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱، ص ۱۴۰۔ قاضی خوشی محمد کنجاہی کی علاقہ سیالکوٹ کی قضا تذکرۂ شعرای پنجاب کے اسی واقعہ سے ثابت ہے۔ نوشاہی سلسلہ کے مآخذ سے اس پر کوئی روشنی نہیں پڑتی۔ عارف نوشاہی

شہاب الدین، موہل

آپ نوشاہی سلسلہ میں اپنے والد میاں الٰہی بخش فقیر نوشاہی روشن شاہی، ساکن موہل شریف، ضلع ساہی وال کے مرید تھے۔

پنجابی میں صوفیانہ و موحدانہ شعر کہا کرتے۔ نظم ذیل بعنوان ''چیز'' لکھی ہے۔ ۲۰ بند ہیں۔ چند یہ ہیں:

واہ واہ شاہنشاہ سلطاناں دا
وارث حور ملک انساناں دا
جہڑے کل پیغمبر آے نی ایسے چیز کولوں راہ پاے نی

Marfat.com

ہوے تاہیں قرب سوائے نی ناہیں راز رموز بیاناں دا

• واہ واہ شاہنشاہ سلطاناں دا

ایہا چیز تیرے ول آئی ہے اس دی وچ فرقان گواہی ہے

ڈھونڈی الٰہی بخش نوشاہی ہے ایہ ڈھونڈن حق عرفاناں دا

واہ واہ شاہنشاہ سلطاناں دا

نبی چڑھ معراج سدھایا ہے ایسے چیز تائیں چا پایا ہے

حق ذات دیدار کرایا ہے جویا خاص وصل دل جاناں دا

واہ واہ شاہنشاہ سلطاناں دا

ایہا چیز اتاری اللہ ہے ساڈے دل نوں خاص تسلاّ ہے

وچوں پوندا نور تجلاّ ہے اسدا پاون خود مرداناں دا

واہ واہ شاہنشاہ سلطاناں دا

آخری دو بند یہ ہیں:

جہڑا عاشق اس گفتار دا ہے ہویا اوہ مشتاق دیدار دا ہے

اوہ واصل ذاتی یار دا ہے کھلا باطن علم عیاناں دا

واہ واہ شاہنشاہ سلطاناں دا

شہابؔ الدین ایہ سرّ معانی ہے ایہ تاں ناہیں گفت بیانی ہے

ایہ تاں حق الرمز نہانی ہے پایا مطلب دوہاں جہاناں دا

واہ واہ شاہنشاہ سلطاناں دا

وارث حور ملک انساناں دا

(کشکول نوشاہیہ، ص ۱۴)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۱۳۴_۱۳۹

شہاب الدین، قلعہ دیدار سنگھ

آپ کا نام شہاب الدین، والد کا نام میاں نبی بخش ولد امیر بخش بن رمضان بن دوست محمد

Marfat.com

بن براھم عرف خلیفہ، نور پور چاہلاں، ضلع گوجران والا میں رہتے تھے۔ صاحب علم، درویش مرد تھے۔ بیعت طریقت حضرت سید غلام علی شاہ ولد سید قدم الدین نوشاہی برخورداری ساہن پالوی سے تھی۔ عابد، حق گو تھے۔ ۱۵ صفر ۱۳۵۶ھ/۱۹۳۷ء کو وفات پائی۔ مزار قلعہ دیدار سنگھ، ضلع گوجران والا میں ہے۔

یہ پنجابی اشعار نعت شریف محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی زبان سے ہیں:

توں سجناں دا سلطان محمد ہے تیرا عالی شان محمد
وچ محشر دے میدان محمد تیرا جھلسی لال نشان محمد
توں امت دا غمخوار محمد توں کوثر دا مختار محمد
توں جنت دا سردار محمد میں عاصی گنہگار محمد
میرا بیڑا کرنا پار محمد میں کہاں درود ہزار محمد
تیرے چارے یار محمد میری لینی سار محمد

(فیض محمد شاہی، خطی، ج ۲، ص ۱۱۴۱)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۱۴۰_۱۴۶

شہباز، بدو ملھی

آپ کا نام شہباز خان، تخلص شہباز، موضع بدو ملھی، ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ مولانا محمد جمیل نوشاہی جلالوی کے مرید تھے، وہ مرید شیخ جمال شاہ شتاب گڑھی کے، وہ مرید شیخ ہاشم تھرپالوی کے۔

آپ کی ولادت ۱۲۱۱ھ/۹۷-۱۷۹۶ء میں ہوئی۔ قوم جٹ ملھی سے تھے۔ ظاہری تعلیم مولانا محمد حسین کھوکھر ساکن کیلیان والا اور گاجر گولا سے پائی۔ علم ادب، عروض وقوافی میں خاص مقام حاصل کیا۔ کتابوں کا اکثر مطالعہ رکھتے۔ شطرنج بازی میں بھی باکمال تھے۔ آپ ۱۲۷۵ھ/۵۹-۱۸۵۸ء میں موجود تھے۔ سال وفات نہیں ملا۔

آپ فارسی میں بہترین شاعر تھے۔ مثنوی وقائع پنوں آپ کی یادگار موجود ہے۔ اس سے پہلے آپ کے استاد مولانا محمد حسین نے کتاب سسی پنوں کا آخری حصہ فارسی میں نظم کیا تھا۔ آپ نے ان سے بعد اپنے ایک دوست قاضی پیر بخش جلالپوری کی فرمائش پر ۱۲۵۱ھ/۱۸۳۵ء میں بھر چالیس سال حمد و

Marfat.com

نعت سے شروع کر کے قصہ وہاں تک پہنچایا۔ آغاز اس طرح پر ہے:

حمد ست حکیم حقیقی را از حیطۂ حد و حساب افزون
کو کرد طبائع را شائع ز اسرار صنائع بوقلمون
از نور نہادہ نقش نگین معکوس بطین بچون و چگون
سرّ ے ست نہان در ہر انسان از حیزّ کون و مکان بیرون

اپنے استاد مولانا محمد حسین کی تعریف میں لکھتے ہیں:

لیکن زین پیش حسین ولی کردست بیان احوال سی
ارضاہ اللہ عفاہ اللہ جزاہ اللہ عن ملتمسی
ز آغاز نکردہ شروع او را انجام نمود بفہم رسی
من جہت تمام نمودن آن غازم گشتم از بوالہوسی

تاریخ اختتام قصہ اس طرح لکھتے ہیں:

زین پس تصنیف حسینؔ بخوان کوہست شریف لطیف زمان
حتی المقدور شعور و خرد مسطور شد از مقصود لسان
چون در غم یار نزار بدم خونخوار و دل افگار و حیران
تاریخ گذار این نظم شدم ''غم یار'' بفہم اسرار نہان

۱۲۵۱ھ

یہ مثنوی ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۵ء میں اسلامیہ پریس، لاہور میں چھپ چکی ہے۔

اپنے مرشد میاں محمد جمیل کی مدح میں لکھا ہے:

تحمید غفور رحیمی را از دائرۂ حد حساب افزون — کو زینت داد این گلشن راز اسرار صنایع بوقلمون
بعد ست درود محمد را صلوات وسلام گونہ گون — کان گشت شفیع خلائق را امت ہای بی یاس وحزون
از سلسلہ قادری ہادی من باشان جمیلی شد روشن — آن منبع راز حقانی شد ہم بود ہدای راہ بطون
من سوختہ جان بے تاب وتوان افتادہ بدام ضلالتہا — توبہ کردم از عصیان ہا بر دست قبول تو مکنون
بر در تو فتادم سجدہ کنان المدد بگویم گریہ کنان
شہبازؔ بنام و نیاز دلی با حالت خستہ زار زبون

(نور نہال قادری، ص ۶۱)

Marfat.com

تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ کے مسودے [نیز: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۷، ص ۱۲۹] میں مصنف نے شہباز خاں کی دیگر تصانیف مثنوی نسخہ بدیعہ عجیب منظر (فارسی) اور *دیوانِ شہباز* (اردو) کا اندراج کیا ہے۔ میں نے یہ دونوں اندراجات حذف کر دیے ہیں۔ کیونکہ مثنوی عجیب منظر شہباز خاں ملھی کی تصنیف نہیں ہے۔ اس سلسلے میں میرا شذرہ ''شہباز خاں ملھی سے منسوب مثنوی عجیب منظر: ایک غلطی کا ازالہ'' سہ ماہی *دانش*، اسلام آباد، شمارہ ۱۰، تابستان ۱۳۶۶ش/۱۹۸۷ء، ص ۲۱۲-۲۱۶ ملاحظہ ہو۔ *دیوانِ شہباز* کے متعلق خود شرافت صاحب نے لکھا ہے ''مجھے یہ تحقیق نہیں ہو سکی کہ یہ شہباز خاں ملھی کا ہے یا کسی اور شہباز کا'' (مسودہ)۔ مثنوی وقائع پنوں کی بحر پر تبصرے کے لیے دیکھیے: حسین، گاجر گولا کے حالات اسی تذکرے میں؛ نیز: *پاکستان میں فارسی ادب*، ج ۴، ص ۱۵۸۔ عارف نوشاہی

شہزاد، حافظ آباد

اصلی نام محمد ولایت، تخلص شہزاد، اشعار میں کبھی ولایت اور کبھی شہزاد استعمال کرتا ہے۔ والد کا نام احمد دین ولد عالم تھا۔ اس کے آباواجداد کی قوم ورک ہے۔ لیکن پیشہ خارکشی کرتے تھے۔ اب یہ کپڑے کی سلائی کا کام کرتا ہے۔ اس کے والدین موضع بالے کے، متصل کولوتارڑ، ضلع گوجران والا میں رہتے تھے۔ اس کی پیدائش بھی وہیں ہوئی۔ مڈل تک تعلیم پائی۔ پھر موضع مدن چک، متصل بھڑی شاہ رحمان میں چلا آیا۔ اسی جگہ کی سکونت کے دوران بعمر ۳۴ سال ۱۶ شوال ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۵ء کو میرے ہاتھ پر بیعت کی۔ خوش اخلاق، ظریف الطبع ہے۔ عرصہ دو سال سے حافظ آباد، ضلع گوجران والا میں سکونت پذیر ہو گیا ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء بعمر ۴۶ سال موجود ہے۔

پنجابی زبان میں شعر کہتا ہے۔ کئی سی حرفیاں، باراں ماہ، دوہڑے وغیرہ لکھے ہیں۔ سی حرفی ''انوار شرافت'' کے بعض اشعار لکھے جاتے ہیں:

الف آ دلا ساہن پال اندر پایئے چل دیدار شریف احمد
سر تے فقر مدارج دا تاج رکھ کے آیا وچ سنسار شریف احمد
صادق سخن کمال جمال صورت واہ واہ نور انوار شریف احمد
سہرا خاص شہزاد نوشاہیاں دا، کھڑیا پھل گلزار شریف احمد
ب بول کے کیا بیان کراں شوکت شان توقیر شریف احمد
کفر شرک بدعات سب دور ہوون جتھوں لنگھدے پیر شریف احمد

Marfat.com

پئے وچ سادات دے چمکدے نے وانگ بدر منیر شریف احمد
اوس خانے دی صفت شہزاد لکھاں جس دی ہے تفسیر شریف احمد
ی یاد غریب نوں رکھنا ہے میرے بدر منیر شریف احمد
مرض عصیاں دے وچ بیمار ہاں میں نسخہ بخش اکسیر شریف احمد
دنیا دین دے وچ نہال ہوواں ویکھاں پاک تصویر شریف احمد
آوے وقت شہزاد جو نزع والا پڑھاں کلمہ تطہیر شریف احمد

(جذبات عشق، حصہ دوم، ص ۲۰)

جھوک پیر دی

جھوک میرے پیر والی وسّے ندیوں پار او
دِسّے مدینے وانگوں نوشہ دا دربار او

اٹھے پہر ہجر مینوں نوشہ دا ستاوندا
لیوجے نہ سار میری پا کے پیار او
ساہن پال وسدے پئے ساڈے لجپال نے
پاک گھرانہ مڈھوں سید سردار او
ویکھاں فیض جاری ہویا نوشہ دے گھرانے تھیں
بحر عمیق عاصی ڈبے دیندا تار او
ہستی مٹا کے پلہ پھڑیا شرافت دا
کامل پیر نوشہ نے کیتے نے چار او
جاگے رج بھاگ میرے آساں نے پُنیاں
دیو نی مبارک سیو بدلی بہار او
ماردی اے ٹھاٹھاں ندی رحمتاں دی اج پئی
مصطفیٰ دے لال اتوں دیوں جند وار او
پالدے نے لج اکھاں جدھے نال جڑیاں
بھر دیندے جھولیاں جو سخیاں دی کار او
خوش ہو کے منگدا ولایت ایہ مراد اے

ویکھاں اوہ شرافت کدوں میں گھر آوندا
جھوک میرے پیر والی وسّے ندیوں پار او
نام شریف احمد ، مصطفیٰ دے لال نے
جھوک میرے پیر والی وسّے ندیوں پاراو
شرافت نے صداقت پائی ودھ کے زمانے تھیں
جھوک میرے پیر والی وسے ندیوں پار او
جس نے وکھایا سانوں رستہ ہے وحدت دا
جھوک میرے پیر والی وسے ندیوں پار او
چراں پچھوں پرتائیں ملی میں وِچھڑیاں
جھوک میرے پیر والی وسے ندیوں پار او
رہوں سدا در تیرے ویکھاں رج رج پئی
جھوک میرے پیر والی وسّے ندیوں پار او
گیاں جو سوالی بن کے خالی نہیں اوہ مڑیاں
جھوک میرے پیر والی وسّے ندیوں پار او
سنبھال رکھے رب سدا ہی آباد اے

Marfat.com

پاوندے ہمیشہ جتھوں فیض گنہگار او جھوک میرے پیر والی وتے ندیوں پار او
دِتے مدینے وانگوں نوشہ دا دربار او

دوہڑے

د دور دیا سجناں ملیں سانوں کر کر انتظاری اسیں رُل گئے ہاں
یا تے بنی مصیبت کوئی بہت بھاری ، یا تے یاد تساڈی تھیں بھل گئے ہاں
صرف نہیں کیتا جان اپنی دا توہاڈے ہجر فراق وچ رُل گئے ہاں
رہی ڈھونڈ شہزاد جہان سارا اے پر نہیں ملیا کہڑے تل گئے ہاں

ز زخم فراق دا نت تازہ ، سدا ہجر اے ہوندا بیہا ناہیں
کئی مدتاں گذریاں سجناں دا ملیا کوئی بھی سکھ سنیہا ناہیں
پئی دھاڑ غم دی چارے تاڑ مِل کنے پاسہ کوئی امید دا رہیا ناہیں
ہویا کوئی شہزاد جے ہور پچھوں کسے خوار ہونا میرے جیہا ناہیں

(جذبات عشق، ج۱، ص۳۹۴)

(۱)

آوندی شرم ہے کر دیاں عرض مینوں تیرے در باہجوں کوئی در بھی نہیں
ہاڑے کرن نہ سندا اے عرض کوئی پلے مجھ غریب دے زر بھی نہیں
در در اتے دھکے پھراں کھاندا ، رُلدا وچ پردیس ، کوئی گھر بھی نہیں
میریاں اکھیاں تھیں وہندے خون آنسو ، منزِل ہے بھاری سکدا جر بھی نہیں
سجن سب مولا دشمن ہو گئے نے اندر بلدا اے سینے ور بھی نہیں
تینوں واسطہ تیرے حبیب دا اے میری گل مولا لمی کر بھی نہیں
ربا میل محبوب مجذوب تائیں چھڈ جاونا میں تیرا در بھی نہیں
شرماں سب شہزاد دیاں تینوں مولا کر دے آس پوری ڈھل کر بھی نہیں

(۲)

ہتھ جوڑ حضور نوں عرض کرناں ذرا اساں دے ول خیال کرنا
تسیں چپ مکھوں ساڈی سندے نہیں میں مار نعرے حال حال کرنا

Marfat.com

تسیں منگو دعا کم راس ہوون ، اگے آپ دے ایہو سوال کرنا
مولا واسطے شاہ جی کم میرا ہو کے دلوں جانوں خوشحال کرنا

(۳)

کدی ساں آزاد ، صیاد پھڑ کے وچ پنجرے دکھاں دے پا دتا
جفا کار معشوق دے درد مینوں خشک لکھاں دے وانگ جلا دتا
جے نہ کم ہویا ہوسی کم میرا کاروبار سب کم بھلا دتا
مولا واسطے جی ساڈی کرو کاری اگے تساں دے سیس نوا دتا

(جذبات عشق، ج۱،ص۳۷۴)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج۳، ح۱۱،ص۲۳۶_۲۳۸

شہمیر، لاہور

آپ کا اصلی نام لکھمیر تھا۔ مرشد صاحب کی طرف سے شہمیر لقب ملا اور شہمیر قلندر مشہور ہوے۔ آپ کے آباو اجداد شہر فرید آباد کے رہنے والے تھے۔ کتاب *ذکر الائمہ* [مصنفہ سید جلال الدین حسین جعفری شیرازی، قلمی، ذخیرہ شیرانی، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور، شمارہ ۲۲۰۹] میں آپ کو سادات گیلانی میں لکھا ہے۔ آپ کے والد کا نام سید ابی حفیظ بن شاہ خضر گوشہ نشین بتایا ہے۔ آپ وہیں پیدا ہوے۔ شاہجہان بادشاہ کا زمانہ اور سال ۱۰۵۹ھ/۱۶۴۹ء تھا۔ اپنے ماموں صاحب سے قرآن مجید پڑھا۔ پھر لاہور چلے آے اور مولانا علی محمد سے *مطوّل* تک کتابیں پڑھیں۔ مولانا نور محمد مدقق سے بھی کچھ فائدہ اٹھایا۔ ۱۰۷۷ھ/۱۶۶۷ء میں بعمر اٹھارہ سال حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی سے بیعت کی اور کمال کو پہنچے۔ مرشد صاحب کے حکم سے لاہور میں ڈیرہ لگا دیا اور لنگر جاری کیا۔ کافی مخلوق آپ سے فیض یاب ہوئی۔ آپ نے بعمر نوے سال ۹ محرم الحرام ۱۱۶۹ھ/۱۵ اکتوبر ۱۷۵۵ء کو وفات پائی۔ مزار لاہور میں ہے۔

آپ پنجابی زبان میں گاہ بگاہ شعر بھی بولتے تھے۔ وزن کا کوئی خاص لحاظ نہ تھا۔ کچھ موزوں کلمات زبان سے نکل جاتے تھے۔ یہاں بطور نمونہ کلام کچھ درج کیے جاتے ہیں۔ یہ سب کتاب تحائف قدسیہ [مؤلفہ پیر کمال لاہوری] (خطی) سے لیے گئے ہیں۔

Marfat.com

(۱)

ایک مرتبہ شہمیر اولد کالا قوال نوشہروی آپ کے پاس لاہور آیا۔ جب وہ رخصت ہوا تو آپ نے یہ اشعار پڑھے:

وت مچائی عاشقاں ، گھت بَلُندی تے تیل
میرا آٹا پیٹھا رہ گیا ، میرا وٹنا بھنا تیل
میری جنج بیٹھی رہ گئی ، میرا بوہے بیٹھا میل
کوئی پڑن اَوَلاّ پاڑیا ، مینوں عشق اپٹھے کھیل
ایہناں دِلاں سِکَندیاں کدی رب کریسی میل

(تحائف قدسیہ، ص۴۰۵)

دین و دنیا چھڈ کراہیں ، ونج اَوَلے پھاتھے
تورا منصب سب گوایا ، علم عبادت ساتھے
سبھو کجھ گوا کراہیں ، ہوے ٹھوٹھے ہاتھے
جیہی قلم وگایا سایاں ، سر اکھیں پر ماتھے

دست اٹھا کر بین زاری اسیں ذرہ درد منگاہیں
سوز متراں دا غالب ناہیں ، ماتم ایہ کراہیں
جے دل ہلے کی کُجھ کُھتھا ، کی کُھتھا علم پڑاہیں
جے شوہ سد نہ پچھے صادق در تے کھڑے کوکاہیں

(ایضاً، ص۵۲۹)

دھن جوبن کجھ تہر نہیں اور دنیا اواگون
تھوڑے دن کے سوہاگ میں سیس گنداوے کون

(ایضاً، ص۵۳۳)

تیری خاطر صاحبا بانی بنے الیکھ
کہن سنن کو بہت ہیں ، جھوجھن کو کوئی ایک

Marfat.com

جھوجھن کی تو کہیں ہیں اب کجھ کہے نہ جا
کیا کجھ جانا من مسکرالڑے کی دھوں بھج جا

(ایضاً،ص۵۵۵)

جن کے پاؤں پنے نہ تھے ، چہرا ہے کج راج
بس دیتے بسما دیئے صاحب بڈو غریب نواج

(ایضاً،ص۵۳۸)

سائیں توں اکی نہ سیدھیں سنجہ سہجانوں توں کہیں
دوکھ دوہلی دا کہنے اپنے پریاں کوں دیویں

(ایضاً،ص۵۵۴)

الٹ قلم پھر پھر پھرے پر بچن سادہ نہ ٹلے

لقد خلقنا الانسان علیٰ صورتہٖ ڈونگھا نکتہ کہنا ہاں
بہت وچھوڑا آکھن والے شاہ نال سوندا بہنا ہاں

(ایضاً،ص۴۵۱)

نت نت اللہ منگیے ، نت نت اللہ دے
ہک دن بندہ منگیے ، دونا کبر کرے

(ایضاً،ص۴۵۷)

دینہ گوایا غفلت سیتی رات گوئی وَتن
چرکھے تند نہ پائی مُولے میں آہی مڈھ مسکَتن
گھاٹ ملی زکوتیاں توں لنگھسیں کیہڑے پتن
تدوں توہیں شرمندی تھیسیں جدوں داج لگیسیں گھتن

(ایضاً،ص۴۵۹)

جو ہم پوت کپوت ہیں ، بہر پیا کو لاج
جو ہم پوت غریب ہیں تاں توں غریب نواج

(ایضاً،ص۴۶۱)

Marfat.com

ہے اوہ بوہ سایاں دے ہے اوہ بوہ سایاں
گلی گلی دے کتے بونکن وحدت لیکاں لایاں

(ایضاً،ص۲۱۳)

ناں جُھر ویہڑا لا نہ ہاڈا ایہ دن نت نہ رہنے
واہے ونج اوتے وَل وہسن جِت وَل آہے وَہنے

(ایضاً،ص۲۵۳)

تاء پیاں دل محکم رکھیں ہے مت نیہوں لے جاویں
دعویٰ بنھیں پہنچ نہ سکیں کوڑا سادھ سداویں

جاں ملیں تاں مٹھا لگیں ، جاں رسیں تاں پیارا
تتے ٹھنڈے پانی وانگوں میری اگ بجھاون ہارا

(ایضاً،ص۴۴۳)

یاھویا من ھو تو ہیں یار نباہو
تدھے باہجوں یار سہیڑے چھوڑ گئے کھلیاہو

(ایضاً،ص۴۵۱)

ایک پیر ، ایک گوسائیں ، ایکو سیتی من الجھائیں
ایک چھوڑ اور سیتی من الجھائیں پات ہیں پھل مول نہ پائیں

(ایضاً،ص۲۴۵)

توں صاحب ، اسیں بندے تیرے ، تیرے آن توہیں جان
کسے سیتی پیو معاملہ جو بدھو ٹل میزان

(ایضاً،ص۴۵۹)

توں بخشدا ہیں گنہگاراں نوں توں رزق دیناہیں میں جیہاں ناکاراں نوں

(ایضاً،ص۴۵۷)

توں آباد رکھنائیں شہر دار توں لینائیں سویرے غریب ہر دی سار

(ایضاً،ص۴۵۸)

Marfat.com

کسے بھین کسے بھائی مینوں اللہ ولوں برات آئی

(ایضاً،ص۴۵۹)

کسے ماں کسے باپ مینوں اللہ دیوے آپ

(ایضاً،ص۴۵۹)

سجن ہس بلاوے تو بھی واہ واہ متھے تیہوڑی پاوے تو بھی واہ واہ

(ایضاً،ص۴۴۳)

صاحب ہتھ وڈیائیاں جیں بھاوے تیں دیہ

(ایضاً،ص۲۸۰)

مانگ مہاراج کو جو راجن کو بھی دیت ہے

(ایضاً،ص۱۵۷)

شہمیر قلندر کی زبان سے نکلے ہوئے کلماتِ موزوں معلوم نہیں ہے کہ ان کا اپنا کلام ہے یا کسی دوسرے کا؟۔ نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج۳، ح۲، ص۱۷۶۔۲۰۸۔ عارف نوشاہی

شیر علی، ساہن پال شریف

آپ کے والد کا نام سید محمد شفیع ولد سید حافظ قل احمد پاکذات نوشاہ ثانی تھا۔ ۱۲۹۱ھ/۱۸۷۴ء میں بمقام ساہن پال شریف، ضلع گجرات پیدا ہوے۔ اپنے عم زاد بھائی حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ نوشاہی سے تعلیم پائی اور ۲۳ شعبان ۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء کو وفات پاکر گورستان نوشاہی میں دفن ہوے۔

گاہ بگاہ پنجابی میں شعر کہتے تھے۔

۱۔ ایک شخص کی ہجو میں لکھا:

جھوٹھے، بھیڑے، بے اقرارے، اکھیں جا کے ڈٹھے
اتوں کالے، وچوں کالے، کدیں نہ ہوندے چٹے

۲۔ مسمات نواب بی بی زوجہ سید عارف حق لاہوری [نوشاہی م ۱۳۵۷ھ]، حضرت نوشاہ عالیجاہ کی دختری اولاد سے تھی۔ اس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ جس کا نام مسمات امیر بیگم ہے۔ وہ حضرت نوشہ صاحب کے بیٹے کی اولاد سے ہے اور اس وقت ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔ قریباً نوے سال عمر ہوگی۔ سید شیر

Marfat.com

علی نے بطور پہیلی یہ شعر بنایا:

اک بات جے عجب کھوتری
ماں دوہتری ، تے دھی پوتری

یعنی والدہ، حضرت نوشہ صاحب کی نواسی ہے اور بیٹی حضرت نوشہ صاحب کی پوتی ہے۔ (کنز المعرفت، ج ۴، باب ۲، ۱۳۷۲ھ، ص ۱۶۴)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۹۳۳-۹۰۹

شیر علی شاہ، رن مل

آپ کا نام شیر علی شاہ تھا۔ والد کا نام سید سلطان علی ولد سید گوہر شاہ بن سید قدم الدین، حضرت نوشاہ عالیجاہ کے چھوٹے بیٹے کی اولاد سے تھے۔ [۱۲۹۲ھ/۱۸۷۵ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۳۸۱ھ/ ۱۹۶۱ء میں بعمر چوراسی سال موجود تھے۔] موضع رن مل، متصل ساہن پال شریف میں سکونت رکھتے تھے۔ گورستان نوشاہیہ میں دفن ہوئے۔

پنجابی شعر کہنے کا ذوق رکھتے تھے۔ آپ نے شجرۂ نسب شجرۂ نوشہ گنج بخش صاحب پنجابی نظم میں بنا کر ممتاز برقی پریس، سیالکوٹ سے چھپوا کر شائع کیا۔ جو اس طرح شروع ہوتا ہے:

پڑھ بسم اللہ اسم مبارک ہتھ وچ قلم اٹھاواں — ہر دم فضل تیرا دن راتیں منگاں خوشیاں پاواں
اے قلم منہ لا سیاہی مدد منگ جنابوں — مت کجھ بخرا ملے حضوروں چھٹے جان عذابوں
تیریاں بے پرواہیاں اندر کجھ حساب نہ آوے — لکھ تصنیفاں کر کر تھکے پیش نہ کوئی جاوے

چند دیگر اشعار:

مدت گذری حضرت دے گھر لڑکا پیدا ہویا — نام دھرایا حضرت نوشہ قرب حضوروں پایا
قطب ہویا فیر ولیاں اندر ہر در ملی دھروہی — نام پکارن سب پرندے کوکن ہر ہر جوہی
بائی قطب کیتے حضرت نے نوشہ پیر جوانے — سید اصلی پیدا ہویا اندر اوس زمانے
شرع فقر تے صبر توحیدی دتی سی رب سائیں — حضرت خود ورتائی آپے بایاں صوبیاں تائیں
اک تھیں اک چڑھیندے کیتے غوثی درجے پائے — ہور ہزاراں خلقت تاری اک تھیں اک سوائے

آخری شعر یہ ہے:

کلمہ آکھو مومن سارے دین رسول سوہاوے — عاجز شیر علی دے اتے نظر کرم دی پاوے

Marfat.com

اپنا پتا اس طرح لکھتے ہیں:

ضلع گجرات ہے وطن ہمارا پتا نشان بتاواں — خاص تحصیل ہے پھالیہ میری نام نشان الاواں
ڈاکخانہ ہے پاہڑیانوالی بمقام سناواں — رڑمل شریف ہے مقام نوشاہی شیر علی شاہ ناواں

(شجرۂ نسب، ص ۸)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۲۵۶

شیر، سلیم پور

اس کا نام سائیں شیر محمد، تخلص شیر، موضع سلیم پور، چک ۷۹ اگ ب، ضلع لائل پور کا رہنے والا ہے۔ سلسلۂ نوشاہی میں سائیں غلام رسول اعظم فتح پوری کا مرید ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

اس نے ایک سی حرفی پنجابی حضرت نوشہ صاحب اور ان کے سلسلہ کی تعریف میں لکھی ہے۔ جس کے چند اشعار یہ ہیں:

خ خود خدا نے جہات پائی ساڈیاں غفلتاں دور کرائی جاندا
میں کوہجڑی ہوئی حیران سیو، کل بھار اساڈرے چائی جاندا
کالی کملی موہڈے تے پا کے تے، مکی مدنی آپ اکھوائی جاندا
شیر محمد نوشاہیاں دے بھاگ چنگے، گوہڑی لہنہاں نوں رنگن چڑھائی جاندا

ظ ظہور ہوندا اسم ذات والا اسم ذات جد جوش تھیں چلدا ے
تدوں جسم تے ہووے فنا وارد قلب عاشقاندا جدوں ہلدا ے
رنگن چڑھدی آن نوشاہیاں نوں نعرہ مار کے عرش تے گھلدا ے
شیر محمد دلیر جے ہوے عاشق گوہڑی رنگن نوں پھیر اوہ جھلدا ے

ی یاد تساڈری ناں بھلے جلدی آ نوشہ پھیرا پا نوشہ
قسم رب دی جے نہ آ ویکھیں ہن نکل چلے میرے ساہ نوشہ
جند لباں تے آن کے اٹک رہی اے دیویں وصل دی آن دوا نوشہ
شیر محمد نوں وصل دا دیہ دارو ہووے مجھ نوں آن شفا نوشہ

(نعت غوثیہ، ص ۱۴)

شیر محمد کی مذکورہ سی حرفی نعت غوثیہ فارسی ... مترجم غلام رسول اعظم * ص ۹-۱۴ میں شامل ہیں۔ نیز دیکھیے:

Marfat.com

شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۳۴۴. عارف نوشاہی

صابر، ورن

آپ کا نام صوفی محمد اسماعیل، تخلص صابر، ڈیرہ ناٹو آنہ مشمولہ ورن، ضلع شیخوپورہ کے رہنے والے ہیں۔ کچھ عرصہ پٹواری بھی رہے۔ حضرت مولانا محمد اعظم *نوشاہی برقندازی میروالی کے شاگرد رشید اور بہت عقیدت مند ہیں۔ وہ مرید وخلیفہ سید فقیر اللہ شاہ کاظمی نوشاہی بدوملہی والا کے تھے۔ صوفی صاحب بڑے بافراست، عقلمند، عالم، صوفی مشرب ہیں۔ حضرات میروال کے ساتھ آپ کو کافی محبت اور قلبی نسبت ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہیں۔

اردو کے شاعر اور تاریخ گو ہیں۔ نمونہ کلام یہ ہے:

(۱)

قطعات تاریخ وفات مولانا محمد اعظم ۱۳۷۵ھ

بابا جی چلے چھوڑ کے جب عالم فانی — اللہ سے تب آئی نِـدَاءٌ خَـفِیًّـا
مقبول ہوئی خدمت اسلام مبارک — سونپا تھا تمہیں دیر سے اَمـرًا مَّـقُضِیًّـا
دیتے ہیں ابھی فضل سے ہم اپنے بشارات — جنت میں ہے تیار مَـکَـانًـا عَـلِیًّـا
موجود ہیں ہر قسم کے ثمرات تو کھاؤ — مَـا شِـئْـتَ فـفِـی الـجَنَّةِ رُطَبًا جَنِیًّا
جاتے تھے ابھی دور سے رضواں نے پکارا — آ ''بحر برکات و کمالات جَـلِیًّـا''

۱۳ ۷۵

(۲)

رعب و عزت شان میروال کہاں — معدن لطف و کرم، مخزن کمال کہاں
زینت منبر و محراب و شہنشاہِ قلم — خطیب خوش مقال، واعظ با جلال کہاں
جھک گئے دیکھ کے علمائے اکابر جن کو — مردِ خود دار و جہاندیدہ بوالاقبال کہاں
بن گئی صورتِ غم فرقت اعظم ہم کو — داروے دردِ دل و چارۂ ملال کہاں
جرعۂ آب کرم پاتی تھی مخلوق خدا — ''بحر برکات و اسرار جمال'' کہاں

۱۳ ۷۵

اس کے بعد ۱۳۸۲ھ میں مولانا اقبال حسین کا انتقال ہوگیا جو مولانا محمد اعظم کے اکلوتے فرزند تھے۔ توان

Marfat.com

کے فراق میں صوفی صاحب نے چودہ بند مسدس کا ایک مرثیہ لکھا۔ جس کے کچھ بند یہاں لکھے جاتے ہیں:

پہلا بند:

ہوا جب سے جاری ہے یہ کارخانہ　　بیک حال رہتا نہیں ہے زمانہ
کوئی گا رہا ہے خوشی کا ترانہ　　کہیں حسرت و یاس کا ہے فسانہ
کوئی شادماں ، کوئی صید الم ہے
کہیں بزم عشرت ، کہیں رنج و غم ہے

چوتھا بند:

وہ مدآح محبوب رب دو عالم　　مربی مرے ، میرے استاد اعظم
ابھی ان کے غم میں پریشان تھے ہم　　ابھی تازہ تھا ان کی فرقت کا ماتم
اجل نے ستم اک نیا اور ڈھایا
نیا داغ قلب حزیں پر لگایا

پانچواں بند:

میرووال کی شان ہے یاد مجھ کو　　وہ سردار با آن ہے یاد مجھ کو
وہ رونق ، وہ فیضان ہے یاد مجھ کو　　وہ برکت ، وہ عرفان ہے یاد ہے مجھ کو
تھا اقبال سے کچھ قرار دل و جاں
گئے جلد وہ بھی سوے دار یزداں

ساتواں بند:

جنازہ گیا نکل علم و ادب کا　　یہ قصہ ہے رسم جہاں کے غضب کا
مداوا کہاں اپنے رنج و تعب کا　　نہیں کوئی اقبال و اعظم کے ڈھب کا
ان حضرات کی یاد میں آہ و زاری
کرے گی سدا انجمن اب ہماری

بارہواں بند:

ہمیں چاہیے یاد ان کی منائیں　　اور ارواح کو ان کے ہدیہ پہنچائیں
عقیدت کے پھولوں کی چادر چڑھائیں　　سدا ان کے احسان کے گیت گائیں

Marfat.com

جو اس کام سے روکتا ہے ، لعیں ہے
وہ بد بخت ، شیطاں ، عدو بیں ہے

(سرودہ ۲جون۱۹۶۳ء)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۷، ص ۳۲۴؛ ج ۳، ح ۸، ص ۲۸_۳۲، ۳۹_۴۱

صابر، امرتسر

نام محمد دین تخلص صابر، آبائی وطن امرتسر، قادری نوشاہی خاندان کا مرید ہے۔
پنجابی میں شعر کہتا ہے۔ اس کا قصہ بنام مدینے دی آس ملک بشیر احمد، تاجر کتب کشمیری بازار، لاہور نے چھپوایا ہے۔ یہ نعت اس کی ہے:

نت رہند اے تیرا چا مدینے والڑیا
اللہ اک واری درس وکھا مدینے والڑیا
دید تیری نوں ترسن اکھیاں دل وچ آقا تاہنگاں رکھیاں
دیویں نوری جھلک وکھا ، مدینے والڑیا
ہو جاے چنگی قسمت میری دل مدینے پاواں پھیری
منگاں ہر دم ایہو دعا ، مدینے والڑیا
دل وچ بھانبڑ ہجر مچایا رات دنے کدیں چین نہ آیا
تکاں ہر دم اٹھ اٹھ راہ ، مدینے والڑیا
دل میرے نوں چین تاں آوے ماہی میرا جے لے گل لاوے
دکھ درد رہوے نہ کا ، مدینے والڑیا
نین اکھاں وچ رہندے جاری آقا وکھاو شکل پیاری
وچ فرقت ناں تڑپا ، مدینے والڑیا
دل نوں میرے کجھ نہ بھاوے ہجر تیرا آقا جان جلاوے
کھا کے ترس تے درس وکھا ، مدینے والڑیا
در تیرے تے لکھاں سوالی اج تک مڑیا کوئی نہ خالی
میں بھی کیتی آن صدا ، مدینے والڑیا

Marfat.com

لوڑ نہ مینوں ہور ہے کوئی مل جاے وچ دربار جے ڈھوئی
مینوں خیر دیدار دا پا ، مدینے والڑیا
ہو جان صابؔر بھاگ چنگیرے سامنے روضے دے لگ جان ڈیرے
پڑھاں ہر دم صلے علےٰ ، مدینے والڑیا

پنجابی کتابیات ، ج ا، ص ۴۱۵۔۴۱۶ [اندراج ۶۹۱۱۔۶۹۴۹] میں محمد دین صابر کے آٹھ صفحات پر مشتمل دینی اور معاشرتی قصے شائع کردہ ملک بشیر احمد، کشمیری بازار، لاہور مذکور ہوے ہیں۔ عارف نوشاہی

صابر، سویاں والا

اصلی نام محمد دین، تخلص صابر تھا۔ والد کا نام اللہ ودھایا ولد میاں بختاور تھا۔ بابا یونس نوشاہی کی اولاد سے تھا۔ اور موضع سویاں والا، ضلع گجرات میں اپنے آبا و اجداد کا سجادہ نشین تھا۔ اپنے مورث اعلیٰ کی سوانح عمری بنام گلزار محمد یونس تالیف کی۔ ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء میں موجود تھا۔

پنجابی میں شعر کہتا تھا چنانچہ یہ نظم اسی کی ہے:

دوہائی

میں کردی حال پکار ، نیہوڑا نہ لایو
ایہ بے پرواہ سرکار ، نیہوڑا نہ لایو

جے لاؤ تو پوری پوری اوہ کی پیت جو پیت ادھوری
سر دتیاں کی مڑن ضروری توڑ نبھایو یار ، نیہوڑا نہ لایو
اے بابا ، اے سوہنا سائیں میریاں کوکاں سندا ناہیں
رو رو لکھ لکھ ماراں ڈھائیں بھاویں ہوواں نثار ، نیہوڑا نہ لایو
اس بابے دیاں کیہڑیاں باتاں نئی نئی رمزاں ، نئی نئی گاتاں
ذکر فکر وچ کڈھیاں راتاں ایویں اسدی کار ، نیہوڑا نہ لایو
کی آکھاں ایہ کون ہے دلبر اللہ اللہ دی چادر سر پر
نقش اللہ دا کردا دل پر بن پھیرے پر کار ، نیہوڑا نہ لایو
بار بار خواباں وچ آوے سوہناں خبراں دے پرچاوے

Marfat.com

اللہ اللہ دا سبق سناوے — بے دیناں دے دیوی مار ، نیہوڑا نہ لایو
میں ہاں کوجی اتے نکاری — ہر دم بابا تیرے واری
تیرے در دی ہاں بھکھاری — دور کریں آزار ، نیہوڑا نہ لایو
شکل تیری دی چمک ہے سانوں — میں کوجی دی شرم تسانوں
ہن دس کھاں میں جاواں کاہنوں — میں ہاں اوگنہار ، نیہوڑا نہ لایو
میں کتھی تیرے راز نیازاں — سب کچھ لینا محرم رازاں
کونج وچھنی ہتھ پئی بازاں — مدد تیری درکار ، نیہوڑا نہ لایو
عشق تیرے نے ماری کاتی — بیلی ضائع عمر گواتی
نام اللہ دے پا اک جھاتی — دور ہوون آزار ، نیہوڑا نہ لایو
عارف ہے توں بابا سائیں — میرا ہے توں پشت پناہیں
وچ زمانے تیری شاہی — خوب کھڑی گلزار ، نیہوڑا نہ لایو
عیباں والی میں بے چاری — نام مولا دے کر کچھ کاری
پا اک جھاتی صدقے واری — ہور نہ ہوواں خوار ، نیہوڑا نہ لایو
میں صدقے تیرے بابا سائیں — نہ چھڈیں میریاں پھڑ کے باہیں
راضی رہو بھاویں بولیں ناہیں — ایہی ہے میرا پیار ، نیہوڑا نہ لایو
ماں باپ میرے جد فوت ہوے — اوہ حاضر وچ دربار سن ہوے
تیرے در توں اوہ نثار ہوے — اوہناں کیتی جان نثار ، نیہوڑا نہ لایو
پہلے باپ دی سی وفات ہوئی — ماں ہفتہ بعد نثار ہوئی
صدقے بابا فیض کمال ہوئی — وچ سویاں والے یار ، نیہوڑا نہ لایو
منگے محمد دین دعائیں — اللہ بابے دا شان ودھائیں
عرس ہووے گا ہر ششماہیں — ویکھاں ایہ دربار ، نیہوڑا نہ لایو

میں کردی حال پکار ، نیہوڑا نہ لایو
ایہ بے پرواہ سرکار ، نیہوڑا نہ لایو

(گلزار محمد یونس، ص ۱۲)

Marfat.com

صابر، لائل پور

اس کا اصلی نام محمد صابر، تخلص صابر ہے۔ والد کا نام علی محمد ولد محمد بخش ہے۔ گلی نمبر ۹، محلہ ہرچرن پورہ نمبر ا، لائل پور میں سکونت رکھتا ہے۔ پرائمری تک تعلیم ہے۔ ہوزری کا کام کرتا ہے۔ مولوی محمد دین مسکین*، خطیب جامع مسجد فاروقیہ، نوشاہی چوک، محلہ ناظم آباد، لائل پور کے ہاتھ پر سلسلۂ نوشاہی برقندازی میں بیعت کی۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بعمر تیس سال موجود ہے۔

پنجابی میں شعر کہتا ہے۔ یہ شعر اس کے ہیں:

جنت دوزخ اوتھے ناہیں سب کجھ ایتھوں ملدا
جتھاں عمل کمایا ہووے رب اونہا نوں ملدا
میرا میرا ہر کوئی کردا پورا اترے کوئی
صابرؔ جتھاں مرشد پھڑیا تھوڑ نہ اونہاں کوئی

صادق، لالوگودڑ

اس کا نام محمد صادق، تخلص صادق، موضع لالوگودڑ کا رہنے والا، جو ضلع منٹگمری کا ایک گاؤں ہے۔ بیعت طریقت سائیں شمس* علی غازی قلندر نوشاہی روشن شاہی ڈھلیانوی سے تھی جو میاں باہو سیال کے ارجمند خلیفوں سے تھے۔

محمد صادق اپنے مرشد کا بڑا عاشق اور شیدا تھا۔ فارسی، اردو اور پنجابی زبان میں مرشد صاحب کی مدح میں بہت کچھ کہا ہے جو *دیوانِ اسرارِ توحید* میں درج ہے۔

نمونۂ کلام اردو:

شمس علی قلندر کا ادنیٰ غلام — حضوری ہو صادقؔ یا صاحب کرام
نہ تھی جس میں طاقت چلے ہفت گام — نظر سے قلندر کی بر سقف بام
ترے در پہ آیا یہ عاجز گدا
ہوا انکشاف اور حجاب اٹھ گیا

(دیوان اسرار توحید، ص ۶۹)

Marfat.com

نمونۂ کلام پنجابی:

ایک سی حرفی ڈیوڑھی سے چند اشعار یہ ہیں:

ذ ذکر شمس علی دا دن تے رات پکاراں آہیں ماراں
میں پردیسن وچھڑی ہوئی نوں جو میلے اج یاراں چا سرداراں
کون سنے ہور کوک بندی دی لے توں خبر بیماراں ملیاں یاراں
محمد صادقؔ نوں وصل قلندر حجاں لکھ ہزاراں شکر گزاراں

س سانگ وچھوڑے والی تیری چا کیتا دل پارہ حال آوارہ
دم دم عشق زوراور کوہے ، بیٹھی کراں گذارہ عذر نہ چارہ
عشق لگایا نال تیرے میں جانے عالم سارا چایو بھارا
محمد صادقؔ نوں آ مل پیارے کریں نہ مول وسارا کیتو کارا

ی یارا توں یاری پالیں ، عیب میرے سب کجیں ویکھ نہ بھجیں
توں صاحب میں بردی تیری ، توہیں گل پیاں لجیں بخش نلجیں
میں دیدار تیرے نوں آیاں ، لوکی جاون ججیں ویکھ میں رجیں
محمد صادقؔ پڑھ کلمہ طیب شیر دے وانگن گجیں نہ کر تجیں

صادق، وایاں والی

اس کا اصلی نام محمد صادق، تخلص صادق، والد کا نام دولت خاں ولد محمد، قوم ڈھلو، وایاں والی، چک ۲۷، ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوا۔ ۱۳ شعبان ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۵ء کو بعمر بیس سال میرے ہاتھ پر بیعت کی۔ پھر سندھ، ضلع نواب شاہ میں محراب پور کے پاس تین مربعے زمین خریدی۔ پانچ سال وہاں رہا۔ پھر وہ زمین فروخت کر کے عادل گڑھ چک ۲۷، ضلع شیخوپورہ میں زمین خرید لی۔ اب ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بعمر بیالیس سال موجود ہے۔

پنجابی میں شعر کہتا ہے۔ یہ شعر اس کا ہے:

مرشد صاحب سرداریاں پئے کرو روز حشر دے عزت وقار ہووے
سوہنی پاک زبان ، تاثیر سوہنی ، مجلس آپ دی وانگ گلزار ہووے

Marfat.com

میرے پاس آؤ سو بسم اللہ ، میرے واسطے فخر ہزار ہووے
صادقؔ آپ دے در دا ہے خادم ، قدماں وچ سدا خاکسار ہووے

(جذبات عشق، حصہ دوم، ص ۹۹)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۱، ص ۱۳۵

صادق، امرتسر

آپ کا نام مولوی صادق علی خاں، تخلص صادق اور بختیار، شہر امرتسر کے رہنے والے تھے۔ صاحب علم و فضل تھے۔ طریقت میں آپ مولانا شیخ محمد جمیل جلالوی کے مرید تھے، وہ مرید شیخ جمال شاہ شتاب گڑھی کے، وہ مرید شیخ ہاشم شاہ تھرپالولی کے، وہ مرید حاجی محمد شریف جگدیوی کے، وہ مرید خواجہ بخت جمال جھنگی والا کے، وہ مرید حضرت سچیار صاحب نوشہروی کے، وہ مرید حضرت نوشہ گنج بخش کے۔

آپ نے ایک ماہنامہ قادری جاری کیا تھا، لیکن وہ جاری نہ رہ سکا۔ آپ اردو کے مایہ ناز شاعر تھے۔ یہ غزل اپنے پیر شیخ محمد جمیل جلالوی کی تعریف میں لکھی:

کیا صفت کر سکوں میں محمد جمیل کی
اور اس کے نور خاص مقدس نبیل کی
اے عاشقان حق و نبی آیئے شتاب
جاری یہاں ہے نہر بڑی سلسبیل کی
ہیں رو رہے جو عاشق صادق بصد تعب
دکھ دے رہی ہے دوری جو حق کے خلیل کی
کامل ہیں وہ ولی ہیں ، سعید زمانہ ہیں
بڑھتی وہاں ہے حُب خدائے جلیل کی
بیٹھے ہیں گرچہ روضہ میں پر بے خبر نہیں
کرتے مدد بہت ہیں خوار و ذلیل کی
صادقؔ خموش ، تو کہاں اور منقبت کہاں
کیا ہے مجال اس جگہ عقل و دلیل کی

(شریف التواریخ، ج ۳، ح ۶، ص ۲۰۱_۲۰۲، نور نہال قادری، ص ۶۰)

Marfat.com

صادق، لمّاں

آپ کا نام سید صادق حسین، تخلص صادق، موضع لماں، ضلع منٹگمری کے رہنے والے تھے۔ بیعت طریقت سائیں شمس * علی غازی قلندر نوشاہی روشن شاہی ڈھلیانوی کے ہاتھ پر کی۔ وہ مرید میاں باہو سیال نوشاہی کے تھے۔

آپ اردو اور پنجابی میں اشعار کہتے تھے۔

نمونۂ کلام پنجابی:

اپنے مرشد سائیں شمس علی کی تعریف میں یہ نظم بعنوان ڈھولا لکھی ہے:

ہے عجب توں عجب کمال نی میرا شمس ڈھولا

شمس علی میرا پیر حقانی ہر اعلےٰ توں اعلےٰ جانی

دیندا جام توحید پیال نی میرا شمس ڈھولا

العشق دی مہندی لاوے واہ واہ رنگ توحید چڑھاوے

رنگ دیوے رنگ لال نی میرا شمس ڈھولا

صبغتہ اللہ دا مٹ للھاوے ہر مقصودوں مقصد پاوے

جو آیا سو ہویا نہال نی میرا شمس ڈھولا

دُھماں دُھم گیاں جگ سارے شمس علی ہر طرف چودھارے

جس تے رحمت فضل کمال نی میرا شمس ڈھولا

لا الہ دا سبق پڑھاوے الا اللہ ثابت دکھلاوے

دیوے رنگ قبول نکال نی میرا شمس ڈھولا

مَیں تُوں والا چھوڑ چھڑاوے کر اک نوں اک اک دکھاوے

فانما دی لے بال مثال نی میرا شمس ڈھولا

حق محرم کر محرم دیندا غیر غیراں نوں غیروں دیندا

ہو محو وچ عشق کمال نی میرا شمس ڈھولا

پا عشق پوجا دی پوجاوے کفر شرک پیا بھاجڑ چاوے

خلق آدم رمز سنبھال نی میرا شمس ڈھولا

Marfat.com

بنھ سر تے دستار لااوبالی ویکھے مالی ہر ہر ڈالی
ہو منصف آیا دلال نی میرا شمس ڈھولا
العلم دا راز جتاوے عین غیر کو عین دکھاوے
ایہو صادقؔ حسین وصال نی میرا شمس ڈھولا

(دیوان اسرارتوحید، ص۸۵)

صادق، گُنہ

نام محمد صادق، تخلص صادق، قوم قریشی سے ہے۔ موضع گُنہ کلاں، تحصیل وضلع سیالکوٹ کا رہنے والا ہے۔ نوشاہی سلسلہ میں حاجی سائیں مہرالدین چٹھہ الملقب بہ بلہی والی سرکار نوئیں والیہ کا مرید ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

اس نے ایک سی حرفی بنام *اسرارنہانی*، خان پرنٹنگ پریس، سیالکوٹ سے [۱۶ صفحات میں] چھپوا کر شائع کی ہے۔ اس کے ساتھ دو کافیاں بھی ہیں۔ یہ اشعار سی حرفی کے ہیں:

ظ ظاہر باطن ویکھیا سجناں پیر ساڈا نوشاہی ، اکو ماہی
الانسان سبزی آکھن توں نہ نظر دوڑائی، ہر جا بھائی
پکڑ طنبورا ہتھ وچ بیٹھی جاں میں تار ہلائی ، مستی پائی
صادقؔ میں تے کنیں سنیا دیندی تار گواہی ، تو ہی ماہی
ل لا الہ کہہ کے عاشق آپ فنا ہو جاندا ، دیر نہ لاندا
نفی ہو کے خود اپنے کولوں ذات ثبوت کر اندا ، گم ہو جاندا
الا اللہ دے نقشے اندر خلق اللہ ہو جاندا ، تے سماندا
صادقؔ نفی ہو جاوے جس دم عارف نام رکھاندا، مست ہو جاندا

کافی کے دس بند ہیں ملخصاً چھ لکھے جاتے ہیں:

سنیں نوشہ میریا سائیں میں تے رو رو کراں دعائیں
در تے آئی ہاں کرن دعائیں رو رو عیب دھواواں گی
تیری جوگن بنی سداواں ہتھ وچ چمٹا تے راگ الاواں

Marfat.com

راگ راگ دن رات پکاواں　　گل وچ الفی پاواں گی
جس دن نوشہ پھیرا پایا　　میرے من وچ عشق سمایا
تاں میں دم دم آکھ سنایا　　تیرا سبق پکاواں گی
جوگیاں والا بھیس بنا کے　　کپڑے گیری نال رنگا کے
ڈیرہ نوئیں والے لا کے　　تیرا ورد کماواں گی
بلھی والا ہے دلدار　　میں تے ہو گئی بہت لاچار
تیرے باجھ نہ ہے قرار　　دم دم آکھ سناواں گی
صادقؔ عرض کرے اک قیدی　　سنو مہر شاہ میرے ہادی
تیرے باجھ میری بربادی　　تیرے بن کس کم آواں گی

(اسرار نہانی، ص ۱۴)

صادق

اصلی نام صوفی نذر محی الدین، تخلص صادق ہے۔ شفاخانہ حیوانات سانگلہ ہل، ضلع شیخوپورہ میں ڈاکٹر ہیں۔ درویش اطوار، خوش اخلاق ہیں۔ خط اچھا ہے۔ سلسلۂ نوشاہی میں میاں اللہ دتا ولد میاں عبداللہ شاہ راگھووالی کے مرید ہیں۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہیں۔

ایک شجرہ شریف سلسلۂ عالیہ نوشاہیہ قادریہ مخمس پنجابی نظم کیا ہے جو کمرشل پریس، اوکاڑہ میں چھپا ہے۔ یہ چند شعر اس سے ہیں:

سخی سلیماں ہے نور الٰہی　　جس تھیں ہویا فقر نوشاہی
محمد حاجی نوشہ ماہی　　لاڑا فقر نوشاہی دا
بخش لقا ہمیشہ یا رب صدقہ پیر نوشاہی دا
پیر محمد سچیار دی ڈالی　　سید شاہ جمال جمالی
شاہ کمال دی شان کمالی　　پٹی ڈیرہ لائی دا
بخش لقا ہمیشہ یا رب صدقہ پیر نوشاہی دا
صدر الدین شاہ بوٹی لائی　　نو بہار دی کلی کھلائی

Marfat.com

وچ جہاناں دھوم مچائی قطب شاہ پیر دوہائی دا
بخش لقا ہمیشہ یا رب صدقہ پیر نوشاہی دا

محمد علی شاہ کرم کمایو بابا جیوے شاہ دے من بھایو
چوہیں کوٹیں فیض پچایو پی کے جام عطائی دا
بخش لقا ہمیشہ یا رب صدقہ پیر نوشاہی دا

سائیں کالے شاہ دی بردی ہر دم رو رو عرضاں کردی
امام الدین سخی سرور دی پاروں فیض رسائی دا
بخش لقا ہمیشہ یا رب صدقہ پیر نوشاہی دا

سائیں عبداللہ شاہ ہادی ضرب لگاون الا اللہ دی
نفس پلید نوں تیغ تھیں لادی ملیا میٹ کرائی دا
بخش لقا ہمیشہ یا رب صدقہ پیر نوشاہی دا

بابا غلام نبی شاہ نوری ہر دم رہندے وچ حضوری
غوث الاعظم دی منظوری صدقہ حسن لٹائی دا
بخش لقا ہمیشہ یا رب صدقہ پیر نوشاہی دا

سائیں اللہ دتا پیر عجب دے حل کریندے عقدے سب دے
بھیڑ پئی نوں پہنچن جھبدے شان انوکھا ماہی دا
بخش لقا ہمیشہ یا رب صدقہ پیر نوشاہی دا

نذر محی الدین نے اپنی کتاب *گلدستۂ نوشاہی* میں تخلص نذر بھی استعمال کیا ہے۔ سائیں اللہ دتہ کی ہدایت پر محمد رمضان علی شاہ نوشاہی (م ۴ دسمبر ۱۹۶۵ء) ساکن چک رب ۲۳۲ رسالے والی، ضلع فیصل آباد کی صحبت میں ۱۹۵۶ء سے دسمبر ۱۹۶۵ء تک حاضر ہوتے رہے۔ نذر صاحب کا پنجابی اور اردو مجموعۂ کلام *گلدستۂ نوشاہی* کے نام سے دو حصوں میں سانگلہ ہل سے شائع ہو چکا ہے۔ پہلے حصے کے چھیالیس صفحات اور دوسرے حصے کے چونتیس صفحات ہیں۔ تاریخ طباعت درج نہیں ہے۔

پنجابی نمونۂ کلام:

Marfat.com

منقبت حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش

نوشہ دا غلام کدی تھڑ کے نہ بہندا اے
نوشہ نوشہ کہن والا سدا راضی رہندا اے

میرا نوشہ لاڈلا اے شاہِ گیلان دا
نوشہ دا دیوانہ ہو جا پھریں موجاں مان دا
ڈگیاں تے ڈھٹھیاں دی بانہہ پھڑ لیندا اے
نوشہ نوشہ کہن والا سدا راضی رہندا اے
جتھاں گوہڑی پریت میرے نوشہ سنگ لائی اے
رب دی سونہہ انہاں اگے جھکدی خدائی اے
کِسے وی میدان وچہ ڈگدا نہ ڈھیندا اے
نوشہ نوشہ کہن والا سدا راضی رہندا اے
میرا نوشہ گنج بخش میراں دا وزیر اے
مانی اوہدا کدی وی نہ ہندا دلگیر اے
جیہڑا حاجی نوشہ دا دوارہ مل بہندا اے
نوشہ نوشہ کہن والا سدا راضی رہندا اے
نوشہ دے اسیراں وچ بڑی برد باری اے
جگ نالوں ماڑے بنے رہندے عمر ساری اے
لکھ لکے لکیاں وی گجھا ناہیں رہندا اے
نوشہ نوشہ کہن والا سدا راضی رہندا اے
رتبہ کی دساں سیو اوس لج پال دا
جگ وچوں ردیاں نوں میرا نوشہ پال دا
میں نہیوں کہندا نذر سارا جگ کہندا اے
نوشہ نوشہ کہن والا سدا راضی رہندا اے

(گلدستۂ نوشاہی، حصۂ اول، ص ۲۸)

پنجابی کتابیات، ج ۱، ص ۵۰۰ [اندراج نمبر ۸۴۷۵] میں شجرہ مرشد بزبان پنجابی از سید نذر محی الدین مطبوعہ امرتسر، ۱۹۲۰ء کسی دوسرے شاعر کی تصنیف ہے۔ نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۱، ص ۵. عارف نوشاہی

صالح، کوٹ جَے سنگھ

آپ کا نام محمد صالح، تخلص صالح، والد کا نام میاں غلام محمد المعروف غلام شاہ نوشاہی۔ کوٹ جے سنگھ، ضلع گوجران والا میں سکونت رکھتے تھے۔ طریقت نوشاہی میں والد صاحب کے ہی مرید و خلیفہ تھے۔ ۳ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ/۲۶ دسمبر ۱۹۳۸ء کو وفات پائی۔ اپنے گاؤں میں ہی سپرد خاک ہوے۔

آپ پنجابی زبان کے قادرالکلام شاعر تھے۔ دو کتابیں شمس القصص اور قصہ مصری خان آپ کی یادگار ہیں۔

شمس القصص اس طرح شروع ہوتی ہے:

بسم اللہ بسم اللہ پڑھ کے آکھاں حمد الٰہی
قدرت کامل ظاہر جس دی ہر ہر جا ہک سمائی
پاک منزہ ذات قدیمی حی قیوم سداوے
قدرت کامل اس دی والا بھیت نہ کوئی پاوے

Marfat.com

عاقل ، عالم ، عابد ، زاہد سبھناں زور لگایا　　قدرت والا بھیت کسے نوں ہرگز ہتھ نہ آیا

قصہ مصری خاں اس طرح شروع ہوتا ہے:

اول حمد ہزاراں رب نوں جیندی حد نہ کا　　لائق ہے ہر صفت ثنادی ، بادشاہاں داشاہ
کنت کنزاً مخفیاً جدوں ہیسی ذات بقا　　تدوں جن، حیوان، نہ ملک سن نہ سی ارض سما
ناں اندھیر غبار سی ، نہ چن سورج دا چمکا　　ناں جنت فردوس سی ، نہ حور قصور غلما

اپنی کتاب شمس القصص (خطی) میں جا بجا حضرت نوشاہ عالیجاہ کا نام بڑی عقیدت سے لیتے ہیں۔ چند اشعار متفرق لکھے جاتے ہیں:

مَدت پیر نوشاہیاں نالے شاہ سلیماں نوری　　شاہ رحماں رحمت دی نظروں عرض کرے منظوری
اپنی وچ کتاب فرمایا نوشہ صاحب گرامی　　تین کلمے تے چوداں نام وچ سجدے پڑھن مدامی
نوشہ صاحب نے فرمایا ایہ وی میریا میتا　　اچپا جاپ جس نے کیا اس مکت پرابت لیتا
برکت باپ دادے دی ہووے برکت پیر نوشاہی　　برکت کلمے پاک نبی دے ہووے فضل الٰہی

ہووے یُمن زبان میری نوں برکت پیر نوشاہیاں
باپ دادے دی حسبوں نسبوں ہوون پشت پناہیاں

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۹، ص ۹۲۔۹۵

صداقت، کنجاہ

آپ کا نام علامہ شیخ محمد ماہ، تخلص صداقت، صاحب صبح گلشن نے صداقت محمد لکھا ہے جو صحیح نہیں۔ والد کا نام معلوم نہیں ہوسکا۔ دادا کا نام شیخ نظر محمد کنجاہی تھا جو حضرت نوشہ گنج بخش کے مرید راسخ تھے۔ آپ کی پیدائش کابل میں ہوئی تھی اور نشو ونما پنجاب میں ہوئی۔ خود لکھتے ہیں: ''من کہ کابلی مولد پنجاب منشأم'' (نوادر المناقب، ص ۱۵۸)۔ آپ نے اپنے حقیقی چچا مولانا محمد اکرم غنیمت* سے تعلیم پائی۔ تمام علوم معقول ومنقول کی تحصیل کی۔ صرف، نحو، منطق، فلسفہ، کلام، معانی، بیان، بلاغت، فقہ، حدیث، تفسیر، ادب، عروض، قوافی، طب، نجوم، رمل، ہیئت و ہندسہ وغیرہ میں آپ کو پورا پورا مقام حاصل تھا(۱)۔ آپ سرکار مربی ارادت مند خاں شرف الدولہ بہادر کی طرف سے اپنے والد مرحوم کی جگہ تحویل خزانہ کے عہدہ پر مقرر تھے۔ بیعت طریقت حضرت حاجی عبدالرحمٰن دہلوی سے کی تھی جو حضرت سچیار

Marfat.com

صاحب کے خلیفۂ ارجمند تھے۔ اشغال قادریہ نوشاہیہ کرنے سے آپ پر حالت جذب طاری ہوگئی۔ کچھ عرصہ کے بعد مرتبۂ سلوک پر فائز ہوے۔ آپ نے ۱۱۴۸ھ/۱۷۳۵ء میں وفات پائی۔

فارسی میں آپ بلند پایہ، قادرالکلام شاعر تھے۔ نظم اور نثر دونوں میں آپ کو پورا کمال حاصل تھا۔ آپ کے اقران ومعاصرین نے آپ کے متعلق بہت کچھ کہا ہے۔

۱۔ سراج الدین علی خاں آرزو لکھتے ہیں: صداقت ایک جوان تھا۔ بہت باریک شناس، زکی الطبع، محمد اکرم غنیمت کا بھتیجا، نظم اور نثر میں بڑا قادر تھا (۲)۔ (مجمع النفائس، قلمی، ص ۵۲۵)

۲۔ حسین قلی خان عشق عظیم آبادی لکھتے ہیں: صداقت اپنے چچا کی طرح نظم کرنے میں بلند طبع رکھتا تھا۔ خان آرزو کہتا ہے کہ مضمون حاصل کرنے اور تازہ فکر بہم پہنچانے میں ابوالبرکات منیر اور عارف لاہوری اور اپنے چچا غنیمت سے بھی بلند خیال تھا (۳)۔ (نشترِ عشق، قلمی، ص ۲۷۹)

۳۔ سید علی حسن خاں بھوپالوی لکھتے ہیں: آپ سچائی کا طریقہ رکھنے والے اور بلند فکر، تازہ خیال اور معنی شناس تھے (۴)۔ (صبح گلشن، ص ۲۴۹)۔ ان کے علاوہ

۴۔ بندرابن داس خوشگو نے سفینۂ خوشگو، ص ۲۰۱-۱۹۸ میں؛

۵۔ سیالکوٹی مل وارستہ نے اپنے بیاض وارستہ، قلمی، ورق ۲۱ میں؛

۶۔ سید احمد علی سندیلوی نے مخزن الغرائب، قلمی، ص ۱۹۵ میں (۵)؛

۷۔ بھگوان داس ہندی نے سفینۂ ہندی، ص ۱۲۳ میں؛

۸۔ قاضی بذل حق نے [رسالہ] ہلال، کراچی ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۸ء، ص ۴۶ میں؛

۹۔ خواجہ عبدالرشید نے تذکرۂ شعرای پنجاب، ص ۲۱۸ میں؛

۱۰۔ حضرت سید شاہ غلام مصطفیٰ نوشاہی برخورداری ساہن پالوی نے کتاب فیض محمد شاہی، قلمی (بیاض)، ج ۶، ص ۳۹۷ میں؛

۱۱۔ اسمعیل باشا بن محمد امین بن میر سلیم بغدادی نے کتاب ایضاح المکنون فی الذیل علے کشف الظنون، ص ۳۴۸ میں؛

۱۲۔ شمس الدین سامی نے قاموس الاعلام، ص ۲۹۴۳ میں؛

۱۳۔ محمد علی مدرس تبریزی خیابانی نے ریحانۃ الادب، ص ۲۵۸ میں۔ وغیرہ مورخوں اور ادیبوں نے علامہ صداقت کی تعریف میں بہت کچھ لکھا ہے جو طوالت کے خوف سے نہیں لکھا گیا۔

Marfat.com

آپ کی تصنیف سے کتب ذیل کا پتا چلتا ہے(۶):

۱۔فتحنامۂ عبدالصمد خان بہادر؛ ۲۔ساقی نامہ؛ ۳۔مثنوی مہتاب وکتان؛ ۴۔مثنوی چراغان؛ ۵۔گل صنوبر،نثر؛ ۶۔قصہ کلیلہ ودمنہ،منظوم؛ ۷۔دیوان اعلیٰ،سات ہزار اشعار کا مجموعہ؛ ۸۔رباعیات آبدار؛ ۹۔مخمسات رنگین؛ ۱۰۔رقعات صداقت،نثر؛ ۱۱۔بیاض صداقت؛ ۱۲۔لطائف ہزلیات (۷)؛ ۱۳۔مطلع الاسرار،منظوم،غیر منقوط؛ ۱۴۔ثواقب المناقب،احوال مشائخ قادریہ نوشاہیہ میں۔ یہ سب سے آخری تصنیف ہے۔۱۱۲۶ھ میں مرزا احمد بیگ لاہوری کے رسالہ الاعجاز کو رنگین فارسی میں تبدیل کیا اور عبارت میں بیشمار علوم کے دریا بہادیے(۸)۔[۱۵۔مثنوی خط بغداد،۱۶۔شجرۂ طیبہ(۹)]

نثر نگاری کے کمالات

علامہ صداقت نے نثر نگاری میں کئی صنعتوں کو ملحوظ رکھا ہے۔بطریق اختصار کچھ نمونے بیان کئے جاتے ہیں۔

۱۔صنعت غیر منقوط:

''سگ درگاہ دودۂ مسعودہ ومحرر رسالہ سلسلۂ کاملہ کہ عمر موہوم کا کل دلدار وار درطول امل سرکردہ در دل ارادہ دارد کہ سطور معدودہ درمدح سدہ درگاہ والا مسطور گردد''۔(ثواقب المناقب،ص ۹۸-۱۹۷)

۲۔صنعت منقوط:

''شفق شفقتش غیث بخشش فن رزیق خشیتش پیش نشین نفی تن ربیت تشبیب زینت تخت زینش رنقشِ فیض خفی زیب جبینش رشفقِ تتق شب نشینی رظبی ختن پیش بینی''(ثواقب المناقب،ص ۱۹۹)

۳۔صنعت خیفا،ایک لفظ منقوط،ایک لفظ غیر منقوط،بالترتیب:

''تن ہمدم فتن حسود بیذ ق وار جنبش دادہ،غضب او پشت ہمہ زشت اہل بغی سراسر شق کردہ،جذب او بخشش او،غیث کرم فیض او،جشن عالم بیخ حس تیغ آسا تیز کردہ''۔(ثواقب المناقب،ص ۱۹۹)

۴۔مقلوب مستوی:

''نام او نماز امن وامان،نامہ انشای آشنا ہمان،وادی توکل ملکوت یداو،وارث ادب ابدا ثراو،معانی عشقش عین اعم،متانت مشقش متن اتم''۔(ثواقب المناقب،ص ۲۰۰)

۵۔صنعت منفصل:

''راز دُور از دَورِ دوّار آواز دادہ داورِ دادار ادوارِ درد را دوا دادہ''۔(ثواقب المناقب،ص

Marfat.com

۲۰۱-۲۰۰)

نظم میں صنایع

۱۔صنعت غیر منقوط:

حاکمِ روم و مصر عامل او　　والہ عہد حکم کامل او
ہر دو عالم علوم در دل او　　کوہ و صحرا دو گرد محمل او
ہمہ روح سلالہ عالم　　گل ارواح لالہ آدم

(سفینۂ خوشگو)

۲۔صنعت منقوط:

شیخِ شب خیز پیش بینش بینی
فیضِ غیبی نقشِ جبینش بینی
بی چین جبین زینت زیبش بینی
بی تیغ زنی تخت نشینش بینی

(ثواقب المناقب، ص۱۹۹)

۳۔صنعت مقلوب مستوی:

ہم اعلام ناکس سکان مال عامہ　　ہمان گنج نامہ ہمان جنگ نامہ
برای دم آہہا مدّ یا رب　　برجم کلاھت ہلاکِ مجرب

(ثواقب المناقب، ص۲۰۱)

۴۔صنعت منفصل:

دارد زردار درد و آزارِ دراز
و از داورِ دادار رود دور دراز

(ثواقب المناقب، ص۲۰۱)

ایک اور قلمی نسخہ (۱۰) میں دوسرا شعر لکھ کر اس کو رباعی ظاہر کیا ہے:

روزِ رد ز روزِ درد دارد زردار
در دورِ دو روز از دوا دارد راز

(کتابخانہ گنج بخش، اسلام آباد، مخطوطہ شمارہ ۴۷۹۰، ص۲۳۵)

Marfat.com

صداقت نے لکھا ہے کہ میں صنائع میں بہت کچھ لکھ سکتا ہوں:

توانم در صنائع کرد تیار　　مرصع نسخہ چون طاووس گلزار
ولی فکر صنائع بس کہ تنگ است　　معانی بستۂ قید فرنگ است
طواف کعبۂ معنی توانی　　چرا در چین صورت بند مانی
بُوَد صورت پرست آئینہ لاچار　　چو زنگی روسیاہش کردہ زنگار
قلم تا معنی اندر پردۂ اوست　　سیاہی روشنائی کردۂ اوست

(ثواقب المناقب، ص۲۰۲)

انتخاب کردۂ خان آرزو:

دماغ منت پروانہ و بلبل کجا دارم
چراغی بر نمی تابد مزارم گل خیالی ہم
[چراغ بر نمی تابد مزارم گل فشانی ہم]

چون کمان از خامہ ام نتوان برآوردن بزور
گوشہ گیری مصلحت با قامت خم دیدہ ام

لیلی سرمہ بصد ناز بخود می بالد
کہ سیہ خانہ ازان چشم فسونگر دارد

(مجمع النفائس، قلمی، ص۵۲۵)

انتخابِ عشق عظیم آبادی:

پس از مردن نگین واری بود کافی لحد کندن
کہ نگذارد ہوای لعل او از من بجز نامی
چو مینا پنبۂ گوشم شراب آلود می گردد
دہد قاصد اگر از لعل میگونِ تو پیغامی
نیازم را بود حق نمک بر ناز پنہانش
کہ زمزم شد ز اشک شور من چاہ زنخدانش

Marfat.com

من و شوخی که دلہا شد کباب از گرمی خُویش
تپد نقش قدم چون ماہی بی آب در کویش

ای بیاد طرہ‌ات دلہا پریشان مجمعی
از بیاضِ گردنت صبح قیامت مطلعی

(نشترِ عشق، قلمی، ص۲۷۹، [مطبوعہ، ص۸۵۷])

انتخابِ خوشگو:

ما را امید عفو ز اشک ندامت است
کاین طفل پیش رفتہ شفیع قیامت است

دل عارف غبار آلودہ عصیان نمی گردد
ردای کبریا کی می شود محتاجِ صابونی

دخل بجا بفکر صداقت چہ رہ برد
طرح شکست سدّ سکندر قیامت است

ز خوان لذت دنیا گرانی آنقدر دارم
کہ می لرزد دلم از خوردنی گر خود قسم باشد

(سفینۂ خوشگو، ص۱۵۹)

مدح نوشاہ عالیجاہ

بیاض دیدہ آن صافی سرشتہ — حریری کاغذِ خط نانوشتہ
کند گہ خواب سنگین مہرہ دارش — ز مژگان مسطری آید بکارش
مدادِ مردمک ہم پر سیاہ است — کہ صوفِ صاف او تار نگاہ است
مگر خط غلامی از ارادت — نویسد طفل اشک باسعادت
چو گردد نام شاہنشاہ مسطور — تجلی میکند نور علےٰ نور
شہنشاہی کہ خورشیدش غلام است — سپہرش بندۂ فیروزہ نام است

Marfat.com

بمعنی آشنا دل از کلامش　　زبان را کردہ صاحب لفظ نامش
کند گردون طوافش گاہ بیگاہ　　کہ ہم حاجی بود ، ہم کعبۃ اللہ
بفرمانش شدہ دریا عنان تاب　　روان حکمش برنگ خضر بر آب

(خواقب المناقب، قلمی نسخہ 'د' ،ورق ۴۵)

مدح چک ساہن پال

''موضع مذکور چک سادہ پور شاہین بال خطاب یافت''

تعالی اللہ بنای فیض دمساز　　مقام عاشقان خانہ پرداز
صفایش بس کہ دامنگیر کردند　　بہ آب گوہرش تعمیر کردند
زبس گلہا درو جا بر نظر تنگ　　زمین چون بوم دیبا نقش ارژنگ
ہوایش چون ہوای عشق مشہور　　غبارش چون غبار سرمہ پر نور
چو موسیقار در ہر کوچۂ تنگ　　بہارِ نغمۂ تر ریختہ رنگ
نمک پروردۂ فیضش نمکسار　　خوشاب از حیرتِ او رو بدیوار
سگ درگاہ او باشد ہزارہ　　گرفتہ بہر تعظیمش کنارہ
خمیر قالب عشق از زمینش　　بہشت اینجا و رضوان خوشہ چینش
بچرخ آیند تا عشاق بیتاب　　بود صد ارغنون یک بانگِ دولاب
محبت می کند گرد از حریمش　　بود محو سفر از خود مقیمش
ز ہر موی بدن فوارۂ درد　　چو طفل اشک خود آوارۂ درد
بخاکش تخم آدم سبز گردد　　چو خال نیل بی نم سبز گردد
بدریا اتصالِ او گواہ است　　کہ شاہ بحر و بر را بارگاہ است
حریم آن چراغ دامن طور　　برنگِ گنبدِ فانوسِ پرنور
خوشا روزی کہ در سیر دیارش　　شوم پروانۂ شمع مزارش
بہ آب دیدہ اش تر کردہ باشم　　سجود بندگی سر کردہ باشم
بگرد کعبۂ امید گردم　　چو ذرہ طائفِ خورشید گردم
بر افروزم چراغ شعلۂ آہ　　کنم شیرینی جان نذر درگاہ

Marfat.com

سخن کوتہ ہمین وصفش تمام است کہ قطب دین و دنیا را مقام است

(ثواقب المناقب، قلمی نسخہ 'ج' ، ورق ۸۸ب)

۱۔ صداقت نے ان تمام علوم کی اصطلاحات اپنی کتاب ثواقب المناقب اور شجرۂ طیبہ میں استعمال کی ہیں۔ جس سے یہ متبادر ہوتا ہے کہ وہ ان تمام علوم سے واقف تھے۔

۲۔ مجمع الخلائص کی اصل عبارت یہ ہے: ''جوانی بود با دقت فہم وحدت طبع، برادرزادۂ محمد اکرم غنیمت، در نظم ونثر خیلی قدرت داشت''۔

۳۔ نشترِ عشق کی اصل عبارت یہ ہے: ''صداقت نیز چون عم خود در فکر نظم طبع ارجمند وحوصلۂ بلند داشت۔ خان آرزو گوید کہ در مضمون یابی و بہم رسانیدن فکر تازہ بلند خیال از ابو البرکات منیر و عارف لاہوری وغنیمت عم خود بود''۔ (با تصحیح اصغر جان فدا، دوشنبہ، ۱۹۸۳ء، ص ۸۵۶)

۴۔ صبح گلشن کی اصل عبارت یہ ہے: ''راستی شعار و بلند فکر و تازہ خیال و معنی یاب... بود''۔ (طبع بھوپال، ۱۲۹۵ھ، ص ۲۴۹)

۵۔ سندیلوی نے مخزن الغرائب میں صرف ان کا نام [محمد صداقت] اور ایک شعر درج کیا ہے۔ دیکھیے: تذکرۂ مخزن الغرائب، باہتمام ڈاکٹر محمد باقر، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ۱۹۹۲ء، ج ۳، ص ۲۱۰-۲۱۱

۶۔ صداقت نے ثواقب المناقب کے مقدمے میں اپنی حسبِ ذیل تصانیف کا ذکر کیا ہے۔ ۱۔ مجموعۂ اشعار (''طومار اشعار'')؛ ۲۔ فتح نامۂ عبد الصمد خان؛ ۳۔ ساقی نامہ؛ ۴۔ مہتاب وکتان؛ ۵۔ گلِ صنوبر؛ ۶۔ دیوانِ اعلیٰ؛ ۷۔ رباعیات آبدار؛ ۸۔ مخمساتِ رنگین؛ ۹۔ مجموعۂ متفرقات؛ ۱۰۔ مطلع الاسرار۔ ان میں سے پہلی نو کتابوں کے بارے میں اطلاع دی ہے کہ اس نے اپنے ہاتھ سے تلف کر دی تھیں، لیکن مطلع الاسرار کو بچا لیا۔ ثواقب المناقب میں ایک اور مقام پر اس نے اپنی مثنوی کلیلہ ودمنہ کا ذکر کیا ہے لیکن اس کے بارے میں بھی لکھا ہے کہ ''آن دفتر پژمردہ را گاو زمین خوردہ'' (ص ۸۷) تاہم اس سے چند اشعار ثواقب المناقب میں بطور نمونہ درج کیے ہیں۔ دیکھیے: عارف نوشاہی، ''صداقت کنجاہی وشعر فارسی او''، پاکستان مصور، اسلام آباد، ستمبر ۱۹۸۸ء، ص ۳۴-۲۹

۷۔ لطائف ہرلیات کا ایک مخطوطہ مجموعہ شیرانی پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور، نمبر ۳۵۶۴/۵۴۰ میں موجود ہے۔ دیکھیے: فہرست مخطوطات شیرانی، ج ۲، ص ۳۳۵۔

۸۔ ثواقب المناقب کا پہلا نصف باہتمام ڈاکٹر وحید قریشی، اورینٹل کالج میگزین، لاہور میں چار اقساط میں فروری ۱۹۵۸ء تا ۱۹۶۱ء شائع ہوا جو طباعت اور قراءت کی اغلاط سے پُر ہے۔ نذر حسین چوہدری نے ۱۹۷۹ء میں تہران یونیورسٹی سے تصحیح ثواقب المناقب مقالہ لکھ کر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ ثواقب المناقب کے فنی محاسن پر راقم السطور نے ایک مقالہ لکھا ہے۔ دیکھیے: ''صداقت کنجاہی ونثر فارسی او در ثواقب المناقب'' مشمولہ نامورۂ

Marfat.com

دکتر محمود افشار، بہ کوشش ایرج افشار، باہمکاری کریم اصفہانیان، تہران، ۱۹۸۵ء، ج ۱، ص ۶۴۲-۶۵۶

۹۔ مثنوی *خطِ بغداد* کا منحصر بفرد نسخہ انڈیا آفس لائبریری، لندن، ذخیرۂ دہلی، نمبر DP1261 میں موجود ہے۔ یہ نسخہ ۱۴۳ اوراق پر مشتمل ہے۔ اس مخطوطے کے پہلے چار اجزاء خود مصنف کے کتابت کردہ ہیں جب کہ باقی اجزاء کسی دوسرے کاتب نے مصنف کے مسودے کے مطابق نقل کیے ہیں۔ یہ مثنوی ۱۱۲۶ھ یعنی *ثواقب المناقب* کے بعد کی تصنیف ہے۔ اس کے اشعار کی تعداد ۱۲۶۴ ہے۔ مثنوی کا بنیادی موضوع شیخ عبدالقادر گیلانی (م ۵۶۱ھ) کے بعض حالات اور مقامات ہیں۔ اس میں مصنف کے مشایخ طریقت حضرت نوشہ گنج بخش اور حاجی عبدالرحمٰن دہلوی کی مدح میں تیئس اشعار موجود ہیں۔ یہی مدح اس نے *ثواقب المناقب* میں بھی درج کی ہے۔ دیکھیے: ''صداقت کنجاہی کی نو دریافت مثنوی خطِ بغداد کا تعارف'' *ارمغان علمی*، مرتبہ رفیع الدین ہاشمی و عارف نوشاہی و تحسین فراقی، لاہور، ۱۹۹۸ء، ص ۴۸۶-۴۷۱؛ شجرۂ طیبہ کا قلمی نسخہ مجھے پنجاب یونیورسٹی، لاہور، لائبریری (شمارہ Pi x 73/1325) میں جنوری ۲۰۰۴ میں ملا۔ یہ تین حکایتوں کا مجموعہ ہے جو مرصّع فارسی میں میاں شیر محمد اسد کی اعانت سے لکھی گئی ہیں۔ خاتمہ میں مصنف نے اپنا نام محمد ماہ صداقت قادری لکھا ہے۔

۱۰۔ *جلاء الخاطر* عربی کتاب ہے اور اس کا صداقت سے یوں تو کوئی تعلق نہیں ہے لیکن اس کے نسخۂ گنج بخش کے آخر میں کاتب نے صداقت کی کتاب *ثواقب المناقب* سے کچھ غیر منقوط نثر، منقوط کلام، مقلوب مستوی عبارت اور دیگر صنعتوں کے کچھ نمونے نقل کیے ہیں۔ ابتدا میں ''رباعی صداقت'' کا عنوان دے کر مثنوی کے یہ دو شعر لکھے ہیں:

چہ از گم گشتہ می جویی سراغی؟ ز آہ صبحگاہی کن چراغی
ز ملک تن پرستیہا گذر کن باقلیمِ ز خود رفتن سفر کن

(ص ۲۳۴)

راقم الحروف نے ۱۳۹۷ھ/ ۱۹۷۷ء میں صداقت کنجاہی کے ۱۱۱۳ شعروں کا ایک مجموعہ *ثواقب المناقب* میں اس کے موجود ۱۰۷۹ شعروں اور معاصر تذکروں *مجمع النفائس*، *سفینۂ خوشگو* اور *نشترِ عشق* میں منقول اشعار کی مدد سے تیار کیا اور مجموعۂ *اشعار پراکندۂ محمد ماہ صداقت کنجاہی* کے نام سے ادارۂ معارفِ نوشاہیہ، ساہن پال سے ۱۹۸۸ء، ۱۴۳ صفحات میں شائع کیا۔ اس مجموعہ پر افغانستان کے معروف شاعر اور محقق استاد خلیل اللہ خلیلی نے تقریظ لکھی۔ واضح ہو کہ اس مجموعۂ اشعار میں صداقت کی مثنوی خطِ بغداد کے اشعار شامل نہیں کیے گئے۔ اِس وقت تک صداقت کنجاہی کی دو مستقل تصانیف دستیاب ہیں، ایک *ثواقب المناقب* (نثر) جو جزوی طور پر شائع ہوئی ہے اور دوسری *خطِ بغداد* (مثنوی) جو تا حال غیر مطبوعہ ہے۔ صداقت کی تیسری تصنیف *لطائف ہزلیات* جس کے نسخہ میں مصنف کا نام ''محمد صداقت'' آیا ہے اور شرافت نوشاہی صاحب نے اسے محمد ماہ صداقت کی تصنیف قرار دیا ہے، ڈاکٹر ظہور الدین احمد *لطائف ہزلیات* کا اسلوب *ثواقب المناقب* سے مختلف ہونے کی وجہ سے اسے محمد ماہ

Marfat.com

صداقت کنجاہی کی تصنیف نہیں سمجھتے (*پاکستان میں فارسی ادب*، ج ۳، ص ۴۷۲)۔ یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ محمد ماہ صداقت نے *ثواقب المناقب* میں جو مشکل اور رنگین اسلوب اپنایا تھا وہ ارادۃً پر تکلف تھا، جب کہ *لطائف* میں ایسا انداز اپنانے کی ضرورت نہیں تھی۔ ڈاکٹر آفتاب اصغر نے ایک تاریخی کتاب *تنقیح الاخبار* (تصنیف ۱۱۱۷ھ تا ۱۱۲۵ھ) کو ملاّ محمد ماہ صاحبِ *ثواقب المناقب* کی تصنیف قرار دیا ہے (*تاریخ نویسی فارسی در ہند و پاکستان*، ص ۴۷۹-۴۸۰)۔ اس کتاب کے مصنف کا نام ملاّ محمد ماہ ضرور ہے (Storey, *Persian Literature*, Vol.I, P.134-35) لیکن یہ امر محتاج تحقیق ہے کہ وہ صاحبِ *ثواقب المناقب* ہی ہے۔ صداقت نے *ثواقب المناقب* میں جو تقریباً ۱۱۲۶ھ کی تصنیف ہے اپنی تمام سابقہ تصانیف کا ذکر کیا ہے لیکن *تنقیح الاخبار* کا نام نہیں لیا۔ نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۳، ص ۶۸۔۱۰۳۔ عارف نوشاہی

صدرالدین، بہڑوال

آپ کا نام مولوی صدرالدین، موضع بہڑوال، تحصیل چونیاں، ضلع لاہور کے رہنے والے تھے۔ حافظ شمس الدین المعروف شام دین کھرلاں والا کے مرید تھے، وہ اپنے والد مولوی حافظ امام الدین نوشاہی روشن شاہی کھرلاں والا کے مرید تھے۔ صاحب علم و عمل تھے۔

شاعری کا مذاق بھی تھا۔ اپنے پیر صاحب کی مدح میں ایک سی حرفی لکھی۔ جس کے چند اشعار یہ ہیں:

الف اللہ تیرے لڑ لائیاں — جدوں ہویاں الست ندائیاں
سانوں قالوا دا سبق پڑھاونا — ککی والیا بیل چڑھاونا

ب بُری بھلی گولی تیریاں — سایاں تیرے ذمے لجاں میریاں
للہ لجاں نوں پال دکھاونا — ککی والیا بیل چڑھاونا

پ پیر کھوکھر راٹھا سوہنیا — نظروں میل کفر دی دھوونا
ساڈے دلے دی میل ہٹاونا — ککی والیا بیل چڑھاونا

ت ترس کریں ساڈے حال دا — دیویں جام شراب وصال دا
بناں وقت ہن وصل ہنڈاونا — ککی والیا بیل چڑھاونا

ث ثبت قرار نہیں جان نوں — وِل وِل کردی پئی درشن پان نوں
مکھ نور بھریا دِکھلاونا — ککی والیا بیل چڑھاونا

Marfat.com

ج جوگیڑے سد بہانی ہاں — پئی لوڑھی ہوئی فال کڈھانی ہاں
کدوں واہنڈیاں سجناں آونا — ککی والیا بیل چڑھاونا
ح حال دے سایاں حال دے — تتی چھڈ گیوں عمروں بال وے
نام رب کنجکہ ہتھ پھڑاونا — ککی والیا بیل چڑھاونا

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۱۴۷۔۱۴۸

صفدر، پیر وشاہ

اصلی نام صفدر صغیر، تخلص صفدر، قوم گوجر سے، موضع پیر وشاہ، ضلع گجرات کا باشندہ، میرے ارادت مندوں سے ہے۔ اس وقت ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں پاکستان ائرفورس، کراچی میں ملازم ہے۔

گاہ بگاہ اردو میں شعر کہتا ہے۔ یہ غزل میرے متعلق کہی ہے:

سنانے اپنی بربادی کے افسانے کہاں جاتے
ترا در چھوڑ کر نوشہ یہ دیوانے کہاں جاتے
ہمیشہ بھیک سب نے ہی اسی چوکھٹ سے پائی ہے
ہم اپنا دامنِ امید پھیلانے کہاں جاتے
تمہارے سر شرافت تاج ہے مشکل کشائی کا
ہم اپنی الجھنیں اوروں سے سلجھانے کہاں جاتے
زمانے بھر کو داروے شفا اس در سے ملتی ہے
ہم اپنے دل کے گہرے زخم دکھلانے کہاں جاتے
مقدر ہے ازل سے جب یہی جینا، یہی مرنا
تو پھر اے شمع محفل تیرے پروانے کہاں جاتے
جبینوں پر نہ ہوتا نقش گر اس آستانے کا
غلامانِ شرافت نوشہ پہچانے کہاں جاتے

(۱۵ شوال ۱۳۹۲ھ/۲۲ نومبر ۱۹۷۲ء)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۱، ص ۳۴۷

Marfat.com

صوفی، بھکھی

اس کا نام بشیر احمد، کنیت ابوالبرق، تخلص صوفی ہے۔ والد کا نام مولا بخش ولد مہماں۔ شیخ برہان لکھن والی کی اولاد سے ہے۔ ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶ء بمقام بھکھی، تحصیل پھالیہ، ضلع گجرات پیدا ہوا۔ پرائمری تک تعلیم پائی۔ بعمر چودہ سال ۳۰ ذوالحجہ ۱۳۷۹ھ/۱۹۶۰ء میں میرے ہاتھ پر بیعت ہوا۔ کچھ عرصہ گوجران والا میں پارچہ بافی کا کام کیا۔ اب ضلع کیمبل پور میں بجلی کے محکمہ میں ملازم ہے۔ ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

پنجابی میں اشعار کہتا ہے۔ اس نے پانچ ''سی حرفیاں'' اور پانچ ''باراں ماہ'' اور کئی کافیاں وغیرہ حضرت نوشہ صاحب کی مدح میں بنائی ہیں۔

پہلی سی حرفی کا پہلا شعر یہ ہے:

الف اللہ دی صفت ثنا کردے حوراں ملک تے جن انسان یارو
نبی پاک دا خُلق جہان منیا، کیتا کافراں نوں مسلمان یارو
چارے یار رسول دے ہوے روشن، فتح پاوندے ہر میدان یارو
ابوالبرق صوفی منیا خَلق ساری نور نوشہ دا دو جہان یارو

دوسری سی حرفی ساری میرے نام پر ختم کی ہے۔ پہلا شعر یہ ہے:

الف اللہ تے نبی نوں یاد کر کے لکھاں صفت میں پیر شریف احمد
چارے یار رسول دے شان والے جنھوں ملی تاثیر شریف احمد
غوث پاک جناب دی نگہ ہوئی چمکے بدر منیر شریف احمد
ابوالبرق صوفی نوشہ پیر عالی بخشی جہاں توقیر شریف احمد

تیسری سی حرفی کا پہلا شعر یہ ہے:

الف آویں توں شاہا تیتھوں صدقے میں واری
تیری شان اچیری میں ہاں اوگنہاری
مینوں عشق شرافت لگا جانے خلقت ساری
دھوویں میل دلاں دی صوفی کردا ہے زاری

چوتھی سی حرفی کا پہلا شعر یہ ہے:

Marfat.com

الف آ پیاریا واسطہ ای تیری دید نوں جی ترساوندا اے
لوک خوشی دی عید مناوندے نے پیا دل میرا گھبراوندا اے
لوکاں واسطے خوشی دا دن آیا مینوں ہجر فراق ستاوندا اے
ابوالبرق صوفی ساتھوں اوہ چنگا جیہڑا وصل پیارے دا پاوندا اے

پانچویں سی حرفی سید بشیر احمد کے توصیف میں ہے۔ پہلا شعر یہ ہے:

الف اللہ دی صفت ثنا کردے رہندے وچ حضور بشیر احمد
پئے پڑھن درود حضور اتے پاندے فیض گنجور بشیر احمد
غوث پیر دے وچ دربار نوری ہوے نور ہی نور بشیر احمد
ابوالبرق صوفی بخشے فیض نوشہ ہوندے پئے بھرپور بشیر احمد

پہلے ''باراں ماہ'' میرے متعلق ہیں۔ پہلا شعر یہ ہے:

چیتر چا مینوں ساہن پال جاواں ویکھاں جا میں پیر شریف احمد
جدھے نور دی لو جہان سارے چمکے بدر منیر شریف احمد
تکیہ رکھ لیا اوپر پیر سوہنے. پاے نظر اکسیر شریف احمد
ابوالبرق صوفی کردا دل روشن بڑی ہے تاثیر شریف احمد

دوسرے ''باراں ماہ'' کا پہلا شعر یہ ہے:

چیتر چیریا سینہ تیرے عشق دی آری
خونی نین تساڈے مارن پریم کٹاری
ہویا حال دیوانہ لگی عشق بیماری
مینوں عشق شرافت صوفی کردا اے زاری

تیسرے ''باراں ماہ'' کا پہلا شعر یہ ہے:

چیتر چاہل مینوں رہندا ویکھاں پیر پیارا ، سوہنا سارا
کراں دیدار میں در تے جا کے پاواں خوب نظارہ ، سوہنا سارا
دیدے دید نوں سِکدے رہندے پاون چا چمکارا ، سوہنا سارا
نال نظر دے ہوسی صوفی تیرا نیک ستارہ ، سوہنا سارا

Marfat.com

چوتھے ''باراں ماہ'' سید بشیر احمد کی تعریف میں ہیں۔ پہلا شعر یہ ہے:

چیتر چڑھدیاں گیاں نے دھم دھماں پایا مرتبہ پیر بشیر احمد
نبی پاک نے بخشیا فیض نوری ہوے پیر کبیر بشیر احمد
غوث پیر دے خاص دربار وچوں ہویا ماہ منیر بشیر احمد
ابوالبرق صوفی شاہنشاہ میرا دیوے بدل تقدیر بشیر احمد

پانچویں ''باراں ماہ'' کا پہلا شعر یہ ہے:

چڑھدے چیتر چاہل مینوں نوشہ دے در جاواں ، پرت نہ آواں
نال ادب دے کر عرضوئی عیباں نوں بخشاواں ، نام دھیاواں
کر کر منتاں ترلے ہاڑے بگڑی نوں بنواواں ، حال سناواں
دیکھ کرامت صوفی یارا کرے معاف خطاواں ، پیر سچاواں

(توصیف نوشہ پیر، ص ۲)

دوہڑہ

عالی شان شرافت ہے پیر میرا پردے باطنی دے اتار سارے
حضرت پیر نوشاہی دے بحر وچوں پیندے جام طالب نال پیار سارے
غوث قطب تے پیر فقیر سبھے صفت پئے کردے واقف کار سارے
ابوالبرق صوفی بنے جو عاشق دتے رنگ نے وچ پلکار سارے

دعا

کرم کریں مولا بخشن ہار تو ہیں تیری ذات ستار غفار مولا
کریں وچ درگاہ منظور مینوں تیرے اگے ہے ایہ پکار مولا
اوگنہار بدکار ہاں لکھ واری میں تدھ اگے شرمسار مولا
ربا بخش توں کل گناہ میرے بخشن عاجزاں ہے تیری کار مولا
مولا بخش ہے باپ فقیر میرا کریں کرم اس تے بے شمار مولا
دیویں بخش ربا مولا بخش تائیں تیری ذات ہے بخشنہار مولا

Marfat.com

لاویں حشر نوں پار توں یا مولا کریں نار نوں چا گلزار مولا
ابوالبرق صوفؔی نزع وقت میرا کلمہ پاک ہووے ساتھی یار مولا

ایک سی حرفی ایسی ہے جس حرف سے شعر شروع ہوتا ہے اسی پر ختم ہوتا ہے۔ مثلاً

ر رات نوری نوشہ پیر ملیا ہوئی نور دی لو جہان اندر
رب میل کیتا نوشہ پیر والا ہویاں لکھ خوشیاں میری جان اندر
رہاں تکدا میں ساہن پال ولوں رہے پیر میرا جس مکان اندر
رونا مک گیا ابوالبرق صوفؔی پئی روشنی میرے ایمان اندر

اس کی نظموں کا مجموعہ بنام *نغمات ابوالبرق* قلمی موجود ہے(۱)۔ اور ایک باراں ماہ اور دو کافیاں بنام توصیف نوشہ پیر چھپ گئے ہیں(۲)۔

۱۔ *نغمات ابوالبرق* بخط شاعر کے مندرجات حسب ذیل ہیں: حمد، نعت، مدح غوث اعظم، التجا، سی حرفی شان نوشہ پیر، سی حرفی شان شرافت، سی حرفی [درمدح شرافت]، سی حرفی فراق یار، سی حرفی بلاعنوان، سی حرفی شان بشیر احمد بشارت، باراں ماہ بردیف شریف احمد، باراں ماہ فراق شرافت (مستزاد)، باراں ماہ (مستزاد)، باراں ماہ فراق شرافت، باراں ماہ بنام بشیر احمد بشارت، مکتوب بطرف شرافت، مکتوب بطرف شریف احمد شرافت مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۷۰ء کافیاں، دوہڑے، مدح چار یار، مدح حضرت غوث الاعظم والتجا بدربار مرشد۔

۲۔ توصیف نوشہ پیر باہتمام حکیم قدرت اللہ اقبال نوشاہی، لائل پور، بلا تاریخ، ۸ صفحات میں شائع ہوئی۔ اس پر شاعر کی سکونت نوشہ نگر سیداں، ڈاکخانہ علی پور چٹھہ، ضلع گوجران والا طبع ہوئی ہے۔ نوشہ نگر سیداں اس مجوزہ بستی کا نام تھا جو ۱۹۷۳ء میں ساہن پال شریف میں سادات نوشاہیہ کے مکانات سیلاب سے منہدم ہو جانے کی وجہ سے علی پور چٹھہ کے مشرق میں بسائی جانی تھی۔ کچھ ساداتِ نوشاہیہ نے وہاں زمین بھی حاصل کر لی اور سیلاب کی وجہ سے مصنف کا کتب خانہ بھی وہاں کے مضافاتی گاؤں رہاڑ میں منتقل کر دیا گیا لیکن بعد میں اپنے آبائی گاؤں ساہن پال ہی کو دوبارہ آباد کیا گیا اور علی پور چٹھہ کے قریب حاصل کی گئی زمین بیچ دی گئی۔ ابوالبرق صوفی صاحب ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء میں موجود ہیں اور واپڈا کے ملک وال، ضلع منڈی بہاء الدین گرڈ سٹیشن پر کام کرتے ہیں۔ نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۱۱، ص ۳۳-۳۹۔ عارف نوشاہی

صوفی، سانگلا ہل

اس کا نام محمد صادق ہے، تخلص صادق۔ اپنا نام ''صوفی محمد صادق خادم نوشاہی'' لکھتا ہے۔

Marfat.com

سانگلاہل، ضلع شیخوپورہ کا رہنے والا ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

اس نے ایک چھوٹا سا قصہ بنام ''ایہ قوم کدھر پئی جاندی اے''(۱) نظم کیا ہے جو موجودہ زمانے کے چال چلن کے بارے میں ہے۔ پنجابی کتابخانہ، پرانی لکڑ منڈی، بلاک بی، گلی ۵، لائل پور والوں نے چھپوایا ہے۔ چند اشعار یہ ہیں:

بس اک فرلانگ دا فاصلہ سی اک ٹریا آوندا کاکا سی
اوہدے کڑیاں ورگے کپڑے سی، اکھاں نے کھادا جھاکا سی
میرا واقف کار پرانا سی، میرا ہمسایہ اسحاقا سی
اوہنے پچھے گُت بنائی سی میں سمجھیا لڑکی آندی اے
میں ہو حیران کھلوتا ہاں ایہ قوم کدھر پئی جاندی اے
لگے پتا نہ کڑی منڈے دا، دوہاں دے سر تے چنی اے
گلھاں تک قلماں آیاں نے، تھوڑی جیہی ٹھوڈی مُنی اے
بڑی مشکل نال پچھان ہووے، ایہ منا اے یا مُنّی اے
ماں کہے وحید مراد آیا، نالے واری صدقے جاندی اے
میں ہو حیران کھلوتا ہاں ایہ قوم کدھر پئی جاندی اے

آخری اشعار یہ ہیں:

ہیرا پھیری بہت زیادہ، ہر تھاں دھوکھا بازی اے
میاں بیوی ویکھن جاندے فلم جو آوندی تازی اے
سینمے اندر تھاں نہ ملدی، وِرلا دسے نمازی اے
عملاں باہجوں صوفی صادق دنیا ٹھیڈے کھاندی اے
میں ہو حیران کھلوتا ہاں ایہ قوم کدھر پئی جاندی اے

۱۔ *پنجابی کتابیات*، ج ۱، ص ۴۳۳، (اندراج ۷۲۶۸) میں اس کتاب کے ایڈیشن راجہ بشیر احمد، کشمیری بازار، لاہور، بلا تاریخ، ۸ صفحات کا ذکر موجود ہے۔ نیز اسی شاعر کی دو اور نظموں شوقین نمیار عرف بی اے پاس کڑی تے ان پڑھ منڈا شائع کردہ کتب خانہ عام، فیصل آباد، ۱۹۷۹ء، ۸ صفحات اور گل سن لے الہڑ نمیار ے شائع کردہ راجہ

Marfat.com

بشیر احمد، کشمیری بازار، لاہور، بلا تاریخ، ۸ صفحات کا تعارف بھی درج ہوا ہے۔ دیکھیے اندراجات ۷۲۶۹؛ ۷۲۷۰۔

عارف نوشاہی

صوفی، نواں پنڈ

اصلی نام محمد عالم، تخلص صوفی ہے، والد کا نام رمضان ولد بلند بخش بن پیراں دتا ہے۔ پیشہ نجاری کرتے ہیں۔ ۱۹ جمادی الاخر ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۹ء میں بعمر پچیس سال میرے ساتھ بیعت کی۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں اپنے گاؤں نواں پنڈ، متصل اروپ، ضلع گوجران والا میں بعمر ۴۳ سال موجود ہے۔

پنجابی میں اس کے چند اشعار یہ ہیں:

الف آ نوشہ ویکھ حال میرا ہو گیا میں بہت دلگیر جانی
تیرے عشق دی ہلی ہے پیڑ مینوں گئی توڑ کلیجڑا چیر جانی
پتا لگے نہ کوئی اس مرض والا سُک گیا اے میرا سریر جانی
صوفیؔ آکھے نہ کرو علاج میرا سد لو شرافت شاہ پیر جانی

ایک سی حرفی، میرے نام کی ردیف پر ختم کی ہے:

الف آکھساں میں ہتھ جوڑ کے تے میری کر امداد شریف احمد
جاندی لنگھدی ضائع ہے عمر میری ایدھی گئی میعاد شریف احمد
مال دولتاں دی نہیں لوڑ مینوں کریں کرم دی داد شریف احمد
صوفیؔ قید تساڈی دے وچ بیٹھا اینہوں کر آزاد شریف احمد
ب بہت میں اینہوں سمجھا رہیاں، لگے دل نہ باہجھ شریف احمد
ہور چھڈ بیٹھا کم کاج سارے وچ رُجھیا کاج شریف احمد
دن لنگھدا غم دے وچ سارا، راتیں چھیڑے ساج شریف احمد
صوفیؔ رہیا نہیں کجھ وس میرے، تیرے ہتھ ہے لاج شریف احمد

(جذبات عشق، حصہ ۲، ص ۱۰۷)

ایک سی حرفی ''فراق شرافت'' بنائی ہے۔ اس میں لکھا ہے:

ح حج اکبر نالوں ودھ جاپے قسم رب دی دید شریف احمد
مال دولتاں دی نہیں کمی کوئی بخشو جام توحید شریف احمد

Marfat.com

تہناں خوف خطرہ کاہدا حشر دا اے جیہڑے ہون مرید شریف احمد
صوفی رب میلے اج آن مینوں اوہ نور سعید شر یف احمد

(فراق شرافت، ص۳)

ظ ظاہرا فیض دا بحر وگے ساہن پال اندر نوشہ پیر والا
میں بھی آن سوال گذاریا اے کاسہ کرو بھرپور فقیر والا
لکھاں پان شفا بیمار ایتھوں تیری نظر وچ اثر اکسیر والا
صوفی دامن شرافت دے لگیاں جو تہناں خوف کی روز اخیر والا

(ایضاً، ص۶)

ق قلم بیچاری نہ لکھ سکے میرے پیر دیاں عالی شان صفتاں
ہوندی ختم نہ نوریاں ناریاں تھیں کیہڑا کرے تحریر انسان صفتاں
میرے پیر اتے ہو جان عاشق جیہڑے ویکھدے نال دھیان صفتاں
صوفی کی ثنا سناے یارو ناہیں آوندیاں وچ بیان صفتاں

(ایضاً، ص۷)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج۲، ص۴۵۰

صوفی، گوندلاں والا

آپ کا اصلی نام محمد فاضل تھا، صوفی تخلص کیا کرتے۔ والد کا نام مولوی محمد عالم ولد پیر بخش بن لطف کریم تھا۔ سکونت موضع گوندلاں والا، مضافات گوجران والا میں تھی۔ منشی فاضل تک تعلیم تھی۔ شیخ محمد احسن ولد شیخ احمد سلیمانی نوشاہی گھنگوالی (ضلع سرگودہا) کے مرید تھے۔ مدت العمر پٹواری رہے۔ اشتمال اراضیات میں تحصیل دار بھی رہے۔

اردو زبان میں شعر کہتے تھے۔ خدا تعالیٰ کی حمد میں یہ نظم کہی ہے:

ثنا بشر کے لیے ہے، بشر ثنا کے لیے — تمام حمد سزاوار ہے خدا کے لیے
عطا کے سامنے یا رب خطا کا ذکر ہے کیا — کہ تو عطا کے لیے ہے، بشر خطا کے لیے
تجھی سے مانگنے والے مراد پاتے ہیں — وہ بارگاہ ہے تیری شہ اور گدا کے لیے

Marfat.com

وہ رنگ لائی ہے رحمت تری سر محشر — کہ بے خطا بھی ترسنے لگے خطا کے لیے
ترے کرم کی ترے لطف کی نہیں ہے حد ، — کہ دشمنوں کے لیے ہے ، تو آشنا کے لیے
ترے کرم نے وہیں آ کے دستگیری کی — گناہگاروں کے جب ہاتھ اٹھے دعا کے لیے

نظر کرم کی ہو صوفیؔ کے حال پر یارب
تری جناب میں آیا ہوں التجا کے لیے

(بیاض تسطیر بشارت، قلمی)

صوفی صاحب کے چار بیٹے موجود ہیں۔ محمد افضل طور*، سلیم اختر، انور حسن کیفیؔ، منور حسن شادؔ شاعرانہ مزاج رکھتے ہیں۔

محمد فاضل صوفی کا شجرہ نسب امام علی نقی علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ اسی لیے انہیں سادات نقوی سے لکھا گیا ہے۔ فنونِ لطیفہ میں استادانہ دسترس رکھتے تھے۔ سنسکرت، اردو، فارسی، عربی اور انگریزی میں صاحب قلم تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ صوفیانہ گذارا۔ ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۵ء میں وفات پائی۔ دیکھیے تجلیات طور، ص ۷-۸، ۲۰۳؛ شریف التواریخ، ج ۳، ح ۵، ص ۱۰۶؛ ح ۱۰، ص ۴۷. عارف نوشاہی

طالب

یہ مولوی مقبول محمد جلالوی نوشاہی (م ۵ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ/۴ جولائی ۱۹۳۸ء) کا مرید تھا۔
اس نے پنجابی زبان میں شجرہ شریف قادری نوشاہی نظم کیا:

الف الٰہی رحمت چاہی — رب پاک نبی نوں دتی شاہی
دولت فقر عجائب تحفہ — بھیت آہا اسرار اندر
طالبؔ تائیں کرو عنایت — جام طہور خمار اندر

پیر محمد سچیار نوشہری — ذکر ہووے ہر جنگل بحری
حاجی گنج بخش نوں ویکھیا مالک سب دربار اندر
طالبؔ تائیں کرو عنایت جام طہور خمار اندر

فضل کرم دے خُلّے جُھلے — غنچہ باغ بغیچہ پُھلے
نوشہ صاحب دے درباوں فیض ملے ابرار اندر
طالبؔ تائیں کرو عنایت جام طہور خمار اندر

Marfat.com

نام تیرے دے شوق عجوبہ　　اگے تیرے بائی صوبہ

تیرے چانن توں ہے روشن عالم پار اُرار اندر

طالبؔ تائیں کرو عنایت جام طہور خمار اندر

(نورنہال قادری، ص ۷۲)

طالب، ڈوڈاں والی

اصلی نام محمد صادق، قوم فقیر، موضع ڈوڈاں والی اُچی، ضلع گوجران والا کا رہنے والا ہے۔ اعلیٰ حضرت نوشاہی کا مرید ہے۔

۳ محرم ۱۳۷۴ھ/یکم ستمبر ۱۹۵۴ء کوان کی تعریف میں یہ شعر پنجابی زبان میں کہا:

الف اساں کمینیاں عاجزاں تے اللہ پاک نے کرم کمایا اے

اردو فارسی مول نہ جاندا میں، ناواں شاعراں وچ لکھایا اے

باوا صاحب بھی شاعر تسلیم کر کے قاصد گھل کے ترت منگایا اے

طالبؔ طلب رکھے نوشہ پیر دی جی فیض اونہاں تھیں میں اٹھایا اے

(فیض محمد شاہی، ج ۸، ص ۴۷)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۰، ص ۲۶۴

طاہر، فیصل آباد

ان کا نام حکیم اقبال حسین، تخلص طاہر، والد صاحب کا نام مرزا لہب دین ولد مرزا امام الدین تھا۔ خاندان مغلیہ سے ہیں۔ آبائی وطن موضع دھاڑیوال، ضلع گورداسپور تھا۔ وہیں ۵۱-۱۳۵۰ھ/۱۹۳۲ء میں ولادت ہوئی۔ ڈی۔اے۔وی ہائی سکول، دھاڑیوال میں مڈل پاس کیا۔ وہاں سے ہجرت کر کے پاکستان چلے آئے۔ نیشنل ہائی سکول، لائل پور میں میٹرک پاس کیا۔ اس کے بعد اسلامیہ کالج لائل پور میں بی اے تک تعلیم پائی۔ طب کی تعلیم اپنے خاندان میں سے اپنے بزرگوں سے حاصل کی۔ سلسلۂ نوشاہیہ میں بیعت طریقت محرم ۱۳۹۸ھ/دسمبر ۱۹۷۷ء میں سید ابوالحسن محمد اعظم صاحب ساکن ڈسکہ، ضلع سیالکوٹ کے ہاتھ پر کی۔ آج کل شہر فیصل آباد، جھنگ بازار، ارشد مارکیٹ میں مبارک شفاخانہ کھولا ہے۔

اردو اور پنجابی کے بہترین شاعر ہیں۔ ان کا مجموعۂ کلام بنام فیضان نوشاہی ان کے اپنے قلم

Marfat.com

کا لکھا ہوا خطی ان کے پاس موجود ہے۔

نمونۂ کلام اردو:

نعت شریف

وجہ سکون منشأ قدرت تمہیں تو ہو　　حاصل کلام جوہر فطرت تمہیں تو ہو
اے مظہر صفات خداوند ذوالجلال　　تخلیق کائنات کی ندرت تمہیں تو ہو
اے تاجدار کون و مکاں ، ہادی سبل　　سب ظلمتوں کا خاتمہ حضرت تمہیں تو ہو
اے ترجمان خالق کونین بالیقین　　واحد لا شریک کی عبرت تمہیں تو ہو
غایت کن فکان توئی سرور جہان　　وحدت بعین صورت کثرت تمہیں تو ہو
دافع ہر بلا ہے تیری ذات محتشم　　آدم کی بر ملائک نصرت تمہیں تو ہو

اسرار حق سے کامل ہے آگہی تجھے
طاہر جمال یار کی شہرت تمہیں تو ہو

منقبت درشان مولائے کائنات

میرا وظیفہ علی ہے ، مری نماز علی　　کیا ہے مرزع عالم کو سرفراز علی
ندائے ہاتف غیبی ہے آ رہی پیہم　　شکوہ دین علی ہے حریم ناز علی
علی ہے معجزہ عالم میں مصطفائی کا　　بجز خدا و محمد نہ سمجھے راز علی
علی ہے حق کی علامت تو حق ہے نام علی　　ہے کعبہ جائے ولادت بھی امتیاز علی
پڑی جہاں بھی ضرورت نبی نے فرمایا　　ہے میری جان علی اور میرا ناز علی
خدا کے سارے خزینوں پہ اس کا ہے قبضہ　　یہی ہے منشأ قدرت ہو کارساز علی
ملی ہے ان کو ولایت کی بالیقین اسناد　　عطا کیا ہے جنہیں حق نے سوز و ساز علی
جو بے کسوں کی کرتا ہے آپ دلجوئی　　وہ مہربان علی ہے وہ دلنواز علی
گدائے کوچۂ حیدر ہوں میں فقط طاہر　　ہے دستِ جود بجانب مرے دراز علی

در مدح حضرت نوشہ صاحب

باب رحمت کھل گیا ہے نوشہ کے فیض عام کا　　روسیاہو آؤ فوراً وقت ہے انعام کا

Marfat.com

در بدر کی ٹھوکریں کھانا نہیں واجب تمہیں
میرے نوشہ پاک نے کھولا بھرم اصنام کا

اس در اقدس پہ سر کو ہیں جھکاتے تاجدار
یہ شہنشاہ طریقت ہے قلعہ اسلام کا

مانگنے والے کو ملتا ہے گماں سے بیشتر
ہے سخاوت میں یگانہ طرز اس گلفام کا

ایک جرعہ پی گیا حضرت کے میخانے سے جو
ہو گیا باطن منور کیا اثر ہے جام کا

بادہ نوشی کا ترے کچھ اور ہی انداز ہے
فکر فردا بھی نہیں ، ناں غم ہے صبح و شام کا

حق پرستی سے کیا ہے کفر کیسا سرنگوں
تیرے مستوں نے الاپا راگ مدنی نام کا

قریہ قریہ گوشہ گوشہ سے ہوئی حق کی اذاں
مرحبا اے بندہ پرور کام ہے بس جام کا

ساقی کوثر سے تیرا رابطہ ہے اس طرح
جب بھی چاہے جس کو چاہے شہ بنے اقوام کا

اے سخی لجپال دامن میں چھپا لینا مجھے
گرچہ طاہرؔ ہے تخلص ، عمل ہے ناکام کا

ایضاً

درِ نوشہ میرا حاجت روا ہے
اسی در سے ہوا مجھ کو لقا ہے

زمانہ جس کو سمجھے جیسا سمجھے
یہی میرے لیے قبلہ نما ہے

ہزاروں ہیں سخی دیکھے جہاں میں
مگر اس کی سخا مشکل کشا ہے

غریبوں بیکسوں کا بن کے والی
کشادہ کر دیا دست عطا ہے

مبلغ دین احمد کا ہے یکتا
دلوں کو خوب صیقل کر رہا ہے

ہراساں ہو گئے ہیں کفر والے
کیا اس معبدوں کو زیر پا ہے

ہوے سب رام حق گوئی سے اس کی
کرامت میں یگانہ ہر ادا ہے

یہ مرد با صفا طاہرؔ ہے نوشہ
دیار عشق میں جس کی بقا ہے

در مدح مرشد صاحب محمد اعظم

ارتکاب گنہ سے بچاتے رہے ، میری ہستی کا زیور سجاتے رہے
میری محرومیوں کا ہوا خاتمہ جب سے نظروں سے نظریں ملاتے رہے
میرے افکار مائل بہ ہیجان تھے ، گمرہی کے تاثر سے پروان تھے
میری کوتہ نظر پہ جو حیران تھے ، مجھ کو دامن میں اپنے چھپاتے رہے

Marfat.com

دیکھ کر میری ایسی وہ بے مائیگی جوش رحمت میں آئی ہے فرزانگی
ہو گئی ختم ساری ہی اُفتادگی ، یونہی پردہ نظر سے ہٹاتے رہے
نظر کامل سے جب ہو گئی آگہی ، میری آلودگی خود بخود دُھل گئی
میری قسمت میں آسودگی ہو گئی ، ظن و واہم نہ ہرگز ستاتے رہے
آج پورے مرے دل کے ارماں ہوے، ختم افسردگی کے ہیں ساماں ہوے
میرے دردنہاں کے وہ درماں ہوے، مجھ کو مجھ سے ہی جب وہ ملاتے رہے
ان کا مداح طاہر ہمیشہ رہوں ، جن کا اسم گرامی ہے اعظم کہوں
ایسے مرد قلندر کے تابع رہوں جو نگاہوں سے عارف بناتے رہے

نمونہ کلام پنجابی:

مدح حضرت نوشہ

نوشہ پاک دے پاک مزار اتے پیندی رحمت دی سدا فوار یارو
نٹھے کفر دی منہ لکا اوتھوں جتھے نوشہ دا ہووے پرچار یارو
ایدھے فیض دے ہوے نے عام چرچے طالب تھاں تھاں ایس سرکار دے نے
کیہڑا ویکھیائی ایس جہان اندر نوشہ نال نہیں جنہوں پیار یارو
بحر کرم چوں کرم دے اٹھے بدل ورہیا مینہ تے سکے بھی ہرے ہو گئے
خشکی باطل دی موت سی جتھاں تائیں تندرست اوہ ہوے بیمار یارو
دتا ایسا عرفان دا سبق اینہاں ہندومت نوں سخت بھونچال آیا
طیبہ والے دے ہون میلاد لگ پئے ، چڑھیا نوشہ دا جدوں نہار یارو
آفتاب ہدایت دا ہویا روشن ، گمراہ دی آے نے راہ اتے
نوشہ پاک دے پیر دے فضل سیتی کیہڑا ہووے گا ہن فرار یارو
جیہڑے آے نے نوشہ دے در اتے ، بھریاں جھولیاں اونہاں مراد دیاں
ودھ شاہواں توں مرتبہ مانگتاں دا ، جیہڑے نوشہ نے کیتے سرشار یارو
غوث پاک دا لاڈلا پیر میرا پیا چمکدا سورج عرفان دا اے
سارے جگ وچ ہوئی رُشنائی ایہدی ، ستی خلق نوں کیتا بیدار یارو

Marfat.com

نائب شاہ سلیماں دے عشق اندر جنہاں اپنا آپ فناہ کیتا
ویکھو اونہاں دا اج انجام سارے دھماں پیاں نے وچ سنسار یارو
میں وی ایس سرکار دا نام لیوا جتھے جھکدے پئے نے شاہ ویکھے
اج طاہؔر دی ہوئی مراد پوری کھڑ گیا اے پھر گلزار یارو

ایضاً

نوشہ پاک ہیگا لجپال میرا مینوں آسرا ایس دے نام دا اے
میری گل دے وچ نہ کھوٹ ہووے خبر گیر نوشہ مرے کام دا اے
حاسد کرے کھاں حسد ہزار واری میرا کجھ وگاڑ وی سکدا نہیں
جیہڑا نوشہ دے در تے جھک جاوے اونہوں فکر کی صبح تے شام دا اے
پَنڈ عیب گناہواں دی سر اتوں سٹ دیندا اے بڑے آرام دے نال
نوشہ پاک سرکار دے عشق والا ہویا جدھے تے اثر کلام دا اے
دیندا ہر دی بات بنا نوشہ جیہڑا من لے نال یقین ایہنوں
منبع فیض دا خلق دے لئی بنیا تھم جاپدا خاص اسلام دا اے
موت کدیں نہیں اونہوں فنا کردی جیہڑا مردا اے عشق دی موت یارو
میرا پیر حیاتیاں بخشدا اے کردا اچا مقام غلام دا اے
کملی والا وی اوس تے ہووے راضی ، راضی ہو گیا جدھے تے پیر میرا
شالا بختاں دا اوہ سردار ہویا حقدار اوہ بڑے احترام دا اے
میری آرزو دی انتہا ایہو کردا رہواں میں نوشہ دی مدح ہر دم
صدقہ مدنی سرکار دا من لویں ربا اکھیا کسے غلام دا اے
میرے اپنے کول نہ صفت کوئی کیہڑی گل تے طاہؔر نوں ناز ہووے
اکو آس اے فکر منان والی کرنا ورد جو نوشہ دے نام دا اے

[طور، گوندلاں والا

حضرت شرافت نوشاہی نے تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ کی فہرست اسماء شعرا میں طور صاحب کا نام لکھا ہے۔ لیکن متن میں ان کے حالات اور نمونۂ کلام قلم انداز ہو گیا ہے۔ شریف التواریخ، ج ۳، ح ۵،

Marfat.com

ص ۱۰۶-۱۰۷ اور ج ۳، ح ۱۱، ص ۳۴۸ میں طور صاحب کے مختصر حالات اور فارسی و اردو کی پانچ غزلیں بطور نمونۂ کلام درج ہوئی ہیں۔ طور صاحب کے خودنوشت حالات اور مزید نمونۂ کلام تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ کے تکملہ میں درج کیا جائے گا۔ عارف نوشاہی]

ظفر، اِ لاّں والی

اصلی نام رحمت علی، تخلص ظفر، والد کا نام مہر دین چوکیدار۔ وطن ا لاّں والی، کڑیال چک ۱۹، ضلع شیخوپورہ۔ ۱۳۵۶ھ/۱۹۳۷ء میں پیدا ہوا۔ بعمر بائیس سال ۱۳۷۸ھ/۵۹-۱۹۵۸ء میں اعلیٰ حضرت نوشاہی سے بیعت کی۔ لائل پور میں صوفہ سازی کا کام کرتا ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

اردو اور پنجابی زبان کا بہترین شاعر ہے۔ حضرت نوشہ صاحب اور حضرت مرشد صاحب کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے۔

نمونۂ کلام اردو:

مدح حضرت نوشہ صاحب

پیشوا ماہِ لقا حاجی نوشہ گنج بخش　　پیر کامل با خدا حاجی نوشہ گنج بخش

پیر نوشہ راز دانِ انبیاء و مرسلین　　رنج و غم کی ہیں دوا حاجی نوشہ گنج بخش

شاہ رحماں کو کیا بھرپور نوشہ پیر نے　　چشمہ ہے عرفان کا حاجی نوشہ گنج بخش

دست بستہ جو ہوا حاضر ترے دربار پر　　نور سے دامن بھرا حاجی نوشہ گنج بخش

اولیا سب کر رہے ہیں ناز تیرے نام پر　　شہ سلیماں کی رضا حاجی نوشہ گنج بخش

باغِ نوشہ کا ظفؔر ادنیٰ سا غنچہ ہے حقیر
در ترے کا ہوں گدا حاجی نوشہ گنج بخش

در مدح اعلےٰ حضرت نوشاہی

راز دانِ اولیا حضرت غلام مصطفےٰ　　کاملوں کے رہنما حضرت غلام مصطفےٰ

فیض بارش کی طرح ہر سو ہی دیکھا عام ہے　　مظہرِ نور خدا حضرت غلام مصطفےٰ

ماہ انور چرخ پیری پر جو ہے جلوہ فروز　　بر زمیں ماہ لقا حضرت غلام مصطفےٰ

درد مندوں کے لیے دیکھا در انوار ہے　　آستان پارسا حضرت غلام مصطفےٰ

Marfat.com

بحر عشق پیر نوشہ کا خزینہ خاص ہے　　حق میں ہے تیری رضا حضرت غلام مصطفیٰ
از طفیل پیر نوشہ کر نگاہ باطنی　　دیکھ لوں میں بھی لقا حضرت غلام مصطفیٰ

اک نگاہ لطف سے عاصی کا بیڑا پار کر
ہے ظفؔر کی التجا حضرت غلام مصطفیٰ

نمونۂ کلام پنجابی:

مدح حضرت نوشہ صاحب

تیرے ہجر وچھوڑے نے چور کیتا اک وار تے دیہہ دیدار نوشہ
تتی مر جاساں تیری یاد اندر نام رب دے سنیں پکار نوشہ
بستی اجڑی نظر پئی آوندی اے توں آویں تے کریں گلزار نوشہ
لوکی عید شبرات مناوندے نے میری عید تری انتظار نوشہ
بیڑی شوہ دریا دے وچ ڈبی اک نگہ تھیں کریں تو پار نوشہ
تیرے عشق نے حضرت بیہوش کیتا باطنی نظر تھیں کریں بیدار نوشہ
تیری دید لئی نت دعا منگاں کراں کی میں ہاں گنہگار نوشہ
نوشہ پیر میں تیرا غلام ہویا آیا در تے ناں دُرکار نوشہ
گنہگار سائل ڈگا در تیرے ذات تیری اے بخشنہار نوشہ
تیرے پاک جمال دی تاہنگ رکھاں ظفؔر عاجز نوں ناں وسار نوشہ

(فیض محمد شاہی، ج ۱۰، ص ۷۶)

درمناقب وفریاد حضرت نوشہ گنج بخش

نوشہ پیر جہناں تھیں پار وسے اساں منیاں ساڈی سرکار نوشہ
سر دے کے بیعت ضرور کیتی پھر کیوں نہ دیویں دیدار نوشہ
کیتا نفس امارے نے تنگ ڈاہڈا نام رب دے سنیں پکار نوشہ
تیرا ہو کے ٹھوکراں پیا کھاواں ساتھوں بھل کی ہوئی سردار نوشہ
خصم ہوندیاں لوکی پھر کہن رنڈی ، اے نہیں ستم چنگا شاہسوار نوشہ
خودی ، لوبھ ، کرودھ تھیں کیویں بچئے سرکش کرے ابلیس خوار نوشہ

Marfat.com

نظر کرم دی ہوئی نہ اساں اتے چور لٹ لہسن گھر بار نوشہ
تیرے باجھ نہ در کوئی نظر آوے رڑدے جاوندے سنیں پکار نوشہ
در ڈگیاں نوں باہوں پھڑیں سائیاں عالی مرتبہ تیرا دربار نوشہ
دشمن سر تے نت پے وار کردے ضرباں لاہن کاری بے شمار نوشہ
لاغر سمجھ کے ٹھوکراں ماردے نے دشمن چڑھی اوندے مار مار نوشہ
جے نہ نظر کرم حضور کیتی اُجڑ جاونی اے گلزار نوشہ
تیرے فیض تھیں جھولیاں بھری جاندے اساں ڈٹھڑے کئی ہزار نوشہ
در فیض دا کھلیا نظر آوندا اسیں کیوں پھریئے اوگنہار نوشہ
سانوں کسے وی مندیاں آکھناں نہیں لج شرم تینوں لکیں سار نوشہ
اسیں ہاں مندے لکھ وار گندے پر ہے پیر نوشہ با وقار نوشہ
نام اپنے دی لج رکھ لیویں باہوں پھڑ کے نائیں وسار نوشہ
ورد نفی اثبات دا نت پڑھیے نقشہ کھچ ڈٹھا بار بار نوشہ
گل کج ناہیں ، گل بنے ناہیں ، گل گل پانی چڑھیا پار نوشہ
ظفؔر ادبوں سیس نوائی بیٹھا کڈھو وَل میرا شاہکار نوشہ

دوہڑہ

سائل در تھیں پرتدا نہیں خالی اساں نوشہ دا خاص دربار ڈٹھا
جیہڑا ڈگ پیندا بیڑا پار ہوندا سخی نوشہ دا خاص وقار ڈٹھا
در ڈگیاں نوں دھکے مار ناہیں رڑدے جاندیاں نوں کردا پار ڈٹھا
ظفؔر منگتا تیرے دربار دا ہاں نوشہ خیر پاندا بار بار ڈٹھا

سید شرافت کی آمد پر

واہ واہ بھاگ جاگے ساڈے چراں پچھوں آمد ہوئی اج سوہنی سرکار دی اے
نوشہ پیر دا نور ظہور سارا ، رونق عجب ایس در و دیوار دی اے
سوہنے پیر شرافت دا ویکھ مکھڑا سُدھ بُدھ نہ رہی سنسار دی اے
ساقی مَے توحید پلائی ایسی حالت وجد والی مستوار دی اے

Marfat.com

مکھ یار دا ویکھیاں حج ہووے ہر اک نوں طلب دیدار دی اے
ہر سو نظر آوے چہل پہل مینوں عجب شان اج گل و گلزار دی اے
عالی پیر شرافت دا کرم ہویا سنی گئی اج کسے بیمار دی اے
ظفؔر پیر شرافت دا فیض جاری ہر سو مدح خوانی تاجدار دی اے

درمناقب شریف احمد شرافت

سوہنے پیر شرافت دی شان اچی مکھ چمکدا لاٹ کوہ طور دی اے
کامل نظر کمال ظہور ڈٹھا نظر کیمیا عالی حضور دی اے
خفی جلی دے راز دے خاص محرم مستی خاص شراب طہور دی اے
ظفؔر کئی سنگی فیض یاب ہو گئے نظرِ کرم اے رب غفور دی اے

(یکم مئی ۱۹۷۶ء)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۰، ص ۱۸۵_۱۹۲

ظفر، کڑیال کلاں

میاں ظفر مقبول، تخلص ظفر، والد کا نام میاں مقبول احمد بن محمد اسماعیل منظر *_۲۹ ذی الحجہ ۱۳۷۳ھ/ ۲۸ اگست ۱۹۵۴ء کو بمقام کڑیال کلاں، ضلع گوجران والا پیدا ہوے۔ اپنے والد صاحب کے مکان ''المنظر'' گلی میاں مقبول، محلہ چوڑی گراں، شیخوپورہ میں رہتے ہیں۔ ایف اے تک تعلیم حاصل کی۔ نیز پی ٹی سی، فاضل پنجابی، سرٹیفکیٹ ان لائبریری سائنس اور لائسنس ان سسٹم آف میڈیکل پریکٹس کے کورسز بھی کر رکھے ہیں۔ دسمبر ۱۹۷۵ء میں پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور میں بطور کلرک ملازم ہوے کچھ عرصہ بعد بورڈ کے کتب خانہ کے معاون کتابدار بن گئے۔

روز نامہ امروز، سہ ماہی فروزاں اور مشعل راہ (سالنامہ) میں ان کے مضامین چھپتے رہے ہیں۔ اپنے جدامجد سائیں مولا شاہ* کے نام پر ''سائیں مولا شاہ ویلفیر سوسائٹی'' کڑیال کلاں میں قائم کر رکھی ہے اور اس کے زیرِ اہتمام سائیں مولا شاہ نوشاہی کی منظوم تصانیف سسی (۱۹۸۰ء) اور کافیوں کا مجموعہ لٹکیں لٹکیں آ گیا (۱۹۸۸ء) مرتب کر کے شائع کر چکے ہیں۔

پنجابی میں اشعار کہتے ہیں۔

Marfat.com

نعت

محمد توں سوا اوہدا کوئی ناں ہو نہیں سکدا　　تیرا ورگا جیہدا کردار ہوے یا رسول اللہ
نہ ملیا کوئی وی تیرے جیہا تے ڈھونڈیاں اسیا[کذا]　　تیری ورگی جیہدی گفتار ہوے یا رسول اللہ
اونہوں محشر دا کی خدشہ اوہنوں دوزخ دا کی خطرہ　　تیرے ورگا جیہدا غمخوار ہوے یا رسول اللہ

متفرق اشعار

ہر بندے لئی بھیڑے کلمے لکھنا ایں　　سنا اے تیرے پین دی جیبی کالی اے
جناں جی کردا اے ساڑو میں تے کچھ نہیں آکھن لگا
اوہنوں جے کچھ آکھ نہیں سکیا جیہنے مری قسمت ساڑی
اگے اگے ٹرن والے نوں ہر کوئی پہچان لوے
کسراں اوس نوں ظفؔر پچھانا جیہڑا ٹردا سدا پچھاڑی

تیری ویکھ مصورا فن کاری　　متھا بھوئیں دے اتے نکا گیاں میں
میرے نال تے کیتی او بری بھانویں　　پت تیری پر جاندی بچا گیاں میں
اوکھا جیہڑا وی ویلا سی ظفؔر میاں　　ہس کھیڈ کے اوہو ٹپا گیاں میں

دسن قسمت ساڈیاں ہتھ لکیراں کیہ　　خورے ساڈیاں لکھیاں نیں تقدیراں کیہ
جیہڑا بندہ اسماناں تو ڈگا اے　　ڈکنا اوہنوں پلاں اتے کریراں کیہ
ہمت والے ظفؔر حیاتی مانن گے　　جینا آہلک مارے ہوے سریراں کیہ

محنت دا پھل مٹھا ہوندا اے　　بندہ ایس تھیں اچا ہوندا اے
لچراں چھوبن کم اے میرا　　آخر بگلا بھگت سداواں
چپا کھناں وی ظفؔر نہ رہیا میرا　　ہو کے بُرکی بُرکی میں ونڈیا گیاں

ٹھوٹھا ٹھوٹھا کر کے دیویں چاٹی کول ای رکھیں
ڈھڈو کتیاں وانگوں آپھر آپھر نہ مر جایئے

ظفر صاحب کے حالات اور نمونہ کلام ان کی ایک خودنوشت تحریر سے ماٴخوذ ہیں جو انہوں نے ۱۹۸۰ء کے بعد

Marfat.com

مصنف کو مہیا کی تھی اور اس کی جزوی تکمیل میں نے کی ہے۔ان کی پنجابی شاعری کا مجموعہ *ٹونہاں* کے نام سے سائیں مولا شاہ ویلفیئر سوسائٹی، کڑیال کلاں کی طرف سے ۱۹۸۸ء، ۱۱۴صفحات میں شائع ہو چکا ہے۔ان کے پنجابی انشائیوں پر مشتمل کتاب *چوہلاں* سائیں مولا شاہ ویلفیئر سوسائٹی نے ۱۹۸۵ء، ۱۰۴صفحات میں شائع کی ہے اس کتاب پر صدیق تاثیر (شیخوپورہ) نے منظوم تقریظ لکھی ہے۔اس سے چند اشعار:

اِتھ پنجابی لیکھکاں دی نہیں کوئی تھوڑ
نویں نسل وچ ظفر دا گھٹ ملے گا جوڑ
ماں بولی دا ہیجلا انکھی پت فنکار
ایہدے جنے گھٹ لبھدے سیوک خدمت گار
مولا شاہ دا پوترا صوفی اک درویش
منظر دا ایہہ لاڈلا کردا ادب بمیش
نظر سوَلی ایس تے رکھے نوشہ گنج
رہے نت خوشیاں ماندا پل نہ ویکھے رنج

ظفر کی ایک پنجابی کافی کا نمونہ حسب ذیل ہے:

میں رانجھن دی ہیر نی اڑیو ، میں رانجھن دی ہیر
رانجھن میرا قبلہ کعبہ ، رانجھن میرا پیر
میں رانجھن دی ہیر
رانجھن نال ازل توں ساکا ، کھیڑے نال کیہہ سیر
میں رانجھن دی ہیر نی اڑیو ، میں رانجھن دی ہیر
رانجھن باجھ ظفؔر نت رہندی روح میری دل گیر
میں رانجھن دی ہیر نی اڑیو ، میں رانجھن دی ہیر

(چھیماہی کھوج، لاہور، مسلسل شمارہ ۴۴، جنوری۔جون ۲۰۰۰ء، ص ۹۵)

ظفر صاحب کی دو غیر مطبوعہ تصانیف بھی ہیں۔ایک *شیخوپورہ تے پنجابی ادب* اور دوسری *امرتسری لکھاری* جس میں ان کے خاندان کے حسب ذیل نوشاہی شعراء کا ذکر ہوا ہے: ہاشم شاہ جگدیو والے، مولا شاہ مجیٹھہ والے، حیدر شاہ امرتسری، محمد اسماعیل منظر، بابا سلیمان، بابا محمد شریف، بابا عالم شاہ، بابا چناں شاہ، صوفی عبدالرحیم رحیم فیصل آبادی، میاں مقبول احمد (ظفر صاحب کے والد)، میاں غلام رسول بن محمد اسماعیل منظؔر۔میاں ظفر مقبول صاحب نے اپنی رہائش چوہان روڈ، اسلام پورہ، لاہور میں منتقل کر لی ہے اور اس کا نام ''گلشن منظر'' رکھا ہے۔۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء میں موجود ہیں۔(مکتوب ظفر بنام مرتب، مورخہ ۱۱دسمبر ۲۰۰۱ء)۔ عارف نوشاہی

ظفر، پیوانج

اس کا نام سائیں لعل شاہ، تخلص ظفر ہے۔موضع پیوانج، تحصیل کھاریاں، ضلع گجرات میں سکونت پذیر ہے۔سید ہادی حسین ولد سید ملک شاہ نوشاہی سنگھوئی والا کا مرید ہے۔۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں

Marfat.com

موجود ہے۔

اس نے اپنی ایک سی حرفی وچھوڑا یار ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء میں فیاض پرنٹنگ پریس، چوک اردو بازار، لاہور سے چھپوائی ہے۔ اگر چہ اس میں قافیہ کی کوئی رعایت نہیں ہے۔ صرف دو شعر ایسے ملے ہیں جن کا قافیہ قدرے صحیح ہے۔ جو یہ ہیں:

ط طرح طرح دے رنگ عشق دسدا اے ایہہ عجب قدرت کردگار دی اے
فوج چاہڑدا طرف کفار ول وی دتّی لئی جاوے اوگنہار دی اے
دتّی دل دے وچ دلدار رہندا چمک چا کوہ طور نوں ساڑ دی اے
ظفؔر کی دساں گل عشق والی کُلی دور دسے دلدار دی اے

و ول لیا اس عشق نوری پھیر کرے پیار دلدار دل نوں
دل دل سندا ہویا آپ ضامن عاشق کرن پیار پیار دل نوں
چماں قدم محبوب معشوق سندے کرے کرم کریم ستار دل نوں
ظفؔر پردے ہتھ وچ گل سیو پیر کرے گل گلزار دل نوں

ظفر، ساہن پال شریف

ان کا اصلی نام مظفر حسین ہے۔ تخلص ظفر کرتے ہیں۔ ان کے والد ماجد کا نام سید غلام احمد کاتب *ولد سید فاضل شاہ نوشاہی برخوداری تھا۔ یہ ۱۳۴۴ھ/۱۹۲۵ء میں بمقام ساہن پال شریف پیدا ہوے۔ پرائمری تک تعلیم پائی۔ علم طب کی تحصیل حکیم سید عزیز علی شاہ بخاری (ساکن کھبے کے، ضلع گوجران والا) سے بمقام لاہور پائی۔ طب میں اچھی مہارت حاصل کی۔ بیعت طریقت اپنے عم بزرگ سید کرم الٰہی * ولد سید فاضل شاہ صاحب نوشاہی سے کی۔ ظفر صاحب خاندان نوشاہی کے معزز ارکان سے ہیں۔ اور اپنے گاؤں کے باوقار پنچوں سے ہیں۔ ہر شخص کو نیک مشورہ دینا اور ہر غریب و امیر کے کاروبار میں معاونت کرنا ان کا شیوہ ہے۔ اپنے گاؤں میں مسجد کی تعمیر اور مسجد نوشاہی کی عمارت اور پرائمری سکول کا تقرر [قیام] انہیں کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اپنے گاؤں ساہن پال میں کریانہ کی دکان رکھی ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بعمر باون سال موجود ہیں۔

پنجابی زبان میں گاہ بگاہ شعر کہتے ہیں۔ دو سی حرفیاں کہی ہیں۔

نمونۂ کلام:

Marfat.com

سی حرفی اول سے [جونعتیہ ہے]:

الف آکھاں کملی والیا وے کدے آن کے دئیں دیدار مینوں
میں تے ہاں بھکھا تیری دید سندا ناہیں بھلدے نقش نگار مینوں
لک چھپ کے وقت لنگھاوندا میں ، طعنے دیوندا کل سنسار مینوں
ظفؔر دوس کی کسے دے سر ساڈا ، کیتا قسمت نے آن خوار مینوں

ب بہت ہاں دکھی جہان اندر کدے آن کے لے توں سار جانی
پھراں ہو وحشی اندر جنگلاں دے کدے لے بلا دربار جانی
ناہیں پاس ماہی ، پلے زر ناہیں ، پیا روندا ہاں زار و زار جانی
ظفؔر دیس چنگا سارے ملک نالوں جتھے رہے میرا غمخوار جانی

ت تک ناہیں عیباں میریاں نوں کرنی مہر دی نظر کنگال اتے
اکو آس مینوں تیرے فضل دی اے کریں کرم جے بد اعمال اتے
حوراں ،جن تے ملک ،انسان سارے عاشق ہوے نے تیرے جمال اتے
ظفؔر مشکلاں کل آسان ہوسن رکھیں تکیہ جے عرب دے لال اتے

ث ثابتی اتے یقین رکھاں کدے پا پھیرا یثرب والیا وے
میں تے تڑفدا ہاں تیرے ہجر اندر نالے اکھیوں نیر اچھالیا وے
رہڑدا جاوناں غماں دے بحر اندر باہوں پکڑ کھاں یار متوالیا وے
ظفؔر حال تھیں بہت بے حال ہویا مینوں بخش مے نور اجالیا وے

ج جوڑ کے ہتھ دعا منگاں شالا مجھ دا نیک انجام ہووے
وقت نزع دا جیکر آن پہنچے جاری لباں تے پاک کلام ہووے
اوتھے کی مجال اے دوتیاں دی جتھے آقا محمد دا نام ہووے
ظفؔر خوف کی اساں نوں حشر دا اے مدنی ماہی دا جیہڑا غلام ہووے

ح حال بے حال دا ویکھ ماہی ہن تے لباں پر آئی جان میری
گئے چھڈ نے انگ تے ساک سارے لئیں خبر توں شاہ سلطان میری
گجھے روگ لگے مینوں آن کے تے نت فرقتاں وچ گزران میری
کرماں والڑے کرن دیدار جا کے ہوئی عمر ہے ظفؔر ویران میری

Marfat.com

خ خار دسن ہر جا مینوں بناں یار اندھیر غبار ہووے
اکھیں سکدیاں تے دل ترسدا اے میرا سر تے تیرا دربار ہووے
پاؤ کرم سندی اج جھات صاحب دیو وصل تے دور آزار ہووے
جاے جھاگ جہنم دی اگ تائیں ظفؔر حامی جے احمد مختار ہووے

د دل میرا دکھاں نال بھریا ماری کرد سینے ہن آ درداں
بیٹھا روونداں تیرے فراق اندر دتا اکھیوں نیر چھڈا درداں
بناں دید تیری ہویا حال مندا نالے دتا اے خاک رلا درداں
کرو کرم اے بد نصیب اتے دتا ظفؔر نوں مار ونجا درداں

ذ ذوق تے شوق دے نال ویکھو نہیں کوئی محمد دی شان والا
پکڑ خُلق عظیم دی ہتھ کنجی کلمہ روڑاں تھیں پڑھن پڑھان والا
گئے ٹٹ سبھے مان کافراں دے جدوں ظاہر ہویا عرش تے جان والا
دامن پکڑ محمد دا ظفؔر توں بھی رکھ خوف نہ حشر میدان والا

دوسری سی حرفی [حضرت نوشہ صاحب کی مدح میں] چھوٹے بحر میں ہے۔اس کے چند اشعار یہ ہیں:

الف آ پیر نوشہ تیرا رتبہ اے عالی
تیرا فیض سچاواں شمع عشقے دی بالی
پایا خیر جنابوں تیری شان کمالی
ہن ظفؔر نمانے روندیاں عمر ہے گالی

ب بردی ہاں تیری نوشہ کرم کماویں
تیرے باجھ نہ کوئی میرے عیب چھپاویں
تیرا شان انوکھا بیڑی بنے چا لاویں
ظفر حال دیوانہ نہ توں دور ہٹاویں

ت تیرے در توں لکھاں فیض نے پاندے
لکھاں آون منگتے خالی مول نہ جاندے
ہوندی دور سیاہی جت ول نظر اٹھاندے
ظفؔر پیر گیلانی چوروں قطب بناندے

Marfat.com

ج جاندی واری نوشہ دس کے توں جائیں
میرا حال آوارہ سنگت توڑ چڑھائیں
میں گولی ہاں تیری نہ در توں ہٹائیں
ہن ظفؔر بیچارہ منگدا ایہو دعائیں

خ خراب ہے زندگی نوشہ تَیں بن میری
توں آ مل جھبدے ہویا وقت اخیری
کوکاں وانگ کلنگاں مینوں آس ہے تیری
ظفؔر ہو کے تو خادم بہو نوشہ دی ڈھیری

د درداں نے دھکیا آیا تیرے میخانے
دتا جام وصل دا آوے ہوش ٹکانے
ہویا کرم سی تیرا اوپر پاک رحمانے
ظفؔر وچ بھڑی دے دیوے مال خزانے

ذ ذبح جس نوں کیتا نوشہ پیر حقانی
کھلن راز نیارے ہووے دور حیرانی
کُٹھا دید تیری دا نوشہ یوسف ثانی
ظفؔر نوں لے گل لاسی سوہنا پیر حقانی

ر رنگیا اوہ جاندا جس در نوشہ دا ملیا
پاوے فیض کمالی جاوے عشق نہ جھلیا
ہووے دور اندھیرا دیوا عشقے دا بلیا
ظفؔر دوہیں جہانیں باغ نوشہ دا پَھلیا

حکیم مظفر حسین صاحب نے علم طب کی باقاعدہ سند بورڈ آف یونانی اینڈ ایورویدک سسٹم آف میڈیسن پاکستان سے حاصل کی۔ ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۳ء میں حج بیت اللہ کی سعادت سے مشرف ہوے۔ ان کے اس سفر حج کی روداد سفر سعادت کے نام سے سید شفیق الرحمٰن * نے مرتب کی۔ رمضان ۱۴۲۱ھ/نومبر ۲۰۰۰ء میں اپنے چھوٹے بھائی سید مدثر حسین نوشاہی صاحب اور اس مرتب تذکرہ کی والدہ صاحبہ کے ساتھ عمرہ کے لیے پھر حرمین شریفین گئے۔ حکیم

Marfat.com

صاحب نے شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبال کی نماز جنازہ میں بھی شرکت کی تھی۔ ۱۹۷۳ء کے سیلاب سے ساہن پال شریف کی مرکزی مسجد کو بہت صدمہ پہنچا، اس کی مرمت، توسیع اور آرائش حکیم صاحب کی کوشش سے ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء میں انجام پائی۔ اس مناسبت سے راقم الحروف نے مندرجہ ذیل قطعۂ تاریخ کہا جو بطور کتبہ سنگ مرمر پر کندہ مسجد میں نصب ہے:

در سنِ ہفتاد و سہ سیلِ بلا — سر بسر ویراں نمودہ این بنا
بہر آرایش و تعمیر جدید — زر بدادہ جملہ ارباب ولا
از میانِ شان مظفر نوشہی — ہست مقبولش دعا و ہم دوا
رنجہا بردہ و زحمتہا مدام — اجر آن گیرد ز لطف کبریا
گفت ہاتف از رہ لطف و کرم — شد مزین بیت تعمیم خدا

۱۹ ۸۸ء

حکیم صاحب بروز جمعہ المبارک، ۲۴ جمادی الاول ۱۴۲۴ھ/ ۲۵ جولائی ۲۰۰۳ء صبح ۵ بج کر ۴۰ منٹ پر بعارضۂ قند فوت ہوئے اور اسی روز گورستانِ نوشاہیہ میں دفن کیا گیا۔ نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۲، ص ۱۰۳۵۔ عارف نوشاہی

عابر، اروپ

اس کا نام خضر حیات، تخلص عابر ہے۔ والد کا نام محمد مالک ولد فتح بن فضل دین بن ولی داد، قوم بھنڈر ہے۔ موضع اروپ بھنڈراں، ضلع گوجران والا میں سکونت ہے۔ ۳ ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ/ یکم جنوری ۱۹۵۲ء کو پیدا ہوا۔ میٹرک تک تعلیم پائی۔ محکمہ آبکاری و محصولات میں ملازم ہے۔ سید ممتاز احمد * ولد سید کرم الٰہی نوشاہی ساہن پالوی کا مرید ہے۔ اس وقت ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

پنجابی میں شعر کہتا ہے۔ یہ اشعار اس کے ہیں:

مناجات

یاغفور، رحیم، کریم، اکبر، یارحمان، غفار، قدیر مولا
تینوں واسطہ زلف حبیب دا ای بگڑی ہوئی سنوار تقدیر مولا
اوگنہار، دکھیار، لاچار، عاجز، ہاں بے چین، بے کار، دلگیر مولا
لگ لگ تیر سریر غربال ہویا غماں گھیر یا برسدے نیر مولا
میرے عیباں قصوراں نوں کج لویں ہاں تقصیر دی اک تصویر مولا
ایس عابؔر حقیر تے کرم کر کے ایہدے غماں دی توڑ زنجیر مولا

Marfat.com

نعت شریف

کملی والا حبیب خدا احمد میرا آقا عدیم النظیر ہے ایہہ
کائنات دی جان سردار سرور شاہ مرسلاں شانِ قدیر ہے ایہہ
جدھی صفت ہے قادر کریم کردا شاہد اتے بشیر نذیر ہے ایہہ
جدھے نور نے چن نوں چمک بخشی آبدار سراج منیر ہے ایہہ
جدھے علم دی جگ تے دُھم پے گئی سوہنا عالم علیم خبیر ہے ایہہ
ظل کبریا نور مبین بے ظل شاہد اتے امیر و خطیر ہے ایہہ
بو ہے اوسدے جھکیا رہو عابؔر تیرا آقا زمانے دا پیر ہے ایہہ

فریاد و فغان

میرے صاحبا رکھ لئیں لاج میری آگیا ہاں دامن کھلار آقا
تینوں تیری سخاوت دا واسطہ ای پاویں خیر میرے تاجدار آقا
تیرے منگتیاں وچوں حقیر منگتا بے شک ہاں عاصی اوگنہار آقا
نابکار ، ناچار ، ناکار ، بیدم ، لاغر ، ناتواں ہاں ، بے قرار آقا
اچا مرتبہ ، اعلیٰ ہے شان تیری ، تیرا آستاں عالی وقار آقا
جدوں تیرے دربار دی یاد آوے ہنجوں برسدے زار قطار آقا
پھسی بیڑی طوفان طغیان اندر ڈبدی ہوئی نوں پار اتار آقا
کر کے کرم اک جام عطا کر دے میں بھی ہاں تیرا مے گسار آقا
کریں میریاں مشکلاں حل ہادی میرے حاجت روا مختار آقا
کریں شفقت دی نظر غریب وتے توں ہیں رحمتِ پروردگار آقا
المدد کونین دے تاجدارا گھیرا پالیا مینوں افکار آقا
ایس عابؔر دی سنو پکار للہ بے سہاریاں دے مدد گار آقا

رباعی

الغیاث دو عالم دے بادشاہا تینوں تیرے جمال دا واسطہ ای
اپنے عشق دی تڑپ عطا کر دے تینوں عشق بلال دا واسطہ ای

Marfat.com

کریں کرم دی نظر فقیر ولے سب اصحاب تے آل دا واسطہ ای
ایس عابؔر دی بے کلی دور کردے تینوں علی دے لال دا واسطہ ای

عاجز، کورے کے

نام تارا سنگھ، تخلص عاجز، والد کا نام دیوی دتا مل، قوم جٹ سے تھا۔ موضع کورے کے، ضلع سیالکوٹ میں رہتا تھا۔ بابا گلوشاہ نوشاہی مرحوم (۱) کے ساتھ بہت عقیدت رکھتا تھا۔

پنجابی زبان کا شاعر تھا۔ ماہ اسوج سمت ۱۹۸۷ بکرمی میں کتاب *سوانح عمری بابا گلوشاہ* صاحب پنجابی میں نظم کی۔ بابا گلوشاہ کے پیر صاحب سید معصوم شاہ نوشاہی (م ۱۲۳۰ھ/۱۸۱۵ء) چک سادہ، ضلع گجرات والے نے بابا گلوشاہ کو نصیحت فرمائی۔ عاجز نے اسے یوں منظوم کیا ہے:

گلوشاہ نوں سد کے پیر کہندے ساڈی گل توں دلے لگائی رکھیں
ماں باپ جو تیرے نے جگ اتے سدا اونہاں دا مان ودہائی رکھیں
بندہ بندگی باہجھ درکار ناہیں دل رب رسول ول لائی رکھیں
رکھ تقویٰ اللہ دی ذات والا، اوہدا ورد زبان کمائی رکھیں
عاشق ہو کے تے پاک ذات دا اوسے دن اپنا ٹھیک ٹکائی رکھیں
ذات اللہ دی جان محبوب سوہنا اکو یار دا ورد جمائی رکھیں
سچ رب دی ذات ہور کوڑ دنیا، فکر ہور نہ کسے دا رائی رکھیں
ایہ دنیا باغ سوہاونا جو ایتھوں دل نوں پراں ہٹائی رکھیں
دنیا چھڈدی فقر دا نہیں کھاہڑا، بچہ اپنا آپ لکائی رکھیں
دین جاوندا دنیا گل پایاں، باناں فقر دا خوب بنائی رکھیں
لے جھیڑیاں وچ نہ فقر پوندے گل تھوڑی دی وچ مکائی رکھیں
ٹوے ٹبڑے دل تھیں صاف کر کے یار واسطے کر صفائی رکھیں
بندہ بندگی واسطے جگ آیا شک ایس دے وچ نہ کائی رکھیں
سارے جان کے روپ پر ماتما دا، بچہ ساریاں نال آشنائی رکھیں
پنجے چور نہ لٹ لے جان تینوں گھر اپنا سانبھ نگڑائی رکھیں
گھوڑے نفس دے اتے سوار ہو کے واگ بدیاں ولوں بھوائی رکھیں

Marfat.com

مولا رکھنا ورد زبان ہر دم ایسی تسبیح ہتھ لٹکائی رکھیں

آخر خاک در خاک سماونائیں ایس خاک توں انگ رمائی رکھیں

جگ جان مکان فنا دا اے ایسی کفنی گل وچ پائی رکھیں

اللہ پاک کجے پردے ساریاں دے، بچہ گودڑی ایہہ موہڈے چائی رکھیں

سدا عشق الٰہی وچ مست رہ کے نشہ بندگی والا چڑھائی رکھیں

اسم اعظم دا ورد سنائے کہیا پورا ایس دا ورد پکائی رکھیں

کھل جائے نہ یار دا بھید کدھرے وچے وچ ایہہ گل چھپائی رکھیں

ظاہرا ویکھ لئیں رب دا نور عاجز گلاں ساریاں دل بٹھائی رکھیں

موضع کورے کے کا محل وقوع

نگر کورے کے ضلع سلکوٹ اندر پیا وسدا نال بہار یارا

لہندے طرف پسرور دے شہر کولوں کوس سمجھ لینا پنج چار یارا

عادی پنڈ ہے جٹاں وڑائچاں دا ، عالی نسب جو با وقار یارا

سخی مرد نے عدل انصاف والے ، لج شرم والے زمیندار یارا

بھلے لوک سرپنچ پنچائیتاں دے ، وچ پنڈ دے نے نمبردار یارا

کئی لین پنشن فوجی محکمے دی ، بہتے واہی دی کردے نے کار یارا

ہور وسدی ہر اک قوم ایتھے ، قوم بھاٹیاں دی شاہوکار یارا

برہمن ،کھتری، مغل، پٹھان ،سید، موچی، نائی ،ترکھان ،لوہار یارا

جوگی ، راولے ہور چمرنگ وسن ،رُوں پنجدے جولاہ، گھمیار یارا

آپو اپنی تھاں تے سب راضی نہیں کسے نوں کسے دی آر یارا

سارے وسدے موج آرام سیتی آپس وچ ہے خُلق پیار یارا

لے کے دکھنوں طرف پہاڑ توڑی وچ پنڈ دے اک بازار یارا

چاول ، کنک تے ہور اناج والا ہوندا اے ایتھے وہار یارا

یاد آوے لاہور ، جد شام ویلے رونق ویکھیے وچ بازار یارا

Marfat.com

پیا سوہوندا طرف پہاڑ پنڈوں گلو شاہ دا خاص دربار یارا
ایس روضے دی صرف طفیل عاجزؔ پنڈ وسدا وانگ گلزار یارا

شاعر کا اپنا مقام و پتا

پتا اپنا لکھ سنا دیواں کدی ملن دی ہووے جے چاہ یارو
تارا سنگھ ہے نام، تے جٹ ذاتوں، پنڈ خاص میرا گلو شاہ یارو
دیوی دتا مل اونہاں دا نام تیسی والد صاحب میرے عالیجاہ یارو
پنج برس ہوے بڑی عمر پا کے چھڈ گئے نے جگ فناہ یارو
بڑا رب دا فضل غلام اتے پنج بھائی وڈے خیر خواہ یارو
ایس پتے تے آ کے ملو مینوں عاجزؔ کھلا اڈ یکدا راہ یارو

۱۔ بابا گلو شاہ کی وفات ۱۲۳۵ھ میں ہوئی۔ دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۶، ص ۱۷۹

عاجز، ہرلاں والی

نام دلاور شاہ، تخلص عاجز، والد کا نام میاں عبدالحکیم ولد شیخ برخوردار ہرل تھا، جو حضرت شاہ عبدالرحمٰن پاک صاحب نوشاہی بھڑی والا کے مرید و خلیفہ تھے۔ ہرلاں والی، ضلع گوجران والا میں سکونت رکھتے تھے۔ اپنے دادا شیخ برخوردار کے مرید تھے۔ شیخ برخوردار ہرل نے ۱۱۴۰ھ میں وفات پائی۔ ۱۱۴۳ھ میں ان کا روضہ تعمیر ہوا تو یہ فارسی اشعار آپ نے روضہ میں لکھوائے:

ظہورش در جہان امروز پیدا — دلاور شاہ ز برخوردار شیدا
کہ این ماہ حسین ست و حسن بود — کہ شاہ رحمان کرم افشان ہویدا
چو معراج نبی شد وجد و حالش — ز تسبیح قادر آمد شاہ نوشا
شدہ معمور از حبّ حقیقی — خدا خواند سلیمان را سلیما
ز نور ایزدی اعلیٰ علَم شد — ز شاہ معروف اسرا ہو اللہ
دُری سفتست عاجزؔ از زبانی — کرم کن راہ نما ای رہنما ہا
کتبنا فیہ فی الشہر المحرم — بتاریخ احد احد الوحیدا

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۲، ص ۶۹

Marfat.com

عاجز، گورداس پور

نام مولوی علی محمد، تخلص عاجز گورداس پوری، مقیم چک نمبر ۱۱۹۸ ای بی، علاقہ وہاڑی، ضلع ملتان۔ حاجی الحرمین پیر کالو شاہ نوشاہی شینہ بھٹی گورداس پور والے کے مرید تھے۔

اردو میں اشعار کہتے تھے۔

نعت شریف

گر میری ہو نیک قسمت آ پڑوں دربار میں — لو بلایا شاہ عالی اپنا سگ دربار میں
تیرے کوچے کا گدا ہوں کیوں دیا دل سے بھلا — لیجیے جلدی بلا خود اپنی ہی سرکار میں
جنگل و صحرا مدینہ کے مجھے مرغوب ہیں — دل نہیں لگتا مرا اس ہند کی گلزار میں
عاصی ہوں، نہ خرچ پلے، سفر کی طاقت نہیں — کچھ نہیں تدبیر چلتی کیا کروں اس کار میں
اے دل ناداں عقل کی اس جگہ ہے کیا قدر — سینکڑوں مفلس وہاں پہنچے ہیں اس دربار میں
زلف ہے واللیل تیری اور چہرہ والضحیٰ — یا نبی جلوہ نما ہے نور حق رخسار میں
کچھ نہیں مشکل اگر امداد غیبی ہو مجھے — بحر غم نے مار ڈالا کیا کہوں گفتار میں

خاکسار و عاجزؔ و عاصی نوں اپنا سگ بنا
ہے بھروسہ سگ بنوں احمد نبی دربار میں

نعت شریف

دلبر تری جدائی دل کو جلا رہی ہے — ہر دم فراق جاناں فرقت ستا رہی ہے
میں رات دن پیارے ہوں طلبگار تیرا — ہر وقت آنکھ میری آنسو بہا رہی ہے
درشن بغیر تیرے ہے ختم زندگانی — پیغام موت مجھ کو ہر دم سنا رہی ہے
تیرے حسن کا شہرہ ہر چار سو مچا ہے — عالم میں صفت تیری جلوہ دکھا رہی ہے
عالی مقام تیرا اے شاہ عرب کے والی — دکھلا روے منور جاں تلملا رہی ہے
حور و ملک تو کیا ہیں تجھ پر زمانہ عاشق — محبوب ذات حق کی تجھ کو بلا رہی ہے
یسین اور طٰہٰ ہیں خاص لقب تیرے — یا ایہا المدثر آیت بتا رہی ہے
شق القمر کیا تھا انگشت کے اشارے — معجز نمائی تیری ہر دل پہ چھا رہی ہے

Marfat.com

عاجزؔ کو یا محمد ہو خواب میں زیارت
یا لے بلا مدینے کیوں بے لقا رہی ہے

شجرہ کے آخری اشعار:

حب والفت ہو عطا ان سارے پیروں کی مجھے　　خاندان قادری نوشاہیا کے واسطے
علی محمد عاجزؔ و عاصی کی ہر دم ہے دعا　　لاج رکھ لیجو میری خیر النسا کے واسطے

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۳۷۷

عاجز، اوکاڑہ

نام محمد حسین، تخلص عاجز، والد کا نام محمد عبداللہ بن غلام محمد بن بدھو، قوم راجپوت۔ اصلی وطن بھلیسراں، تحصیل دوسوبہ، ضلع ہوشیار پور ہے۔ وہیں ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء میں ولادت پائی۔ پرائمری سکول پسی بیٹ، ضلع ہوشیار پور میں تعلیم پائی۔ تشکیل پاکستان کے بعد چک نمبر ۲/۲۰-ایل، ڈاکخانہ خاص، براستہ رینالہ خورد، تحصیل اوکاڑہ، ضلع ساہی وال میں چلے آئے۔ یہیں سکونت رکھتے ہیں۔ پیشہ خیاطی کرتے ہیں۔ نوشاہی سلسلہ میں حضرت سائیں نذر محمد عباسی، ساکن نہراں والا، ضلع ساہی وال کے مرید ہیں جو سلسلۂ روشن شاہی یعنی سخی روشن دین کے خاندان کے درویش تھے۔

عاجز صاحب پنجابی زبان کے بہترین شاعر ہیں۔ نمونۂ کلام یہ ہے:

ذاتی پاور ہاؤس

م محمدی وڈا ہاؤس پاور، چار یار دا گرڈ بنا دتا
غوث قطب تے ولی ابدال سارے ٹرانسفارمی رنگ چڑھا دتا
کھمبے عشق دے ہوے ذمے عاشقاں دے، تار اپنا شغل بنا دتا
میٹر روح نوں عاجزؔ کرنٹ ملیا تار ہجر توں وصل پہنچا دتا
ذاتی ہاؤس پاور وچوں کرنٹ ملیا میٹر انس کمرے وچ لا دتا
وائیرنگ خوب کیتی سی فرشتیاں نے وچ قلب دا بلب لٹکا دتا
تن سو سٹھ تار دا جوڑ کر کے بٹن مرشد دے ہتھ پھڑا دتا
عاجزؔ بلب ایہہ روشن تاں ہوسی جدوں مرشد نے بٹن دبا دتا

Marfat.com

لیہنوں بل دی پچھ ضرور ہوسی جس دے ناں دا میٹر لا دتا
بلب بال نہ بال اوہ تیری مرضی ، محکمے والیاں نوٹس پچا دتا
جیکر لوڑ نہیں سی لائٹ بالنے دی ، کاہنوں عشق دا ہیٹر بھکھا دتا
توں کہیا اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ ہاں میں آکھ عاجزؔ نے قالوا بلیٰ دتا
ادا بل نہ ہویا تے ہویا مجرم ، محکمے والیاں کنکشن کٹا دتا
بھلا ملک وچارے دی کی طاقت ، پاسا مرشد دی ذات وٹا دتا
آکھن کرو تیاری ہوندی جاے دیری کڈہن قبر نوں جلد گھلا دتا
وقت نزع دے عاجزؔ اخیر ہوسی جدوں مرشد اشارہ اک چا دتا

مدح حضرت نوشہ صاحب

دم اللہ ، ہو اللہ ، دم اللہ ، ہو اللہ

بسم اللہ پڑھ قلم اٹھاواں واری تیرے نام توں جاواں
سب مقصد میں دل دے پاواں نوشہ کر دے کرم سوَلاَ

دم اللہ ، ہو اللہ ، دم اللہ ، ہو اللہ

نوشہ ڈھولن لامکانی سوہنا مکھڑا پاک نورانی
سوہنی چال تے لٹک جوانی کالی زلف دا پینڈا چھلاَ

دم اللہ ، ہو اللہ ، دم اللہ ، ہو اللہ

پاواں واسطہ مرشد سائیاں خالی جھولی در تے آیاں
تساں خالی نہ پرتایاں آکھے عاجزؔ پھڑ کے پلاَ

دم اللہ ، ہو اللہ ، دم اللہ ، ہو اللہ

عاجزؔ، گاجر گولا

اس کا اصلی نام محمد مقرب یار، تخلص عاجزؔ [اور مقرب] کرتا ہے اور عاجزؔ الحسینی کہلاتا ہے۔ والد کا نام حاجی غلام رسول، قوم چٹھہ، موضع گاجر گولا، ضلع گوجران والا کا رہنے والا ہے۔ سائیں غلام حسن قلندر المعروف لالو لال فقیر نوشاہی سچیاری، ساکن چناب گھاٹ کٹھالہ، ضلع گجرات کا مرید ہے۔ قلندرانہ اطوار رکھتا ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

Marfat.com

نظم کا شوق رکھتا ہے۔ ذیل کی نظم بنام *سنبھال سچیاری پیشکاری* اویس آرٹ پبلشرز، لاہور نے شائع کی ہے(۱)۔ چند اشعار یہ ہیں:

رحمانی شہنشانی شانی شان شاہان نوں
روحانی فیضانی صمدانی دربان نوں
سبحانی محرمانی سخی پاک رحمان نوں
قادری قلندری نوشاہی جند جان نوں
حقانی واحدانی الامانی اعتزازیاں
جوانی مہربانی اتسانی امتیازیاں
لافانی زندگانی دوجہانی نے نوازیاں
نشانی راہروانی با ایمانی بندگان نوں
قادری قلندری نوشاہی جند جان نوں

ہادی بغدادی میراں پیر رکھوالڑے
معروف نوری نوشہ سچیار سربالڑے
شوبھا سوبھا مرحبا بھڑی والڑے
تارے سو بجھارے وارے چن آسمان نوں
قادری قلندری نوشاہی جند جان نوں

آخری بند یہ ہے:

کلماری پھلواری پرواری آبیاریاں
دلاری اکھیاری دَکھواری جھلاریاں
مکساری گنگناری عسلاری پکھواریاں
ہنجواری سداکاری حسینی عاجزان نوں
قادری قلندری نوشاہی جند جان نوں

۱۔ ۱۶ صفحات، بلا تاریخ، اس میں بیس بند کی ایک نظم *سنبھال سچیاری پیشکاری* ہے جس کے اوپر یہ عبارت لکھی ہے:

Marfat.com

بحضور مستانہ نوشاہی اعلیٰ حضرت پاک رحمان مزار پر انوار بھڑی شاہ رحمان، تحصیل حافظ آباد، ضلع گوجران والا، ص ۳-۱۴؛ اس کے بعد ۱۰ اشعار کی ایک نظم ''کملی میراں دی'' ہے، ص ۱۵-۱۶. عارف نوشاہی

عاجز، ونوٹیاں والی ۳۹

اس کا نام میاں برکت علی، تخلص عاجز، قوالی پیشہ کرتا تھا۔ سکونت ونوٹیاں والی چک ۳۹، ضلع شیخوپورہ میں تھی۔ بیعت طریقت بابا دین علی المعروف دینے شاہ فقیر نوشاہی فاضل شاہی، ساکن نظام پورہ چیلیاں والا، ضلع شیخوپورہ سے تھی۔ وہ مرید سید سردار شاہ ولد سید رمضان شاہ بخاری لاہوری کے تھے۔ عاجز کی وفات چودھویں صدی ہجری کے آخری ربع میں ہوئی۔

عاجز پنجابی میں اشعار کہتا تھا۔ یہ مدح اپنے پیر صاحب کے متعلق لکھی:

تیں بن کون ہے میرا جیہڑا آس پوچاوے　　بھیڑی کوہجی کوچجی اتے کرم کماوے

میں مو کالی دیاں لاجاں سایاں تیں ہتھ آیاں

تیرے صدقے جاواں حضرت بابا سائیاں

کملی اوڑھ کے آ جا، واگاں موڑ کے آجا　　سر دستار لسوڑی سوہنی پہن کے آجا

تیرے آون ہتھیں ہوون دور بلایاں

تیرے صدقے جاواں حضرت بابا سائیاں

لے لے نام میں تیرا پئی دل پرچاواں　　رو رو اگ برہوں دی اشکاں نال بجھاواں

سن لو ہاڑے میرے للہ بخش خطایاں

تیرے صدقے جاواں حضرت بابا سائیاں

چھیواں روزہ، کتک چوتھی، سفر تیاری　　روح پرواز سی ہویا رہیا قلب سی جاری

روز جمعے دا ہیسی رحمت جھڑیاں لایاں

تیرے صدقے جاواں حضرت بابا سائیاں

لمیں رات ہجر دی مکن وچ نہ آوے　　وانگ بے آب جیوں مچھلی عاجزؔ پئی تڑپاوے

تیرے نت وچھوڑے عاجزؔ مار مکایاں

تیرے صدقے جاواں حضرت بابا سائیاں

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۱۲۰_۱۲۱

Marfat.com

عاجز

سکونت کا پتا نہیں۔ سید ملک شاہ بن سید سلطان علی بن سید اکبر علی شاہ نوشاہی ہاشمی، ساکن سنگھوئی شریف، ضلع جہلم نے ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء میں وفات پائی تو عاجز صاحب نے فارسی میں ان کا یہ قطعۂ تاریخ لکھا:

قطعۂ تاریخ

سید ملک شاہ نوشاہی — در جوانی ز خلق شد راہی
ملک بیرون ز دست سلطان شد — آہ سلطان تہی شد از شاہی
گفت تاریخ رحلتش عاجزؔ
ہادی خلق پیر نوشاہی
۱۳۳۴ھ

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۳۰۳

عارف، ساہن پال شریف

اس کا اصلی نام تاریخی ''رضا اللہ شاہ''، تخلص عارف ہے۔ والد صاحب کا نام مولانا سید ابوالرضا بشیر احمد بشارت* ولد اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی* ہے۔ ۲ شعبان ۱۳۷۴ھ/۲۷ مارچ ۱۹۵۵ء میں بمقام چنبھل، ضلع شیخوپورہ پیدا ہوا۔ تاریخی نام میں نے ہی رکھا۔ [۱۹۷۰ء میں] پبلک ہائی سکول پنڈی کالو، ضلع گجرات سے میٹرک کیا، ۱۹۷۳ء میں گورنمنٹ نارمل سکول، گجرات سے پی ٹی سی کا کورس کیا۔ پھر خانۂ فرہنگ ایران، راولپنڈی میں جدید فارسی کی تعلیم پائی اور تین امتحانوں میں فرسٹ آیا۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بعمر بائیس سال موجود ہے۔

کتب ذیل تصنیف کیں:

۱۔ آئینۂ ایام، ۱۳۹۰ھ سے لے کر تا حال روز نامچہ؛ ۲۔ نئے چراغ (مجموعہ مضامین و اشعار)، ۱۳۹۴ھ میں تصنیف ہو کر [بہ اشتراک محمد نذیر رانجھا] اسی سال طبع ہوا؛ ۳۔ فہرست مخطوطات کتب خانۂ نوشاہیہ، ساہن پال شریف؛ ۴۔ فہرست مخطوطات کتب خانۂ محمد اقبال مجددی، لاہور؛ ۵۔ فہرست مخطوطات، کتب خانۂ حکیم محمد موسیٰ امرتسری، لاہور۔

عارف اردو زبان میں شعر کہتا ہے۔ یہ غزلیں اس کی ہیں:

Marfat.com

(۱)

وہ کہے گئے ہیں خدا جانے بے کہے کیا کیا
گذر گئے ہیں مرے سر سے حادثے کیا کیا

جراحتوں کا تصور ، نہ زندگی کا شعور
تمہاری بزم میں بیٹھے ہیں دل جلے کیا کیا

دل و نگاہ میں یکساں تمہارے جلوے ہیں
دل و نگاہ میں ہیں گرچہ فاصلے کیا کیا

کبھی تھے شہر کی دل بستگی کا ساماں ہم
اب اپنے حال پہ لگتے ہیں قہقہے کیا کیا

''میں آسمان سے تارے بھی توڑ لاؤں گا''
تھے ابتدائے محبت میں حوصلے کیا کیا

(۱۴دسمبر۱۹۷۴ء،راولپنڈی)

(۲)

موسم گل میں عجب طور بہار آئی ہے
دل ہے مجروح ، مگر روح تماشائی ہے

ہر قدم پر مجھے اک دعوتِ نظارہ ہے
ہر قدم پر تری بکھری ہوئی رعنائی ہے

تو ہے موجود مرے پاس ، یہ اس کا ہے ثبوت
ایک خاموشی سرِ عرش علےٰ چھائی ہے

اس کی یادوں کے جو مینار ہیں ، ان کے نیچے
لاش کس نے مری اقدار کی دفنائی ہے

تیری جانب ہی فقط لوگ نہیں ہیں مائل
میری وحشت کی بھی اک دنیا تماشائی ہے

میں نے جب لمبی قباؤں کو کبھی سونگھا ہے
ان کے بخیوں سے مجھے خون کی بو آئی ہے

ہم اسے کرتے ہیں تسلیم سخنور عارفؔ
جس کے اشعار میں افکار کی پہنائی ہے

(۲۹دسمبر۱۹۷۴ء،راولپنڈی)

راقم السطور کے کچھ ذاتی حالات ، تحصیل علم اور ادبی و علمی مشاغل کی تفصیل حسب ذیل مآخذ میں مل جاتی ہے: ۱۔شریف التواریخ ، ج ۳، ح ۱۱، ص ۶۹۔۹۳ (خودنوشت، ۱۹۷۶ء تک کے حالات)؛ ۲۔سیارہ مہین فر، ''نوشاہی ، عارف''، دانش نامۂ ادب فارسی در شبہ قارہ ، زیرِ نظر حسن انوشہ، تہران، ۲۰۰۱ء (فارسی خدمات کے حوالے سے ۱۹۹۵ء تک کے کوائف)؛ ۳۔شفیق الرحمٰن نوشاہی فروغِ دانش ، ساہن پال، ۲۰۰۱ء ص ۲۲۶۔۲۳۷ (۲۰۰۰ء تک کے مشاغل، تصانیف اور مضامین کی فہرست)۔ چونکہ زیرِ نظر کتاب شاعروں کا تذکرہ ہے اس لیے موضوع کی مناسبت سے صرف اپنے کچھ ''تشاعرانہ'' حالات لکھتا ہوں:

ہائی سکول میں طالب علمی کے دور میں دوسرے شعراء کا کلام پڑھنے، یاد کرنے اور سکول کی بزمِ ادب اور بیت بازی کی محفلوں میں اسے سنانے کا شوق تھا۔ ۱۹۶۹ء میں جب میں نویں جماعت میں تھا اور گرمیوں کی

Marfat.com

چھٹیاں گذارنے پشاور گیا تو ایک دن میرے میزبان بشیر احمد خاور* مرحوم مجھے خاص طور پر اردو کے شاعر احمد فراز صاحب کے پاس لے گئے۔ میں نے ان سے آٹو گراف مانگا۔ انہوں نے کاغذ پر اپنا ایک شعر لکھا، وہ کاغذ تو کہیں گم ہو چکا ہے لیکن شعر میرے حافظے میں اب تک محفوظ ہے:

ہر جسم داغ داغ ہے ، لیکن فرازؔ ہم
بدنام یوں ہوے کہ بدن پر قبا نہ تھی

۱۹۷۴ء میں مرکز تحقیقاتِ فارسی ایران و پاکستان، راولپنڈی/اسلام آباد سے وابستگی ہوئی تو وہاں کے ماحول اور وہاں آنے جانے والے شعراء سے ربط وضبط اور شہر میں منعقد ہونے والی تقاریب میں شرکت سے شعری ذوق بڑھ گیا۔ اسلام آباد میں ایک شریف النفس اور خلیق شاعر انوار صولت (م مئی ۱۹۸۶ء) رہتے تھے، انہیں اپنا کلام دکھایا تو انہوں نے میری ہمت بندھائی اور اصلاح دینے لگے۔ جب کچھ کلام جمع ہو گیا تو ۱۹۷۷ء میں انہی کے لکھے ہوئے ''تعارف'' کے ساتھ میں نے اپنا پہلا (اور آخری؟) مختصر سا مجموعۂ کلام یادوں کے مینار (بہ اشتراک محمد نذیر رانجھا) راولپنڈی سے چھپوایا۔ جس میں میری بارہ غزلیں، فارسی سے تین منظوم تراجم اور کچھ متفرق اشعار (صفحہ ۱۱ تا ۲۸) شامل ہیں۔ اس کے بعد میں ہفت شہر تحقیق میں داخل ہو کر اس کے کوچۂ کتابیات میں گم ہو گیا۔ ۱۹۸۹ء تا ۱۹۹۵ء تہران میں رہتے ہوے اگرچہ پھر سے شعر کہنے کا مناسب ماحول اور سامان موجود تھا اور ایک آدھ فارسی غزل اور رباعی ہوئی بھی، لیکن دھیان حصولِ تعلیم ہی کی طرف رہا۔ البتہ تہران سے خیالات کا ایک سلسلہ سمیٹ کر واپس وطن آیا تو بعد میں ان کا اظہار موزوں الفاظ کے ذریعے وقتاً فوقتاً ہوتا رہا۔ کچھ نمونے حسبِ ذیل ہیں:

مہر آباد

کہ البرز کے دامن میں
اک شہر محبت ہے
جو قرنوں سے
تمدن ہاے شرق و غرب کا سنگم
جو مشرق کا جنیوا ہے
اسی شہر محبت کے
ہوائی مستقر پر ـــــ جو کہ اسمِ با مسمّیٰ ہے
وہاں مہر و محبت کا جہاں آباد رہتا ہے
وہاں چوبیس گھنٹے اک ہجومِ دردمنداں ہے

Marfat.com

بچشمِ تر جو ہجر و وصل کا نظارہ کرتا ہے
اسی میعادگاہِ دردمندانِ محبت پر
مجھے اس نے بلایا تھا
کہ میں اپنی دعاؤں سے
اسے اپنے وطن جاتے ہوئے رخصت کروں گا تو
وہاں احساسِ تنہائی و غربت کم ستائے گا
مری خاموش نظروں نے
دمِ رخصت، ز سر تا پا
اسے یوں غور سے دیکھا
کہ جیسے سب بلائیں اس کے سر سے اپنے سر لی ہوں
مجھے کیا علم تھا، میرا یہی حرزِ سفر الٹا
مجھی پہ آزمائے گا
سوارِ راہوارِ عشق ہو کر میری ہستی کو
وہ اک لمحے میں ہی پامال اور تسخیر کر لے گا
دلِ آزاد کو پابستۂ زنجیر کر لے گا
اسی میعادگاہِ دردمندانِ محبت پر
گذشتہ پانچ سالوں سے
کسی کی واپسی پرواز کی میں راہ تکتا ہوں
جو مٹی پر نہیں، میری زمینِ دل پر اترے گی

(۱۵ جنوری ۱۹۹۸ء، اسلام آباد)

تالارِ رشید الدین فضل اللہ

(مرکزی کتب خانۂ دانش گاہ تہران میں قلمی نسخوں کے مطالعہ کا بڑا ہال)

مری تقویمِ پارینہ کے سب اوراق سادہ تھے
کہ بیتے سال میں کوئی بھی ایسا سانحہ نہ تھا
جو میری یاد میں محفوظ ہو سکتا
وہی معمولِ روز و شب

Marfat.com

کئی برسوں سے جیسے ایک ہی ڈھرّے پہ ٹھہرے تھے
کتب خانے کے اک تاریک اور خاموش کونے میں
بہت پوسیدہ اور دیمک زدہ نسخوں کے صفحوں میں
کسی گم گشتہ حکمت کی، کسی مجہول دانش کی
محدب ذرّہ بینوں سے بدقّت جستجو کرنا
شکستہ اور ناخوانا خطوں کے درمیاں مضمر
نشاطِ زندگی کے فلسفے کی آرزو کرنا
مجھے اصرار تھا کہ زندگی کی شادکامی کا
کوئی سرّ نہاں ہے تو انہی کہنہ کتابوں میں
دیارِ عیش کے عشرت کدے کا مُندرِس نقشہ
کہیں مدفون ہے تو ان خرابوں میں
کتب خانے کے اس تاریک اور خاموش گوشے میں
بسا اوقات تو میں ہی اکیلا ایک قاری تھا
(کہ ہم عصروں میں مخطوطات کا بس میں پجاری تھا)
کتب خانے کی خدمت پر جو اک مأمور رہتی تھی
مری خاطر، مجھے معلوم ہے، مجبور رہتی تھی
(مگر اس کا فریضہ تھا، اسے تنخواہ ملتی تھی)
بیاضِ صبح سے لے کر سوادِ شام تک میں نے
نہ جانے پے بہ پے کتنے ہی نسخوں کو پلٹ ڈالا
بالآخر ایک دن
(وہ دن کتب خانے کی میری رکنیت کا آخری دن تھا)
نشاطِ زندگی کا نسخۂ احمر ملا مجھ کو
اگرچہ کرم خوردہ، آب دیدہ، نامکمل تھا
مگر نسخہ بدل سے اس کی میں تکمیل کرلوں گا
حصولِ گوہرِ مقصود سے خوش وقت ہونے پر
کتب خانے کی اس مأمور کا بھی شکریہ واجب
مرے حرفِ تشکر میں، جواباً عجز مندی سے

Marfat.com

بچشمِ تر کہا اس نے:
''جناب آقای دکتر
بہ من ہم ملتفت بودی
منِ گم کردۂ شوہر''

(۱۹ جنوری ۱۹۹۸ء، اسلام آباد)

اندیشہ
کہ البرز کے دامن میں اُس شہرِ محبت کے
سبھی موسم سہانے تھے
سبھی صبحیں معطّر تھیں
سبھی شامیں منوّر تھیں
وہاں کے آسماں پر عشق کا سورج چمکتا تھا
غبار آلود تھا، لیکن محبت سے دمکتا تھا
زمیں سے حسن کا سبزہ بجائے خار اگتا تھا
وہاں کے باغ و بستاں تتلیوں کی بوسہ گاہیں تھے
وہاں کے سنگِ بابِ میکدہ سب سجدہ گاہیں تھے
وہاں پُرنور کی بارش سے ایسا اک سماں رہتا
شبِ تاریک پر بھی روزِ روشن کا گماں رہتا
یہ سب منظر نگاہوں میں
بسے ہیں خواب کی صورت
میں ان خوابوں کو لے کر
آج جب اُس سرزمیں پر تین سالوں بعد
پہلی بار جاؤں گا
کہیں یہ ٹوٹ نہ جائیں!!!

(۶ مئی ۱۹۹۸ء، کراچی ہوائی اڈے پر تہران جاتے ہوئے)

کبوترِ عشق:
''صبح کبوتری از خیالم پرکشید، می دانم بہ دیار تو می آید

Marfat.com

به پایش پیامی بستہ ام: یک اسم، یک صفت، یک ضمیر
دیدمش، لبِ بامِ تو نشست
پیام را بخوان و کبوتر را به آبی آسمان بسپار
می خواہم بدانم به سوی کہ باز می گردد؟
رہایی اش را وامدارِ من است''
کبوتری کہ زدامِ خیال تو پرزد
سبک خرام به مُلک و دیارِ من آمد
کمی تپید و لبِ بامِ فکرِ من بنشست
به پای بستہ پیغامِ دوستِ شیراز
یکی ضمیر و یکی اسم و یک صفت، لیکن
میان این ہمہ انبوہ اسمہا و ضمیر
کدام اسم و ضمیر و صفت تو اند بُود؟
من ہم به پای کبوتر پیام بستہ ام
پیامِ واضح و روشن، پیام سہ حرفی
در آسمانِ طبیعت کبوترِ دل را
سپردہ ام تا بَرَد عطرِ این پیامِ مرا
کرانہ تا بہ کرانہ، افق تا اوجِ فلک
ہمہ زمان را به این ''عشق'' من گواہ گیرد
ہر آنگہی کہ به سوی تو باز می گردد ـــــ کہ باز می گردد
گرہ گشودنِ بندش ز پا خطا نشود

(۱۲ اکتوبر ۱۹۹۸ء، اسلام آباد)

کبھی کبھی مادہ ہائے تاریخ اور قطعات تاریخ بھی موزوں کر لیتا ہوں۔ پاکستان کے معروف ہفت قلمی خطاط حافظ محمد یوسف سدیدی کی وفات (محرم ۱۴۰۷ھ/۱۳ ستمبر ۱۹۸۶ء، لاہور) پر یہ قطعہ کہا:

کتابِ خوشنویسانِ جہاں کا — اسے عنوان اور تعلیق کہیے
سدیدی کو بلا سر درد عارفؔ — '' امام خطِ نستعلیق '' کہیے

۱۴ ۱۱ ۴

(۱۴۱۱-۴=۱۴۰۷ھ)

Marfat.com

اب تک پاکستان، بھارت، افغانستان اور ایران کے کئی نامور شعراء سے ملنے اور انہیں سننے کا اتفاق ہوتا رہا ہے۔ عمومی اجتماعات یا ادبی محافل اور مشاعروں میں سننے کی بات اور ہے اور یہ چنداں قابلِ ذکر بھی نہیں۔ لیکن چند شعراء سے میری علمی نیاز مندی کا رشتہ خصوصی نوعیت کا ہے، جیسے افغانستان کے استاد خلیل اللہ خلیلی* (م ۴ مئی ۱۹۸۷ء)، جب وہ ہجرت کر کے اسلام آباد میں مقیم ہوئے تو ان کی وفات تک میں ان کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا۔ ایران کے ڈاکٹر محمد رضا شفیعی کدکنی (م. سرشک) جو سخن گو بھی ہیں اور نقادِ سخن بھی۔ ایران کے ہر سفر اور وہاں قیام کے دوران ان سے اکتسابِ فیض کا موقع ملتا رہا۔ پاکستان کے جناب افتخار عارف، جب سے اسلام آباد نشین ہوئے ہیں محبت سے اپنے پاس بلاتے ہیں۔ عارف نوشاہی

عارف، انبالا

اس کا نام سراج الدین، تخلص عارف ہے۔ انبالا اور ہوشیار پور کی طرف سے مہاجر ہو کر پاکستان آیا۔ موضع مانگٹ، ضلع گجرات [اب ضلع منڈی بہاءالدین] میں سکونت رکھتا ہے۔ نوشاہی سلسلہ سے نسبت ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

ایک نظم مسدس بنام چرخہ عارف بنائی ہے۔ جو رحمت علی نوشاہی ساکن دربار جنڈاں والا، مانگٹ، تحصیل پھالیہ، ضلع گجرات نے آفاق پریس، گوجران والا [بلا تاریخ، ۱۶ صفحات] سے چھپوا کر شائع کی ہے۔ اس کے چند اشعار یہ ہیں:

کہو اول حمد الٰہی نی — وچ دو جگ اس دی شاہی نی
اوہ واحد پاک الٰہی نی — اساں وچ قرآنے پایا نی
ایہ چرخہ رب بنایا نی
تینوں کتن ول نہ آیا نی

ایہ چرخہ خاکی آبی آ — نالے آتشی ، نالے بادی آ
کت اس نوں حکم شتابی آ — کیوں ضائع وقت گوایا نی
ایہ چرخہ رب بنایا نی

کت چرخہ نال پریت کڑے — گا روز بجن دے گیت کڑے
ایہ پریم نگر دی ریت کڑے — ساڈے ویکھن اندر آیا نی
ایہ چرخہ رب بنایا نی

Marfat.com

نت ادھی راتیں کت کڑے　　من لئیں اساڈی مت کڑے
ایتھے مڑ نہیں آونا وت کڑے　　اساں جھوٹ نہ مول الایا نی
ایہ چرخہ رب بنایا نی
وچ چرخے جو آواز کڑے　　ہو اس تھیں محرم راز کڑے
چھڈ فخر ، تکبر ، ناز کڑے　　جے چاہیں یار منایا نی
ایہ چرخہ رب بنایا نی
ایہ چرخہ جدوں بنایا سی　　رب اپنا روح وچ پایا سی
سد نوریاں نوں فرمایا سی　　" کرو سجدہ " حکم سنایا نی
ایہ چرخہ رب بنایا نی
کت جتنا کتیا جاوے نی　　مڑ ویلا ہتھ نہ آوے نی
تینوں عارفؔ نت الاوے نی　　کیوں جاون دلوں بھلایا نی
ایہ چرخہ رب بنایا نی
تینوں کتن ول نہ آیا نی

عارف، رائب

آپ کا نام سید عارف حسین شاہ، تخلص عارف ہے۔ بخاری سادات سے ہیں۔ موضع رائب، ڈاکخانہ دھمتھل، تحصیل نارووال، ضلع سیالکوٹ میں رہتے ہیں۔ خاندان نوشاہی کے مریدوں سے ہیں۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہیں۔

پنجابی میں اشعار کہتے ہیں۔ یہ اشعار آپ کے ہیں:

عارفانہ کلام

سید سید لوکی آکھن ، میں سید ناں رہندا　　عارف نام فقیر اکھواواں ، سخن سچا میں کہندا
جد میں اپنا ہونا چھڈیا ، کون کوئی میں کہندا　　عارف عشق سجن وچ آ کے بھلیا چڑھدا لہندا
نہ میں علم عقل وچ پورا ، نہ مفتی ، نہ قاضی　　اپنا آپ فنا وچ بھر کے دلبر کیتا راضی
ماراں نفس رڑے تے چڑھ کے، تاں سداواں غازی　　عارف کریں طواف دلے دا ہو جاویں توں حاجی
جنت دوزخ دی لوڑ نہ مینوں ، اکو دلبر چاہیئے　　اپنا آپ فنا وچ بھر کے اندر جھاتی پایئے

Marfat.com

موتو اقبل دے وچ وڑ کے ڈونگھا غوطہ لایئے　　اکو ویکھیے ، اکو پایئے ، تاں عارف اکھوایئے
عشق عقل نوں رہن نہ دیندا چارے کریئے سبھے　　ہویئے غرق توحید دے اندر تاں پھر دلبر لبھے
نہ زمیں آسمانے سوہنا ، نہ سجے ، نہ کھبے　　عارف شاہ رگ نیڑے دلبر دسیاں باہجھ نہ لبھے
میں خود گیا گواچ اصل تھیں ، ڈھونڈن ہتھ نہ آوے　　میں نوں میں مڑ نظر نہ آوے دلبر آوے جاوے
اوہو ٹردا ، اوہو پھردا ، اوہو اک بلاوے　　عارف ذات خدا دی ، اوہو نوری مکھ وکھاوے
عارف شاہ رائب وچ بہہ کے کیتی خوب تسلا　　پیتا جام حقیقی بھر کے ہو گیا کملا جھلا
نفس میرا جد اُٹھن لگا ماریا پھڑ کے گھلا　　عارفؔ شاہ پھر نظریں آیا وحدہٗ سی اللہ

(نعتِ غوثیہ، ص ۲۹)

عارف کا مذکورہ کلام نعتِ غوثیہ فارسی ... مترجم غلام رسول اعظم* میں ص ۲۹-۳۰ میں شامل ہے۔ جہاں ان کا پورا نام سید عارف حسین شاہ بخاری قادری نوشاہی لکھا ہے۔ عارف نوشاہی

عارف، شیر گڑھ

نام مولوی عارف حسین، تخلص عارف، شیر گڑھ، ضلع ساہی وال کے رہنے والے، نوشاہی خاندان میں سید عبداللہ شاہ جالندھری لائل پوری کے مرید ہیں، وہ مرید سید اکبر علی کے۔ اپنے پیر صاحب کے شیدائی ہیں۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں مائی دی جھگی، لائل پور کے قریب رہتے ہیں۔

اردو اور پنجابی زبان کے شاعر ہیں۔ رسالہ گنجینۂ طریقت وحقیقت کے نام سے شائع کیا ہے۔ اس میں سی حرفی ایک عدد، چٹھی پنجابی منظوم، عرضی نامہ ردیف ی، درخواست برائے ملاقات اور شجرہ شریف تحریر کیے ہیں۔

نمونۂ کلام پنجابی:

الف آدمی تھیں ابتدا الفوں الف نقطیوں علم تحریر اندر
نقطہ دان بن کے نقطہ سمجھ میتھوں جے کر لئی ہے وصال تقدیر اندر
ہر بات دے ہوندے نے دو پہلو ، ہوون دو خواہشاں دامنگیر اندر
عارفؔ راز نوں شوق دیدار رہے ، طمع ، نفس تے حرص بے پیر اندر
ی یار ہویا ظاہر اکھیاں وچ نام رکھ عبداللہ شاہ پیر ہویا
سینے نال لا کے جس دم پیار کیتا اوسے وقت میرا اس دا سیر ہویا

Marfat.com

میں اوہ ، تے اوسدا میں دِساں ، ظاہر وچ میں ہی دامنگیر ہویا
بھری ہوئی مراد دے نال جھولی ، عارفؔ سمجھ کے راز اکسیر ہویا

چٹھی بنام پیر

میری جان دے وارثا رہن قائم تیرے مان تے شان سرداریاں دے
تھیوے خیر ہن مال تے جان دائم اسیں بڑے راضی وچ زاریاں دے
سمجھیں گلہ شکایت نہ عاجزاں دی چھالے ابھرے عشق انگیاریاں دے
دھواں نکلدا نت وجود وچوں بلے بھٹھ مثال بھٹھیاریاں دے
گھلی جدوں دی وا فراق والی حال تدوں دے برے پھلواڑیاں دے
ڈگے برگ، زیبایشاں خاک ہویاں، یاس پھرے گردے شاخاں ساڑیاں دے
سینہ چیر کے یار تحقیق آکر میرے نہیں دعوے وضعداریاں دے
غنچہ قلب مرجھاے کے آب ہویا بناں وصل تے فصل بہاریاں دے
یوسف وانگ وکھاے کے چند چہرہ چالے چلیو نی بردہ داریاں دے
پھیر ملن ملان چا چھڈیوئی میتھے لا فتوے گنہ گاریاں دے
نوری بدن لطیف وجود والے تیری نظر وچ وصف کٹاریاں دے
کر کے یاد زلیخا دے وانگ تڑفاں نین رہن روندے انتظاریاں دے
آ ویکھ لیر و لیر جگر میرا دندے تیز فراق دی آریاں دے
چھلے گئے سینے والے زخم سارے نال ساہ اُبھے آہ و زاریاں دے
تیرے بناں وجود مکان اندر ڈیرے آن لگے آہ و زاریاں دے
بے چینیاں نے لیا گھیر دل نو ں کیتے ہجر نے حال خواریاں دے
پا کے پیار تیرے نال من موہن قابو چڑھے مصیبتاں بھاریاں دے
وچ لگن تیری خواب خواب ہوئی تارے پئے گننے راتاں ساریاں دے
سی جام دی وانگ انجام میرا میرے خان نوں شوق عماریاں دے
میری جان جدائی دے نال تڑپے جانی مست وچ حسن خماریاں دے

Marfat.com

کدیں ملیں ہاں چریں وچھڑیاں نوں ساتھے خرچ نہیں سفر تیاریاں دے
نالے لا مکان توں شوخ دلبر تیری طبع دے وصف طراریاں دے
ہاے رات میری کیہڑے حال گذرے وچ منتاں تے ہاڑے زاریاں دے
رکھ سامنے ساز تصویر تیری کراں منتاں وانگ بھکھاریاں دے
کوئی درد اولڑی سٹ مارے دم رک جاون رگاں ساریاں دے
کڑکن ہڈیاں تے تڑپے قلب مضطر ، دارو ملے نہ ہٹ پیاریاں دے
پھیرا پا اے حسن دی کان دلبر ، در کھول تجلے دی باریاں دے
دکھ دور ہو جان جے آن ویکھیں سانوں اکھیاں نال پیاریاں دے
بھرے ہوے تسخیر دے نال تیرے دیدے تکھڑے مست خماریاں دے
کجل بھنڑے تے راہزن والے توڑ سٹدے مان ہتکاریاں دے
آ کے چھڑک جا نمک جو رہن رسدے پھٹ جگر وچ نشتراں ماریاں دے
مزے وچ محبت دے لوے عارفؔ تویں جھل کے زخم کٹاریاں دے

نمونۂ کلام اردو:

شجرہ شریف

حضرت معروف فخر دو جہاں کا واسطہ — ہادی کامل سلیمانِ زماں کا واسطہ
حضرت نوشاہ شاہ کاملاں کا واسطہ — حضرت پیر محمد مہرباں کا واسطہ
میری قسمت کو جگا دے صدقۂ بختِ جمال — صدقہ ماہی شاہ کا میری طرف بھی ہو خیال
اور صدقہ حضرت سید حفیظ با کمال — صدقۂ شاہ امیر بے دلیل و بے مثال
ہادی و مرشد غلام مرتضی کا واسطہ — سید اکبر علی صاحب لوا کا واسطہ
سید عبد اللہ شاہِ پیشوا کا واسطہ — قادر مطلق خدائے دو سرا کا واسطہ

عارف، سوہل کلاں

نام محمد عارف، تخلص عارف، والد کا نام محمد صادق ولد خوشی محمد، قوم جٹ سوہل، موضع سوہل کلاں، تحصیل وضلع گجرات۔ ۷۹-۱۳۷۸ھ/۱۹۵۹ء میں پیدا ہوا۔ پرائمری سکول بھاگووال خرد، متصل جلالپور جٹاں میں پرائمری تک تعلیم پائی۔ سلسلۂ قادریہ میں سید ممتاز احمد* بن سید کرم الٰہی نوشاہی ساہن

Marfat.com

پالوی کے ہاتھ پر بیعت کی۔شہر گجرات میں خراد کا کام کرتا ہے۔اس وقت ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء میں بعمر تئیس سال موجود ہے۔

بیس سال کی عمر میں پنجابی میں شعر کہنے لگا۔تا حال یہ کتابیں نظم کی ہیں:

۱۔قصہ سسی پنوں،بحرطویل میں؛ ۲۔وفات نامہ نبوی،بحرطویل میں۔

نمونۂ کلام قصہ سسی پنوں سے:

مدح حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش

حاجی نوشہ گنج ہے پیر کامل ، نوشہ پیراں دے وچ سداوندائی
بھورے والا درویش ہے بہت کامل،بگڑی لکھاں دی بات بناوندائی
دیندا اوتراں نوں پُتر مہر سیتی وچھڑے بھیناں دے ویر ملاوندائی
کرے میل وچھڑیاں سجناں دا وچ بارگاہ ہتھ اٹھاوندائی
اودھی رب نہ موڑدا گل کوئی جو چاہے اوہ گل مناوندائی
اودھے درتوں مڑے نہ کوئی خالی ، ہر کسے دی آس پوچاوندائی
بھکھیاں،ننگیاں، عاجزاں،شوہدیاں نوں لنگر فیض دانت ورتاوندائی
وچ ملک پنجاب دے دُھم اوہدی سخیاں وچ وریام کہاوندائی
روگی دلاں دا کرے علاج پورا کر کے پتھروں لعل وکھاوندائی
عارفؔ پیر ہے پشت پناہ میرا مشکل بنے تے دیر نہ لاوندائی

اور اپنے پیر طریقت سید ممتاز احمد نوشاہی کی مدح میں لکھا ہے:

حضرت شاہ ممتاز ہے پیر میرا سندر شکل تے عجب جمال والا
کرے شاد دلگیراں تے روندیاں نوں،کامل مرد اوہ نیک خصال والا
اوہدے درتوں مڑے نہ کوئی خالی ، سخی دل دا ، فیض کمال والا
عاشق رب دا ، مرد وفا چنگا ، دردمند ، بلند اقبال والا
روگی عمراں دے ترت ہو جان چنگے،جدوں پاے دھیان بنال والا
عارفؔ مشکلاں ہون آسان سبھے،بوہڑے پیر مینوں ساہن پال والا

Marfat.com

عارف، ٹھل

اصلی نام معروف حسین، تخلص عارف ہے۔ والد صاحب کا نام سید چراغ محمد ولد سید اللہ دتا ہے۔ حضرت نوشہ صاحب کے چھوٹے بیٹے سید محمد ہاشم دریا دل کی اولاد سے ہیں۔ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ/۲۰ جون ۱۹۳۶ء میں بمقام چک سواری، ضلع میر پور پیدا ہوے۔ اپنے گاؤں کے گورنمنٹ ہائی سکول سے میٹرک پاس کیا۔ عربی اور فارسی کی تعلیم مختلف اساتذہ سے پائی۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بعمر اکتالیس سال انگلینڈ میں موجود ہیں۔ تبلیغِ اسلام کا کام کر رہے ہیں۔

آپ کی ایک پنجابی نظم بعنوان ''لالہ زار عشق'' سے تین بند لکھے جاتے ہیں:

ب بحر فراق دے وچ آکے لکھاں پور دے پور کھپاے عشقے
لگا اونہاندا سُند سکار ناہیں جیہڑے ندی پریم رُہڑاے عشقے
لاوے کون محبوب دے باہجھ بنّے جیہڑے وچ گرداب پھساے عشقے
عارفؔ کوکدے شیریں فرہاد دونویں سانوں مار کے ہوش گواے عشقے

م مستیاں نال سرمست ہویا ایسی مست شراب پلائی عشقے
ساڑ ساڑ کے ہجر دے ساڑیاں تھیں میری ہوش دی ہوش اُڈائی عشقے
نہ میں زندہ ، نہ زندگی ختم ہوئی ، عجب آن کیتی کاروائی عشقے
عارفؔ رنگ کے رنگ نوشاہی اندر میرے رنگ دی کیتی صفائی عشقے

ب بول الست دے بول مٹھے میرے مونہوں بلیٰ اکھوائی عشقے
کر کے مستیاں نال مخمور مینوں انا الحق دی رٹ لگوائی عشقے
سو سو وار میں واریا سیس اس توں ایسی وار تے وار چلائی عشقے
عارفؔ شب اسریٰ بلندیاں تے فرقت وصل دی حد مکائی عشقے

(سی حرفی ارادت نوشاہی، ص ۸)

ایک سی حرفی بنام سوز نوشاہی انہوں نے نظم کی ہے۔ جو ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو ملٹری پریس، گوالمنڈی، راولپنڈی میں چھپی ہے۔ اس سے ایک بند لکھا جاتا ہے:

ف فیض رسان جہان اندر گنج بخش دا پاک دربار عالی
جس دی برکتوں فقر سلوک اندر پاے مرتبے پیر سچیار عالی

Marfat.com

سائل مڑے نہ خالی حضور وچوں ایسا سخی داتا دربار عالی
عارفؔ دور توڑی دنیا جان دی اے نوشہ پیر سید سردار عالی

(سی حرفی سوزِ نوشاہی، ص ۵)

اس سی حرفی کے خاتمہ پر اپنا پتا اس طرح لکھا ہے:

میرا نام معروف حسین عارف ، خاندان سادات ذی شان میرا
حنفی مذہب ، تے سلسلہ قادری اے ، نوشہ پیر حاجی نگہبان میرا
دینے شہر تھیں پنج کوہ طرف پربت ، واسا ٹھل شریف وچ جان میرا
عارفؔ شاہ تحصیل تے ضلع جہلم ایہ ہے بیلیا پتا نشان میرا

(ایضاً، ص ۸)

سی حرفی فریادِ نوشاہی حضرت شاہ معروف خوشابی کی مدح میں لکھی ہے۔ جو ۱۱ ستمبر ۱۹۶۰ء کو ختم کی۔

معروف حسین عارفؔ صاحب نے مئی ۱۹۶۳ء میں بریڈفورڈ، انگلینڈ میں ''جمعیت التبلیغ الاسلام'' کی بنیاد رکھی۔ ۱۹۷۴ء میں وہاں ایک ادارہ ''الدعوۃ الاسلامیہ العالمیہ'' (The World Islamic Mission) قائم کیا۔ اس کے بعد بریڈفورڈ میں ''اسلامک مشنری کالج'' کا اجرا کیا۔ ۱۹۶۸ء میں اپنی آبائی جگہ چک سواری، آزاد کشمیر میں اسلامی درس گاہ ''جامعۂ اسلامیہ'' کی بنیاد رکھی۔ اگرچہ آپ بیشتر وقت انگلینڈ میں ہی مقیم رہتے ہیں تاہم چند سال قبل کشمیر کالونی، جی ٹی روڈ، جہلم میں بھی اپنے مکانات بنوائے ہیں اور اُس محلے کا نام ''نوشہ پور شریف'' رکھا ہے۔ مکانات سے متصل ایک دینی مدرسہ بھی قائم ہے۔ راقم السطور ۲۰۰۰ء میں یہ جگہ دیکھ چکا ہے۔ آپ سلسلۂ نوشاہیہ کی ترویج و اشاعت میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ راقم السطور سے اس سلسلے میں کئی دفعہ ملاقات اور مشاورت کر چکے ہیں۔ آپ کی دیگر مطبوعہ پنجابی منظوم تصانیف یہ ہیں: ۱۔ اسرارِ نوشاہی، مطبوعہ میر پور، آزاد کشمیر، ۱۹۸۹ء؛ ۲۔ باراں ماہ نوشاہی؛ ۳۔ زارستانِ نوشاہی، مطبوعہ جہلم، ۱۹۹۰ء؛ ۴۔ سی حرفی ناقوسِ نوشاہی؛ ۵۔ فریادِ نوشاہی؛ ۶۔ نغمۂ نوشاہی؛ ۷۔ احوال و آثار پیر ابوالکمال برق نوشاہی قادری (تصنیف اپریل ۱۹۸۵ء) ناشر: بزمِ نوشاہیہ، برطانیہ۔ عارف صاحب کے مزید حالات ان کے بڑے بھائی سید ابوالکمال برق نوشاہی کی حسبِ ذیل تصانیف میں ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں: گلدستۂ نوشاہی، ڈوگہ، ضلع گجرات، بلا تاریخ، ص ۱۶۸۔۱۷۴؛ محدثِ اعظم، گجرات، ۱۹۸۲ء، ص ۱۳۱۔۱۳۶؛ نوشاہی شعراء، لاہور، ۱۹۷۹ء، ص ۴۴۴۔۴۵۴، اس کتاب میں آپ کا فارسی نمونۂ کلام بھی موجود ہے؛ نوشہ پیر، لاہور، ۱۹۷۶ء، ص ۶۷۔۷۳۔ عارف نوشاہی

Marfat.com

عاشق، جھام والا

اصلی نام اللہ رکھا، تخلص عاشق، والد کا نام جلال، ساکن جھام والا، ضلع گوجران والا۔ مڈل تک تعلیم پائی ہے۔ لکڑی کا کام اور معماری کرتا ہے۔ ۸ شعبان ۱۳۷۵ھ/۲۱ مارچ ۱۹۵۶ء کو بعمر اٹھارہ سال میرے ہاتھ پر بیعت کی۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بعمر انتالیس سال موجود ہے۔

یہ پنجابی اشعار اس کے ہیں۔ میرے خط کے جواب میں:

ف فکر سب سجناں دور ہو گئے ہن فکر کوئی ہور جہان دا نہیں
نسخہ خوشی دا ملیا اجیہا مینوں ایسا اثر تے نسخے لقمان دا نہیں
ملیا خط تے دل نوں خوشی ہوئی ایڈا چا ہور کسے مہمان دا نہیں
عاشق تائیں ایہ خوشی نصیب ہوئی جد ہا قصہ ہی کہن کہان دا نہیں

(جذبات عشق، ح ۲، ص ۱۰۱)

کافی در مدح نوشہ صاحب

نوشہ دے در تے آ جا رُل نہ ایویں آوارہ
ایں دَر دے باہجوں ہونا نہیں کدے گذارہ

نوشہ دا دنیا اندر ہے رب شان ودھایا
ولیاں دے وچ انہاں نے اعلیٰ ہے رتبہ پایا
آ ویکھ توں در تے آ کے ہوندا ئی پار اتارا
نوشہ دے در تے آ جا رُل نہ ایویں آوارہ
رحمان نوں بھی ایتھوں ولیاں دی سیٹ مل گئی
سچیار نوں جو اصلی سچیاں دی ریت مل گئی
پچھ جا کے توں اونہا نوں لبھیاے کی نظارہ
نوشہ دے در تے آ جا رُل نہ ایویں آوارہ
ثانی نہیں کوئی اونہا ندا قطباں تے ولیاں اندر
ایتھوں بن گئے کئی ولی نے نوشہ دیاں گلیاں اندر
ولیاں دیاں دشمناں او ڈھونڈیں دا کی سہارا
نوشہ دے در تے آ جا رُل نہ ایویں آوارہ
جتنے بھی جو ولی نے پیارے نے کبریا دے
مندے نہیں جو ولی نوں دشمن بنے خدا دے
نوشہ دا شان ہے بالا عظمت دا نہیں کنارہ
نوشہ دے در تے آ جا رُل نہ ایویں آوارہ
نوشہ دے لال سوہنے جنہاندا نام شرافت
دتا ے خیر مینوں جنہاں دی دین دی عادت
شاہی اوہ کردا پھردا منگیا اے جس دوارہ
نوشہ دے در تے آ جا رُل نہ ایویں آوارہ

Marfat.com

دربار ہے ایہ عالی عاشق بھی ہے سوالی　　اس در دا ہاں گداگر منگتا جناب عالی
بھنور دے وچ ہے کشتی ہادی ہے تیرا سہارا　　نوشہ دے در تے آ جا ئُل نہ ایویں آوارہ
ایں دَر دے باہجوں ہونا نہیں کدے گذارہ

(جذباتِ عشق، ج۲،ص۱۰۹)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج۲،ص۴۵۰

عاشق، ساہن پال شریف

ان کا اصلی نام عاشق علی، تخلص عاشق ہے۔ والد صاحب کا نام سید شیر علی *ولد سید محمد شفیع نوشاہی تھا۔ حضرت نوشہ گنج بخش کی اولاد امجاد سے ہیں۔ ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء میں بمقام ساہن پال شریف، ضلع گجرات پیدا ہوے۔ مادہ تاریخ ولادت حضرت سید حافظ محمد شاہ نوشاہی نے ''ہادی خوبصورت'' بنایا۔

انہوں نے قرآن مجید حافظ غلام محمد امام مسجد چھنی ساہن پال سے پڑھا اور پرائمری سکول پنڈی کالو، ضلع گجرات سے دو جماعت اور گورنمنٹ ہائی سکول گھنیاں، ضلع لائل پور سے پانچویں جماعت، پھر مڈل سکول مکھناں والی، ضلع گجرات سے چھٹی جماعت پڑھی۔

مولوی نبی بخش، ساکن چوک نواب صاحب، اندرون اکبری دروازہ، لاہور سے کتابت کا فن سیکھا۔ بعدازاں اس کی تکمیل مولوی عبدالرشید محبوب رقم، عادل گڑھ والے، ضلع گوجران والا سے کی۔ خط نستعلیق میں اچھی مہارت حاصل کی۔ فیروز پرنٹنگ ورکس، لاہور کا دو سال تک کام کیا۔ اب درویشی خیال میں ہیں۔ دنیا کے کاموں سے فارغ البال اور سیر و سیاحت میں مشغول رہتے ہیں۔ حلیم الطبع، منکسر المزاج، متواضع ہیں۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بعمر بہتّر سال موجود ہیں۔

ایک مرتبہ سید عاشق علی، سالم بنگلہ، ضلع سرگودہا میں اپنے دو دوستوں سے ملنے کے لیے گئے۔ وہ دونوں غیر حاضر تھے، نہ ملے، اور اِن کو عیدالاضحیٰ وہیں آ گئی۔ اس وقت یہ پنجابی اشعار کہے:

عاشق دی قربانی دی عید

دہویں چن ذی الحجہ دی عید وڈی ، ہوون صدقے واری قربان عاشق
کئیاں عاشقاں دی دید عید ہوئی وارن مال تے جان قربان عاشق

Marfat.com

کئی عشق دی عاشقی ہوے بسمل تڑپ تڑپ کے ہوے بے جان عاشق
اسمعیل ذبیح اللہ ہیٹھ چھری رکھی اوس نے جان امان عاشق
حضرت شاہ امام حسین یارو اوپر نیزے دے سر ٹکان عاشق
کیئاں جان کے جان دی جان دتی کئی ہوے شہید مردان عاشق
ویکھو ایس زمانے دی عید یارو الٹی رسم تے الٹ الٹان عاشق
مہندی ، وسمے ، خوب لباس لاون ، پینگاں جھولدے نال آسمان عاشق
صرف کرن وکھالا تے رسم رسمی حصے ست وچ گائیں دے پان عاشق
دنبے ، بکرے ، گائیں نوں گٹ کے تے کردے حصے تے حصہ ونڈان عاشق
ایہ بھی شکر ہے اوس خدا سچے رسم ابراہیم دی رکھی جہان عاشق
کھان ماس تے کرن ادا شُکر ، شکر سیویاں چاول نہ کھان عاشق
پڑھن عید دوگانہ تے ہون راضی رضا رب رسول دی پان عاشق
عید عید کردے پھردے وچ گلیاں گلی جان میری اے نادان عاشق
عید سجنان باہجھ نہ ہووے ہر گز عاشق رہ دلگیر حیران عاشق
عاشق مرن توں ڈرن ، نہ خوف کھاون ، رکھ تلی تے سر وکھان عاشق
جان بجھ کے جان بے جان کردے ، ہٹن مول نہ سنگن سنگان عاشق
شالا صدقے عاشقاں صادقاں دے بخشے سب گناہ سبحان عاشق
کوئی گلہ گزاری دی گل ناہیں ، عاشق سو جو دل قربان عاشق
لکھے روز ازل دے نوں کون موڑے سر تے سہہ گذرن گذران عاشق
اک دم نہ کرن اوہ دم غافل دم دم تے صدقے جان عاشق
عاشق علی نوشاہی دی عید گزری بناں دوست منظور تے خان عاشق

(بیاض نوشاہی، تحریر سید عاشق علی عاشق نوشاہی، مورخہ ۲ فروری ۱۹۵۴ء)

عاشق علی صاحب کو تاریخ گوئی کا ملکہ بھی حاصل ہے۔ چنانچہ سید فضل حسین بن سید غلام حسن برخورداری ڈھل والا ۱۳۴۶ھ میں فوت ہوے تو انہوں نے ان کا یہ قطعۂ تاریخِ وفات لکھا:

رخت بربست زین سرای فنا حسرت و حیف آہ فضل حسین

Marfat.com

گفت عاشق علی ز ترحیلش رحمت حق "بشاہ فضل حسین"
۱۳۴۶ھ

(۲۷ جنوری ۱۹۲۸ء)

عاشق علی صاحب ۲۵ محرم ۱۴۰۶ھ / ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۵ء کو فوت ہوے۔ قبر گورستان نوشاہیہ میں ہے۔ نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۹۳۱

عاشق، ہیگر

اصلی نام محمد شریف، تخلص عاشق ہے۔ والد کا نام علی محمد، قوم گوندل، پیشہ نجاری۔ ۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۳ء میں بمقام ہیگر، ضلع گجرات پیدا ہوا۔ ۱۳۷۵ھ / ۱۹۵۶ء میں اعلیٰ حضرت نوشاہی کی بیعت ہوا۔ ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء میں بمقام گڈھو، ضلع گجرات سکونت پذیر ہے۔

پنجابی زبان میں شعر کہتا ہے۔ اپنے مرشد صاحب کی تعریف میں یہ اشعار لکھے ہیں:

الف اوس میں رات توں جاں صدقے بیعت ہو کے پایا میں پیار پیرا
شالا اوہو جیہی رات نت ہووے، نین رہن کردے درس یار پیرا
قسم رب دی اے بھلکے دس جاؤ کتھے ہوی دا پنڈ اتار پیرا
بس منگدا تیرا جمال عاشق قدماں وچ توں رکھ دلدار پیرا

(فیض محمد شاہی، ج ۸، ص ۱۳۵)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۰، ص ۲۵۸

عاشق، کڑکن

نام محمد شفیع، تخلص عاشق، والد کا نام شیخ نواب دین ولد شیخ اللہ دتا، قوم میدان۔ ۱۳۶۱ھ / ۱۹۴۲ء میں بمقام کڑکن، ضلع شیخوپورہ پیدا ہوا۔ پرائمری تک تعلیم پائی۔ کچھ عرصہ ونوٹیاں والی، چک ۳۹ میں رہا۔ اسی دوران بتاریخ ۲۴ شوال ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۸ء میرے ساتھ بیعت کی۔ چند سال سے لائل پور چلا گیا ہے۔ رکشا ڈرائیوری کرتا ہے۔ عملیات کا شائق ہے۔ اعراس نوشاہیہ پر حاضری دیا کرتا ہے۔ ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء میں بعمر پینتیس سال موجود ہے۔

پنجابی زبان میں شعر کہتا ہے۔ اس نے اپنی پنجابی نظموں کا ایک مجموعہ بنام تجلیات حضرت

Marfat.com

نوشہ گنج بخش المعروف نوشاہ العاشقین لکھا ہے۔ جس میں چند نعتیں اور تین سی حرفیاں ہیں۔

نمونۂ کلام:

الف اک پل چین نہ لین دیندی نوشہ پاک سرکار دی چاہ مینوں
غماں چار چوفیریوں گھت گھیرا کر کے بند ناکہ لیا گاہ مینوں
کدھر نس جاواں نکل قید غم تھیں کوئی نظر نہ آوندا راہ مینوں
ایہو نظر کریندا مسکین عاشق رکھیں سیّدا وچ نگاہ مینوں

ب باہجھ سرکار دے زندگی دا مزہ موت نالوں تلخ پائیا میں
رات چین نہ دنے آرام مینوں حال وحشیاں وانگ بنائیا میں
اک سِک حضور دی رکھ لیتی ہور غیر خیال بھلائیا میں
تیرے سگاں دا سگ مسکین عاشق نال صدق یقین بنائیا میں

(جذبات عشق، ج ۲، ص ۱۰۸)

ذ ذکر شرافت اٹھے پہر لوڑاں ذکر غیر دا نہیں درکار مینوں
نام رب دے نوشہ دا واسطائی بخشیں اپنا پاک دیدار مینوں
دکھاں ہَو کیاں وچ ہے جان چلی درداں تیریاں لیاے مار مینوں
مندا حال اس عاشق مسکین دا اے کرن طعنیاں نال شکار مینوں

فارسی میں یہ رباعی اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی کی مدح میں لکھی ہے:

پیکر عشق و محبت شاہ غلامِ مصطفیٰ
مظہر آثارِ قدرت شاہ غلامِ مصطفیٰ
معدنِ انوارِ وحدت شاہ غلامِ مصطفیٰ
زینتِ تختِ ولایت شاہ غلامِ مصطفیٰ

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۱، ص ۱۱۳

عاشق

نام محمد عاشق، تخلص عاشق، قوال، قوم چاہل، ولد فقیر محمد بن لدھا۔ مڈل تک تعلیم ہے۔ بابا حضوری شاہ کا مرید ہے۔ آج کل ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء میں بعمر پچیس سال موجود ہے۔

Marfat.com

پنجابی شعر کہتا ہے۔ایک پوری سی حرفی، بابا حضوری شاہ کی تعریف میں لکھی ہے۔ چند اشعار یہ ہیں:

الف اللہ دی صفت ہزار لکھاں جو رحیم کریم کہان والا
بے مثل تے بے مثال ہو کے سوہنا الفوں میم سدان والا
اوہدا پاک محمد محبوب سوہنا لنگھ سدرہ توں اگے جان والا
عاشق روح الامین امین ہو کے بیڑے عاصیاں دے بنے لان والا
ت تقویٰ رکھ کے ذات اتے لکھاں صفت حضور پر نور والی
باوا سخی حضوری شاہ نام سوہنا متھے چمکدی لاٹ سی نور والی
حسن خاص سرکار دا نور ربی جھلی جاے نہ لاٹ کوہ طور والی
عاشق وانگ پروانیاں گھائل ہوندے جنہاں ویکھ لئی شکل حضور والی
ک کون ایسا جس دے جلویاں نے میرے دل اندر چانن لا دتا
ڈیرہ لا ہردیو شریف اندر ڈنکا دین توحید بجا دتا
ایس نگری دے بھاگ بلند ہوے جتھے قدم سرکار ٹکا دتا
جدوں مہر دی نظر سرکار کیتی عاشق جئے تے کرم کما دتا

عاصی

نام معلوم نہیں۔پنجابی کا شاعر ہے۔۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء میں اس کے دو شعر، حضرت سخی شاہ سلیمان نوری قادری کے روضۂ اطہر [بھلوال] میں لکھے ہوے دیکھے گئے، جو یہ ہیں:

یا حضرت سلیمان شاہ جی میں عاجز ہاں آیا
سن کر فیض نرالا تیرا تاں در تیرے آیا
بخشو جام محبت والا بہت پیاسا آیا
وچھڑے میلیں جھبدے حضرت، عاصی در تے آیا

(ہدیۂ احباب سفرنامۂ خوشاب، ص ۲۳)

عاصی، ٹھٹھہ نیک

اصلی نام شیر محمد، تخلص عاصی، ولد محمد ماہ ولد محمد ولد صاحبزادہ ولد بختاور، قوم تارڑ، ساکن ٹھٹھہ

Marfat.com

نیک، متصل جوکالیاں، ضلع گجرات۔ ولادت ۱۳۶۱ھ/۱۹۴۲ء۔ قرآن مجید کی تعلیم مولوی سردار خاں تارڑ سے پائی۔

پنجابی شعر کہنے کا محاورہ رکھتا ہے۔ یہ اشعار اس کے ہیں:

الف اٹھ چلئے ساہن پال اندر ، جتھے وسے حضور شریف احمد
اوہدے نام توں صدقے لکھواری، سانوں دسے کوہ طور شریف احمد
میرے جہے کنگال آجان در تے ، کرے معاف قصور شریف احمد
عاصیؔ رب دا واسطہ پاوندا اے ، ہو گیاں مجبور شریف احمد

جنگی ترانہ [برائے کشمیر]

پڑھ بسم اللہ مومناں توں جلدی ہو تیار
کہو کلمہ سچے دین دا اوہ لاسی بیڑا پار
او تھے ہندو پئے للکار دے توں ہتھ پھڑیں تلوار
سانوں وچ خوابے دے آن کے ملے احمد مختار
تینوں وچ میداناں مومناں کدے نہ اوسی ہار
اسیں شیر خدا دے ہندوا ، تسیں ہو کتے بدکار
اسیں نعرہ ماریئے علی دا ، تا کوئی کرے مقابل وار
عاصیؔ چھڈ کشمیر نہیں جاونا کوئی کرو پکار اقرار
ساڈا ایہو جھگڑا مڈھ دا پئے آکھنے وار و وار
اسیں پڑھنے کلمہ دین دا ، ساڈا کلمے نال پیار
اسیں وچ میداناں گجدے، سانوں ہین بڑے بلکار
دسو کوئی فیصلہ ساڈا کھلا نہیں اعتبار
راے شماری کر دیو تاں ہووے اعتبار
عاصیؔ دین قبول رسول دا ، تا کرو کوئی انکار

''اندرا گاندھی سے خطاب''

دلی وچ پشاور دے ساڈے غازی جھنڈے لان
اجڑیاں ہویاں مسجداں پئے کلمہ پڑھن پڑھان

Marfat.com

اساں پاکستان بناوناں نہیں چھڈناں ہندوستان
توں سن لے اندرا رانیے ، ایہہ عاصیؔ کرے اعلان

عاصی ،ڈھب چیمہ

اصلی نام عبداللہ، تخلص عاصی ، والد کا نام رکن الدین ولد شاہ محمد تھا۔ موضع ڈھب چیمہ، ضلع گوجران والا میں آباواجداد سے سکونت رکھتے تھے۔ اس کے باپ دادا، کاشتکاری اور نجاری کرتے تھے۔ اس نے سات جماعت سکول میں تعلیم پائی۔ پھر مولوی عنایت اللہ ولد مولوی عبداللہ وارث کوٹی سے فارسی علم ادب کی کتابیں پڑھیں۔ منشی فاضل کیا۔ قرآن مجید اور مشکوۃ شریف کا ترجمہ پڑھا۔ انگریزی کتابوں کا بھی مطالعہ کیا۔ فن کتابتِ نستعلیق بھی سیکھا۔ (فیض محمد شاہی ، ج ۴، ص ۸۴۰)

تقریر عمدہ کرتا۔ اس کو حافظ ، خیام ، نظیری ، عرفی کا کافی کلام یاد تھا۔ بعمر اٹھارہ سال اعلیٰ حضرت نوشاہی کے دستِ حق پرست پر بیعت کی (۱)۔ اس نے بعمر اکیس سال ۳ رمضان ۱۳۶۰ھ کو وفات پائی۔ ڈھب میں دفن ہوا۔

عاصی فارسی اور اردو میں بہت اچھے اشعار کہتا تھا۔ اُس کی زبان سے اردو میں غزلیات اور نظمیں بہت ہیں، ان میں سے چند یہاں لکھی جاتی ہیں:

قومی نظم

ہمت نہیں جو دام بلا سے رہا ہوں ہم
اسلام کے پرند کے اب بال و پر نہیں

ام الکتاب واحد یکتا کا ہے کلام
گو ہم میں اس کے واسطے نور نظر نہیں

یا خون کفر جم گیا اس انقلاب سے
یا پاس تیرے آج وہ تیر و تبر نہیں

اے شاہباز کون و مکان اب ذرا تو اٹھ
دشمن ہے آکے سر پہ چڑھا ہاں خبر نہیں

کیوں تجھ سے بھول ہوگئی وائے خودی اسیر
مانا کہ تیرے پاس وہ پہلا جگر نہیں

اب بھی تیری نوا سے جاگے گی کائنات
کیوں تیرے پاس دامن شاہ خضر نہیں

خم شراب وحدت قبضہ میں ہے ترے
پی لے یہاں تو کوئی ظالم شمر نہیں

گذری ہے حد سے ذلت پھر بے قرار ہو
کیا یار تجھ کو خطرۂ روزِ حشر نہیں

اے پیل مست شیر نیستان ذرا گرج
دنیا کو تیری نیند سے مطلق اثر نہیں

Marfat.com

گر ہوتا پاس تیرے مَلکی نوا کا گیت — آ بانگِ حق بلند کریں ہم کو حَذر نہیں
اب ہو چکی ہے ہم سے بیزار ذاتِ حق — دیکھے جو باپ ناز سے ہم وہ پسر نہیں
وہ جان اپنے باپ کی عزت پہ دے گئے — تم وہ ہو جن کو حرمت ذاتِ پدر نہیں
دنیا کا ذرہ ذرہ ہے تجھ سے فیض یاب — خالی تیری نوا سے خشت و حجر نہیں
بانی تیرے کے آگے ہر شے تھی ہمکلام — محروم اس کے نور سے کوئی خشک و تر نہیں
میٹھا تھا ترے حسن عقیدت کا وہ ثمر — جس کے مزہ میں پہلی سی شیر و شکر نہیں
کیوں ذات تیری پر ہے گرانبار یہ خیال — آخر تو آدمی ہے ، وحشی و خر نہیں
کیوں تیری ذات سے نہیں پامال نقشِ لوح — کیوں نام تیرا صفحۂ تاریخ پر نہیں

عاصیؔ نہ خوف کھا تو اوزانِ شعر سے
بیٹھا ہوا ہے گاؤں میں ، یہ تو شہر نہیں

(فیض محمد شاہی، ج ۴، ص ۳۱۸)

۲۵ رجب ۱۳۵۷ھ/۲۰ ستمبر ۱۹۳۸ء کو اعلیٰ حضرت نوشاہی معہ اپنے صاحبزادۂ اصغر سید بشارت نوشاہی کے ڈھب میں تشریف لے گئے۔ تو مولانا عاصی نے پہلی ملاقات پر فی البدیہہ یہ غزل کہی:

آپ کی تشریف سے یہ بزم تاباں ہو گئی — یعنی یہ بلبل اسیر قفس شاداں ہو گئی
یوں پتا چلنے لگا میرے لیے اب اے شفیق — حورِ جنت اس خوشی میں پا بے رقصاں ہو گئی
آ گئے ہیں آج وہ حضرت زمانہ کے چراغ — دیکھ کر جن کو عدو کی چشم حیراں ہو گئی
نغمہ خواں ہیں آج جن کے یہ زمین و آسماں — وصف جن کے ہیں حمیدہ ، بزم نیکاں ہو گئی

دیکھ کر جن کو سبھی رنج و الم ہوتے ہیں دور
چشم عاصیؔ دیکھتے ہی ان کو رخشاں ہو گئی

(ایضا، ج ۳، ص ۹۸۱)

حضرت نوشہ میں خادم ہوں ترے دربار کا — چکھ لیا میں نے مزہ نوشہ تری تلوار کا

(ایضا، ج ۴، ص ۳۱۷)

۱۔ کتاب کے مسودے اور شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۰، ص ۲۸۰ میں عاصی کی تاریخِ بیعت ''ہفتہ کے دن ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۷۴ھ/۶ اگست ۱۹۵۵ء/۲۲ ساون ۲۰۱۲ب'' لکھی ہے جب کہ تذکرہ ہذا اور شریف التواریخ، ج ۳،

Marfat.com

ح۱۰،ص۲۹۰ میں اس کی تاریخ وفات ''بعمر اکیس سال شبِ پنج شنبہ، آدھی رات کے وقت تیسری رمضان المبارک ۱۳۶۰ھ/۲۵ ستمبر ۱۹۴۱ء/۱۱۰سوج ۱۹۹۸ب'' لکھی ہے جو تاریخِ بیعت سے مطابقت نہیں رکھتی ۔ چونکہ شریف التواریخ ، ج ۳، ح ۱۰،ص ۲۹۰ میں یہ جملہ بھی درج ہے کہ عاصی کا ایک لڑکا امان اللہ نام جمادی الاولی ۱۳۶۱ھ/مئی ۱۹۴۲ء/جیٹھ ۱۹۹۹ب میں اس کی وفات سے آٹھ ماہ بعد پیدا ہوا؛ اس لیے ہم مذکورہ تاریخِ وفات کو صحیح اور تاریخ بیعت کو مصنف کا سہوالقلم قرار دیتے ہیں ۔ تاریخِ بیعت ۱۳۵۷ھ ہو سکتی ہے ۔ نیز دیکھیے :شریف التواریخ ، ج ۳، ح ۱۰،ص ۲۸۰-۲۹۰. عارف نوشاہی

عاصی، رن مل

ان کا اصلی نام محمد حسین، تخلص عاصی ہے ۔ والد صاحب کا نام سید شیر علی ولد سید سلطان علی بن سید گوہر شاہ نوشاہی ہے ۔ حضرت نوشہ گنج بخش کے چھوٹے بیٹے سید محمد ہاشم دریادل کی اولاد سے ہیں ۔ موضع رن مل، ضلع گجرات میں سکونت رکھتے ہیں جو ساہن پال شریف سے نصف میل شمال کی طرف ایک گاؤں ہے ۔ حج کے شرف سے بھی مشرف ہو چکے ہیں ۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہیں ۔

انہوں نے بتیس صفحات کا ایک رسالہ [تصنیف کر کے] بنام گلستان نوشاہی ہاشمی ربیع الاول ۱۳۹۰ھ میں چھپوایا ہے ۔ پنجابی میں اشعار کہتے ہیں ۔ آپ کے یہ باراں ماہ حضرت نوشہ صاحب کی مدح میں ہیں :

بھورے والیا نوشہ میری جندڑی نہ رول

چڑھیا چیتر سائیاں اکھیاں تیں سنگ لایاں
تیرے ہجر ستایاں وسیں اکھیاں دے کول

بھورے والیا نوشہ میری جندڑی نہ رول

ماہ بساکھی چڑھیا دل تیں سنگ اڑیا
نانگ عشق دا لڑیا لوکی کرن مخول

بھورے والیا نوشہ میری جندڑی نہ رول

چڑھیا جیٹھ مہینہ نوشہ لال نگینہ
کرے روشن سینہ جاوے دل دا ہول

بھورے والیا نوشہ میری جندڑی نہ رول

Marfat.com

چڑھیا ہاڑ پیارے تیرا ہجر ستاوے
نوشہ آ گھر بارے لائی عشق دھردل

بھورے والیا نوشہ میری جندڑی نہ رول

ساون سَون وہاے میرا دل گھبراے
نوشہ لے گل لاے دساں دکھڑے پھول

بھورے والیا نوشہ میری جندڑی نہ رول

بھادوں بھاہیں بلیاں بھلیاں پیکے گلیاں
آ در تیرے کھلیاں دیویں بھر کچکول

بھورے والیا نوشہ میری جندڑی نہ رول

اسوں آس نہ توڑیں باہوں پکڑ نہ چھوڑیں
باہو وچ نہ بوڑیں لائیں پار اڈول

بھورے والیا نوشہ میری جندڑی نہ رول

کتک کونت ہے میرا اس دا رن مل ہے ڈیرا
پاوے میں گھر پھیرا اوگنہاری دے کول

بھورے والیا نوشہ میری جندڑی نہ رول

مگھر مار مُکایاں تیرے ہجر ستایاں
ہو گئی وانگ سودایاں نظر آوے نہ ڈھول

بھورے والیا نوشہ میری جندڑی نہ رول

پوہ پیندی سردی میرا کوئی نہیں دردی
جند ہجر وچ سڑدی دساں کی سب کھول

بھورے والیا نوشہ میری جندڑی نہ رول

ماہنگ ماہی پیارے جھوٹے دیندا ے لارے
ویکھاں چڑھ میں چبارے آوے میں گھر بول

بھورے والیا نوشہ میری جندڑی نہ رول

Marfat.com

بھاگن پھل تیاری ویکھاں مورت پیاری
حسین شاہ عاصیؔ آزاری موہوں سکے نہ بول
بھورے والیا نوشہ میری جندڑی نہ رول

(گلستان نوشاہی ہاشمی، ص ۳۰)

محمد حسین عاصی صاحب ۲۵ شوال ۱۴۰۰ھ کو فوت ہوے۔ قبر گورستان نوشاہیہ میں ہے۔ نیز دیکھیے شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۲۵۶؛ عارف نوشاہی

عالم شاہ، پنواں

نام بابا عالم شاہ، آبائی وطن بٹالا، مشمولہ فیض پورہ، ضلع گورداس پور تھا۔ بیعت طریقت بابا شیر شاہ ولی شیروکی والا سے ہے۔ وہ مرید بابا مولا شاہ* مجیٹھوی امرتسری کے، وہ مرید بابا غلام محی الدین جھنگی والا کے، وہ مرید اپنے دادا شیخ عبدالغفور جھنگی والا کے، وہ مرید شیخ غلام مصطفیٰ کے، وہ مرید خواجہ بخت جمال جھنگی والا کے، وہ مرید حضرت سچیار صاحب کے۔

[تقسیم ہند کی] مہاجرت کے سلسلے میں بابا عالم شاہ پنواں، ضلع شیخوپورہ میں چلے آے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہیں۔

پنجابی شعر کہنے کا ملکہ رکھتے ہیں۔ یہ اشعار ان کے ہیں:

صفت حضرت نوشہ گنج بخش

حضرت نوشہ پاک دی ہن صفت کراں میں یار
اُتے روضے جس دے برسدی ہے رحمت بے شمار
ہین خادم نوشہ پاک دے ایہ دونویں صوبیدار
اک حضرت پاک رحمان ہے، دوجا پیر محمد سچیار
جتھے ڈھول ڈھمکے وجدے میرے نوشہ دے دربار
ہور کئی ہزار مرید نے ہین گنتی بے شمار
اوتھوں کئی مراداں لے گئے اتے کئی وچ انتظار
عاشق پیر دے کئی ہزار نے جیہڑے بیٹھے سر نوں وار

Marfat.com

میں آکھاں جگ دیا والیا ذرہ مکھ توں گھنڈ اتار
توں میم دے اوہلے بیٹھ کے ناں ہن سانوں مار
میریاں سب خطاواں بخش دے میں آکھیائی استغفار
سوتوا قبل ہو کے بہہ گیا لیا آپنے آپ نوں مار
میں تیرے اگے شیر شاہ ہن عرضی دیاں گذار
تیری اگے مولا شاہ دے جدھا تبڑ وچ مزار
میں مانگت تیری دید دا گھنڈ چک کے دیہ دیدار
تیرے ہجر کٹاری مار کے میرا تن من سٹیا ساڑ
اساں باقی کچھ نہیں رکھیا دتا تن من دھن سب وار
تینوں اجے ترس نہیں آوندا سانوں جیوندیاں دتا مار
ساڈے کول سی جو کچھ کھوہ لیا لیاں ساریاں کنیاں جھاڑ
کام، کرودھ، لوبھ، موہ، ہنکار نوں دتا کٹیاں وانگ دُرکار
توں سارے ای رستے جاندا گلی کوچے شہر بازار
من لئیں عالم شاہ دا واسطہ توں غوث پاک سرکار

باباعالم شاہ نے اپنی ایک کتاب خزینۂ توحید ۱۹۸۶ میں شائع کی۔ اس سے ایک کافی کا نمونہ یہ ہے:

سیو نی مینوں دیو مبارک سچیار مرے گھر آیا
کی کہیے ایہہ نور الٰہی وچ محمد آیا
احد میم دا برقعہ پا کے اپنا بھیس وٹایا
مل گیا نی مینوں مرشد کامل احمد نام دھرایا
مرشد والی میم دے وچوں راز نیارا پایا

(ششماہی کھوج، لاہور، مسلسل شمارہ ۴۴، جنوری۔ جون ۲۰۰۰ء، ص ۹۵)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۶، ص ۲۹۴۔۲۹۵، عارف نوشاہی

Marfat.com

عباسی، چنبھل

آپ کا نام عبدالکریم، تخلص عباسی، والد صاحب کا نام سید عمر حیات ولد سید غلام حسین نوشاہی ہے۔ ۱۳ رمضان ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۴ء میں اپنے ننہال بمقام ساہن پال شریف پیدا ہوے۔ چنبھل ضلع شیخوپورہ میں سکونت رکھتے تھے۔ پرائمری تک تعلیم پائی۔ بعمر بائیس سال ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ/۱۹۳۴ء کو میرے ہاتھ پر بیعت کی۔ صاحبِ خلافت واجازت تھے۔ ۱۸ شوال ۱۳۸۹ھ/ ۲۹ دسمبر ۱۹۶۹ء میں [بمقام فیصل آباد] وفات پائی۔ موضع چنبھل میں اپنے چچا سید کرم حیات کے پاس دفن ہوے۔ میرے حقیقی خالہ زاد، نیز بہنوئی اور مریدِ سعید تھے۔

پنجابی زبان کے قابل قدر، پختہ کلام شاعر تھے۔ کئی سی حرفیاں، کافیاں، باراں ماہ، مکتوبات اور دوہڑے وغیرہ لکھے۔ نمونۂ کلام یہ ہے۔

کافی

نوشہ پیر دا قسم سچے رب دی ہے رتبہ کمال دیکھیا
اوہدے شان دے جیہا کوئی ہور نہ قطب ابدال دیکھیا

جیہڑے رکھ کے امید تیرے دراتے آوندے — کردیندے بھرپور جھولی خالی ناہیں جاوندے
اوہدا پل جھل وچ نال رب دے تے ہووندا وصال دیکھیا
نوشہ پیر دا قسم سچے رب دی ہے رتبہ کمال دیکھیا

شاہ نوشہ دے دوارے اتے رازلکھاں کھلدے — اوتھے گنہگاراں عاصیاں دے عیب نالے دھلدے
اساں برسدا نور الٰہی تے وچ ساہن پال دیکھیا
نوشہ پیر دا قسم سچے رب دی ہے رتبہ کمال دیکھیا

تیرے دربار اتے آکے جیہڑے جھک گئے — سارے خطرے حساب تے کتاب والے مک گئے
ثانی آپ دا نظر نہ آوے تے مُلک اساں بھال دیکھیا
نوشہ پیر دا قسم سچے رب دی ہے رتبہ کمال دیکھیا

ہن سن لے پکار عباسی گنہگار دی — رکھاں تاہنگ میں دل وچ عالی سرکار دی
پیا رنگدا عشق وچ پھڑ کے سخی دا سوہنا لال دیکھیا
نوشہ پیر دا قسم سچے رب دی ہے رتبہ کمال دیکھیا

[کلیات عباسی، ص ۴۴-۴۵]

Marfat.com

کافی

جنہاں نوشہ ہادی نال پریتاں لایاں نے
اوہ دو جگ اندر پا گئے نور صفایاں نے

سونہہ رب دی نہیں جھوٹھ اس گل دا — دیوا فیض والا ساہن پال بلدا
جس دنیا اندر لا دتیاں روشنایاں نے — جنہاں نوشہ ہادی نال پریتاں لایاں نے
زندہ کیتا موے پئے ترکھان نوں — بنے لایا تساں پھڑ شاہجہان نوں
گلاں پڑھیاں وچ کتاباں نہ دلوں بنایاں نے — جنہاں نوشہ ہادی نال پریتاں لایاں نے
لڑ لگے جیہڑے شاہ سلطان دے — رہے خطرے نہ حشر میدان دے
لکھاں عیباں والیاں دامن ہیٹھ چھپایاں نے — جنہاں نوشہ ہادی نال پریتاں لایاں نے
پُچھو بھڑی جا کے پاک رحمان تھیں — یا نوشہرے سچیار جوان تھیں
جنہاں عشق نوشاہی والیاں کھاریاں چایاں نے — جنہاں نوشہ ہادی نال پریتاں لایاں نے
تینوں گل کی سناواں دربار دی — اوتھے رب دی توحید ٹھاٹھاں مار دی
پیاں درتے آ کے جھکدیاں کل خدایاں نے — جنہاں نوشہ ہادی نال پریتاں لایاں نے
بن سائل عباسی ایس در دا — کاہنوں غیراں دے دوارے پھریں مردا
اساں تکیاں ایس گھرانے بے پرواہیاں نے — جنہاں نوشہ ہادی نال پریتاں لایاں نے

(فیض محمد شاہی، ج۹، ص۳۷۹)

سی حرفی ''اسرار شرافت'' سے چند اشعار لکھے جاتے ہیں:

الف آ جمال وکھال مینوں پاواں واسطہ نام شریف احمد
تشنہ لب ہاں آپ دی دید دا میں دیویں وصل دا جام شریف احمد
دنیا دین والے ہوون حل جلدی میرے کام تمام شریف احمد
روز حشر عباسی دا فکر تینوں ہوواں نہ بدنام شریف احمد
ج جگ جہان سب جاندا اے میرا پیر ہے شاہ شریف احمد
لکھاں عاصیاں نوں اک گھڑی اندر پاندا پکڑ کے راہ شریف احمد
اوس آدمی نوں پھیر خوف کاہدا جس تے کرے نگاہ شریف احمد
واللہ جھوٹھ عباسی نہ کہے ہرگز ، ہے محبوب الٰہ شریف احمد

Marfat.com

ح حج اکبر کولوں ودھ جاپے مینوں پاک جمال شریف احمد
پاواں واسطے واسطے دیکھنے دے دیوے کدے وکھال شریف احمد
حسن یوسفی بھی او تھے مات ہوندا صورت بے مثال شریف احمد
دتے کی عباسی بیان کر کے اچا شان کمال شریف احمد
س سکھ دتے خیریں نال شالا ساہن پال شریف احمد
جتھے بیٹھ شریف التواریخ لکھی ، کیتی خوب تصنیف شریف احمد
عالم ویکھ کے ہووندے بہت راضی کرن پئے تعریف شریف احمد
ہے تاریخ عباسی بھی واہ سوہنی ، کیتی طبع لطیف شریف احمد

[کلیات عباسی، ص ۸۰-۸۴]

سی حرفی ''ہجر شرافت'' کے تین اشعار یہ ہیں:

الف آ مل ماہی تیرے ہجر ستایاں
ساڈے لوں لوں دے اندر پیڑاں عشق جگایاں
تیرے درد وچھوڑے کیتا حال سودایاں
بخشو دید شرافت کاہنوں دیراں چا لایاں
ذ ذکر اساڈا تیرا نام شرافت
دَم دَم نال پکاواں صبح شام شرافت
پُر کر عشقوں پلا دے مینوں جام شرافت
پاندی فیض لوکائی تیتھوں جام شرافت
ی یار پیارا ملیا نال فجر دے
مولا کرم کمایا آیا اج وچ گھر دے
ہوے دور عباسی سارے درد جگر دے
آپے رکھی شرافت پردے میں بے ہنر دے

(جذبات عشق، ص ۷۸)

باراں ماہ ''عشق شرافت'' کا پہلا شعر یہ ہے:

Marfat.com

چڑھدے چیت، چُکا کے یار، غماں دے بھار، تے گیا وسار، پرت نہیں آوندا
ہن موڑ مہار صنم ، ہوئی بے دم ، تیرا نت غم ، ہڈاں نوں کھاوندا
تیرا کرے ذوالجلال ، دونا اقبال ، چا دس جمال ، میرا دل چاہوندا
آ ملیں شرافت لال ، لے من سوال ، گذر گئے سال ، میں عرض سناوندا

(جذبات عشق، ح۲ ،ص۶)

باراں ماہ ڈیوڈھ کا پہلا شعر یہ ہے:

چڑھدے چیتر چار دہاڑے دلبر یار پیارے نال گذارے
ہس ہس بلبل باغاں اندر کردی پھرے نظارے وچ گلزارے
آئی رت بہار پھلاں دی ، بھوراں پر سوارے آے سارے
خوشیاں عیشاں وچ عباسیؔ کوئل راگ پکارے پئی بلہارے

(جذبات عشق، ح۲ ،ص۱۱)

انہوں نے ایک شجرہ شریف قادری نوشاہی بنایا ہے۔ چند اشعار یہ ہیں:

حضرت شاہ محمد حاجی نوشہ وچ فقراواں پل وچ چاہڑے گوہڑی رنگن کی کجھ صفت سناواں
طوبیٰ وانگ درخت بہشتی رکھدا سر تے چھاواں دوزخ دا کی خطرہ اونہاں جس اوہدی چھاں مانی
شاہنشاہ شرافت میری دور کرو حیرانی

حضرت برخوردار صاحب نوں سوراں دلوں بجانوں بخش دتی دستار مبارک نوشہ پیر جہاں نوں
واہ واہ گدی دا ہے مالک سوہنا مرد جہانوں پچھن راہ طریقت والے اس تھیں مَلک آسمانی
شاہنشاہ شرافت میری دور کرو حیرانی

حضرت شاہ شریف احمد ہے کامل مرد یگاناں ہے وسیلہ میں عاجز دا اندر دوہاں جہاناں
دنیا دین اندر ہے میرا اوسے نوں خصماناں وقت نزع دے آ کے میری تلخی دور ہٹانی
شاہنشاہ شرافت میری دور کرو حیرانی

عبدالکریم ہے نام بندے دا لقب عباسیؔ پایا شجرہ پیراں نوشاہیاں دا شعراں وچ بنایا
دانے پانی ڈیرہ میرا چنبھل اندر لایا شیخوپورہ ہے ضلع کہاندا ، ڈاکخانہ اعوانی
شاہنشاہ شرافت میری دور کرو حیرانی

[کلیات عباسی، ص۳۳-۳۸]

Marfat.com

کافی توحیدیہ

یار دے دوارے اتے سیس جھکائی رکھ
ایہو ہے عبادت دلبر نوں منائی رکھ

نحن اقرب پیا قرآن دسدا　　دل دے آئینے وچ یار تیرا وسدا
گردن جھکا کے جھاتی اُس ول پائی رکھ　　یار دے دوارے اتے سیس جھکائی رکھ
مُلّاں توں کی جانیں ہوندی عشق نماز کی　　قسم خدا دی تینوں سار نہیں ایہ راز کی
عین شین قاف والا سبق پکائی رکھ　　یار دے دوارے اتے سیس جھکائی رکھ
جنہاں موتوا قبل دی رمز پچھاتی اے　　مرنے تھیں اوّل مرنا اُنہاں دی حیاتی اے
دل اُتے یار والا نقشہ جمائی رکھ　　یار دے دوارے اتے سیس جھکائی رکھ
پچھ لے پتنگ کولوں عشق کماوناں　　سوکھا ناہیں یار دی شمع تے جل جاونا
سجناں دے راہاں اُتے اکھیاں وچھائی رکھ　　یار دے دوارے اتے سیس جھکائی رکھ
اوہو ہی طیور تھلے بجلی دے آوندے　　جہڑے جا بلندیاں تے آشیانے پاوندے
پھول نہ عباسیؔ مخفی بھیت نوں چھپائی رکھ　　یار دے دوارے اتے سیس جھکائی رکھ

(جذبات عشق، ح ۲، ص ۱۶)

ساقی نامہ

ساقی مَے کمال پیال مینوں آون مستیاں نشے سرور دیاں
ہو کے مست الست تے راگ گاواں تاراں چھیڑ کے عشق طنبور دیاں
کر دیہ کرم نوازیاں ساقیا او چمکن قلب وچ بجلیاں نور دیاں
تیرے در اقدس اتے آن ڈگا سائل کٹ کے منزلاں دور دیاں
بحر غم تھیں پار اتار مینوں آیا رکھ آساں پہلے پور دیاں
ساہن پال والے لجپال ہادی آہیں سن لے دل رنجور دیاں
تیرا فیض روان جہان سارے مشہوریاں بہت حضور دیاں
مشرق مغرب شمال جنوب اندر دھماں دھمیاں فیض گنجور دیاں

Marfat.com

چلے وانگ نسیم زبان میری صفتاں لکھاں اس رب غفور دیاں
حضرت پیر نوشہ کر منظور جلدی عرضاں ایس عباسیؔ مہجور دیاں

(جذبات عشق، ح۲، ص۱۸)

ساقی نامہ

ساقی کھول طاقی میخانیاں دی کاسہ کر لبریز پیال مینوں
چڑھے عشق مستی ، ہووے دور ہستی ، غیر بھل جاے قیل قال مینوں
مٹ وحدتاں دے وچ سٹ کے تے رنگن چاہڑ گوہڑی لالو لال مینوں
جاندا گھٹ ناہیں تیرا ساقیا او نام رب دے مول نہ ٹال مینوں
بے نظیر اکسیر ہے نظر تیری گھت عشق کھٹالی وچ گال مینوں
آیا دید دی رکھ امید دل وچ گذرے رو برو روندیاں سال مینوں
کر دیہہ کرم سائیں ، لائیں ڈھل ناہیں ، خالی مول نہ دیئیں اٹھال مینوں
سانوں لوڑ عباسیؔ کجھ ہور ناہیں اپنا پاک جمال وکھال مینوں

(جذبات عشق، ح۲، ص۱۹)

یارداجمال

رب اساں یار دے جمال وچ ویکھیا
مندراں مسیتاں دی نہ بھال وچ ویکھیا

کعبے نالوں چنگیاں ایہہ یار دیاں گلیاں — تاہیں منصور چڑھ سولیاں دے جلیاں
رتبہ ایہہ عشق کمال وچ ویکھیا — رب اساں یار دے جمال وچ ویکھیا
موسیٰ رب ارنی کوہ طور تے پکار دا — جلوہ نہ جھلیو سو اک بھی دیدار دا
راز نیارا ایس حال وچ ویکھیا — رب اساں یار دے جمال وچ ویکھیا
پیا چمکارا جدوں سوہنے دلدار دا — ویکھیا حسین اساں جندڑی نوں وار دا
حوصلہ ایہہ فاطمہ دے لال وچ ویکھیا — رب اساں یار دے جمال وچ ویکھیا
حسن تیرا ویکھ ستارے رہن ڈولدے — کردے اشارے اتے موہوں ناہیں بولدے
داغ نالے بدر ہلال وچ ویکھیا — رب اساں یار دے جمال وچ ویکھیا

Marfat.com

مرن تھیں عباسی پروانے ناہیں ہار دے　　روپ مطلوب اُتے خوب جاناں وار دے
جذبہ ایہہ ماہی دے وصال وچ ویکھیا　　رب اساں یار دے جمال وچ ویکھیا

(جذبات عشق، ج۲، ص۳۱)

ماہی والی ٹور

ایہ کویں من لواں ایہ کوئی ہور اے
اللہ نہ بھلائے میرے ماہی والی ٹور اے

چٹی جنی پوشاک تے ہے چاننا جیوں اگ دا　　اوہدے والی چال ساری ، اوہو پیا لگ دا
مستی وچ پائلاں پاوے جویں کوئی مور اے　　اللہ نہ بھلائے میرے ماہی والی ٹور اے
کسے نال کوندا تے نہ کسے نوں بلاندا اے　　اپنی ہی لہر وچ جھوم جھوم آندا اے
نشہ سو جوانی دا تے زندگی دی لور اے　　اللہ نہ بھلائے میرے ماہی والی ٹور اے
عباسی نت دھیان میرا ماہی ول رہندا اے　　راہی جے کوئی لنگھے تے بھلیکھا جیہا پیندا اے
ایسے دل چوری کیتا ، ایہا میرا چور اے　　اللہ نہ بھلائے میرے ماہی والی ٹور اے

(فیض محمد شاہی، ج۱۰، ص۱۰۷)

ہجر

تک تک راہ تیرے اکھیں ہن ہاریاں
دے گیوں ماہی سانوں ہجر بیماریاں

تیریاں اڈیکاں وچ اساں پیاں جالیاں　　درد وچھوڑے دیاں راتاں ماہی کالیاں
چلدیاں دل اتے پیار دیاں آریاں　　دے گیوں ماہی سانوں ہجر بیماریاں
مار کے فراق والے تیر سانوں سُٹ گئے　　رو رو کے اکھیاں دے نیر نکھٹ گئے
دل دے باغیچے دیاں سکیاں کیاریاں　　دے گیوں ماہی سانوں ہجر بیماریاں
کر کر گلاں تیرے پیار دیاں جانیاں　　بیٹھ کے نویکلی پئی دل نوں سنانیاں
ایسیاں ایہہ پلے میرے پیاں بیقراریاں　　دے گیوں ماہی سانوں ہجر بیماریاں
پتا نہیں سوہنیاں دے کول جادو کی اے　　غمزیاں دے نال سوہنے کھوہ لیندے جی اے
ہس ہس گلاں پہلے کردے پیاریاں　　دے گیوں ماہی سانوں ہجر بیماریاں

Marfat.com

ناؤ اُس بحر وچ جس دا کنارہ ناں　　چلدا عباسؔی اتھے کسے دا بھی چارہ ناں
ایس دریا وچ لایاں جنہاں تاریاں　　دے گیوں ماہی سانوں ہجر بیماریاں

[کلیاتِ عباسی، ص ۱۷]

دوہڑہ

آوے ماہی بہو کول اساڈے میری تک تک کے جند ہاری
اوسیاں پاواں تے کانگ اڈاواں بیٹھی کرنی ہاں گریہ زاری
دید پیا دی عید برابر کدے میل دیوے رب باری
یار پیارے باجھ عباسؔی بھلا ایہ جیون کس کاری

(جذباتِ عشق، ص ۲۳۲)

حضرت عباسی صاحب کا کچھ احوال اور نمونۂ کلام شریف التواریخ، ج ۲، ص ۷۸۸-۷۸۹ اور ج ۳، ح ۱۱، ص ۱۴۰۔۱۴۱ میں درج ہوا ہے۔ آپ کا پنجابی کلام *کلیاتِ عباسی* کے نام سے آپ کے بڑے صاحبزادے خضر حیات خضر* (جنہوں نے اپنے والد صاحب کی وفات کے بعد اپنا قلمی نام ''خضر عباسی'' رکھ لیا ہے اور ان کی تمام تصانیف و مرتبات اسی نام سے شائع ہوتی ہیں) نے مرتب کیا۔ جسے ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف نے ویب پرنٹرز، راول پنڈی سے رمضان ۱۴۰۴ھ/جون ۱۹۸۴ء میں ۱۴۸ صفحات میں چھپوا کر شائع کیا۔ اس میں راقم السطور کا پیش لفظ، شاعر کے حالاتِ زندگی پر مشتمل مرتب کلیات کا مقدمہ، عباسی صاحب کی حمد، نعتیں، مدحیات (حضرت غوث اعظم، شاہ معروف خوشابی، نوشہ گنج بخش، غلام مصطفیٰ نوشاہی، شرافت نوشاہی)، عارفانہ کلام، غزلیں، سی حرفیاں، باراں ماہ، مکتوبات، قصہ سوہنی و مہینوال، متفرقات (سہرا، تحریک پاکستان میں مسلمانوں سے خطاب)، ضمیمہ (غزل، مکتوبات، دوہڑے) شامل ہیں۔ عباسی صاحب کا منظوم شجرہ طریقت قادریہ نوشاہیہ بھی بہ اہتمام خضر عباسی نوشاہی، ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف نے صفر ۱۴۰۴ھ/نومبر ۱۹۸۳ء میں ۸ صفحات میں شائع کیا۔ یہ شجرہ *کلیاتِ عباسی* میں بھی شامل ہے اور اس کے کچھ اشعار بطور نمونۂ کلام اوپر درج ہو چکے ہیں۔ عباسی صاحب کے کلام میں تحریکِ پاکستان کی حمایت کے ساتھ ساتھ تقسیمِ ہند کے وقت ہونے والے قتلِ عام کے المیے پر بھی نظم ملتی ہے۔ اس المیے کو انہوں نے ایک انسان اور شاعر کی آنکھ سے دیکھا ہے۔ انہوں نے اپنے ایک دوست اور ہم وطن سردار منگل سنگھ وِرک جو تقسیم ہند کے بعد چنبھل سے ہندوستان چلا گیا تھا، کے نام ایک منظوم خط بھیجا۔ اس خط میں اس المیے پر حیرت اور افسوس کا اظہار کیا گیا ہے۔ کچھ اشعار یہ ہیں:

Marfat.com

گِن گِن کے دتے ساں کی یارو گل آوندی نہیں بیان دے وچ
صدمہ نہیں جاناں روز حشر توڑی جو کجھ ورتیا ایس جہان دے وچ
جتھاں گھروں ناہے کدے پَیر کڈھے ڈٹھے اوہ رلدے بیابان دے وچ
رہیا مول پیار نہ دلاں اندر کسے ہندو اتے مسلمان دے وچ
بے دوسیاں نوں پیا قتل کیتا رہیا رحم نہ کسے انسان دے وچ
لٹ مار اتے کمراں کسیاں نے بندہ رہیا نہ کوئی ایمان دے وچ
چھڈ دھرم ایمان جہان سارے کیتے قتل پئے سرِ میدان دے وچ
بے گناہ تے دست دراز کرناں لکھیا کدوں گرنتھ قرآن دے وچ
سارے پیٹ پرستیاں کرن بدلے لگ پئے ساہن ظلم کمان دے وچ
اوڑک حشر نوں تنہاں خوار ہونا لگے جو جو ایس دھیان دے وچ
واردات گذری جہڑی جگ اُتے نہیسی کسے دے وہم گمان دے وچ
اگے انج زمانے تے نہیں ہوئی آیا نظر نہ پڑھن پڑھان دے وچ
نہ ایہہ روس تے مصر دے وچ گذری، نہ روم تے شام، ایران دے وچ
نہ ایہہ عرب، عراق بغداد دے وچ، انج ہوئی نہ ترک، یونان دے وچ
نہ ایہ کابل قندھار دے وچ بیتی، نہ ایہ سنی اگے انگلستان دے وچ
نہ امریکہ، افریقہ تے چین اندر، جہڑی گذر چکی پاکستان دے وچ
چھڈی ہندواں بھی کسر مول ناہیں ایس سب اپنے ہندوستان دے وچ
بچے چھاتیاں تے پئے ذبح کیتے، آیا ترس نہ بڈھے جوان دے وچ
جانے رب کی ورتیا بندیاں نوں ویری بنے سارے اک آن دے وچ
مکن والا عباسی نہ ایہ پینڈا حاصل کجھ نہ قلم چلان دے وچ

آپ راقم کے رشتے میں ماموں ہیں۔ایک دفعہ میرے بچپن میں مجھے اپنے ساتھ حضرت شاہ معروف قادری کے مزار پر خوشاب لے گئے۔اس کے بعد مجھے اب تک (۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء) وہاں دوبارہ جانے کا موقع نہیں ملا۔
عارف نوشاہی

عبد

اصلی نام احمد حسن، تخلص عبد ہے۔اردو زبان کا شاعر ہے۔اس کے مولد اور وطن کا پتا نہیں۔ ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء میں نے اس کی ایک مناجات حضرت سخی شاہ سلیمان نوری کے روضۂ مبارک میں بمقام

Marfat.com

بھلوال شریف، ضلع سرگودھا میں دیوار پر لکھی دیکھی تھی۔ جو یہ ہے:

مجھ کو دل سے راہ بھائی آپ کی — الفت اب دل میں سمائی آپ کی
لے لیا دل میرا شاہا آپ نے — کیا عجب ہے دل ربائی آپ کی
کیا عجب ہے نام پیارا آپ کا — مجھ کو ہر شے بس خوش آئی آپ کی
آرزو یہ ہے کہ پہنچوں آپ تک — ہے نہ منظور اب جدائی آپ کی
شغل رہتا ہے کہیں اب تو مجھے — دل میں الفت خوب چھائی آپ کی
یا الٰہی دے ہمیں ابدالاباد — ہے بڑی حاجت روائی آپ کی
مشکلیں دارین کی آسان کر — ہم کو ہے مشکل کشائی آپ کی
کر عطا اس عبدؔ کو روزی فراخ — اس نے دائم روزی کھائی آپ کی

(ہدیۂ احباب سفرنامہ، خوشاب، قلمی، ص ۲۱؛ بیاض افکار شرافت، قلمی، ص ۱۸)

عبدالحکیم

آپ کا نام مولوی عبدالحکیم، سکونت کا پتا نہیں چل سکا۔ حضرت سائیں فتح محمد فقیر نوشاہی، پنڈی اعواناں والے۔ مدفون دھاماں، متصل لالہ موسیٰ، ضلع گجرات کے عقیدت مندوں سے تھے۔ جب سائیں صاحب کی وفات ۵ رمضان ۱۳۶۲ھ/ ۶ ستمبر ۱۹۴۳ء کو ہوئی تو مولوی عبدالحکیم صاحب نے اردو میں یہ مرثیہ اور تاریخ لکھی:

کیا بنیں نیرنگیاں اس مجلس پُر تاب میں — کیوں ہوئیں خاموشیاں اس محفل خوناب میں
کس کی سکتہ گوئی سے ہیں بزم میں آہیں چلیں — کس کے غم میں ہچکیاں لیتے ہیں آہ و تاب میں
بزم میں جب ہو نہ ساقی، اور نہ ساغر بھرے — نظر طوفاں بھر گئی بے نوح رہے غرقاب میں
ہے یہاں آہ و بکا آنسو کے پرنالے بہے — ہو گئے ہیں خواجۂ فتح محمد خواب میں
پیرِ ما روشن ضمیرِ ما عبادت میں ولی — تھے سدا شب خیز ہر شام و سحر چشم آب میں
رہ ہدایت میں تھے کامل اور سرتاجِ عمل — زہد میں یکتائے تھے، سبّاق تھے احباب میں
دم پہ تھے ثابت قدم اور قدم بے دم تھے ضرور — بدن تھا شاہانہ بیشک بطن مثل حباب میں
قبر میں اور سفر میں اور حضر میں یکساں سفر — منہ سے یکصد ہشت کی پوری سخا احساب میں
سینہ تھا قندیل یاد حق ہمیشہ صبح و شام — ماتھا تھا جن کا تجلی مارتا مہتاب میں

Marfat.com

دانت تھے تسبیح کے موتی جلوہ میں دیتے طراز — دل کو کھو لیتے تھے من سے کیا تھا حسن جناب میں
یوسفی زلفیں سیاہ میں چہرہ نورانی عجیب — دامن شب تار سے چڑھتا ہے چاند سحاب میں
آج کامل پیر دنیا سے سفر اب کر گئے — مرثیہ کا ہو گیا شور و شغب پنجاب میں
قادری نوشاہیوں سے ہو تو دیکھا جاے گا — لے گیا فتح محمد فتح اسم وہاب میں
یاد کرتے تھے کبھی خوش سانس لے دَڑوا شریف — اور فرماتے تھے مجھ کو فیض ہے اس باب میں
بادلوں کی فوج مل کر مرثیہ کرنے لگی — رات کی آغوش سے دامن سیہ شب تاب میں
اے مریداں با صفا فرقت کا پہلو چھوڑ دو — کم نہ ہوگی مرقد مرشد کی فیض تآب میں
جانتے ہو نافہ کی حرکت میں کیا پیچیدگی — رہتی ہیں خوشبوئیاں ہر وقت مشکِ ناب میں
طالبو اس قبر کا کچھ قدر کرنا چاہیے — روضۂ اخضر یہ جانا رسم ہے اصحاب میں

سال تاریخ وصال حق سنا عبدالحکیم
''ایہ ہو گئے منظورِ حق'' آیا جواب شتاب میں

۱۳۶۲ھ

(شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۲۲۵-۲۲۶)

عبدالرحمٰن، شاہجہان آباد

آپ کا نام عبدالرحمٰن، مشہور حاجی عبدالرحمٰن، شاہجہان آباد، کوچۂ خانِ دوراں میں سکونت رکھتے تھے۔ حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی کے اکابر خلیفوں سے تھے۔ اپنے پیر بھائی شاہ نتھا سلطان سوہدروی سے محبت و اخوت تھی۔ حج کی سعادت سے مشرف ہوے۔ کچھ عرصہ احمد آباد میں بھی رہے۔ آپ نے مرزا احمد * بیگ لاہوری کے رسالہ *الاعجاز* کا نسخہ اس کے بیٹے مرزا قاقشال خان سے لے کر اپنے مرید علامہ صداقت * کنجاہی کو دیا کہ اس کو رنگین فارسی میں کر دو۔ چنانچہ انہوں نے *ثواقب المناقب* ۱۱۲۶ھ میں تصنیف کی۔ بارہویں صدی ہجری میں وفات پائی۔ محلہ مسجد پری، دہلی میں دفن ہوے۔

آپ علم دوست، صاحبِ تصنیف تھے۔ مثنوی *مخزن گنج راز* تصنیف کی (۱)۔ مولوی غلام احمد بریاں نے ۱۳۱۲ھ میں مسلم پریس، جھجر میں چھپوائی۔ اس کا ایک شعر یہ ہے:

ہر کہ بیند این صحیفہ شاد گردد بالیقین — زانکہ در وے کشف آمد راز رب العالمین

۱۔ مثنوی *گنج راز* (لفظ مخزن شامل نہیں) کے ناشر مولوی غلام احمد بریاں نے اپنے تعارفی کلمات میں اس مثنوی

Marfat.com

کے مصنف کے بارے میں یوں لکھا ہے: ''شیخ عبدالرحمٰن نوشاہی رحمتہ اللہ علیہ جو اکمل اولیاے ہند سے ہیں اور ان کا خانوادہ نوشاہیہ معروف ہے یہ ان کی تصنیفِ لطیف سے ایک نادر مجموعہ ہے۔ بالکل نایاب تھا، صرف ایک ہی نسخہ قلمی خوش خط و صحیح دستیاب ہوا جو طبع کیا گیا... عجب کاشف اسرار الٰہی مثنوی ہے۔ خود مصنف ہی دیباچہ میں فرماتے ہیں: ہر کہ بیند این صحیفہ شاد گردد بالیقین ...الخ۔'' اسی بیان کی بنیاد پر حضرت شرافت نوشاہی نے *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۲، ص ۲۴۰ اور *تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ* میں اسے شیخ حاجی عبدالرحمٰن شاہجہان آبادی کی تصنیف قرار دیا ہے جو نوشاہی سلسلہ میں مرید تھے۔ مجھے *کلید اعجاز شرح اردو مثنوی گنج راز* از صوفی ظہیر احمد قریشی، شائع کردہ مکتبہ الفاروق، بمبئی، جنوری ۱۹۸۴ء دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ اس کے سرورق اور خود مثنوی کے اندر بھی مصنف کا نام عبدالرحمٰن فتح آبادی پایا جاتا ہے۔ یہ مثنوی انہوں نے ذی الحجہ ۹۶۶ھ میں بمقام فتح آباد [فرید پور کا پرانا نام] تصنیف کی اور اس میں اپنے مرشد کا نام قطب عالم شیخ لطف اللہ لکھا ہے۔ متعلقہ اشعار یہ ہیں:

ختم شد برشش صد و پنجاہ بیت این گنج راز — نہ صد و شصت و شش آنرا سال وہم تاریخ ساز
غرۂ ذی الحجہ را ترتیب دادم مختصر — در سر عہد بہادر شاہ غازی بو ظفر
نظم خوشتر، راز بر تر، ساز داد از بہر عام — بندۂ عاجز کہ آں را عبدِ رحمان است نام
ساخت انشاے صحیفہ از نوال ذوالجلال — در مقام خاص فتح آباد شہرے پرجلال
غوث عالم شیخ سیف اللہ قتّال خدا — قطب عالم شیخ لطف اللہ پیر ایں گدا
در شمار نظم ایں را نام آمد گنج راز — در زمان وسط شاہ از لطف شاہ بے نیاز

(ص ۴۵۵-۴۵۶)

غلام احمد بریاں ایڈیشن کے حوالے سے *شریف التواریخ* اور *تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ* میں عبدالرحمٰن شاہ جہان آبادی کا جو شعر نقل ہوا ہے وہ پیش نظر بمبئی ایڈیشن کے صفحہ ۵۴ پر موجود ہے۔ لہٰذا اس بات میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا کہ بریاں ایڈیشن عبدالرحمٰن فتح آبادی کی مثنوی *گنج راز* کا ہی ایڈیشن ہے اور عبدالرحمٰن شاہجہان آبادی سے اس کا انتساب درست نہیں ہے۔ مثنوی *گنج راز* اور اس کے مصنف شیخ عبدالرحمٰن فتح آبادی کے بارے میں مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: حکیم حبیب الرحمٰن، *ثلاثۂ غسالہ*، ترتیب و تعلیقات عارف نوشاہی، مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، لاہور، ۱۹۹۵ء، ص ۱۸۶-۱۸۷؛ ۳۰۱-۳۰۲؛ محمد کلیم سہسرامی، *ہند منگزارانِ فارسی در بنگلادش*، رایزنی فرہنگی جمہوری اسلامی ایران، ڈھاکہ، ۱۹۹۹ء، ص ۳۳-۳۶. عارف نوشاہی

عبدالغنی، ستارکوٹ

آپ کا نام مولوی عبدالغنی، قوم منہاس علمایاں، قصبہ ہیلاں، ضلع گجرات میں سے تھے۔ ان کے والد موضع کوٹ ستار میں چلے گئے۔ جو ہیلاں کے متصل ہی ہے۔ آپ صاحب علم تھے۔ کوٹ ستار کی

Marfat.com

مسجد کے امام رہے۔نوشاہی برقندازی سلسلہ میں سید پیر فقیر اللہ شاہ بدوملہی (م ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء) والے کے مرید تھے۔

پنجابی میں اشعار کہتے تھے۔ چنانچہ اپنے مشائخ طریقت کا شجرہ مخمس منظوم آپ کی یادگار موجود ہے۔اس کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے:

واہ واہ قدرت تیری سایاں بخشش جھڑیاں لایاں　　رحمت نال غلاظت دھوویں پل وچ ہون صفایاں
فضلوں رزق پوچاویں سبناں دیکھیں نہیں کمایاں　　نام تصدق ذات اپنی دے لوں لوں شوق رچادے
آتش بال محبت دل وچ وصلوں جام پلادے

حضرت پاک محمد سرور سر سایہ نورانی　　فی الدارین وسیلہ ساڈا ہے لولاک جہانی
مشتاقاں نوں جلوہ دسے کردا فیض نہانی　　رحمت عالم توہیں حضرت جلوہ پاک وکھادے
آتش بال محبت دل وچ وصلوں جام پلادے

حضرت نوشہ صاحب کے نام کا یہ شعر ہے:

حضرت نور محمد حاجی نوشہ رنگن چڑھیا　　وحدت دے دریا وچ تر کے لکھاں نوں اس پھڑیا
دتا چھٹا بیج عشق دا دانہ اک نہ اڑیا　　اپنی رنگن گوہڑی سیتی عشقوں بیج رلا دے
آتش بال محبت دل وچ وصلوں جام پلادے

آخری شعر یہ ہے:

عبدالغنی بے چارہ عاجز بہت تساڈا پایہ　　بھکھا ویکھ دلیری غنیاں منگدا کجھ سرمایہ
باجھ تساڈے نا کوئی تکیہ ہر دم رکھو سایہ　　ٹھوٹھے کھانا پاغریباں شفقت نال کھوا دے
آتش بال محبت دل وچ وصلوں جام پلادے

یہ شجرہ بنام شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی صاحبزادہ علی احمد ولد میاں ابراہیم نوشاہی رحمانی بھڑی والا نے ذی الحجہ ۱۳۴۹ھ میں علمی پرنٹنگ پریس، لاہور سے چھپوایا اور اس کو عروجی ترتیب پر مرتب کر کے اپنے مشائخ کے نام درج کیے۔

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳ ح ۷، ص ۱۴۷_۱۴۹

عبدالکریم، سادھووالا

ان کا نام میاں عبدالکریم ہے۔ مقام سادھووالا چک ۱۳۲، ضلع لائل پور میں سکونت رکھتے

Marfat.com

ہیں۔نوشاہی سلسلہ میں پیر نادر شاہ منجو چک، ضلع گجرات والا کے مرید ہیں۔وہ مرید پیر محمد شاہ سلیمانی رن ملوی کے تھے۔میاں عبدالکریم ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۴ء میں موجود تھے۔

اردو زبان میں شعر کہتے ہیں۔یہ اشعار ان کے ہیں:

ترغیب نماز

جلوہ ہے خاص رحمت حق کا نماز میں — انوار قدس کا ہے نظارہ نماز میں
مولا سے اپنے ملتا ہے بندہ نماز میں — اٹھ جاتا ہے جدائی کا پردہ نماز میں
آ پہنچا خاص اپنے شہنشاہ کے حضور — جب بندہ ہاتھ باندھ کے آیا نماز میں
مولا میں اور بندہ میں رہتا نہیں حجاب — بے پردہ ہے تجلی مولا نماز میں
جب ہاتھ اٹھاے باندھ کے نیت تو یوں سمجھ — دونوں جہاں سے ہاتھ اٹھایا نماز میں
کیا جانے تو رکوع و سجود و قعود کو — ہے کن حقیقتوں کا اشارہ نماز میں
الحمد کی شروع تو ہر کلمہ کا جواب — معبود ذوالجلال سے پایا نماز میں
حمد و ثنا ، درود و قرائت ، دعا ، سلام — ہے جمع ہر طرح کا وظیفہ نماز میں
تن کی صفائی ، حق کی رضا ، دل کی روشنی — اے بندے خوبیاں نہیں کیا کیا نماز میں
کر قبلہ اپنے قلب کا رب کریم کو — جس طرح منہ کا قبلہ ہے کعبہ نماز میں
کیوں در بدر پھرے وہ مانگتا کہ جو — ایاك نستعین ہے پڑھتا نماز میں
پڑھ پڑھ کے تو نماز دعا صدق دل سے مانگ — مقصد وہ کیا ہے جو نہیں ملتا نماز میں
مدہوش و مست خواب سحر میں ہے بے نماز — اور اٹھ کے آیا عاشق مولا نماز میں
مت کر قضا نماز ، کھڑی سر پہ ہے قضا — سن مالکِ قضا کا تقاضا نماز میں
گر قبر کے اندھیرے سے ڈرتا ہے پڑھ نماز — ہے ظلمت لحد کا اجالا نماز میں
نرمی سے عزرئیل بھی کرتا ہے قبض جان — سختی نزع سے بچتا ہے بندہ نماز میں
یہ قبر کا اجالا ہے ، محشر کی ہے شفیع — عقبےٰ کی راحتیں ہیں سراپا نماز میں
رکھے گا سر بلند انہیں پاک بے نیاز — ہے جن کا سر نیاز سے جھکتا نماز میں

عبدؔ الکریم کیوں نہ ہو معراج مومنین
پاتا عروج و قرب ہے بندہ نماز میں

(ماہنامہ القادر نوشاہی، گمعالہ، شعبان ۱۳۴۳ھ، ص ۹)

Marfat.com

عبداللہ، چک وانداراں

مولوی عبداللہ، والد کا نام جیون، قوم واندر، زمیندار سے تھے۔ چک وانداراں، چک ۱۳/رون آر، تحصیل اوکاڑہ، ضلع ساہی وال میں رہتے تھے۔ ۲۷ رمضان ۱۳۵۰ھ/۵ فروری ۱۹۳۲ء کو فوت ہوئے۔ آپ میاں قادر بخش بن غلام محی الدین نوشاہی، کھرلاں والا کے مرید تھے۔

پنجابی میں شعر کہا کرتے۔ اپنے پیر صاحب کی مدح میں ایک چرخہ نامہ بنایا۔

چرخہ نوشاہی

کر صفت ثنا رب عالی دی　　اس فلک فرش دے والی دی
بن بردی رب متعالی دی　　کر شکر جلیل جلالے دا

کت چرخہ نوشہ بالے دا
پھڑ دامن کھرلاں والے دا

نبی احمد سرور آیا نی　　جہڑا نور ہدایت لیایا نی
فاتبعونی امر سنایا نی　　یحببکم حکم تعالے دا
غوث الاعظم پیر منا اڑیئے　　نی توں سر تسلیم جھکا اڑیئے
باندی اوسے دی سدوا اڑیئے　　اوہ مخلص درجے اعلے دا
نوشہ آیا جی آیا نی　　جہڑا وحدت عشق لے آیا نی
اوس وچ جہان کھنڈایا نی　　دتا چھٹا جگ وچ پالے دا
میرا نورن پیر نورانی نی　　کرے غفلت حرصاں فانی نی
جہڑا کھرلاں وچ مکانی نی　　لڑ پھڑیا شرماں والے دا
فیض اس نے روشن شاہ دا نی　　جو خاص ابھیریاں جا دا نی
مینوں فکر اندیشہ کاہدا نی　　دم بھرنی ہاں کرماں والے دا
اوہ کاریگر سیانا نی　　کڈھ دے چرخے دیاں کاناں نی
توں جت کت ساہورے جانا نی　　اگے منگسن داج وکھالے دا
تیرا چرخہ دیندا گھوکاں نی　　پر کتن کار ملوکاں نی

Marfat.com

ایہ کم نہ رِچھاں خوکاں نی　　پر چالا سمجھاں والے دا
ناں سٹیں کھوہ کھوہ جُتی نی　　ناں رَین گذاریں سُتی نی
جو سُتی سو وگتی نی　　رکھ چیتا سرت سمہالے دا
کنڈ گوشے چرخہ کتیں نی　　ناں لگ ہمسائے متیں نی
ناں سمیں باہمن گھتیں نی　　ایہ کم ہے چھپ چھپالے دا
کت چرخہ بھیناں ماے نی　　جویں پیر تینوں فرماے نی
جو گئے درجہ پاے نی　　سکھ ہوسی داج بنالے دا
تریہہ گڈیاں کتیں پوریاں نی　　پر پنج نہ کریں ادھوریاں نی
تاں خاوند کرے نہ دوریاں نی　　اگے کم ہے کٹھن کٹھالے دا
گل ہار حمیلاں پائیں نی　　تن تریور سارا لائیں نی
نک بینسر نتھ ٹھمکائیں نی　　وَل سِکھ خاوند بھرمالے دا
حق رانجھن دا ناں بھنیں نی　　گل سوکن دی ناں منیں نی
بن جا سوچجی ونیں نی　　چھڈ کھاہڑا کھیڑے سالے دا
یؤمن باللہ چرخہ ڈاہیں نی　　فقد استمسك ہتھ بھوائیں نی
عروۃ الوثقیٰ تند پکائیں نی　　ایہ امر ہیَ گھر والے دا
تینوں کتن پیر سکھاوے نی　　الیہ الوسیلۃ امر جتاوے نی
کنت کنزاً راز جتاوے نی　　گھٹ پی فیر عشق پیالے دا
توں بکلی چرخہ ڈاہیں نی　　توں نیویں گردن پائیں نی
توں گیت سجن دا گائیں نی　　ول شوق رکھیں متوالے دا
اک میں مجازی کوچجی نی　　میں بھیڑی ساریں بچی نی
سخی قادر بخش نے کجی نی　　نور العین ہے کھرلاں والے دا
توں بھی پیر مکمل پاویں نی　　راگ نفی اثبات دا گاویں نی
نیونہہ نال سجن دے لاویں نی　　ایہہ کم ہے عشق دی گالے دا
مینوں لا الہ پیر پڑھایا نی　　الا اللہ ثبوت کرایا نی

Marfat.com

محمد رسول اللہ جھولی پایا نی مینوں لاڈ مدینے والے دا
پھڑ رہبر کھرلاں والا نی پھر دیوی مست پیالہ نی
تیرا منصب ہووے اعلیٰ نی پھڑ دامن اصل دکھالے دا
ایہہ صاحبزادے سارے نی ایہہ سارے ای اپڑا پارے نی
دریا رحمت دے تارے نی سوہنا باغ اے کھرلاں والے دا
آکھے نور حسن کھرلانی نی بن جا توں نیک سوانی نی
ہووے رحمت دوہیں جہانی نی ایہہ چرخہ چرخے والے دا
آکھے عبداللہ سن دانی نی حق خاوند دا توں جانی نی
گھر ساہورے موجاں مانی نی کہہ کلمہ مدینے والے دا

کت چرخہ نوشہ بالے دا
پھڑ دامن کھرلاں والے دا

فریاد پیر

اول صفت الٰہی ، جس دی دو جگ شاہی گھلیا احمد ماہی ، جس دا ثانی نہ ہور

پیر میرا تیرے ملنے دی لوڑ

کھرل مسکن ہے تیرا ، خانہ کعبہ ہے میرا جتھے تیرا ہے ڈیرہ ، تیرے جیہا نہ ہور
تسیں راٹھ قدیمی ، میں ہاں ذات کمینی میری ویکھ سقیمی ، بانہوں پکڑی نہ چھوڑ
بھالاں تیرا میں درشن ، چشماں میریاں ترسن آنسو چھم چھم برسن ، جیوں کر گھٹاں گھنگھور
سخی روشن دا سایہ ، تیں پر کرم سوایا تاں توں کھرلیں آیا ، تیرا ثانی نہ ہور
کدوں کھرلیں میں آساں ، سر قدماں تے پاساں دکھڑے پھول سناساں ، کرساں عرض ہتھ جوڑ
مینوں کھرل مدینہ ، جتھے یار نگینہ ہجر ساڑیا سینہ ، آہیں کیتاے زور
آویں کملی دیا سایاں ، کہیاں کیتیاں جدایاں طعنے دین ہمسایاں ، واگاں میں ول موڑ
توں ہیں ہند دا ستارہ ، جاری فیض دا فوارہ جانے عالم سارا ، سائل خالی نہ موڑ
میں ہاں باندی تے بردی ، ماری درد ہجر دی ڈردی عرض نہ کردی ، لگڑی پیت نہ توڑ
میرے شاہ اسوارا ، ایہہ کی کیتائی کارا جگر ہو گیا پارہ ، ہجر کیتائے شور

Marfat.com

حضرت شام الدیناں ، میرے نور نگینہ نورن نور دا خزینہ ، تیری ہر دم لوڑ
پیر میرا تیرے ملنے دی لوڑ

دوہڑہ

شام پئی گھر شام نہ آے ، نی میں ول ول کانگو ویندی
سجھ صباحیں اتے بر ہر جائیں میں اس دا کھوج بھلیندی
بَر بَر بیلے بیلی پچھے میں وَتاں جَھل چریندی
سڑدے پاسے جے میں پاسا لاواں ، میری نینیں نیند نہ پیندی
بخت بیدار ہوندے عبداللہ تاں قدماں وچ رہندی

دوہڑہ

مکھ مبارک ماہی والا سانوں مصحف دے وکھالی
برہوں بالے تے ہجر جلاوے اک ساعت جدائی والی
باد بہار خزاں دے جھونکے فکر پیا ہر ڈالی
عبداللہ کدے تے ملسی ماہی رکھ آس تقطوا والی

نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۱۰، ص ۲۲۔ جہاں آپ کا شجرہ بیعت یوں لکھا ہے: ''آپ میاں حسن محمد المعروف نورحسن صاحب کھرلاں والا کے مرید تھے، وہ مرید اپنے والد میاں قادر بخش ولد غلام محی الدین کھرلاں والا کے، وہ مرید اپنے چچا حافظ شمس الدین المعروف شام دین کھرلاں والا ...'' *تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ* کے مسودے میں مصنف نے آپ کے مرشد میاں حسن محمد المعروف نورحسن صاحب کا نام کاٹ کر اس کی جگہ قادر بخش بن غلام محی الدین لکھا ہے۔ عارف نوشاہی

عبداللہ، جلالہ

آپ کا نام مولوی عبداللہ، والد صاحب کا نام مولوی مقبول محمد تھا۔ اپنے والد ماجد کے ہی مرید اور سجادہ نشین تھے۔ موضع جلالہ، تحصیل شکرگڑھ میں سکونت رکھتے تھے۔ صاحب علم تھے۔ ۳ جمادی الاولےٰ ۱۳۷۷ھ/۲۶ نومبر ۱۹۵۷ء کو وفات پائی اور اپنے والد صاحب کے پاس جلالہ میں مدفون ہوے۔
پنجابی زبان میں اشعار کہتے تھے۔ ایک شجرہ شریف خاندن قادری نوشاہی نظم کیا۔ جس کے

Marfat.com

چند اشعار بطور نمونہ کلام یہ ہیں:

حاجی گنج بخش نوشاہ کل خلقت تھیں بے پرواہ
اس تھیں شاخ نوشاہیاں والی رب نے دتی آپ چلا
صلی اللہ علیہ وسلم

پیر محمد وچ نوشہرے ذکر ہووے ہر جنگل بجرے
بخت جمال جو قدمیں لگے بخت دتے اوہدے چمکا
صلی اللہ علیہ وسلم

شاہ شریف جو حاجی ہوے وچ درگاہ دے ناجی ہوے
ہاشم شاہ بیٹے اپنے وی دتی حشمت فقر ودھا
صلی اللہ علیہ وسلم

شاہ جمال ، جمال جمالی وچ درگاہ دے درجہ عالی
محمد جمیل صاحب دے تائیں دتا جام عرفان پلا
صلی اللہ علیہ وسلم

مقبول محمد دا درجہ عالی وچ درگاہ دے شان نرالی
اس دے در دا میں سوالی باہوں پھڑ کے پار لنگھا
صلی اللہ علیہ وسلم

(شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۱۶۱-۱۶۲)

عبداللہ خاں، دھید ووالی

نام عبداللہ خاں، عرف عبدل، دھید ووالی، ضلع گوجران والا کا رہنے والا تھا۔ حضرت میاں غلام مصطفیٰ (م ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء) بن سلطان مست نوشاہی، سجادہ نشین نوشہرہ شریف، ضلع گجرات کا مرید تھا۔ اپنے پیر صاحب کا عاشق وشیدا تھا۔ اپنے پیر بھائی مولوی محمد یوسف لوڑہکوی کے ساتھ بہت محبت رکھتا تھا۔

پنجابی زبان میں شعر کہتا تھا۔ اس کی تین سی حرفیاں بصورت بیاض قلمی مجھے دستیاب ہوئی ہیں ان میں سے اس کا نمونہ کلام درج کیا جاتا ہے۔

پہلی سی حرفی سے:

Marfat.com

ض ضامنی پیر دی دے بیٹھی کیکر یار ولوں مکھ موڑساں میں
وقت قالوادے اکھیاں لگ گیاں کویں اج پریت نوں توڑساں میں
اکھیں روندیاں درد فراق اندر نہیوں مڑدیاں جے اج ہوڑساں میں
عبداللہ خان جے آ دیدار دیوے غم دکھ نوں دھو تگڑے بوڑساں میں

ن یاد آیا سوہنا پیر مینوں دھیدو والی تھیں دل اداس ہویا
جدوں ونج نوشہرے دے وچ آئی سبھو کم نمانی دا راس ہویا
تدوں آیا آرام سی تتڑی نوں دل حاضر جناب دے پاس ہویا
عبداللہ ویکھیا مکھ جاں پیر سندا تدوں دور سی کل وسواس ہویا

دوسری سی حرفی سے:

الف الف مثال ہین پیر میرے عین شین تے قاف ضرور کیتے
میرے پیر غلام رسول دے نی مصطفیٰ صوفی سینے نور کیتے
انور ہوے امین ، محمد فاضل (۱) صدقہ میم دا رب غفور کیتے
عبدل ہند کشمیر تے سندھ کابل فرش فلک وچ رب مشہور کیتے

ن نہیوں لگایا میں خوشی ویکھاں ، ہتھوں پئے نی دکھ ہزار ماے
جم پال کے دکھ وچ سٹیوئی کیتا دلوں چا دور وسار ماے
سیو رب دے در میں نت کوکاں ، دتی داد نہ رب غفار ماے
عبدل ملے سردار حبیب مینوں کلی دور ہو جان آزار ماے

تیسری سی حرفی سے:

ب بہت اداس لاچار ہاں میں لیا پیر دی زلف نے گھیر مینوں
اسم ذات صفات دا ورد جہڑا کیتا اوس نے زبر تھیں زیر مینوں
لیاں پیر دی چھک نے چھک واگاں کرن نہیں دیندی میر تیر مینوں
عبداللہ پیر دی زلف کمند پاے نسن نہیں ہوندا کدھرے فیر مینوں

ت تدوں میں صدق یقین کیتا جدوں پیر نوں دست پھڑایائی
نفس دوئی دا مار غروب کیتا جدوں پیر نے الف پکوایائی

Marfat.com

جہڑا پیر دی نظر دے تلے آوے اوسے الف دا بھیت کجھ پائیائی
عبداللہ پیر دا نقش میں نقش کیتا حرف دوئی دا دور کرائیائی
ر رنگ تیرے کیتا دنگ مینوں ، توں نہ سنگ نوشہ ، پھیرا پا سائیں
میرے دل اندر ، پائے تدھ مندر ، سوہنا مکھ چندر ، آ وکھا سائیں
جھولی اڈ کھلی ، تیری وچ گلی ، خیر شاہ سردار توں پا سائیں
عبداللہ عاجز ، فقیر ، ظہیر ہویا نوشہ درس دیدار وکھا سائیں
ز زلف تیری ، میری جان گھیری ، بوہڑ پا پھیری ، بھورے والیا وے
کدیں آسایاں ، سانگاں تدھ لایاں ، کوکاں کڈھ باہیاں ، بھورے والیا وے
لیا دل میرا ، بیٹھا گھت گھیرا ، سڑے جگر میرا ، بھورے والیا وے
عبداللہ دس مینوں ، پوجاں نت تینوں ، ایہو شوق مینوں ، بھورے والیا وے
ظ ظاہر ہوئی ، کانی کار ہوئی ، جگروں پار ہوئی ، سینہ سلّیا سو
کیہڑی جوہ بھاونی ، بیٹھا پا چھاونی ، کوکاں وانگ کاونی ، سینہ ملیا سو
گیا چڑھ ڈاچی ، ہوئی جند گاچی ، عاجز میں جاچی ، پتا نہ گھلیا سو
عبداللہ رہیا تھلے ، یار کیچ ولے ، پتے کون گھلے ، جنگل ملیا سو
ی یاد کیتا پہلے روز تینوں ، یاد تدھ دی وچ غلطان ہوئی
یاد تدھ دی ہوش حواس کھویا ، یاد تدھ دی وچ حیران ہوئی
تیری یاد دے فرض گذارنی ہاں ، بناں دید نوح طوفان ہوئی
عبداللہ باغ سچیار دے وچ کنڈا ، میں تے تدھ دی حفظ امان ہوئی

۱۔ میاں غلام مصطفیٰ نوشہروی کے بیٹے محمد فاضل (پ ۱۳۱۰ھ) اور ان کے بیٹے محمد امین متخلص بہ امینؔ * کی طرف اشارہ ہے۔ شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۷۱۰۔ عارف نوشاہی

عبداللہ شاہ، لائل پور

نام سید عبداللہ شاہ، دروازہ سیداں، شہر جالندھر کے رہنے والے تھے۔ سلسلۂ قادری نوشاہی میں سید اکبر علی (شہادت ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء) کے مرید ہوے، وہ مرید شاہ غلام مرتضے کے، وہ مرید سید امیر شاہ گیلانی (م ۱۳۱۰ھ/۹۳-۱۸۹۲ء) کے، وہ مرید سید حفیظ علی شاہ بخاری کے، وہ مرید بابا ماہی شاہ

Marfat.com

کے، وہ مرید خواجہ بخت جمال جھنگی والا کے، وہ مرید شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی کے۔

[تقسیم ہند کی] ہجرت کے سلسلہ میں لائل پور چلے آئے۔ مائی دی جھگی کے پاس ''روحانی شفا خانہ'' کے نام سے ایک دکان کھولی ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہیں۔

پنجابی زبان میں اشعار کہتے ہیں۔ ایک سی حرفی بنام گنجینۂ معرفت شائع کی ہے۔ جس کے کچھ اشعار یہ ہیں:

الف الف احد ، اوہو الف احمد ، ایس الف وچ بہت اسرار ویکھے
ہندو ''اوم'' آکھن ، مسلم کہن ''اللہ'' ، سکھ ''اوہنگ'' وچ بیقرار ویکھے
منصور جیہاں نوں الف نے تنگ کیتا سولی سار تے سرے دے بھار ویکھے
عبداللہ شاہ جو رمز ایس الف اندر نہ اوہ رمز حروف ہزار ویکھے

ز زبر ، تے زیر ، خود پیش بن کے ، کِتے عابد ، تے کِتے رحمان ہویا
جے کوئی وحدہٗ نال شریک لاوے ، اوہو خاص مردود شیطان ہویا
جہڑا اللہ محمد وچ فرق سمجھے ، مالیخولیا اوہنوں خفقان ہویا
عبداللہ شاہ احدیت تھیں ہو وحدت کُن کہن دا پھیر سامان ہویا

س سُتڑے ، جاگدے ، کھڑے ، بیٹھے ، عاشق دائم نماز گذار دے نے
عاشق روز میثاق دے ذبح ہوے ، ہن یار توں کدوں وسار دے نے
رسمی علم جہان دا تج کے تے ، اپنے آپ وچ جھاتیاں مار دے نے
عبداللہ پلے چارے جھاڑ دیویں ، کام ، کرودھ ، تے لوبھ ، ہنکار دے نے

ہ ہور کوئی کعبہ لوک دسّن میں تاں شیخ وچوں رب پایا اے
جس نے احد نوں ویکھنا ویکھے احمد حکم نص حدیث دا آیا اے
رُکھ بیج وچوں ، بیج رُکھ وچوں ، پانی برف وچوں نظر آیا اے
عبداللہ شاہ جد غور کر ویکھیا میں ، حقو حق ہر جا نظر آیا اے

شاعر کے شجرۂ طریقت کے مشائخ کے حالات کے لیے دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۳، ص ۲۱۷، ۳۹۷

Marfat.com

عتیق، پیر محل

ان کا نام سید عنایت علی شاہ، تخلص عتیق ہے، والد کا نام (میجر) محمد اسلم شاہ ولد سید محمد حسین شاہ ولد سید نظام الدین گیلانی ہے۔ مندر بلاک، پیر محل، تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ، ضلع لائل پور میں سکونت رکھتے ہیں۔ ۱۳۷۴ھ/۵۴-۱۹۵۵ء میں پیدا ہوئے۔ میٹرک تک تعلیم پائی۔ ڈسپنسری کورس بھی کیا ہے۔ بجلی کا کام بھی جانتے ہیں۔ سلسلۂ نوشاہی میں سید محمد حسن شاہ ولد سید محمد جمیل شاہ گیلانی نوشاہی، ساکن چک ۳۱۹، ضلع لائل پور کے مرید ہیں۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بعمر بائیس سال موجود ہیں۔

اردو اور پنجابی میں اشعار کہتے ہیں۔

نمونۂ کلام اردو:

غزل

آرزو میں ہم تری کچھ یوں دیوانے ہو گئے
مر کے پایا تھا کبھی اب خود سے پھر ہم کھو گئے

رنگ کچھ بھی تو نہ لائیں یہ مری تنہائیاں
روح بزم ناز سے اب اہلِ گوشہ ہو گئے

میری تو قسمت میں تھیں یہ سب رقم رسوائیاں
اتنا غم ہے آپ بھی ان سے ملوث ہو گئے

میں نے منزل کو نہ دیکھا تھا مگر اس کی تلاش
تم ملے منزل کو اپنی مجھ کو مل کر کھو گئے

حیف ہمدم بے کلی کچھ ڈھنگ کی بھی نہ رہی
پہلے حیراں، پھر پریشاں، اب گریزاں ہو گئے

دردِ دل عاشق منقش ہو گیا ہے حسن یار
بوچھی تو نہ رہی چرچے ہیں جگ میں ہو گئے

تڑپ میری بڑھ گئی یوں ہجر کی اس رات میں
جیسے ہمدم حشر کے آثار پیدا ہو گئے

عشق کی پُر پیچ راہوں کو نکھارا ہم نے یوں
خون جب دل کا دیا تو عتیقؔ رسوا ہو گئے [کذا]

[شاعر نے اس غزل میں قافیے کا التزام نہیں رکھا۔]

نمونۂ کلام پنجابی:

نعت شریف

کرو کجھ میرے عصیاں دا وی چارہ یارسول اللہ
زمانے نے نہ کیتا اج گوارا یا رسول اللہ

چراغاں جلدیاں تے وی گناہ ہو جاوندے میتھوں
اندھیری راہواں وچ دیہو سہارا یا رسول اللہ

میں اس قابل وی نہیں ہاں لکھ ہیاں جو وچ ندامت دے
کیویں عصیاں دا دفتر لکھاں سارا یا رسول اللہ

Marfat.com

میرا انسان مریا جے میں نادم اپنے عملاں تے　　جلاو دل میرا کر کے اسارا یا رسول اللہ
میں آواں وچ مرداں دے زمانے دی کراں سیوا　　نہیں ایہ پاس تے حسرت گوارا یا رسول اللہ
زمانے دی ہوا بدلی، زماں، کون و مکاں بدلے　　میری قسمت دا وی بدلے ستارہ یا رسول اللہ
ایہ دل عصیاں دے ہتھوں زخمی زخمی ہو گیا میرا　　لہ نہاں زخماں دا کجھ تے ہووے چارہ یارسول اللہ

تیری تے راہ دے وی قابل عتیق حزیں نہیں مطلق [کذا]
مگر بناں یاد تیری نہیں گذارا یا رسول اللہ

(بیاض عتیق، قلمی)

عرشی، جنڈ

ان کا نام منشی عبدالقادر، تخلص عرشی تھا۔ موضع جنڈ، تحصیل پھلور، ضلع جالندھر کے رہنے والے تھے۔ بیعت طریقت نوشاہی خاندان میں تھی۔ ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۳ء میں موجود تھے۔

اردو میں شعر کہتے تھے۔ یہ اشعار انہی کے ہیں۔

مناجات

حمد کے لائق نہیں میری زباں　　میں ہوں خاطی اے شہ ہر دو جہاں
مجھ سا تو کوئی نہیں ہے بد شعار　　تجھ سا کوئی بھی نہیں آمرزگار
میرے عصیاں کی نہیں حد و شمار　　شامتِ اعمال سے ہوں شرمسار
رنج میں، غم میں، بلا میں ہوں پھنسا　　اپنے ہی فضل و کرم سے کر رہا
جز ترے ملجا مرا کوئی نہیں　　رحم کر اے خالق چرخ و زمیں
نام تیرا یا الٰہی ہے غفور　　بخش دے میرے بھی یا رب قصور
اپنی الفت اور عشق مصطفیٰ　　کر عطا بہر نبی اے کبریا
غیر کا تیرے نہ آئے کچھ خیال　　بس رہے دل میں مرے تیرا جمال
یاد تیری ہی رہے لیل و نہار　　اے مرے یاور، معین و سازگار
تو ہی تو ہو، تو ہی تو ہو، تو ہی تو　　جس طرف دیکھوں تو ہی ہو سو بسو
حاجتیں میری تو بر لا اے خدا　　غیر کا محتاج مجھ کو مت بنا

Marfat.com

ہو وفاداری سدا میرا شعار　　بے وفائی سے بچا اے کردگار
کذب کی عادت نہ ہو مجھ میں ذرا　　بددیانت بھی نہ ہو بندہ ترا
فحش گو میری نہ ہو یا رب زبان　　نیک عادت دے بنا یا مستعان
رحم کر عرشیؔ پہ اب بہر رسول
ہوں مرادیں سب میری یا رب حصول

(ماہنامہ قادری نوشاہی، لاہور، شوال ۱۳۴۲ھ)

نعت شریف

حمد خدا کرتی ہے سدا اس کی کل خدائی ہے　　ذات محمد صل علیٰ حق نے خوب بنائی ہے
لولاک لما شان نبی اس نے خود فرمائی ہے　　نور نبی سے ارض وسما ہر شے خوب بنائی ہے
جس دم ذات رسول اللہ اس دنیا میں آئی ہے　　گردن اپنی بیت اللہ اس کی طرف جھکائی ہے
آتش خانے سرد ہوے، بت خانے برباد ہوے　　رسم کفر کی دنیا سے حضرت خوب مٹائی ہے
تھی وہ ذات جو عکس خدا پھر سایہ کیونکر ہوتا　　صل علےٰ سبحان اللہ سر پر بدلی چھائی ہے
ساتھ محمد اسم خدا کلمہ طیب میں آیا　　شان اپنی کے بعد خدا شان نئی فرمائی ہے
قاب قوسین حق نے صاف قرآن میں فرمایا　　جو پایہ اس نے پایا کس کی وہاں رسائی ہے
سر تا پا اعجاز نبی ، ثانی اس کا اور نہیں　　ہر ہر ذرے میں اس کی الفت خوب سمائی ہے
ابوجہل نے طلب کیا جب اعجاز محمد کا　　سنگریزوں نے صل علیٰ خوب آواز سنائی ہے
اور کرے کیا اس کی ثنا جس کا واصف خاص خدا　　ٹکڑے ٹکڑے چاند کیا جب انگشت اٹھائی ہے
عرشیؔ ورد صل علیٰ مرشد نے ہے فرمایا　　تم کو وظیفہ خوب ملا نعمت اچھی پائی ہے

(ماہنامہ قادری نوشاہی ،لاہور، رمضان ۱۳۴۲ھ، ص ۲۵)

مدح پیر نوشہ گنج بخش

کر بہر خدا رحمت کی نظر ، اے حاجی نوشہ گنج بخش
میں پھر کر ہارا ہوں در در ، اے حاجی نوشہ گنج بخش
تو حق کا بہت پیارا ہے ، حضرتؐ کا خاص دلارا ہے
ہے فیض تیرا جاری گھر گھر ، اے حاجی نوشہ گنج بخش

Marfat.com

تو عالم علم حقانی ہے ، تو صورت میں لاثانی ہے
ہے چہرہ تیرا مثل قمر ، اے حاجی نوشہ گنج بخش

خادم جو تمہارے سارے ہیں ، وہ حق کے بہت پیارے ہیں
اک میں بھی ہوں ان میں کمتر ، اے حاجی نوشہ گنج بخش

خادم جو تیرے در پر آیا ، جو مانگا سو اس نے پایا
مجھ کو بھی کرو بے خوف و خطر ، اے حاجی نوشہ گنج بخش

سر بوجھ گناہ کا بھاری ہے ، بندہ چلنے سے بھی عاری ہے
بخشا لینا پیشِ داور ، اے حاجی نوشہ گنج بخش

منجھدہار میں ہے کشتی میری ، آس بڑی مجھ کو تیری
ہاں کھینچ لگاؤ ساحل پر ، اے حاجی نوشہ گنج بخش

میں ہو کے گدا تیرے در کا ، جاوں کہاں پھر اور بھلا
لو عاجز خستہ تن کی خبر ، اے حاجی نوشہ گنج بخش

عزتی مسکین بیچارہ ہے ، بن تیرے کون سہارا ہے
. . . . . ، اے حاجی نوشہ گنج بخش

(ماہنامہ قادری نوشاہی ،لاہور،شعبان۱۳۴۲ھ،ص ۸)

عزیز، بہاول پور

آپ کا نام مولانا عزیز الدین، تخلص عزیز۔نواب بہاول پور کے خوش نویس تھے۔علامہ فہامہ تھے۔اگر چہ آپ کی بیعت کا علم نہیں مگر چونکہ سید محمود شاہ المعروف بلاق شاہ نوشاہی ہمدانی خیر پوری کی وفات (۱۳۰۸ھ/۹۱-۱۸۹۰ء) پر کہے گئے قطعۂ تاریخ میں انہیں اپنا مرشد تسلیم کرتے ہیں اس لیے شعرائے نوشاہیہ میں آپ کا نام لکھا گیا ہے۔قطعۂ تاریخ یہ ہے:

مرشد و مخدوم ما سید محمد شاہ بلاق — وطن او اول قصور و خیر پور آمد دگر
از گل ہاشم دماغ او معطر شد بنور — خیر پور از روضہ اش چون گلشن جنت نگر
بود از اولاد علی ہمدانی امیر کبیر — خانقاہِ اوست در کشمیر روشن چون قمر
در نجابت بی نظیر و در عبادت بی مثل — در شرافت بود کامل ، در حقیقت راہبر

Marfat.com

از وفاتش در جہاں برپا قیامت گشتہ است
''ہای ہای'' روز و شب شد بر زبانِ ہر بشر

عزیز بہاول پوری ممکن ہے وہی مولوی حافظ ابوالرجا عزیز الدین عزیز علوی مشہور بہ ساعت ساز بہاول پوری ہوں جو نوابین بہاول پور کے اتالیق بھی رہے تھے اور مولانا غلام رسول چنڑ بہاول پوری (م ۱۲۹۰ھ) کے خاص شاگرد تھے۔ مولوی عزیز الدین صاحب دیوان فارسی شاعر تھے۔ آپ نے قصیدۂ بردہ کا ترجمہ نظم میں بصورت مخمس لکھا ہے۔ اس کتاب کا تاریخی نام *نظم الورع* (۱۳۰۱ھ) ہے۔ آپ کی وفات ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۰۹ھ/ ۲۸ جنوری ۱۸۹۲ء کو تونسہ میں ہوئی۔ وہیں آپ کی قبر ہے۔ دیکھیے: *علمائے بہاول پور* از محمد حسن خان میرانی نوشاہی، بہاول پور، ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء، ص ۳۸-۳۹۔ عارف نوشاہی

عظیم

قوم اور وطن کا پتا نہیں چلا۔ پنجابی کا شاعر تھا۔ سید محمد سعید (م ۱۱۳۸ھ/۱۷۲۶ء) ولد سید ہاشم دریا دل نوشاہی کے بیٹوں کی فرمایش پر بارہویں صدی ہجری میں قصہ *جام چنیسر* پنجابی میں نظم کیا۔ چنانچہ اپنے زمانے کا حال اور سببِ نظم کتاب اس طرح لکھا ہے:

جو کچھ چاہے سو کرے قادر بے پرواہ — پر موڑے کون کلام نوں جو لکھی آپ الٰہ
جس نوں طرف مجاز دی عشق وکھایا راہ — پا بہلارا جان نوں کردا مار فناہ
ہو ہو گئے جہان توں عاشق لکھ ہزار — پر شاعر دانشمند بھی کئی کروڑ شمار
نے سبھ اکھاری کر گئے گل رہی سینسار — صدی نبی دی بارہویں ہن آئی اساڈی وار
شوق نہ رہیا خلق نوں کہن سنن خوش بات — جُھکّھن جُھرن ہیشگی سبھ کسے دینہ رات
ظالم وچ جہان دے ودھ گئے بد ذات — پر اوہو رب صلاحے جو دیندا پھیر برات
جو کم آدم ذات نوں ہوندا دامن گیر — اس توں مڑن محال ہے ویکھو کر تقریر
تے بھلا برا ہتھ رب دے ویکھو کر تدبیر — آپو آپنی سمجھ ہے پیر فقیر امیر
شوق نہ سی گل آپنے پاون ایہہ جنجال — پر حکم یاراں دا موڑنا ایہہ بھی بہت محال
اوہ نوشہ صاحب دے پوترے اکدوں اک کمال — تے بیٹے شیر سعید دے رہندے ساہن پال
اونہاں کر شفقت لکھ بھیجیا خط اساڈے دا — تے قصہ جام چنیسروں اول آخر لا
کر تصنیف زبان تھیں بھیجو راس بنا — تے ہووے فرحت روح نوں جان پھرے دل لا

Marfat.com

طرف اساں جو پہنچیا یاراں دا پیغام — تے خواہش کر کے منیا سر تے رکھ سلام
عقل فکر دل چاہیا رغبت نال تمام — عاشق تے معشوق دا روشن ہوے نام
راج واڑے دے ملک وچ اک راجا سی خنجار — اوہ راج کرے وچ چنڈواں راجا چتر دھار
اس گھر بیٹی لاڈلی صورت اپرا پار — تے راج گہیلی شاہ پری کوراں حسن بہار

یہ قصہ دو دو شعروں کا ایک بند ہے۔ یعنی چار مصرعوں کی ایک ردیف ہے۔ شاعر اپنا نام اس طرح لکھتا ہے:

کہہ کوراں دے عشق دا قصہ کھل عظیم — جے یاد رہن وچ خلق دے عاشق سگھڑ فیم
اونہاں دنیا توں کی وٹیا، سکدے موے یتیم — پر ایتھے ایہا عاجزی ، اگلی خبر کریم

یہ قصہ ان اشعار پر ختم ہوتا ہے:

دنیا خواب خیال ہے ، جھوٹھا ایہہ جہان — اج کل ساتھ لداوناں ، نا کر خودی گمان
جو سر ورتی سجناں اساں بھی اک دن جان — کر بھلیایاں بندیا جو ہووے کم آسان
ایہہ قصہ جام چنیسروں نیلاں ہوت تمام — جوڑ عظیم سنائیا مطلب نال تمام

یہ قصہ ۱۲۲۷ھ کا لکھا ہوا، قلمی ،قومی عجائب گھر پاکستان ، کراچی میں نمبر N.M.1957-916/2 کے تحت موجود ہے۔ اس کا روٹو گراف میرے ذاتی کتب خانہ میں مکان نمبر ا، مری سٹریٹ نمبر ۶ ،شالا مار ٹاؤن، لاہور میں موجود ہے۔ گیارہ ورق ہیں، ہر وقت پر بتیس اشعار ہیں۔

مذکورہ مخطوطہ راقم السطور نے ۷۹-۱۹۷۸ء میں قومی عجائب گھر، کراچی کے مخطوطات کی فہرست نویسی کے دوران دریافت کیا تھا اور اس کا روٹو گراف تیار کیا۔ ڈاکٹر شہباز ملک صاحب نے اپنی کتاب *مولوی احمد یار: فکر تے فن* (لاہور، ۱۹۸۴ء) میں مولوی احمد یار * مرالوی کے پنجابی قصے *جام تنیسر کوراں و نیلاں* (دو حصے) کا ذکر کرتے ہوے لکھا ہے کہ احمد یار سے قصہ *کوراں نیلاں* کی فرمائش حضرت نوشہ پیر کے خاندان میں سے ساہن پال میں ساکن ایک پاک بی بی نے کی۔ احمد یار نے ان کو ''نوشہ دی پوتری'' کہا ہے اور بتایا ہے کہ ان کی فرمائش مانتے ہوے یہ قصہ لکھا گیا (ص ۱۰۴-۱۰۵)۔ ڈاکٹر صاحب نے اس قصے کے دستیاب قلمی نسخے (مملوکہ اقبال صلاح الدین ،اوکاڑہ) کی کیفیت بیان کرتے ہوے لکھا ہے کہ اس میں دو قصے *کوراں نیلاں* اور *جام تنیسر* کتابت ہوے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کی راے ہے کہ یہ ایک ہی قصہ ہے۔ چونکہ ڈاکٹر صاحب نے اس قصے سے کوئی نمونۂ کلام نہیں دیا اس لیے یقین سے تو کچھ نہیں کہا جا سکتا، لیکن ہمارا قیاس ہے کہ ان کے پیش نظر مخطوطے کا دوسرا قصہ *جام تنیسر* ہوگا جو اس وقت ہمارے زیر بحث ہے، جسے ڈاکٹر صاحب نے احمد یار کے قصے سے ملا دیا ہے۔ اسی قصے سے انہوں نے یہ بات اخذ کی ہے کہ احمد یار نے اسے ''نوشہ صاحب دی پوتری'' کی فرمائش پر لکھا۔

Marfat.com

یہاں بھی ڈاکٹر صاحب کو قدیم رسم الخط پڑھنے میں دھوکہ ہوا ہے۔ قدیم قلمی نسخوں میں یاے مجہول (ے) کی جگہ یاے معروف (ی) کا استعمال ہوا ہے اور ''پوترے'' کو کاتب نے ''پوتری'' لکھا ہے، اسے ''پوترے'' ہی پڑھنا چاہیے۔ *جام کوراں* اس طرح شروع ہوتا ہے:

جاں ایہہ قصہ ورتیا جام چندیسر نال ہن آکھ عظیماں شاعرا کوراں دے کی حال

عظیم کا قصہ *جام کوراں* اس مصرع پر ختم ہوتا ہے:

برکت نوشوہ پاک دی دیویں یار خدا

اس کا ایک مخطوطہ (تیرہویں صدی ہجری) کتب خانۂ نوشاہیہ، ساہن پال میں موجود ہے۔ دیکھیے: عارف نوشاہی ''فہرست مخطوطات کتاب خانۂ نوشاہیہ''، مشمولہ *کتاب شناسی*، ش ۳، ص ۱۴۸؛ احمد حسین قلعہ داری، ''کتب خانہ القرشیہ قلعہ دار (گجرات) دے پنجابی قلمی نسخے''، مشمولہ *کھوج*، ش ۸-۹، ص ۱۱۰ (اندراج ۶۸۹-۶۸۸) *نیلاں کوراں* از محمد عظیم نوشاہی، ابتدائی اشعار ہمارے کتب خانے کے نسخے سے مختلف ہیں۔ ڈاکٹر قلعہ داری صاحب نے (اندراج ۶۰۷-۶۰۵) قصہ لڑکا از محمد عظیم ولد محمد سعید نوشاہی کا ذکر کیا ہے۔ معلوم نہیں ہو سکا کہ آیا یہ وہی *نیلاں کوراں* کا مصنف محمد عظیم ہے یا کوئی اور۔ محمد سعید نوشاہی سے مراد اگر حضرت محمد ہاشم دریادل کے بیٹے ہیں تو محمد سعید کا کوئی بیٹا محمد عظیم نامی نہ تھا۔ دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۲، ص ۱۱۸۶-۱۱۸۷. عارف نوشاہی

عظیم، رسول نگر

اصلی نام محمد عظیم، تخلص عظیم، حضرت نوشہ صاحب کی دختری اولاد سے تھا۔ جب آٹھویں جماعت کا طالب علم تھا تو اس کا کلام ماہنامہ *قادری نوشاہی*، لاہور میں چھپنا شروع ہوا۔ مثلاً ربیع الثانی ۱۳۴۲ھ کے شمارے میں حضرت نوشہ گنج بخش کی ایک اردو مدح چھپی۔ دیگر کلام کا نمونہ حسب ذیل ہے:

شعبان و رمضان

اول حمد خداے کردگار بعدۂ نعت نبی والا تبار
شب قدر ہوئی بفضل حق تعال شادمانی سے ہوا عالم نہال
ابر رحمت کی شروع بارش ہوئی ہر مسلماں کو خرمی شادی ہوئی
نخل دل رحمت سے ہوا سبزہ زار گلشن دل میں ہوئی تازہ بہار
پیش خیمہ ہے مہ رمضان کا قرض خواہ اب آتا ہے سلطان کا
مومنوں پر آ گیا ماہ صیام ہو رہے ہیں مومنیں اب شاد کام

Marfat.com

باب رحمت کھلنے کو تیار ہے　　قلب شیطانوں کا زار و زار ہے
اب کھلیں گے باب جنات النعیم　　مومنوں پر ہو گا اب فضل رحیم
سال بھر کے بعد با صد انتظار　　مومنوں کے واسطے آئی بہار

(ماہنامہ قادری نوشاہی ،لاہور،رمضان۱۳۴۲ھ،ص۱۰)

فقر

خدائے کہ ہے کردگار فقر　　نبی رہبر و شان دارِ فقر
فقر گلشن ذات رحمان کا　　رہے سبز یہ مرغزارِ فقر
اٹھا سکتا ہے کوئی بارِ فقر؟　　بڑا اونچا ہے کوہسارِ فقر
فقر کا خزانہ ہے بس ناپدید　　ہے نایاب یہ شاہ وارِ فقر
فقر تین حرفوں کا مجموعہ ہے　　عمل اس پہ کرنا ہے کارِ فقر
ہے فاقہ ، قناعت ، ریاضت مدام　　مگر عمل ہے دشوارِ فقر [کذا]
عوض فاقہ ، کھائیں غذائیں لذیذ　　قناعت کو سمجھے ہیں بارِ فقر
فقر کا کیا نام بدنام ہے　　تو اب تھوڑے ہیں نامدارِ فقر
صرف نام باقی ہے اب فقر کا　　سمجھ بیٹھے ہیں افتخارِ فقر
محمد عظیم اب قلم تھام لے　　نہیں سمجھتا تو شعارِ فقر

(ایضاً،ص۱۳)

مکتوب بنام مدیر رسالہ نوشاہی قادری

اے مدیر نوشاہی قادری　　تجھ کو رکھے شاد شاہ قادری
صبر ہووے نصیب اب تیرے　　ہووے اقبال ہم قدم تیرے
بخت یاور ہووے بلند اقبال　　عیش سے گذریں تیرے ماہ و سال
ہو خوشی میں گذر مدام تیرا　　رتبہ عالی بلند نام تیرا
دور ہوویں مصائب و آلام　　ہم قریں ہوں تیرے خوشی آرام
بول بالا ہو ہم جلیسوں میں　　تیرے دشمن ہوں سب خبیثوں میں
ہووے ہم چشموں میں تیری عزت　　دوست جانی ہوویں تیری دولت

Marfat.com

شعر کو ختم کر محمد عظیم
ہے مصنف رسالہ بہت حلیم

(ایضاً، ص ۳۳)

علی قوال بھڑی والا، کوٹ لالہ

یہ موضع کوٹ لالہ، ضلع گوجران والا کا رہنے والا، قوم میراثی سے تھا۔ حضرت شاہ عبدالرحمٰن پاک صاحب، بھڑی والا کا مرید وقوال خاص تھا۔ مدت العمر خدمت میں رہا۔ اس کی آواز میں تاثیر تھی۔ بارہویں صدی ہجری میں گذرا ہے۔

پنجابی میں اشعار کہتا تھا۔ ان پڑھ تھا۔ یہ کافی اس نے لکھی:

مان نمانی دا مان میرا نوشہ، تیرے بھورے دی سانوں لٹک لگی
بھڑیوں چل کے پتن آیوں ہادی لنگھائی دا پار
مان نمانی دا مان میرا نوشہ، تیرے بھورے دی سانوں لٹک لگی
نوشہ میرے دیاں جوڑیاں قائم ہاشم ، برخوردار
مان نمانی دا مان میرا نوشہ، تیرے بھورے دی سانوں لٹک لگی
وچ جھناویں رنگن رتی چولی پُتّی وچ میں بھی گھتی
سنبھل لیا گھر بار مان نمانی دا مان میرا نوشہ ...
تیریاں لکھاں لالاں توں کی کراں بَن تَن لالو لال
مان نمانی دا مان میرا نوشہ، تیرے بھورے دی سانوں لٹک لگی

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۲، ص ۲۵۴

علی احمد، شاہ کوٹ

اس کا نام علی احمد، کنیت ابوالقمر محمود، اصلی وطن رنسینہٗ وال، متصل نارووال، ضلع سیالکوٹ ہے۔ کچھ عرصہ بلوچنی چک ۶۰، ضلع لائل پور میں رہا۔ بعدازاں شاہ کوٹ، ضلع شیخوپورہ میں رہائش اختیار کرلی۔ پہلے دیوان مست عمر نوشاہی کے ساتھ نسبت پیدا کی، مگر وہاں سے مقصود حاصل نہ ہوا۔ پھر بابو محمد یوسف نوشاہی برقندازی مردانوی کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوا۔ وہاں سے کشود فیض ہوا۔ اب ''علی احمد

Marfat.com

قلندر'' کہلاتا ہے۔۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں قصبہ شاہ کوٹ میں موجود ہے۔

فارسی اور پنجابی کا شاعر ہے۔ایک رسالہ بنام مدح سلطان بحرو برغوث اللہ ،حجازی پریس، لاہور سے ۱۳۷۰ھ میں چھپوا کر شائع کیا ہے۔ یہ کلام اس کا ہے۔

مناقب

توں اپراپار ، روپ کرتار ، غوث ہرکار ، اعظم سرکار ، میرے اب کاج بنایو
یا پیرانِ پیر ،نوارو بھیڑ ،ادھین کی دھیر ،کرو دستگیر ، ہوں مست فقیر ، تیرا نت راج سوایو
غوث صمدانی ،قطب ربانی ،شاہ جیلانی ،حبیب رحمانی ، نبی دل جانی ،میری خود لاج رکھایو
سندر روپ کمال ،انوپ جمال ،کاشان وکھال ،قادر جلال ،تین موہے وال ،یمن کا تاج پہنایو
بھیو دل شاد ، کرو آزاد ، شاہ بغداد ، سچ توں آد ، سخی جوگاد ، پریم معراج کرایو
سکھ چین بتول ، علی کے پھول ، قبول رسول ، رند مجہول ، کی بگڑی اَج بنایو

پنجابی کلام:

سن کے مسکیناں دی زاری غوث الاعظم کردے کاری
نی اوہ سخی حبیب غفاری ہے دریا فیض اچھل نی
اندر جا بغداد نوں واے غوث الاعظم ول نی
اس نوں ہتھ بنھ عرض گذاریں للہ آوے آ چل نی
علی احمد تے فضل کمایا جو کجھ منگیا غوث توں پایا
نہیں کسے چیز دا گھاٹا آیا ہویا فضل اجل نی
اندر جا بغداد نوں واے غوث الاعظم ول نی
اس نوں ہتھ بنھ عرض گذاریں للہ آوے آ چل نی

نیز دیکھیے : شریف التواریخ ،ج ۳، ح ۸،ص ۳۱۷

علی بخش ،رن مل

اس کا نام علی بخش ، والد کا نام غلام محمد ولد مہرا تھا۔ آباو اجداد موضع کوٹ ککے شاہ ، مضافاتِ ساہن پال شریف میں رہتے تھے اور پیشہ قوالی کرتے تھے۔علی بخش نے اپنی سکونت رن مل میں منتقل کر

Marfat.com

لی۔اس کی بیعت سید سلطان علی ولد اکبر علی نوشاہی سنگھوئی والا سے تھی۔صوفیوں کی مجالس میں قوالی کیا کرتا۔ دردوسوز والا تھا۔ جب قوالی کرتا تو اکثر اہلِ مجلس کو رقتِ قلب اور وجد ہو جاتا۔خود بھی رقیق القلب تھا۔۱۲ جمادی الآخر ۱۳۶۴ھ/۲۵ مئی ۱۹۴۵ء کو وفات پائی۔گورستان نوشاہیہ ساہن پال شریف میں دفن ہوا۔

پنجابی زبان میں شعر کہتا تھا۔اپنا پورا نام ہی شعر میں درج کرتا۔یہ اشعار اس کے ہیں:

سخی شاہ سلیمان دی برکت ہوئی ، تاں نوشہ بن آیا
رحماں بن رحمان گیا ، جدوں اپنا آپ گوایا
شاہ سچیار نے سچ کر منیا ، تاں سچا نام دھرایا
علی بخش ایہ لجپال گھرانہ جنہاں بھار حشر دا چایا

ایس رنجھیٹے دیاں قدماں اتوں میری جان صدقڑے وارے
لوک تے آکھن ایہہ چاک مجھیں دا ، نوشہ عالم دا سردار اے
بانہہ پکڑے دی ایہہ توڑ نبھاندے ، ایہہ واہ اصیلاں دی کار اے
علی بخش ایس رانجھے دے بدلے ساڈیاں سانجھاں تخت ہزارے

اگے وی اک واری نوشہ ایس دیس کھرل دے آیا
سکیاں ہویاں کرنگاں تائیں ہریاں کر دکھلایا
اوہ نوشہ بھورے والا اج ویس وٹا کے آیا
علی بخش پیر پالکی والا اج نوشہ بن کے آیا

علی بخش کا مزید کلام:

الف اوس محبوب نوں ڈھونڈدی ساں جہڑا شہر مدینیوں لال آیا
رستہ پکڑ بغداد شریف والا ، لنگھ اُچ توں طرف بھلوال آیا
سر تے پہن ٹوپی ، گل پا فرغل ، لک چھپ اتے برقعہ ڈال آیا
علی بخش سائیں کیتا کرم نوشہ جدوں ویکھیا تے ساہن پال آیا

رنگ پور نوں رنگ اوددوں لگا جدوں نوشہ کرم کمایا
اجڑی جھوک سیالاں دی دا میرے نوشہ قرب ودھایا

Marfat.com

مکھ ماہی دے تاہنگ چروکی جدوں رب نے کـــــــــــن فرمایا
علی بخش اوہا نور حقیقی آہا جس برقعہ میم دا پایا

سارا دیس جہان میں ڈھونڈ آیا کوئی نہیں تساڈڑے تُھل ناتھا
سنیا جوگ جس نوں چا بخش دیہو تر جاوندی اس دی کل ناتھا
تسی ناتھ لجپال قدیم دے او گیا خویش قبیلڑا بھل ناتھا
علی بخش فقیر دی عرض ایہو دن حشر دے جانا نہ بھل ناتھا

رانجھے آکھیا توں ایں وڈا بال ناتھ جوگی برقعے پا کے بھیس وٹاوندے او
میں تے گل سنی تساں جوگیاں دی پھڑ کے چوراں نوں قطب بناوندے او
لکھاں عاصیاں دی مشکل حل ہو گئی پاپ دھو کے پار لنگھاوندے او
علی بخش ایہہ جوگی جتھے نظر کردے ڈٹھے بندیاں توں رب بناوندے او

سائیں علی بخش کے والد غلام محمد قوال صاحبزادہ اکبر علی نوشاہی سنگھوئی والا کے مرید تھے۔ ہر محفل سماع میں ان کی التماس دعا ہوتی کہ ان کی قبر حضرت سید معروف خوشابی کے قدموں میں ہو، چنانچہ دس محرم کو درگاہ سید معروف قادری، خوشاب شریف پر قوالی کرتے ہوے ان کو وجد ہو گیا اور وہیں جاں بحق ہو کر دفن ہوے۔ سائیں علی بخش پر قوالی کے دوران خود شعر پڑھتے پڑھتے وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ یہاں تک کہ اپنے کپڑے پھاڑ دیتے۔ حضرت نوشہ گنج بخش کا ادب اس حد تک تھا کہ رن مل میں سکونت رکھتے ہوے ساری زندگی چارپائی پر نہ سوے اور چھت پر نہ چڑھے۔ حضرت نوشہ گنج بخش کے مزار پر جاتے تو چوکھٹ پر بیٹھتے، اس سے آگے یعنی روضہ میں داخل نہ ہوتے۔ وفات سے چند ہفتے پہلے جیٹھ کے مہینے میں ان کی طبیعت ناساز ہوئی۔ باوا محمد شاہ سلیمانی ان کی عیادت کو گئے۔ حضرت شاہ عبدالرحمٰن بھڑی والا کا عرس قریب تھا اور باوا صاحب علی بخش قوال کی جماعت کو ساتھ لے کر عرس میں شریک ہوتے تھے، انہوں نے علی بخش کے بیٹوں کو والد کی خدمت میں رہنے کی تلقین کی، لیکن علی بخش نے عرض کیا کہ حضرت پاک رحمٰن کی حاضری مقدم ہے، میں نوشہ گنج بخش کا فقیر ہوں، انشاء اللہ آپ کی واپسی پر انتقال کروں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ۸۔۹ جیٹھ کو عرس کے بعد ۱۲ جیٹھ کو سائیں علی بخش کا انتقال ہوا۔ علی بخش کے چار بیٹے بشیر احمد (مرحوم)، صوفی نذیر حسین، منظور حسین (مرحوم) اور لطیف حسین * مل کر قوالی کرتے اور بزرگانِ نوشاہیہ کے عرسوں پر اپنی جماعت لے کر پہنچتے۔ اب نذیر حسین اور لطیف حسین اپنی پیرانہ سالی کی وجہ سے قوالی ترک کر چکے ہیں اور تنویر حسین ولد صوفی نذیر حسین اور سلامت علی * ولد منظور حسین مل کر قوالی کرتے ہیں۔ علی بخش کے یہ اضافی حالات سلامت علی نے مہیا کیے ہیں۔ شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱، ص ۵۰۶۔۵۰۷ میں بھی علی بخش اور

Marfat.com

اس کے باپ دادااوراولاد کے مختصر حالات موجود ہیں۔ عارف نوشاہی

علی بخش، مجھو چک

اس کا نام علی بخش، قوم میراثی سے تھا۔ مجھو چک، ضلع شیخوپورہ کا رہنے والا تھا۔ بابا مہانے شاہ نوشاہی فقیر شمسہ والا (م ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء) کا مرید تھا، وہ مرید بابا اروڑے شاہ شمسہ والا (م ۱۳۳۳ھ/ ۱۹۱۵ء) کے، وہ مرید بابا منگے شاہ فقیر نوشاہی (م ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء) کے۔ علی بخش ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء میں موجود تھا۔ فوت ہوکر مجھو چک میں دفن ہوا۔

پنجابی میں شعر کہتا تھا۔ یہ نظم اپنے پیر بابا مہانے شاہ کی مدح میں لکھی ہے:

شمسے شریف ڈیرا سجدہ کرے چوفیرا
واہ واہ سر پہ سہرا شمسے شریف والے
مرشد میرا بہادر جس کے بناں نہ کوئی ڈر
واہ وَہ نشان صفدر شمسے شریف والے
اس کے جیہا نہ کوئی عاجز غلام ہوئی
سب جا ملی دھروئی شمسے شریف والے
تو ہی مجھے نظر کر عاجز پہ چا قدم دھر
مولا علی کے ہیں نر شمسے شریف والے
عاجز تو ہوں نکارا حرص و ہوا کا مارا
نام آپ کا سہارا شمسے شریف والے
علی بخش ہاں گدائی دل میں یہ صفت آئی
سب خلق ہے ثنائی شمسے شریف والے

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۹، ص ۱۱۶

علی گوہر، نارووال

نام علی گوہر، مشہور بابا جی سائیں علی گوہر، نارووال، ضلع سیالکوٹ میں سکونت رکھتے ہیں۔ سائیں اللہ بخش فقیر نوشاہی کے ساتھ بیعت کر کے خلافت پائی ہے۔ سلسلۂ پیری مریدی جاری ہے۔

Marfat.com

۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہیں۔

پنجابی میں شعر کہتے ہیں۔مولوی الٰہی بخش* کنڈلی کا شجرہ بنام شجرہ شریف قادری نوشاہی چھپوایا ہے۔حضرت نوشہ گنج بخش کے نیچے اپنے تک یہ اسماء مشائخ نظم کیے ہیں:

حضرت پیر سچیار محمد پایا قرب حضوری — جس نال محبت ہر کسے دی آس کیتی سب پوری
شان بلند ہویا سی اس دا دل ہویا سی نوری — تے منظوری شان حضوری مینوں قرب کرادے

برکت پاک نبی دی خاطر دل دے روگ گوا دے

پیر بخت جمال صاحب بگا شیر کہا وے — جوکوئی سائل آوے در تے خالی مول نہ جاوے
میں جیہاں عیباں والیاں تائیں پکڑ گلے نال لاوے — غلام محمد شاہ دے صدقے میں تے کرم کماوے

برکت پاک نبی دی خاطر دل دے روگ گوا دے

کرم شاہ کرماں والیا پا عاصی ول پھیرا — ہتھ تیرے وچ عاصا سوہندا، سر نورانی سہرا
میں بھی سائل در تیرے دا، کوئی نہ دردی میرا — لطفوں آن جمال کراویں عیب معاف کرادے

برکت پاک نبی دی خاطر دل دے روگ گوا دے

حضرت بابا شرف دین تے اللہ کرم کمایا — دوست خاص حبیب خدا دے دل دا مقصد پایا
خالی گیا نہ اس دے در توں جوکوئی سائل آیا — مینوں سخت بیماری آہی لاتقنطوا فرمادے

برکت پاک نبی دی خاطر دل دے روگ گوا دے

حضرت محکم شاہ پیارا ایسا ورد کماوے — اس دے جیہا مرد خدا دا کوئی نظر نہ آوے
سُکے ڈھینگر ہوون تازے نظر جہانوں پاوے — کامل ایسا وَید حقیقی دل دا روگ گوا دے

برکت پاک نبی دی خاطر دل دے روگ گوا دے

حضرت امیر شاہ صاحب ایڈ کرامت والا — جس دی نظر کرم نے کیتا جھنڈے شاہ متوالا
واہ وہ پیر گرامی سوہنا، سوہنیاں زلفاں والا — صدقہ بزرگاں قطباں ولیاں عیب میرے بخشادے

برکت پاک نبی دی خاطر دل دے روگ گوا دے

حضرت سائیں اللہ بخش نے قرب حضوری پایا — کیتی جس تے نظر کرم دی مقصد حل کرایا
سندر سوہنا دل نوں موہنا اس نے روپ بنایا — صدقہ اپنے حال قال دا میں تے کرم کمادے

برکت پاک نبی دی خاطر دل دے روگ گوا دے

Marfat.com

سائیں علی گوہر نے آکر سر قدماں تے دھریا　　ناروواں وچ فیض کرم نے سوہنا ڈیرہ کریا
ہر خادم دی خدمت کرنی لنگر جاری کریا　　صدقہ اپنے پاک حبیباں عیب مرے بخشا دے
برکت پاک نبی دی خاطر دل دے روگ گوا دے

علیم اللہ، گیلیاں والا

نام علیم اللہ، کیلیاں والا، ضلع گوجران والا کے علما خاندان سے تھے۔ حضرت شاہ عبدالرحمٰن پاک صاحب نوشاہی بھڑی والا کے خلیفہ میاں دلیل شاہ ولد میاں شادی لوہار ساکن کیلیاں والا کے مرید تھے۔

پنجابی زبان میں شعر کہا کرتے۔ یہ دوہڑہ ڈیوڈھا آپ کی زبان سے ہے:

دوہڑہ

پا ڈولی لے چلے کھیڑے ہیر کونج جویں کرلانی　　درد رنجانی
لگ سیاں گل مارے چیکاں اونہوں جاگی پیٹر پُرانی　　لُوں لُوں دھانی
ڈردی سیاں توں ناں اوچی بولے مت لگے لیک سوانی　　اِت شرمانی
علیم اللہ لکھ پیغام رانجھے نوں ہیر کھیڑیں ٹُری مُکانی　　توں آنی جانی

(شریف التواریخ، ج ۳، ح ۳، ص ۱۵۵)

عمر

آپ کا نام شیخ عمر یا عمر شاہ، تخلص عمر، سکونت کے مقام کا پتا نہیں چلا۔ آپ خواجہ بخت جمال جھنگی والا کے مرید تھے، وہ مرید شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی کے۔

آپ فارسی کے پختہ کلام شاعر تھے۔ آپ کی مثنوی عشق السالکین قلمی موجود ہے۔ جو ۱۱۹۳ھ/۱۷۷۹ء میں آپ نے تصنیف کی۔

آغاز کتاب اس طرح ہے:

حمد بی حد مر ثنای بی شمار　　ہست ذات پاک حق را سازوار
بعد از وی صد درود و صد سلام　　بر محمد آل و اصحابش تمام
بعد زان از مدح شاہ محی دین　　در دل افروزم چراغِ صد یقین
بعد زان از ہر چہ شد ارشاد پیر　　در قلم آرم بشرح دلپذیر

Marfat.com

در طریقت پیر من بخت جمال — واصل حق ہر صفت صاحب کمال
حاجیِ نوشہ پیران پیر ماست — وصف ذاتش برتر از تدبیر ماست
ہر چہ پیر ارشاد کردہ از کرم — از زبانِ او ہمی آرم رقم
گوش کن از گوش دل گر بشنوی — ہست عشق السالکین این مثنوی
ای عمؔر از ہر چہ داری کن بیان — بر امید فضل ربّ مستعان

اشعار اختتام کتاب:

شد تمام این نامہ ی از فضلِ حق — ای عمؔر دیگر چہ میخوانی سبق
روز پنجشنبہ شد این نامہ تمام — رب فاغفرلی ذنوبی ، والسلام
ختم گشتہ از عمر چون این رقیم — سالِ ہجرت غین و قاف و صاد و جیم
باز آمد سال ہجرت در شمار — یک صد و سہ ہم نود بر یک ہزار
دارم از خوانندگان چشم عطا — بر عمر بخشید رفتہ گر خطا
یا الٰہی بر درت این رو سیاہ — آمدہ از کردۂ خود عذر خواہ
یا کریمی ، یا رحیمی ، یا غفور — عذر من بپذیر و رحمت کن ضرور
زانکہ ما را نیست جز تو ہیچ کس — تا شود در بیکسی فریاد رس

شد تلف در معصیت عُمرِ عمؔر
بر شفیع المذنبین دارد نظر

یہ مثنوی شہزادہ اختر منیر [گل فروش لڑکا] ، شہزادی ماہ رو [فیروز شاہ بادشاہ ہند کی بیٹی] ، شہزادی خورشید رخ اور پری شاہ بانو کا قصہ ہے۔

آپ غزل گو بھی تھے۔ ایک غزل بطرز احمد جام، نمونہ کے طور پر لکھی جاتی ہے:

غزل

در دل او حبّ یار دیگر ست — شاہ روحش در دیار دیگر ست
ما بیک دیدار او در انتظار — او بسر سودائے کار دیگر ست
در فراق اوست ما را دل کباب — او بدل در انتظار دیگر ست
دل چرا بندیم با آن بی وفا — ما باو او با نگار دیگر ست

Marfat.com

ما کہ مشتاقیم بر گلروی او — چہرہ اش بر گلعذار دیگر ست
وقت رفتن ہم نکردہ یک نظر — حیف در چشمش خمار دیگر ست
ماز بی پروائیش دل خوں شدہ — مرہمش بر دل فگار دیگر ست
ما عبث در دام او گشتیم صید — صیدگاہش مرغزار دیگر ست
اے عمر خامش بکن یکہ سرور!! — محرم این نغمہ تار دیگر ست

عشق السالکین کا مخطوطہ (سال کتابت ۱۲۶۸ھ) جو پہلے پروفیسر محمد اقبال مجددی صاحب، لاہور کی تحویل میں تھا، انہوں نے حضرت شرافت نوشاہی صاحب کو پیش کر دیا۔ اب یہ نسخہ کتب خانۂ نوشاہیہ میں ہے اور اس نسخے سے ایک اور نقل حضرت شرافت صاحب نے ۲۸ ذی قعدہ ۱۳۹۸ھ کو تیار کی۔ یہ بھی کتب خانہ نوشاہیہ میں موجود ہے۔ دیکھیے *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۲، ص ۴۶۳-۴۶۶؛ *کتاب شناسی*، ش ۳، ص ۸۲-۸۳ (نسخوں کی تفصیل)؛ *پاکستان میں فارسی ادب*، ج ۴، ص ۱۵۵-۱۵۶ میں اس مثنوی کا نام غلط طور پر *عشق الصالحین* درج ہوا ہے۔ عارف نوشاہی

عمر بخش، رسول نگر

آپ کا اسم گرامی عمر بخش، تخلص بخشیش گدا، والد ماجد کا نام سید محمد بخش ولد سید ضیاالله نوشاہی برخورداری رسول نگری ہے۔ ۲۷ ذی الحجہ ۱۲۳۷ھ/ستمبر ۱۸۲۲ء کو رسول نگر، ضلع گوجران والا میں پیدا ہوے۔ فارسی علمِ ادب، فقہ، تصوف کی تعلیم پائی۔ بیعت طریقت اپنے عمّ بزرگ سید فتح محمد بن سید ضیاالله سے تھی، تصور شیخ اور شغل پاس انفاس میں محو رہتے۔ صاحب تصرف و کرامات تھے۔ ۱۳ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ/ستمبر ۱۸۹۳ء کو وفات پائی۔ مزار گورستانِ نوشاہیہ، ساہن پال شریف میں ہے۔

آپ فارسی اور پنجابی میں اشعار کہتے تھے۔ صاحب تصانیف تھے۔ آپ کی تصانیف سے یہ کتب موجود ہیں:

۱۔ *دیوانِ فارسی*؛ ۲۔ *آب حیاتی* (پنجابی نظم، تصنیف ۱۲۷۰ھ)؛ ۳۔ *ردالخلاف* (پنجابی نظم)؛ ۴۔ *مغزالقرآن*؛ ۵۔ *بخشیش گدا* (فارسی نثر)؛ ۶۔ *مناقبات نوشاہیہ* (پنجابی نظم)؛ ۷۔ *وحدت نامہ* (پنجابی نظموں کا مجموعہ)؛ ۸۔ *تلقین نوشاہی* (پنجابی نظم، تصنیف ۱۲۹۶-۱۳۰۰ھ)؛ ۹۔ *انصاف نامہ* (پنجابی نظم)؛ ۱۰۔ *مختارنامہ* (پنجابی نظم)؛ ۱۱۔ *قصہ حکیم بوقت بایزید*؛ ۱۲۔ *بیڑ و گھوڑی* (پنجابی نظم)۔

مناقبات نوشاہیہ میں حضرت نوشہ صاحب کی مدح میں فرماتے ہیں:

Marfat.com

جونوشہ دیاں صفت ثنائیں انت نہ کوئی آوے　　فقر نوشہ دا بے حسابا ، لکھیا مول نہ جاوے
پیتا وصل پیالہ حضرت نوشہ صاحب سائیں　　وچ وحدت دے آپے اللہ لکھ سہینسیں نائیں
لیس فی الدارین الا واحد لاشریك　　الان کما ھو کان نکتہ ہے باریک

کتاب آب حیاتی ، تصوف میں ہے۔ دیباچہ میں اپنا نام ونسب اور تاریخِ تصنیف اس طرح لکھتے ہیں:

عمر بخش ہے نام ہمارا　　مرشد کیتا جا چھٹکارا
محمد بخش ہے میرا باپ　　نام الٰہی ہر دم جاپ
شیر عالم ، نور عالم لڑکے　　دتے مولا بخشش کر کے
رسول نگر وچ واسا ساڈا　　نوشہ صاحب دا خنوادہ
حضرت فتح محمد پیر　　تے میاں محمد بخش فقیر
ایہہ دونویں صاحب سکّے بھائی　　دِسن دو ، ہک جان بنائی
ضیا اللہ صاحب باپ اونہاندا　　دادا محمد حیات اکھاندا
جمال اللہ صاحب بزرگوار　　حضرت صاحب برخوردار
باپ اونہاندا نوشہ پیر　　جس نوں سیون کُل فقیر
ایہہ طالب حضرت شاہ سلیمان　　مشکل ہوون کل آسان
حکم ہویا اِس عاجز تائیں　　ایہہ رسالہ جوڑ بنائیں
ہندی ہوگ ایہہ رسالہ　　پڑھنے والا ہوگ سکھالہ
آب حیاتی نام کتاب　　خوشی رہے جو پڑھے شتاب
جے کر پڑھ کر عمل کرے گا　　سچ جانے اوہ ناں مرے گا
جے در تے آب حیاتی پیوے　　وانگ خضر ہمیشہ جیوے
عمل ضروری اس تے کر　　عمل کریں نہ پڑھنا دھر
بارہ سے ستر سی سن　　ہجری پاک رسولوں من

(آب حیاتی ، ص ا)

کتاب رد الخلاف تصوف میں لکھی ہے۔ جو آپ کے بیٹوں نے حمایت اسلام پریس، لاہور سے چھپوا کر شائع کی۔ اس کتاب کے خاتمہ پر آپ اس کا نام وتاریخ تصنیف اس طرح لکھتے ہیں:

رد خلاف ہے نام کتابے نال عقل دے آیا　　جو کچھ چاہیا اللہ کیتا کرے جو اس دا بھایا

Marfat.com

تیراں سَے برابر ڈھکا اصلی ہجری سن ہوئی ماہ رمضان مبارک ختم کتابے من
اٹھارہ سَے تراسی سن عیسائی جان تریہویں ماہ جولائی پورا شک نہ ہر گز آن
اُنی سَے تے چالی سمت سولہویں ساون ماہ برکت فتح محمد شاہ دی دتا توڑ نباہ
حضرت فتح محمد شاہ نے نوشہ دی اولاد عمر بخش فقیر نوں مرشد کیتا شاد
رسول نگر اک شہر ہے وسے ایہ فقیر تاریخ ایس رسالے سندی ایہ کتاب ''صغیر''
آیت اتے حدیثاں سندی ہے ایہ سب گواہی کرے قبول خداوند سچا جس دی دو جگ شاہی
حضرت فتح محمد شاہ دا عاصی ایہ غلام کیتا ایہ تیار رسالہ ہندی جوڑ تمام

(ردالخلاف، ص ۷۷)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۷۰۷-۶۹۳ آ ب حیاتی کی تاریخِ تصنیف ۱۲۷۷ھ سہو کتابت ہے۔ عارف نوشاہی

عمر حیات، چنبھل

آپ سید غلام حسین ولد سید نور احمد بن سید خدا بخش نوشاہی برخورداری کے بیٹے ہیں۔ ۱۳۱۰ھ/۹۳-۱۸۹۲ء میں موضع چنبھل، ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ تھوڑی سی تعلیم پائی۔ سید پیر عالم نوشاہی رسول نگری سے بیعت کی۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بعمر ۸۶ سال موجود ہیں

پنجابی میں اشعار کہتے ہیں۔ مرزا کھرل کے متعلق یہ اشعار آپ کے ہیں:

مرزا جمیا وقت پھر بات دے سی، چن نکلیا جویں نقاب وچوں
نہوا دھوا کے پیڑھی تے پا دتا، پھل نکلیا چنبے دی داب وچوں
نوشہ پیر اُتے کنبل پا دتا ملیا ہویا دربار خوشاب وچوں
عمر اپنی وچ حیات ہوسی جے کر نسیا نفس دی داب وچوں

عمر حیات نوشاہی صاحب ۲ رجب ۱۴۱۴ھ/۱۶ دسمبر ۱۹۹۳ء کو وفات پا کر چنبھل میں گاؤں سے بطرف مغرب واقع قبرستان میں مدفون ہیں۔ نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۸۸۷۔ عارف نوشاہی

عنایت، جاموں بولا

نام محمد عنایت، تخلص عنایت، موضع جاموں بولا، ضلع گجرات میں سکونت ہے۔ پیشہ کتابت کرتا

Marfat.com

ہے۔ حضرت نوشہ گنج بخش کی اولاد میں سے صاحبزادہ سید ممتاز* احمد نوشاہی برخورداری ساہن پالوی کا مرید ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔ پنجابی میں شعر کہتا ہے۔ [نمونۂ کلام نہیں ملا۔]

غازی، نارووال

ان کا نام غلام رسول، تخلص ابوالعباس، تخلص غازی۔ صاحبِ علم، مقررِ خوش بیان ہیں۔ آج کل ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء جامع مسجد نور گنج، حسین آباد، نارووال، ضلع سیالکوٹ میں فرائضِ خطابت انجام دے رہے ہیں۔ طریقت میں مولوی عبداللہ* جلالوی کے مرید ہیں، وہ مرید اپنے والد حضرت مولانا مقبول محمد قادری نوشاہی جلالوی کے۔

صاحبِ تصنیف وتالیف ہیں۔ چند رسائل کے نام یہ ہیں:

۱۔ رحمت کبریا بوسیلہ انبیاء واولیاء؛ ۲۔ پیار انبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نعتیہ کلام)؛ ۳۔ دیدار محمدؐ (نعتیہ کلام)؛ ۴۔ سلام، ۱۳۷۹ھ/۱۹۶۰ء میں حج سے واپسی پر لکھا؛ ۵۔ آئمہ اطہار کا فرمان، متعلقہ ماتم حسین؛ ۶۔ نورِ ایمان المعروف پانچ مسئلہ، فضائل خلفاے راشدین کتب شیعہ سے؛ ۷۔ الدلائل القویہ فی ثبوت بنات النبویہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار بیٹیوں کے اثبات میں؛ ۸۔ دیوبندی مذہب، مولوی محمد امین گجراتی کی ایک تقریر کا ردّ ہے؛ ۹۔ وہابیوں کا دین۔

اردو زبان میں شعر بھی کہتے ہیں۔ ان کی تین غزلیں یہاں درج کی جاتی ہیں:

غزل

اپنے پردادا مرشد مولانا محمد جمیل کی مدح میں

محمد جمیل کے در پر دیوانو کبھی اپنے سر کو جھکا کر تو دیکھو
پہنچا دیں گے تم کو در مصطفےٰ تک مزار مقدس پہ جا کر تو دیکھو
ہم نے بھی دیکھا ہے اکثر زمانہ، ہے مشکل کشا قادری یہ گھرانہ
یہاں فیض پاتا ہے اپنا بیگانہ، ذرا ان کی چوکھٹ پہ آکر تو دیکھو
در مصطفےٰ تک رسائی ہے ان کی، خدا کے ہیں یہ اور خدائی ہے ان کی
نہ اترے گا سر سے نشہ تا قیامت، نگاہوں سے نظریں ملا کر تو دیکھو
محمد جمیلِ جمال خدا ہیں، ہیں منگتوں کے داتا، میرے پیشوا ہیں
غریبوں فقیروں کے حاجت روا ہیں، ذرا اپنا دامن پھیلا کر تو دیکھو

Marfat.com

میرے پیشوا مئے جن کو پلائی ، فقیری میں ان کو ملی بادشاہی
عذابِ قبر سے ملے گی رہائی ، ذرا ان کے ٹکڑوں کو کھا کر تو دیکھو
ہیں غازیؔ یہ ٹوٹے دلوں کے سہارے، غلام ان کو مشکل میں بھی جو پکارے
لگاتے ہیں کشتی کو پل میں کنارے ، جو مشکل پڑے گر بلا کر تو دیکھو

(رحمت کبریا، ص ۱۰۵)

غزل

اپنے دادا مرشد مولانا مقبول محمد جلالوی کی مدح میں

جن کو مقبولِ محمد کا دوارا مل گیا — ان کو غوث پاک کے در کا سہارا مل گیا
ان کے در پر آنے والے کس قدر خوش بخت ہیں — جنت الفردوس کا سب کو نظارہ مل گیا
بحرِ عصیاں میں جو غوطے کھا رہے تھے بدنصیب — ڈوبنے والے جو تھے سب کو کنارہ مل گیا
ان کو کیا غم موت کا اور پھر عذابِ قبر کا — جن کو میرے پیشوا یہ در تمہارا مل گیا
جن کے پیر و پیشوا ہیں غوث اعظم دستگیر — وہ نوشاہی قادری ہادی ہمارا مل گیا

میرے ہادی کی نگہ جن بیکسوں پر پڑ گئی
ان کو مولا کی قسم احمد پیارا مل گیا

(ایضا، ص ۱۰۶)

غزل

اپنے حقیقی مرشد مولوی عبداللہ جلالوی کی تعریف میں

سرکار محمد عبداللہ مے عشق کی خوب پلاتے ہیں
جن کو بھی نظر سے دیکھ لیا سب مست ہی ہوتے جاتے ہیں
محشر کا خوف نہیں ان کو اور شاہی ان کے قدموں میں
جو ان کے در کے ٹکڑوں کو بس شام سویرے کھاتے ہیں
جو مانگا خدا سے مل ہی گیا چوکھٹ پہ آنے والوں کو
بس ان کے مزار اقدس پر بد بخت مرادیں پاتے ہیں
بد بخت جو در پر آ جاے وہ ان کا دیوانہ بن جاے
"یا غوث الاعظم جیلانی" اک ورد ہی صرف سکھاتے ہیں

Marfat.com

ہے قادریوں کا میخانہ ، بغداد میں اس کا مرکز ہے
اک گھونٹ ہی صرف پلاتے ہیں ، چوروں کو قطب بناتے ہیں
سب راز حقیقی کھل جائیں اور دل کی سیاہی دھل جاے
جب ہادی پکڑ غلاموں کو سینے کے ساتھ لگاتے ہیں
اس در پر آنے والوں کو کیا خوف ہے روزِ محشر کا
جب پیر محمد عبداللہ جنت کا ٹکٹ دلاتے ہیں

(ایضا،ص ۱۰۷)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ ، ج ۳، ح ۸،ص ۱۶۳-۱۶۲۔

غریب، عادل گڑھ

نام بشیر بیگم، تخلص غریب، والد کا نام عبداللہ ولد ابراہیم بٹ کشمیری۔ شوہر کا نام ماسٹر محمد منیر ولد محمد شفیع ، ساکن عادل گڑھ ۲۷، ضلع شیخوپورہ۔ تعلیم یافتہ ہے۔ میرے والد صاحب کی مریدات میں سے ہے۔ حضرت نوشہ صاحب کی بڑی عقیدت مند ہے۔

پنجابی میں اچھے شعر کہتی ہے۔[1] ایک سی حرفی بنام *اشتیاقِ شرافت* اور کئی دوہڑے کہے ہیں۔

۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

سی حرفی در اشتیاق شرافت

الف اللہ دا خاص اوہ ہے پیارا جس جانی تے دل فدا ہویا
لکھاں جا کے سیس نوان اوتھے راضی اوس تے آپ خدا ہویا
مکھ پاک تے چمکدا نور جلوہ جس دیکھیا اوہ شیدا ہویا
غم ہجر دا رہے غریبؔ تائیں سوہنا یار شرافت جدا ہویا
ب بہت بیزار ہے دل میرا دسو ہور نہ کوئی روایت مینوں
اکھیں سامنے رہے شرافت ہر دم کافی ایتنی ہے عنایت مینوں
خاکی ہو کے نور نال لائی یاری دل وچ رہندی اے ایہو شکایت مینوں
لائیں سینے دے نال غریبؔ تائیں آوے ہور نہ مول حکایت مینوں

Marfat.com

ت تڑپھاں تے مچھلی وانگ پھڑکاں کریں مہر دی نظر بیچارڑی نوں
دونوں نین ترسن تیرے ویکھنے نوں تکدی رہاں تیری اسوارڑی نوں
تشنہ لب ہاں آپ دی دید دی میں آکے دور کرو لاچارڑی نوں
بناں پیر شرافت آرام ناہیں ، کر غریبؔ دی دور بیمارڑی نوں

ث ثاقب شرافت دا نام سوہنا جس دے نام دا ہاں میں دیوانہ
نوری شمع بلے ساہن پال اندر جہڑی شمع دا ہویا میں پروانہ
آ کے سن شرافت ، ایہہ جھوٹھ ناہیں ، تیرا گاونا نت میں اترانہ
چنگا لگے غریبؔ نہ دور رہنا کراں ایہہ چتار میں روزانہ

ج جلد آوے وا سجناں دی پتا دسے جے میرے دلدار دا نی
سب عالماں وچ سردار نوشہ جویں اعلیٰ اوہ پھل گلزار دا نی
ثانی کوئی نہ وچ جہان اس دا محبوب اوہ رب غفار دا نی
عاصی میں غریبؔ بھی ہاں خادم دامن سنبھلے میں گنہگار دا نی

ح حسرت میں دلے دی کھول دساں سدا اپنے کول بلا جانی
شوق ملن دا رہندا ے ہر ویلے میرے دلے دی من صدا جانی
تیرے ہجر نے مار مکا دتا سانوں خیر جناب تھیں پا جانی
کرے عرض غریبؔ ہتھ جوڑکے تے مینوں ڈبی نوں پار لنگہا جانی

خ خوش قسمت ہین اوہ لوکی جہڑے کردے نے دید شریف احمد
لکھ لکھ مبارکاں اونہاں تائیں جہڑے ہوے مرید شریف احمد
کالی رات تے ہو روشنائی جاوے جتھے لنگھے فرید شریف احمد
مدت ہوئی غریبؔ دی تاہنگ ایہو مینوں ملے سعید شریف احمد

د دشمناں نوں سینے نال لاے ، حلم کرم تے رحم فرما کے تے
جہڑی گلی شرافت اوہ لنگھداے ، لوکی کرن زیارتاں آکے تے
سکے باغ باغیچے سب ہون ہرے ، نوشہ ویکھے جے نظر لگا کے تے
سوز دل غریبؔ دا ویکھ سائیاں مینوں ماریں نہ مول رُلا کے تے

Marfat.com

ذ ذرہ بھر چین قرار ناہیں مولا لے چل شرافت دے دیس مینوں
نظر ملا کے دامن چھڈا ٹریا ، لگی سینے دے اندر اے ٹھیس مینوں
ایہہ درد انوکھڑا عشق والا راتیں سون نہ دتا اے ایس مینوں
کرساں بھال غریبؔ ضرور نوشہ بھاویں لانا پوے جوگی ویس مینوں

ر رونقاں مجلساں سجیاں نے ، بناں پیر نہ آوے قرار دل نوں
وچ خواب دے مل جا اک واری چین ملے جے دکھی بیمار دل نوں
اکھاں ویکھیا کدی نہ ہو راضی بھاوے مول نہ کھڑی گلزار دل نوں
دِسے باغ غریبؔ نوں وانگ ڈھینگر ، پھل چبھدے وانگ نے خار دل نوں

ز زندگی میری لے چھین مولا جے کر پیر شرافت نوں ملنا نہیں
کی جانا بہار گلزار کھڑی جے کر پھل قلوب دا کھلنا نہیں
نوشہ جام صراحیوں دیہہ مینوں بن دتیاں میں ہن ٹھِلنا نہیں
رکھیں نظر غریبؔ پروانے اتے کسے ہور شمع تے میں جلنا نہیں

س ساحل جھناں دا دور دسے نوشہ پیر شرافت امداد کرنا
راہی جاندیا اک پیغام میرا شرافت پیر اگے فریاد کرنا
دل تڑپ دا اکھیاں روندیاں نے سب توڑ زنجیر آزاد کرنا
دے خیر غریبؔ نوں بھلا ہووی ، اجڑی ہوئی نوں فیر آباد کرنا

ش . . . . (۱) ویکھ نوشہ جلوہ پاندیاں سار قربان ہویا
جس گھر شرافت جا قدم رکھے اللہ پاک سمجھو مہربان ہویا
مشکل آن پئی کوئی ڈر ناہیں کیوں ایتنا توں پریشان ہویا
کر غریبؔ سوال توں اس در تے جس تے زندہ دوبارہ ترکھان ہویا

ص صبر کوڑا ، اس دا پھل مٹھا ، دلا صبر کر اجر خدا دیوے
نوشہ میریاں حالتاں ویکھ کے تے میرے ستڑے لیکھ جگا دیوے
ایہہ شرافت اگے فریاد میری ابر رحمتاں دا برسا دیوے
منگے زر تے مال غریبؔ ناہیں مولا پیر شرافت ملا دیوے

Marfat.com

ض ضرورت نہیں غم کھاونے دی اللہ پاک اتے ڈوراں سٹیاں نے
کول پیر شرافت دے بیٹھ کے تے اساں دل دیاں حالتاں دسیاں نے
اونہوں سمجھ نصیباں نے ہار دتی جہڑیاں لا کے یاریاں نسیاں نے
جو نال یقین غریبؔ رہیاں اوہ خوش نصیب ہو وسیاں نے

ط طرف اللہ التجا میری کریں کرم دی نظر شفا ہووے
نہیں لوڑ کوئی مال خزانیاں دی اک دید شرافت دی جا ہووے
نال شان گمان دے تاں جیواں جے کر مجھ تے نگہ وفا ہووے
کی زور غریبؔ مسکین دا اے ، نوشہ لال دی جویں رضا ہووے

ظ ظاہر ہویا ساہمن پال اندر جویں چمکدا قطب ستارڑا اے
دل بحر غماں دے وچ ڈُبا دتا آن شرافت سہارڑا اے
وسے پیا جھناں تھیں پار جانی اس نوں جاندا پیا جگ سارڑا اے
بھاویں ڈوبے غریبؔ ، تے بھاویں تارے ، سانوں سب کجھ ایہہ گوارڑا اے

ع عرض میری نہ منظور ہوئی کس جرم دی ایہہ سزا مولا
مشتاق ہاں میں مشتاق اس دی مینوں پیر شرافت ملا مولا
ایہہ حسرت رہوے میرے دلے اندر میں پر کرم دا مینہ برسا مولا
کرے عرضاں غریبؔ ہزار منت نوشہ پاک دا در وکھا مولا

غ غم دل دے سب دور ہوے جدوں پیر شرافت دی دید ہوئی
دل کھل کے وانگ گلاب ہویا خوشی دون برابری عید ہوئی
مدتاں گذریاں دل ویران ہیسی آبادی دی اج امید ہوئی
شوق نال غریبؔ تعریف کردا مر مر کے ایہہ خرید ہوئی

ف فیض ہوندا جدوں نظر کردے ایہہ نظراں ہی کرماں والیاں نے
ہر بات دے وچ مثال نوری اوہدیاں گلاں ہی سب نرالیاں نے
دامن پیر شرافت دا پھَد کے تے سُتیاں قسمتاں اساں جگالیاں نے
ایہہ سوال غریبؔ دا من نوشہ آیاں اکھیاں رو سوالیاں نے

Marfat.com

ق قدم مبارک توں رکھ ویہڑے لکھ درد مصیبت تاں دور ہوون
جس گھر شرافت چا پاے پھیرا اوتھے رحمتاں رب ضرور ہوون
اوہ تے کدی دربار نہ جا سکن جہڑیاں ڈبیاں وچ غرور ہوون
رہن مان غرور غریبؔ ناہیں جس ول نظراں آپ حضور ہوون

ک کاغذا کر پرواز جلدی میرا جا کے توں پیغام کہنا
بڑے عجز نیاز آداب کر کے اگے پیر شرافت سلام کہنا
مدتان ہوئیاں نے کاروبار ساڈا انتظار کرنا صبح شام کہنا
اکھیں روندیاں ، نہیں آرام دل نوں میرا بول غریبؔ دا نام کہنا

ل لباں تے ہے فریاد آئی جدوں پیر صاحب جدا ہون لگے
آیاں سہکدیاں خوشی نصیب گھڑیاں ہن جدائی دا ہار پرون لگے
اکھاں کر دیدار اجے رجیاں نہ چھم چھم نین نمانے پھر رون لگے
کر صبر غریبؔ ضرور ملساں مونہوں آپ حضور فرماون لگے

م مڑ کے نظر شریف کر جا ، کی جانا اس نظر نورانی دا اے
رکھیں لاریاں وچ نہ مول سانوں کی بھرواسہ زندگانی دا اے
جس نوں چا ہوندا سوہنا منظور کردا کی زور اس عاجز نمانی دا اے
ہتھ جوڑ کے کرے غریبؔ عرضاں راز جان میری پریشانی دا اے

ن نین وچھاے نے وچ راہواں گیا تیر کلیجڑے مار سانوں
بناں تیرے ہن جینا محال ساڈا دیویں دلوں نہ مول وسار سانوں
جے کر سنے شرافت فریاد ناہیں پھیر دتی نصیباں نے ہار سانوں
کی فکر غریبؔ نوں بحر دا اے آپے پیر ساڈا لاسی پار سانوں

و ویکھ جا حال سودایاں دا ہور دساں کی جہڑے جنجال جانی
ہجر تیرے نے مار مکا دتا ہویا تیں بن بچن محال جانی
آکے رکھ شرافت توں قدم ویہڑے تینوں ویکھ ہوواں خوشحال جانی
لائیں مرہم غریبؔ دا دل زخمی در تے کھڑا ہے جو کنگال جانی

Marfat.com

ہ ہس کے وقت لنگہا دلا ایویں ضائع رون دا فائدہ کی
چل پار جھناں تھیں ویکھ جلوہ وچ جنگلاں رُلن دا قاعدہ کی
رکھیں یاد شرافت نہ بھل جانا جاندی وار کیتا آپ واعدہ کی
دلی آس غریبؔ دی ہووے پوری ہور ایس اتوں خوشی زائدہ کی

لا لائیاں دی سار کی جانن جنہاں لائیاں لا نہ جانیاں نے
اک ہجر محبوب دا ہے وڈا راتاں کالیاں درد رنجانیاں نے
دلا درد گوارا ہن کر صبروں ایہہ تے لگیاں توڑ نبھانیاں نے
چھڈ جھگڑے جھیڑے غریبؔ سارے تینوں لمیاں پیاں کہانیاں نے

الف اک پل ٹھہر شرافت ذرہ میری عرض دلے اپر دھری جانا
جھولی آساں امیداں دی کر کھلی ، نظرِ کرم کرکے اس نوں بھری جانا
کشتی میری گرداب دے وچ پے گئی ایہہ مشکل حل توں کری جانا
ملسی اجر غریبؔ ضرور تینوں دکھ درد مصیبتاں جری جانا

ی یار شرافت ہے آن ملیا اللہ پاک نے دور جدائی کیتی
دل خوشی دے وچ سماے ناہیں جویں قید توں کسے رہائی کیتی
آون نوشہ دا لکھ مبارکاں نے چشماں قدماں دے بیٹھ وچھائی کیتی
غلطی ہووے غریبؔ نوں معاف کرنا بڑے شوق دے نال لکھائی کیتی

دیگر

ذ ذرہ شرافت نہ فرق کردا خواہ فقیر تے کوئی امیر ہووے
لکھاں جا کے تے خوشیاں پاوندے نے بھاویں جتنا کوئی دلگیر ہووے
اس دا نام لے مشکلاں حل ہوون بھاویں کڑیا وچ زنجیر ہووے
ملے پیر شرافت غریبؔ تائیں فضل مجھ تے رب قدیر ہووے

ک کول شرافت بٹھا سنو میری درداں دی بھری کہانی اے ایہہ
ذرہ اکھ اٹھا کے ویکھ میں ول اللہ پاک دی بڑی مہربانی اے ایہہ

Marfat.com

کاش اساں نوں کرے منظور نوشہ رہندی دلے نوں بڑی حیرانی اے ایہہ
راضی ہو غریبؔ دا دل حاضر کراں جان بھی تیتھوں قربانی اے ایہہ

م مصیبت دیاں لہراں نے سر میرے پاوے کرم دی جھات دلدار نوشہ
مشکلاں میریاں حل ایہہ تاں ہوسن کرے کرم دی نظر سرکار نوشہ
گل پا میرے مالاں سکھ والی ، مٹے جلد دکھاں والا ہار نوشہ
جلدی ملے شرافت غریبؔ تائیں گھڑیاں لمیاں ہویا انتظار نوشہ

الف آ نوشہ رکھیں قدم ویہڑے لکھ درد مصیبتاں دور ہوون
دل وچ ہے درد فراق تیرا وچ ہجر تیرے اکھیں خون روون
آ کے مل پیاریا اک واری تینوں ویکھ کے جے اج رج ہوون
چل پہنچ غریبؔ اس در اتے آساں دل دیاں پوریاں سب ہوون

ت ترس کھاویں اینہاں اکھیاں تے دنیا چھوڑ تیرے در آیاں نے
آ کے ویکھ لے مول نہ جھوٹھ بولاں زلفاں کھلیاں گلے وچ پایاں نے
لکھ شکر خدا دی مہربانی نوری نظراں میں ول آیاں نے
کرم کریں توں مجھ غریبؔ اتے رحمتاں آپ تے رب برسایاں نے

ج جس جاگہ نوشہ پیر ہادی اوہ سدا وسے دیس نورانی
اوتھے نوری پھوہار ہے برس رہی جتھے سوہنا میرا دلدار جانی
کریں مان نہ پُھل تے بلبلے نی میرے یار دا ہور نہ کوئی ثانی
نظر کرم دی کرو غریبؔ اتے ہوون مشکلاں میریاں آسانی

ق قلم کرو سر مینڈڑے نوں جے کر وچ دربار میں ناں جاواں
لکھ لعنت میری اس زندگی تے جے دیدار نوشہ دا میں ناں پاواں
دل وچ تاہنگ محبوب دی رہے ہر دم ناں کجھ پیواں تے کجھ میں ناں کھاواں
جے کر وچ دربار غریبؔ پہنچے فیر مڑ کے کدیں میں ناں آواں

ن نوشہ نوشہ منہ تھیں بولدی ہاں رکھاں تاہنگ سچی سرکار دی میں
کرو وچ دربار منظور مینوں نال شوق پیار پکار دی میں

Marfat.com

عالی شاہ شرافت دے نام اتوں نال عشق دے جندڑی وار دی میں
جے کر کرے کرم شاہ شریف احمد رکھی طلب غریبؔ پیار دی میں

ا۔ مسودے کا کاغذ پھٹا ہونے کی وجہ سے یہاں سے چند الفاظ ضائع ہو گئے ہیں ۔ نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۰، ص ۴۱۸۔

غریب شاہ، مردانہ

ان کا اصلی تاریخی نام عمر عظیم تھا، غریب شاہ بھی کہلاتے تھے۔ بابو محمد یوسف ولد حافظ کرم الٰہی کے بڑے لڑکے تھے۔ ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء میں بمقام مردانہ، متصل بدوملہی، ضلع سیالکوٹ پیدا ہوئے۔ تعلیم اپنے والد صاحب سے پائی۔ کتابت کا فن بھی سیکھا۔ نوشاہی سلسلہ میں مولانا محمد اعظم* میروالی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ۵۲ سال کی عمر میں ۷ شوال ۱۳۸۲ھ/۳ مارچ ۱۹۶۳ء کو وفات پائی اور مردانہ میں اپنے والد صاحب کے پاس دفن ہوئے۔

پنجابی زبان میں شعر کہتے تھے۔ ان کی ایک سی حرفی اور کچھ اشعار موجود ہیں۔ سی حرفی میں تخلص ''غریب شاہ'' استعمال کیا ہے دو بند یہ ہیں:

ج جان میری دکھاں وچ گھیری ، کدیں پاپھیری ، لئیں سار میری
دیکھاں مکھ تیرا ، جاے دکھ میرا ، نوشہ گھت پھیرا ، ایہو وار میری
کئی برس ہوے ، اسیں ترس موے ، نہیں درس ہوے ، رونا کار میری
غریبؔ شاہ نگاہ دی چاہ مینوں ، رہوگ مردیاں تیک دلدار میری

س سِک تیری وچ ہک ہوئی ، اک صبر دا جام پلا مینوں
گلی گلی ڈھوڈیندڑی وتنی ہاں کدی شاہ سوار ملا مینوں
نوشہ لکڈا کٹک دا چڑھ آوے ہتھیں ٹوہ کے دے جگا مینوں
غریبؔ شاہ دے بخت بیدار ہوون راز فقر دا کرے عطا مینوں

نوشاہیاں دا باغ بہاراں

اس کے سترہ بند ہیں۔ چند انتخابی شعر یہ ہیں:

اساں گل وچ کم نہ کاج پایا اساں نوشاہی سر تاج پایا

Marfat.com

اساں دل دے وچ ایہہ راج پایا ایہہ عظمت پل پل دم دم دی
سب پیر محمد اعظم دی
آ ویکھو میروال اندر ہے ماہر فضل کمال اندر
دے جلوہ ہر ہر حال اندر ایہہ زینت پل پل دم دم دی
سب پیر محمد اعظم دی
بس عمر عظیما حد ہوئی بے شرمی ساتھوں ودھ ہوئی
لکھ عیب کیتے نہ رد ہوئی ایہہ رحمت پل پل دم دم دی
سب پیر محمد اعظم دی

یہ سی حرفی اور نظم چھپی ہوئی ہے اور عمر عظیم نے خود ہی شائع کی تھی۔

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۳۰۸؛ ج ۳، ح ۹، ص ۴۷-۴۹

غلام، پکی گڑھی

اصلی نام مولوی امام الدین، تخلص غلام، سکونت پکی گڑھی، ضلع سیالکوٹ میں تھی۔ [اس کی ایک کتاب کا سرورق اس طرح ہے:] ''نوترمیم محبت کا میوہ، المشہور جگ بہہ نہیوں رہنا من تصنیف مولوی امام الدین، تخلص غلام، طریقہ نوشاہی خاندان قادری حنفی، سکنہ پکی گڑھی، ضلع سیالکوٹ، ڈاک خانہ سوہدرہ، ۱۹۱۴ء، مطبوعہ آریہ سٹیم پریس، لاہور، باہتمام لالہ بھوانیداس پرنٹرز''۔ یہ نظم ۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ تمام بند ۳۸ ہیں۔ کاتب کا نام سراج الدین کاپی نویس ساہووالیہ، حال ساکن وزیرآباد ہے۔

ابتدا یہ ہے:

پہلے حمد کہیں رب والی جو جانے ہر ڈالی ڈالی
ہر ہر چمن سندا ہے مالی اسم جدھا پرور وے
جگ بہے نہیوں رہنا اوڑک جانا مر وے
جگ بہے نہیوں رہنا
چلن والی گل کر وے

Marfat.com

مرشد وچ بھراواں وسدا نال دلاسے راہ پیا دسدا
شاہ سلیماں دا ہے پوتا سن محرم دلبر وے۔
جگ بہے نہیوں رہنا

شاہ سلیماں اسم ہے کس دا نوشاہ حاجی طالب جس دا
قادری سمجھ طریقہ بھائی مرشد میرا نر وے
جگ بہے نہیوں رہنا

آخری شعر:

تاں توں بنے غلام نبی دا ہر جا رکھیں صاف عقیدہ
شرم شرع وچ رکھیں ناہیں کلمہ دل پر دھر وے
جگ بہے نہیوں رہنا

نیز دیکھیے: *پنجابی کتابیات*، ج ۱، ص ۴۲ [اندارج ۶۹۹] ایک شاعر امام الدین ترکھان کا ذکر ہوا ہے۔ جو جھوک حضرت پیر نوشہ والی مطبوعہ اندر پریس، سیالکوٹ، ۱۹۱۳ء، ۸ صفحات کا مصنف ہے۔ ممکن ہے یہ امام الدین غلام ہی کی تصنیف ہو۔ عارف نوشاہی

غلام، بھیاں والا کلاں

اصلی نام غلام محمد، تخلص غلام، والد کا نام جلال دین تھا۔ ابن محمد بخش بن روڈا ابن کرم بخش بن دسوندھی بن پیراں دتا بن جان محمد بن بخت دار بن اسلام دین بن کرم دین بن جے چند، قوم ہنجرا۔ آباواجداد سے پیشہ ظروف سازی کرتے تھے۔ غلام نے چندے تعلیم پائی۔ بھیاں والا کلاں، ضلع شیخوپورہ میں سکونت رکھتا ہے۔ موضع ائمہ کی مسجد کی امامت کرتا ہے۔ ۹ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ/۱۱ جون ۱۹۳۵ء کو بعمر اکیس سال سلسلۂ نوشاہیہ میں میرے ساتھ بیعت کی۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بعمر تریسٹھ سال موجود ہے اور غلہ کی تجارت کرتا ہے۔

پنجابی میں ایک سی حرفی *اوصاف نوشاہی* بنائی۔ اس کے چند اشعار یہاں لکھے جاتے ہیں:

ب بہت سوال کنگال کیتے تساں اک ناہیں منظور کیتا
دکھ درد جدائی دا برا ہوندا پھڑ کے عشق مینوں چکنا چور کیتا

Marfat.com

قدماں وچ بلا لو پیر نوشہ کیوں دل تھیں تساں ہے دور کیتا
رکھو مہر دی نظر غلامؔ اتے کرو معاف جے کوئی قصور کیتا
ر رد نہ کر مسکین تائیں نام رب دے من سوال نوشہ
تیرے باجھ سایاں کس تے جا کوکاں تو ہیں عاصیاں دا لجپال نوشہ
مر چکی ہاں میں تیرے ہجر اندر تو آ دیکھ نمانی دا حال نوشہ
رکھے آس غلامؔ دیدار والی اک نظر وچ کر نہال نوشہ
ش شوق رہندا میرے دل اندر رہاں وچ حضور سرکار نوشہ
قدماں وچ گذرے میری عمر ساری جاواں چھوڑ نہ مول دربار نوشہ
ہر وقت اڈیکدی تھک پیاں اک وار کرا دیدار نوشہ
گل لا غلامؔ مسکین تائیں بجھے اگ دل دی اک وار نوشہ
لا لا کے اکھیاں نال ماہی رہی ہوش بجا نہ وت میری
ڈیرہ پار جھناں تھیں جا لایا جان وچ فراق دے گھت میری
نام پیر شرافت توں جاں صدقے ایہو وچ دنیا عزت پت میری
لوک دین طعنے دگو تگ مینوں ماری گئی غلامؔ ہے مت میری

(جذبات عشق، ص ۱۷۱-۱۸۰)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۱، ص ۱۷۷-۱۷۹

غلام، سارنگ

اس کا اصلی نام غلام محمد، تخلص غلام تھا۔ والد کا نام فضل دین قوم وڑائچ، ساکن جتوکے، متصل کنجاہ، ضلع گجرات تھا۔ اس کی پیدائش ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء میں اسی جگہ ہوئی۔ یہ ابھی بچہ ہی تھا کہ اس کا والد فضل دین اور اس کی والدہ مسمات بھری فوت ہو گئے۔ اس کے ماموں مسمیان مولو و گہنا و جلال قوم کنگ اس کو اپنے پاس موضع سارنگ میں لے آئے اور پرورش کی۔ جلال نے اپنی لڑکی طالعہ کا اس کے ساتھ نکاح کر دیا۔ میرے ارادت مندوں سے تھا اور حضرت نوشہ صاحب کی کافیاں اور اشعار پڑھا کرتا۔ ۲۶ شعبان ۱۳۵۳ھ/۱۹۳۴ء کو بعمر تینتیس سال فوت ہو کر سارنگ، ضلع گجرات کے گورستان میں مدفون ہوا۔

Marfat.com

پنجابی زبان کے اشعار میں ایک صنف ''ڈھولا'' ہے جو عموماً دیہاتی لوگ بولتے ہیں۔ غلام نے حضرت نوشہ گنج بخش کی تعریف میں کئی ڈھولے نظم کیے ہیں۔ اس میں سے چند یہاں نقل کئے جاتے ہیں:

ڈھولا

سوہنا روضہ حضرت نوشہ پیر دا جتھے برسے نور سوایا
صفتاں کراں تے ہو نہ سکدیاں اوہدا انت کسے نہیں پایا
اوہ خالی کدیں نہیں گیا جہڑا در نوشہ دے آیا
اوہ خاص حضوری رب دا جھنڈا وچ دنیا دے لایا
اوہدے تے دوزخ ہو حرام گیا نوشہ جنہوں کول بہایا
اونہوں پل صراطوں پار چا کیتا جنت دے وچ پہنچایا
اے دلا غافل اکو نہ تھیویں تینوں بھی ڈھیر سمجھایا
غلام یتیم نوں چلدی وار نصیب کلمہ جس دل دا کفر ونجایا

ڈھولا دیگر

پڑھ بسم اللہ کراں یاد خدائے نوں نبی راکھا ہووے میرا
جس بناواں حضرت نوشہ پیر دا اوہ وچ دنیا دے سہرا
اوہ لاڈلا سخی شاہ سلیماں دا کول جھناں دے ڈیرا
اوہ خالی کدیں نہیں گیا اوہدے قدمیں لگا اے جہڑا
بائی صوبے نوشہ پیر دے ، بونجہ بانوا تے پھیرا
جویں بوٹیاں مالی روز سنبھال دا دیوے پانی ساوا ہو جاندا اے چہرا
نوشہ جنہاں تے نظر کرم دی کیتی اونہاں دا ہو گیا دور انہیرا
عبداللہ شاہ تے کرم کمایا اوہدا جنت وچ بسیرا
قاضی خوشی محمد نوں پار چا کیتا اونہوں رہندا عشق چنگیرا
اُستا جانی تکبر بولیا اونہوں ملک الموت چا گھتیا گھیرا
نوشہ قم باذن اللہ پڑھ اٹھایا تینوں مرنے دا ہور تھاں بتیرا
غلام یتیم پڑھ کے کلمہ جاواں چڑھ جہاز نبی دے جدہا کل توں شان اوچیرا

Marfat.com

غلام رسول رحمانی، بھڑی

آپ کے والد کا نام میاں اکبر علی ولد میاں نبی بخش تھا۔ حضرت شاہ عبدالرحمٰن پاک نوشاہی بھڑی والا کی دختری اولاد سے ہیں۔ پیشہ خیاطی کرتے ہیں۔ حج وزیاراتِ حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً سے مشرف ہو چکے ہیں۔ فقیر شرافت کے احباب سے ہیں۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بمقام بھڑی شاہ رحمان، ضلع گوجرانوالا موجود ہیں۔

آپ کا ایک ہی لڑکا صاحبزادہ عبدالرحیم ثانی تھا۔ جو بعمر اکیس سال ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء میں فوت ہو گیا۔ اس کی فرقت میں آپ نے ایک سی حرفی بنائی۔ اس کے پہلے دو اشعار یہ ہیں۔ چونکہ عبدالرحیم عرف میں عبدل کہا جاتا تھا۔ اس لیے آپ نے اسی نام کو اشعار میں استعمال کیا ہے۔

الف آ عبدل، نہ ترسا عبدل، اجڑے گھرے نوں آن وسا عبدل
وسدے گھر نوں گیوں برباد کر کے اللہ واسطے توں پھیرا پا عبدل
واہ رحیم توں خوب وفا کیتی کھڑے باغ نوں کیتا تباہ عبدل
مائی باپ دی زندگی برباد کیتی ہوئی رب دی ایہو رضا عبدل

ب بہت اداس ہے دل میرا اتنا دل نوں نہ ترسا عبدل
ایس دنیا تے بہت حیران ہاں میں سوہنا مکھڑا کدے وکھا عبدل
نین ترسدے رہن دن رین میرے مینوں لگا کلیجڑے گھا عبدل
جدھر دیکھناں توں نہ نظر آویں تینوں ہن دیکھاں کیہڑے دا عبدل

(گنجینہ شرافت، ص ۶۳۱)

غلام رسول، چک جانو کلاں

نام و تخلص غلام رسول، والد کا نام خوشی محمد تھا۔ ابن علی بن حسنا، قوم وڑائچ۔ سکونت چک جانو کلاں، ضلع گجرات میں ہے۔ ۲۰ شوال ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۴ء کو بعمر پچیس سال میرے ہاتھ پر بیعت کی۔ پیشہ کاشتکاری کرتا ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بعمر اڑتالیس سال موجود ہے۔

یہ پنجابی اشعار اس کے ہیں:

الف آس تیری اٹھے پہر رکھاں کدی آ کے دیہہ دیدار جانی
اک وار میں ویکھیا یار سوہنا مڑ ملیا نہیں غمخوار جانی

Marfat.com

میں تے ترسدا ترسدا مر جاساں کِتے آ شرافتاً یار جانی
ساہن پال غلاؔم رسول جاویں جتھے پیر میرا دلدار جانی
ب بیٹھ رہے ہو کسے دیس جا کے جی مُجھ دامَنوں بُھلا کے تے
اکھیں تکدیاں تکدیاں تھک گیاں بیلی نہیں ملیا کدیں آ کے تے
میرے یارنوں ترس نہ مول آوے جان میری نوں روگ لگا کے تے
ساہن پال غلام رسول جاویں شان پیر دی ویکھ مڑ آ کے تے

(جذبات عشق، ص ۲۹۵)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۱، ص ۱۶۸۔۱۶۹

غلام قادر، ساہن پال شریف

آپ کا نام غلام قادر، والد صاحب کا نام سید عبداللہ بن سید خیراللہ نوشاہی برخورداری تھا۔ ۱۲۰۳ھ /۸۹-۱۷۸۸ء میں بمقام پانڈو کے کلاں، ضلع گوجران والا پیدا ہوے۔ ظاہری تعلیم اپنے نانا صاحب مولانا سید حافظ نوراللہ فرشتہ صفات اور مولوی محمد مکرم جوکالوی سے پائی۔ بیعت طریقت بھی اپنے نانا صاحب سے تھی۔ آپ علوم انساب، تعبیر خواب، طب، شعر، فقہ، تاریخ، فنِ کتابت اور تاریخ گوئی میں پوری مہارت رکھتے تھے۔ درگاہ نوشاہیہ میں مدت العمر تدریس کرتے رہے۔ آپ کی وفات بعمر ایک سو تین سال قمری ۲۴ ذیقعد ۱۳۰۶ھ/۲۳ جولائی ۱۸۸۹ء کو ہوئی۔ مزار گورستانِ نوشاہیہ، ساہن پال شریف میں ہے۔

آپ فارسی اور پنجابی میں شعر کہتے تھے۔ آپ نے ۱۲۳۲ھ میں کتاب سکندر نامہ تحریر کی۔ اس کے ترقیمہ کے بعد یہ اشعار فارسی لکھے:

کاتب این غلاؔم قادر داں قادر او را بملک کرد عیاں
روز سہ شنبہ و بوقت سحر من نوشتم اگر تو داری خبر

پنجابی میں آپ نے اپنے گاؤں کا پتا بتایا:

جدی ہے اوہ میرا تھاں پانڈو کے ہے اسدا ناں

آپ کی تحریر سے ایک قلمی بیاض میرے کتب خانہ میں موجود ہے۔

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۷۰۸۔۷۲۲

Marfat.com

غلام قادر، جگدیو

ان کا نام مولوی غلام قادر تھا۔ والد کا نام میاں نتھے شاہ ولد پیر شاہ بن شیخ ہاشم شاہ تھا۔ جگدیو، ضلع امرتسر میں سکونت رکھتے تھے۔ آبا و اجداد سے سلسلۂ نوشاہی میں منسلک چلے آے۔ ان کے مورث اعلیٰ شیخ ہاشم * شاہ عہد خالصہ میں مشہور شاعر بلکہ ملک الشعرا گذرے ہیں۔ مولوی غلام قادر نے ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء میں وفات پائی۔ قبر جگدیو میں ہے۔

پنجابی زبان کے اچھے شاعر تھے۔ انہوں نے حقے نامہ نظم کیا ہے۔ جو جی این سنز پبلشر، [لاہور، ۴۰ صفحات] نے شائع کیا ہے۔ چند اشعار اس میں سے لکھے جاتے ہیں:

ایہہ بھی اک تجربہ میرا حقے تے جد پاون گھیرا
شروع ہو جاوے گلہ بتیرا نالے گپاں ہون روان
حقہ خرچ فضولی جان

جو پیوے سو وچ نقصان
جتھے رل کے حقہ پیون بولن جھوٹھ تے گلہ کریون
چغلی کرن تے راضی تھیون رب رسول بھلاون مان
حقہ خرچ فضولی جان

کُتے ہکن جس مکان حقے دا سڑیا پانی پان
اوتھے کُتے کدی نہ آن نفرت کر کُتے نٹھ جان
حقہ خرچ فضولی جان

بھایو اشرف ایہہ انسان عقل نہ رکھے وانگ حیوان
بدبو تھیں نہ سنگے جان پاک پلیت نہ کرے پچھان
حقہ خرچ فضولی جان

حقے وچ جو نڑی جوان ویکھیں اس نوں نال دھیان
جیوں ہتھ نلی لگی اوہ آن اجے بھی نہ ہوویں حیران
حقہ خرچ فضولی جان

دھواں اس دا جے ہتھ لگے بھاویں کتنے ہوون بگے

Marfat.com

ایسا داغ لگے جیویں اگے　　لہے نہ بھاویں کھتے پان
حقہ خرچ فضولی جان
حکیم غلام قادر ازمائے　　تجربے جہڑے تساں سنائے
جے کر منن دے وچ آئے　　فائدے پاؤ دو جہان
حقہ خرچ فضولی جان

دیکھیے: پنجابی کتابیات، ج ۱، ص ۲۷۹ [اندراج ۴۷۲۶] مصنف کا نام سید غلام قادر شاہ اور کتاب کا نام حقہ نامہ درج ہوا ہے۔ عارف نوشاہی

غلام محمد، بہادر حسین

آپ کا اصلی نام غلام حسین تھا، مگر غلام محمد مشہور ہوئے۔ والد کا نام میاں غلام بدر تھا۔ موضع بہادر حسین، ریاست پٹیالا کے رہنے والے تھے۔ صاحب علم و فضل تھے۔ بیعت طریقت اپنے والد صاحب سے تھی۔ وہ مرید میاں حسن محمد ولد بخت جمال جھنگی والا کے تھے۔ آپ تیرھویں صدی ہجری میں گذرے ہیں۔

آپ کی تصنیف کتاب زادالمسافرین بہت عمدہ ہے۔ شرح انوار العاشقین، ص ۵۰ میں آپ کا ایک شعر بزبان فارسی لکھا ہے:

ہفت پارہ چہ کہ بل پارہ ہزار
گر شود از وی ، ازو باور مدار

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۵، ص ۷۶

غلام محمد، چک ۳۲۸

اس کا نام سائیں غلام محمد، موضع چک ۳۲۸ ج ب، ضلع لائل پور کا رہنے والا ہے۔ سائیں رحمت علی نوشاہی دھیرو کی والا کا مرید ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

پنجابی میں شعر کہتا ہے۔ اپنے پیر صاحب کی مدح میں باراں ماہ لکھے ہیں۔ چند اشعار لکھے جاتے ہیں:

Marfat.com

ہاڑ ہادیا میریا آجلدی ہن توں لک بیٹھوں اڑیا جا کے تے
ایہہ کم نہیں عاشقاں صادقاں دے لک بیٹھنا وچ وجا کے تے
پہلے دن دُگاڑا کیوں مارنا سی جے کر بیٹھنا دھیروکی جا کے تے
غلامؔ محمد نوں لوک شیدائی آکھن کدیں ویکھیں توں دلبرا آ کے تے
ماہ کا تک دے وچ ہے عرس ہوندا فتح پور دے وچ نوشاہیاں دا
جھنڈے آن جھلاے نے پیر نوشہ لوکی آکھدے پیر نوشاہیاں دا
میرے پیر تے کرم کمال کیتا مالک کر دتا بادشاہیاں دا
غلامؔ محمد ایہہ سلسلہ قادری اے خاندان وڈا نوشاہیاں دا
پھکن فرق نہ رکھیا یار میرے میری شکل فنا وچ پا دتی
مینوں اپنا آپ نہ مول دسے ٹُبی بحر توحید لوا دتی
کردا فخر نہ مول میں نعمتاں دا برکت پیر دی نال خدا دتی
غلامؔ محمد فقیر تے کرم کیتا جو چیز دتی رحمت شاہ دتی

(نعت غوثیہ، ص ۲۸)

غلام محمد کا مذکورہ کلام نعتِ غوثیہ فارسی ... مترجم غلام رسول اعظم* میں ص ۲۶-۲۸ میں شامل ہے۔

غلام محیی الدین، پانڈوکے

آپ کا نام غلام محیی الدین، والد ماجد کا نام سید عبداللہ بن سید خیر اللہ نوشاہی برخورداری، موضع پانڈوکے کلاں، ضلع گوجران والا میں سکونت رکھتے تھے۔ آپ فن کتابت کے ماہر تھے۔ آپ کی ہاتھ کی لکھی ہوئی سولہ کتابیں میں نے آپ کی اولاد کے گھروں میں دیکھی ہیں۔ آپ کی وفات ۱۹ ربیع الثانی ۱۲۹۰ھ/۱۶ جون ۱۸۷۳ء کو ہوئی۔ قبر گورستانِ نوشاہیہ، ساہن پال شریف میں ہے۔

آپ فارسی اور پنجابی میں اشعار کہتے تھے۔

نمونۂ کلام فارسی:

آپ نے ۱۳ ذی الحجہ ۱۲۴۴ھ کو گلستان سعدی تحریر کی تو دستخط کی عبارت کے بعد یہ فارسی اشعار لکھے:

روز آدینہ و بوقت زوال　　وطن ماست چکِ ساہن پال
نوشہ حاجی بگور تو نالم　　از سر لطف بنگری حالم

Marfat.com

از ید خلق آیدم رنجے　　تو زفقرائے خود و ہم گنجے
تو زبان مرا چو سیف بساز　　دشمن ما زبیخ بر انداز
نام تو گنج بخش ، گنجم بخش　　تارہائی زرنج و راحت بخش
کس نیاید بمددگاریِ ما　　تو بیا و بکن تو یاریِ ما
بخت بیدار کن بنام خدا　　ذوق و شوقم بدہ بنام خدا
تا عزیزی کنند خلق مرا　　تو نظر کن برحم بر سر ما

نمونۂ کلام پنجابی:

۱۲۸۰ھ میں مناقب نوشاہیہ تحریر کیا تو پنجابی میں دستخط لکھے ہیں:

غلام محیی الدین مناقب لکھیا　　تحفہ کر کے گھر وچ رکھیا
برکت اس دی دور ہو جاوے　　درد پیڑ دشواری دا
غلام قاسم محمد علی　　اقبال علی ہے رب دا ولی
امام الدین جو اس نوں پڑھسی　　کریم اللہ کرم ستاری دا
باراں سے ہے اسی سن　　دین محمد دل وچ من
روز حشر دے کرے شفاعت　　اوکھی منزل بھاری دا

۱۲۸۵ھ کے ترقیمہ میں لکھتے ہیں:

غلام محیی الدین ہے کاتب اس دا　　پانڈوکیاں دے وچ ہے وسدا
واسطے پڑھنے کریم اللہ　　اس دا کرے نصیب اللہ
باراں سے پچاسی سن　　ہجر نبی دا سن کر کن

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۷۲۲-۷۲۶

غلامی

نام معلوم نہیں ہو سکا۔ صاحب علم و فضل تھے۔ عہد خالصہ میں تھے۔ جذام کے مرض میں مبتلا ہو گئے۔ درگاہ نوشاہ عالیجاہ میں معتکف رہے۔ یہ غزل بطور منقبت پڑھی۔ خواب میں حضرت نوشہ گنج بخش کی زیارت ہوئی۔ انہوں نے آپ کے جسم پر ہاتھ پھیرا۔ آپ شفا پا گئے۔ منقبت یہ ہے:

Marfat.com

غزل

ای شریعت را شعار از خرقۂ پشمین تو — وی طریقت را مدار از پای با تمکین تو
ای حقیقت یافت از تو زیور تحقیق دین — ہست عرفان رمزِ گوشہ دیدۂ حق بین تو
تو عجب سروی ز گلزار ولایت دستگیر — اے کہ دلیان جہان آمد تماشا بین تو
زد علَم بر چرخ ہفتم حضرت عالی جناب — گشت روشن شرق و مغرب از تبسم سین تو
نام تو چون اسم اعظم داشت تاثیر عجب — ہم چو موسیٰ قم باذنی از لب تمکین تو
بلکہ بہتر صد مراتب با صد ازدم اوست زانکہ — او ز مردہ زندہ کردی ہر دل غمگین تو
"بہر استقبال دیدارت ملائک آسمان — با قصور و حور آمد چونکہ شد تکفین تو

یا محمد حاجی نوشہ خدا را دستگیر
شد غلامی غاشیہ بر دوش بہر زین تو

یہ شاعر ممکن ہے غلام غوث غلامی ساکن میتراں والی، ضلع گوجران والا ہوں جنہوں نے محمد مقیم بن شیخ رحمت اللہ ساکن ستراہ باجوہ، پرگنہ پسرور، ضلع سیالکوٹ کی فارسی تصنیف تاریخ سیالکوٹ کو پیش نظر رکھ کر فارسی مثنوی فیروز نامہ لکھی تھی۔ یہ مثنوی ۱۳۰۵ھ میں مطبع محمدی، لاہور سے شائع ہو چکی ہے جس کا ایک نسخہ مولانا محمد عالم مختار حق، لاہور کے پاس ہے۔ میں نے تاریخ سیالکوٹ کا ایک قلمی نسخہ ڈاکٹر وحید قریشی، لاہور کے کتب خانہ میں دیکھا جس پر یہ مہر ثبت ہے "از دل و جان غلام غوث شدم ۱۲۳۹"۔ ڈاکٹر صاحب کے بقول یہ نسخہ غلام غوث غلامی کی ملکیت میں رہ چکا ہے۔ دیکھیے: *فہرست مخطوطات کتب خانہ قریشی*، ص ۲۸۔ غلام غوث غلامی کا کتب خانہ ڈاکٹر حسن صدیقی مرحوم ساکن گکھڑ کی تحویل میں آیا۔ اس کتب خانے میں کل ۳۷ مخطوطات تھے جن میں سے ۵۶ فارسی نسخے تھے جو میں نے آج سے تقریباً ۲۰ سال پہلے دیکھے۔ غلام غوث غلامی کی ایک اور نایاب فارسی کتاب ہندوستان کی عدم ترقی کے اخلاقی اسباب پر *تازیانۂ غفلت* پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور (شمارہ ۹۲۱۴) میں دیکھی ہے۔ عارف نوشاہی

غنیمت، کنجاہ

آپ کا نام محمد اکرم، تخلص غنیمت، والد کا نام شیخ نظر محمد تھا۔ قصبہ کنجاہ کا منصب افتا آپ کے بزرگوں سے متعلق تھا۔ تذکرۂ حسینی میں آپ کو "از مفتی زادہ ہائے قصبہ کنجاہ بودہ" لکھا ہے (ص ۲۳۰)۔ تذکرۂ نشتر عشق میں لکھا ہے "خدمت افتاء آن قصبہ بہ پدر او متعلق بود" [طبع دو شنبہ ۱۹۸۳ء، ص

Marfat.com

۱۱۱۴]۔آپ ابھی والدہ کے شکم میں تھے کہ ایک روز حضرت خضر علیہ السلام آئے اور آپ کی والدہ کو بشارت دی کہ جو بچہ تیرے شکم میں ہے اس کو غنیمت جان۔ چنانچہ جب آپ پیدا ہوئے اور والدہ صاحب سے یہ واقعہ سنا تو اپنا تخلص ''غنیمت'' رکھ لیا۔علوم ظاہرا پنے والد صاحب اور قاضی خوشی محمد و قاضی رضی الدین کنجاہی سے حاصل کیے۔فن شعر میں میر محمد زمان راسخ اور مرزا یزدبخش رسا کے شاگرد تھے۔ بیعت طریقت حضرت سید صالح محمد نوشاہی چک سادہ، ضلع گجرات والے سے تھی جو حضرت نوشہ گنج بخش کے اکابر خلفا سے تھے۔

مولانا غنیمت فارسی کے بہترین شاعر تھے۔آپ کے معاصرین آپ کی عزت کرتے تھے۔ ملک الشعرا محمد افضل سرخوش سے دہلی میں ملاقات کی۔انہوں نے آپ کی بڑی قدر کی اور تحائف سے نوازا۔اکابر شعرا نے آپ کی بڑی تعریف کی ہے مثلا:

۱۔سرخوش لکھتے ہیں ''غنیمت از خاکیان ہند غنیمت بودہ، طبع درست داشت۔'' (*کلمات الشعراء*، ص۸۲)

۲۔احمد علی ہاشمی لکھتے ہیں ''طبع روانی داشتہ۔اشعارش نازک و ہموار است۔'' (*مخزن الغرائب*، قلمی، ورق ۲۴۶[طبع دکتر محمد باقر، ج۴، ص۲۲۷])

۳۔خان آرزو لکھتے ہیں ''بسیار خوش زبان و معنی تلاش است۔'' (*مجمع النفائس*، قلمی، ص۶۶۹[طبع عابد رضا بیدار، ص۶۸-۶۷])

۴۔عشق عظیم آبادی لکھتے ہیں ''خیلے خوش خلق و رنگین مزاج بود۔'' (*نشتر عشق*، قلمی، ص۳۹۵)

۵۔صاحب *مرآۃ آفتاب نما* لکھتے ہیں ''خوش فکری است۔''

۶۔کشن چند اخلاص لکھتے ہیں ''اکثر خیالہای رنگین در الفاظ شوخ و عبارت متین بستہ۔ در ہندیان غنیمت بودہ۔'' (*ہمیشہ بہار*، ص۱۸۲)

۷۔محمد صالح کنجاہی لکھتے ہیں ''در شعر کمال دسترس داشت۔'' (*سلسلۃ الاولیا*، قلمی، ص۳۳)

۸۔محمد قدرت اللہ گویاموی لکھتے ہیں ''بطبع نقاد داد خوش مقالی دادہ و بذہن وقاد بنای نازک خیالی نہادہ، کلامش عنوان صحیفۂ فصاحت است و اشعارش دیباچۂ کتاب بلاغت''۔ (*تذکرہ نتائج الافکار*، ص۵۱۶)۔

ان کے علاوہ خواجہ محمد احسان مجددی نے *روضۃ القیومیہ*، رکن سوم، ص۱۶۰ میں؛ میر حسین دوست نے *تذکرہ حسینی*، ص۱۹۹؛ مفتی غلام سرور لاہوری نے *مخزن پنجاب*، ص۳۰۴ میں؛ شیخ اکرام الحق نے *شعر العجم فی الہند*، ص۱۷۹ میں؛ سید وزیر الحسن عابدی نے *فارسی کا نیا نصاب*، ج۲، ص۹۲ میں؛

Marfat.com

دختر امیر بٹ نے *آثار پارسی*، ص ۸۸ میں؛ *اردو انسائیکلو پیڈیا*، نیا ایڈیشن [فیروز سنز]، ص ۱۰۲۹ میں؛ *بیاض وارستہ*، مرتبہ سیالکوٹی مل، قلمی، ورق ۱۴۹-۱۵۱ میں مولانا غنیمت کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے۔ جو طوالت کے خوف سے درج نہیں کیا گیا۔

مولانا غنیمت کے بعد اکثر پختہ کلام شعرا نے اپنی اپنی نظموں میں آپ کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں:

۱۔ مولانا ضیا محمد ضیاء، ساکن چوہامل، ضلع گجرات، ''برخاک غنیمت'' فارسی؛ ۲۔ مولانا محمد فاضل صابر، ٹھیکریاں، گجرات، ''برمزار غنیمت'' فارسی؛ ۳۔ مولانا صدر، گجرات ''برمرقد غنیمت'' فارسی؛ ۴۔ مولانا احمد حسین احمد قریشی، قلعہ دار، گجرات ''مولانا غنیمت کنجاہی کے مزار پر'' اردو؛ ۵۔ عبدالغنی راحت، ''مرقد غنیمت'' اردو؛ ۶۔ سردار لچھمن سنگھ بھولا، کنجاہ، گجرات، ''روضہ تے میلہ''، پنجابی؛ ۷۔ مولانا غلام قادر گرامی نے مثنوی *نیرنگ عشق* از غنیمت کے جواب میں مثنوی *خرابات جنوں* لکھی تو اس کے جواب میں مولانا محمد عالم صاحب قریشی قلعہ داری نے فارسی میں یہ تین اشعار لکھے:

گرامی ہست شاعر بس گرامی　　گہر ناسفتہ سفت از طبع سامی
مگر نیرنگ را رنگست دیگر　　پی این رنگ ہم نیرنگ دیگر
چو دید این نظم شخصی گفت بیباک　　چہ نسبت خاک را با عالم پاک

تصنیفات

مولانا غنیمت کی چار [فارسی] تصنیفات پائی جاتی ہیں:

۱۔ *دیوان غنیمت*، کئی بار چھپ چکا ہے۔ پہلی غزل یہ ہے:

غزل

ای سایۂ سحاب عطای تو کشتہا　　گردی ز کوچۂ تو ہوای بہشتہا
یک روز سر بخاک درت سجدہ ی نمود　　بودست تر ہنوز خط سرنوشتہا
تنہا نہ برہمن ز غمت سر بسنگ زد　　چون دل تپد ز شوق تو بت در کنشتہا
تا نغمۂ شکستہ نوازیت شد بلند　　عشاق کرد کاسۂ سر نذر خشتہا
کوثر بود بدیدۂ لب تشنگان عشق　　خونی کہ آب شد ز غمت راز کشتہا

Marfat.com

حسنی بجلوہ بود کہ نظارہ گاہ شد　　برداشتند پردہ چو از کار زشتہا

خار غمت بپای غنیمتؔ اگر رود

آید بدست او رگ جان بہشتہا

۲۔ مثنوی نیرنگ عشق، یہ ۱۰۹۶ھ میں بعہد اورنگ زیب عالمگیر ختم ہوئی۔ شاہد و عزیز کا قصہ ہے۔ شروع اس طرح ہے:

بنام شاہد نازک خیالان　　عزیز خاطر آشفتہ حالان

ز مہرش سینہ ہا جولانگہ برق　　دل ہر ذرہ در جوشِ انا الشرق

جگر سوزی چراغ خانۂ او　　تپش ہا شوخی پروانۂ او

دل مستان عشق خود مقامش　　شکست رنگہا مہتاب بامش

بشوقش لخت دل دیوانۂ چشم　　چراغان دیدہ شد در خانۂ چشم

بیادش شور بلبل رنگ بستہ　　نمکدانہا بزخم گل شکستہ

بہر کس فیض مہرش یک نظر دید　　ز خاکش چشمۂ خورشید جوشید

دل مجروح عشقش را مقام ست　　مَی او را شکستِ شیشہ جام ست

۳۔ مثنوی گلزار محبت، یہ ۱۱۲۵ھ میں بعہد فرخ سیر بادشاہ نظم کی۔ اشعار کی کل تعداد پانچ سو اکانوے ہے۔ اس کے عنوانات شعروں میں ہیں۔ پہلا عنوان:

غرض مناجات کہ دست دعا ست　　آئینہ چہرۂ مقصود ما ست

مطلع یہ ہے:

الٰہی ساز دل را عشق مانوس　　بطاقم نہ چراغ برق فانوس

ہدایت پرتوی افگن بجانم　　تجلی مغز کن ہر استخوانم

۴۔ رقعات غنیمت، علم ادب وانشا کا بہترین مرقع اور عمدہ نثر ہے۔ تیرہ رقعات ہیں۔ یہ سب سے پہلے میں نے ہی جستجو کر کے ظاہر کیے ہیں۔ پہلا رقعہ اس طرح شروع ہوتا ہے۔ ''غنیمت کہ تاب یک لحظہ توقف ہجران برنزدیکان نداشت، گرفتار چندین آلام دوری است۔ محمد اکرمی کہ در...''

مولانا غنیمت نے ۱۱۲۵ھ/۱۷۱۳ء میں وفات پائی اور قصبہ کنجاہ کے جنوبی طرف باغ دیواناں کے شمال مغربی کونہ پر آپ کا مزار ہے۔ مختصر روضہ بنا ہوا ہے۔

Marfat.com

کچھ مزید نمونۂ کلام درج کیا جاتا ہے۔

زیارتِ بغداد کا شوق:

ای خوش آندم کہ غنیمت زسر عجز و نیاز　　سر قدم کردہ بطوفِ شہ بغداد رود

(دیوانِ غنیمت)

سیر کابل کا شوق:

شوق فائز میکند تکلیف سیر کابلم　　شد غنیمت دیدۂ ما عرصۂ سرخاب ازو

(ایضا)

سیر کشمیر کی تمنا:

بیا بلبل اگر داری گلی نذر تماشا کن　　غنیمت بہر سیر گلشن کشمیر می آید

(ایضا)

محبوبان کشمیر کی قدر دانی

بہار آشوب جنت جلوۂ ہر شوخ رعنای ست　　دلی داری غنیمت نذر کشمیری نگاران کن

(ایضا)

حضرت نوشہ صاحب کی زیارت کی شوق:

بخاک مرقد حاجی نوشہ　　بمقصد از سراغ بوسہ کن رہ

(گلزار محبت)

مولانا کی طبیعت ظریفانہ تھی۔ایک دن کنجاہ کے بازار میں ایک شوخ طبع لڑکے نے بغیر سلام وآداب کیے آپ سے سوال کہ مولانا رباعی کس کو کہتے ہیں۔آپ نے فی البدیہہ یہ رباعی کہہ دی:

شیطان پسری ستیزہ روی در راہ　　پرسید زمن وزن رباعی ناگاہ

چون تیزی طبع او بدیدم ، گفتم　　لا حول و لاقوۃ الا باللہ

(بیاض خطی مولانا شائق رسول نگری م ۱۲۹۹ھ)

مثنوی نیرنگ عشق میں اپنے پیر سید صالح محمد نوشاہی کی صفت میں تیس اشعار لکھتے ہیں۔چند منتخب یہ ہیں:

Marfat.com

بیا بنگر در شاہی کہ آنجا تجلی ہا ست مشتاق تماشا
نظر گر سرمہ سا گردد زتوفیق برین در حلقہ بنی چشم تحقیق
در کشور کشای فیض سرمد امام عاشقان صالح محمد
تجلی شعلۂ شمع خانۂ عشق دل پروانہ اش کاشانۂ عشق
مبین تو بادۂ گلزار وحدت گزین گلدستۂ باغ سیادت
سروسر حلقۂ صاحبدلان ست جنید وقت و شبلی زمان ست
خیال از جلوۂ او روح در بر دہن از نام او لبریز کوثر

تاریخ گوئی

مولانا غنیمت تاریخ بھی کہتے تھے۔ مثنوی گلزار محبت میں اپنے مرشد سید صالح محمد کی طویل منقبت اور تاریخ کہی ہے۔ چند منتخب اشعار یہاں لکھے جاتے ہیں:

نشان شاہی فقرش مسلّم بسر بر چتر ظل غوث اعظم
عیان از چہرہ نور حسن مطلق برویش باز کردہ چشم خود حق
ز اوج معرفت روشن رخش ماہ شدہ پرتو فشانی صبغۃ اللہ
بود چشمش بر اہل بصیرت قنادیل چراغ نور ملت
خمیدہ قامتش تیغ کشیدہ رگ فرعون شیطانی بریدہ
شدہ صہبای ارشادش بہ مخمور در اعضا جوش رقص خون منصور
خدنگ رشدش آمد چون بہ آماج کمان خویشتن را سوخت حلّاج
کمان ابرو از تیر اشارات شکار انداز نخچیر مہمات
دعایش ابر فیض جاودانی نمودہ تازہ صد کشت رمانی
نگاہ فیض چون بر دل کشادی بہر رگ جوش ذکر ھو فتادی
زدی چون در توجہ نعرۂ ھو زبان از ذکر ھو می گشت ہر سو
چو می گردی بذکر اَرّہ مشغوف بخورشیدی شدی ہر ذرہ معروف
ز مغز استخوانہا تارک وی شدی دمساز آواز دمِ نی

Marfat.com

چو شد آن حق خلیلِ عشق ملت　　بخواب راحتی در مہد تربت
ہدایت کعبۂ او باد معمور　　باولاد گرامی چشم بد دور
خرد تاریخ سالش از رہ صدق　　بگفتا ہے " فتاد آن کعبہ عشق "
۱۱۱۸ھ

[گلزار محبت]

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۲، ص ۲۶۵_۳۱۵؛ Arif Naushahi,"GANIMAT KONJAHI," *Encyclopaedia Iranica*, New York, 2000, Vol. X, Fas. 3,p. 278-79.

غنیمت کنجاہی کی تصانیف میں سے ایک اور تصنیف *مناظرۂ گل ونرگس* بہ فرمائش مولوی محمد بخش ومحمد عالم دین، بہ اہتمام مفتی الہ بخش مہتمم مطبع مفتاح الاسرار، بھیرہ، ضلع شاہ پور، ۱۲۸۲ھ/۱۸۶۵ء میں شائع ہوئی۔ یہ ۸ صفحات پر مشتمل فارسی نثر کا رسالہ ہے جس میں گل اور نرگس نے ایک دوسرے کے مقابلے میں خودستائی کی ہے۔ دیباچے سے چند سطور لکھی جاتی ہیں: ''بعد از حمد ایزدی کہ مصحف گل را برای دل سی پارہ بلبل پرداختہ و دیدۂ نرگس را منظور نظر اولی الابصار ساختہ... غنیمت مستمند بر ضمیر منیر تماشایان گل دانش وبینش معروض می دارد۔'' اور خاتمے سے چند سطور اس طرح ہیں: ''این نسخہ بجہت گل گلزار مروت، نور باصرہ فتوت بفرصت یک دہن خندہ و بفرحت طرفۃ العین نگاشتہ شد۔ امید از بہار طبعان گلشن دانش، والانظران اہل بینش آن است کہ در وقت مطالعہ این نسخہ اگر سہوی در یابند بر مصحف خندہ نہ کند بلک قلم اصلاح را کارفرمایند ومنت بر دیدہ گذارند۔'' اس کا ایک عکسی نسخہ مولانا محمد عالم مختارِ حق صاحب، لاہور نے مجھے مرحمت فرمایا۔

سید صالح محمد کی مدح اور تاریخ وفات میں شرافت صاحب نے مثنوی *گلزار محبت* کے آخری شعر سے مادۂ تاریخ ''فتاد آن کعبہ عشق'' = ۱۱۱۸ھ درج کیا ہے۔ آپ نے *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۱، ص ۲۴۷_۲۴۸ میں سید صالح محمد کے سال وفات پر تحقیق کرتے ہوئے مختلف تاریخوں ۱۰۷۲، ۱۰۷۴ اور ۱۱۱۷ھ کو غلط قرار دیتے ہوئے غنیمت کے اسی مادۂ تاریخ کے مطابق ۱۱۱۸ھ کو ان کا صحیح سال وفات قرار دیا ہے۔ میرے خیال میں ۱۰۷۲ھ ہی صحیح سال وفات ہے۔ جو مادۂ تاریخ ''ھی فتادہ کعبۂ عشق'' سے استخراج ہوتا ہے اور آخری مصراع یوں پڑھنا ہو گا: بگفتا ہی فتادہ کعبۂ عشق۔ جیسا کہ صادق علی دلاوری نے اپنے مضمون ''غنیمت کا وطن'' مطبوعہ *اورینٹل کالج میگزین*، لاہور، ج ۲۰، عدد ۱، نومبر ۱۹۴۳ء، ص ۲۹ میں ایک قلمی بیاض میں درج شدہ غنیمت کے انہی اشعار کے حوالے سے ان کی تاریخ وفات ۱۰۷۲ھ ثابت کی ہے اور مذکورہ بالا مصراع بھی ''بگفتا ہی فتادہ کعبۂ عشق'' لکھا ہے۔ اس کی تائید میں ایک اور شہادت مرزا احمد بیگ لاہوری کی ہے جنہوں نے ۱۱۰۷ھ میں اپنی کتاب *احوال و*

Marfat.com

مقامات نوشہ گنج بخش تصنیف کرتے ہوئے لکھا ہے: ''مسکن ومزار ایشان در چک سادہ است۔'' (ص ۸۱) یعنی سید صالح محمد ۱۱۰۷ھ سے پہلے وفات پا چکے تھے۔ رقعات غنیمت کا ایک قلمی نسخہ ذخیرۂ مفتی نیشنل آرکائیوز آف پاکستان، اسلام آباد (ادب ۲۳۵) میں دیکھا جس میں چند رقعات ایسے ہیں جو شرافت صاحب کے ایڈیشن میں نہیں آئے۔ عارف نوشاہی

فاطمہ (فاطو)، گجیانہ

اس کا نام فاطمہ، تخلص فاطو، اس کے شوہر کا نام محمد علی ہے۔ قوم میراثی سے ہے۔ گجیانہ بھٹیاں، ضلع شیخوپورہ میں سکونت رکھتی ہے میرے مرید اور برادر خالہ زاد سید عبدالکریم عباسی * نوشاہی مرحوم ساکن چنبھل، ضلع شیخوپورہ کی بیعت سے مشرف ہے۔ حضرت نوشہ صاحب اور اپنے پیر عباسی صاحب کی عاشقہ صادقہ ہے۔ حضرت نوشہ صاحب کے عرس پر ماہ ہاڑ کی دوسری جمعرات کو دربار شریف پر حاضری دیتی ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بمقام گجیانہ موجود ہے۔

خود شاعرہ ہے۔ پنجابی میں باراں ماہ، کافیاں وغیرہ کہے ہیں۔ اپنے شوہر کے ساتھ مل کر ڈھولک کے ساتھ گایا کرتی ہے۔ سامعین کو بہت تاثیر ہوتی ہے۔ یہ اشعار اس کے ہیں:

کوجی تے کملی تیری نوشہ منظور کرلے
آگئی میں دوروں چل کے معاف قصور کرلے

سخیاں دا لال کہاویں بگڑی ہوئی ترت بناویں
آگئی میں قاصد بن کے عرض منظور کرلے
کوجی تے کملی تیری نوشہ منظور کرلے

روضے دے چار چوفیرے لواں اج صدقوں پھیرے
تکیں نہ عیب میرے کاسہ بھرپور کرلے
کوجی تے کملی تیری نوشہ منظور کرلے

انگ تے ساک نہ کوئی ملدی نہیں کدھرے ڈھوئی
معاف کر غلطی جو ہوئی نظر منظور کرلے
کوجی تے کملی تیری نوشہ منظور کرلے

فاطو غلام تیری دکھاں تے درداں گھیری

Marfat.com

میں وَل پاویں پھیری حشر نوں بانہہ پھڑلے
کوہجی تے کملی تیری نوشہ منظور کرلے

دیگر

کر نظر کرم دی سایاں
تیرے قدم چمن نوں آیاں

توں صاحب ، میں تیری بردی قدماں تے ڈگ عرضاں کردی
اج بخشو نور صفایاں تیرے قدم چمن نوں آیاں
جت ول نظر کرم دی پاویں منگتیاں نوں سلطان بناویں
میں ہو کے سوالن آیاں تیرے قدم چمن نوں آیاں
اس در تے جو آون سوالی قسم خدا دی نہیں جاندے خالی
اس در تے بے پرواہیاں تیرے قدم چمن نوں آیاں
فاطو تے تساں کرم کمایا اجڑی جھوک نوں تساں وسایا
تیرا تک گھرانہ آیاں تیرے قدم چمن نوں آیاں

باراں ماہ

چیتر چاک تساڈی نوشہ بھل نہ جاواں مولا کرم کماوے، جا کے ویکھاں میں تھاواں
میرے پیر عباسی جندڑی گھول گھماواں دفتر عیباں دے کالے نوشہ پیر نوں وکھاواں
وساکھ دسے پیا نوشہ تیرا عالی دوارہ پر کر جام پلاؤ بخشو نور نظارہ
میرا پیر عباسی جانے عالم سارا کھلا فیض خزانہ نوشہ ونڈن ہارا
جیٹھ جاؤ نی سیو رل سنگتاں گیاں آسن وچ گجیانے دھماں نام دیاں پیاں
کرماں والیاں سیاں جہڑیاں قدماں تے رہیاں کھلیا فیض نوشاہی بھر جھولیاں لیاں
چڑھدے ہاڑ مہینے نوشہ نوشہ پکاراں پھلیا باغ نوشاہی آیاں عجب بہاراں
لجپال گھرانہ میریاں سن لو پکاراں نوکر ہو گئی تیری نوشہ موڑ مہاراں
چڑھدے ساون مہینے نہ میں سوندی وچاری گاون نوشہ دے گاواں دکھاں درداں دی ماری

Marfat.com

صبح شام میں ویکھاں نوشہ دی اسواری ڈگی قدماں تے آ کے کرنی نظر پیاری
بھادوں بھڑکی لگی در نوشہ دے جاواں جالی روضے دی چم کے قدمیں سیس نواواں
میرا پیر عباسی دکھڑے اونہوں سناواں نوشہ کرم کماوے میں تاں نت نت آواں
اسوں آس دلے دی نوشہ کردا اے پوری ایہ تے سخی اے گھرانہ میری ہووے منظوری
جاکے جھاڑو میں دیواں بن کے نوشہ دی چوہڑی ڈگی قدماں تے آکے نوشہ ملیں کھاں ضروری
کتک کرم دا ویلا نوشہ دیر نہ لاویں صدقہ شاہ سلیماں میں پر کرم کماویں
ڈگی قدماں تے آکے خالی نہ پرتاویں میرا پیر عباسی اوہدے ساتھ رلاویں
مگھر مار مکایا تیریاں اہناں جدایاں تیرے عشق عباسی کیتا وانگ سودایاں
دینا وصل پیالہ تیریاں قدماں تے آیاں نوشہ کرم کماوے مولا بخشے خطایاں
پوہ پیر دے باہجوں کس نوں حال سناواں تیریاں قدماں دی خاک اے میں سرمہ پاواں
سینے لا لے عباسی سِکدی نہ مر جاواں صدقہ پیر شرافت میں بھل نہ جاواں
چڑھدے ماہنگ مہینے ویکھیں عیب نہ میرے میں اوسیاں پاواں تکاں راہ نت تیرے
دھکیں مول نہ درتوں ہونی شان اچیرے سینے عشق عباسی کیتے عشق لٹیرے
پھگن پھریا زمانہ منتاں کر کر میں ہاری دینا وصل پیالہ ہووے دور بیماری
باہجوں پیر عباسی کون کرے گا کاری دامن نوشہ دے لگ کے فاطؔو تر جاوے وچاری

فاطمہ یکم جمادی الآخر ۱۴۱۱ھ/۱۹ دسمبر ۱۹۹۰ء کو وفات پا کر قبرستان سید جلال، گجیانہ نو میں دفن ہوئی۔

عارف نوشاہی

فائز، شادی وال خُرد

آپ کا نام مولانا نجم الدین، تخلص فائز، والد ماجد کا نام مولانا علامہ سَیّد احمد الملقب بہ ابوحنیفہ ثانی ولد حافظ خان محمد قریشی تھا۔ آپ کی ولادت ۱۲۶۹ھ/۱۸۵۳ء میں بمقام قلعہ دار، ضلع گجرات ہوئی۔ لیکن آپ اپنے والد صاحب کے ہمراہ قصبہ شادی وال، ضلع گجرات میں چلے گئے۔ مدۃ العمر وہیں رہے۔ آپ نے چھوٹی عمر میں ہی عربی و فارسی میں کمال حاصل کر لیا۔ آپ کی بیعت طریقت خاندان نوشاہی میں شیخ پیر بخش سے تھی۔ وہ مرید شیخ محمد دریام ولد دائم کے، وہ مرید شیخ برخوردار کے، وہ مرید اپنے

Marfat.com

والد شیخ فیض بخش کے، وہ مرید اپنے والد شیخ امام بخش کے، وہ مرید اپنے والد شیخ عبداللہ شاہ کے، وہ مرید اپنے والد شیخ اللہ بخش جلالپوری کے، وہ مرید حضرت سچیار صاحب نوشہروی کے، وہ مرید حضرت نوشہ گنج بخش کے۔ آپ نے کافی عرصہ درس وتدریس کی۔ ۱۵ جمادی الاولی ۱۳۳۲ھ/۱۲ اپریل ۱۹۱۴ء کو وفات پائی۔ مزار شادی وال خُرد، ضلع گجرات میں گاؤں سے مشرقی طرف ہے۔

آپ کثیر التصانیف تھے۔ ہر علمی موضوع پر آپ کی کتابیں موجود ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں: ۱۔ حیات المسیح، عربی؛ ۲۔ مجموعہ خطب، تصنیف ۱۳۱۱ھ؛ ۳۔ جامع القواعد، ۱۲۸۸ھ؛ ۴۔ قافیہ، فارسی منظوم؛ ۵۔ شرح قافیہ، فارسی نثر؛ ۶۔ شجرہ طیبہ در بنائے خمسہ، فارسی منظوم، ۱۳۱۳ھ؛ ۷۔ مصباح الفرائض، فارسی منظوم، ۱۲۹۳ھ؛ ۸۔ فرائض الاسلام، فارسی منظوم؛ ۹۔ رسالہ جمعہ، فارسی؛ ۱۰۔ دیوان فائز، عربی، فارسی، اردو، پنجابی؛ ۱۱۔ شرح اسماء الحسنے، پنجابی منظوم؛ ۱۲۔ سیرۃ حضرت رسول کریم، پنجابی منظوم؛ ۱۳۔ فضائل ومناقب ابوبکر صدیق، پنجابی منظوم؛ ۱۴۔ فضائل ومناقب حضرت عمر فاروق، پنجابی منظوم؛ ۱۵۔ فضائل ومناقب حضرت عثمان غنی، پنجابی منظوم؛ ۱۶۔ فضائل ومناقب حضرت علی مرتضٰی، پنجابی منظوم؛ ۱۷۔ فضائل ومناقب اہل بیت؛ ۱۸۔ عمدۃ الحطاب فی فضائل الاصحاب [شائع کردہ مولوی محمد دین، شادی وال، ۶۰ صفحات]؛ ۱۹۔ جنگ نامہ تالی بادشاہ ترک، پنجابی منظوم؛ ۲۰۔ رسالہ در علم تصوف، فارسی نثر؛ ۲۱۔ شجرہ شریف قادری نوشاہی، فارسی منظوم؛ ۲۲۔ مواعظ حسنہ، اردو منظوم؛ ۲۳۔ مکتوبات فائز۔

آپ عربی، فارسی، اردو اور پنجابی کے بہترین شاعر تھے۔ آپ کے خطبات عربی میں ہیں۔ ایک خطبہ ان میں سے چالیس اشعار کا ہے۔ پہلے دو شعر یہ ہیں:

حمدت اللہ رحمانًا رحیمًا　　رؤفًا راحمًا مولٰی کریمًا
الٰہ بارئ رب قدیر　　ملیك مالك ملكًا عظیمًا

آخری دو شعر یہ ہیں:

الٰہی عبدك الفائز ظلوم"　　جھول مذنب ذنبًا ذمیمًا
ولكن یرتجی من فضلك العام　　فیارب اعطه خیرًا فخیمًا

ایک مناجات اکیس اشعار کی ہے۔ پہلے دو شعر یہ ہیں:

الٰہی یا مجیب المستہام　　سالتك بالنبی فخر الانام

Marfat.com

حبیبك مصطفے الصدر المعلیٰ　　رسولك سید الرسل العظام

آخری دو شعر یہ ہیں:

و قصد ربی کبرق من صراط　　تسہل کل صعب بارتحام

جوار محمد اخر سوالی　　مقامی ثم فی دارالسلام

(دیوانِ الفائز، خطی)

نمونۂ کلام فارسی:

شجرہ قادریہ نوشاہیہ تصنیف کیا ہے۔اس کے آخری اشعار یہ ہیں:

طفیل سید شمس الدین محمد　　طفیل شاہ محمد غوث امجد

طفیل شہ مبارک پر فضائل　　طفیل سیّد معروف کامل

طفیل شہ سلیماں پیر انوار　　طفیل نوشۂ صاحب کرم کار

طفیل عارف حق پیر سچیار　　طفیل شیخ اللہ بخش ہشیار

طفیل شاہ عبد اللہ معظم　　طفیل شیخ امام بخش اکرم

طفیل فیض بخش جن و انسان　　طفیل پیر برخوردار باشان

طفیل آن مکرم شاہ فرجام　　کہ نامش شد محمد شیخ وریام

طفیل رہنمای پیر کامل　　کہ نامش پیر بخش آمد مکمل

خداوندا ز حرمانم بکن دور　　بعرفان خودم کن سینہ معمور

طفیل شجرہ پیران طریقت　　بفائز کشف کن سرّ حقیقت

ہوای گمرہی را دور می ساز　　فساد نفس را مکسور می ساز

دلم از شوق خویش آباد گردان　　بذوق اسم پاکت شاد گردان

نمونۂ کلام اردو:

مواعظ حسنہ میں کہتے ہیں:

مسلمانو　بھراؤ　دینیارو　　خدا کا نام ہر دم میں پکارو

خدا کی یاد سے غفلت نہ کریو　　دل اندر الفت دنیا نہ بھریو

خدا کو حاضر و ناظر پچھانو　　بدی کی میل خاطر میں نہ آنو

مٹاؤ دل سے بدعت شرک بھائی　　دھوا دوؤ گناہوں کی سیاہی

Marfat.com

کرو قائم سدا صوم و صلاتاں غنی پر فرض ہیں حج و زکاتاں
عزیزو جمعہ کو ہر گز نہ چھوڑو سرے کے پیر کر اس طرف دوڑو
عبادت میں گزارو عمر بھائی کرو وہ کم جو دے سب کو رہائی
طریقِ احمدی پر راست چلو کوڑانویں بات کا رستہ نہ ملو

یہ سب انتیس اشعار ہیں۔آخری تین اشعار یہ ہیں:

خداوندا طفیل اپنے پیارے کریں آسان سب مشکل ہمارے
طفیل مصطفٰے ناروں بچائیں کرم سیتی دیویں جنت میں جائیں
سبھی بھائی سنے فائز بیچارے
کریں رحمت کنوں یا رب سہارے

نمونۂ کلام پنجابی:

ایک مکتوب مولوی شیخ عبداللہ مرحوم ساکن چک عمر کی طرف لکھا ہے۔بتیس اشعار کا ہے۔اس طرح شروع ہوتا ہے:

جناب مولوی عبداللہ صاحب امان اللہ کنوں ہووے نہ خائب
سلاموں بعد عاجز بے نوا صاف عرض کردا اے اگے اہل انصاف
جو کی تقصیر میں توں ہو چکی ہے جو اخلاصوں مگر خفگی ودھی ہے

آخری دو اشعار یہ ہیں:

چھڈو فائز کرو ہن عرض تسلیم جناب شیخ جی پر نال تکریم
قصوری دی عرض اتنی ہے کافی قصور اندر مینوں دیہو معافی

اپنا پتا فضائل ومناقب اہل بیت میں اس طرح لکھتے ہیں:

مراتب نال اول حال شیخین محمد نجم دیں کولوں سنو عین
وطن جس دا ہے شادی وال پنجاب تے قرشی قادری حنفی ہے القاب
پدر اس دا ہے فاضل سَیّد احمد
ابوالاب مولوی خانِ محمد

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۹، ص ۱۵۴-۱۳۰؛ پنجابی کتابیات، ج ۱، ص ۴۹۹ [اندراج ۸۴۴۶] میں

Marfat.com

فائز شادی والی کی ایک پنجابی منظوم تصنیف *باغ بہار* شائع کردہ شیخ الٰہی بخش، لاہور ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۷ء، ۵۶ صفحات درحالات حضرت عمر کا ذکر ہوا ہے۔ عارف نوشاہی

فائق، چک ۶۳۸-ٹی ڈی اے

نام غلام رسول، تخلص فائق، والد کا نام محمد دین ولد فضل دین، قوم وڑائچ۔ ۱۳۶۱ھ/۱۹۴۲ء میں پیدا ہوا۔ میٹرک تک تعلیم پائی۔ یکم شعبان ۱۳۷۹ھ/۳۰ جنوری ۱۹۶۰ء کو میرے ساتھ بیعت کی۔ آبائی گاؤں ابوالفتح والی، متصل وزیرآباد، ضلع گوجران والا ہے۔ لیکن اب چند سال سے چک ۶۳۸-ٹی ڈی اے، تحصیل لیہ، ضلع مظفرگڑھ میں سکونت گزین ہے۔ پیشہ کاشتکاری کرتا ہے۔

گاہ بگاہ پنجابی میں شعر کہتا ہے ایک سی حرفی بنائی ہے۔ یہ مکتوب پنجابی نظم میں میرے نام لکھا۔ بطور نمونہ کلام درج ہے:

مکتوب

اول حمد ہزار ہزار ربی جس نے کل جہان بنایا اے
پھر بھیج درود رسول اتے سر لولاک دا تاج سجایا اے
اہل بیت دا کی بیان دساں جس دا رب نے شان ودھایا اے
نوشہ پاک دا سر تے رہے سایہ جس تے رب نے کرم کمایا اے
چماں پیر شرافت دے جوڑیاں نوں سدا ادب تھیں سیس نوایا اے
پڑھ بسم اللہ لکھاں عرض اگوں نال ادب دے قلم اٹھایا اے
سنی خبر حضور دے آونے دی جُثہ جامے نہ وچ سمایا اے
ہویا خوشی تھیں حال کمال میرا جدوں سکھ سنہڑا آیا اے
لکھ وار میں شکر گذار ہویا نال پیار جے گھل سدایا اے
ایہہ بھی دتی اے خبر بشیر مینوں حضور خط بھی لکھ کے پایا اے
اجے تک نہیں اوہ نصیب ہویا خبرے اوس نے کیوں چر لایا اے
خبرے کیوں نہیں ہن تک پہنچیا اوہ کتھے اوس قیام فرمایا اے
اچھا خیر! سی خبر دی لوڑ مینوں مولا پاک نے ڈھو بنایا اے
قاصد اپنے ای گھر دا پہنچ گیا جس نے حال احوال سنایا اے

Marfat.com

جمعرات دے روز دا حکم ہویا چودہ چک دے وچ بلایا اے
حکم سندیاں شوق دی موج اٹھی میرے صبر دا تھم ہلایا اے
ہوندے پر تاں اڈ کے پہنچ جاندا لجپال جتھے ڈیرا لایا اے
لائی دوڑ دلیلاں دے گھوڑیاں تے مولا مشکلاں وچ پھسایا اے
کسے بنیوں واہ نہ ملی آخر رچھ ہمت دا سٹ وگایا اے
کرنا ایہہ گستاخی معاف قبلہ مولا ایسا ہی وقت لے آیا اے
ایسی پھاہی ہے واہی دی آن ڈھکی ہر پاسیوں بنھ بہایا اے
کراں فیر میں عرض معاف کرنا گنہگار ہاں بھرم گنوایا ہے
عیباں والیاں لکھ بے آسیاں نوں تساں کرم دے نال بچایا اے
فائق جہے گناہ لویڑیاں نوں کافی پیر شرافت دا سایہ اے

فائق، ٹھٹہ نیک

اس کا نام غلام علی، تخلص فائق، والد کا نام میاں خوشی محمد ولد میاں احمد دین بن حسن محمد تھا۔ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ/ ۵ اپریل ۱۹۴۳ء کو موضع بسارنگ، ضلع گجرات میں پیدا ہوا۔ میٹرک تک تعلیم پائی۔ میاں اقبال صاحب ستارکوٹی سے فنِ کتابت سیکھا۔ نستعلیق اچھا لکھتا تھا۔ چندے وسن پورہ، لاہور میں رہ کر کام کرتا رہا۔ اس کا والد میاں خوشی محمد ٹھٹھہ نیک میں چلا آیا اور وہاں کی امامت مسجد کا منصب سنبھالا۔ یہ بھی ساتھ ہی تھا۔ بعمر بائیس سال ۷ شوال ۱۳۸۴ھ/ ۹ فروری ۱۹۶۵ء کو میرے ہاتھ پر بیعت کی۔ بڑا ذہین و فطین تھا۔ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ/ ۲۸ مئی ۱۹۶۹ء کو وفات پائی اور گورستان نوشاہیہ، ساہن پال شریف میں دفن ہوا۔

فارسی، اردو اور پنجابی زبان میں اشعار کہتا تھا۔

نمونۂ کلام پنجابی:

حضرت نوشہ حاجی سبحان اللہ سبز پوش تے شیریں زبان والے
اسم حاجی محمد ہے ودھ چنوں ساہن پال وچ ڈیرہ جمان والے
خاص الخاص محبوب ذیشان سوہنے مٹے دلاں دے جوڑ ملان والے
کئیاں بھلیاں ہویاں مسافراں نوں سدھے راہ حضور چلان والے

Marfat.com

زندہ کر دیون پھڑ مردیاں نوں ذکر ھُو دا ہر دم پکان والے
کرن شاہ جہاں دی مدد آکے کشتی اوس دی نوں بنے لان والے
اوس ماں توں پئے قربان جایئے جدھے لال نوری لاٹاں لان والے
پیر سوہنے قرآن دے۔خاص حافظ گنج بخش دا لقب سدان والے
سُتے ہوے سَن اک دن خواب اندر اچے مرتبے تے اچی شان والے
آے ملک نوری تے قرآن پڑھیا ہوئی صبح تے حافظ قرآن والے
دتا سارا سنا استاد تائیں آکھن ایہہ محبوب یزدان والے
سختی ہوئی جے کوئی حضور میں تھیں کرو معاف ہو کرم کمان والے
کرن دعا معاف ہو جان چندے اپر حاکماں حکم چلان والے
دیندے بخش خزانے سوالیاں نوں پُت سخیاں دے سخی سدان والے
کسے چیز دی تھوڑ نہ اینہاں تائیں للہ کل خزانے ورتان والے
سائل میں بھی ہاں در اینہاں دے دا مینوں خیر حضور ہی پان والے
لال اینہاں دے نے میرے پیرسوہنے بھاگ میں جیہاں تائیں لان والے
سید پیر غلام مصطفٰے صاحب سوہنے سوہنیاں دے سوہنی شان والے
چہرہ نورانی ، رہندے مست ہر دم ، تے قرآن ہی ہر دم پکان والے
بناں یاد خدا دی کسے اندر غور و فکر نہ کرن دھیان والے
اسم اعظم پڑھدیاں منہ وچوں نوری پھل حضور برسان والے
ہم شکل نوشہ حاجی پاک دے نے زیر زبر دا فرق نہ پان والے
جنہاں ڈٹھا ناہیں نوشہ پیر تائیں رہے ترسدے ورد کمان والے
ویکھن آ جلدی نوشہ پیر ثانی ساہن پال وچ کرن گزران والے
صاحبزادے اونہاندے کی صفت لکھاں علم حلم تے خوش الحان والے
سید پیر شریف شریف احمد تے شرافت دا لقب سدان والے
عربی ،فارسی دے خوشنویس نالے عالم فاضل نے دین یزدان والے
علم عقل حلیمی وچ لاثانی عقدے مشکل تھیں مشکل سمجھان والے

Marfat.com

ذکر فکر خدا دا کرن ہر دم بے دیناں دا منہ پرتان والے
فتح دے خدا ہر کم اندر انا الحق دی رمز نوں پان والے
غلامؔ علی نوں بھی خیر اینہاں پایا دوست سب ایہہ رب رحمان والے
پلاّ اینہاں دا جو بھی پھڑ لیندے رتبے تھیں اعلیٰ اوہ پان والے

(گنجینۂ شرافت، بیاض قلمی، ص۵۸۵)

مکتوب منظوم

بنام اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب

قلم پھڑاں میں پڑھ بسم اللہ ہویا فضل الا ہوں
طرف میں دی خط آیا حضرت دی درگاہوں

لکھ لکھ شکر بجاواں پڑھ کے جو کجھ تساں نے لکھیا
روشن دل میرا پڑھ ہویا نشہ محبت چڑھیا

جو جو لفظ تساں نے لکھے روشن ودھ یاقوتوں
مہر محبت والیاں باتاں گویا سیف ملوکوں

جیوں جیوں پڑھاں تیوں تیوں مینوں شوق سویا ہووے
بار بار میں پڑھاں محبتوں خوشی زیادہ ہووے

جو جو نکتے خط اپنے وچ لکھ تساں نے گھلے
بہت پیارے لگدے مینوں بہتر ہر اک گلے

عشق محبت والا نامہ جو تساں نے گھلیا
لوں لوں روشن ہو گیا میرا جام وصل دا ملیا

جتنی صفت کراں میں اس دی اتنی تھوڑی ہووے
لفظ سچے موتیاں وانگوں لڑیاں وچ پروے

وچ خیال تساڈے اسیں نت آزردہ رہندے
بادصبا جے جاے تساں ول اسنوں اسیں کہندے

جا کر پیر اساڈے تائیں ایہہ سنہیا دینا
جلد اساں ول آؤ حضرت آکر درشن دینا

نت اڈیک تساڈی رہندی ہر دم یاد کریندے
پاؤ پھیرا جلدی حضرت کیوں نہیں کرم کریندے

میاں خوشی محمد زبانی کہن سلام تسانوں
ہر دم یاد کرن دن راتیں عالی شان شاہاں نوں

غلام رسول بھی طرف تساڈی کہے سلام مدامی
تاہنگ تساڈی ہر دم رکھے حضرت پیر گرامی

عمر بی بی طرف تساندی کہے سلام ہر ساعت
نوکر نفر تساں دی حضرت ہر دم وچ اطاعت

با ادب السلام علیکم غلام علی. دی طرفوں
بہت تھوڑا ایہہ نامہ لکھیا ٹوٹے پھوٹے حرفوں

میں فائقؔ نے لکھ کر شوقوں خط تساں ول پایا
جلد پھیرا ہن پاؤ حضرت ہر دم شوق سوایا

(۱۸مارچ ۱۹۶۴ء)

(فیض محمد شاہی، ج۱۰، ص۶۴۹)

Marfat.com

نمونۂ کلام اردو: [علامہ اقبال کی زمین میں]

دنیا کے درد و غم سے اکتا گیا ہوں یارب
کیا لطف زندگی کا جب دل ہی بجھ گیا ہے
ہیں آرزوئیں دل میں مدت سے جوش کھاتیں
گردوں نے میرا شاید تختہ الٹ دیا ہے
تسکیں نہیں ہے دل کو آرام اک گھڑی کا
شاید یہ وقت مجھ پر ایسا ہی آ گیا ہے
ماں باپ کی اطاعت رکھتا ہوں اک تمنا
بس شوق اک یہی ہے جو دل میں آ گیا ہے
دے مجھ کو خوش خطی تو جو لاجواب ہووے
ہے جو عطیہ مجھ پر وہ سب ترا دیا ہے

(التجا غلام علی، ص۴ [بہ اصلاح شرافت نوشاہی])

فائق نے تینوں زبانوں میں اپنے کلام پر مشتمل کتابچہ *التجا غلام علی* کے نام سے الامان پریس، لاہور سے ۸ صفحات میں شائع کروایا تھا۔ نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۱۱، ص ۱۷۲-۱۷۷

فتح خان، راول پنڈی

ان کا اصلی نام محمد فتح علی خان اور مشہور سائیں فتح علی خان۔ راول پنڈی میں رہتے تھے۔ سائیں محمد علی نوشاہی کے مرید تھے، وہ مرید سید اکبر علی نوشاہی سنگھوئی والا کے۔ ۲۵ شعبان ۱۳۷۱ھ/۲۰ مئی ۱۹۵۲ء کو وفات پائی۔ راول پنڈی میں دفن ہوے۔

ان کی تصانیف سے کتب ذیل موجود ہیں:

۱۔ گنجینۂ قادری نوشاہی، مطبوعہ ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۵ء بنام روشن ضمیر و طبع دوم ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء اسلامیہ سٹیم پریس، لاہور؛ ۲۔ *لمعات التصوف*، اردو، مصنفہ و مطبوعہ ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۱ء اسلامیہ سٹیم پریس، لاہور؛ ۳۔ مجموعہ ابیات، پنجابی، مطبوعہ ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء اسلامیہ سٹیم پریس، لاہور؛ ۴۔ ماہنامہ قادری نوشاہی، ان کی سرپرستی میں لاہور سے ربیع الثانی ۱۳۴۲ھ/دسمبر ۱۹۲۳ء میں جاری ہوا اور ذی الحجہ ۱۳۴۲ھ/جولائی ۱۹۲۴ء میں بند ہو گیا؛ ۵۔ *تذکرۃ الشیخ*، سائیں محمد علی کشمیری راول پنڈی والا کا تذکرہ ہے۔

Marfat.com

پنجابی کے شاعر تھے۔ چند اشعار لکھے جاتے ہیں۔

الف الف نے اُلف کمال سیتی وچ جگ دے نور ظہور کیتا
کیتا اپنے نور تھیں نور نبی نوشہ نبی دے نور مسرور کیتا
نوشہ گنج تاں بحر عرفان دائے نال فیض دے جگ معمور کیتا
اللہ ناز دے نال خطاب دے کے نوشہ اولیا وچ مشہور کیتا

ج جان کے جان قربان کراں نوشہ پیر میرا دستگیر ہے جی
نوشہ نام لیاں دل صاف ہوندا سچے نام دی جہی تاثیر ہے جی
نوشہ رب دا لاڈلا جگ اندر نوشہ دوہیں جہانیں جاگیر ہے جی
فتح خاں غلام بیمار تائیں نوشہ پیر دی نظر اکسیر ہے جی

خ خلق خدائے دی سب سیوے سارا جگ تیرا سیوا دار سائیں
ملک فلک بھی سیس نواندے نی جلوے نور دا ویکھ چمکار سائیں
نوشہ لاڈلا پاک جناب ربی نوشہ پیر منظور دربار سائیں
ہوے پاک نوشاہیاں دی خاک جہڑے فتح خاں اوہ بخت بیدار سائیں

ط طلب مینوں نوشہ ویکھنے دی ساہنپال نوں کراں تیاریاں میں
دل چاہوندا ماہی دے دیس جاواں پراں باجھ ماراں ہن اڈاریاں میں
سارے غم تے دکھڑے پھول دساں نالے درد حقیقتاں ساریاں میں
فتح خاں نوں لا گل واسطہ ای نوشہ تساں دے غماں نے ماریاں میں

باراں ماہ بطور مسدس لکھے ہیں۔ ایک بند یہاں لکھا جاتا ہے۔

مگھر موڑ مہاراں نوشہ پاویں کویں بھلاوے جی
شہر مدینہ کریں رنگینہ فیر ملیں آ چاوے جی
شاہ سلیماں نوری بن کے دان کریں ورتاوے جی
نوشہ بن کے بھورے والا ساہن پال سوہایائی
گوجھا روگ پرم دا سینے دن دن روز سوایائی
واہ واہ ساقی نوشہ ہادی شوق شراب پلایائی

Marfat.com

ایک کافی طویل لکھی ہے۔جس کے دو بند یہ ہیں:

اے خوش وا فجر دی جائیں　　نوشہ دے در سیس نوائیں
حالت ساری کھول سنائیں　　جو میں نال وہایاں نی
موڑ مہاراں ، آ گھر باراں ، چیت بہاراں آیاں نی
یار یاراں ول پاون پھیرے تیں کیوں دیراں لایاں نی
نوشہ نوشہ کر کے رواں　　ہنجڑیاں دے ہار پرواں
دن آرام ، نہ راتیں سواں　　پھردی وانگ سودایاں نی
موڑ مہاراں آ گھر باراں چیت بہاراں آیاں نی

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۲۱۶۔۲۲۰

فتح محمد، نوئیں والا

اس کا نام فتح محمد، قوم تیلی سے ہے۔نوئیں والا، ضلع گوجران والا کا باشندہ ہے۔سائیں مہر دین صاحب فقیر نوشاہی کا مرید ہے۔گانے بجانے کا کام کرتا ہے۔۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بعمر چالیس سال موجود ہے۔

پنجابی میں اشعار کہتا ہے۔یہ اشعار اس کے ہیں:

فتح محمد پیر اپنے دی کی میں صفت سناواں　　مت کوئی لفظ بے ادبی نکلے میں نہ ردیا جاواں
ذات چھٹہ تے اسم مہر دین نوشہ کرم کمایا　　جت ول جاندے خلقت آ کھے پیر بلھی والا آیا
جس دن دنیا فانی اتوں سوہنے نے چت چایا　　قسم خدا دی بلھی پیر دی رو رو حال ونجایا
نہ کچھ کھاوے نہ کچھ پیوے رو رو کردی زاری　　بلھی والیا تیرے باہجھوں کرسی کون سواری
تیرے باہجوں دنیا اُتے کون میرا غمخوار اے　　کس دے کول چلے چھڈ میتوں دسو ہن سرکار اے
سائیں غلام غلامی کرسی بلھیے نہ گھبراویں　　میرے پچھوں نال توں اسدے خوب محبت پاویں
مال حکومت چوہدر چھڈ کے کول اساڈے آیا　　ماں باپ تے بھین بھائی ول پرت نہ پھیرا پایا
صاحبزادے دی نال عقیدت گرسی ایہہ غلامی　　دولت والیاں ساریاں کنجیاں دتیاں اساں تمامی

Marfat.com

فتح محمد، چک ۹۸ جنوبی

اس کا نام چوہدری حافظ فتح محمد، لقب شیر ببر، قوم میکن، سکونت چک ۹۸ جنوبی، ضلع سرگودھا میں تھی۔ بیعت طریقت سائیں شمس علی غازی قلندر نوشاہی روشن شاہی ڈھلیانوی سے تھی، وہ مرید میاں باہو سیال روشن شاہی کے۔ فتح محمد اواخر چودھویں صدی ہجری تک موجود تھا۔

پنجابی زبان کا شاعر تھا۔ یہ شجرہ نوشاہی قادری نظم کیا۔

آپے احد نوں خود حُبّ اٹھی بن احمد ویس وٹا آیا
ہو کے خاص نبی شفیع امتاں دا سرتاج لولاک لما آیا
علی شاہ مرداں ہو کے شیر یزداں مڈھوں کفر دی پٹ بنا آیا
خواجہ بصری دا خاص لباس لے کے حسن احسن نام رکھا آیا
بَن حبیب عجمی راہ راست ہو کے نو قادریاں دا پیشوا آیا
ہو داؤد طائی آیا شاہنشاہی بن کے فقر دا راہنما آیا
ہو معروف کرخی کرے سیر چرخی لنگھ سدرۃ المنتہیٰ آیا
ہو کے سری سقطی کرے دور سختی درجہ طے مکان دا پا آیا
ہو جنید فائق دیوے جام شائق خمر آب طہور منہ لا آیا
ہو کے شیخ شبلی منہ نوں لا مُرلی واہ واہ انحد ناد وجا آیا
ہو کے بوالفضل کیتے عقدے حل بن کے فقر داظل ہما آیا
ہو کے بوالفرح کرے دل فرح جان دل دے وچ سما آیا
ہو کے بو الحسن کھڑیا باغ چمن رخ روشن ماہ ضیا آیا
ہو کے ابو سعید محرم جبل وریدشمع عشق دی واہ جگا آیا
ہو کے غوث ثقلین محبوب اللہ نیہنہ دین دی واہ جما آیا
ہو کے عبدالوہاب وہاب حضرت سیف الدین دا نام دھرا آیا
ابو نصر ہو کے فتح ظفر پائی بن کے دین دا خاص لوا آیا
سید صوفی ہو کے کیتا صاف سینہ سید عارفاں دا عرفا آیا

Marfat.com

ہو کے سید احمد ذات پاک جیندی اوہو بن کے سر خدا آیا
ہو کے سید مسعود مرغوب ہو کے بازی عشق دی فتح غزا آیا
ہو کے سید علی محرم خفی جلی سید سالکاں دا اتقا آیا
ہو کے شاہ میراں تے مہر میراں واہ واہ انور شمس لقا آیا
ہو کے شمس الدین متین روشن انحد بین گھنگھور سنا آیا
ہو کے شاہ محمد غوث ہادی رہبر عشق دا راہ ہدا آیا
ہو کے سید مبارک راحت رحمت جسم جان وچ مرحبا آیا
ہو معروف سچا بھانبڑ عشق مچا سینہ بریاں تے قلب جلا آیا
ہو کے شاہ سلیماں نور عالی نوری لقب تے ید بیضا آیا
ہو کے شاہ محمد نوشاہ پیر حاجی شعلہ عشق دا واہ بھڑکا آیا
ہو کے پاک رحمان ، رحمان اللہ ، اللہ ، اللہ ندا آیا
ہو کے شاہ حمزہ نالے ناز غمزہ مراقب بیٹھ کے شست لگا آیا
ہو کے فیض تے فیض فیض اللہ فیض بخش تے ذوالعطا آیا
دو جہان اندر روشن دین ہویا پیر سخی تے باہر سخا آیا
نور محمد محمدی نور ہو کے سنے موسیٰ کوہ طور جلا آیا
ہو کے شاہ امام امام آیا امام الدین امام فقرا آیا
ہو کے الٰہی بخش دیوے عشق بخش سیر لاہوت ہاہوت دا پا آیا
ہو کے حضرت باہو محرم راز باہو فنا فی الھو دا مرتبہ پا آیا
ہو کے شمس علی مالک خفی جلی خلعت اویسی تے فیض مصطفیٰ آیا
عاجز فتح محمد بن کے شیر ببر ہو کے شمس علی دی خاکِ پا آیا

(دیوان اسرار توحید، ص ۸۹)

فتح محمد، رسول نگر

آپ کا نام نامی سید فتح محمد، والد صاحب کا نام سید ضیا اللہ بن سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی برخورداری قدس اسرارہم۔ ۱۱۸۷ھ/۱۷۷۳ء میں بمقام رسول نگر، ضلع گوجران والا پیدا ہوئے۔ صاحب

Marfat.com

علم وفضل تھے۔ بیعت طریقت سید فتح الدین بن سید محمد عظیم نوشاہی برخورداری سے تھی۔ صاحب ولایت و کرامت تھے۔ ۱۵ ذیقعد ۱۲۶۱ھ/ ۱۵ نومبر ۱۸۴۵ء کو وفات پائی۔ مزار گورستان نوشاہیہ، ساہن پال شریف میں ہے۔

آپ فارسی میں اشعار کہتے تھے۔ رسالہ *عشیش گدا* تصنیف سید عمر بخش رسول نگری میں یہ رباعی آپ کی زبان سے درج ہے:

بارہا دیدہ ام رسول کریم — گفت ہر بار احمدم لا میم
فتح دین پیر من چو کرد نگاہ — خود بخود بودم و نہ دیگر ہم

نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۲، ص ۶۰۵۔۶۱۰

فتوحی، جہلم

نام محمد فتوحی، تخلص فتوحی۔ موضع ٹاہلیاں والا، ضلع جہلم کے رہنے والے تھے۔ حضرت سید صالح محمد ساکن چک سادہ، گجرات کے مرید وخلیفہ تھے اور وہ حضرت نوشہ گنج بخش کے اعاظم یاروں سے تھے۔ آپ کی وفات بارہویں صدی ہجری کے اواسط میں ہوئی۔

پنجابی میں اشعار کہتے تھے۔ یہ تین دوہڑے اپنے مرشد صاحب سید صالح محمد نوشاہی کی مدح میں کہے ہیں۔

دوہڑہ

شاہ حاجی دا لاڈلا بنرا صالح باہجھ وکیلاں
نظر کرے ول دانشمنداں دور کرے تحصیلاں
واصل حق کرے چاہجھبدے دل دیاں بال قندیلاں
کہے فتوحی نام الٰہی داخل کریں خلیلاں

دوہڑہ

شاہ عبد الوہاب سر تے والا مرشد ہے تدھ حاجی
لہندا چڑھدا کل نوایو کیا مفتی کیا قاجی
جو تدھ زہد کیتا نال نفسے کیا کہاں میں پاجی
کہے فتوحی صورت تیری جو ویکھے سو راجی

Marfat.com

دوہڑہ

عاشق تیرا نوشہ حاجی توں محبوب ضمیری
سبھناں یاراں وچوں کیتو اول آخر میری
ہشت دھات دا پنڈا تیرا لگدی ناہیں تیری
کہے فتوحی نوشہ صالح قائم تیری۔ پیری

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۲، ص ۳۱۹

فدا، لاہور

نام مولانا خیر اللہ، تخلص فدا۔ لاہور کے رہنے والے۔ حضرت سچیار صاحب نوشہروی کے خلیفہ شیخ فرید لاہوری* (مدفون ڈہولن وال) کے مرید تھے۔

فارسی کے بہترین شاعر تھے۔ ۱۱۵۶ھ/۱۷۴۳ء میں آپ نے فارسی میں قصہ مرزا و صاحبہ نظم کیا۔ اس کی تاریخ فاتوا بسورۃ سے نکالی۔ مثنوی مرزا و صاحبہ کا مطلع یہ ہے:

حمد او گل بصد زبان گوید غنچہ ہم با لب و دہان گوید

مثنوی کے آخری اشعار میں لاہور کی تعریف لکھتے ہیں:

از کراماتِ ساکنان قبور نتوان کرد شمہ ای مسطور
خود بخود حق بجای شان درکار دوستی خفتہ دوستی بیدار
علما جملہ حجۃ الاسلام فقہا رہبر خواص و عوام
میرزایان بزینت و تزئین خاصہ تر میرزای بدرالدین
شاعری چون فدا کم از کمتر حنفی و قادری ز جد و پدر
خاکسار جناب شیخ فرید ذرۂ آفتاب شیخ فرید
باد روز جزا برین دستور با مریدانِ قادری محشور
بار دیگر دعای شہر کنم حصن روئین برای شہر کنم
تا بود مدت سنین و شہور
باد چشم بد از سوادش دور

نیز دیکھیے: پنجابی قصے فارسی زبان میں، ج ۱، ص ۶۸۔۸۰؛ پاکستان میں فارسی ادب، ج ۳، ص ۲۱۵۔۲۲۵؛

Marfat.com

شریف التواریخ، ج ۳، ح ۳، ص ۱۸۹_۱۹۰

فدا، سدا کنبو

آپ کا نام مولانا عبدالرحیم، تخلص فدا۔ حضرت شاہ سلیمان نوری بھلوالی کے خلیفۂ بزرگ حضرت دیوان ابوالفتح مَہرت کے پوتے تھے اور حافظ ادریس کے بھائی تھے۔ موضع سدا کنبو، ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے۔ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی کے مخلص مرید و خلیفہ تھے۔ صاحب علم و فضل تھے۔

فارسی کے قادرالکلام شاعر تھے۔ جب ۱۱۴۶ھ/۱۷۳۳ء میں حضرت سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی نے کتاب *تذکرہ نوشاہی* تالیف فرمائی تو اس وقت مولانا فدا کی ایک نظم حضرت نوشہ گنج بخش کی مدح میں اور ایک قطعۂ تاریخ وصالِ آنجناب اس میں درج کیے۔ جو یہاں بطور نمونۂ کلام درج کیے جاتے ہیں۔

مدح حضرت نوشہ گنج بخش

قلم افراشتم بر فکر نیکو — علم برداشتم در ذکر نیکو
چو فکر و ذکر من مجموع گشتند — ہمہ اخلاق من مشروع گشتند
بمدح تاجدارِ دین و دنیا — بمیدان شہسوار دین و دنیا
بخوانم نوشۂ حاجی محمد — بدانم نوشۂ حاجی محمد
فلک ہمچون زمین شد خاک پایش — فراز عرش اعظم خاص جایش
شریعت مسند محمود او بود — طریقت مسند مسعود او بود
فنون معرفت یک یک عیانش — حقیقت معنی نطق بیانش
گہی غواص بحر سرّ بودی — گہی این تعمیہ خوش می کشودی
گذشت از کربلای لا و غیرش — ہمہ در باغ الّا بود سیرش
کرامت خانہ زاد خادمانش — سلامت در ستاد درس خوانش
چو در عرفان حق آگاہی ای داشت — ازان بر جملہ عالم شاہی ای داشت
بشرق و غرب نامش آفتاب ست — بتعریفش طبیعت را چہ تاب ست

Marfat.com

کجا شپر پرد بر اوج خورشید ولی چون ذره دارم مهر امید
ز فرزندان آن شاهِ معظم کنون شاه عصمت الله شد مکرم
بعالم مرشد گم گشتگان ست کراماتش چو خورشید عیان ست
بمفلس توشه بخش آمد نگاهش بود اکسیر دولت خاک راهش
چو اکسیری که تاثیرش عظیم ست مس قلب وجودم زو سلیم ست
همه شغلش بفکر قدرت حق همه فکرش بذکر عظمت حق
بدریای شهادت آشنا اوست جواهر بیکران در مغز این پوست
زهی این مغز نغز دوست پرور نه چون بیمغز شخصی دوست پرور
هر آنکس را سعادت رهبر آمد سرش در سجدهٔ این خوش در آمد
لباس عصمت آمد راست قدش زهی این خوش لباس بخیه مدش
بهر حرفش کلام پر معانی بیان اوست حرف جود کانی
لب لعلش پر از لولوی لا لا بعقد علم و عقل آمد معلا
فدای فدوی آمد بر در او
دعا گو خاندان آن شهِ نو

(تذکرهٔ نوشاهی، قلمی، نسخه ''ج''، ص۱۶۵؛ نسخه ''د''، ورق۸۵ب)

قطعهٔ تاریخ وفات حضرت نوشه گنج بخش

دلم در باغ مدح نوشه اندر ذکر دستانش
چو دستان خوانده خوش دستان ز بوی فیض و احسانش
مرا این دستگاه از دست خاک پای نوشه دان
که بر فرق جهان چون مهر نعلین ست رخشانش
زهی نعلین عین شمس بر چارم فلک زیبا
مقام سدرهٔ اعلیٰ بنوشه هست شایانش
عروس بکر این دنیا کنیزک بر درش آمد
نیامد نوشهٔ عالم شمی در گرد دامانش

Marfat.com

فلک قائم چو فانوسی ہزاران شمع اندر وی
بیزم نوشۂ عالم ہمیشہ خوش فروشانش
بہر حرفی کہ نوشہ از زبان گوہر نثار آمد
برنگِ آب حیوان جان دہی کم درجہ دانش
ہر آنچ از اولین مقصد بروی خامہ سودا ماند
چو کاغذ بر زبانِ نوشۂ عالم عیان خوانش
بعالم آنچہ ظاہر شد ز جودِ نوشۂ عالم
اقامت تا قیامت میکند از فیض دستانش
بشرق و غرب و تحت و فوق و یمن و یسر نوشہ گشت
بلی خورشید را این درجہ ہر جا ہست یکسانش
بہر میدان کہ نوشہ رخش ہمت ماند در عالم
ثریا تا ثرٰی آفاق گیری کرد یکرانش
چو دنیا جای ماندن نیست ای جانان ازآن معنی
سوی دارالقرار آمد نزول از فضل رحمانش
چو در جنت بہ گشت گل نسیم آسا خرامان شد
ہمہ اسباب نوشاہی قصور و حور و غلمانش
ز تاریخ وصال او دلم در جست و جو چون شد
بگوشِ دل ندا آمد کہ ''خاتم پاک'' بر خوانش

۶۴ ۱۰ھ

دوم ''وہ نوشہ حاجی سخی'' بر خواند عقل من

۶۴ ۱۰ھ

سوم از ''رحلت نوشہ دین'' بر گیر آسانش

۶۴ ۱۰ھ

چہارم ''نوشہ ہادی سخی بود'' ست خوش بشمر

۶۴ ۱۰ھ

تعالیٰ اللہ چہا تاریخہا گفتم ز احسانش

Marfat.com

فلک را ہست تا حرکت زمین تا در سکون آید
بعالم جاودان روشن چراغ خاندان دانش

(ایضا،نسخہ ''ج''،ص۱۶۴؛نسخہ ''د''،ص۸۵)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۳، ص ۱۱۷۔۱۱۹۔-۱۱۷

فرزند، گوجرہ

اس کا نام فرزند علی، تخلص فرزند ہے۔ والد کا نام مہر دین ولد جمال دین تھا۔ قوم ماچھی سے ہے۔ آبائی وطن شکار ماچھیاں، ضلع گورداسپور تھا۔ اب رہائش گلی نمبر ۱۰، محلہ قادری، گوجرہ نو، ضلع لائل پور میں ہے۔ سلسلۂ نوشاہی میں صوفی سید خورشید حسن شاہ المعروف پیر حسن شاہ گیلانی ناروالی کا مرید ہے۔ صفیں بنانے کا کام کرتا ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بعمر اڑتیس سال موجود ہے۔

کبھی کبھی پنجابی میں شعر کہتا ہے۔ سی حرفی کا یہ بند اس کا ہے:

الف آ ساقی دیہہ جام باقی جہڑی مَے نوشاہیاں نوں چاہی دی اے
رکھ نہ صراحی نوں بند کر کے اساں آس چروکنی لائی دی اے
ایس مے تھیں پیر خورشید (۱) بنیا ایہو چن (۲) دے ہتھ پھڑائی دی اے
فرزند مسکین تے کرم کر دے یاری نال نوشہ تیرے لائی دی اے

۱۔ فرزند کے مرشد کا نام خورشید حسن شاہ ہے؛ ۲۔ فرزند کے مرشد کا بیٹا چن پیر نام ہے۔

فرمان علی، خیر کتو

آپ کا نام فرمان علی، والد کا نام نور خاں ولد شمس خاں، قوم چبھ ساو۔ موضع خیر کتو، مضافات پیر غازی، تحصیل کھاریاں، ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ وہیں ۱۲۵۸ھ/۱۸۴۲ء میں ولادت پائی۔ سادہ لوح، مجذوب اطوار تھے۔ ۲ رمضان ۱۳۳۵ھ/۲۲ جون ۱۹۱۷ء کو بیعت طریقت حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ نوشاہی برخورداری ساہپالوی سے کی۔ مرشد صاحب کی خدمت میں رہے۔ ان کے بعد ان کی اولاد کی خدمت بجالاتے رہے۔ یکم ذیقعد ۱۳۶۸ھ/۲۶ اگست ۱۹۴۹ء کو جمعہ کے روز یہیں ساہن پال شریف میں وفات پائی اور گورستانِ نوشاہیہ میں دفن ہوئے۔

آپ نے اپنے وطن سے ایک مرتبہ ۱۰ صفر ۱۳۳۹ھ کو ایک پنجابی منظوم خط بنام اعلیٰ حضرت

Marfat.com

سید غلام مصطفیٰ نوشاہی بھیجا جو یہ ہے:

لکھاں رب دی حمد ثنا اول جس دی شان عالی اعلیٰ شان حضرت
نور اپنے تھیں نور نبی سندا نور نبی تھیں زمیں آسمان حضرت
کیتا رب نے نور ظہور اپنا نال فضل کمال عیان حضرت
وچ شان رسول مقبول رب نے لکھ بھیجیا ایہہ قرآن حضرت
ہن لکھ توں سائیں فرمان علی خدمت پیر دی عرض بیان حضرت
خط آنجناب دے دو پہنچے کیتی اونہاں توں جان قربان حضرت
سب حال احوال معلوم ہویا کیتا تساں جو لکھ روان حضرت
میرا نال فراق دے جگر جلیا نالے غماں دے وچ حیران حضرت
دن رات فراق دے وچ روواں نالے آرزو کران بیان حضرت
گنج بخش نوشہ ہادی طالبان دے جنیدی چڑھی بلند کمان حضرت
طرف میں مسکین غریب عاجز رکھو ہر دم نظر دھیان حضرت
مینوں آسرائی نوشہ پیر دا اے جدھی صفت ہے باہر بیان حضرت

(شریف التواریخ، ج ۳، ح ۹، ص ۳۲۷۔۳۲۸)

فرید، لاہور

نام شاہ فرید، تخلص فرید۔ والد ماجد کا نام سید محمد علی بن سید علی بن سید فتح علی، سادات بھاکھری حسینی سے تھے۔ آپ پہلے شراب نوشی، قمار بازی اور ڈاکہ زنی کیا کرتے تھے۔ جب جاذبۂ الٰہی نے کشش کی تو نوشہرہ شریف پہنچ کر حضرت پیر محمد سچیار نوشاہی سے بیعت کی اور تائب ہو کر راہِ حق میں مشغول ہوے اور کمال معرفت پر پہنچے۔ آپ نے لاہور سے باہر اپنے نام پر ایک گاؤں کوٹلہ شاہ فرید آباد کیا تھا۔ اسی میں سکونت رکھتے تھے۔ عبادت و ریاضت میں سرگرم رہتے۔ مولانا نور احمد چشتی نے تحقیقات چشتی میں لکھا ہے کہ ''شاہ فرید صاحب فرد عالم تھے''۔ (ص ۲۴۹) آپ کی وفات ۱۷ رجب ۱۱۵۶ھ/۱۷۴۵ء کو ہوئی۔ مزار مبارک ڈھولن وال، متصل لاہور میں گاؤں سے شمال کی طرف ہے۔

آپ نے اپنے پیر بھائی شہمیر قلندر کو فارسی اشعار میں مکتوب بھیجا جو یہ ہے:

کہ ای باد صبا در منزل یار — رسی گر تو بگو احوال این زار
دعا گو از منِ خستہ دل آن را — بوصلش مژدہ دہ خستہ دلان را

Marfat.com

بقای او مرا بس مدعا شد　　خبر خوش خستہ جانہا را دوا شد
چرا گشتی جدا از من تو ای جان　　شدم من بی تو خون دل سوختہ جان
بنالد بلبلی از باغ مہجور　　قیامت شد چو یار از یار شد دور
بشب چون چکوک ام اندر جدائی　　بروز ام چون چکور از مہ گدائی
چو کوئل روز و شب فریاد دارم　　چو ماہی خارج از مہتاب دارم
چنان ہجرت زدہ آتش بجانم　　کہ آتشدان شدہ جملہ جہانم

ہندوی

کاغذ نہیں ، یا مس نہیں ، یا نہیں تمہاری ریت
یا تم لکھ نہیں جانتے ، یا من سے اتری پریت

توئی خود آرزوی دیدۂ ما　　دلم شد در ہوایت بے سر و پا
اسیر سلسلہ مشکین گردید　　دل و ہم جان کان بس سوز غم دید
خود این غوغای جانِ بس تمنا　　برای تست و از جنت عدن نا

(تحائف قدسیہ، خطی، ص ۳۲۱_۳۲۲)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۲، ص ۳۲۰_۳۲۸

فضل

نوشاہی سلسلہ کا مرید ہے۔ اس کے چند اشعار حضرت نوشہ گنج بخش کی مدح میں حضور کے روضہ میں لکھے ہوے دیکھے گئے، جو یہ ہیں:

ترے دربار یا نوشہ سگِ سرکار آیا ہے　　تری باران رحمت کا ہمیشہ جس پہ سایا ہے
ادائے شکر باری کس زباں سے ہو بیاں شاہا　　کہ مجھ کو جس نے رحمت سے سگ اس در کا بنایا ہے
برائی ہے نصیبوں میں ازل کے روز سے لکھی　　سبب جس کے سے یا ہادی مجھے پھر نہ بلایا ہے
کبھی اتنا نہیں پوچھا کبھی اتنا نہ فرمایا　　کہ کیوں روتا ہے او فاسق تجھے کس نے رلایا ہے

عرض میری سنو حضرت، پلاو جام وحدت کا
شراب عشق نوشاہی فضل کو دل سے بھایا ہے

(بیاض تحریر شرافت، قلمی، ص ۳۶۰)

Marfat.com

فضل، قادرآباد

آپ کا نام فضل حسین، تخلص فضل۔ والد کا نام سید حیات شاہ ولد سید مردان شاہ بخاری تھا۔ قادرآباد، ضلع گجرات میں سکونت تھی۔ سلسلۂ نوشاہی میں اپنے والد صاحب کے مرید تھے۔ فارسی اور اردو زبان سے واقف تھے۔ کئی سال ہوئے کہ فوت ہو چکے ہیں۔

پنجابی میں اشعار کہتے تھے۔ دوسی حرفیاں آپ کی یادگار ہیں۔ یہ اشعار آپ کے ہیں۔

سی حرفی اول سے:

ث ثابتی نال یقین سچے گولی اوس جناب سرکار دی ہاں
رکھیا سر سجدے نال صدق ... روز حشر دے تیک نہ ہاردی ہاں
صرف آپ دی نظر عنایت کولوں فرشوں عرش پئی گڈیاں چاڑدی آں
ایس فضّل تے فضل دی نظر ویکھیں باہجھ فضل تیرے کس کار دی ہاں
ک کسے نوں کسے دا مان تکیہ باہجوں شاہ مردان نہیں دھیر کوئی
وچ دو جہان نہ نظر آوے تیری شان دے شان قدیر کوئی
دامن پھڑے دی شرم ہے تدھ سایاں نہیں باہجھ ترے دامنگیر کوئی
نال فضّل اجوڑ ہے سب دنیا تیرے جوڑیاں باہجھ نہیں سیر کوئی

دوسری سی حرفی سے:

ش شاہ مرداں عالی شیر یزداں ساقی کوثر ہے حشر میدان جہڑا
لے سار کنگال بے حال پیاں تیری مدد دے باہجھ ہے مان کہڑا
درد دکھاں نے بہت ستایا ہاں تاہیں ملیا آن دوار تیرا
فضّل شاہ تے کر نگاہ بخشش کدے اجڑے دیس آ کر پھیرا
ل لاج میری گل شاہ مرداں در جس دے دی باندی گولیاں میں
اوہدے نام توں جان قربان میری جی جان صدقڑے گھولیاں میں
بھلی ہاری نوں کدے تے یاد کریں دکھ رنج مصیبتاں ہولیاں میں
مدد فضّل دی دا ہادی اج ویلا کل ہو جاساں خاک رولیاں میں

Marfat.com

فضل، پنڈ عزیز

آپ کا نام حاجی سید فضل حسین، تخلص فضل۔ والد صاحب کا نام حکیم سید شاہ محمد ولد سید نواب الدین نوشاہی تھا۔ حضرت نوشہ گنج بخش کے فرزند اصغر سید محمد ہاشم دریادل کی اولاد امجاد میں سے تھے۔ علم دین اور طب کے عالم تھے۔ حج کی سعادت سے بھی مشرف ہوئے۔ بیعت طریقت شیخ فضل حسین بھلوالی سے تھی۔ ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ/ ۷ مارچ ۱۹۶۹ء کو وفات پائی۔ مدفن اپنے سکونتی گاؤں پنڈ عزیز، تحصیل کھاریاں، ضلع گجرات میں ہے۔

آپ اردو و پنجابی کے اچھے شاعر تھے۔ کتب ذیل آپ کی یادگار ہیں۔

۱۔ مجربات نوشاہی، مطبوعہ ۱۹۲۴ء، علم طب کے متعلق؛ ۲۔ شجرہ شریف نوشاہی؛ ۳۔ سفر نامہ حرمین الشریفین؛ ۴۔ سی حرفی نوشہ گنج بخش؛ ۵۔ متفرق اشعار و غزلیں

نمونۂ کلام اردو:

اے بیکسوں کے والی اعلیٰ ہے شان تیرا
ممکن نہیں بشر سے مدح و بیان تیرا

مسجد ہو، بتکدہ ہو، کعبہ ہو یا کلیسا
ہر جا پہ ذکر تیرا، ہر جا بیان تیرا

بے مثل ذات تیری، بیچون و بیچگوں ہے
حی و قیوم و قادر، سبحان شان تیرا

حور و قصور غلماں، جن و ملک بشر سب
ہے نام لیوا ہر دم کون و مکان تیرا

تحت الثریٰ سے نیچے، فوق السما سے بالا
ہر جا ظہور تیرا ہر جا دھیان تیرا

سالار یثربی میں حقا تو جلوہ گر ہے
ہے میم احمدی سے جلوہ عیان تیرا

آیا بشیر تیرا، لایا نذیر تیرا
جن و بشر میں مولا سچا قرآن تیرا

احمد ہے نام ان کا، مکی ہیں، یثربی ہیں
روشن ہے ان کے دم سے کون و مکان تیرا

آدم تھے ماء وطین میں اس نے نبی کہایا
تھا نور اس کا ازلی تسبیح خوان تیرا

ہیں چار یار اس کے مانند چار عنصر
فیض قدم سے ان کے ہے اعلیٰ شان تیرا

سایہ لوائے احمد طوبیٰ سے بھی ہے بڑھ کر
مجھ کو بھی واں جگہ دے فضل گران تیرا

اس قادری چمن کو اک بار پھر ہرا کر
بگڑی مری بنا دے نوشہ جوان تیرا

بس فضلؔ اب تو بس کر، کر طول نہ یہ قصہ
باعث ہے کدر صافی شور و فغان تیرا

(ماہنامہ القادر نوشاہی، گمٹالہ، رمضان ۱۳۴۳ھ، ص ۴)

Marfat.com

نمونۂ کلام پنجابی:

پ پاہندیا من سوال میرا جاویں اب دربار نوشاہیاں دے
نوشہ پیر دے پاک دربار اندر متھا رگڑیاں وانگ گناہیاں دے
آکھیں صاحبا ویکھ احوال آ کے خستہ حال کنگال تباہیاں دے
فضل واسطے رب دے پاوندی ہاں دھوویں کرم تھیں داغ سیاہیاں دے
ث ثابتی صدق یقین کر کے پلا پکڑ بیٹھی بھورے والیا او
لکھاں بھار ملامتاں جھل لیاں میں تے تدھ کارن بھورے والیا او
دفتر اپنے وچ لکھو ناں میرا ایہو چا مینوں بھورے والیا او
بخش دیوی فضل نوں رب ہک دن جدوں مہر کریں بھورے والیا او

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۲۸۹؛ نوشاہی شعراء، ص ۲۱۰_۲۱۸

فضل دین

مسکن کا پتا نہیں۔ پنجابی کا شاعر ہے۔ ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء میں مَیں بھلوال شریف گیا۔ وہاں حضرت شاہ سلیمان نوری قادری کے روضۂ مبارک کی دیوار پر اس کے دو شعر لکھے دیکھے گئے، جو یہ ہیں:

آیا میں دربار تساڈے سن کے سخی وڈیرا
لطف کرم دیاں کریں نگاہیں کم ہو جاوے میرا
مولا دے دربار ہو جاندی عرض قبول تساڈی
سخی دوارے والیا پیرا سنئی عرض اساڈی

(ہدیۂ احباب، قلمی، ص ۲۳)

فقیر، داؤد پور

اصلی نام عبدالستار، تخلص فقیر، والد کا نام میاں محمد حسین۔ موضع پنڈی لوہاراں (اکال داؤد پور) متصل جلال پور جٹاں، ضلع گجرات میں رہتا ہے۔ گاؤں کا نمبردار ہے۔ قدرے تعلیم یافتہ ہے۔ صاحبزادہ سید ممتاز احمد * ولد کرم الٰہی نوشاہی برخورداری کا مرید ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔ پنجابی میں شعر کہتا ہے۔ اس نے ایک سی حرفی نوشاہی اپنے پیر صاحب کی تعریف میں لکھی

Marfat.com

ہے، جواس کے بیٹے دلدار محمد نے بہاولپور پرنٹنگ پریس، بہاولپور سے چھپوا کر شائع کی ہے۔اس کے کچھ اشعار یہ ہیں:

ہ ہور پاسے نہ جائیں دلا مت پئے نہ کوئی فتور جاوے
جھلدی قبر وی اونہوں نہیں ایتھے جہڑا ایس درباروں ہو مفرور جاوے
کدی لکھ اپیلاں مڑ کرے کوئی ہو اپیل اوہدی نا منظور جاوے
فقیر جس در ملیا نوشہ پیر والا رحمت اوس تے ہو ضرور جاوے
الف آ قلمے ذرا ٹریں ایدھر چل چلئے شہر بھلوال اندر
اوتھے سخی سخاوتاں ڈھیر کردا اوتھوں گنج بخشے ساہن پال اندر
کر کے کرم حضرت نوشہ پیر اتے لاٹ نوری دتی سخی بال اندر
فقیر سخی پیر ، نوشہ پیر دونویں مدد کرسن تیری ہر حال اندر
ی یارو سنیو میری گل ذرا ایہہ گل میری ہے اخیر دی اے
سمجھ اپنی کولوں کم لینا تصویر میرے اگے میرے پیر دی اے
ایہہ گلاں کیتیاں سبھے نال اوہدے گل غیر دی کالجہ چیر دی اے
ایس دے وچ نہ کریو شک کوئی گل پیر ممتاز تے اوہدے فقیر دی اے
الف اپنے پیر دا پتا دساں ساہن پال اندر ڈیرہ سرکار دا اے
تحصیل پھالیہ ، ضلع گجرات بولے ، ڈاک خانہ رن مل سرکار دا اے
سوہنا پھل کھڑیا نوشاہی باغ اندر سید ممتاز احمد ناں سرکار دا اے
بنائی سی حرفی جس فقیر جھلے کرم ایس اتے اوسے سرکار دا اے
الف اپنا وی پتا نشان دساں فقیر عبدالستار ناں سودائی دا اے
پنڈ یارو داؤد پور میرا ، تھانہ جلال پور جٹاں سدائی دا اے
ڈاکخانہ جلال پور ہے جٹاں ، تحصیل ضلع گجرات لکھائی دا اے
ایہدے وچ نہ کریو شک کوئی فقیر طالب پیر نوشاہی دا اے

فقیر، ساہن پال شریف

نام فقیر محمد، تخلص فقیر ہے۔ والد کا نام سید نور الٰہی ولد سید فاضل شاہ نوشاہی ہے۔ حضرت نوشہ

Marfat.com

گنج بخش کی اولاد سے ہیں۔ ۷ ربیع الثانی ۱۳۴۰ھ/۹ دسمبر ۱۹۲۱ء کو بمقام ساہن پال شریف پیدائش ہوئی۔ مڈل سکول دھریکاں، ضلع گجرات میں ورنیکلر فائنل تک تعلیم پائی۔ کچھ عرصہ اپنے گاؤں میں کریانہ کی دکان رکھی، پھر چک مانو میں آٹا پیسنے کی مشین لگوائی۔ اس کے بعد کراچی چلے گئے۔ وہاں حقانی چوک میں سبزی کی دکان رکھتے ہیں۔ بڑے باشریعت، نماز پنجگانہ باجماعت پڑھتے ہیں۔ اپنے والد صاحب کی بیعت سے مشرف ہیں۔ فقیر محمد صاحب فقیر ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں کراچی میں موجود ہیں۔

ابتدا میں اردو شعر کی مشق کرتے تھے۔ لیکن اس کو کمال تک نہیں پہنچایا۔ زمانہ طالب علمی میں ایک ہندو لڑکے ہربنس لال سے ان کی دوستی تھی۔ اشعارِ ذیل میں اس کا نام بطور معما لائے ہیں۔

شیدا ہوا ہوں ہر پر ہر کو نہ کوئی جانے
بن میں بھی اس کو ڈھونڈا، واں بھی نہیں ٹکانے
سل ہے میرے جگر میں اس دلربا کے غم سے
اللہ ہوں میں سمجھتا گر کوئی ہ نہ جانے
لکھتا ہوں میں معما کہتا ہے یہ فقیر
دانائی ہو تو بوجھو گر عقل دی خدا نے

فقیر محمد نوشاہی صاحب مرتبِ تذکرہ کے خُسر ہیں۔ آپ علم حساب کے ماہر تھے اور طبیعت معما گو تھی، جیسا کہ مندرجہ بالا نمونۂ کلام سے ظاہر ہے۔ ان کی معما پسندی کا ایک واقعہ خضر علی نوشاہی صاحب پانڈو کے والے (پ: ۲۳ شعبان ۱۳۵۶ھ/۲۹ اکتوبر ۱۹۳۷ء) بیان کرتے ہیں کہ ۱۳۶۸ھ/۱۹۴۹ء کے لگ بھگ حضرات نوشاہیہ ساہن پال سے شاہ عبدالرحمان پاک صاحب کے سالانہ عرس میں شرکت کے لیے پیدل بھڑی شاہ رحمان جا رہے تھے۔ جیٹھ/مئی کا مہینہ تھا اور شدید گرمی پڑ رہی تھی۔ اس قافلے میں اعلیٰ حضرت غلام مصطفیٰ نوشاہی، شرافت نوشاہی، بشارت نوشاہی، ممتاز احمد نوشاہی، فقیر محمد نوشاہی، ریاض الحسن نوشاہی، ولی محمد ترکھان ستارکوٹی اور خضر علی صاحبان اور کچھ دیگر لوگ شامل تھے۔ سفر لمبا تھا اور اسے کسی طرح کاٹنا تھا۔ قافلے کے دو گروہ بن گئے اور بیت بازی شروع ہوئی۔ بہت سے اشعار پڑھے جا چکے تو کسی نے حرف 'ن' پر ختم ہونے والا شعر پڑھا، جس کے جواب میں فقیر محمد صاحب نے فی البدیہہ یہ شعر پڑھ دیا:

نکے موٹے سب کراڑ ایتھوں چھڑے گڈی چاہڑ

چونکہ 'ڑ' سے کوئی لفظ شروع نہیں ہوتا اور عام طور پر بیت بازی میں 'ڑ' پر ختم ہونے والے اشعار مخالف فریق کو چپ کرانے کے لیے پڑھے جاتے ہیں اس لیے سب ہمراہی محظوظ ہو کر خاموش ہو گئے۔ فقیر محمد صاحب نے بچپن میں

Marfat.com

فارسی شاعری کی جو کتابیں پڑھیں تھیں اس کا ذوق ان میں تا حیات باقی رہا۔ جب میں کراچی یونیورسٹی سے ایم اے فارسی کر رہا تھا تو آپ اکثر *دیوان حافظ* کے اشعار کا ترجمہ بطور آزمایش مجھ سے پوچھتے۔ آپ ۲۰ رجب ۱۴۱۲ھ/۲۶ جنوری ۱۹۹۲ء کو کراچی میں فوت ہوے۔ جنازہ ساہن پال شریف لایا گیا اور گورستان نوشاہیہ میں دفن ہوے۔ نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۲، ص ۱۰۲۲-۱۰۲۳. عارف نوشاہی

فقیر، خود پور

نام محمد علی، تخلص فقیر۔ والد کا نام مستری بلند اہے۔ موضع خود پور، ضلع شیخوپورہ میں سکونت رکھتا ہے۔ حاجی الحرمین میاں صاحب صوفی حکیم نیک محمد سجادہ نشین درگاہِ شاہ مراد و میاں ہرنی شاہ نوشاہی شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ کا مرید ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

پنجابی میں اشعار کہتا ہے۔ ایک سی حرفی اپنے مرشد صاحب کی مدح میں لکھی ہے جو علمی پرنٹنگ پریس، لاہور میں چھپی ہے اور بزمِ نوشاہی، شرقپور نے شائع کی ہے۔ یہ اشعار اس کے ہیں:

ز زور دے نال جے ہاہ ماراں شہر شہر پاواں تھرتھلیاں جی
کوئی نہیں دردی جہڑا دکھ ونڈے روواں پئی میں بیٹھ اکلیاں جی
میاں نیک محمد جناب باجھوں دیوے دلاں نوں کون تسلیاں جی
رکھو ہتھ فقیر دے سر اتے تیری دید باجھوں مر چلیاں جی

س سنو سہیلیو گل میری شرقپور شریف نوں چلئے نی
آستان نوشاہی اے در اوہدا بوہا شاہ مراد دا ملئے نی
پا کے خیر جے جھولیاں بھر دیوے ہرنی شاہ دے دروں نہ ہلئے نی
کرے نظر جے پیر فقیر اتے بزم نوشاہی وچ رلئے نی

ط طالع دُھروں نصیب بھیڑتے دھریئے کسے تے کیوں الزام یارو
سوہنے ماہی دی یاد نہیں سون دیندی مینوں رکھدی اے بے آرام یارو
شرقپور شریف دا چاننا اے میاں نیک محمد اے نام یارو
اوہدی نت اڈیک فقیر رہندی راہواں تکدی صبح تے شام یارو

ی یا مولا نال رحمتاں دے خالی جھولیاں نوں بھرپور کردے
جنہاں دلاں تے داغ سیاہیاں دے اونہاں دلاں نوں وی نور ونور کردے

Marfat.com

آکھے شعر جو ہین میں پیار سیتی نظر مرشداں وچ منظور کردے
ڈبا بیڑا فقیر دا تر پیندا دکھ درد جے اج رب دور کردے

فقیر

اصلی نام اور سکونت کا پتا نہیں، کتابت کرتے تھے۔ سید غلام محیی الدین (م ۱۳۲۱ھ) ولد سید جلال الدین بن سید برہان شاہ نوشاہی صالحی، ساکن چک سادہ، بنباں والا، ضلع سیالکوٹ میں رہتے تھے۔ ان کے لیے قصیدہ روحی لکھا تو ترقیمہ میں یہ پنجابی اشعار لکھے:

قصیدہ کیتا لکھ تمام — عاجز ایس فقیر غلام
ناں کائی مسجد ، ناں کائی جا — وچ وچالے ہے دریا
ناں کوئی سجن ، ناں کوئی بیلی — غوطے کھاندی جان اکیلی
اللہ فضل کریسی چا — اوہو بخشے سب گناہ
نال وسیلے اس سرکار — آپے چا لنگھیسی پار
واسطے محیی الدین غلام — کیتا تحفہ لکھ تمام
والد اس دا شاہ جلال — اللہ کیتا فضل کمال
ساکن بنباں والے جان — ہر دم رکھے رب امان
پڑھ پڑھ کریو ایہہ دعا — تنگی چا ونجا خدا
عاجز ایہہ فقیر وچارا — اوسے دا ہے کل سہارا

(شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۸۰۸)

فقیر اللہ، مکیریاں

آپ کا نام فقیر اللہ، تخلص بھی یہی استعمال کرتے تھے۔ آپ کلانور، ضلع گورداسپور کے مغل زادوں سے تھے۔ وہیں ولادت ہوئی اور نشو ونما پائی۔ تحصیل علوم بحد کمال کی۔ فاضل متبحر ہوے۔ عربی، فارسی، اردو، پنجابی، ہندی اور بھاشا وغیرہ زبانوں میں خاصی مہارت رکھتے تھے۔ آپ نے بیعت طریقت مرزا شاہ امانت * کے ہاتھ پر کی۔ وہ مرید شاہ عبدالغفور جالندہری کے، وہ مرید حافظ قائم الدین برقنداز کے، وہ مرید حضرت سچیار صاحب کے، وہ مرید حضرت نوشہ صاحب کے۔

Marfat.com

مرشد کے حکم سے آپ خلافت پا کر قصبہ مکیریاں، ضلع ہوشیار میں چلے آے اور وہیں سکونت رکھی۔ آپ ۱۲۵۷ھ/۱۸۴۱ء میں موجود تھے۔ سال وفات کا پتا نہیں چلا۔

آپ صاحب تصنیف اور بلند پایہ شاعر تھے۔ آپ نے اشغال قادریہ نوشاہیہ میں ۱۲۰۴ھ/ ۱۷۹۰ء میں کتاب سرّ مکنون بزبان اردو/ہندی نظم کی۔ جو اس طرح شروع ہوتی ہے:

آنند سنا تیرے گن گاواں ہر دم تیرا نام دھیاواں
آنند بھے ستگور میں پایا اچپا جاپ جس مجھے بتایا
کنت کنزاً نے کیا پسارا سوہنگ اوہنگ آے پکارا
اچپا جاپ جپاوے سوے جس کا ھردا نرمل ہوے
سوہنگ ھو انا کو جان سرّی شغل کا بھید پچھان
ھو اللہ ہے اچپا جاپ جس سے کٹین کوٹاں پاپ
باہر سو اور بھیتر ہنگ اچپا جاپ سوہنگ اوہنگ
ھو انا جپ جس نے کہا سوجن ھو اللہ ہو رہا
ھو انا جب سالک کہے دُوَیت دوار ایکنک ہو رہے
آپے برجے آپے توں انا انا ہو بولیں لوں

شجرہ فی التوحید میں لکھتے ہیں:

کہیں ہے حاجی نوشہ سالک عرش فرش کا ہے وہ مالک
کہیں ہے پیر محمد ہادی سب کا داتا کل کی شادی
کہیں محمد حافظ قائم فضل کرم ہے جس کا دائم

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۵، ص ۱۰۸_۱۱۵

فقیر اللہ، بدوملہی

آپ کا نام سید فقیر اللہ شاہ، تخلص فقیر اللہ۔ والد ماجد کا نام سید احمد شاہ ولد سید فاضل شاہ، کاظمی سادات سے تھے۔ آپ کی ولادت ۱۲۴۱ھ/۱۸۲۶ء بمقام بدوملہی، ضلع سیالکوٹ ہوئی۔ علوم دینیہ سے کافی بہرہ حاصل کیا۔ سلسلۂ نوشاہیہ میں اپنے والد سید احمد شاہ کے مرید تھے۔ وہ مرید اپنے چچا سید صدر

Marfat.com

الدین کے، وہ مرید شاہ عبدالغفور جالندہری کے، وہ مرید حافظ قائم الدین برقنداز کے، وہ مرید شیخ پیر محمد سچیار کے، وہ مرید حضرت نوشہ گنج بخش کے۔ صاحب ریاضت ومجاہدہ تھے۔ آپ کے فضائل ومناقب بہت ہیں۔ ۱۱شوال ۱۳۲۴ھ/۲۸ نومبر ۱۹۰۶ء کو وفات پائی۔ مزار بدوملہی میں ہے۔

آپ عربی، فارسی، اردو اور پنجابی میں اشعار کہتے تھے۔

نمونۂ کلام:

عربی فارسی آمیز حضرت علی المرتضیٰ کی منقبت میں یہ غزل لکھی ہے:

بفردوس اعلیٰ محبان حیدر — سَقَاهم شَرَابًا ثِيَابًا حَرِيرًا
علی جاودان ہست قائم بذاتش — بہ ام الکتب ہا عَلِيمًا خَبِيرًا
وَ مَن مَاتَ فِی الحُبِّ شاہ ولایت — نپرسد ازو ہیچ مُنکر نَکِيرًا
عدوّ علی را بفرمان قرآن — بَئِوسًا عَبُوسًا شود قَمطَرِيرًا

(شریف التواریخ، ج۳، ح۸، ص۱۶۸ حاشیہ)

اردو میں مدح غوثیہ میں یہ نظم لکھی ہے:

سب سے پہلے حمد رب العالمیں کا ہے روا — بعد ازیں ہر دم کہو بر مجتبیٰ صلِ علیٰ
ہو درودِ پاک آل مصطفیٰ پر صد ہزار — رحمت حق ہے بحق جملہ اصحاب کبار
غوث اعظم پیر کامل کی ہے مدح نور جاں — قطب ہیں اقطاب کے محبوب رب ہیں بے گماں
نور باطن سے ہوے جب بیکسوں کے دستگیر — کہہ دیا خوش ہو کے رب نے تو تو ہیں پیران پیر
اسم اعظم کا ہوا جن نور حضرت کو عطا — ہو گئے اک آن میں سردار جملہ اولیا

پھر ہوا فرمان رب کا قدم اپنے کو اٹھا
گردنِ کل اولیا پر رکھ دے اے ماہ لقا

(شریف التواریخ، ج۳، ح۸، ص۱۷۰)

شجرہ شریف نوشاہی میں یہ پنجابی اشعار آپ کے ہیں:

یا رب توں سایاں قدرت تیری — عرض قبول کریں توں میری
بحر حقائق وچوں بخشیں — قطرہ اک خماری دا
ختم نبیاں مرسل کامل — علم لدنی دے اوہ عامل

Marfat.com

سب نبیاں تھیں اعلیٰ اشرف　　رہبر امت ساری دا
نبی علی وچ فرق نہ کوئی　　خبر قرآن حدیثوں ہوئی
انفسنا تے لحمك لحمی　　جس دی شان پکاری دا
دو فرزند علی دے خاصے　　پیغمبر دے ہین نواسے
بی بی فاطمہ دے او جاے　　حکم جہاں سرداری دا
پاک نبی نے ایہہ فرمایا　　زہر نصیب حسن دے آیا
سبزی کرگ ظہور بدن تے　　ہووگ وقت تیاری دا
شاہ شہیداں پیر طریقت　　رہبر کامل راہ حقیقت
خاص امین رسول اللہ دا　　واقف سرّ اسراری دا
حضرت شاہ حسین زبانی　　علم لدّنی راز نہانی
دے اجازت زین عبا نوں　　رکھن قدم سواری دا
بر حق محمد باقر جانو　　پنجواں ایہہ امام پچھانو
اوگنہاراں نوں بخشاوے　　چشمہ فیض غفاری دا
امام محمد جعفر صادق　　عالی جس دا ناتک دادک
ہر مذہب دا پیر طریقت　　ہادی امت ساری دا
امام محمد موسیٰ کاظم　　تابعداری جس دی لازم
اہلاں پاک نبی دیاں وچوں　　صاحب عظمت بھاری دا

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۶، ص ۱۴۶-۱۵۶؛ ج ۳، ح ۸، ص ۱۶۸_۱۷۱

فقیر سائیں، لوہیاں والا

پرانا نام فقیر چند، والد کا نام دھنی رام، قوم کھتری۔ ننگلی، ضلع سیالکوٹ کے باشندے تھے۔ بابا امام شاہ فقیر نوشاہی سید پوری کے ہاتھ پر دونوں باپ بیٹا نے اسلام قبول کیا اور انہیں کی بیعت ہو گئے۔ آپ کا نام فقیر بخش رکھا گیا جو بعد میں فقیر سائیں مشہور ہوا۔ صاحبِ علم درویش تھے۔ فن موسیقی کے ماہر تھے۔ ۱۳۸۰ھ/۶۱-۱۹۶۰ء میں فوت ہو گئے۔ قبر لوہیاں والا، متصل شہر گوجران والا میں ہے۔

Marfat.com

پنجابی میں اشعار بھی کہا کرتے۔ تخلص سائیں لوک تھا۔ [نمونۂ کلام دستیاب نہیں ہوسکا۔]

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۰، ص ۲۳

فگار

نام وسکونت کا کوئی پتا نہیں۔ غالباً ضلع جہلم کا رہنے والا تھا۔ حضرت نوشہ گنج بخش کے خلیفۂ آخرین حضرت شاہ فتا دیوان کا روضۂ مبارک ساگری، مضافات رہتاس، ضلع جہلم میں ہے۔ وہاں مزار پر غلاف تھا۔ کسی چور نے اتار لیا، تو فگار شاعر نے قبر پر نیا غلاف ڈالا اور اس پر یہ اشعار بزبان پنجابی لکھے اور غلاف چور کو تنبیہ کی۔ میں ۱۳۵۶ھ/۱۹۳۷ء میں وہاں زیارت مزار شریف سے مشرف ہوا تو وہ غلاف موجود تھا اور فگار کے اشعار ذیل اس پر تحریر تھے۔

اول حمد ثنا پکار آکھاں ذوالجلال کمال رحمان خدمت
واہ واہ اوہ بادشاہ سائیں پالنہار جتاں انسان خدمت
آکھاں نعت سید کائنات والی امت خیر خواہ پاک سلطان خدمت
خاطر یار جہان سنسار کیتا لکھ ہزار درود مرسلان خدمت
سورۃ پڑھ یٰسٓ ثواب بخشاں اوپر روح شاہ فتا دیوان خدمت
لیا چھاڑ مزار تے پان خاطر پایا اج فگؔار بزرگان خدمت
کر کے ادب آداب شتاب آکھاں ہتھ جوڑ کے وچ صاحبان خدمت
لئے کوئی نہ چھاڑ فگؔار والا کراں عاجزی عجز بیان خدمت

کرے خیال جو آن کے دل اندر چنگا ایہہ ہے دستر خوان ہووے
پاوے نفع کی چھاڑ لے جان اندر چور رب دا نافرمان ہووے
آوے بشر جو چھاڑ اٹھان خاطر بے ایمان کافر شیطان ہووے
سنیں گل میاں پاویں پھل کیہا لعنت ظالماں حشر میدان ہووے

اوگنہار بدکار بسیار ہوسیں چکیں چھاڑ جو ایس مزار اتوں
دیویں کی جواب جناب اندر ہووی پچھ جاں ظلم دی کار اتوں

Marfat.com

جیکر بنیں بندہ بند ہو جاویں راضی رب ہووے دلدار اتوں
چک چھاڑ فگّار نوں ساڑنا ہیں توڑ واڑنا ہیں یار خار اتوں

کھڑ کے چھاڑتے کی تیار کرسیں مفت رب دا کیوں گنہگار ہوویں
طعنے لوک شریک ودھیک دیسن آویں باز جے کر سمجھدار ہوویں
کر غور تے چوڑ نہ کر اپنی متے زندگی وچ خوار ہوویں
ایویں تیر سریر دے وچ ماریں چُک لیر تے ناں سردار ہوویں
جا کے چھاڑ جے محل اسار کھڑیں لے جا چھاڑنوں ناں بیزار ہوویں
ہوویں جے انسان پچھان کرسیں اکے کہے فگّار غدار ہوویں

فی سبیل اللہ ایہہ اچھاڑ اساں آندا پیر دی ہے خدمات اندر
پاواں واسطہ رب رحیم والا ہووے جے منظور اس ذات اندر
لعنت طوق زنجیر گل نوں اس دے ہووے اثر دیوان کرامات اندر
کھڑے چھاڑتے پاے مڑ لطف کیہڑا بھکھا مرے شالا دن رات اندر
رکھے طلب جو ایس اچھاڑ والی ردّیا جاوی شش جہات اندر
چاے چھاڑتے کھاے نہ امن سیتی ہووے رزق نہ اوہدی برات اندر

فہمی

نام محمد شریف، تخلص فہمی۔ نوشاہی سلسلہ میں میاں منظور شاہ کے مرید ہیں۔ وہ مرید میاں محمد شفیق کے، وہ مرید میاں نور حسن کے، وہ مرید اپنے والد میاں قادر بخش کے، وہ مرید اپنے چچا حافظ شمس الدین عرف شام دین کھرلاں والا کے۔

فہمی صاحب پنجابی میں شعر کہتے ہیں۔ باراں امام کی منقبت اور ''شجرہ شریف نوشاہی قادریہ'' نام نظم کیا ہے۔ چند اشعار یہ ہیں:

منظور شاہ ہے پیر میرا سر پر سوہے نوری سہرا
رہنما راہِ ہدایت واقف اسرار دا
محمد شفیق ہے پیر عالی دو جہاں درجہ کمالی

Marfat.com

فی البیان بشر جاپے　　نور ہے انوار دا
نور حسن نور الٰہی　　پیر دی جس رمز پائی
فیض دے دیوے اُچھلّے　　پکڑ باہوں تاردا

آخری اشعار یہ ہیں:

اے بندے غافل مشو توں　　بر زباں ذکرے بگو توں
ذکر کر توں پاک حق دا　　صاحبِ غفار دا
یا خدایا بخش کر توں　　مادرِ من ، ہم پدر توں
بخش توں ما را ہمیشہ　　عرض ہے بیمار دا
شاعرِ شریف فہمی　　عرض کردا ایں تمامی
بر زبان دعویٰ غلامی　　شیخ دے دربار دا
ایں دعا ہوئی تمامی　　دل زباں ہر دم تو فہمی
دل زباں کلمہ بگو توں　　کسب استغفار دا

فیض، نتھو کی

اس کا نام محمد فیض، تخلص فیض ہے۔ والد کا نام بارے خاں تھا، ولد وارث بن ہیرا قوم سندھو۔ موضع نتھو کے، ضلع گوجران والا میں رہتا ہے۔ سائیں مہر دین فقیر نوشاہی نوئیں والا کے سلسلہ میں مرید ہے۔ اس وقت ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بعمر ۲۷ سال موجود ہے۔

پنجابی میں اشعار کہتا ہے۔ یہ اشعار اس کے ہیں:

الف اللہ نوں بیٹھ کے یاد کر لو توہاڈے وچھڑے یار ملاے گا جی
جہڑا ایس در تے اج آن ڈگا خالی ایس درتوں نہ جاے گا جی
جہڑا بلہی والے دے لڑ لگا اللہ جاندا جنتیں جاے گا جی
اوہ فیضؔ گناہ تھیں پاک ہویا پھیرا نوئیں والے جہڑا پاے گا جی

کافی

بلہی والا میرا یار
بلہی والیا کرم کماویں　　در توں خالی نہ ٹھکراویں

Marfat.com

خیر وصل دا سب نوں پاویں ہو جاوے بیڑا پار
بلہی والا میرا یار

بلہی والے کرم کمایا ڈیرہ نوئیں والے وچ لایا
پھڑ سینے نال سب نوں لایا اوس نہ پچھیا وار
بلہی والا میرا یار

بلہی والے دے سودے سستے بھر بھر کھڑدے سارے بستے
جنہاں نوں پے گئے اوہدے چسکے نہیں وہندے گھر بار
بلہی والا میرا یار

کافی

توں اپنا پیر منا بندیا

جنہاں سوہنے یار منائے نے ڈیرے نوئیں والے وچ لائے نے
دل اپنے نوں سمجھا بندیا توں اپنا پیر منا بندیا
صاحبزادہ محمد بوٹا سوہنا ویکھیا عشق دا جھوٹا
توں آ کے سیس نوا بندیا توں اپنا پیر منا بندیا
صفتاں کر کر کے نہ تھکاں تاہنگاں بلہی والے دیاں رکھاں
پوڑی عشق دی چڑھ وکھا بندیا توں اپنا پیر منا بندیا

فیض، جالندہر

آپ کا نام محمد فیض، تخلص فیض۔ جالندہر کے رہنے والے تھے۔ حضرت شاہ عبدالغفور انصاری جالندہری (م ۱۱۸۶ھ) کے مرید وخلیفہ تھے۔ نوشاہی سلسلہ میں خاص مقام حاصل تھا۔
فارسی زبان کے شاعر تھے۔ یہ فارسی غزل اپنے مرشد صاحب کی منقبت میں کہی ہے۔

غزل

آن قبلۂ دنیا و دین ، ہادی شہِ عبد الغفور آن کعبۂ اہل یقین ، ہادی شہِ عبد الغفور
آن والی ملکِ بقا ، آن شاہ دین ، قطب خدا آن مرجع اہل صفا ، ہادی شہِ عبد الغفور

Marfat.com

واقف ز اسرار خفی ، مقبول درگاہ نبی — منظورِ انظار ولی ، ہادی شہِ عبد الغفور
ہر مردہ دل را جان ازو ، ہر درد را درمان ازو — مشکل ہمہ آسان ازو ، ہادی شہِ عبد الغفور
گیرد چو دست بیکسی ، سازد کس از ہر ناکسی — زو کیمیا گردد مسی ، ہادی شہِ عبد الغفور
ہر بی نصیبی بہرہ ور ، گمراہ گردد راہبر — زان فیض یابد بحر و بر ، ہادی شہِ عبد الغفور
گر یک غمم زندان کند ، از لطف خود خندان کند — شادم دو صد چندان کند ، ہادی شہِ عبد الغفور
مشکل شود گر کار من ، آسان کند دشوار من — در غم شود غمخوار من ، ہادی شہِ عبد الغفور
لیکن منم حیران ازین ، کان گنج بخش پاک دین — سرمایۂ حق الیقین ، ہادی شہِ عبد الغفور
مشکل کشای دو جہان ، شادان کنِ محزون دلان — آن دستگیر بے کسان ، ہادی شہِ عبد الغفور
عاجز ہمی بیند مرا ، در دست نفسِ بے حیا — فریاد من نرسد چرا ، ہادی شہِ عبد الغفور
باشد کہ گیرد دست من ، زین ورطۂ بحر زمن — از بہر نام پنج تن ، ہادی شہِ عبد الغفور
از لطف غمخواری کند ، با من مددکاری کند — در دفع آن یاری کند ، ہادی شہِ عبد الغفور
آسان شود راہِ خدا ، شیطان نگیرد راہ ما — مددی کند آن راہنما ، ہادی شہِ عبد الغفور
جمعیت ہر دوسرا ، ہم امن و حفظ از ہر بلا — بخشد ز کرم خود مرا ، ہادی شہِ عبد الغفور
وز سختی و رنج جہان ، با من عطا سازد امان — محفوظ دارد جاودان ، ہادی شہِ عبد الغفور

کن فیض پیشش زاری ای تا سازدت غمخواری ای
آن پاک دین انصاری ای ، ہادی شہِ عبد الغفور

(مرآۃ الغفوریہ، خطی، ورق ۱۸۲[مطبوعہ، ص ۲۴۵])

فیضا، اگرویہ

اس کا نام حافظ فیض بخش، تخلص فیضا۔ والد کا نام چوہدری وریام خاں ولد محمد امین بن وہاب بن محب علی تارڑ (مرید نوشاہ عالیجاہ) سکونت اگرویہ متصل ساہیپال شریف تھی۔ میاں حاجی احمد مخدوم سے قرآن مجید حفظ کیا اور درسی کتابیں پڑھیں۔ حضرت سید حافظ نور اللہ بن سید حافظ محمد حیات نوشاہی برخورداری ساہیپالوی سے بیعت تھی۔ صاحب ریاضت و عبادت تھا۔ تیرہویں صدی کے اواسط میں وفات پائی۔

پنجابی زبان کا شاعر تھا۔ چندی حرفیاں بنائیں لیکن اب نایاب ہیں۔ یہ اشعار اس کے ہیں:

Marfat.com

ح حسن دا ناں کر ماناں ڈر جبار قہاروں
اوس سے مانک پھڑ منکے کیتے جنہاں قیمت گئی بازاروں
شیطان ویکھ غرور جو کیتا دھک سٹیا درباروں
میاں فیضا ڈر قادر کولوں مت پیادیاں کرے سواروں

س سنیں توں روز ہمیشہ اج چل گیا فلاناں
ایویں اک دن توں سنیسیں سمجھ نادان اجاناں
کل نفس ذائقة الموت سچا حکم رباناں
میاں فیضا ایتھے ناں کوئی رہسی سب کے چل جاناں

ع عرض کراں دستگیر اگے ساری عمر گذری بوٹا لاندیاں دی
کھوہا گیڑیا سی نال شوق دے میں وَل سُک گئی پانی پاندیاں دی
نت پیر فقیر میں بھوں تھکی نہیں پئی پوری پیریں جاندیاں دی
فیض بخش کر لے ویلا کرن دائی عمر گذر گئی وقت وہاندیاں دی

باغو نامی طوائف رنگ محل، لاہور میں رہتی تھی۔ میاں فیضا نے اس کے متعلق کہا:

باغو پری رنگ محل لاہونور ٹکاناں
دند جواہر تے سبز پیشانی ، پلکاں تیر کماناں
لالی ویکھ لباں دی لانی گل لالہ لرزاناں
فیضا کانگ حسن دی واہندی کی کرے تعریف سیاناں

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۵، ص ۱۱۶۔۱۱۸

قادری، دینا

نام عبد القادر، تخلص قادری، سکونت دینا، ضلع جہلم۔ صاحب علم و فضل ہیں۔ ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء میں موجود ہیں۔

پنجابی میں اشعار کہتے ہیں۔ ایک کتاب شاہنامہ نوشاہیہ نظم کی ہے۔ اس میں حضرت نوشہ گنج

Marfat.com

بخش کے فرزند اکبر سجادہ نشین حضرت سید حافظ برخوردار بحر العشق نوشاہی قدس سرہ کی مدح وتوصیف میں یہ اشعار لکھے ہیں۔

درمدح سید برخوردار نوشاہی

سید برخوردار نوشاہی کامل پیر سچانواں
نوشہ بعدوں شجرے اندر آوے جس دا تانواں
ودھ شماروں منن والے قبلہ حاجت عالم
لکھاں تائیں کیتا سید راز الٰہ تھیں محرم
سید نصرت اللہ ، نالے حضرت حمزہ تائیں
شہرت دتی علم عرفانوں جلوے تھائیں تھائیں
بجلی عشق الٰہی رچی جس دے لوں لوں اندر
حلقہ وچ ارادت اوہدے لکھاں مرد قلندر
عارف ، کامل ، زاہد ، عارف ، ماہر علم کلاماں
کرن حبیب نوشہ دے جنہوں ادبوں جھک سلاماں
حضرت نوشہ عالی تائیں اوہدا پاس ودھیرا
علم چراغ الٰہی اوہدا کردا دور اندھیرا
شاہ عنایت اللہ جس دی رحمت تھیں دل رنگیا
عشق اوہدے بن اللہ کولوں ہور نہیں کجھ منگیا
ہوگ سلام اوہدی روح تائیں اساں غلاماں پاروں
شرف مبارک اوس ولی دا نوشہ دی سرکاروں

قادری، لاہور

ان کا نام ماسٹر غلام نبی، کنیت ابوالضیا، تخلص قادری ہے۔ والد کا نام مولوی غلام قادر تھرپالوی تھا۔ ان کے آبا واجداد میں ہاشم شاہ* مشہور شاعر گذرے ہیں۔ یہ آج کل حفاظ منزل، راجپوت روڈ، وسن پورہ، لاہور میں رہتے ہیں۔ ہاشمیہ سلسلہ کی کتابیں چھپواتے رہتے ہیں۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہیں۔ فارسی، اردو میں شعر بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ شجرہ طیبہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ ہاشمیہ [جی این سنز

Marfat.com

پبلشرز اینڈ بک سیلرز، وسن پورہ، لاہور، تعلیمی پریس لاہور، ۱۶ صفحات، رمضان ۱۳۷۶ھ] چھپوایا ہے۔

فارسی کلام یہ ہے:

حضرت سلیمان بادشاہ اہل شکوہ بسیار جاہ
کردند کفاران تباہ واصل ہمیشہ با خدا

وان گنج بخش است طالبان ہادی ست جملہ سالکان
عقدہ کشای زاہدان ، ہر درد را درمان دوا

ملکوت واز جبروت آن ناسوت ہم لاہوت دان
بگذشت از اربع مکان پیر محمد راہنما

(شجرہ، ص ۱۱)

اپنے والد کے فضائل اردو میں لکھے ہیں:

سید غلام قادر ہے فیض عام تیرا
مشکل کشا نہ کیوں ہو قادر ہے نام تیرا

بخشی خدا نے عزت ایسی بلند برتر
ہر دنیا دار بندہ ادنیٰ غلام تیرا

تو فخر خانداں ہے اے قادر زمانہ
سارے بزرگ کرتے ہیں احترام تیرا

جو کچھ بھی تو نے مانگا مولا وہ دے نہ کیونکر
امداد بیکساں ہے دن رات کام تیرا

خلق عظیم تیرا خلق محمدی ہے
ملتا ہے حاجی شاہ سے نقشہ تمام تیرا

پیمانہ نوش تیرے ہیں فرش و عرش پیما
بغداد سے بھرا ہے ساقی نے جام تیرا

بخشی خدا نے تجھ کو ایسی گہر فشانی
لاتے ہیں وجد عارف سن کر کلام تیرا

اصلاح روح وتن کی ہو جاے قادری کی
سر تا بپا شفا ہے ہر دم یہ نام تیرا

ابو الضیا ہے عاجز امیدوار رحمت
بطفیل قبلہ گاہی ہو کرم عام تیرا

(شجرہ، ص ۱۵)

قاضی، موہڑہ نوزان

ان کا نام عبدالغنی، تخلص قاضی ہے۔ [والد کا نام قاضی محمد قمرالدین ہے۔] موہڑہ نوزان، ضلع راول پنڈی میں رہتے ہیں۔ سید ابوالکمال برق* صاحب نوشاہی کے مرید ہیں۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہیں۔

یہ اشعار پنجابی ان کے ہیں:

ٹر چلے سرکار دکھ ستاون گے
وچھڑ چلے دلدار کد مڑ آون گے

Marfat.com

اکھیوں چھم چھم ہنجوں برسن　　دیدے دید کرن نوں ترسن
جانے رب کد بیڑے ترسن　　کد اوہ ویلے آون گے
غوطے غم دریا وچ کھاساں　　جس دم دُکھاں تھیں گھبراساں
نوشہ نوشہ پئی پکاساں　　دکھ تھیں آپ چھڑاون گے

آخری شعر یہ ہے:

توں بھی رنگ نوشاہی جاماں　　نام لکھا لے وچ غلاماں
قاضیؔ تیرا جسم تراماں　　چا اکسیر بناون گے

(نعت نوشاہی، حصہ اول، ص ۱۴)

قاضی نے ایک سی حرفی ہجر نوشاہی نام سے بنائی ہے۔ جو ۵ مئی ۱۹۶۱ء کو چھپی۔ اس کا پہلا اور آخری بند یہ ہے:

الف آسرا اوس دے نام دا ے جس نوں رب رحیم قدیر کہندے
ضامن ہووسی وچ کونین میرا جس نوں لوک بشیر نذیر کہندے
بیڑا تاری شوہ گرداب وچوں جس نوں پیر میراں دستگیر کہندے
قاضیؔ رکھسی لاج کونین اندر جس نوں سخی داتا نوشہ پیر کہندے
ی یاد نوشہ دم دم تیری تیری یاد دے باہجھ اداسیاں نی
تیری یاد باہجوں کراں یاد کس نوں تیری یاد دے نال خلاصیاں نی
تیری یاد پہنچاوسی توڑ مینوں تیری یاد دا آسرا عاصیاں نی
قاضیؔ پڑھیں کلمہ نبی پاک والا روز حشر دے ہون خلاصیاں نی

اس کے بعد اپنا پتا اس طرح لکھا ہے:

عبد الغنی ہے دوستو نام میرا، قاضی آکھدے لوک تمام بیلی
پنڈی ضلع، کلیام تھیں طرف چڑھدے، اندر موہڑے نوزان قیام بیلی

(ص ۷)

نیز دیکھیے: نوشاہی شعرا، ص ۳۹۸۔۴۰۰

Marfat.com

قاضی

نام ومقام کا پتا نہیں چل سکا۔ حضرات سادات نوشاہیہ ہاشمیہ سکنائے سنگھوئی، ضلع جہلم کے مرید تھے۔

اردو میں اشعار کہتے تھے۔ یہ غزل آپ کی زبان سے ہے۔

غزل

طور پر جلوہ دکھایا یار نے — ہوش کو بے خود بنایا یار نے
کر دیا سرمست اپنے عشق میں — مجنوں کو بَن بَن پھرایا یار نے
یہ کہا جبریل نے لا کر براق — چلیے یا احمد بلایا یار نے
کیا بڑا رتبہ محمد کو ملا — رو برو اپنے بلایا یار نے
ہجر میں کہتے تھے رو رو کر بلال — جنگل و صحرا پھرایا یار نے
شب کی بیتابی لکھوں کیا دوستو — خواب میں جلوہ دکھایا یار نے

شکر کر قاضیؔ خدا کا روز و شب
نوشہ کا بندہ بنایا یار نے

(بیاض حافظ عطا محمد پشاوری، کتابخانہ گنج بخش، راول پنڈی [اسلام آباد]، قلمی، شمارہ ۵۸۸۰، ص ۶۰)

سہرا

مالن بنا کے لائی کیا لاجواب سہرا — سہروں میں اس جہاں کے یہ انتخاب سہرا
موتی چمک رہے ہیں، کلیاں مہک رہی ہیں — لڑیاں اثار بارش اور ہے سحاب سہرا
نوشہ بنا سلامت سہرا خدا کی رحمت — دولت لٹا رہے ہیں کیا بے حساب سہرا

(بیاض مذکور، ص ۸۲)

قدسی، موہال

ان کا نام صوفی محمد باقر، تخلص قدسی ہے۔ سکول سنگھوئی، ضلع جہلم میں مدرس رہے۔ سید ابوالکمال غلام رسول برق* صاحب نوشاہی کے ارادتمندوں سے ہیں۔ کچھ عرصہ مخبوط الحواس رہے۔

پنجابی میں شعر کہتے ہیں۔ یہ اشعار ان کے ہیں۔

Marfat.com

دوہڑہ

پیر برق تے شاہ شریف احمد نوشہ پیر دے لاڈلے لال دونویں
ہوئی روشنی کل جہان اُتے آے شمع عرفان دی بال دونویں
گنج بخش دی ساری اولاد وچوں صاحب علم تے روشن خیال دونویں
خادم دوہاں دا ادب تھیں رہ قدسی کیونکہ شجر نوشاہی دے ڈال دونویں

دوہڑہ

پیر برق تے شاہ شریف احمد نوشہ پیر بناے سردار دونویں
ہک دوسرے اتوں فدا ہوندے ایسا رکھدے باہم پیار دونویں
اساں بندیاں مندیاں گندیاں دے اندر مشکلاں دے مددگار دونویں
روز حشر مریداں نوں پکڑ قدسی کرسن پل صراط توں پار دونویں

(جذبات عشق، ص ۱۷۰)

قدسی صاحب نے ایک سی حرفی بنام *انوار نوشاہی* بنائی ہے۔ جو تمام تر شاہد* شرافتی کی سی حرفی *شان نوشاہی* کی نقل اڑائی ہے۔ ہر حرف کے شعر کا وہی ردیف و قافیہ رکھا ہے، جو شاہد نے رکھا ہے۔ ۱۴ مئی ۱۹۵۵ء کو [سید احمد حسن شاہ نوشاہی، چک نمبر ۸ شمالی، ضلع سرگودھا نے نور آرٹ پریس راولپنڈی سے] چھپوا کر شائع کی ہے۔ اس سے چند اشعار یہ ہیں:

الف اللہ دی حمد ثنا اول پھیر نعت احمد مختار جانی
لکھ وار صلوٰۃ سلام بھیجاں اُپر آل اصحاب کبار جانی
حضرت پیر پیراں دستگیر میراں کل اولیا دا سردار جانی
قدسی پیر نوشہ گنج بخش حاجی پھڑ کے ڈبدیاں نوں دیندا تار جانی
ب بال کے شمع عرفان والی نوشہ جگ اندر چانن لایا اے
دتا درس توحید دا آ کے تے بوٹا کفر دا پٹ گوایا اے
اسم حاجی محمد سرکار دائی نوشہ لقب حضور تھیں پایا اے
قدسی فقر دے گنج ورتاونے نوں گنج بخش حاجی نوشہ آیا اے

Marfat.com

ص صبح شامی نور برسدا اے نوشہ پیر دے پاک مزار اتے
ولی ،غوث ، ابدال ، قیوم ، عارف آ کے کرن طواف دربار اتے
نوشہ پیر جیہا نہ کوئی پیر ڈٹھا پھر کے ویکھیا کل سنسار اتے
قدسؔی نت درود و سلام بھیجے نوشہ اولیا دے سردار اتے

قدسی صاحب نے اپنا پرانا نام محمد باقر تبدیل کر کے نیا نام سعید محیی الدین رکھ لیا تھا۔ ان کی وفات ۲۹ جمادی الآخر ۱۳۸۷ھ/۱۴ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو ہوئی اور موہال، ضلع جہلم میں دفن ہوے۔ دیکھیے *نوشاہی شعرا*، ص ۳۲۶۔۳۳۴۔ عارف نوشاہی

قل احمد، ساہن پال شریف

آپ کا اسم گرامی سید حافظ قل احمد تھا۔ یہی تخلص استعمال کرتے۔ لقب نوشاہ ثانی تھا۔ والد ماجد کا نام حکیم سید حافظ الٰہی بخش تھا۔ ابن سید حافظ نور اللہ بن سید حافظ محمد حیات ربانی بن سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم بن سید حافظ برخوردار بحر العشق بن حضرت نوشہ گنج بخش قادری۔ آپ کی ولادت ۱۲۱۲ھ/ ۱۷۹۷ء میں بمقام ساہن پال شریف، ضلع گجرات ہوئی۔ آپ اپنے وقت میں درگاہِ نوشاہ عالیجاہ کے سجادہ نشین تھے۔ علوم معقول و منقول سے فارغ، حافظ قرآن مجید، عربی فارسی یعنی نسخ و نستعلیق خطوں کے خوشنویس۔ آپ کے دست مبارک کے کتابت شدہ قرآن مجید اور کتابیں، چالیس سے زائد میرے کتب خانے میں موجود ہیں۔ آپ صاحب تصنیف بھی تھے۔ چنانچہ کتب ذیل آپ سے ہیں:

۱۔ *بستان الاوراد*؛ ۲۔ *ثمرات الافکار*؛ ۳۔ *وسائط العلوم*؛ ۴۔ *مخزن الاعمال*؛ ۵۔ *مصباح العلاج*؛
۶۔ *لغات نوشاہی*؛ ۷۔ *تبیان القرآن*

آپ نے ۲۳ ربیع الآخر ۱۲۸۶ھ/۱۳ اگست ۱۸۶۹ء کو وفات پائی۔ مزار گورستانِ نوشاہیہ ساہن پال شریف میں ہے۔

آپ فارسی زبان کے بلند پایہ شاعر تھے۔ نمونہ کلام:

آپ نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی کتاب *تکمیل الایمان* ۱۲۳۸ھ میں کتابت کی تو دستخط کے بعد یہ اشعار اپنے تحریر کئے:

کاتب این حروف نسخہ کمال　　موضع اوست چک ساہن پال

Marfat.com

خوش مکانی بچشم بخشد نور　　خوش زمینی بدل بخشد حال
سگ دربار گنج بخش قدیم　　بر در او فتادہ بے پر و بال
دارد امید کو ز فیض عمیم　　میوہ بخشد ز گلشن افضال
بندۂ پرگناہ قل احمد
ز کفارت ذنوب کرد نقال

اورادفتحیہ کے خاتمہ پرآپ نے یہ دعائیہ اشعار لکھے ہیں:

ای خدا کمترین گدای توام　　چشم بر خوان کبریای توام
می رسم بر درِ تو ہر روزہ　　شیئاً للہ زبان بدرویزہ
نفس و شیطان کہ خصم دین من اند　　چون سگان خفتہ در کمین من اند
گر چنین خوار و بیکسم نگرند　　پوست برمن چو پوستین بدرند
از چنین دشمنان امانم دہ
ہر چہ آنم بہ است آنم دہ

آپ تاریخ گو بھی تھے۔

اپنے فرزند اکبر سید محمد امین کی تاریخ پیدائش یہ لکھی:

از ولادت امین برخوردار　　سال تاریخ گفتمش مختار
۱۲۴۱

مصرع: بشادی بگفتا بلند اخترم
۱۲۴۱

اپنے فرزند اصغر سید محمد شفیع کی تاریخ ولادت:

ولادت سعادت محمد شفیع　　گل نو شگفتہ چو باغ ارم
۱۲۴۴

مصرع: خداوندا بکن روشن چراغم
۱۲۴۴

تاریخ وفات سید حافظ نور اللہ قدس سرہ:

آفتاب یقین شمس الدین　　در سعادت چو سعد بود سعید

Marfat.com

چون ز شرق فنا بغرب بقا رفت تاریخ اوست شیخ شہید

۱۲۲۹

(ثمرات الافکار، ص ۲۸)

تاریخ وفات سید حافظ الٰہی بخش (والد آنجناب):

الٰہی بخش زین تاریک تارم فروزان شد چو خور بر چرخ چارم

بپرسیدم من از حالش بگفتا کہ برخوردارم و ہم بختیارم

۱۲۵۳ ۱۲۵۳

آن سالک مسالک عرفان و محو ذات صافی ضمیر و رہبر کامل الی النجات

از مشرق فنا چو بغرب بقا رسید خلوت گزید روز حیاتش بہ شب برات

پرسیدہ شد ز ہاتف تاریخ وصل او در گوش جان گفت کہ واصل بپاکذات

۱۲۵۳

برحمت حق چو پیوست آن ولینعمی و مخدومی

ندا از جان برون آمد الٰہی بخش مرحومی

۱۲۵۳

الٰہی بخش چون افروز رونق بہ جنت شد وصالش مظہر حق

۱۲۵۳

تاریخ تعمیر روضہ شریف نوشہ گنج بخش:

بروضہ نو چو شد نوشہ خرامان سر و پا داد وی را حور و غلمان

یعنی ح ر غ ن = ۱۲۵۸

(وسائط العلوم، ص ۵۸)

تاریخ وفات سیدہ بخت بھری بنت سید نور اللہ (عمہ آنجناب):

بروضات الجنان پیوست عمہ بزہد و طاعت و اخلاق مریم

چو پرسیدم من از حال وصالش بشادی گفت من از بخت بھریم

۱۲۵۹

تاریخ وفات سید محمد بخش ولد سید ضیاء اللہ:

محمد بخش کان مرحوم و مغفور بروضات الجنان شد شاد و مسرور

Marfat.com

ز تاریخ وصالش جستم از جان بگفتا منزلش در روضۂ نور
۱۲۶۷

تاریخ وفات سید نور احمد ولد سید خدا بخش:

در رہِ توحید و طاعت پیش وی دادند سر
غازیان و راکعان و ساجدان و زاہدان
یعنی غ ر س ز = ۱۲۶۷

(وسائط العلوم، ص ۵۹)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۲۷۶۔۲۹۹؛ ج ۳، ح ۶، ص ۱۶۰۔۱۶۲

قل احمد، کالے والا

آپ کا نام حکیم قل احمد بن مولوی حکیم محمد اشرف * مصنف کنز الرحمت تھا۔ آپ کی پیدائش منچر چٹھہ میں ہوئی۔ لیکن جب مہان سنگھ سکر چکیہ نے چوہدری غلام محمد ولد پیر محمد چٹھہ رئیس اعظم منچر کو ۱۲۰۳ھ/۱۷۸۹ء میں دھوکہ دے کر شہید کر دیا اور افراتفری پھیل گئی تو آپ اپنے والد صاحب کے ہمراہ کالے والا، مضافات گکھڑ چیمہ، ضلع گوجران والا میں چلے گئے اور تا حیات وہیں رہے۔ اپنے والد ماجد کے شاگرد تھے۔ علم فقہ، حدیث، ادب، تصوف، طب میں بہت ماہر تھے۔ بیعت طریقت حضرت میاں ضیاء اللہ ساکن جام کے چیمہ، ضلع سیالکوٹ سے تھی۔ وہ مرید شیخ رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں بیگو والا کے، وہ مرید حضرت سچیار صاحب کے۔ آپ نے ۱۲۵۱ھ/۱۸۳۵ء میں وفات پائی۔ اور کالے والا میں اپنے والد صاحب کے پاس دفن ہوے۔

آپ فارسی، اردو، پنجابی کے قادر الکلام شاعر تھے۔ آپ کا سارا کلام میں نے ۱۳۸۴ھ/ ۱۹۶۴ء میں بنام کلیات قل احمد جمع و مرتب کیا ہے۔

نمونۂ کلام فارسی:

غزل

راز دل خویش پیش کس گویم من چہ سازم، کجا طرف پویم؟
از زبانم نمی شود پیدا سرّ پنہان نمی کند رویم

Marfat.com

نوحۂ عاجزی کنم ہمہ وقت　　صفحۂ رخ ز اشک خود شویم
ای درونم تپیدہ چون آتش　　شعلہ آرد برون ز ہر مویم
از بسی ہجر چشم گریہ کند　　اشک باشد روان چون جویم
کن معطر دماغ قلؔ احمد
از گل فضل خود رسان بویم
(بیاض قلؔ احمد، قلمی)

نمونۂ کلام اردو:

غزل

اے دل عشق کا مقصد پایا نہ جاے گا　　مشکل ہے کام تجھ سے کمایا نہ جاے گا
ایہہ بھار عاشقی کا بہتا ثقیل ہے　　لوڑیں اٹھایا ہرگز چایا نہ جاے گا
اب مرغ دل کا دام تیرے بیچ قید ہے　　ناں چھوڑ اس کو پھیر پھسایا نہ جاے گا
دل لے کے پھیر نہ دیونا ہے کام خوبرویاں　　جب ملا جا دل سے ہٹایا نہ جاے گا
ایس راہ عاشقی کے جانا نہ تجھ سے ہو　　چاہیں جے پھیر آونا آیا نہ جاے گا
سن سن کے بات عشق کی والہ میں ہو رہیا　　پوچھے گا اورؔ نکتہ سنایا نہ جاے گا
ہیں تین حرف عشق کے عقل و شرم قرار　　چاہیا رکھیں جے ان کو رکھایا نہ جاے گا
یہ عشق صرف آگ نہ اس میں رَلا ہے یارو　　لاگا جاں نیستاں کو بجھایا نہ جاے گا
خاموش ہو کے بیٹھ نہ کر گفتگو قلؔ احمد
جب ہو گیا زیادہ گھٹایا نہ جاے گا
(بیاض قلؔ احمد، قلمی، مملوکہ شرافت)

نمونۂ کلام پنجابی:

سی حرفی معراج کا پہلا شعر:

الف انبیا تھیں بالا مرتبہ جی نبی پاک دا آپ الہٰ کیتا
لولاک دا تاج پہنائیو سو چوداں طبقاں دے تخت دا شاہ کیتا
اوہدی صفت دا کجھ بیان نہیں دین دنی دا پشت پناہ کیتا
کلمہ پڑھ قلؔ احمد صدق سیتی ، نبیں کفر دا پٹ تباہ کیتا

Marfat.com

سی حرفی ہیر رانجھا ڈیوڑھی کا پہلا شعر:

الف آکھے چھڈ چاک دا کھاہڑا، ماں ہیرے نوں سڑ کے اندر وڑ کے
پھر کی کرسیں اس نوں چوچک کڈھ چھڈے گالڑ کے باہوں پھڑ کے
پلے ہتھ نہیں کجھ اس دے ٹکڑا پاے مر کے محنت کر کے
جے رب دولت دے قلؔ احمد، شکر الٰہی پڑھ کے کھایئے جر کے

سی حرفی سوال وجواب ہیر کا پہلا شعر

الف اج دھیا کج لج ساڈی چ سکھ نہ باہر بھج کڑیئے
وَت وَت میں دینی ہا مت تینوں گت چھڈ کُلت نہ کج کڑیئے
رَٹ جٹ دی سٹ نہ وٹ رکھیں سانوں چَھٹ نہ گھت کے چھج کڑیئے
جاک چاک قلؔ احمد واک ناہیں ساک چاک رنجھیٹے دا تج کڑیئے

قصہ دورزمانہ کے کل ۱۲۵ اشعار ہیں۔ پہلے دو شعر یہ ہیں:

صدی ایہہ تیرہویں جانو دیکھو کیا دور آیا ہے
نہ دل میں شک کجھ آنو دیکھو کیا دور آیا ہے
نہ یاراں موں رہی یاری نہ بھایاں موں وفاداری
محبت اٹھ گئی ساری دیکھو کیا دور آیا ہے

مقطع یہ ہے:

قلؔ احمد دیکھ حال اپنا رکھیں قائم خیال اپنا
یقیں ثابت توں پال اپنا دیکھو کیا دور آیا ہے

دوہڑہ

میں من تارو تے عشق سمندر میرا عقل گوایا گھڑیاں
رَین گذاراں تارے گِندیاں روز شماراں گھڑیاں
سیاں نال خوشحالی پھردیاں پنگھر بھردیاں گھڑیاں
وچ قیام قلؔ احمد رہندی جیوں مسجد دیاں گھڑیاں

Marfat.com

دوہڑہ

ہادی میرا بھورے والا متھے رکھاں داغ غلامی
لہندیوں چڑدیوں دکھن پورب آون لوک سلامی
نوشہ نوشہ کھلے پکارن آدم جن تمامی
چنگے بخت قلؔ احمد تنہاں جو رہن حضور مدامی

دوہڑہ

نہیں حساب کتاب قیامت جس نوشہ دا لڑ پھڑیا
منکر اتے نکیر فرشتہ سگوں ویکھ اونہاں نوں ڈریا
ذرہ خوف نہ اونہاں دوزخ جو اس دروازے جھڑیا
پڑھ الحمد قلؔ احمد دل تھیں توں اس خانوادے وڑیا

دوہڑہ

پیر اساڈا بھورے والاٰ جدھا نور الٰہ دے نوروں
کندھی ندی جھناں دے اُتے روضہ دسے دوروں
جھاڑو آن ہمیشہ کردے خاصے ملک حضوروں
عشق پیالہ چکھ قلؔ احمد چُھٹ پویں شراب طہوروں

دوہڑہ

ہادی میرا نوشہ حاجی نت دل دے اندر وسے
روضہ ندی جھناں دے اُتے روشن دینہ تھیں دِسے
روز برات نوشہ دی ہتھیں رب آپ کراے حصے
بخشیا گیا قلؔ احمد سب کو جو سنگ رلیا اِسے

دوہڑہ

چشماں چشمہ آب حیاتی جو پیوے سو جیوے
یا اوہ جام شراب طہوروں ڈٹھیاں ہوندے کھیوے

Marfat.com

یا اوہ جام سکندر آہا جتھوں سب جہان دسیوے
آکھ قلؔ احمد دونویں زہر پیالے جو پیندا ثرت مریوے

دوہڑہ

نا نا نا نا کر کر تھکی نانی آکھے نا نی بہہ کر آنی
دا دا دا دا نال بجھاے جانی ول نہ جا نی بنی سیانی
چا چا چا چا مارے مینوں دانی ہو نادانی سمجھ دیوانی
با با بو بو کرے قلؔ احمد پانی آتش پانی اگ بجھانی

دوہڑہ

تائی تائی چھائی میری میں تائی دی تائی بول سوائی
دائی دائی بدھی میں نال میں دائی دی دائی توڑ چڑہائی
کائی کائی مارے طعنہ میں بھی کائی کائی بولی لائی
چائی چائی کھڑاں قلؔ احمد جو سرچائی آہی رب اپڑائی

(بیاض فاروقی، قلمی؛ کتاب الفوائد، قلمی)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۴، ص ۱۱۶۔۱۲۰

قمر، شاہ کوٹ

اصلی نام قمر محمود، تخلص قمر ہے۔ والد کا نام میاں علی احمد قلندر قادری نوشاہی ہے۔ آبائی وطن رنسینہ وال، متصل نارووال، ضلع سیالکوٹ تھا۔ اب اس کی سکونت قصبہ شاہ کوٹ، ضلع شیخوپورہ میں ہے۔ بابو محمد یوسف نوشاہی برقندازی مردانوی سے طریقت میں انتساب رکھتا ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

پنجابی میں ایک سی حرفی غوث اعظم کی صفت میں لکھی ہے۔ دو شعر یہ ہیں:

الف اللہ رسول جرنیل کیتا دنیا دین وچ سارے جہان میراں
جن انس اٹھاراں ہزار عالم منن حکم فرمان روان میراں
کہڑا جمیا اوس دا حکم موڑے جد کہ رب کیتا حکمران میراں
ہو بے خوف تک قمرؔ بغداد ولوں آپ لوہڑی سخی سلطان میراں

Marfat.com

د دکھ تے درد ونڈاونے نوں ساڈا پیر عالی دستگیر میراں
چُھٹے تیر تقدیر دے موڑدے نے رکھن وچ دعا تاثیر میراں
باغبان مریداں دے باغ سندے راکھے پشت پناہ کبیر میراں
ویکھ قمر محمود بے خوف ہوے احمد رب وزیر مشیر میراں

قمر، ڈھل

اس کا نام سید محمد اسلم، تخلص قمر۔ والد صاحب کا نام سید محمد عالم ولد پیر محمد نوشاہی برخورداری تھا۔ ۱۳۳۵ھ/۱۹۱۷ء میں پیدا ہوا۔ میٹرک تک تعلیم پائی۔ میرا خالہ زاد تھا۔ خوبصورت، نیک سیرت تھا۔ شعر کہنے کا شوق رکھتا۔ مجھ سے اصلاح لیا کرتا۔ بعمر بائیس سال ۲۲ جمادی الاخر ۱۳۵۷ھ/ ۱۹ اگست ۱۹۳۸ء کو وفات پائی۔ قبر ڈھل، متصل سرائے عالمگیر، ضلع گجرات میں اپنے اجداد کے پاس ہے۔

یہ غزل اس کی یادگار ہے:

مہتاب سے بھی خوب ہے دلدار کی صورت — رکھتی ہے بڑا حسن مرے یار کی صورت
مٹی کو ملائک نے نہیں ہاتھ لگایا — جس وقت بنائی ہے مرے یار کی صورت
ہے کانپتا سورج بھی جو چڑھتا ہے سویرے — جب سامنے دیکھے ہے مرے یار کی صورت
ہیں شرم کی ماری وہ پس پردہ جہاں سے — پریوں نے جو دیکھی ہے مرے یار کی صورت
ہر گز نہیں بھاتا ہے مجھے جلوۂ مہتاب — آئی ہے نظر جب سے مجھے یار کی صورت
مانگیں گے سبھی حشر کو جنت کی نعیمات — مطلوب ہے واں بھی مجھے اس یار کی صورت
یوسف کو فدا کرتی زلیخا بھی کئی بار — گر دیکھتی اک بار مرے یار کی صورت
آئینہ بھی ہے رشک سے اب سربگریباں — اس قدر مصفا ہے مرے یار کی صورت
جب محفل خوباں میں ہوتا ہے دلارام — آتا ہے نظر سب کو وہ سردار کی صورت

رہتا ہے قمر فرقت دلدار میں مضطر
اور نقش ہے دل پر مرے اس یار کی صورت

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۸۶۵، ۱۰۰۵-۱۰۰۶

Marfat.com

کاتب، ساہن پال شریف

اصلی نام غلام احمد، تخلص کاتب اور سادھو، شوخ، بندی وان، مسافر وغیرہ کیا کرتے۔ والد کا نام سید فاضل شاہ ولد سید محمد امین نوشاہی۔ حضرت نوشہ گنج بخش کی اولاد سے تھے۔ ۱۳۱۱ھ/۹۴۔۱۸۹۳ء میں بمقام ساہن پال شریف پیدا ہوئے۔ چندے اپنے عم عالی قدر حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ نیک اختر نوشاہی سے تحصیل علم کی۔ پرائمری سکول پنڈی کالو سے پانچ جماعتیں پڑھیں، پھر قصبہ وزیر آباد میں مولوی نور عالم نقشبندی اور مولوی قمر الدین سے کچھ عرصہ پڑھا، کتابت بھی وہیں سے سیکھی۔ یکم ذیقعد ۱۳۷۳ھ/۲ جولائی ۱۹۵۴ء کو وفات پائی۔ گورستانِ نوشاہیہ میں [روضۂ حضرت نوشہ گنج بخش سے متصل چبوترے پر جنوب مغربی طرف] دفن ہوئے۔

اردو و پنجابی میں شعر کہتے تھے۔ پختہ کلام شاعر تھے۔ آپ نے کئی سی حرفیاں، باراں ماہ اور کئی نظمیں، دوہڑے وغیرہ لکھے۔

باراں ماہ قمری اپنے والد صاحب سید فاضل شاہ (م ۱۳۳۷ھ) کے فراق میں بنائے، جس کا پہلا قطعہ بند یہ ہے:

چڑھدے ماہ محرّموں میرا محرم رہیا نہ کو
میں رہڑدی بحر فراق وچ میری وصلوں بیڑی ڈھو
وے میں تیرا نام پئی جپدی مست ملنگنی ہو
میں تیرا مہنا پالیا دتا لج شرم نوں دھو
میں ظلم فلک دے جھل کے چپ ہو بیٹھی رو
میں تکدی رستہ رات دن ڈانواں ڈول کھلو
مینوں خویش قبیلہ آکھدا ناں ہنجو ہار پرو
غلام احمدؔ کس دن ملسیا جدھی مثل پیغمبر خو

(کلیاتِ کاتب، ص ۳۶)

باراں ماہ انگریزی کا پہلا بند یہ ہے:

چڑھے مہینے جنوری سجناں بنھ لے بھار
میں منتاں کر کر تھکیاں اج نہیں ٹرن دا وار

Marfat.com

نہ چھڈیں روندی کوکدی تینوں واسطہ رب غفار

طفیل محمد مصطفیٰ جہڑا نبیاں وچ مختار

صدقہ شاہ علی دا جہڑا دُلدل دا اسوار

تینوں ہاڑا شاہ جیلان دا جدہا وچ بغداد مزار

تینوں واسطہ نوشہ پیر دا جہڑا ولیاں وچ سردار

توڑیں پریت نہ پیر فل احمدا میں توڑے اوگنہار

(ایضاً،ص٦٩)

دوہڑہ

ستی چھوڑ گئے نے ساجن میں وانگ سسی کرلاواں

زور دھگانے لدی جاندے میں کون وسیلہ پاواں

اوگنہار سمجھ بندی نوں پئے جاندے توڑ نتھاواں

غلام احمد میں برہوں جالی پئی روساں تک تک تھاواں

(ایضاً،ص٣٤)

دوہڑہ

کل اجے پئے وسدے آہے اج غیبوں پے گئے دھاڑے

اس آسمان نہ وسدے بھاوں کئی گھر ایس اجاڑے

طاقت نہیں جے کوئی دم مارے اکھیاں پین پواڑے

غلام احمد رکھ آس فضل دی مت پھر پَون دہاڑے

(ایضاً،ص٣٥)

سی حرفی صداقت نوشاہی تمام حضرت شاہ حافظ برخوردار بحرالعشق کے حالات اور واقعہ سجادگی و نیابت پر مشتمل ہے۔ نیز سی حرفی بشارت نوشاہی مصنفہ سائیں نظام الدین ڈہوک للہال کا اس میں ردّ ہے۔ آخری دو بند یہ ہیں:۔

الف آئی کے ویکھ لے کتب اندر مہمان نوازی دی کار سائیں

خلیفہ حق خطاب کلان بیٹے وچ اصفیا ہور گلزار سائیں

Marfat.com

دستخطی کتاب جو کنز رحمت میرے پاس موجود ہے یار سائیں
دستخط شاعر، اشرف نام اس دا، منجر نام گاؤں گھر بار سائیں
ی یاد کریئے سبحان تائیں کریئے تم نیابت دی کار سائیں
میرے پاس ثبوت ہے بہت کامل جس نوں شک ہووے لے نتار سائیں
ہویا گدی نشین فرزند اکبر ہے نام اس دا برخوردار سائیں
کلمہ ہووے نصیب غلام احمد تیری رہے باقی یادگار سائیں

(ایضاً، ص۶)

مکتوب

بنام برادر کلان سید کرم الٰہی مرحوم

شہر احمد آباد، گجرات سے رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ کو بھیجا

اول حمد ثنا خدا تائیں جہڑا کل دنیا پالنہار بھائی
پھیر لکھ درود رسول تائیں جہڑا وچ نبیاں مختار بھائی
اس تھیں بعد سلام مسنون حضرت کردا عرض عاجز خدمتگار بھائی
لکھیا آپ دا واچیا ادب سیتی پئی ٹھنڈ سینے پڑھدیاں سار بھائی
کرے رب گناہ معاف میرے بھل گیا اگے بھلن ہار بھائی
توبہ کرے قبول اوہ رب سچا میری لکھ توبہ استغفار بھائی
فطرت جن انسان دی بھلنا ہے اے پر ذات غفور ستار بھائی
چاہیے قائم ہونا ہر انسان تائیں امر نہی سندا واقف کار بھائی
توڑے وچ پردیس دے ہے بندہ چھڈاں نہ توحید اذکار بھائی
پئی کن آواز میں جمدیاں دے واحد ذات ہے رب جبار بھائی
جدوں خبر نہسی اپنے آپ والی تدوں سنی توحید پکار بھائی
لیا جرم میں گھر اولیا اللہ توڑے لکھ ہاں میں خطا وار بھائی
عملاں میریاں ہے بدنام کیتا بھل گیا ہاں وچ سنسار بھائی
میری شرم آقا کملی والڑے نوں وڈی سب تھیں اوہ سرکار بھائی

Marfat.com

میرے جد امجد عالم ولی سارے آپ جیہے میرے غمخوار بھائی
کشتی بحر گناہ وچ ڈولدی اے نال دعا تیری لگسی پار بھائی
شرمسار ہاں میں شرمسار ہاں میں طاقت ہے نہ مول گفتار بھائی
دوس کسے نوں دیونا کی سادھو بیٹھا من رضا غفار بھائی
دساں کی جو بیتدی ہجر اندر دل رہے کردا آہ و زار بھائی
شاید آہ دے وچ تاثیر ناہیں ہویا نرم نہ دل دلدار بھائی
میرے جیڈ نہ بدنصیب کوئی حرص طمع دے وچ سرشار بھائی
خاطر خاص اولاد دی دیس چھڈ یا رہن ایہہ ناہیں قرض دار بھائی
لکھاں شکر الحمد خدا سندا دتا کرم سیتی روزگار بھائی
دینا قرض مندا بابل ماں سندا اوہ بھی ہووندے انت بیزار بھائی
مہلت رہی قلیل ، طویل گذری ، گذر جان کے دن شمار بھائی
جیوں جیوں وقت قریب ملاپ آوے دل شوق اندر بے قرار بھائی
پڑھنی جا نماز عشا تراویح مسجد وچ ہو گئی پکار بھائی
سادھو عاجزی بینتی رب اگے میلے بچڑے تے سب یار بھائی

(ایضاً،۴۲_۴۳)

آپ کی ایک تصنیف شجرہ شریف قادری نوشاہی مولوی عبدالحکیم ولد مولوی نورالدین رسولنگری کاتب نے اپنے اہتمام سے خادم التعلیم سٹیم پریس، لاہور سے چھپوا کر شائع کی۔اس کا پہلا شعر یہ ہے:

اول حمد ثنا رب نوں مالک مُلک مَلک دا
واحد لا شریک سچاواں بن اکھیں تھیں تکدا
ظاہر باطن جو کچھ چیزاں مالک ہے ہر یک دا
طفیل محمد سرور عالم اوگن بخش خطایاں
روندی تے کرلاندی سایاں میں تیرے در آیاں
برکت سائیں فاضل شاہ دی بخشو دل صفایاں

Marfat.com

حضرت نوشہ صاحب کے نام کا یہ شعر ہے:

نام محمد حاجی نوشہ اندر ساہن پالے
کہے سیاہ دل جاون او تھے ہوون دل اجالے
تمام مریداں اپنیاں تائیں اوپر عرش بہالے
ملیا جاں خطاب نوشاہی حوراں دین دوہایاں
روندی تے کرلاندی سایاں میں تیرے در آیاں
برکت سائیں فاضل شاہ دی بخشو دل صفایاں

(ایضاً،۷۴،۷۶)

نمونۂ کلام اردو:

التجا بدرگاہِ خدا

اے کارساز یا رب تقویٰ تری عطا کا
میں ناتوان عاصی سر بوجھ ہے خطا کا
ہر دم رہوں ہراساں تری شان الصّمد سے
اک آن میں تو شاہ کو دے مرتبہ گدا کا
زنداں سے دے رہائی کیا حکمراں مصر کا
ہے یاد واقعہ بھی ہمیں شاہ کربلا کا
جسے چاہے تو نوازے تری شان کبریا ہے
ہمت نہیں کسی کو کہے لفظ چوں چرا کا
پڑی مشکلیں ہزاروں مرے سر پہ یا الٰہی
دیتا ہوں واسطہ میں محبوب کبریا کا
کر دور رنج و غم کو میرے کریم مولا
تری شان ہے رحیمی مالک تو دوسرا کا
کاتبؔ کا ہے بھروسہ اس خالقِ جہاں پر
غیروں کے در پہ اچھا کرنا نہ التجا کا

(ایضاً،ص۷)

Marfat.com

یادِ وطن

بے وطن ہوں یا الٰہی سن مری فریاد کو
شاد کر بہر محمد اس دل ناشاد کو
وہ بیابان وطن رشک چمن میرے لیے
کیوں قفس میں پھانس ڈالا بلبل آزاد کو
اس چمن میں یا الٰہی اب بہار آنے کو ہے
شاخ کو ریحان کو نکہت گل و شمشاد کو
یا الٰہی تا قیامت رہے چمن پھولا پھلا
بلبلیں چہکیں خبر کچھ بھی نہ ہو صیاد کو
دور کر غربت مری یہ بے کسی و مفلسی
پھر دکھا آباد مجھ کو خانۂ برباد کو
کیا گناہ سرزد ہوا جس کے عوض چھوٹا وطن
پڑھ رہا ہوں میں ترے لا تقنطوا ارشاد کو
ہیچ ہیں جملہ خطا تیری عطا کے سامنے
رحم سے پہنچا وطن اس کاتبؔ ناشاد کو

(ایضاً، ص ۳۰)

کاتب صاحب کے سب اردو اور پنجابی کلام کو میرے چھوٹے بھائی سید بشیر احمد بشارت نوشاہی نے بنام کلیات کاتب ۱۳۷۴ھ میں جمع و مرتب کیا ہے۔ یکم ذی الحجہ ۱۳۷۴ھ کو اپنے قلم سے تحریر کر کے ختم کیا ہے۔

کلیات کاتب میں درج کلام کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ہم یہاں پنجابی کلام کے لیے ''پ'' اور اردو کلام کے لیے ''ا'' کا مخفف استعمال کریں گے: سی حرفی صداقت نوشاہی، پ، (ص ۱۔۶)؛ التجا بدرگاہ خدا، ا، (ص ۷)؛ دعا بدرگاہ رب العالمین، پ، (ص ۷)؛ در فراق نبوی، تصنیف ۲۳ ستمبر ۱۹۳۳ء، پ، (ص ۷۔۸)؛ مناجات، پ، (ص ۸)؛ التجا بدرگاہ خداوند، ا، (ص ۸)؛ نعت شریف، پ، (ص ۹۔۱۲)؛ نعت شریف، ا، دوعدد (ص ۱۲۔۱۴)؛ در فراق نبوی، پ، دوعدد، (ص ۱۴۔۱۶)؛ در فراق، پ، (ص ۱۷۔۱۸)؛ التجا بدرگاہ خدا، پ، تصنیف ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء، (ص ۱۹)؛ در فراق نوشہ گنج بخش، پ، تصنیف ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۷ء، (ص ۲۰۔۲۱)؛ ذکر حضرت آدم و

Marfat.com

حضرت نوح وحضرت ابراہیم علیہم السلام، پ، (ص۲۲۔۲۸)؛ نعتیں، پ، دوعدد، (ص۲۹)؛ یادوطن، ا، (ص ۳۰)؛ غزلیات، ا، چھ عدد، (ص۳۰۔۳۲)؛ عیدالضحیٰ پر، پ۔ (ص۳۲۔۳۳)؛ سہرا برشادی وزیر محمد وفقیر محمد پسران نورالٰہی نوشاہی، ا، (ص۳۳)؛ غزل، ا، (ص۳۴)؛ دوہڑے، پ، سات عدد، ان کے اختتام پر ''احمد آباد دردفتر پیغام جمعرات دس بجے شب ۱۶دسمبر ۱۹۳۷ء تن تنہا'' کی عبارت درج ہے، (ص۳۴۔۳۵)؛ باراں ماہ قمری، پ، (ص۳۶۔۴۱)؛ مکتوب بطرف سید کرم الٰہی نوشاہی، پانچ عدد، پ، جو احمد آباد سے ۱۳۵۶ھ/ ۱۹۳۷ء اور سیالکوٹ جیل سے ۱۹۳۳ء میں لکھے گئے، (ص۴۲۔۵۰)؛ مکتوب بطرف سید مظفر حسین نوشاہی، از احمد آباد بتاریخ ۱۲دسمبر ۱۹۳۷ء، پ، (ص۵۱)؛ چند اشعار درشب برات درفراق عزیزان منور حسین ومظفر حسین و مدثر حسین، پ، (ص۵۱۔۵۲)؛ مکتوب بطرف ممتاز احمد نوشاہی، ا، (ص۵۲)؛ مکتوب بطرف بصری صاحبہ، پ، تین عدد، (ص۵۳۔۵۵)؛ دوہڑہ ومرثیہ درفراق سرفراز احمد نوشاہی ولد ممتاز احمد نوشاہی، پ، (ص۵۵۔ ۵۷)؛ مسلمانوں سے خطاب، پ، دوعدد، (ص۵۷، ۵۹)؛ سکھوں کی زبردستی اور بیوقوفی پر، پ، (ص۵۹۔ ۶۱)؛ پاکستان کی تعمیر، پ، (ص۶۲۔۶۳)؛ عائشہ، بصنعت توشیح، پ، (ص۶۴)؛ قصہ جیل، پ، نامکمل (ص ۶۴۔۶۶)؛ مکتوب از جیل، پ، (ص۶۷)؛ بیان مشقت درجیل، پ، (ص۶۷۔۶۸)؛ باراں ماہ انگریزی، پ، (ص۶۹۔۷۴)؛ شجرہ شریف قادریہ نوشاہیہ، پ، (ص۷۴۔۸۱)؛ مکتوب بطرف شریف احمد شرافت، پ، از احمد آباد، مورخہ ۱۵مارچ ۱۹۳۷ء، (ص۸۱۔۸۲)؛ نعت شریف، پ، (ص۸۳)؛ گڈیاں ، پ، پانچ مصرعے، سیالکوٹ جیل، ۲۶ستمبر ۱۹۳۳ء، (ص۸۳)؛ ڈھولے، پ، تین عدد، (ص۸۴۔۸۵)؛ مکتوب بطرف رحمت علی نوشاہی سکنہ پانڈوکے، پ، از احمد آباد، (ص۸۶)؛ سلام برخیرالانام، ا، (ص۸۷)۔

کلیات کا تب کا یہ نسخہ اب شاعر مرحوم کے پوتے سید شفیق الرحمٰن * صاحب کے پاس ہے۔ اس سے کچھ مزید انتخاب دیا جاتا ہے:

پاکستان کی تعمیر

اٹھ پاکستان بنا مسلم
توں اپنا حکم چلا مسلم
پاکستان جدوں بن جاے دا پھر آپ خضر شرماے دا
رو رو خضر کرلاے دا کہہ مینوں نال رلا مسلم
اٹھ پاکستان بنا مسلم
ایہہ خضری پتر پیے دا منہ کالا ایسے تیے دا
کی کرنا چاہیے ایسے دا ایہدی جڑ بنیاد نہ کا مسلم

Marfat.com

اٹھ پاکستان بنا مسلم

تنے حرف عمر ٹوانے دے اگوں تنے خضر نمانے دے
تن وچوں تن جانے دے باقی رہندا کی سمجھا مسلم

اٹھ پاکستان بنا مسلم

اسیں پاکستان بناواں دے اسیں گولیاں سینے لاواں دے
اسیں پیر نہ پشاں ہٹاواں گے رہساں محکم قدم جما مسلم

اٹھ پاکستان بنا مسلم

نہیں ڈرنا توپ بندوقاں توں نہیں ہلنا گیسی شوکاں توں
نہیں نساں زہری پھوکاں توں جھنڈا پھڑ اسلام لہرا مسلم

اٹھ پاکستان بنا مسلم

ایہہ خضر شمر دا ثانی اے ایہہ یزیدی مسلمانی اے
ایہدے دل اندر بے ایمانی اے انہاں مزہ نفاق چکھا مسلم

اٹھ پاکستان بنا مسلم

لے لے پیسے ہندو بھائیاں توں لے گل سنا عیسائیاں توں
نہیں ڈرنا اساں ایذائیاں توں بھاویں دین سولی لٹکا مسلم

اٹھ پاکستان بنا مسلم

ہے وانگ یزید اسلام تیرا کی ہووے گا انجام تیرا
ہے شیوہ صبح شام تیرا وچ جیلاں دتے پا مسلم

اٹھ پاکستان بنا مسلم

اسیں پاکستان بناواں دے اسیں شرعی حکم چلاواں دے
اسیں چوراں ہتھ کٹاواں دے دیساں شرع دے نال سزا مسلم

اٹھ پاکستان بنا مسلم
توں اپنا حکم چلا مسلم

(ص٦٢-٦٣)

Marfat.com

مکتوب بطرف شرافت نوشاہی میں احمد آباد کے معاشرتی حالات لکھے ہیں:

ملک کاٹھیاواڑ اندر سٹیا ایس فقیر نوں
راقم کر حال سادھو چھڈ دے اس تفسیر نوں

ہے رواج اس جاتے بہتا چاہ، بیڑی تے پان دا
آدمی ایہہ بہت اچھے، غیب نوں رب جان دا

ہے نسائیت جو طبقہ مثل پریاں دے شکل
بہت آبادی ہندواں دی ویکھ بھلدی سب عقل

ہے زبان گجراتی رائج، تھوڑے اردو بول دے
ایتھوں دا ہے سیر بھائی چالی تولے تول دے

نہ کوئی مذہبی تعصب نہ کوئی چکلہ یہاں
وچ تجارت ایس جیسا شہر نہ کوئی جہاں

پانچ لکھ دی ہے آبادی شہر احمد آباد دی
خوش طبع تے خوب صورت، ہر بشر آزاد بھی

سلسلہ عشق و محبت بے حجابانہ نہیں
نیز پردے وچ بتیرا، اس سے بیگانہ نہیں

(ص۸۱-۸۲)

کاتب صاحب کا کتابت کردہ صرف بہائی مطبوعہ دین محمد سٹیم پریس، لاہور، ۱۰ جون ۱۹۲۶ء، ۳۱ صفحات کا نسخہ کتابخانۂ گنج بخش، اسلام آباد میں موجود ہے۔ نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۰۲۴۔۱۰۳۷۔ عارف نوشاہی

کالا

میاں کالا، قوم میراثی سے تھا۔ بابا بہادر شاہ گوجر (م ۱۲۸۳ھ/۱۸۶۶ء) ساکن کوٹ عنایت خاں، ضلع گوجران والا کا مرید تھا۔ وہ مرید سید حسین شاہ مناوری [مناور، ضلع جموں] کے، وہ مرید بابا ماہی شاہ جھنگی والا کے، وہ مرید خواجہ بخت جمال جھنگی والا کے، وہ مرید حضرت سچیار صاحب کے۔

میاں کالا نے ایک سی حرفی پنجابی اپنے مرشد کی تعریف میں بنائی۔ جس سے دو شعر بطور نمونۂ کلام یہ ہیں:

ز زور ناہیں ایتھے ہور مینوں اٹھے پہر میں نام دھیاونا ہاں
تیرے نام توں میں قربان جاواں ہتھ بنھ کے سیس نواونا ہاں
ایس غم نے مار بیمار کیتا تینوں کھول کے حال سناونا ہاں
بہادر شاہ سائیں بیڑا بنے لائیں تیرے نت دیدارنوں چاہونا ہاں

س سخی بہادر شاہ نام تیرا روشن جگ سارے مشہور سائیں
تیرا قد سوہنا سرو باغ اندر تیرے چہرے تے برسدا نور سائیں
عنایت خاں دا کوٹ مشہور ہویا جویں موسیٰ دے تائیں کوہ طور سائیں
بہادر شاہ سائیں بیڑا بنے لائیں تیری عرض حضور منظور سائیں

Marfat.com

کبیرن، خونی بھٹیاں

اصلی نام کبیر، تخلص کبیرن کرتا ہے۔ والد کا نام سَید ولد روشن ہے۔ ابن دارا ابن رتا دھوبی قوم بان بھٹی۔ درزی اور رنگسازی کا کام کرتا ہے۔ ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء میں بمقام خونی بھٹیاں، ضلع شیخوپورہ پیدا ہوا۔ ۲۵ رجب ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۹ء کو میرے ساتھ بیعت کی۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

پنجابی زبان میں اشعار کہتا ہے۔ اس نے ایک سی حرفی اور باراں ماہ نظم کیے ہیں۔ یہ اشعار اس کے ہیں:

[مدح حضرت نوشہ گنج بخش]

اللہ بادشاہ نبی وزیر ہے جی ، ولی اک توں اک امیر ہے جی
تینوں بادشاہی نواں شاہیاں دی ، تیری قلم بھی قدر قدیر ہے جی
دم دم دے نال کراں یاد تینوں ، تیرے نام دی پیار یا دھیر ہے جی
توں آپ سخی ، تیرا باپ سخی ، تیری ذات سخی دستگیر ہے جی
تینوں منیا نوریاں ناریاں نے ، توں حق والا نوشہ پیر ہے جی
مینوں دکھ آوے کراں یاد نوشہ ، میری کٹنی تساں نے بھیڑ ہے جی
تیرے در اتے جھولی اڈ کھلا ، تیرا مرید کبیرؔ فقیر ہے جی

[مدح مرشد]

مگھر موڑ مہاراں پیرا کیوں اتنا چر لایا ای
لا کے یاری توڑ چڑھاویں دل ڈاڈھا گھبرایا ای
ظالم عشق مکن نہیں دیندا آتش پھوک جلایا ای
کھلن راز کبیرنؔ سارے پیر شرافت پایا ای

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۱، ص ۱۹۲

کرم، جان پورہ

نام چوہدری کرم بخش، تخلص کرم۔ موضع جان پورہ، ضلع ساہیوال میں سکونت رکھتے تھے جو حجرہ شاہ مقیم کے پاس ایک بستی ہے۔ آپ حضرت سید جلال الدین (م ۱۳۱۳ھ) بن سید برہان شاہ بن سید کرم

Marfat.com

شاہ نوشاہی ساکن چک سادہ، ضلع گجرات کے مرید تھے۔ جو حضرت سید صالح محمد (خلیفہ نوشاہ عالیجاہ) کی اولاد میں سے تھے۔

چوہدری صاحب علم والے تھے۔ اردو زبان کے بہترین شاعر تھے۔ اپنے مرشد صاحب کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا ہے۔ جس میں گیارہ قطعہ بند ہیں اور ہر بند میں پانچ اشعار ہیں۔ ان میں بطور نمونہ کلام پہلا بند اور آخری بند یہاں لکھے جاتے ہیں۔

مطلع کا بند

اے ہمارے رہنما و پیشوا و مقتدا — مخزن علم لدنی مہبط نور خدا
شب چراغ بحر عرفاں فخر آل مصطفیٰ — واقف سرّ الٰہی رہبر راہ خدا
لعل ہو خیر النسا کے گل ز باغ مرتضیٰ — سید عالی نسب ہو بر گزیدہ اولیا
آپ کے در کے ہیں سائل سب امیر و ہم گدا — میں بھی اک دریوزہ گر ہوں سن مری یہ التجا

دے مجھے دیدار اپنا کبریا کے واسطے
لو خبر سید جلال الدیں خدا کے واسطے

مقطع کا بند

اے کرم چپ ہو نہ کر شور و فغاں کو برملا — کہہ تو حضرت سے تمامی جو ہے تیرا مدعا
وہم فاسد جو ہیں دل میں ہوویں سب یکدم فنا — دور ہو مجھ سے خودی حاصل ہو پھر مجھ کو فنا
عرض ثانی ہے کہ جب درپیش ہو روز جزا — ہو ترا دامن ، مرا ہو ہاتھ اے آل عبا
اے مرے سید جلال الدین شاہ سن التجا — رکھ حضوری میں مجھے حاضر تو در صبح و مسا

یعنی نوشہ گنج بخش دوسرا کے واسطے
لو خبر سید جلال الدیں خدا کے واسطے

(شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۸۰۲_۱۸۰۵)

کرم الٰہی، ساہن پال شریف

آپ کے والد صاحب کا نام سید فاضل شاہ ولد سید محمد امین بن سید حافظ قل احمد پاکذات نوشاہ ثانی تھا۔ حضرت نوشہ گنج بخش کی اولاد امجاد سے تھے۔ جمادی الاول ۱۲۹۵ھ/۱۸۷۸ء میں بمقام ساہن پال شریف پیدا ہوئے۔ تاریخی نام "حافظ کرم الٰہی" رکھا گیا۔ آپ نے تعلیم اپنے عم عالی قدر

Marfat.com

حضرت سید حافظ محمد شاہ نوشاہی سے پائی۔ پھر کچھ عرصہ مولوی حسن محمد ساکن پنڈی دھوتھڑاں، ضلع گجرات کے پاس بھی پڑھتے رہے۔ عالی دماغ، ذہین، نکتہ شناس، باریک بین تھے۔ اپنے معاصرین میں عقل وفکر میں ممتاز تھے۔ آپ کے ارادتمندوں کا سلسلہ سینکڑوں تک تھا۔ ۲۱ ربیع الاول ۱۳۶۷ھ/۲ فروری ۱۹۴۸ء کو وفات پائی۔ گورستان نوشاہیہ، ساہن پال شریف میں دفن ہوے۔

آپ نے ابتداے عمر میں کبھی کوئی شعر نہیں کہا تھا۔ جب آپ کے چھوٹے بھائی سید غلام احمد کاتب* ہندوستان کے شہر احمد آباد میں ملازمت کے سلسلہ میں چلے گئے۔ انہوں نے آپ کو منظوم خط لکھا۔ آپ نے مجھ سے کہا کہ اس کا جواب نظم میں بنا دو۔ میں نے کہا کہ خط آپ کے نام آیا ہے، جواب میں کیوں نظم کروں؟ آپ ہی شعر بنائیں۔ آپ نے کہا شعر تم بنا دو، میں لفافہ دے دوں گا۔ میں نے ازراہ خوش طبعی کہا کہ اس کا الٹ چاہیے۔ آپ شعر بنا دیں، لفافہ میں دے دوں گا۔ آپ نے کہا بہتر، اور چلے گئے۔ دوسرے روز چوبیس اشعار کا ایک مکتوب منظوم کر کے آپ لے آے اور مجھے کہا کہ لاؤ لفافہ۔ میں نے لفافہ دیا اور اس میں ان کا مکتوب ڈال کر احمد آباد بھیج دیا۔ یہ پہلا مکتوب آپ نے ۲۷ شعبان ۱۳۵۶ھ/نومبر ۱۹۳۷ء کو لکھا۔ وہی آپ کی شاعری کا آغاز ہے۔ اس وقت آپ کی عمر اکسٹھ سال تھی۔ اس کے بعد آپ بڑی روانی سے پنجابی اشعار کہنے لگے۔ چنانچہ آپ کے کل اشعار کو میرے چھوٹے بھائی سید بشیر احمد بشارت نے ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۵ء میں بنام *کلیات کرم الٰہی* جمع و مرتب کیا ہے۔ اس میں آپ کا حسب ذیل اصناف میں کلام درج کیا ہے: سی حرفیاں ۵ عدد [سی حرفی ڈھولا، ص ۱-۴، سی حرفی سسی پنوں، ص ۱۵-۲۱، سی حرفی ہیر رانجھا، ص ۲۱-۲۷، سی حرفی مستزاد، ص ۲۸-۳۲، سی حرفی عشق، ص ۳۴-۴۰]؛ باراں ماہ ۵ عدد [باراں ماہ قمری، ص ۴-۵، باراں ماہ شمسی، ۴ عدد، ص ۶-۱۵]؛ نعت ۶ عدد [ص ۴۰-۴۵]؛ کافی نوشہ ۱ عدد [ص ۴۵-۴۶]؛ غزل ۴ عدد [ص ۴۷-۵۰]؛ مکتوب ۳ عدد [بطرف غلام احمد کاتب، ص ۵۱-۵۶]؛ دوہڑے ۹ عدد [ص ۵۶-۵۹]؛ قصہ سسی پنوں دوہڑوں میں [ص ۶۶-۹۰]

سب میں سے آپ کا نمونہ کلام درج کیا جاتا ہے۔

۱۔ سی حرفی ڈھولا کے پہلے دو شعر یہ ہیں:

الف آ میاں ڈھولا تیری ذات نورانی
اندر پاک مدینے ڈیرہ لایائی جانی

Marfat.com

میری ذات نکاری تیرا اصل حقانی
تیرے ہجر نے ماری سینے اندر کانی

ب بس میاں ڈھولا تیرا ہجر ستاوے
دنے جنگل ڈھونڈاں راتیں نیند نہ آوے
سیاں رل مل کھیڈن مینوں کجھ نہ بھاوے
مدینے والڑا سائیں مینوں لے گل لاوے

(ص۱)

۲۔ سی حرفی سسی پنوں کے پہلے دو شعر یہ ہیں:

الف اٹھ کے سچوں سسی ویکھے اونہوں پنوں نظر نہ آیا
رو رو وین کریندی سسی ایہہ کی کیتوئی بار خدایا
کرماں ہار دتی چا مینوں گھر آیا یار گوایا
کرم الٰہی ہن پیش نہ جاندی جو لکھیا جھولی پایا
ب بہت ستائی عشقے سسی اوہ اٹھ تھلاں ول دھائی
سوہے پاڑ کے لیراں کیتے لے خاک سرے تے چھائی
پنوں ستیاں چھوڑ سدہانا اوہدی ترسے جان نمانی
کرم الٰہی پچھے راہ تھلاں دا ہے سسی بال ایانی

(ص۱۵-۱۶)

۳۔ سی حرفی ہیر رانجھا کے پہلے دو شعر یہ ہیں:

الف اٹھ کے رانجھے نے ہتھ جوڑے اگے بہت ہوئی مجھیں بنھ ہیرے
موجو چوہدری دا پُت لاڈلا میں رہیا قید باہجوں ماری سنھ ہیرے
باراں برس چرائیاں مجھیاں میں کیتی سب محنت ڈوبی دھن ہیرے
چوچک باپ تیرا ہن کرم الٰہی ویندا مجھ دلوں نال تھن ہیرے
ب بال مواترا عشق والا جانا چھڈ ناہیں میرے ہان رانجھا
گھولاں تدھ توں جھنگ تے باپ چوچک توہیں سب سیالاں سلطان رانجھا

Marfat.com

کوجی ہیر نکارڑی میں جٹی میرا مان رانجھا میرا تران رانجھا
وچ دوہاں جہاناں دے کرم الٰہی اچا دسدا ے تیرا شان رانجھا

(ص۲۱-۲۲)

۴۔ سی حرفی ڈیوڑھی کے پہلے دو شعر یہ ہیں:

الف الٰہی میل ماہی میری ترسے جان نمانی درد رنجانی
کہڑا جاے آن ملاے سوہنے دلبر جانی لائی کانی
مدتاں ہویاں ناں میں سویاں نہ پیتا گھٹ پانی میں نمانی
کرم الٰہی ملیا ماہی تاں میری زندگانی نہیں تاں فانی

ب بازار عشق دے وچوں پار جہڑا لنگھ جاے مطلب پاے
عشقوں باہجھ نہیں کجھ حاصل بھاویں ورد کماے کجھ مراے
شاہ شمس نے عشق کمایا الٹی کھل لہاے بھیت چھپاے
کرم الٰہی منصور جیہاں دے سر سولی تے آے ہٹ نہ جاے

(ص۲۸)

۵۔ سی حرفی عشق کے پہلے دو شعر یہ ہیں:

الف اگ فراق دی جوش کیتا سینہ سڑ کے بھج کباب ہویا
جلیاں ہڈیاں میریاں ہجر اندر لہو تن دا سب خراب ہویا
گئی خوشی جہان دی اٹھ ساری آب دلے دا سب سراب ہویا
لگے تیر جدائی دے وچ سینے کرم الٰہی نوں جرن عذاب ہویا
ب بس او بیلیا عشق تیرے ماری مت میری بیٹھی روونی ہاں
کر کر یاد پیاریاں سجناں نوں پئی ہنجواں ہار پروونی ہاں
لاے داغ پیاریاں وچ سینے پانی اکھیاں نال میں دھوونی ہاں
سناں آوندا یار جے کرم الٰہی رستہ مل کے آن کھلوونی ہاں

(ص۳۴)

۱۔ باراں ماہ قمری کا پہلا شعر یہ ہے:

Marfat.com

چڑھدے ماہ محرموں میرے محرم ٹر گئے دور
مینوں بلن البنے ہجر دے جیوں تپن نت تندور
میں جیوں جیوں لوڑاں وصل نوں اوہ تیوں تیوں نسن دور
ہن کرم الٰہی وصل دا منگے جام ضرور

(ص۴)

۲۔ باراں ماہ شمسی کا پہلا شعر یہ ہے:

چیتر چاہ دلے وچ ہر دم طرف مدینے جاوواں میں
جیکر قسمت چنگی ہووے درشن جا کے پاواں میں
پلے خرچ نہیں کجھ میرے کس نوں حال سناواں میں
کرم الٰہی وس نہ میرے رو رو حال ونجاواں میں

(ص۶)

۳۔ باراں ماہ شمسی دیگر:

چڑھیا چیت مہینہ پھلیاں سب گلزاراں
مینوں کجھ نہ بھاوے کنڈیں دتیاں نے یاراں
لد گئے یار جدوکے رو رو حال پکاراں
آکھو کرم الٰہی کدے موڑ مہاراں

(ص۸)

۴۔ باراں ماہ شمسی دیگر:

چڑھے مہینہ چیت ، پھلے سب کھیت ، کھلا نہ بھیت ، پیا ہے جاوندا
میں رو رو ماراں آہیں ، چھڈ نہ جائیں ، آ گل لائیں ، عشق ستاوندا
میرے سن لے آ کے وَین ، روواں دن رین ، کوئی نہ چین ، وہڑا ہے کھاوندا
میری کرم الٰہی یار ، لئی نہ سار ، گیا ہے مار ، نہیں ہن آوندا

(ص۱۰)

۵۔ باراں ماہ مخمس کا پہلا شعر یہ ہے:

Marfat.com

چیتر چیر سریر نوں مینوں کر گیا لیر و لیر
پئی رونی ہاں وچ فراق دے میرا اکھیوں سُکا نیر
کوئی کریو چج ملاپ دا ہن آ گئے دم اخیر
جے آوے پرت مہار نوں اوہ سوہنا بدر منیر
کرم الٰہی ہووی معاف میری تقصیر

(ص ۱۳)

نعت شریف

یا محمد یا محمد سار لو بیمار دی
وچ اڈیکاں رہاں کھلوتی طلب ہے دیدار دی
کونتاں والیاں سبھے سیاں رل کے کھیڈن رات دن
میں نمانی ہجر وچ رو رو کے آہیں مار دی
روز حشر دا ہوسی جس دم یا محمد سرورا
صدقہ شاہ حسنین کر دو حل مشکل بھار دی
در تیرے تے آ کھلوتی کر کے جھولی عربیا
خیر پاتا خود جنابوں گولی ہاں دربار دی
میں نکاری بے شماری بیٹھی کردی زاریاں
بحر غم تھیں پار کر دو بیڑی اوگنہار دی
کرم الٰہی منگ دعائیں سنگ رلا کے مصطفیٰ
حشر دے میدان وچوں کندھی لادے پار دی

(ص ۴۳)

کافی حضرت نوشہ صاحب

میرے من وچ نوشہ لاڑے ڈیرے آن لگائے نے
مینوں پاک دیدار کرا کے ستے بخت جگائے نے
میں ہیساں بہت آزاری ، میری اوسے کرنی کاری

Marfat.com

ہن ہو گئی دور بیماری سوہنے درشن پاے نے
میرے من وچ نوشہ لاڑے ڈیرے آن لگاے نے
میریاں سبھے پوریاں پیاں ، میں ہس ہس کھیڈن گیاں
ہن تسیں دیو مبارک سیاں میرے ویہڑے آے نے
میرے من وچ نوشہ لاڑے ڈیرے آن لگاے نے
سیو اج سہاگن ہوئی ، مینوں وہم نہ رہ گیا کوئی
ہن اکو دسدا سوئی سبھے غیر ہٹاے نے
میرے من وچ نوشہ لاڑے ڈیرے آن لگاے نے
اج رات وصل دی آئی ، مینوں رل مل دیہو ودھائی
ہن نوشہ نے لے گل لائی ، میں تے کرم کماے نے
میرے من وچ نوشہ لاڑے ڈیرے آن لگاے نے
کرم الٰہی کرے پکاراں ، ربا تیرا شکر گزاراں
ہن نوشہ نے لیاں ساراں ، سارے دکھ مٹاے نے
میرے من وچ نوشہ لاڑے ڈیرے آن لگاے نے

(ص۴۵-۴۶)

غزل

تیرے ہجر نے ماری کانی کس کس کے — ہن کیوں نین چھپائیں جانی دس دس کے
تیرے برہوں نے ماری سینے وچ کٹاری — چھڈ گئے اوگنہاری ٹر گیوں نس نس کے
بیٹھی کانگ اڈاواں ، نت اوسیاں پاواں — تیرے صدقے میں جاواں آویں ہس ہس کے
تیرا عشق ستاوے ، راتیں نیند نہ آوے — میرا دل گھبراوے لے گیوں کھس کھس کے
روندی چھڈ گیوں ماہی ، انجے کرنی تے ناہی — تیریاں نیناں دی پھاہی گیاں پھس پھس کے
تکاں تیریاں ٹھاہراں ، خالی ویکھ پکاراں — کدے موڑ مہاراں ریہوں رس رس کے
کرم الٰہی بے حالا ، کریہو آپ سنبھالا
دیہو وصل پیالہ مویاں تس تس کے

(ص۴۷-۴۸)

Marfat.com

مکتوب بنام سید غلام احمد برادر خُرد

اول خالق مالک رازق سب صفتاں دا سائیں
پھیر درود رسول اللہ نوں اندر دوہیں سرائیں

چارے یار نبی سرور دے سبھناں قرب حضوری
غوث الاعظم پیر وڈیرا حسبوں نسبوں نوری

بعد اس تھیں گل ہن سناواں سن توں ویر پیارے
ستّ مہینے پورے گذرے احمد آباد سدھارے

لخت جگر جود ونویں تیرے کول اساڈے وسدے
فکر اندیشہ کوئی نہ اونہاں نال خوشی دے ہسدے

مظفر حسین جو تریجا لڑکا وچ لاہورے تیرا
خط آوے خط جاوے اسدا لگے پتا پکیرا

اوہ ہن راضی رہندا او تھے اینہاں دونہاں نالوں
لکھدا پڑھدا خوشیاں کردا پتا لگے سب حالوں

رات قدر دیاں گلاں سن لے تینوں کھول سناواں
کہے منور مدثر تائیں بہتے میں چھڈاواں

دس پوپٹ تے سٹھ پٹاکے شرلیاں چالی آہیاں
نال محبت راضی ہو کر رل کے دوہاں چلایاں

کھان پیون دی لوڑ نہ اونہاں نہ کوئی غم نہ جھورا
نہ کوئی کم اونہاں دے تائیں نہ کوئی جھڑک نہورا

توں کیوں غم کریندا اینہاں اللہ پالن والا
اس تھیں دور بھی رہیے بھاویں اس نوں نت سنبھالا

باقی رہی جدائی والی کرنی گل ضروری
بہتی گئی تے رہ گئی تھوڑی مہلت ہو گئی پوری

آس اللہ دی رکھی ہوئی میل کریسی آپے
زندگی صحت دیاں سب گلاں مدت دور نہ جاپے

قرضوں فارغ کرسی تینوں جے رب سچا سائیں
یار دوست تے خویش قبیلہ ملسن چائیں چائیں

کہن دانا اک پیسہ قرضہ باپ سکے دا دینا
بن دتیاں چھٹکارا ناہیں جد کد اس نے لینا

وطنوں دور گیوں توں توڑے مذہبوں دور نہ جائیں
ابوحنیفہ جہڑے دسے مسئلے اوہ پکائیں

رولا پے گیا جگ وچ بہتا سے مرزائی شیعہ
وہابی نیچری بہتے ہوے پکا رہیں توں پیا

دین محمدی مذہب حنفی چارے یار منائیں
مڑ مڑ دیاں نصیحت تینوں ہور نہ کدھرے جائیں

تینوں سلام علیکم پہنچے نکیاں وڈیاں طرفوں
چنگے مندے جہڑے لکھے نقص نہ رکھیں حرفوں

توں بھی شاعر چڑوکا ہویا سے لکھے سے پاڑے
چنداک شعر جہڑے میں کیتے ایہہ نہ سمجھیں ماڑے

نظم ہووے تا نظموں لکھیے نثر ہووے تاں نثروں
انشاء اللہ پورا لکھیاں گل نہ ہوندی کسروں

ایس جگہ ہے سب خیریت اج دہاڑے تائیں
اگوں بھی اوہ فضل کریسی سب صفتاں دا سائیں

دین جواب رسوم خطے دی مڈھوں لکھنی آئی
جلدی لکھیے تاں خوش ہووے لکھن والا بھائی

Marfat.com

منگلوار دہاڑا ہے اج چن شعبان ستائی تیراں سو چھونجہ ہجری سن توں میرے بھائی
بس کر کرم الٰہی ایتھے ناں کرلمیں جھیڑے
برکت کلمے پاک نبی دی بنے لکسن بیڑے

(ص۵۱-۵۲)

قصہ سسی پنوں کا پہلا دوہڑہ یہ ہے:

حمد ہزاراں باجھ شماراں کوئی آکھاں سرجنہارے
نوری ناری خاکی آبی اس پیدا کیتے سارے
بے پرواہی ہے گھر اس دے اوتھے کوئی نہیں دم مارے
کرم الٰہی اس روز ازل دے لیکھ لکھے نے سارے

اس کا آخری دوہڑہ یہ ہے، جس پر سسی ختم ہے:

پنوں آہیں مار کے رُناں کوئی آ گیا قبر سرہانے
پاٹی قبر تے وڑ گیا اندر اوہ مِل پئے یار پرانے
صدق صفا جنہاں دا پورا اوہ وسدے اکس ٹھکانے
کرم الٰہی سچی گل عشق دی ہور جھوٹھے سب بانے

(ص۶۰، ۹۰)

دوہڑہ

دلبر دور تے تاہنگ ملن دی بیٹھی کردی نت وچاراں
اللہ آن اونہاں نوں تے میل اسانوں پئی دم دم نال پکاراں
پل پل گزرن سَے سَے برساں ماہی کدے تے موڑ مہاراں
کرم الٰہی حج اکبر ہوسی جد یار ملے سنگ یاراں

(ص۵۷)

دوہڑہ

عشق نہیں کوئی شیر مریلا اوہ جس ول دھایاں کردا
اوہدا بکیاں کڈھ کلیجہ کھاوے پیا لہو دے گھٹ بھردا

Marfat.com

یوسف خاص پیغمبر رب دا اونہوں وچے کر کے بردا
کرم الٰہی منصور جیہاں دے سر سولی تے دھردا

(ص ۵۸)

کلیاتِ کرم الٰہی کا مذکورہ نسخہ بخط مرتب سید بشیر احمد بشارت مکتوبہ یکم شوال ۱۳۷۴ھ، ۹۰ صفحات میں اس وقت سید شفیق الرحمان * نوشاہی صاحب کے پاس موجود ہے۔ نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۰۰۷۔۱۰۱۹، وہاں آپ کی تاریخ ولادت ماہ بیساکھ ۱۹۳۶ بکرمی مطابق جمادی الاول ۱۲۹۶ھ لکھی ہے۔ عارف نوشاہی

کرم الٰہی، گاجر گولا

نام کرم الٰہی، والد کا نام مولانا محمد حسین * تھا جو فارسی اور پنجابی کے بہترین شاعر، مصنف مثنوی وقائع پنوں۔ ابن حافظ عبداللہ بن شیخ ابوالحسن مبارک بن شیخ محمود قوم کھوکھر۔ گاجر گولا، ضلع گوجران والا میں سکونت تھی۔ اپنے والد صاحب کے شاگرد اور مرید و خلیفہ تھے۔ آپ کا شجرہ بیعت بتوسل حضرت شاہ غریب، حضرت پاک صاحب بھڑی والا سے ملتا ہے۔ تیرہویں صدی ہجری میں گذرے ہیں۔

آپ فارسی کے بہترین شاعر تھے۔ یہ ایک رباعی ایسی لکھی ہے کہ جس نام یا لفظ سے چاہیں کرم الٰہی بنالیں۔

رباعی

از ہر اسمی کرم الٰہی خوان　　کن مربع بسیزدہ مضروب
کم یکی ساز طرح پنجاہ دو　　آنچہ باقی بود بشش منسوب

یعنی جس نام کے اعداد کو چار ہو چار سے ضرب دو۔ حاصل ضرب کو تیرہ سے ضرب دو۔ اس میں سے ایک تفریق کرو۔ پھر اس کو باون پر تقسیم کر دو۔ جو باقی بچے اس کو چھ سے ضرب دو تو تین سو چھ (۳۰۶) بن جائیں گے جو کرم الٰہی کے اعداد ہیں۔

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۵، ص ۱۲۶

کرم بخش، لاہور

آپ کا نام کرم بخش، لاہور کے رہنے والے تھے۔ صاحب علم و فضل تھے۔ آپ بابا گلاب شاہ کے مرید تھے۔ وہ مرید بابا علی اکبر شاہ کے، وہ مرید شیخ عادل شاہ کے، وہ مرید شاہ فاضل قلندر لاہوری

Marfat.com

کے، وہ مرید قاضی عبد الرحمٰن کے، وہ مرید شیخ عبد الرحمٰن پاک صاحب بھڑی والا کے۔ آپ پیشہ کفشد وزی سے کسب حلال کرتے تھے۔ ۱۳۱۷ھ/۱۸۸۹ء میں وفات پائی۔ شاہ فاضل قلندر کے تکیہ واقع لاہور، متصل ریلوے سٹیشن دفن ہوے۔

آپ فارسی زبان میں عمدہ شعر کہتے تھے۔ نمونۂ کلام یہ ہے۔

(۱)

تجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی ۲۰ رمضان ۱۲۹۹ھ کو لکھا، جو یہ ہے:

یا الٰہی از طفیل خواجۂ ہر دو سرا — خاتم پیغمبران یعنی محمد مصطفیٰ
یا الٰہی از طفیل حیدر مشکل کشا — گوہر بحر ولایت ، ہادی راہ ہدیٰ
از طفیل رونق شرع نبی عالی مقام — افسر شاہان فلک درگہ حسن بصری بنام
از طفیل حضرت عالی گہر پاک و نجیب — آن شہنشاہے کہ بر ملک عجم زاہد حبیب
از طفیلِ آن گلِ گلزارِ دینِ مصطفیٰ — حضرت داوٗد طائی سایۂ لطف خدا
از طفیلِ آن گلِ گلدستۂ باغِ جنان — حضرت معروف کرخی پیشوای انس و جان
آن سری سقطی کرامت را جہان والا گہر — شمع بزمستان شرع سیّد خیرالبشر
دستگیر بیکسان آن سرمۂ چشم امید — شیر میدانِ شجاعت حضرت شاہ جنید
یا الٰہی دہ مرا در ہر دو کون نقد مراد — از طفیل حضرت بوبکر شبلی پاک زاد
از طفیل لعل کانِ دانش و والا مقام — طالب حق عبد واحد آن عزیز خاص و عام
از طفیل آن مہ لطف خدائے ذوالجلال — فرح طرطوسی محیط علم و خورشید کمال
از طفیل آن جناب مرہم دلہای ریش — بو الحسن ہمنام شاہ مرتضیٰ جان قریش
از طفیل عاشق حق خندۂ صبح امید — شاہ شاہان حضرت مخدوم عالم بوسعید
از طفیل آن بہار گلشن صدق و صفا — راحت جان محمد نور چشم مرتضیٰ
دستگیر بیکسان شام ولایت را سحر — غوث اعظم قطب عالم رہبر جن و بشر
از طفیل آفتاب نور حق در زیر دلق — حضرت سلطان احمد (۱) بیدوی محمود خلق
از طفیل اختر برج صفا عالی جناب — خواجۂ ہر خواجگان آن سیف دیں عبدالوہاب
از طفیل آن نہال بوستان مصطفیٰ — چرخ عظمت سید بو نصر (۲) دین کانِ حیا

Marfat.com

از طفیل آفتاب آسمان اعتلا　　سید صوفی صفا را صبح و صبح اصطفا
از طفیل آن شه بحر ولایت را گہر　　سَیّد احمد احمد مختار را لخت جگر
اختر برج سعادت سایۂ لطف الٰہ　　سیّد مسعود غرق معرفت صبح و مسا
از طفیل عاشق حق مجمع ناز و نیاز　　از کرم ہای علی سید علی آن سرفراز
از طفیل میر بزم سروری والا لقب　　سید شاہ میر شاہِ خسرواں عالی نسب
از طفیل نور چشم شافع روز جزا　　سید پاکان جناب شمس دین صبح صفا
از طفیل سرفراز لطف رب ذوالجلال　　حضرت سید محمد غوث آن صاحب کمال
از طفیل آن شہ ہر درد دلہا را دوا　　حضرت سید مبارک گوہر تاج سخا
از طفیل افسر اوج سریر برتری　　حضرت معروف چشتی صدر بزم سروری
از طفیل آن نگین خاتم دست سخا　　حضرت شاہ سلیمان گوہر لطف و عطا
ازطفیل آن جناب فیض بخش انس و جان　　بے نوا را گنج بخش آن نوشۂ شاہنشاہان
ازطفیل آنکہ از الطاف او زرگشت خاک　　پاک رحمان کیمیاے رحمتِ رحمان پاک
ازطفیل آنکہ باشد در عبادت چون ملک　　عبد رحمان پیش او شد سرنگون چرخ فلک
از طفیل مست جام معرفت نور صفا　　شاہ فاضل آن قلندر مشرب رند آشنا
از طفیل دافع جور و جفا عالی جناب　　شاہ عادل آنکہ عادل شاہ شد او را خطاب
از طفیل آن جہانگیر ولایت ذوالکرام　　شاہ اکبر اکبرِ شاہ شہان والا مقام
از طفیل بلبل باغ امید خاص و عام　　رنگ و بوی معرفت شاہِ گلاب اوراست نام
تا نبی شام نبوت راست شمع تابدار　　تا علی بر شمع آن قربان شدہ پروانہ وار
چشم ما تا اشک ریزان ست در درد حسین　　آن حسین ابن علی آن مصطفیٰ را نور عین

تا قیامت دار روشن شمع ایمانِ مرا
از پی عزّ و کرم بخش ای خدا جانِ مرا

(۲)

شاہ فاضل لاہوری کی منقبت

گشت از داغ غم تو سینۂ من لالہ زار　　ای گل گلزار عرفان را توئی ابر بہار

Marfat.com

ورد نامت ہمچو بلبل می کنم لیل و نہار　　خوانمش در اشتیاقت این غزل را بار بار
مہر تو در سینہ ام پنہان چو مستی در شراب　　شوق تو در خاطرم مضمر چو سوز اندر شرار
بس کہ می گریم بشوق حضرتت لیل و نہار　　قلزم چشم ترم دارد گہر را در کنار
سوی من ای ساقی میخانۂ وحدت نگر　　می رباید نشۂ نام تو اندوہ خمار
صدر بزم سروری ہا ذاتت اے عالی جناب　　فاضلی و نام و تو فاضل مَنت یک پیشکار
سر ز جیب ذرۂ خاکم زند خورشید حشر　　آسمان گردد اگر از تربتم خیزد غبار
خلعت عرفان کرَم بخش گدا را کن عطا
تا کند از خویش یکسو این قبای مستعار

(بتاریخ ۲۸ صفر ۱۲۹۹ھ گفتہ شد)

(۳)

رباعی شاہ فاضل کی مدح میں

بیا بہ سلسلۂ خاندانِ نوشاہی　　کنی بہ کشور عرفان امیری و شاہی
بدو جہان چہ نہی بار منتم بر دوش　　بسوی حضرت فاضل شد آہ من راہی

۱۔ یہ اسم شجرہ میں نہیں۔ ۲۔ یہ اسم بھی زائد ہے۔ شرافت نوشاہی؛ نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۷، ص ۲۶۸۔۲۷۱

کرم حیات، چنبھل

آپ کا نام کرم حیات، والد بزرگوار کا نام سید غلام حسین ولد سید نور احمد۔ حضرت نوشہ گنج بخش کے فرزند اکبر سید حافظ برخوردار بحر العشق کی اولاد امجاد سے تھے۔ ۱۳۱۵ھ/۹۸۔۱۸۹۷ء میں پیدا ہوے۔ سکول کی تعلیم تھوڑی ہی پائی، ویسے اردو و پنجابی کتابیں پڑھ لیتے تھے۔ اپنے ہمجدی چچا صاحب حضرت سید غلام علی ولد سید قدم الدین نوشاہی کے ساتھ بیعت طریقت کی۔ تلاوت کلام اللہ شریف، کلمہ طیبہ اور درود ہزارہ کا ورد کیا کرتے۔ اپنی ملکیت زمین میں کاشتکاری کرتے۔ آپ کی وفات ۲ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ/۱۳ مئی ۱۹۳۷ء کو ہوئی۔ اپنے گاؤں چنبھل، ضلع شیخوپورہ میں اپنے والد صاحب کے قدموں میں دفن ہوے۔

آپ پنجابی زبان میں شعر کہتے تھے۔ نمونۂ کلام یہ ہے۔

Marfat.com

مدح حضرت نوشہ گنج بخش

اول حمد خداوند عالی — در تیرے دا میں سوالی
خیر پاؤ چا میری تھالی — حضرت نوشہ گنج بخش
عرض کراں میں تیرے ول — کن دھر سنئی میری گل
مشکل میری ہووے حل — حضرت نوشہ گنج بخش
توں محبوب الٰہی تارا — کردا میں سوال بے چارا
میرے نال نہ کریہو لارا — حضرت نوشہ گنج بخش
عرض کراں میں اٹھ سویلے — میرے کم کرو ہر ویلے
مدد کرنی مشکل ویلے — حضرت نوشہ گنج بخش
بائی اتے بونجہ جہڑے — اوہ بھی سارے خادم تیرے
میں بھی عرض کراں ہو نیڑے — حضرت نوشہ گنج بخش
بہتر ہور امرا پیارے — جنہاں چاہڑی پیہنگ ہولارے
اوہ بھی نور الٰہی تارے — حضرت نوشہ گنج بخش
ساہن پال سی عرض گذاری — رو رو کردا بہتی زاری
نام رہے تدھ کیتی یاری — حضرت نوشہ گنج بخش
کی گل لکھاں وچ شمار — جو کوئی آوے اس دربار
بیڑا ہووے اس دا پار — حضرت نوشہ گنج بخش
کرم حیات سوالی تیرا — ہر دم چاہندا ہے دل میرا
کرو مہر دا میں ول پھیرا — حضرت نوشہ گنج بخش
کرم حیات کریندا عرضاں — ودر ہٹاؤ ساریاں مرضاں
مدد کرو یا شاہ مرداں — حضرت نوشہ گنج بخش

صفت روضہ نوشہ صاحب

اول حمد خدائے نوں جو سب عیباں تھیں پاک — اس پیدا کیتا خلق نوں، چن، تارے، افلاک
وت درود رسول نوں حق جس دے لولاک — کرم حیات فقیر دا دل ہویا غمناک

Marfat.com

آ ہے یا رسول دے ابا بکر ، عمر ، عثمان
چوتھا یار پچھان توں شاہ علی مردان

حیدر صفدر شیر دا کردی ورد زبان
جس خیبر کوٹ گرایا لا کے بہت تران

اندر دنیا دین دے جھولن لال نشان
کرم حیات فقیر نوں اوسے دا ہے مان

حسن حسین امام دا ورد کراں ہر دم
پاک نبی دے لاڈلے نور جہاں دا جم

ہوے شہید وچ کربلا نال کٹاری سم
کرم حیات فقیر تے کرسن آپ کرم

غوث الاعظم پیر تے عرض کراں ہتھ جوڑ
اوہ ڈُبے بیڑے تاردا قطب بناندا چور

اوہ ٹالے کم قلم دے ، لکھی دیندا موڑ
کرم حیات فقیر دی وینی کھول مروڑ

غوث الاعظم پیر دا ورد کراں ہر جا
جدھا نانا پاک رسول ہے ، دادا شیر خدا

حل کریندے مشکلاں بادشہاں دے شاہ
کرم حیات فقیر تے کرسن آپ نگاہ

روضہ نوشہ پیر دا ہویا نور و نور
سانوں ایویں جاپدا موسیٰ والا طور

کعبہ وچ زمین دے اوہ آہا بیت معمور
جنہاں سنیاں نال یقین دے پہنچے وچ حضور

سانوں تاہنگ ہے وچ دلے دے جاناں اساں ضرور
اوہنوں جام عشق دا لبھدا جیوں پیتا منصور

جو منکر نوشہ پیر دا ہوندا چکنا چور
کرم حیات فقیر نوں صاحب کر منظور

روضہ نوشہ پیر دا چڑھیا چن فلک
عاشق وانگ چکور دے رہندے نال اٹک

دوالے روضے پیر دے کرن طواف ملک
ہووے مست بیہوش اوہ جنہوں دیہن جھلک

شاہ سلیماں دا لاڈلا اس وچ کوئی نہ شک
کرم حیات فقیر دا کھولیں چا دَرک

روضہ نوشہ پیر دا سوہا ساوا رنگ
عاشق اس نوں ویکھ کے جلدے وانگ پتنگ

چھڈ دنیا دے وہم نوں ہوے کئی ملنگ
کرم حیات فقیر نوں آپ رلاے سنگ

روضے نوشہ پیر دے برسے نور الٰہ
اوتھے بولن خمرے بطقاں کردے ذکر الٰہ

اوہ واصل کردا حق دا جس تے کرے نگاہ
کرم حیات فقیر دا بادشہاں دا شاہ

روضہ نوشہ پیر دا سچا وانگ بلور
اندر سارے ملک دے ثانی نہ کوئی ہور

اوتھے بولن خمرے خمریاں نالے مور لٹھور
کرم حیات فقیر دا تدھ بن نہ کوئی ہور

نیز دیکھیے : شریف التواریخ ، ج ۲، ص ۹۴۹۔۹۵۷

Marfat.com

کرم دین

سکونت کا پتا نہیں۔ یہ ایک مرتبہ موضع چنیاں، متصل ایمن آباد، ضلع گوجران والا میں شیخ اعظم شاہ نوشاہی کے روضہ مبارک میں داخل ہوا، جن کا وصال ۱۲۰۷ھ/۱۷۹۳ء میں ہو چکا تھا۔ اس نے پنجابی زبان میں ان کی مدح میں ایک دوہڑہ بنا کر مشرقی دیوار پر لکھ دیا، جو یہ ہے۔

دوہڑہ

ر روضہ تے باغ بہشت ڈٹھا جتھے نور ظہور چمک دے
عارف پاک ہے صالح شاہ صاحب روشن سورج تے چاند فلک دے
اعظم شاہ دی کیہ تعریف آکھاں باغ نوشہ دے پھل لٹک دے
کرم دین نے آ دربار ڈٹھا حاصل سب مقصود خلق دے

کمال، قادیان

آپ کا نام مرزا کمال الدین، تخلص کمال۔ والد کا نام مرزا غلام محیی الدین ولد مرزا عطا محمد بن مرزا گل محمد۔ قادیان، ضلع گورداس پور کے رہنے والے تھے۔ مرزا غلام احمد متنبّی کے چچازاد بھائی تھے۔ نوشاہی سلسلہ میں سائیں بوٹے شاہ کے مرید تھے۔ وہ مرید بابا عیدے شاہ ساکن منج کے، وہ مرید بابا یکرنگی شاہ کے، وہ مرید میاں امام شاہ بھڑی والا کے۔ علم طب میں بھی کامل تھے۔ ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۵ء میں انتقال کیا۔

پنجابی و اردو کے شاعر تھے۔ علم طب میں *مجربات کمالی* (اردو نثر)، فقہ میں *مسائل ضروری* (پنجابی نظم) اور *بھنگ نامہ* (پنجابی نظم) لکھے ہیں۔ ان کی تین سی حرفیاں، ایک باراں ماہ اور ایک مسدس ان کے سجادہ نشین سائیں حسین شاہ نے وزیر ہند پریس، امرتسر سے چھپوا کر قادیان سے شائع کیے۔ یہاں پہلی سی حرفی سے تین اشعار لکھے جاتے ہیں:

د درد بخشیں نوشہ اپنا تاں تیرے عشق میں جگر کباب ہووے
خون اپنے نال چا وضو کراں پیون واسطے شوق شراب ہووے
مال جان قربان کراں پیر اپر بھاویں لکھ کروڑ اسباب ہووے
کمال الدین عاشق نوشہ پیر ہویاں وصل رب رسول شتاب ہووے

Marfat.com

ک کرم کریں اپنے خاداں تے گنج بخش ہیگا تیرا نام پیرا
کئی لکھ ہزار انعام پاون میں بھی آس رکھاں صبح شام پیرا
سخی شاہ سلیماں دا واسطہ ای کریں عاجزاں پر اکرام پیرا
کمآل الدین کو بخش دیدار پیرا دل و جان سے میں غلام پیرا

ہ ہادی اللہ ہے محمد حاجی گنج بخش نوشہ القاب ہیگا
ظاہر باطن پیرا تیرا فیض جاری بخشش تیری دا کجھ نہ حساب ہیگا
جس پر مہر ہووے نوشہ پیر دی جی روز حشر نوں خوف نہ عذاب ہیگا
کمآل الدین نوں راہ مستقیم بخشیں بے شک در تیرا فیض یاب ہیگا

دوسری سی حرفی کا آخری شعر یہ ہے:

ی یاد ایہہ الف اللہ والا بناں پیر نہ الف پچھان ہووے
ملیاں پیر نوں الف دی خبر ہوندی ایسا پیر جو حق عرفان ہووے
الصحبة تاثیرة بھاویں کاملاں بھاویں کفران ہووے
ثابت الف ہو تدوں کمال دینا بوٹے شاہ ربا مہربان ہووے

اردو نمونۂ کلام یہ ہے:

عشق میں یارو عجب تاثیر ہے — عاشقاں کے واسطے اکسیر ہے
کافراں کے واسطے ہووے مصلّ — طالباں کو عشق بے شک پیر ہے
دل مصفا واسطے مشکل کشا — نفس و شیطاں کے لیے زنجیر ہے
انبیا و اولیا کیتا قبول — کفر ہو جو عشق سے دلگیر ہے
صادقاں کو عشق حق تریاق ہے — فاسقاں کو زہر کی تاثیر ہے
روح کرے پرواز گر ہو عشق حق — مومناں کو عشق مادر شیر ہے
عشق مرہم چاک دل کے واسطے — سنگدل کو عشق لگتا تیر ہے
عشق نے دیکھا نہیں حسب و نسب — دیکھو رانجھا جٹ ، جٹی ہیر ہے
عشق بھی طالب نہیں حسن و جمال — مجنوں کی اس میں نہ کچھ تقصیر ہے

Marfat.com

عشق نے مرزا کیا عاجز کمآل
عشق نے ڈوبی سوہنی وچ نیر ہے

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۹، ص ۶۸۔۷۳

کھِڈَ ونا، ملتان

سائیں کھڈونا کے نام سے مشہور ہے۔ ملتان میں سکونت رکھتا ہے۔ سید محمد حسین شاہ گیلانی پٹی شریف والا کا مرید ہے۔ خاندان قادری سروری سلطانی سے بھی خلافت یافتہ ہے۔ صاحب علم ہے۔ اس نے اپنے پیر صاحب کی ایما پر ان کے جد بزرگوار سید سردار علی شاہ تاجدار پٹی شریف کی سوانح حیات لکھی ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

اردو، پنجابی اشعار بھی کہتا ہے۔

اردو نمونہ کلام:

شانِ علی مرتضٰی

شریعت کے عقدہ کشا پیر حیدر — طریقت کے مشکل کشا پیر حیدر
امیر شریعت ، امام طریقت — بہ لطفِ حبیب خدا پیر حیدر
جو لاکھوں کروڑوں میں بٹ کر بھی پورا — گنجینہ ہے وہ بے بہا پیر حیدر
بہ کعبہ ولادت بمسجد شہادت — ہے اول امام اولیا پیر حیدر
وہ ہجرت کی شب میں نہ گھبرائے واللہ — وہ بستر پہ جلوہ نما پیر حیدر
انہیں سے ہوئی ہے یہ آل محمد — ہیں داماد خیر الوریٰ پیر حیدر

محبت علی کی ہے حب محمد
کھڈونے کا ہے رہنما پیر حیدر

پنجابی نمونہ کلام:

شانِ نوشہ گنج بخش

نوش و نوش مے نوش آواز دے کے بھر بھر جام تے جام ورتائی جاندا اے — حدمکائی جاندا اے
ساہمن پال والا تاج ور نوشہ تاج وراں نوں مست بنائی جاندا اے — حدمکائی جاندا اے

Marfat.com

جوکوئی منگدا اے، جدوں منگدا اے، جو کجھ منگدا اے، ہتھ پھڑائی جاندا اے — حدمکائی جاندا اے
حشر تیک مے نوش آواز آوے ساقی ایسا خمار چڑھائی جاندا اے — حدمکائی جاندا اے
جس دی بگڑی کتوں نہ بنے یارو نوشہ نظر دے نال بنائی جاندا اے — حدمکائی جاندا اے
وچ جگ فیض دے جاری نے بائی چشمے ساہن پال وچ بیٹھا چلائی جاندا اے — حدمکائی جاندا اے
نواں شاہیاں دا مالک ہے پیر نوشہ ویکھو گنجاں دے گنج لٹائی جاندا اے — حدمکائی جاندا اے
گنج بخش حاجی نوشہ پیر کامل نوشہ منگتیاں تائیں بنائی جاندا اے — حدمکائی جاندا اے
اوہدی ادنیٰ کرامت توں جاں صدقے مُردے دلاں نوں زندہ کرائی جاندا اے — حدمکائی جاندا اے
صقل کر قلبی سیاہ دلاں تائیں نوشہ نال توجہ چمکائی جاندا اے — حدمکائی جاندا اے
ساہن پال وچ بیٹھا نام لیویاں نوں پار ارار دی سیر کرائی جاندا اے — حدمکائی جاندا اے
محبوب رب دا تے نائب مصطفیٰ دا ہر مشکل دی کردا کشائی جاندا اے — حدمکائی جاندا اے
کھڈو نے پٹہ نوشاہی دا گل جس دے اوہدے خوف تمام بھلائی جاندا اے — حدمکائی جاندا اے

دوہڑہ

بھر بھر پیو کاسے چشمہ فیض جاری ندی فیض دی ٹھاٹھاں پئی ماردی اے
لاؤ ٹبیاں دل نوں خوب دھووو پٹی والے دی رحمت پکار دی اے
کشف قلوب نہ منگن دی لوڑ مونہوں ایسی نظر اس سخی سردار دی اے
کھڈو نے پٹی دے صوبے دی صدا ایہو پیوے جو مَیں نوں ماردی اے

سائیں کھڈونا نے ایک سی حرفی بنائی ہے۔ جس کا پہلا شعر یہ ہے:

الف اللہ اللہ ، اللہ بسم اللہ ، واحد ذات مولا ، پالنہار واہ وا
لکھ ہزار کروڑ درود آکھاں محبوب حق دا سید ابرار واہ وا
سوہنے چمکدے نے چن دے گرد تارے سلام اصحاباں تائیں جو دلدار واہ وا
کھڈو نے اولیا اللہ توں جاں صدقے نائب پاک جو مدنی سرکار واہ وا

گلاب شاہ، جلالہ

نام گلاب شاہ تھا۔ [جلالہ، ضلع گورداس پور (حال ضلع سیالکوٹ) کے رہنے والے تھے۔]
مولوی مقبول محمد جلالوی (م ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء) کے مرید تھے۔ وہ مرید حضرت میاں محمد جمیل نوشاہی (م

Marfat.com

۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء) کے۔

پنجابی میں شعر کہتے۔اپنے دادامرشد کے متعلق یہ اشعار کہے:

اول صفت خدائے دی بعد درود رسول　　غوث الاعظم پیر تے رحمت لکھ نزول
دادا مرشد مجھ دے محمد جمیل کمال　　رحمۃ اللہ علیہ ہو دائم لازوال
حضرت میری عرض ہے ناں ہوواں حیران　　دین دنی دے کم جو ہوون سب آسان
عرض مری اک ہور ہے خدمت وچ جناب　　قدماں دے وچ قبر ہو بخشے جان حساب
زندگانی وچ خوشی ہے ہوواں خدمتگار　　روضہ پاک شریف توں ہوواں جان نثار

گلاب شاہ دی عرض ہے وچ عالی دربار
حضرت رب دے واسطے مینوں دیہو دیدار

(نورنہال قادری، ص ۶۱)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۲۳۴

گلزار، لائل پور

نام گلزار احمد، تخلص گلزار۔نوشاہی برقندازی سلسلہ میں مولوی رمضان شاہ لائل پوری کے مرید ہیں۔لائل پور میں رہتے ہیں۔

پنجابی میں شعر کہتے ہیں۔حضرت نوشہ صاحب کی مدح میں لکھا ہے۔

غزل

حاجی نوشہ دے در آن ولی جھک جھک کے تعظیماں کردے نے
اونہاں لوڑ نہ ملک حکومت دی جہڑے نوشہ پیر دے بردے نے
اوتھے پاک رحمان جہے مستانے اکھیاں دا فرش وچھاوندے نے
اوتھے حافظ قائم دے مرشد بن خادم خدمت کردے نے
میرا نوشہ پیر لاثانی اے ، اوہدی خلقت سب دیوانی اے
شاہ سلیماں دی خاص نشانی اے سارے فیض ایہہ غوث دے دردے نے
اوہ شاہ ساون تائیں بھر پور کرے بابا روشن شاہ نوں نور ونور کرے
دکھ درد مصیبتاں دور کرے ایہہ فیض نوشہ دی نظر دے نے

Marfat.com

اوہدا لقب نوشہ گنج عالی اے ، اوہ نوشاہی باغ دا مالی اے
گلزار بھی اس دا سوالی اے جدھی نال نگاہ ڈُبے تردے نے
جہڑا نوشہ نوشہ پکار کرے غوث پاک اوہدے سنگ پیار کرے
جس اپر نظر سرکار کرے اوہدے بگڑے لیکھ سنوردے نے

گلزارشاہ، ڈھوک نگیال

آپ کا نام گلزار محمد، مشہور گلزارشاہ۔ والد ماجد کا نام سید نور عالم ولد سید بہاول بخش نوشاہی ہاشمی تھا۔ موضع ڈھوک نگیال، ضلع میر پور [آزاد کشمیر] میں سکونت رکھتے۔ موضع میں ایک مسجد تعمیر کرائی۔ سلسلۂ تدریس بھی جاری رکھا۔ ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء میں وفات پائی۔ گورستان نوگزہ، چک سواری میں مدفون ہوے۔

پنجابی میں اشعار کہتے تھے۔ ایک شجرہ شریف نوشاہی نظم کیا۔ یہ اشعار آپ کے ہیں:

ب بہت عزیز دل جان میرا جس دا نام سید علی شاہ یارو
رہندا وچ تحصیل راجور والی وڈا مرتبہ تے عالی جاہ یارو
بہت ہے دلبر خوش باش نالے رکھے عاجزاں طرف نگاہ یارو
شوق ملن دا ہے گلزار شاہ نوں کدوں پھیر ملسی سوہنا شاہ یارو

ت تاہنگ مینوں دن رات رہندی کدے بھیج سنیہوڑا سجناں دے
تیرے ملن دی سک چڑوکنی سی کدے بھیج سنیہوڑا سجناں دے
اساں خط لکھا سلام ٹورے کدے توں بھی بھیج سنیہوڑا سجناں دے
سنیں گل گلزار محمدے دی کدے بھیج سنیہوڑا سجناں دے

نیز دیکھیے: نوشاہی شعرا، ص ۲۲۹۔۲۳۰

گُلّو، کورے کے

آپ کا نام گل محمد، مشہور بابا گلو شاہ، تخلص گلو تھا۔ آپ کے آبا و اجداد قوم کاہلو سے تھے اور بافندگی کرتے تھے۔ قدیمی مسکن رچھاڑا تھا، مگر آپ کے والد کورے کے چلے آے تھے۔ آپ سید معصوم شاہ ولد سید علیم اللہ شاہ نوشاہی ساکن چک سادہ، ضلع گجرات کے مرید تھے۔ آپ نے ۱۲۳۵ھ/۱۸۲۰ء میں وفات پائی۔ مزار کورے کے میں ہے۔

Marfat.com

ایک مرتبہ کورے کے میں ہیجڑوں (مخنثوں) کا ایک طائفہ گانا بجانا اور رقص کر رہا تھا اور پنجابی گیت چینا گا رہا تھا۔ آپ بھی محفل میں داخل ہو کر رقص کرنے لگے اور یہ پنجابی اشعار فی البدیہہ بولے:

انباں والی کوٹھڑی ، کھجوراں والا باغ
دو مالے والا سد کریندا ستی ایں تے جاگ
چیناں انج چھڑیندا
متھے تے تتولا ، گلھاں اُتے چھایاں
جتھاں پنجے یار نہ رکھے بھٹھ دنیا تے آیاں
چیناں انج چھڑیندا

(شریف التواریخ، ج ۳، ح ۶، ص ۱۷۴)

گنہگار، خونی بھٹیاں

اصلی نام غلام محمد، تخلص گنہگار۔ والد کا نام جان محمد ولد باقر تھا۔ قوم چاہل، پیشہ گلگوئی۔ ۱۳۵۶ھ/۱۹۳۷ء میں خونی بھٹیاں، ضلع شیخوپورہ میں تولد ہوا۔ ۲۵ رجب ۱۳۷۸ھ/فروری ۱۹۵۸ء کو میرے ہاتھ پر بیعت کی۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

پنجابی میں اشعار کہتا ہے۔ ایک سی حرفی نوشہ صاحب کی شان میں لکھی ہے۔ پہلا بند یہ ہے:

الف ادب دے نال توں جھک قلمے بھار چک کے منزلاں بھاریاں دے
حاضر نوشہ دے وچ دربار ہو جا حصے لے توں بھی خدمتگاریاں دے
پیا وگدا فیض دا شوہ نوری طالب نہاوندے نے نال تاریاں دے
گنہگار تائیں نوشہ پیر ملیا نسخے جاندا کل بیماریاں دے

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۱، ص ۱۷۷

گوہر، لاہور

اصلی نام فضل میراں، تخلص گوہر ہے۔ والد کا نام مولوی محمد حیات * مؤلفِ گلزارِ نوشاہی۔ دادا کا نام مولوی غلام رسول تھا۔ ان کے آبا و اجداد پہلے قصور میں رہتے تھے، بعد میں شرق پور، ضلع شیخوپورہ میں چلے آئے۔ گوہر صاحب کی ولادت وہیں ۹ جمادی الاول ۱۳۵۹ھ/۱۵ جون ۱۹۴۰ء کو ہوئی۔ آپ کے والد صاحب کرشن نگر، لاہور میں چلے آئے۔ گوہر صاحب نے یہیں تربیت پائی۔ بی۔ اے تک تعلیم ہے۔

Marfat.com

بہترین ادیب وشاعر ہیں۔ مشق شعروسخن صوفی محمد افضل طور* نوشاہی کے پاس کی۔ ان کا تخیل بلند ہے۔
آج کل ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں ایران گئے ہوے ہیں۔

اردو کلام کا نمونہ یہ ہے۔

مدح نوشاہ عالیجاہ

اے جنوں بہکی ہوئی بات نہ کر مجھ سے ، سنبھل
آج روشن ہے مرے فکرِ رسا کی مشعل
پھر اسی رہ پہ تخیل مجھے لے آئی ہے
خاک جس کی ہے مری چشم غزل کا کاجل
مشتری میرے مقدر کا نگہباں ہے ، نہ مَہ
میری قسمت کا محافظ نہ عطارد ، نہ زحل
میرا دل ہے کہ دبستانِ رموز و عرفاں
میرا سینہ ہے کہ انوار و تجلی کا محل
آ کے اشنان کریں شیخ و برہمن اس میں
میری آنکھوں کا ہر اک اشک ہے اک گنگا جل
بوریا میرے بچھونے میں ہے سنجاب و سمور
خار و خاشاک مرے پاؤں کے نیچے مخمل
میں برہمن ہوں مگر نور سے دل ہے معمور
ہیں مرے سامنے توحید بہ لب لات و ہبل
یہ سبھی تیری عنایت ہے ، تری بخشش ہے
ورنہ میں کون ، کہاں میرا دماغِ بے کل
تیرے دم سے ہے گلستانِ یقیں میں رونق
زیبِ گلدستۂ دیں باغِ ولایت کے کنول
ہے تری ذات ہی کونین کی وجہ تزئین
حسن ایوان ابد زینت آثار ازل

Marfat.com

تیری ہر لغزش پا فیض کا بہتا دریا
تیری ہر جنبش مژگاں ہے برستا بادل
آج کونین میں تیرا نہیں کوئی ہمسر
آج دنیا میں ہے تیرا کوئی ثانی ، نہ بدل
تیری سرکار میں پھیلایا ہے دامان نیاز
نہ مرا زہد ، نہ تقوی ، نہ کوئی نیک عمل
غم کی تپتی ہوئی دوپہر جلاتی ہے مجھے
اے چنابی مرے کاندھے پہ ذرا ڈال آنچل
سر وہ کیا سر ہے کہ جس میں نہیں تیرا سودا
دل نہیں جو ہے تیری یاد سے غافل اک پل

(روزنامہ حالات ،لاہور، ج۱،شمارہ۶۲ ،اتوار،۲۴مارچ ۱۹۶۳ء،ص۵)

مدح نوشہ صاحب

نظر آے نہ کیوں کر ہر جگہ پر جلوہ گر نوشہ — یہاں نوشہ ، وہاں نوشہ ، اِدھر نوشہ ، اُدھر نوشہ
ملائک ان کے در پر حاضری دیتے ہیں اس خاطر — شہنشاہِ مدینہ کے ہیں منظور نظر نوشہ
جہاں کے عزت ومنصب ہیں سب ان کے تصرف میں — جسے چاہیں عطا کر دیں ہیں گویا شاہ گر نوشہ
پہنچ جاتے ہیں یہ امداد کو حال پریشاں میں — ہمارے حال سے ہرگز نہیں ہیں بے خبر نوشہ
چلے جاتے ہیں بے خوف وخطر اس قافلے والے — بنے جس قافلے کے اس جہاں میں راہبر نوشہ

گدا ہوں آپ کا اور آپ کے ٹکڑوں پہ پلتا ہوں
پھروں پھر کس لیے کوچہ بکوچہ ، در بدر نوشہ

(جذبات عشق ،حصہ دوم،ص۳۲)

مدح سچیار پیر

اے بادِ صبا سوے نوشہرہ جو گذر ہو — سچیار کی درگاہ معلیٰ پہ نظر ہو
کچھ حال دل خستہ و پُر درد سنانا — رو رو کے شہنشاہ زمانہ سے یہ کہنا
اے شاہ تری شان زمانے سے سوا ہے — ہے کون جسے رتبہ تمہارا سا ملا ہے

Marfat.com

تم راحت دل ، نور بصر ، جانِ جہاں ہو
تم ہادی شرع اور طریقت کے نشاں ہو

سرتاج ولایت ہو تمہیں حضرت سچیار
ہر صاحب دل آ کے جھکے آپ کی سرکار

نکلی جو زباں سے ہوئی اللہ کی تقدیر
خالق کو پسند آتی ہے بس آپ کی تقریر

محشر کا نہ کچھ ڈر ہے ، نہ کچھ خوفِ سقر ہے
اللہ بھی اُدھر ہے کہ جدھر تیری نظر ہے

گوہؔر کی تمنا ہے ترے در پہ پڑا ہو
اور شام و سحر سر تری چوکھٹ پہ دھرا ہو

(فیض محمد شاہی، ج ۸، ص ۶۳۴)

گوہر صاحب نے ایک مرتبہ میرے لاہور پہنچنے پر یہ نظم لکھی:

شرافت نوشاہی کی آمد پر

نشاط و کیف کا منظر سہانا
سرود و شوق کا ہر سو ترانہ

خوشی ہر سمت ہے کیوں موجزن آج
معطر اس قدر ہے کیوں چمن آج

ہوا چلتی ہے کیوں اٹھکیلیوں سے
چمن ہے آج پر ہمجولیوں سے

جہاں ہے لطف ایزد سے منور
نزول رحمت حق ہے سراسر

ہے آمد حضرتِ سید شرافت
سراپا منبع لطف و عنایت

خدا کا کس قدر ہم پر کرم ہے
کہ کاشانہ مرا رشک ارم ہے

ادھر منڈلا رہے ہیں ابر رحمت
ادھر حضرت کی آمد کی ہے برکت

معطر بار ہے باغ بہاری
ترنم خیز ہے مرغ ہزاری

فضا میں اک ترنم سا ہے پیدا
نزولِ رحمت حق ہے ہویدا

ہے لطفِ حضرتِ سلطانِ خوباں
جناب نوشہ حاجی گنجِ عرفاں

سرود و عشق کی مستی میں گوہؔر
پڑا ہے یار کے قدموں میں آ کر

(جذبات عشق، ص ۳۷۳)

میرے فرزند اکبر سید ریاض الحسن نوشاہی کی شادی کی تقریب پر گوہر صاحب نے بعنوان ''آہنگ نو'' ۲۰ جون ۱۹۵۹ء کو یہ غزل لکھی:

شباب کا گل کھلا ہوا ہے ، بہار بَن بَن میں چھا رہی ہے
کنول امیدوں کے تازہ تازہ صبا کی مالن سجا رہی ہے

Marfat.com

مَے مسرت کے آبگینے غم محبت کی طرح نو سے
جہاں کی محفل میں آ کے فطرت لنڈھا رہی ہے، پلا رہی ہے
عجب ہے نوشاہیت کے دامن میں رحمت حق کا نور پنہاں
متاع راحت حضور نوشہ سے آ رہی اور جا رہی ہے
الخ

(جذبات عشق، قلمی، ج۲)

مؤلف کے چھوٹے بھائی سید بشارت صاحب کی وفات پر گوہر صاحب نے یہ مرثیہ لکھا۔

نوحۂ غم

مولانا سید بشارت نوشاہی کی یاد میں

نقوش زیست مدہم ہو رہے ہیں — حقیقت آشنا کم ہو رہے ہیں
دھندلکوں میں ہیں اسمائے گرامی — جو لب پر اسم اعظم ہو رہے ہیں
فغاں اے ساکنانِ کنج ظلمت — اجالوں کے بھی ماتم ہو رہے ہیں
سیہ راتیں ہوئے ہیں روز روشن — مہینے ہیں محرّم ہو رہے ہیں
یہ کیا وحشت ہے شام غم کے گیسو — شبستانوں میں برہم ہو رہے ہیں
زباں تک آ رہے ہیں دل کے جذبات
مرے اشکوں کے محرم ہو رہے ہیں

بشارت مرکز پرکار الفت — بشارت محور ماہِ محبت
بشارت زینتِ صبح صباحت — بشارت طرۂ شام ملاحت
بشارت خاورِ رمز و معانی — بشارت صدر رمز نکتہ دانی
گلستان ولایت کا گُلِ تر — شبستانِ نظر کا ماہ انور
زباں صد افتخار راز گویاں — لبش جاں دار وے صدیق خویاں
ہر اک دل ان کے غم سے دکھ رہا ہے
قیامت ان کے ماتم سے بپا ہے

(شریف التواریخ، ج۲، ص۱۱۳۱)

خاندانی کاغذات کے مطابق گوہر صاحب کی ولادت ۱۹۳۹ء میں ہوئی۔ ۱۹۴۰ء میں ولادت کی روایت سرکاری

Marfat.com

کاغذات کے مطابق ہے۔ ۱۹۳۹ء میں گوہر صاحب کی ولادت پر اعلیٰ حضرت نوشاہی نے ان کے والد صاحب کو جو خط لکھا وہ تبرکاً یہاں نقل کیا جاتا ہے:

''عزیزی مولوی محمد حیات صاحب سلمہ ربہ۔ السلام علیکم، آپ کا لڑکا سن کر بہت خوشی ہوئی، الحمدللہ۔ ہم ایک ماہ کے بمعہ بشیر احمد سفر گوجران والا کے علاقہ میں آئے ہیں۔ پانچ روز ہوئے بوقت عشاء موضع جنڈیالہ باغ والا، متصل گوجران والا بشیر احمد نے کہا کہ مولوی صاحب کے لڑکے کی تاریخ بنانی چاہیے۔ اسی وقت فی البدیہہ بنا کر لکھ رکھی آج روانہ کی جاتی ہے۔ لڑکے کا نام، سن، سمت، تاریخ وغیرہ پختہ معلوم نہ تھی توکل علی اللہ بنادی۔ گر قبول افتد زہے عزوشرف ...

تاریخ ولادت مولودِ مسعود مولوی محمد حیات از تصنیف نوشاہی

مولوی صاحب دے گھر لڑکا دتا حق تعالیٰ — لکھ لکھ شکر خدا دا کیتا ہووے کرماں والا
غوث الاعظم، نوشہ صاحب، بھی سچیار معظم — راکھے لڑکے سوہنے تائیں دنیا وچ اجالا
شاہ مراد مراداں دیوس، با اقبال او جیوے — ہم عصراں وچ روشن پیارا، ہووس درجہ بالا
''خضر عمر آباد حبیب'' اوہ ہووے فاضل عالیٰ — دل نصاری دا کٹ سمجھیں عیسوی سن کمالا
''خلف الصدق حیات'' عجیبہ ہجرت سن مقدس — سال تولد نوشاہی نے دسیا خوب نرالا''

(اصل خط مملوکہ گوہر نوشاہی)۔ اس خط پر اگست ۱۹۳۹ء کے کسی دن کی تاریخ درج ہے جو خط پھٹ جانے کی وجہ سے پڑھی نہیں جاتی۔ اس سے یہ متعین کیا جا سکتا ہے کہ گوہر صاحب کی ولادت اگست یا اس سے پہلے کسی ماہ میں ہوئی ہے۔ قطعۂ تاریخ میں مادۂ تاریخ ''خضر عمر آباد حبیب'' سے ۱۹۴۰ برآمد ہوتا ہے۔ لیکن مصرعہ ''دل نصاری دا کٹ سمجھیں...'' میں لفظ نصاری کا دل الف ہے اور اس کا ایک عدد کم کرنے سے ۱۹۳۹ ہی بنتا ہے۔ ہجری تاریخ کے لیے ''خلف الصدق حیات'' (۱۳۵۴) کسی طرح بھی عیسوی تاریخ سے مطابقت نہیں کرتا۔ ۱۹۳۹ء بمطابق ۱۳۵۸ھ ہے۔

گوہر نوشاہی صاحب جب ہائی سکول میں پڑھتے تھے تو شعر کہنا شروع کیا۔ نواب سائل دہلوی کے شاگرد امداد دہلوی سے اصلاح لی۔ فارسی کی ابتدائی درسی کتابیں اپنے والد ماجد سے پڑھیں، فارسی اور اردو میں تحقیقی کام کی لگن اور اصلاح ڈاکٹر وحید قریشی سے حاصل ہوئی اور انہی کی راہ نمائی میں پنجاب یونیورسٹی، لاہور سے لاہور کے چشتی خاندان کی اردو خدمات پر تحقیقی مقالہ لکھ کر پی ایچ ڈی مکمل کی۔ ۱۹۶۶ء سے ۱۹۷۲ء تک پہلے چند ماہ اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور میں پنجابی کے لیکچرار رہے۔ پھر مجلس ترقی ادب لاہور میں مدیر کتب کے فرائض انجام دیے۔ ۱۹۷۲ء سے ۱۹۷۹ء تک دانشکدۂ ادبیات، مشہد یونیورسٹی (ایران) میں اردو اور پاکستان شناسی کے استاد کی حیثیت سے کام کیا۔ ۱۹۸۳ء سے ۱۹۸۵ء تک پاکستان ایمبیسی سکول و کالج دوحہ (قطر) میں پڑھایا۔ ۱۹۸۵ء میں

Marfat.com

پاکستان آکر مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد میں بحیثیت معاون علمی ملازمت کا آغاز کیا اور ۱۵ جون ۲۰۰۰ء کو بحیثیت نائب ناظم درسیات وہاں سے ریٹائر ہوے۔ آج کل نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد میں اردو پڑھاتے ہیں۔

آپ اردو زبان کے محقق اور مؤلف ہیں۔ اردو حلقوں میں آپ کی تحقیقات کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ آپ نے بعض قدیم اردو متون بازیافت کر کے اپنے عمدہ حواشی اور مقدمہ کے ساتھ شائع کیے ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں:

۱۔ *تبیال پچیسی*، مترجم مظہر علی ولا، شائع کردہ مجلس ترقی ادب، لاہور، ۱۹۶۵ء

۲۔ *مثنوی ہشت عدل مع واسوخت*، محمود بیگ راحت، مجلس ترقی ادب، لاہور، ۱۹۷۱ء

۳۔ *مثنوی رمز العشق مع چرخی نامہ*، سید غلام قادر شاہ بٹالوی، مجلس ترقی ادب، لاہور، ۱۹۷۲ء

۴۔ *یادگار چشتی*، نور احمد چشتی، مجلس ترقی ادب، لاہور، ۱۹۷۵ء

۵۔ *پدماوت اردو*، میر ضیاء الدین عبرت و غلام علی عشرت، مجلس ترقی ادب، لاہور، ۱۹۸۶ء

۶۔ *قصہ خسروان عجم*، منشی مول چند، رایزنی فرہنگی سفارت جمہوری اسلامی ایران، اسلام آباد، ۱۹۹۰ء

آپ کی چند تصانیف کے نام حسب ذیل ہیں:

۱۔ *تحقیقی زاویے* (مجموعۂ مقالات)، مجلس فروغ ادب، اسلام آباد، ۱۹۹۱ء۔ اس مجموعے میں *رسالہ از آثار فقیر نوشہ ثانی* ص ۲۹۱ تا ۳۲۱ موجود ہے۔ یہ فقیر غلام محی الدین لاہوری کی فارسی تصنیف ہے۔ اس میں سندھ کی سراہی قوم کے حالات اور حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش کی سیاحت سندھ کا احوال درج ہے۔

۲۔ *لاہور میں اردو شاعری کی روایت*، مکتبۂ عالیہ، لاہور، ۱۹۹۱ء

۳۔ *لاہور کے چشتی خاندان کی اردو خدمات* (مقالہ برائے پی ایچ ڈی)، مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، لاہور، ۱۹۹۳ء

گوہر صاحب کبھی کبھار قطعات تاریخ بھی کہہ لیتے ہیں۔ اپنے والد الحاج مولانا محمد حیات نوشاہی قادری کی وفات (۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء) پر یہ قطعہ تاریخ کہا:

چون ز بزم وجود کرد سفر — آن محمد حیات عالی جاہ
عالم و واعظ و فقیہ و فقیر — آن رموز آشنای الا اللہ
عارف و واقفِ خفی و جلی — ہادی و رہنمای ہر گمراہ
حاجی کعبہ، زائرِ حرمین — عاشق روضۂ رسول اللہ
"مرغ اہل بہشت" شد تاریخ — ہاتفی گفت در دلم، ناگاہ

۱۹۸۳

Marfat.com

سال ہجری ازش چو جستم ، گفت ''تاج بخش زمن'' بلند نگاہ

۱۴۰۳

(مختصر حالات میاں محمد حیات صاحب نوشاہی، ص ۱۶)

ڈاکٹر محمد صدیق خان شبلی ، سابق صدر شعبۂ اقبالیات ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی ، اسلام آباد کی اہلیہ محترمہ کا ۱۸ جون ۱۹۹۸ء کو انتقال ہوا تو گوہر صاحب نے اگلے روز یہ قطعہ لکھا:

وداع بانوی نیکو سرانجام سلام ما رسد بر روح پاکش

'' غریق مرحمت'' شد سال رحلت خدا رحمت کند بر روح پاکش

۱۹۹۸

گوہر نوشاہی صاحب کا ہمارے خاندان سے تعلق تین پشتوں سے چلا آ رہا ہے۔ ان کی پیدائش پر اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی (م ۱۹۶۵ء) نے ان کے والد مولوی محمد حیات صاحب کے نام تہنیتی خط لکھا جو ابھی تک گوہر صاحب کے پاس محفوظ ہے۔ سید شرافت نوشاہی (م ۱۹۸۳ء) کا مولوی محمد حیات صاحب اور گوہر صاحب سے اپنی وفات تک بہت گہرا علمی تعلق رہا۔ میں نے گوہر صاحب کا نام اپنے بچپن ہی میں سن رکھا تھا۔ لیکن ان سے ملاقات ۱۹۸۵ء کے بعد ہو پائی جب وہ اسلام آباد میں ملازمت کی غرض سے اقامت پذیر ہوئے۔ جب سے لے کر اب تک ان سے تعلق خاطر استوار ہے۔

عارف نوشاہی

گہنا، چک جانو کلاں

اس کا نام گہنا، والد کا نام جلال۔ اس کے آبا و اجداد موضع سارنگ میں رہتے تھے۔ یہ اپنے سسرال میں بمقام چک جانو کلاں، ضلع گجرات چلا آیا۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔ کفشد وزی کرتا ہے۔

اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی کا مرید ہے۔ یہ شعر انؒ کے متعلق بنایا ہے:

تیرا نام ہے غلام مصطفیٰ سجناں

کدی میں دل پھیرا توں پا سجناں

(فیض محمد شاہی، ج ۸، ص ۳۳۳)

لعل (لال)، گھیلے

اصلی نام لعل بادشاہ، تخلص لعل تھا۔ سادات کرام سے تھے۔ موضع گھیلے میں سکونت تھی۔

Marfat.com

نوشاہی سلسلہ میں سائیں فتح* خاں قلندر راول پنڈی والا کے مرید تھے۔

پنجابی میں اشعار کہتے تھے۔ان کی کتاب گلدستہ مناقب ۱۳۳۳ھ میں طبع ہوئی۔اس میں حضرت غوث اعظم کی مدح اور سائیں فتح خاں کی مدح، شجرہ شریف قادری نوشاہی، سی حرفی، باراں ماہ در فراق غوث اعظم ہیں۔

سی حرفی کے دو بند یہ ہیں:

الف الف دی الفت دا پیار مینوں نہیں ہور خیال مراد اندر
سچا نام اللہ سچا الف اللہ لعل آ کھلا کریں یاد اندر
میں جان پہنچاونی پاس تیرے توڑے رکھ تلوار دی داد اندر
لعل جان دے نال ایہہ جان ہووے پڑھنے الف جد الف دی یاد اندر
ی یار دی ہے سب مہربانی جس دین اسلام سکھایا ای
لوک کردے لکھ ہزار دعوے میں تے یار دی الفتوں پایا ای
دتا خاص جہاز معشوق مینوں سیل اس دربار دا پایا ای
لعل آس امید مراد پُنی دیدار معشوق دا پایا ای

(گلدستہ مناقب، ص ۳۴)

شجرہ شریف کے چند اشعار یہ ہیں:

حضرت نوشہ مرشد میرے — دنیا چھوڑ لگی لڑ تیرے
روندی نت میں جاگ سویرے — جلدی ہوون کرم گھنیرے
کڈھ ندی وچوں لایو کیرے — جان ہوئی وچ بیرے بیرے
تیری نظر اگے گل نیڑے — توں ضامن گنہ گاری دا

اپنا پتا اس طرح لکھا ہے:

گھیلیاں اندر ہے دکھیارا — جس تے ہویا کرم نیارا
اسم سید ہے لعل پیارا — مرشد ہے فتح خاں پیارا
جس دا عشق لگا ہے بھارا — تیرے باجھ نہیں . چھٹکارا
مینوں مول نہ لایو لارا — جلدی کریو پار اتارا

Marfat.com

جیوں سخیاں دا ہے ورتارا　　حال احوال سنایا سارا
جو کجھ دیسو سویو لیساں　　منکت نہیں کھلاری دا

(ص ۲۷)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۲۱۹_۲۲۰

لال، سیالکوٹ

اس کا نام لال دین، تخلص لال، محلہ مجید پورہ، شہر سیالکوٹ میں رہتا تھا۔ یہ مرید میاں نواب شاہ رائے پوری کا۔ وہ مرید میاں غلام مصطفیٰ سچیاری نوشہروی کے۔ ۱۳۷۰ھ/۱۹۵۱ء میں موجود تھا۔ اس کے بعد کوئی علم نہیں۔

اس نے شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ/یکم ستمبر ۱۹۵۱ء کو محمد یوسف صدیقی خوشنویس ساکن چنونموم، تحصیل سیالکوٹ سے کتابت کرا کر ممتاز برقی پریس سیالکوٹ سے چھپوا کر شائع کیا۔ اس میں رمز العباد اور مدح حضرت غوث اعظم بھی چھپوائے۔

شجرہ ختم ہونے کے بعد بطور دعا کچھ اشعار اردو دعائیہ اسی طرز پر سائیں لال دین کے نظم کیے ہیں۔ آخری سات اشعار لکھے جاتے ہیں:

روز محشر میں نہ کرنا مجھ کو شرمندہ خدا　　صدقہ اپنے کرم کا اور مجتبیٰ کے واسطے
سر میں میرے ہو بھرا سودائے عشق مصطفیٰ　　دل تڑپتا ہے حبیب کبریا کے واسطے
دے پناہ نار جہنم سے تو مجھ مسکین کو　　غوث اعظم پیر و مرشد رہنما کے واسطے
آج گر خالی گیا یارب ترے دربار سے　　کون در باقی رہا مجھ روسیاہ کے واسطے
کلمۂ طیب زباں پر ہو دمِ آخر رواں　　از طفیل پنجتن اور مصطفیٰ کے واسطے
واسطے سب ہو چکے اب تو ہی تو ہے آرزو　　دے مجھے جام شہادت آشنا کے واسطے
یارسول اللہ ترے در کا گدا ہے لالؔ دین
روضۂ اطہر دکھا مجھ کو خدا کے واسطے

(شجرہ شریف، ص ۷)

لبھو شاہ، جگدیو

والد کا نام فضل دین تھا۔ ۱۲۸۴ھ/۶۸_۱۸۶۷ء میں پیدا ہوئے۔ قوم کنبو سے جگدیو، ضلع

Marfat.com

امرتسر کے رہنے والے تھے۔نوشاہی سلسلہ میں بابا نتھے شاہ صاحب کے مرید تھے۔ ۲۷رمضان ۱۳۶۶ھ
۱۵/اگست ۱۹۴۷ میں سکھوں کے ہاتھوں شہید ہوے۔

باوجود ان پڑھ ہونے کے پنجابی زبان کے نامور شاعر تھے۔آپ نے قصہ ہاے عشاق ہیر رانجھا، سسی پنوں، سوہنی مہینوال لکھے ہیں۔اور مجموعہ دوہڑہ جات بنام گنج عرفان نظم کیا ہے۔

سوہنی کا ایک دوہڑہ یہ ہے:

بنھ توکل جا کھلوتی جتھے روز چھپا کے رکھنا
پائی جھات گھڑا نظر نہ آیا بوٹا جا پیا سکھنا
دل نوں کہیا مڑنا نہیں مناسب ، پیر پچھاں نہیں چکنا
لبھو شاہ جتھاں یار نوں ڈٹھا اونہاں موت کولوں کی جھکنا

دوہڑہ

برف تے پانی جنس نے اکو پر کم نہ اکو کردے
جیہڑے کم پانی نے کرنے کدوں برف توں سردے
برف نوں دھپ جد مرشد مل جاے ٹوٹے ہو ہو ڈھلدے
لبھو شاہ جتھاں ہستی ماری جا رلے وچ سردے

دوہڑہ

جے دل میرا کنگھی ہووے زلف محبوب دی واہواں
پوش میرے دی بن جاے جتی یار دی پیریں پاواں
جے سوہنا میرے دکھ وچ راضی سکھ نوں چلہے ڈاہواں
لبھو شاہ سوہنا جندڑی منگے لکھ لکھ واری واراں

دوہڑہ

بھیڑی ضد نوں چھڈ دے بھائی جس ضد کیتی پچھتاوے
ضد کر باندر مٹھ نہ کھولے سر سو سو چوٹاں کھاوے
ضد کر بوٹ ڈگے وچوں آہلنے پیراں ہیٹھ لتاڑیا جاوے
لبھو شاہ جس ضد جا چھوڑی اوہ سوکھا وقت لنگھاوے

Marfat.com

قصہ ہیر رانجھا دو ہڑوں میں ہے۔ جی این سنز والوں نے الامان پریس، لاہور سے چھپوا کر شائع کیا۔ وجہ تصنیف میں اپنے پیر کا نام اس طرح لکھتے ہیں:

میں کمینہ اتے ذاتوں ہینا ، میرے مرشد کرم کمایا
نتھے شاہ ہے اسم مبارک تے محمد شاہ دا جایا
محمد شاہ پُت ہاشم شاہ جنہاں جگ وچ رتبہ پایا
لبھو شاہ دا فخر نہ کوئی ایدھے سر اتے پیر دا سایا

اخیر پر لبھو شاہ اپنا احوال لکھتے ہیں:

میں بے علم ، تے لکھن نہ جاناں ، ہے کرم پیر دا کافی
ہووے غلطی کسے لفظ وچ بھائی مینوں دینی معافی
دعا کراں نت مولا اگے اوہ سب مرضاں دا شافی
وچلے بھیت نوں مالک جانے لبھو اتے لے غلافی
گھر میرے وڈیں جگدئیں میرا جرم کمھواں دے گھر دا
فضل الدین ناں پیو میرے دا اوہ کاشتکاری کردا
زمیں واہن دی کار اساڈی ساتھوں ہور نہ کوئی کم سردا
پندرہ برس کل عمر لبھو دی جد ہویا سفر پدر دا

۱۹۴۵

انی سو پنجتالی بکرم کیتا باپ نے سفر چلانا
بھیناں بھائی میتھوں سبھے ای چھوٹے اک میں ساں وچ سیانا
واہی کرنی یا کہی ٹوکری میں ہور کوئی کسب نہ جانا
اوہ بھی وقت گزاریا مولا لبھو جیویں اس دا بھانا

۱۹۵۸

انی سو اٹھونجہ بکرم در پیر دے جا کھلوتا
اصلی نام ہے سید محمد ، سید ہاشم شاہ دا پوتا
راہ توحید سکھایا مینوں ، بناں مرشد بندہ کھوتا
لبھو جس تسبیح دا منکا اونہاں اوتھے ہی پکڑ پروتا

Marfat.com

۱۹۶۶

اُنی سو چھیاٹھ بکرم اتے جیٹھ اُنی دن بیتا

۱۹۰۹

انی سو نو مئی اکتی جد کوچ جناب نے کیتا

۱۳۲۷

تیرہ سو ستائی ہجری بھر جام ذائقہ پیتا
سوموار وار لکھو اونہاں راہ فردوس دا لیتا

۱۹۸۶

انی سو چھیاسی بکرم میں قبریں ڈیرہ لایا
کرم پیر دا ہویا جلدی وچ کھوہا آن لوایا

۱۹۹۴

انی سو چرانویں دے وچ ہیر لکھن تے قصد اٹھایا
چنگا مندا سالوں اندر لکھو مولا توڑ چڑھایا

(ص ۶۳)

تصانیف:

۱۔ *گنج عرفان*، (دوہڑے اور کافیاں) [مطبوعہ جی این سنز، لاہور، بلا تاریخ، ۳۹ صفحے]؛ ۲۔ *مجموعہ کافیاں*، (پانچ نعتیں، پندرہ کافیاں اور رسولی ماہیا) [مطبوعہ جی این سنز، لاہور، بلا تاریخ، ۳۲ صفحے]؛ ۳۔ *قصہ سسی پنوں*؛ ۴۔ *قصہ ہیر رانجھا*، [مطبوعہ جی این سنز، لاہور، بلا تاریخ، ۶۶ صفحے]؛ ۵۔ *سی حرفی معرفت*۔

نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۷، ص ۳۸۷؛ *نوشاہی شعرا*، ص ۲۹۰۔۲۹۱؛ *پنجابی کتابیات*، ج ۱، ص ۳۵۶ (اندراج ۵۹۴۰۔۵۹۴۲)

لطیف، چک مہرا

نام محمد لطیف، تخلص لطیف، والد کا نام غلام رسول، قوم ارائیں سے ہے۔ پہلے چک مہرا، ضلع ہوشیار پور میں رہتے تھے اب بستی اسلم خاں، ضلع رحیم یار خان میں ساکن ہیں۔ ولادت تقریباً ۱۳۵۰ھ/

Marfat.com

۳۲۔۱۹۳۱ء میں ہوئی۔ تعلیم میٹرک تک ہے۔ بستی اسلم خاں کے پرائیویٹ سکول میں استاد ہیں۔ جناب میاں حاجی ولی محمد صاحب نوشاہی ساکن کوٹ نوشاہی، متصل مٹھن کوٹ کے مرید ہیں۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہیں۔

اردو، پنجابی میں میں شعر کہتے ہیں۔

نمونۂ کلام اردو:

ہدیہ نعت بحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں ہے آسرا کوئی ہمارا یا رسول اللہ
تمہیں ہو بے سہاروں کا سہارا یا رسول اللہ
قیامت خیز طوفان حوادث کے تھپیڑوں سے
بچا لو ڈوبتا بیڑا ہمارا یا رسول اللہ
گرفتار غم و آلام ہوں فریاد ہے آقا
ہو جاے نظر رحمت کا اشارہ یا رسول اللہ
خطا و جرم و عصیاں میں سراسر غرق ہوں گرچہ
مگر ہوں امتی آخر تمہارا یا رسول اللہ
کرم کیجے کرم کیجے کرم ہے آپ کا شیوہ
ملے اب بحر عصیاں کا کنارہ یا رسول اللہ
در عالی سے دوری ہر گھڑی بے چین رکھتی ہے
بلا لو اپنے روضہ پر خدارا یارسول اللہ
لطیفؔ غمزدہ کی التجا منظور ہو جاے
دو عالم میں ملے سایہ تمہارا یا رسول اللہ

ماہی شاہ، رن مل

آپ کا نام شیخ ماہی شاہ تھا۔ والد کا نام شیخ موج دین ولد شیخ محمد حافظ ولد شیخ محمد شفیع سلیمانی۔ موضع رن مل، ملحقاتِ ساہن پال شریف میں سکونت رکھتے۔ حضرت سخی شاہ سلیمان قادری بھلوالی کی اولاد سے تھے۔ بیعت طریقت شیخ بڈھا بن شیخ فیض بخش سلیمانی سجادہ نشین بھلوال شریف سے تھی۔

Marfat.com

دریاے چناب میں کھڑے ہوکر رات کو یادالٰہی کیا کرتے۔ مجذوب اطوار تھے۔ آپ کی وفات تیرہویں صدی ہجری کے آخری ثلث میں ہوئی۔ مزار گورستانِ نوشاہیہ، ساہن پال شریف میں ہے۔

پنجابی میں شعر کہتے تھے۔ نمونۂ کلام یہ ہے۔

دوہڑہ

تیرے نال نہ دنیا والا ہور نہیں کجھ میرا
جویں سکھے اُڈ گھراں نوں جاندے راتیں کیا بسیرا
نال محبت اگے بدھی کی لیندی کجھ تیرا
ماہی شاہ تیریاں جھڑکاں کولوں اونہاں وت نہ کیتا پھیرا

دوہڑہ

دل وچ سِک چروکی آہی میں نیہوں کِتے ول لاواں
جانی میں نال اویہی کیتی جیوں یوسف نال بھراواں
اوہدا نام دھیان کوئی کر کے سخن کوڑاواں
ماہی شاہ اٹھ ونج گھراں نوں ڈھونڈن کت ول جاواں

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۳۷۷_۱۳۸۰

محبوب، رسول نگر

آپ کا نام محبوب علی، تخلص محبوب، لقب صوبا ماہی یا صوبے شاہ تھا۔ سید نور عالم ولد سید عمر بخش نوشاہی رسول نگری کے فرزند اکبر تھے۔ فارسی ادب کی درسی کتابیں پڑھی تھیں۔ بڑے ذہین اور عقلمند تھے۔ خط بھی خوش تھا۔ اپنے جد بزرگوار کی قلمی کتابیں آپ نے اپنے قلم سے نقل کیں۔ اپنے چچا سید فضل عالم سے بیعت طریقت تھی۔ ۱۴ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ / ۲۸ اپریل ۱۹۰۷ء کو وفات پائی۔ گورستانِ پھلے شاہ سلیمانی، رسول نگر، ضلع گوجران والا میں دفن ہوے۔

آپ فارسی میں شعر کہتے تھے۔ یہ غزل آپ کی زبان سے ہے:

غزل

خوش بیا در مجلس دیرینہ ما ، دیرینہ ما جز تو می سوزد فراقت روز شد این جان ما

Marfat.com

استخوانم روز و شب در زیر تاب عشق تو　　چون شمع افروز ہر شب می شود این جان ما
آن چنان سوزان شود چون دانۂ اسپند جان　　رونق جسم مرا شد دود چون این جان ما
دود شد این جان ما بر آتشی اسپند وار　　گشت ویران حال ما افسوس شد این جان ما
چون سمک بی آب میرم بر کنارہ خشک ایم　　ہمچو پروانہ نگردد شمع سوزان جان ما
ای شہ کردی تباہ ، بر حال ما یک نظر کن　　عاجزی را رحم افگن نظر کن بر جان ما
جلوہ ہاے لا یزالی بر غریبان نظر کن　　تا ببرہد از عذاب عشق تو این جان ما
بے سر و سامان گشتہ بندہ آمد بر درت　　ابر باران بار بر من امن یابد جان ما

حضرتا! عالی نگاہا! نظر بر محبوبؔ کن
حرمت سردار عالم بخش کن این جان ما

آپ تاریخ گو بھی تھے۔ اپنی وفات کا تاریخی شعر مادّۂ تاریخ ''آباغ کشا'' ۱۳۲۵ھ کے ساتھ اپنی وفات سے ایک ہفتہ پہلے بنا کر اپنے سرہانے کے نیچے رکھ دیا۔

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۹۵۹۔۹۶۱

محکم دین، ساہن پال شریف

آپ کا نام محکم دین، والد ماجد کا نام سید محمد عظیم بن شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی۔ اپنے والد صاحب کے ہی مرید و خلیفہ تھے۔ آپ خوشنویس، صاحب علم و فضل تھے۔ علم تصوف کی کتابوں کا مطالعہ کرتے۔ ۲۸ شوال ۱۲۲۹ھ/۱۳ اکتوبر ۱۸۱۴ء کو وفات پائی اور اپنے والد صاحب کے قریب دھماوا، علاقہ کس کُمّاں، ضلع میر پور [آزاد کشمیر] میں دفن ہوے۔

پنجابی میں اشعار کہتے تھے۔ یہ شعر آپ کے ہیں:

بلبل دی کجھ عاشق ناہیں جہڑی کر کر شور تپنے
جے بلبل سچا عاشق ہووے گُل کیوں نہ نہ ہسے
عاشق صادق سیئی جانے جہڑا سر دے پر سرّ نہ دَسے
محکم دین میاں ایہہ دو رنگی عشق نہ بھاوے اک رووے اک ہسے

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۵۷۸۔۵۷۹؛ ج ۳، ح ۴، ص ۱۳۲

Marfat.com

محمد، اجتکے

آپ کا اصلی نام عمر الدین المعروف محمد عمر تھا۔ تخلص محمد کیا کرتے۔ والد صاحب کا نام حکیم میراں بخش بن حکیم پیر بخش بن حکیم قل *احمد بن حکیم مولانا محمد اشرف * فاروقی منجری۔ آپ موضع اجتکے، ضلع گوجران والا میں ۱۲۸۴ھ/۱۸۶۷ء میں پیدا ہوئے۔ علم شریعت وطب میں کمال پایا، فن کتابت نسخ و نستعلیق کے ماہر تھے۔ نوشاہی سلسلہ میں حضرت سید حافظ روح اللہ نوشاہی برخورداری ساہنپالوی کے مرید تھے۔ ۸ ربیع الاول ۱۳۳۴ھ/۱۴ جنوری ۱۹۱۶ء میں وفات پائی، اجتکے میں مدفون ہوئے۔

فارسی اور پنجابی زبان کے شاعر تھے۔ اپنے جد امجد مولانا محمد اشرف کی کتاب کنز الرحمت ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء میں چھپوا کر شائع کی۔ اس کا قطعہ تاریخ طباعت [دو عدد کی کمی کے ساتھ] بزبان فارسی خود لکھا، جو یہ ہے:

حمد للہ کہ کنز رحمت چہ در صفات نوشاہیان
محمدیان قادریان نیک ذات نوشاہیان
چہ جدم حضرت محمد اشرف یرحمہ اللہ دُر ہا سفتہ
الحق کرامات شاہ شایان خرق عادات نوشاہیان
باہتمام محمد عارف نبیرہ حضرت محمد اشرف
ز کرسی پنجم این جلوہ گر شد مبارکات نوشاہیان
مژدہ بادا بخدمت حضرات قادریان نوشاہیان را
کہ حرز جان این کتاب ورزند ہمہ حضرات نوشاہیان
مصرع رنگین بگو محمد ز بہر تاریخ طبع سالش
بحسن مطبوع زیب آمد مناقبات نوشاہیان

۱۳۲۷ھ

(کنز الرحمت، ص ۱۶۸)

آپ کی تصانیف سے دو رسالے شرح اسماء الحسنیٰ [پنجابی مسدس] اور کامن عرفانی، پنجابی منظوم، مطبوعہ خادم التعلیم پریس، لاہور، ۱۳۲۳ھ، ۸ صفحات موجود ہیں۔ اس رسالہ کا مطلع یہ ہے:

توں اللہ پاک تعالیٰ واحد لا شریک نرالا

Marfat.com

توں سب قدرت علماں والا ہر جا ترا نور اجالا
مظہر سب نشانیاں میرے تیرے کامن پانیاں

اس کا مقطع یہ ہے:

کہے محمد عمر بیان سالک ہو کے راہ عرفان
قدرت تیری دے امکان توں ہیں تیرا نور عیان
طالب شوق حقانیاں
میرے تیرے کامن پانیاں

(شریف التواریخ، ج ۳، ح ۹، ص ۴۵۔۴۶)

محمد، چنبھل

نام محمد حسین، تخلص محمد، ساکن چنبھل، ضلع شیخوپورہ۔ مستری پیشہ ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

پنجابی میں شعر کہتا ہے۔ میرے مکتوب کے جواب میں پنجابی میں یہ منظوم خط میرے نام بھیجا:

مکتوب

اول حمد خدا نوں آکھاں جس دا کل ظہورا ظاہر ہے پر نظر نہ آوے نہیں کسے تھیں دورا
آدم جن ملائک ہر اک در تے رہن سوالی جو کوئی سائل در تے آوے نہیں مڑدا اوہ خالی
ہر اک نوں اوہ نال محبت رکھے وچ نگاہاں روزی دیندا ہر اک تائیں ہر پاسے ہر راہاں
کیسا رتبہ خاکی تائیں دتا آپ جنابوں صلی اللہ علیہ وسلم پایا یار حجابوں
شعلہ نور ہویا چمکارا ساقی حوض کوثر دا میں عاجز کی لکھن جوگا اوہ صاحب، میں بردا
چارے یار نبی دے پیارے چوہاں قرب سوائے ابا بکر، عمر، عثمان، صفدر کوٹ گرائے
شاہ سلیماں نوری تائیں لکھ سلام پہنچاواں گنج بخش جو نوشہ صاحب ظاہر پیر سچاواں
در تیرے میں رہاں سوالی میتھوں پرت نہ جائیں لگا روگ وجود میرے نوں نظر کرم دی پائیں
در تیرے دل میں ٹر آیا دکھاں درداں والا دے پیالہ عشقے والا روشن کر دے اعلیٰ
بعد سلام، تساڈے تائیں دساں یار پیارے ہر دم دید تساڈی سانوں کیتا پارے پارے

Marfat.com

سوہنا نام شریف احمد جو خاص شرافت والا
لکھنا ہاں میں تدھ ول نامہ کر دریافت حالا

اللہ صاحب دو ہیں جہانیں تتی وا نہ لاوے
اس گلزار چمن دے تائیں کدے خزاں نہ آوے

دو دن نال خوشی دے میں ول دلبر پھیرا پایا
اچن چیت گیا اوہ ویلا برہوں فیر ستایا

وقت خوشی دا ویکھ فلک بھی دل اپنا اُچھلایا
بے دوسے سر دوسی ہو کے سخت وچھوڑا پایا

نال خوشی دے بیٹھے آہے رل کے یار پیارے
دن چڑھیاتے فلک بے پیرے چا کیتے ایہہ کارے

دریا کیتا یار پیارا پندھ تھلاں دے پا کے
جیوں یعقوب یوسف دے تائیں آیا ساتھ رلا کے

وانگ زلیخا رستے اندر راہ ویکھاں دلبر دا
مت اسواری موڑ لیاوے شاہ عزیز مصر دا

جاں پھر نظروں غائب ہوے غم نے گھیرا پایا
بستر نامرادی والے برہوں قدم ٹکایا

کس اگے دکھ پھول سناواں دکھ نہیں کوئی سندا
بن محرم نہیں کوئی ساڈا پھولے دکھ اندر دا

ایس طرح میں سوچ پیا دی بیٹھا وچ دکانے
اچن چیت محبت سیتی پیا آواز وچ کانے

ہتھ لیتا اک نامے والا لڑکا نظریں آیا
وقت ظہر دے دو جی بھادوں خط تساڈا آیا

بہت محبت سیتی میں نے لڑکے نوں گل لایا
جیوں بشیر یوسف دا کرتہ یعقوبے ول لایا

کھول لفافے تائیں میں نے مطلب اپنا پایا
جیونکر کھوج شتر دا سسی تھل وچ نظریں آیا

یا جیوں لوہا مقناطیسے اٹھ ملیا کر دھائی
یا جیوں بلبل روندی تائیں باس پھلاں دی آئی

یا جیوں کھیتی سڑدی تائیں ملیا مینہ فضل دا
یا جیوں شمع نورانی تائیں جا پروانہ ملدا

ایسے طرح اساڈے اوپر آیا وقت سنائیں
توں بھی دل اپنے وچ سانوں ہر دم یاد رکھائیں

نا کر طول محمدؔ اتنا ہوسی بات لمیری
مت ساجن دلگیر ہو جاوے اتنی گل بتیری

باوا کرم الٰہی صاحب جو بزرگ وڈیرے
بھی ممتاز بشیر احمد نوں کہیں سلام چنگیرے

بھی غلام احمد جو ساڈا خاصہ دلبر جانی
بھی وزیر تے محرم سائیں چا دعوات پوچانی

رکھ تکیہ در رب سچے توں مسکین محمدؔ
ملسی یار شرافت تینوں سچ یقین محمدؔ

یہ مکتوب ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء سے پہلے لکھا گیا ہے کیوں کہ اس میں مذکور افراد میں سے کرم الٰہی نوشاہی صاحب کا سال وفات ۱۳۶۷ھ سب سے مقدم ہے۔ محمد کا انتقال ہو چکا ہے۔ عارف نوشاہی

Marfat.com

محمد، چک ۴۵

اصلی نام محمد خاں، تخلص محمد ہے۔ والد کا نام خان محمد ولد حاجی حسین خان چیمہ ہے۔ چک ۴۵، علاقہ بوسال، تحصیل پھالیہ، ضلع گجرات میں سکونت رکھتا ہے۔ ۱۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۰ھ/ ۲۵ فروری ۱۹۵۱ء کو بعمر اکیس سال میرے ہاتھ پر بیعت کی۔ ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء میں بعمر ۴۷ سال موجود ہے۔

گاہ بگاہ پنجابی میں شعر کہتا ہے۔ مکتوب ذیل پنجابی میں میرے نام لکھا:

مکتوب

روندی رہاں گی تتڑی عمر ساری کیہڑے دیس گیا جانی یار میرا
لوں لوں سی پیا فریاد کردا ربا میل مینوں دلدار میرا
نیہوں لا کے سجناں نس گیوں چا کیتائی جیو بیزار میرا
آہیں بلدیاں نے میرے وچ سینے ہویا ہجر اندر دلفگار میرا
ہاے ہاے لوکو میں تے لٹ گھتی کسے لٹیا گلے دا ہار میرا
تیرے باہجھ شرافت نہ کوئی دسے جہڑا بنے آ کے غمخوار میرا
رونا پیا وچھوڑیاں تیریاں دا کرے منظوری پالن ہار میرا
سایاں کر تقصیر معاف میری ماہی میل مینوں اک وار میرا
ہاڑے پایا میں رولاک ہوئی کوک سنے میری پروردگار میرا
نی میں گھول گھتی کس کھوہ لیا سوہنا گلے دا ہار سنگار میرا
سوہنے ماہ مبین تے نور برسے اوہدے نال سی بڑا پیار میرا
مینوں جند دا کوئی وساہ ناہیں ملک الموت ہوسی پہرہ دار میرا
کوکاں ماردی بیلیاں وچ پھردی نت ایہو رہندا کاروبار میرا
جا کے آکھ محمدا قاصدے نوں حال کرے جا کے اظہار میرا

(جذبات عشق، ص ۲۸۶)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۱، ص ۱۹۸۔۱۹۹

Marfat.com

محمد، ساہن پال شریف

آپ کا نام نامی حضرت سید حافظ محمد شاہ، تخلص محمد، لقب نیک اختر، والد کا نام سید محمد امین مختار السالکین ولد سید حافظ قل احمد پاکذات نوشاہ ثانی بن سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق نوشاہی برخورداری۔ حضرت نوشہ گنج بخش کی اولاد امجاد سے تھے۔ ۱۲۸۱ھ/۱۸۶۵ء میں بمقام ساہن پال شریف ولادت پائی۔ قرآن مجید حفظ کیا۔ اپنے والد صاحب اور عم عالی قدر سید محمد شفیع اور مولانا سید غلام قادر ولد سید عبد اللہ نوشاہی سے علم ادب کی فارسی کتابیں پڑھیں۔ پھر موضع گاکھڑہ کلاں، ضلع گجرات میں مولانا جمال الدین حنفی سے تلمذ کیا۔ فارغ التحصیل ہوے۔ بیعت طریقت اپنے والد صاحب سے تھی۔ حضرت سید پیر مکھن شاہ لاہوری سے بھی فیض کامل پایا۔ آپ اپنے وقت میں اقران سے فائق اور درگاہ نوشاہ عالیجاہ کے سجادہ نشین تھے۔ کافی مخلوق نے آپ سے فیض پایا۔ ۲۲ محرم ۱۳۳۷ھ/۲۹ اکتوبر ۱۹۱۸ء کو دنیاے فانی سے عالم جاودانی کو روانہ ہوے۔ مزار گورستان نوشاہیہ، ساہن پال شریف میں ہے۔

آپ صاحب تصانیف تھے۔ یہ کتابیں آپ کی یادگار ہیں:

۱۔ *کتاب الفوائد*، مختلف علمی مضامین ہیں، مرتبہ سید شرافت نوشاہی؛ ۲۔ *روزنامچۂ محمد شاہی*، مرتبہ سید شرافت نوشاہی؛ ۳۔ *ملفوظات محمد شاہی*، مرتبہ سید غلام مصطفیٰ نوشاہی؛ ۴۔ *مکتوبات محمد شاہی*، مرتبہ سید بشارت نوشاہی؛ ۵۔ فہرست تفسیر حسینی۔

آپ فارسی، اردو اور پنجابی میں اشعار کہتے تھے۔ تاریخ گو بھی تھے۔

فارسی نمونۂ کلام:

تاریخ ولادت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی:

بفضل حق غلام مصطفیٰ زاد　　خداوندا　غلام مصطفیٰ باد

۱۳۰۷

(*کتاب الفوائد*، قلمی، ص ۱۹۷)

تاریخ تعمیر مسجد ونوٹیانوالی، چک نمبر ۳۹، ضلع شیخوپورہ:

از خرد تاریخ جستم سال این عالی بنا　　گفت بنویس ار ندانی　خانۂ دین خدا

۱۳۲۵

(ایضاً، ص ۲۰۳)

تاریخ وفات سید فضل الٰہی ولد سید غلام قادر نوشاہی:

Marfat.com

ازین محنت سرای دار فانی — مرخص گشت چون فضل الٰہی
تبرا کرد از دو چیز در عمر — یکی از شرک ، دیگر کفر واہی
بر آن مومن ازین ہر دو گریزد — کند دائم بجنت بادشاہی
تفکر شد بدل تاریخ سالش — شدہ الہام از جانب الٰہی
بفریق دو عدد از نام پاکش — بالصاق عدد ہای نوشاہی

۱۳۲۷

(ایضاً، ص ۲۰۳)

نمونۂ اردو کلام:

تاریخ ولادت سید شریف احمد:

شریف احمد ہوا جس روز پیدا — کہا ہر یک خوشی سے منہ دکھاؤ
کہا میں نے غلامِ مصطفیٰ کو — مبارک نام لڑکے کا بتاؤ
کہا اس نے شریف احمد مقرر — جو تابع نام پیغمبر بناؤ
کہا تاریخ ہجری شامل ہووے — بہ آسانی عمر کو جس سے پاؤ
کہا کافی مکرر اسم لا کر — شریف احمد شریف احمد بلاؤ

۱ ۳ ۲ ۵

(ایضاً، ص ۲۰۳)

نمونۂ پنجابی کلام:

پیر محمد شاہ ولد گوہر شاہ سلیمانی رن ملوی کے کسی مرید نے حضرت سید حافظ محمد شاہ سے عرض کیا کہ مولوی الٰہی بخش * کنڈلوی والے شجرہ مخمس میں مجھے، میرے دادا مرشد اور میرے مرشد کے نام کا شعر بنا دیں، آپ نے یہ شعر پنجابی بنایا:

حضرت گوہر شاہ سائیں دا جو کوئی نام دھیاوے
کل مطالب دل دے پاوے نال مراداں جاوے
لہندے چڑھدے دکھن پربت خلق سلامی آوے
ایسے طرح تمامی صفتاں وچ محمد شاہ دے
برکت پیراں نوشاہیاں دی شوق شراب پلا دے

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۳۱۵۔۳۴۴؛ ج ۳، ح ۸، ص ۲۷۲۔۲۷۲۳؛ آثار محمد شاہی (سیرت محمد

Marfat.com

شاہی)، مصنفہ سید شرافت نوشاہی، قلمی، کتب خانۂ نوشاہیہ، ساہن پال شریف۔

محمد بخش

نام محمد بخش، سائیں بہادر شاہ نوشاہی کے مرید تھے، جو خواجہ بخت جمال جھنگی والا (م ۱۱۶۴ھ/۱۷۵۱ء) کے فقرا میں سے تھے۔

آپ پنجابی میں اشعار کہتے تھے۔ ایک سی حرفی در طریق نوشاہی فیض الٰہی نام تصنیف کی ہے، جس کے بعض اشعار بطور نمونۂ کلام درج کیے جاتے ہیں:

ک کرم جناب رسول دے دا ہویا شاہ معروف نوں آن سیو
وچ دوہاں جہاناں دے گولڑی نوں اوسے پیر دا مان تران سیو
ایسی مہر خدائے دی دوسرے تے نہیں جاپدی وچ جہان سیو
سرخرو ہوواں دوہاں عالماں تھیں جیکر مہر دا کرن دھیان سیو
ل لیا اے تاج جناب وچوں سلیمان صاحب کرماں بھاریاں دے
عالی قدر حضور دے وچ حاضر ویکھو پیر ہوے پیراں ساریاں دے
پردہ پا کے فقر دا رب ولوں کجن عیب سارے اوگنہاریاں دے
آس والیاں دی کرن آس پوری درد دور کردے درداں ماریاں دے
ن نواں شاہیاں اندر شاہ ہویا نوشہ صاحب ماہی تخت تاج والا
بادشاہ جہان دے نیوندے نے ویکھو پیر میرا بھارے راج والا
ہووے پلک وچ دلی مراد حاصل کرن عرض کسے احتیاج والا
میرے جہے لولے دامن پکڑنے دی کردے پئے سیوا ہادی لاج والا
ی یاد کراں کلمے پاک تائیں جیندے نال ہیگا دنیا دین میرا
برکت نبی دی ایس کلام اتے قائم ہویا اے صدق یقین میرا
واحد لا شریک خدا جاتا حضرت پاک رسول امین میرا
محمد بخش جدوں کلمہ پاک پڑھیا نٹھا کفر ہویا ثابت دین میرا

محمد بخش، رسول پور

آپ کا نام محمد بخش، والد کا نام میاں شاہ محمد ولد میاں سلطان احمد تھا۔ حضرت نوشہ گنج بخش کے

Marfat.com

خلیفۂ ارجمند شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑی والا کے بھائی شیخ برخوردار کی اولاد سے تھے۔آپ کے والد رسول پور چٹھہ [ضلع گوجران والا] میں رہے اور آپ کی سکونت خوجیاں والا میں تھی، جو قصبہ رسول نگر سے دو میل مغرب کی طرف دریاے چناب کے جنوبی کنارے پر ایک چھوٹا سا گاؤں، ضلع گوجران والا میں ہے۔آپ کی وفات ۱۲۹۳ھ/۱۸۷۶ء میں ہوئی۔قبر رسول پور چٹھہ میں ہے۔

آپ پنجابی کے پختہ کلام شاعر تھے۔آپ کی چند تصانیف قلمی صورت میں موجود ہیں:

۱۔ *وفات نامہ میاں شاہ محمد*، بطرز پوڑی، ۹۸ اشعار ہیں؛ ۲۔ *قصہ معافی ومحکمہ*، تصنیف ۱۲۷۸ھ، ۲۲۷ اشعار ہیں۔اس میں انگریزوں کی حکومت آنے اور کچہریوں میں بے انصافیوں کے پھیل جانے کا ذکر ہے(۱)؛ ۳۔ *قصہ ڈہموں (زنبور)*، تصنیف ۱۲۹۳ھ، ۵۴ اشعار ہیں؛ ۴۔ متفرق ۶۷ اشعار۔

نمونۂ کلام:

وفات نامہ سے چند منتخب اشعار یہ ہیں:

ایہہ کُھلا نت بازار　　سدا ہے موت دا
سب کو چلن ہار　　جو آیا دُنی تے
ہن کرنا ہاں گفتار　　میں اپنے باپ دی
شاہ محمد سچیار　　اونہاندا اسم ہے
وطن بھڑی گھر بار　　رسول پورے وچ
اونہاں دادا برخوردار　　عبدالرحمٰن بھی
فقر اندر ہشیار　　نوشاہی قادری
ہر دم شب بیدار　　کریندے بندگی

جاں آئی رات سُوار　　محرّم دسویں
ساون ماہ بہار　　تاریخ ستارہویں
سن باراں سَے شمار　　ستتر بھی سن
تاں کیتا کوچ تیار　　میں نے سفر دا
چوغطہ نمبردار　　تے قادر بخش بھی
علیا خدمت گار　　محمد بخش بھی

Marfat.com

ایہہ پہرو پہریدار جاں گذری پہر رات
منجی وچ پسار ایہہ بیٹھے آس پاس
جسے سرد پکھار پنگھارا چلیا
دیہی کجھ بیزار نہ ہوئی خلفلی
کلمہ با تکرار زبانی کہیو نے
روح گیا اڈاری مار وداع کر بت نوں

(بقلم شاعر، سمت ۱۹۳۲ ب)

قصہ معافی ومحکمہ میں حضرت نوشہ صاحب کی تعریف میں لکھتے ہیں:

عبد القادر میراں جی دا جہاں ورد کمایا جی کجھ مطلب دین دنی دا خاص جنابوں پایا
حضرت نوشہ صاحب جی نو بخشی نے نوشاہی ''یا حضرت شیخ عبد القادر'' ورد کرن نوشاہی
نوشہ نے وت روشن کیتا بھڑی اندر شاہ رحماں جیٹھوں نانویں میل میلے دا آون خاصاں عاماں
عبدالرحمٰن جہان سارے تے شاہ رحماں مشہوری وچ بھڑی دربار انہاندا کامل مرد حضوری
دکھن، پربت، لہندا، چڑھدا درتے نت سوالی جے کوئی ثابت صدقوں سیوے کدیں نہ جاوے خالی

(مکتوبہ بدست شاعر، ۲۸ ساون، ۱۹۳۲ ب)

قصہ ڈہموں کے چند اشعار یہ ہیں۔ انتخاباً:

اول کہاں خداوند تائیں لکھ لکھ کریے صفت ثنائیں
جت ول ویکھو ہے تدائیں عکس کاریگر کاری دا
وت درود نبی پہنچائیں آل اتے اصحاباں تائیں
یاد نبی کر ہر ہر جائیں مالک امت ساری دا
چارے یار نبی دے جانی برو برابر خاص پچھانی
ذرہ دل وچ شک نہ آنی ایہو راہ دینداری دا
پیر اساڈا حضرت میراں کرے خلاصی بند اسیراں
دیدے دیندا بخش بصیراں دارو ہر بیماری دا
محمد بخش غلام سوالی اولاد میں شاہ رحمے والی

Marfat.com

جس دا وڈا مراتب عالی　　کامل مرد ستاری دا
اوس مراتب توہیں توں پایا　　تاں اس ہویا فقر سوایا
دکھن پربت اوس نوایا　　صدقہ تیری یاری دا

(مکتوبہ بقلم شاعر، ۱۴ رجب ۱۲۹۳ھ/۳ بھادوں ۱۹۳۳ب)

دوہڑہ

الف ایس زمانے دی سار ویکھو اک آوندیاں تے اک جاندیاں نی
اک کُھلڑ کیس بیراگناں نی ، اک ہار سنگار بناندیاں نی
اکناں سُتیاں رَین وہاوندی اے ، اک روندیاں تے کرلاندیاں نی
اک خوش بخوش محمدؐ بخشا ، اک تیرے وانگوں پچھوں تاندیاں نی

حالِ زمانہ کے متعلق لکھتے ہیں:

اساں اگلے آہے بادشاہ نیکو نیک سُنے
انہاں کر کے عدل عدالتاں فیصلے خاص پُنے
اوہ وار و واری ہو گئے جیوں جیوں پئے گُنے
ہن ہوے جہڑے بادشاہ دساں گل ہُنے
اساں ڈٹھے سنگھاں دے حاکمیں حکم حکومت تیز
اوہ بھی واری واہ گئے ہن آیا انگریز
ایہہ افلاطوں ارسطوؤں عقل فکر وچ تیز
بولی ہفت ولایتاں کیتی اینہاں آمیز
وت فرش زمیں دا کچھ کے لیا سمجھ پرکھ
چنگی مندی سَرس نِرس کیتی وکھو وکھ
ٹویہ ٹبہ ڈھاب شور اوہلا رہیا نہ ککھ
مڑ بھی وچ پنجاب دے جھگڑے اٹھن لکھ
اس جھگڑے انگریز دے کسے نہ کھادا کھٹ
اک جُھگا جھاہا ڈھاہ کے پچھاں جاندے ہٹ

Marfat.com

اگوں ڈھوئی ناں لین جاندی چوڑ چپٹ
جاں بھکھے مرن اداس ہو مڑ بہندے جھگڑا اٹ
جھگڑا نہیں اٹھاوندے جہڑے دانشمند
انہاں حال حقیقت سمجھ کے کیتی چپ پسند
احمق جھگڑے چھیڑ دے لمیں مار گزند
اوہ کوڑ بولن کوڑ آکھدے ، کوڑی جان سوگند

۱۔ تذکرہ شعرائے نوشاہیہ کے مسودے میں قصہ معافی ومحکمہ کا سال تصنیف ۱۲۸۶ھ درج ہوا ہے۔ ہم نے شریف التواریخ کی روایت کو ترجیح دی ہے۔ دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۵۰۹۔ عارف نوشاہی

محمد حسین، دادووالی

نام قاضی محمد حسین، سکونت دادووالی، ضلع سیالکوٹ میں تھی۔ قاضی صاحب، سید شرف شاہ ولد سید جھناں شاہ بن سید بوٹے شاہ نوشاہی جو سید صالح محمد (خلیفہ حضرت نوشہ صاحب) چک سادہ، گجرات والے کی اولاد سے تھے اور سمائل اوان، ضلع سیالکوٹ میں رہتے تھے، کے مرید تھے۔ اپنے پیر کے عاشق صادق تھے۔ آپ نے ان کی مدح میں ایک پوری سی حرفی بنائی ہے۔ ان کے پیر صاحب کی وفات ۱۱ شوال ۱۳۴۴ھ/۱۹۲۶ء کو ہوئی تو ان کے عرس کے موقع پر قاضی صاحب نے یہ نظم پنجابی میں لکھی:

اول حمد خداوند والی — بعد درود محمد عالی
آل اولاد اصحاب کمالی — سب نے رتبہ پایا نی
رل مل سیو سنگ بناؤ — اک دوجے نوں ساتھ رلاؤ
کلمہ طیب پاک پڑھاؤ — جو حضرت من بھایا نی
رل مل سیاں اکٹھ بنایا — پیر صاحب دا منگل گایا
حضرت سانوں سد بلایا — نیک دہاڑا آیا نی
پکڑ نشان سیو رل چلو — بوہا دلبر دا چل ملو
جھڑکاں طعنے سب کچھ جھلو — سب نوں آکھ سنایا نی
سمائل اوان شریف سوہارا — جتھے ساڈا دلبر پیارا

Marfat.com

کیتا اوتھے پیر اوتارا　　سب جگ سیس نوایا نی
اوتھے ساڈا کعبہ خانہ　　کھلے سارے راز نہانا
سرّی اخفی قلب نشانہ　　پاؤ جو دل چاہیا نی
ہور جہانی مطلب بھارے　　حاصل ہوندے اوتھوں سارے
پیر پیارا سب نوں تارے　　ویکھ لیا ازمایا نی
عرس دہاڑے عجب بہار　　سائل اوان کھڑی گلزار
آون جماعتاں بنھ قطار　　میلہ خوب سجایا نی
اگے کئی نشان سوہاون　　بنھ قطار جماعتاں آون
پیر دے اسموں ورد سناون　　وچ وجود سمایا نی
محمد حسین اک عاصی بندہ　　دادو والی دے وچ رہندا
تابعدار وچ قدماں بہندا　　جس ایہہ شعر بنایا نی

چلو سیو رل ویکھن چلیے عرس مبارک آیا نی
پندرہ جیٹھوں آون کارن حضرت نے فرمایا نی

(شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۷۸۹-۱۷۹۰)

تاریخ وفات شرف شاہ

حضرت شرف شاہ پیر صاحب عامل کامل میتا
ولی مکمل ، زاہد ، عابد ، درجہ رب تھیں لیتا
واصل ہوے نال خدا دے یاراں ماہ شوالوں
تیراں سو چوتالی ہجری سن حضرت دے سالوں
باراں ماہ وساکھوں سی سن انی سو تریاسی
چوی مئی انی سو چھبی آیت وقت صبح سی
کلمہ طیب نال زبانے ظاہر وچ نمازے
دل دے وچوں ظاہر ہوون ہودے خاص آوازے

Marfat.com

دنیا تھیں ایہہ رخصت ہوے رب دے لعل پیارے
محمد حسین جیہے عاصی وہندے رہے نکارے

(شریف التواریخ، ج۲،ص۱۷۹۱)

نمونۂ کلام فارسی:

اپنے مرشد صاحب کا فارسی میں یہ قطعۂ تاریخ وفات لکھا:

حضرت شرف شاہ پیر کامل آنکہ نام نامیش
مشتہر بودست در اطراف عالم آنچنان
مثل خورشید جہان بُد لامع اندر روزگار
ہای وا دردا دریغا گشت از دنیا نہان
باطنی و ظاہری شد علم بر وی منکشف
فیضیاب از علم او بر چرخِ والا قدسیان
زاہد و عابد امام و عادل و پرہیزگار
روز و شب اندر مراقب ذکر گویان ہر زمان
ہم کریم و ہم سخی و ہم ولی بی مثال
نیز در خُلق و خَلَق بُد بی عدیل اندر جہان
یازدہ شوال ماہی رخت از دنیا بست
عازم ملک بقا شد سوی دار جاودان
سال تاریخ وفاتش. محمد حسین خستہ جگر
یکہزار و سیصد و چل چار را گوید عیان

(شریف التواریخ، ج۲،ص۱۷۹۱)

محمد حسین

مسکن کا پتا نہیں۔ پنجابی کا شاعر ہے۔ اس کا ایک دوہڑہ حضرت سخی سلیمان نوری قادری کے روضۂ مبارک میں بمقام بھلوال شریف، ضلع سرگودھا لکھا ہوا ۱۳۵۰ھ میں میری نظر سے گذرا، جو یہ ہے:

الف اج توں بوہڑ او پیر میرے تیرا نال خدا پیار ہے جی
تیرے جیہے پیارے گذر گئے نی، میرے جیہاں دا کون مددگار ہے جی

Marfat.com

تیرے در تے ڈگا ہاں سخی سرور ، کرو کوئی سخاوت نیک کار ہے جی
محمد حسین دا دل دربار تیرے ہر وقت رہندا شرمسار ہے جی

(ہدیہ احباب، ص ۲۳)

محمد دین، دیہڑورکاں

آپ کا نام مولوی محمد دین، والد ماجد کا نام مولوی فضل دین تھا۔ آبا واجداد سے موضع دیہڑ ورکاں، ضلع گوجران والا میں مسجد کی امامت کرتے تھے۔ ۱۲۷۵ھ/۱۸۵۸ء میں ولادت پائی۔ (فتویٰ محمدی، ص ۲)۔ آپ نوشاہی سلسلہ میں میاں میراں بخش ولد میاں امیر شاہ ساکن ٹبہ، ضلع سیالکوٹ کے مرید با اخلاص تھے۔ صاحب علم وفضل تھے۔

پنجابی میں عمدہ اشعار کہتے تھے۔ آپ کی چار تصنیفیں میری نظر سے گذری ہیں۔

۱۔ *خزانۃ العارفین*، پنجابی منظوم، تصنیف ۱۳۳۳ھ، اولیاے متقدمین کا تذکرہ؛ ۲۔ *باغ اولیاے ہند*، پنجابی منظوم، اولیاے متاخرین کا تذکرہ، اس میں آٹھ چمن ہیں؛ ۳۔ *فتویٰ محمدی*، اردو نثر، شرک کی تردید میں؛ ۴۔ *جہاز محمدی*، تبلیغی رسالہ ہے۔

نمونۂ کلام پنجابی:

یارب فضل کرم کر میتھیں لے چل شہر مدینے — چمیے خاک محمد والی جس جا یار نگینے
محمد دین توں صفت نبی دی کرنا ئیں کون نکارا — صفت جیندی خود اللہ کیتی جو ہے سر جنہارا

(باغ اولیاے ہند، ص ۵)

اس دا حضرت میراں بخش ہے صوفی مرد الٰہی — ایہہ ہے ساڈا ہادی رہبر وچ گروہ نوشاہی

(ایضاً، ص ۴۲)

کتاب *خزانۃ العارفین* کے خاتمہ پر اپنا پتا اس طرح لکھتے ہیں:

اس تھیں پچھے میں ہن اپنا دساں پتا نشانی — دیہڑ موضع ہے نام نگر دا اندر دھرتی مانی
بھائیکے مٹوڈاک خانہ ہے خط جہڑے ہے راہ جاندا — گوجراں والا ضلع اساڈا نو کوہ پر بت رہندا
مسجد دے وچ خدمت کارن اپنا وقت لنگھایا — پنج کوہ قلعہ میہاں سنگھ دا پر بت پاسے آیا
غلام رسول جو عالم فاضل ایس جا درس پڑھایا — دین نبی دا زندہ کر کے چانن آن لگایا
اوہدی برکت چار چوفیرے خلق ہدایت پائی — حق حقوق شریعت والی جس نے گلی وکھائی
محمد دین ہے نام میرا، میں فضل الدین دا جایا — نظام الدین تے عبدالعزیز فرزند دوہاں نام آیا

Marfat.com

بار کرانہ اندر ہے رب جاری نہر کرائی
شہر پیا سرگودھا بھارا رونق عجب سوہائی
خاص شراب پہاڑی اندر بھی اک موضع آیا
اک سو دو جنوبی اس نوں نمبر سیتی پایا
اس دے وچ فرزند اساڈا کرے امامت یارو
نام نظام الدین پچھانو رحمت رب دی پارو
اپنی پتا نشانی میں سب دی حالت ورتی
وقت گھڑی دی جال بنائی اندر خانے دھرتی
قادری سلسلے وچوں مینوں حصہ جو ہتھ آیا
اوسے میں طریقے اوپر یارو عمل کمایا

(خزینۃ العارفین، ص ۲۵۵)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۹، ص ۸۴_۸۵

محمد دین

اس کے مولد اور وطن کا پتا نہیں۔ پنجابی کا شاعر ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل دو شعر میں نے ۱۳۵۰ھ میں بھلوال شریف، ضلع سرگودھا میں حضرت سخی شاہ سلیمان نوری قادری کے روضہ شریف میں ان کی تعریف میں لکھے ہوے پائے۔

یا الٰہی رحمت کر دے روشن کر دے سیناں
سوہنی خوشبو ظاہر ہو کے جاوے وچ زیناں
سخی نام تساڈا سنیا دسیا سب زمانے
کرو سخاوت محمد دین تے واسطے رب رحمانے

(ہدیۂ احباب، قلمی، ص ۲۳)

محمد دین، شرق پور

آپ کا نام محمد دین، والد کا نام میاں علی محمد ولد چراغ دین بن نور احمد تھا۔ شرق پور، ضلع شیخوپورہ میں سکونت رکھتے تھے۔ آپ کی بیعت میاں محمد بخش ولد معصوم شاہ نوشاہی شرق پوری سے تھی۔ فقیر کامل تھے۔ ۱۳۵۵ھ/۱۹۳۶ء میں وفات پائی۔

اشعار ذیل پنجابی آپ کی زبان سے ہیں۔ دعا مانگی ہے:

دعا

اللہ مالک خالق رازق ہر شے داتوں سائیں
ایتھے اوتھے دو ہیں جہانیں نال فضل لے جائیں

Marfat.com

یا رب بخش گناہ اساڈے توں ہیں بخشنہارا　　طفیل محمد پاک رسولاں سانوں بخش ستارا
یارب بخش گناہ اساڈے توں ہیں فضلاں والا　　طفیل پنجتن چار یار دے سانوں بخشن والا
یارب بخش گناہ اساڈے ربا کر کے کرم کریما　　توں رحمان رحیم ہمیشہ تیرا فضل عظیما
گناہ اساڈے بیشمارے جس دی حد نہ کوئی　　تیرے فضلاں دے دروازے رحمت حد نہ کوئی

تیں دریا رحمت دے وگن تینوں بے پرواہی
رحمت دے دریا دے وچوں اک گھٹ بخش الٰہی

(اوراد نوشاہی، ص ۱۵)

محمد شفیع، لائل پور

والد کا نام میاں محمد شاہ ولد میاں نواب شاہ تھا۔ آبائی وطن تلونڈی دوسانجاں والی، تحصیل موگہ، ضلع فیروز پور تھا۔ وہاں سے [تقسیم ہند کی] ہجرت کے سلسلہ میں لائل پور آ گئے۔ اب مکان نمبر ۱۰، سکیم نمبر ۲ ڈی، غلام محمد آباد، لائل پور میں سکونت رکھتے ہیں اور اپنا مطب ''نوشاہی قادری دواخانہ'' کھولا ہے جو نور پور روڈ نزد پرانی چونگی نمبر ۵، مائی دی جھگی، لائل پور پر واقع ہے۔ اپنے والد کے مرید ہیں۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہیں۔

صاحب تصنیف ہیں۔ پنجابی شعروں کا ایک مجموعہ بنام *اسرار نوشاہی قادری* جمع کیا ہے۔ حضرت نوشہ گنج بخش کی ایک مدح شریف یہاں بطور نمونہ کلام درج کی جاتی ہے:

انتظار نوشہ پاک

اج نوشہ آونا رات نوں میں صدقہ پیر داونڈاں

رات اندھیری مشکل پینڈا ساتھ ملے یا نوشہ تینڈا
پھر روشن ہوون کندھاں　　اج نوشہ آونا رات نوں میں صدقہ پیر داونڈاں
مرشد حاجی نوشہ آیا　　اوپر جھناں دے ڈیرہ لایا
سب دل دیاں کھولے گنڈھاں　　اج نوشہ آونا رات نوں میں صدقہ پیر داونڈاں
رات ڈھلی جد نوشہ آوے　　دل دا شیشہ پھر چمکاوے
لا نفی اثباتی بنداں　　اج نوشہ آونا رات نوں میں صدقہ پیر داونڈاں
انتظاری نوشہ تیری　　بدل جاے تقدیر جے میری

Marfat.com

کر خوشیاں صدقہ ونڈاں اج نوشہ آونارات نوں میں صدقہ پیر داونڈاں
جس گھر حاجی نوشہ آیا ھو ھو حق دا جلوہ پایا
سب روشن ہویاں کندھاں اج نوشہ آونارات نوں میں صدقہ پیر داونڈاں
کجھ کملی کجھ سوجھی بوجھی بات تمہاری نوشہ بوجھی
کر دور فکر دیاں پنڈاں اج نوشہ آونارات نوں میں صدقہ پیر داونڈاں
حاجی نوشہ نام رکھایا بائی صوبیاں تے حکم چلایا
سر صدقہ تیرا ونڈاں اج نوشہ آونارات نوں میں صدقہ پیر داونڈاں
دید تیری ہے دید الٰہی نفس امارہ توڑی پھاہی
پھر کھلیاں ساریاں بنداں اج نوشہ آونارات نوں میں صدقہ پیر داونڈاں
واہ واہ نوشہ شان نرالی در تیرے تے لکھ سوالی
پیا غوث دا صدقہ منگاں اج نوشہ آونارات نوں میں صدقہ پیر داونڈاں
محمد شفیع تے کرم کماتا پھیرا نوشہ میں گھر پاتا
گنج مخفی خزانے ونڈاں اج نوشہ آونارات نوں میں صدقہ پیر داونڈاں

یہ اشعار بھی حکیم شفیع کے ہیں:

ر رکھیا اک پیار والا ہور سب جہان وساریائی
خوشی غمی بھی سب وسار دتی تری حب پسار پساریائی
جے کوئی مکھ موڑے کفر دل توڑے توہیں توں پکار پکاریائی
محمد شفیع محبوب دا نام لینا ایہو عاشقاں گوش گزاریائی
ط طلب تیری دن رات رہندی مل آ او دلبرا واسطہ ئی
کوٹ عقل والا پیا ڈھہہ یارا ترس کھا او دلبرا واسطہ ئی
تیرے ناز ادا دے جاں صدقے پھیرا پا او دلبرا واسطہ ئی
محمد شفیع سدا انتظار کردا پردہ چا او دلبرا واسطہ ئی

محمد عالم، ساہن پال رڈھل

آپ کا نام سید محمد عالم۔ والد ماجد کا اسم گرامی سید پیر محمد ولد سید شمس الدین نوشاہی۔ حضرت نوشہ گنج بخش کے فرزند اکبر حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق کی اولاد میں سے تھے۔ ۱۲۹۷ھ/

Marfat.com

۱۸۸۰ء میں پیدا ہوے۔ چندے میرے جدامجد حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ* نیک اختر نوشاہی سے علم پڑھا۔ کچھ عرصہ قصبہ متصل سرائے عالمگیر کے درس میں پڑھتے رہے۔ بیعت طریقت اپنے عم محترم سید غلام حسن ولد سید قطب الدین ڈھل والا سے تھی۔ چونکہ آپ کے باپ دادا کے مزارات ڈھل میں ہیں اس لیے ڈھل والا کی نسبت سے مشہور تھے۔ آپ کی وفات ۱۳ محرم ۱۳۵۱ھ/۱۹ مئی ۱۹۳۲ء کو ہوئی۔ مزار گورستان نوشاہیہ ساہن پال میں ہے۔

آپ پنجابی زبان میں اشعار کہتے تھے۔ آپ کی ایک سی حرفی موجود ہے۔ جو محبوب کے فراق میں ہے۔ چند اشعار یہ ہیں:

الف اول خدا دی صفت آکھاں بعد اوس دا پاک رسول جیہڑا
لکھاں اوس دی ثنا کیہڑی ہویا رب دا پاک مقبول جیہڑا
دوہاں جگاں اندر مشہور حضرت منکر اونہاندا ہویا مجہول جیہڑا
محمد عالم منظور درگاہ اندر شوق اونہاندے وچ مجہول جیہڑا

ب بال کے اگ پریم والی کیتا رب نے چا جدا مینوں
عرضاں نت میں کراں خدا اگے دیوے یار دے نال ملا مینوں
حب یار دی نے سینہ چاک کیتا دتا خاک دے نال رلا مینوں
محمد عالم دی عرض منظور ہووے دیوے نال محبوب ملا مینوں

خ خیر ہووے میرے یار تائیں کدیں خط پیغام نہ گھلیا سو
مدت بہت ہوئی اس نوں دور گیاں مینوں کدیں سلام نہ گھلیا سو
ربا اوس دا میں غلام خادم پھر کیوں انعام نہ گھلیا سو
وارے اوس تھیں جاں محمد عالم دور کیوں مقام چا ملیا سو

ط طلب مینوں نت یار دی اے رب کرے سبب بنا دیوے
حرمت نبی کریم دی یار میرا جلدی فضل دے نال ملا دیوے
چار یار تے پنج تن پاک پچھے سنگ یار دے نال رلا دیوے
مدد شاہ بغداد جے کرے میری محمد عالم دے دکھ ہٹا دیوے

(شریف التواریخ، ج ۳، ح ۷، ص ۲۷۶۔۲۷۹)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۸۷۱۔۸۶۲

Marfat.com

محمد علی، ملتان

ان کا نام مولوی محمد علی ہے۔ ان کی سکونت مکان نمبر ۹۳، محلّہ منظور آباد، چونگی نمبر ۱۴، بیرون دہلی دروازہ، ملتان شہر میں ہے۔ وہاں مسجد نور کی امامت ان کے متعلق ہے۔ سائیں غلام رسول اعظم* نوشاہی فتح پوری کے مرید اخلاص مند ہیں۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہیں۔

پنجابی زبان میں شعر کہنے پر دسترس رکھتے ہیں۔ چنانچہ ذیل کے اشعار اپنے پیر صاحب کی مدح اور ان کی کتاب *مرزا صاحباں* کی تعریف میں لکھے ہیں:

طالب ہوون واسطے آیا چھڈ ملتان — ڈیڑھ سال سی ہو گیا جدوں اکھاں لڑیاں آن
سینے دے وچ وج گئے بحر عشق دے مان — راتیں نیند نہ آوندی دسے سرّ نہان
ظاہر باطن دسدا نقشہ ذات رحمان — آخر فتح پور آ کے کیتا رات مکان
صبح ہوئی پھر اٹھ کے لگا عرض سنان — بیعت کر لو پیر جی ہوواں نہ حیران
برہوں پیا ستاوندا پھردا سرگردان — خاطر ایسے پیر جی حاضر ہویا آن
خاطر ایسے آ گیا کرنی ذات پچھان — لوڑ نہ دولت مال دی نہ کوئی لوڑ جہان
بیعت کیتا بیٹھ کے ہونا بدلیا آن — آخر ایہہ کتاب میں پڑھ لئی نال دھیان
حرف حرف نوں ویکھیا ساری کل عرفان — عارف مقصد پان گے اندر پاکستان
کر تصدیق کتاب نوں دساں تھاں مکان — ہجرت کر کے آ گیا شہر اندر ملتان
بیرون دہلی گیٹ ہے میرا تھاں مکان — محلّہ منظور آباد ہے جتھے ڈیرہ کیتا آن
اوتھے مسجد نور ہے جس وچ کراں گذران — امامت مسجد نور وچ پڑھدا رہاں قرآن
محلے منظور آباد دے ترانویں نمبر مکان — جتھے خاص رہائش ہے جے پچھے کوئی آن
مولوی محمّد علی ہے میرا نام نشان
چونگی نمبر چوداں ہے پیریں پور ملتان

(*مرزا صاحباں*، ص ۸۲)

نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۸، ص ۳۴۵

Marfat.com

محمد علی، راول پنڈی

آپ کا نام محمد علی تھا۔ والد کا نام ملک عمر بخش ولد رحیم بخش بن ملک غوث تھا۔ قوم راجپوت تھی۔ آپ کے پردادا ملک غوث کا مزار شہر شوپیہاں نواح کشمیر میں زیارت گاہ عوام ہے۔ پانچ چھ سو مجاور، درگاہ کے خدام سے ہر وقت وہاں موجود رہتے ہیں۔ آپ کے دادا رحیم بخش وہاں سے چل کر موضع کیری چرون، علاقہ پونچھ میں آ گئے۔ آپ کی پیدائش ۱۲۸۶ھ/۱۸۹۶ء میں وہیں ہوئی۔ جوان ہونے پر سکونت تبدیل کر کے موضع ڈھوک موکہ، ضلع جہلم میں آ گئے۔ بیعت طریقت سید علی اکبر شاہ ولد سید حیدر شاہ نوشاہی سنگھوئی والا سے کی۔ ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۳۴ھ/۲۵ اکتوبر ۱۹۱۶ء کو فات پائی۔ شہر راول پنڈی میں دفن ہوے۔

پنجابی زبان میں حضرت غوث اعظم کی مدح میں ایک سی حرفی لکھی ہے۔ پہلا شعر یہ ہے:

الف آ میراں تک حال میرا دیویں داد بغداد دیا سائیاں توں
دستگیر ہوویں دستگیر میرا پکڑیں دست توں آں خطائیاں توں
جھنڈا ویکھ بغداد دل شاد ہویا مکھ کج نہ دور دیاں آئیاں توں
لکھ وار محمد علی قربان ہویا غوث پاک دیاں اینہاں صفائیاں توں

(تذکرۃ الشیخ، ص ۱۶)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۷، ص ۳۴۷۔۳۴۸

محمد علی، کنڈل

ان کا نام محمد علی، والد کا نام مولوی میراں بخش تھا ابن مولوی الٰہی بخش۔ موضع کنڈل، متصل للہ شریف، ضلع جہلم میں رہتے تھے۔ ان کے دادا مولوی الٰہی بخش * بڑے اونچے مقام والے شاعر تھے جن کے قصے سسی پنوں، ہیر رانجھا، مرزا صاحباں مشہور ہیں۔ مولوی محمد علی، شیخ فضل حسین سلیمانی نوشاہی بھلوالی کے مرید تھے۔ اور انہیں کے حسب الارشاد یہ قصے انہوں نے چھپوائے۔ صفر ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء میں موجود تھے۔

قصہ ہیر رانجھا کے خاتمہ پر انہوں نے شیخ فضل حسین کے متعلق یہ شعر لکھا ہے:

فضل حسین خدا دے فضلوں کردا فضل گھنیرے
میں عاجز مسکین نتھاواں آن ڈھٹھا در تیرے

Marfat.com

لڑ لگیاں دی شرم ہے تینوں عیب چھپا لے میرے
فیضاں دا دروازہ تیرا بھلن ہار بتیرے

(قصہ ہیر رانجھا، ص ۱۶)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۴۸_۴۹

محمود، جنڈ والی

اس کا نام محمود ہے۔ موضع جنڈ والی، ضلع لائل پور میں سکونت رکھتا ہے۔ سائیں شریف احمد نوشاہی لائل پوری کا مرید ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

اس نے اشعار ذیل اپنے پیر کی مدح میں لکھے ہیں:

ایہہ مثل مشہور ہے جگ اندر خالی کدے نہیں نظر دا وار جاندا
دکھ مک جاندے دکھیاراں دے جو سخن دے وچ دربار جاندا
یوسف بُھل کے جے نہ مان کردا بردہ ہو کیوں وکن بازار جاندا
محمود ملدی منصورنوں نہ سولی چپ کر جے جھٹ گذار جاندا
اے دلا ہوشیار ہو رہو اجے دنیا وچ کوئی نیک کمائی کر لے
موتو اقبل دی موت دے وچ مر کے قسمت اپنی ذرہ آزمائی کر لے
جہڑے قول الست دے کر آیوں اوس قول دی فرض ادائی کر لے
ایتھے دنیانوں جتدے کئی مر گئے آپ ہار کے بھیس وٹائی کر لے
و فی انفسکم تھیں پا جھاتی او ہلے ہو کے اوہدی آشنائی کر لے
قید خانیوں نکل کے قید ہو جا قید ہو کے پھیر رہائی کر لے
ساز کنت کنزًا دا چھیڑ کے تے ٹیلیفون دے نال رلائی کر لے
محمود سائیں شریف دی لگ قدمیں کل دنیا دے نال رسائی کر لے

(نعت غوثیہ، ص ۲۳)

محمود کا مذکورہ کلام نعتِ غوثیہ فارسی... مترجم غلام رسول اعظم * میں ص ۲۳-۲۵ میں شامل ہے۔

Marfat.com

مخلص، نوشہ پور

اس کا نام محمد طفیل، تخلص مخلص ہے۔ والد کا نام سردار علی [م یکم جولائی ۱۹۹۵ء] ولد غفوری ہے۔ اس کے آبا و اجداد ساہن پال شریف اور موضع کوٹ ککے شاہ میں سکونت رکھتے تھے۔ پیشہ قوالی کرتے تھے۔ مخلص کی پیدائش ۲۳ ذیحجہ ۱۳۷۱ھ/۱۴ ستمبر ۱۹۵۲ء کو موضع کوٹ ککے شاہ میں ہوئی۔ پرائمری تک رن مل کے سکول میں پڑھا۔ پھر گورنمنٹ پبلک ہائی سکول پنڈی کالو میں میٹرک کیا۔ اس کے بعد لاہور جنرل ہسپتال میں ایک سال ایکسرے کلرک کی ملازمت کی۔ پھر ایک سال میونسپل کمیٹی منڈی بہاء الدین میں فائر مین رہا۔ ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء میں ملازمت چھوڑ کر اپنے آبائی پیشہ قوالی میں مشغول ہو گیا۔ ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء میں موجود ہے اور قوالی میں خاصا مقام حاصل کر لیا ہے اور اپنے طائفہ کا سرگروہ ہے۔ سید محبوب* حسین نوشاہی سنگھوئی والے کا مرید ہے۔

پنجابی میں شعر کہتا ہے۔ یہ اشعار سسی کی زبان سے اس نے کہے ہیں:

راتیں ستیاں میں اک خواب ڈٹھی آکھیں کراں میں تاں اظہار ماے
قسم رب دی جھوٹھ نہیں کہہ سکدی کرن دید دی لائق سرکار ماے
اوہدے فیض دے وچ کجھ تھوڑ ناہیں رب کرے تے ہووے دیدار ماے
مخلص کرے سودا جنہوں طلب ہووے ایس عشق دا گرم بازار ہووے

ہن سکھ ویکھاں ، بھاویں ناں ویکھاں ، پنوں چھڈ ناہیں میں اج ماے
کعبہ جاپدا کیچ مکران مینوں ، ماہی ویکھ لواں ہوندا حج ماے
رب کرے عطا ہزار اکھیں تاہویں ویکھ نہیں ہوندا رج ماے
مخلص خان پنوں کدے چھوڑنا نہیں بھاویں رد چھڈے سارا جگ ماے

---

* محمد طفیل مخلص حضرت نوشہ گنج بخش کے مرید میاں میراں بخش المعروف میرا قوال کی اولاد میں سے ہیں۔ اس لحاظ سے نوشاہی درباری قوالوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے آبا و اجداد ساہن پال شریف میں رہتے تھے۔ ان کے والد میاں سردار علی نے بھی زندگی کے ابتدائی کم و بیش چالیس سال ساہن پال میں گذارے اور ان کے بڑے بیٹے عبدالحمید یہیں ساہن پال میں پیدا ہوے۔ اس کے بعد میاں سردار علی کوٹ ککے شاہ مضافات ساہن پال شریف میں سکونت پذیر ہوے۔ جب ۱۹۶۲ء میں سیلاب کی وجہ سے ساہن پال شریف کے کچھ صاحبزادگان نوشاہیہ نے

Marfat.com

ساہن پال سے چند فرلانگ بطرف شمال نئی بستی بنام نوشہ پور آباد کی تو میاں سردار علی اپنے اہل وعیال سمیت وہاں منتقل ہو گئے۔ ۱۹۷۳ء کے سیلاب میں جب ان کے مکانات منہدم ہوے تو انہوں نے موضع رن مل میں مکانات بنائے۔ محمد طفیل ہائی سکول پنڈی کالو میں میرے ہم جماعت اور قریبی دوست تھے۔ ۱۹۷۴ء میں کچھ عرصہ خانۂ فرہنگ ایران، راول پنڈی میں فارسی زبان سیکھی۔ قوالی کے لیے اساتذہ کا فارسی کلام اکثر مجھ سے حاصل کرتے رہے۔ موسیقی میں اختر شریف قوال اروپ والا اور استاد صابر حسین خان کے شاگرد ہیں۔ ریڈیو پاکستان لاہور، راول پنڈی اور بہاول پور نیز آزاد کشمیر ریڈیو مظفر آباد سے ان کی قوالیاں نشر ہوتی رہتی ہیں۔ انہوں نے اپنی قوالیوں پر مشتمل چار آڈیو والیم جاری کیے ہیں۔ جن میں ان کا گایا ہوا حضرت نوشہ گنج بخش کا کلام بھی شامل ہے۔ فارسی کلام گانے پر دسترس ہونے کی وجہ سے یہ سنجیدہ، سماع دوست حلقوں میں بھی سنے جاتے ہیں۔ بالخصوص صاحبزادہ نسیم صابر صابری چشتی، کلس شریف، ضلع سرگودھا کے ہاں ان کی پذیرائی ہے۔ ان کے چاروں بیٹوں ثقلین عباس مقرب *طبلہ نواز، احسان علی، حامد علی رضا اور تبسم علی رضا کو بھی قوالی کا شوق ہے۔ حضرت شرافت نوشاہی مرحوم مخلص صاحب پر خصوصی شفقت اور توجہ فرماتے تھے۔ مخلص کے یہ حالات ان کی ایک خودنوشت تحریر اور یکم دسمبر ۲۰۰۱ء کو ان سے ایک ملاقات میں حاصل شدہ معلومات سے ماخوذ ہیں۔ عارف نوشاہی

مخلص کا مزید کلام:

چمن نوشاہی (انتخاب)

نوشہ فیض خزانے ونڈدا اچا سخی گھراناں آپ ولی، اولاد ولی اے، بڑیاں اچیاں شاناں

رہوے وسدا نوشہ دا پروار، شالا جیوے ہاشم برخوردار

نوشہ گنج بخش دا پوتا عصمت اللہ شاہ سوہنا لکھاں منگتے ولی بنائے، سوہنا تے من موہنا

رہوے وسدا نوشہ دا پروار، شالا جیوے ہاشم برخوردار

ساہن پال وچ لائی بیٹھا پیر شرافت ڈیرہ نال یقین پکار کے ویکھیں تر جاوے گا بیڑہ

رہوے وسدا نوشہ دا پروار، شالا جیوے ہاشم برخوردار

پیر محمد شریف سوہنا ڈھل شریف وچ رہندا لجپالاں دا سخی گھرانہ جگ سارا پیا کہندا

رہوے وسدا نوشہ دا پروار، شالا جیوے ہاشم برخوردار

پیر عباسی چنبلاں والا نوشہ پیر دا جانی عمر حیات سخی دا پیارا صورت یوسف ثانی

رہوے وسدا نوشہ دا پروار، شالا جیوے ہاشم برخوردار

کرے دعا طفیل نوشاہی وسے چمن نوشاہی باغ تیرے دے ہر اک پھل دی جگ تے پئی دہائی

رہوے وسدا نوشہ دا پروار، شالا جیوے ہاشم برخوردار

Marfat.com

دوہڑہ

کراں کی تعریف بھورے والڑے دی شاہ سلیماں دا لال کمال نوشہ
سارے جگ دے پیراں فقیراں وچوں سونہہ رب دی بے مثال نوشہ
بوہے آے سوالی نوں خیر پاوے پورے کردا آپ سوال نوشہ
مخلص نال یقین دے ویکھیا اے عین حق دا پاک جمال نوشہ

نیز دیکھیے شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱، ص ۵۰۷۔۵۰۶؛ فروغ دانش، ص ۳۰۰

مرتضٰی، نظام آباد

آپ کا نام میاں غلام مرتضٰی، تخلص مرتضٰی، مشہور میاں صاحب۔ والد ماجد کا نام شیخ صابر شاہ ولد شیخ رحمت اللہ شاہ المعروف بہ رحمت سائیں نوشاہی (خلیفۂ حضرت سچیار صاحب نوشہروی)۔ آپ صاحب علم و فضل اور اہل خوارق و کرامات تھے۔ اپنے جد امجد کے مرید و خلیفہ تھے۔ جمعہ ۹ شوال ۱۲۴۰ھ/ ۲۷ مئی ۱۸۲۵ء کو وفات پائی۔ مزار نظام آباد، ضلع گوجران والا میں ہے۔

آپ فارسی، اردو اور پنجابی کے بہترین شاعر تھے۔ آپ کی مندرجہ ذیل تصانیف موجود ہیں۔

۱۔ *رسالہ تصوف*، فارسی نثر میں ہے۔ جا بجا اشعار بھی ہیں؛ ۲۔ *خانوادوں کا بیان*، اردو منظوم ہے؛ ۳۔ *قصہ ہیر رانجھا*، پنجابی منظوم؛ ۴۔ *قصہ مرزا صاحباں*، پنجابی منظوم؛ ۵۔ *شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی*، اردو مسدس؛ ۶۔ *سی حرفی*، پنجابی؛ ۷۔ *باراں ماہ*، پنجابی

نمونۂ کلام فارسی:

مثنوی

ای تو بیرون از درِ درگاہِ حق — با شیاطین گشتہ ای تو ہم سبق
ای ہمہ یاران بکارت ناید اند — از زن دنیای سطہ [کذا] زاید اند
ای تو از ایشان گریزان دور شو — در محبت حق بحق معمور شو
تو ز سر تا پا بیادش نور شو — زد [کذا: گو] انا الحق بعد ازان منصور شو
تو چو حیدر سرّ سبحان را ببین — معنی آیات قرآن را ببین
ذوالفقار [کذا] زن بہ سر غیر از خدا — گر زنی تو مرحبا و مرحبا

Marfat.com

این سخن بالا ز نہ گردون بود — از برای عاشقان افسون بود
این سخن از گفتۂ خیرالبشر — می دہم با ناقصان ہر دم خبر
اے مخنث کار دنیا پوچ دان — درمیان پنج روز کوچ دان
پردۂ زنگار را باید درید — یوسف گم گشتہ را باید خرید
ای تو گر فہمی رموز مصطفیٰ — مرتضیٰ گو ، مرتضیٰ گو ، مرتضیٰ

(رسالہ تصوف، ص ۲۷)

مثنوی

ای بگو لا الہ الا اللہ — کہ شوی در بقا ، بقاباللہ
نحن اقرب بخود عیان بینی — ہر دو کونین رایگاں بینی
سفر در ملک ہفت گرد و [کذا] کن — غسل در آب بحر جیحون کن
سرّ موسیٰ شعیب می دانی — رمز اسرار غیب می دانی
شب تارت نہان عیان گردد — شمع رو قبلۂ جہان گردد
بر در دیر جبہہ سا باشی — گبر بت خانۂ خدا باشی
می کدہ عشق را وچارہ [کذا] کنی — شیشۂ ننگ را دو پارہ کنی
عاشقان در قمار خانۂ او — رخت کونین می دہند یک رو
مطرب عشق خوش صدا دارد — دف گل صورت خدا داد
تیزی تیغ ابروان را بین — طو [؟] شصت آمد حد کیوان بین
خنجر عشق می زند بر دل — عاشقان را ز خود کند غافل
ہر دو چشمش دو جام مست آمد — چون خدنگ کمان سخت آمد
قد او سبز ہمچو سرو و سمن — عاشقان را بَوَد نشان وطن
در شریعت نشان ناسوت ست — در طریقت مکان ملکوت ست
در حقیقت حقیقت جبروت — معرفت منزل ست در لاہوت
گر تو باشی بعلم حق مربوط — درس خوانی بہ مدرسہ ہاہوت

Marfat.com

مرتضٰی رمز گوی رندانہ
زاہدا نوش یک دو پیمانہ

(رسالہ تصوف، ص ۳۳)

نمونۂ کلام اردو:

سی پنجمیں سیاریاں عباس سیاری یقین
سی ششمیں نوشہی ہے از جناب محیی دین
نوشہ نوشہ ہے جہاں میں ہر طرف در ما وطین
مرتضٰی کے دل اپر ہے نوشہ کا داغ نگین
چاہے کوئی دونو جہاں نوشہ کے پکڑے آ قدم
ہر گز نہ دیکھے پھر جہاں میں ذرۂ جور و ستم
طالب جو ہو نوشاہ کا اس کو نہیں کچھ خوف و غم
ہے خاندانِ نوشہی پر سر بسر حق کا کرم
انگشتری محبوب سبحانی کی ہے نوشہ کے ہاتھ
محتاج ہیں اس مہر کے جز انبیا سب کائنات
غوث محیی الدین کی دیوان ہے نوشہ کی ذات
ہر ولی کی ہاتھ نوشہ کے سے ہے کھلتی برات
طالب ہوں میں اس پیر کا جس کی نظر رحمت ہے بس
جب سوں ہوا ہوں نوشہی سینہ ہوا بے خار و خس
اب مرتضٰی رحمت طلب دل مت پھرا اب پیش و پس

(خانوادوں کا بیان)

اب شجرہ شریف مسدس اردو سے چند بند لکھے جاتے ہیں:

اے صبا بہر خدا کر شاہ کے کوچہ گذر
مجھ کے دل رنجور کی ہو دست بستہ عرض کر
مجھ کو کھڑونا سخت ہے ورنہ کہوں سارا ذکر
کہنا وہاں میری طرف رحمت کی اک ہووے نظر

Marfat.com

ہو منتظر رستے منے از شام تا وقت سحر
تجھ کہ جزا دے گا خدا اس شاہ کی لیائیں خبر

مرتضٰی کے شوق کا آتا نہیں ہر گز حساب
ہجر کی آتش نے ڈالا ہے مجھے در پیچ و تاب

منتظر ہوں ہک نظر کا اے شہ عالی جناب
کس کے آگے جا پکاروں درد کا ناہیں حساب

شاید کرے مہجور کو جام وصل سے بہرہ ور
تجھ کو جزا دے گا خدا اس شاہ کی لیائیں خبر

کرنی صدا پیغام کی جانا نہیں در سے دروں
ابتر نہ ہو بوے زلف پھیلے نہ مت شہر و جنوں

دہشت رقیبوں کی مجھے مت عشق ہو پردہ بروں
تجھ معذرت میں اے صبادن رات ہوں میں سرنگوں

شاید کہ طالع یار ہو دیکھوں کدیں لیلٰی قدر
تجھ کو جزا دے گا خدا اس شاہ کی لیائیں خبر

ہو کر کے بیگو والے سے نوشہرہ کا کرنا جمال
پیر محمد پیر کوں کہنا ہے مجھ بیکس کا حال

کہو کی ہے تیرا غلام اس ہجر سے مجنوں مثال
لیجو خبر جلدی سیتی کرنا ہے طالب کو نہال

اتنا ہجر مت دو مجھے قوت نہیں ہے اس قدر
تجھ کو جزا دے گا خدا اس شاہ کی لیائیں خبر

ہو کر کے نوشہرہ سے پھر جلدی تو ساہن پال جا
حال جو دیکھا ہے یہاں کہہ کھول کر سارا سنا

اک سوال اس پیر کوں کرنا میرا بہر خدا
آ نظام آباد کو ٹک دیہہ ذرا چہرہ دکھا

Marfat.com

جان سر اپنا تیرے پا پر وہ راکھوں در نظر
تجھ کو جزا دے گا خدا اس شاہ کی لیائیں خبر

نمونۂ کلام پنجابی:

قصہ ہیر رانجھا کا آغاز اس طرح ہے:

خالق خلقت بھاون ہاری کیتے لکھ پیارے
ملک حضوری تے تا انبیا منزل کھلارے
قدرت کولوں کرن اندیشہ خاص حضوری چارے
جن و انس ملائک نوری اوڑک ڈھونڈن ہارے
احد احمد اکٹھے ہوے جاں عشق گھٹاں بن آیا
کسے نہ لدھا پار کنارہ جو رب اسباب بنایا
ہوئی لکھ ورہے عمر عشق دی اجے دم دم نال سوایا
مکہ مدینہ بڑا دوارا نئیں وگے ہر جاے
جتھے وگدی ٹھاٹھ عشق دی ہر جو ہے ہر واہے
کیکن چا قلندر کیتے جہاں عشق حقیقی لاے
مرتضٰی عشق مجازی کولوں صاحب لج بچاے

سی حرفی میں سے چند اشعار یہ ہیں:

ہ ہار حمیلاں نوں اگ لائیں سوہنے یار باہجوں کیہڑے کار میرے
سجن اک نہیں وچ جگ رہیا پیا اٹھ خیال سنسار میرے
کوئی پندھ پاؤ مینوں پیاریاں دے اکھیں ویکھ اندھیر غبار میرے
مرتضٰی میاں کدیں آن مینوں میلے مڈھ قدیم دے یار میرے

لا لا کے تیر فراق والا کتھے بیٹھائیں مکھ وٹا میاں
سکھ سون نہ دیندا ے تیر مینوں جیہڑا وچ کلیجے دے گھا میاں
مینوں اگے نالوں کجھ گھٹ ناہیں جہڑا عشق نراسے دا تا میاں
مرتضٰی نراسڑی جیونی ہاں رحمت سائیں لے گل لا میاں

Marfat.com

الف اج تے کل دا قول آہا نہیں سکھ سنیہوڑا مول مینوں
اٹھے پہر کلیجے دے وچ رہے تیرے عشق اینتے دا سول مینوں
سونجیں عشق دے بان اولڑے نے کیہا ڈُھکا اے آ نزول مینوں
مرتضٰی میاں ہویا تدھ ولوں جھورا درد فراق وصول مینوں
ی یار نہیں باہجوں رحمت سائیں مینوں جگ جہاں تے ہور میاں
آپ اٹھ گیوں گل گھت گیوں سونجی عشق والی گل ڈور میاں
میں تاں حال تھیں گذر بیحال ہوئی پایا درد فراق نے زور میاں
مرتضٰی مینوں نیہوں لاے کے تے کیتو کل جہان دا چور میاں

باراں ماہ

ماہ چیت

جاں چڑھیا موسم چیت دا — کون حامی میرے کھیت دا
میرے یار مہاراں چائیاں — جا چھاواں ہور سو ہائیاں
میں کس در کوکاں جاے کے — کون میلے کونت لیاے کے
پئی مکھ ویکھن نوں سہکدی — نہیں خبر وچھنے یار دی

سب سیاں سکھ سمہالیا — مینوں ہتھ نہ آوے بھالیا
جہاں کونت نہ نظری آوندا — پیا درد وچھوڑا کھاوندا
کون راکھا لیاواں بھال کے — میرا رکھے کھیت سمہال کے
ایویں پھڑک پھڑک مر چلیاں — کون پیڑ ونڈے غمخوار دی

پئی نت اجاڑاں ویکھدی — آکھاں کس نوں ماری لیکھ دی
میرے مگر نہ کوئی بھار ہے — کی وعدے دا اعتبار ہے
میں اک اکلی رہ گئی — ہن دھرتی پھڑ کے بہہ گئی
کوئی آن سناوے واہندڑی — اج خبر وچھنے یار دی

Marfat.com

میں چیت مہینے مُٹھیاں　　وچ درد وچھوڑے کٹھیاں
اج لوکاں بھا بہار ہے　　میرے سینے سوز انگیار ہے
اس آون مول نہ بولیا　　جس خوف رہندا دل ڈولیا
مرتضٰی گھٹا گھتنی ہاں ٹپئیں　　سب بھلی ہوش سنگار دی

(بیاض خطی مکتوبہ میاں غلام رسول مرید میاں غلام مرتضٰی، مملوکہ میاں غلام سرور نوشاہی گاجر گولہ)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۳، ص ۱۶۲۔۱۷۵

مروان، بھڑی

اس کا نام میاں مروان، تخلص مروان۔ حضرت شاہ عبدالرحمٰن پاک بھڑی والا کے قوال خاص میاں علی کا نواسہ تھا۔ یعنی اس کی بیٹی بی بی صاحبی کا فرزند تھا۔ میاں محمد زمان ولد ابراہیم نواسہ پاک صاحب کا قوال تھا۔ مدت العمر قوالی کرتا رہا۔ اس کی قبر گورستان بھڑی شریف [، ضلع گوجران والا] میں ہے۔

یہ ان پڑھ شخص تھا۔ اپنے پیران طریقت کی مدح میں پنجابی اشعار بولتا۔ اگرچہ عروض، قافیہ بندی کا کوئی لحاظ نہ تھا اور معنوی طور پر بھی کوئی خصوصیت نہ تھی۔ مگر اس کے شوق کا اظہار ہوتا تھا۔

(۱)

رب یا رسول حسن حسین دیدار کا طماں
غوث، یا وہاب، معروف، یا رحمان، محمد زماں
بھورے والا گُل نوشہ کے لالہ مدد تیری شاہ سلیماں

(۲)

روضہ پاک رحمٰن سچے دا کے استاد کار بنایا
پنجے گھڑیاں محکم جڑیاں اتے برسے نور سوایا
محمد زماں پیر بہے مصلے جدھا دن دن فقر سوایا
میاں مروآن کر یاد نوشہ نوں جس بیڑا بنے لایا

(۳)

علی پرانی تے کرم کیتوئی　　جھوٹھ کرن نوں سچ کیتوئی

Marfat.com

مرشد بھاوے سو گل ہوئی　　شرم رکھنائیں مروآن دا
مینوں آسرا پاک رحمٰن دا

(۴)

تیری عاجزی قبول ہے محمد زماں

ذکر کر للہ　　تیرا مرشد ہے بھلا
تجھے نور کا تجلا　　تیری صفت میں زماں
تیری عاجزی قبول ہے محمد زماں

چہ جیویں محبوب　　واہ کرم شاہ نور
تیرے سدا بھرپور　　تیرا لنگر معمور
سیوے ہاں جی شماں　　تیری عاجزی قبول ہے محمد زماں
حکیم گاؤں جیوا　　توں سب سے کا دیوا
واہ نور سے جو کھیوا　　پتو پاک جی مماں ؟
تیری عاجزی قبول ہے محمد زماں

رحمان پیر میرا　　بھرواسا جی میں تیرا
کویں وسے جی ایہہ کھیڑا　　آوے نیک جی سماں
تیری عاجزی قبول ہے محمد زماں

مروآن کی توں عرض سن　　رحمان کے سپوت
مانگوں رزق دودھ پوت　　جی دیدار کا طماں
تیری عاجزی قبول ہے محمد زماں

(۵)

میں کوہجی کملی سیو میرے قول ہادی کے پالے
تخت ہزارے میں پچھیاری عشق النبو بالے

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۲، ص ۲۵۴

Marfat.com

مسافر، گمٹالہ

آپ کا نام حکیم خورشید احمد، تخلص مسافر تھا۔ علم طب وادب وتصوف میں خاص مہارت رکھتے تھے۔ جب ماہنامہ *القادر نوشاہی* گمٹالہ، ضلع گورداس پور سے ۱۳۴۳ھ/۲۵-۱۹۲۴ء میں بسر پرستی پیر نواب علی شاہ نوشاہی نوشہروی جاری ہوا تو یہ اس کے نائب مدیر تھے۔ کئی مضمون اس میں ان کی طرف سے شائع ہوے۔ میاں محمد فاضل نوشاہی سندر پوری کی بیعت سے مشرف تھے۔ رسالہ جاری رہنے کے وقت تک حیات تھے۔ اس کے بعد کا کوئی علم نہیں۔ غالباً وفات پا چکے ہیں۔

فارسی اور اردو میں اشعار کہتے تھے۔ چنانچہ حضرت غوث اعظم کی تعریف میں فارسی مناقب لکھا ہے:

شفیع امتِ سرور بَود آن شاہ جیلانی — تعالیٰ اللہ چہا قدرت خدایش داد ارزانی
سکندر می کند دعویٰ کہ ہستم چاکر آن شاہ — فلاطون پیش علم تو مقر آمد بنادانی
کلاہ داران این عالم گدایان گدای تو — ترا زیبد ترا زیبد کلاہ داری و سلطانی
گدا سازی اگر خواہی بیکدم بادشاہان را — گدایان را دہی شاہی بیک لحظہ بآسانی
گدای درگہت خاقان، غلام حضرتت قیصر — چہ عالی شان سلطانی الا ای غوث ربانی
باین حشمت باین شوکت باین عظمت باین قدرت — نبود است و نخواہد بود الحق مثل تو ثانی
حقیقت از تو روشن شد، طریقت از تو گلشن شد — سپہر شرع را ماہی ز ماہ خورشید نورانی
ز باغ اصفیا سروی، ز بزم مصطفیٰ شمعی — علی را قرۃ العینی بدین محبوب ربانی
دلا گشتی مرید او ببین لطف مزید او — چہ اوصاف حمید او گہ بیگاہ میخوانی
زبان را شست و شو باید بآب جنت کوثر — وزان پس نام محیی الدین بپاکی بر زبان رانی
بزرگ وخرد، مرد وزن، مریدت شد ہمہ عالم — خطا پوشی عطا بخشی و دین بخشی جہانبانی
تو شاہ اولیا و اولیا محتاج درگاہت — مشائخ را سزد بر درگہت از فخر دربانی
مطیع حکم تو دیوان، ملائک چون پری بندہ — شہنشاہی شہنشاہان امام انس روحانی
تو عبدالقادری قدرت ازان داری کہ یک لحظہ — بر آری آشکارا از کرم حاجات پنہانی
بدنیا در عدن بخشی، بہ عقبیٰ جنت المأویٰ — ز شفقت بحر الطافت، ز رحمت کان احسانی

Marfat.com

معاذا دستگیری تو ، ملاذا دلپذیری تو　　بلطف خود رہائی دہ ز گرداب پریشانی
جگر ریشم ، دل خستہ ، دل اندر لطف تو بستہ　　تو ہم از غایت احسان دوا بخشی و درمانی
ترا چون من ہزاران بندہ ہا ہستند بر در تو　　مرا جز آستانت نیست گر رانی و گر خوانی
منم سائل ، بجز تو نیست غمخوارم کہ گیرد دست　　نظر رحمت کنی بر من توئی مختار سبحانی
ندارم اندرین عالم بجز درد و غم و شیدا　　خلاصی دہ ازین محنت کہ دردم را دوا دانی
مدد یا شاہ جیلانی ، مدد یا غوث صمدانی　　مدد محبوب سبحانی ، مدد یا قطب ربانی
قفای بندۂ یا ہو فتادہ بر سر راہت
عجب نبود اگر این ذرہ را خورشید گردانی

(ماہنامہ *القادر نوشاہی* ، ربیع الاول وربیع الثانی ۱۳۴۳ھ)

تحمید بزبان اردو

ارض و سما میں یا رب مخفی ہے نور تیرا　　کون و مکاں میں ہر جا نور و ظہور تیرا
مسجد میں ، بتکدہ میں ، مندر میں ، صومعہ میں　　جپتے ہیں نام پیارا رب شکور تیرا
دن رات پل گھڑی میں قدرت تری ہویدا　　خشکی میں اور تری میں نور و ظہور تیرا
جنگل میں دہر و در میں ہر جا میں تو ہی تو ہے　　جن و ملک بشر میں نور و ظہور تیرا
ہر گل سے ، ہر شجر سے ، ہر برگ سے ، ثمر سے　　خورشید سے ، قمر سے ظاہر شعور تیرا
کو کو میں نغمے تیرے ہو ہو میں یاد تیری　　بلبل کو گلستاں میں حاصل سرور تیرا
اسود میں بھید تیرا ، احمر میں شان تیری　　ہر رنگ میں نہاں ہے جلوہ ضرور تیرا
اچھے برے ہزاروں دنیا میں بس رہے ہیں　　سب پر ہے فیض جاری رب غفور تیرا
پتھر میں جو ہے کیڑا چلنے سے گو ہے عاری　　اس کو بھی آسرا ہے عالی حضور تیرا
اک نور کی جھلک سے کحل البصر بنایا　　مشہور ہو رہا ہے عالم میں طور تیرا
اس راہ کی منزلوں میں حیراں جو ہیں مسافر
ان کو بھی راستی پر لاتا ہے نور تیرا

(ماہنامہ *القادر نوشاہی* ، ربیع الاول ۱۳۴۳ھ ، ص ۴)

مسافر صاحب نے ایک شجرہ شریف قادری نوشاہی پنجابی میں بنایا ہے۔ جس کے چند شعر یہ ہیں:

Marfat.com

صدقہ حضرت پیر محمد دیہنہ کوثر دا شیر محمد
ہوواں دامنگیر محمد سچیاری درباری دا
یا حضرت اک تیرا باندہ ''مددی نوشاہ'' ورد کماندا
شوہ دریا وچ رہڑیا جاندا پھڑ باہوں تاں تاری دا

آخری شعر یہ ہے:

کرے مسافر نت دعائیں یا رب منزل توڑ نبھائیں
جلوہ پاک نبی دکھلائیں میں عاشق دیداری دا

(ماہنامہ *القادر نوشاہی*، رجب ۱۳۴۴ھ، ص ۱۶)

نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۸، ص ۱۱۳-۱۱۸

مسافر، مردانہ

آپ کا نام مولوی حکیم حاجی بابو محمد یوسف، تخلص مسافر، کبھی بدل شاہ [اور یوسف] بھی تخلص کرتے۔ والد صاحب کا نام حافظ کرم الٰہی ولد محمد یاسین عرف بوٹا۔ قوم کھوکھر راجپوت، موضع مردانہ نزد [ریلوے] اسٹیشن مہتہ سوجا، ضلع شیخوپورہ میں ۱۳۰۴ھ میں پیدا ہوئے۔ علمی فضیلت میں ممتاز ہوئے۔ مولانا محمد اعظم* نوشاہی برقندازی میروالی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ حرمین الشریفین کے حج اور نجف اشرف، کربلائے معلیٰ اور بغداد شریف اور ساہن پال شریف کی زیارتوں کا بھی شرف حاصل کیا۔ حضرت غوث اعظم گیارہویں والے پیر صاحب کے ساتھ آپ کو بڑا عشق تھا۔ چونکہ لفظ ''بابو'' کے اعداد گیارہ ہوتے ہیں اس لیے آپ اپنے نام کے ساتھ بابو کا لقب استعمال کرتے تھے [جو لفظ ''ھو'' کے اعداد کے برابر ہے]۔ آپ کی وفات بعمر چھپن سال ۲ صفر ۱۳۶۰ھ/یکم مارچ ۱۹۴۱ء کو ہوئی۔ مردانہ سے باہر شمال کی طرف آپ کا مزار موجود ہے۔

آپ کثیر التصانیف اور شاعر پختہ کلام تھے۔ آپ کی تصنیف سے یہ کتابیں موجود ہیں۔

۱۔ جنم ساکھی بابا نانک، تالیف ۱۳۳۵ھ، مطبوعہ؛ ۲۔ تجلی بغداد، مطبوعہ گیلانی الیکٹرک پریس، لاہور [طبع دوم: ناشر حکیم نذیر حسین، مردانہ، ضلع شیخوپورہ، ۱۹۸۴ء، ۱۱۱ صفحات]؛ ۳۔ حسنات اعظم عرف برکات یازدہم، تالیف ۱۳۴۷ھ؛ ۴۔ یارہویں نامہ، مطبوعہ آرمی پریس، لاہور ۱۳۴۸ھ؛ ۵۔ گیارہویں نامہ؛ ۶۔ فیضان اعظم، ترجمہ منظوم قصیدہ امام اعظم، منظوم، تصنیف ۱۳۴۸ھ، مطبوعہ گیلانی

Marfat.com

الیکٹرک پریس، لاہور؛ ۷۔ *احسان اعظم*؛ ۸۔ *عرفان اعظم*؛ ۹۔ *ذکر الصالحین*، منظوم، مطبوعہ روز بازار سٹیم پریس، امرتسر؛ ۱۰۔ *ترجمہ قصیدہ غوثیہ مع چہل کاف*، منظوم اردو، تصنیف ۱۳۵۴ھ؛ ۱۱۔ *یارہویں شریف*، منظوم، تصنیف ۱۳۵۴ھ [گیلانی الیکٹرک پریس، لاہور، ناشر مصنف، میروال، ضلع شیخوپورہ، ۱۶ صفحات، بلا قیمت]؛ ۱۲۔ *ترجمہ کبریت احمر* (درود شریف)؛ ۱۳۔ *اپنا شیشہ*، مطبوعہ کارو نیشن سٹیم پریس، لاہور، ۱۳۵۴ھ؛ ۱۴۔ *جمال حضوری شیشہ نوری*، پنجابی منظوم، مطبوعہ لاہور آرٹ پریس، لاہور، ۱۳۸۲ھ؛ ۱۵۔ *سی حرفی بدل شاہی ھو*، تصنیف ۱۳۵۷ھ، مطبوعہ دیوان پرنٹنگ پریس، لاہور؛ ۱۶۔ *حلیۃ النبی بروایت علی*، مطبوعہ گیلانی پریس، لاہور؛ ۱۷۔ *حلیہ شریف*، پنجابی منظوم مع شجرہ شریف بترتیب نزولی؛ ۱۸۔ *مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات*، منظوم [شائع کردہ حکیم غلام جیلانی قادری مردانوی، مردانہ؛ اصغر آرٹ پریس لاہور، کتابت قمر عظیم، بلا تاریخ، ۳۲ صفحات، اس میں ایک طویل مناجات اردو میں اور ایک مناجات متضمن نو دونہ نام بزبان پنجابی ہے]؛ ۱۹۔ *دعا فقیراں*، منظوم اردو؛ ۲۰۔ *شکریہ فقیر ذات پیر*، پنجابی منظوم، مطبوعہ دیوان پرنٹنگ پریس، لاہور؛ ۲۱۔ *شجرہ شریف قادری نوشاہی*، بترتیب عروجی، پنجابی منظوم؛ ۲۲۔ *عیدی*، پنجابی منظوم، مطبوعہ حاذق پریس، لاہور [مکرر اشاعت: بہ اہتمام قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی، ادارۂ معارف نوشاہیہ اعظمیہ، منڈی مریدکے، ضلع شیخوپورہ، ۲۴ رجب ۱۴۰۸ھ/۱۴ مارچ ۱۹۸۸ء، ۸ صفحات]۔

بابو محمد یوسف فارسی، اردو اور پنجابی کے پختہ کلام شاعر تھے۔

نمونۂ کلام فارسی:

اپنے مرشد ارشد حضرت مولانا محمد اعظم میروالی کے متعلق لکھتے ہیں:

چہ مرشد بحر موّاج معانی — چہ مرشد درّ درج نکتہ دانی
بظاہر در شریعت بستہ دامان — بباطن از طریقت راز گویان
ہمیشہ از شراب شوق سرشار — ہدایت از جبین او پدیدار
الٰہی تا بدور چرخ دوّار — بزیر سایہ‌اش ما را نگہدار

نمونۂ کلام اردو:

ریاضت بے سخاوت

وہ شخص بھی عقبیٰ میں ہے کیا طالب انعام — جو چاہتا ہے باتوں ہی باتوں میں بنے کام

Marfat.com

پڑھ پڑھ کے گھسا دیتا ہے تسبیح کے دانے　　اک دانۂ خیرات میں سو سو ہیں بہانے
اک بکرے کی قربانی تو ہر گز نہ کرے گا　　ہاں سورہ بقر دن میں یہ سو بار پڑھے گا
درگاہ خدا میں تو سدا ہاتھ اٹھائے　　سائل کے سوالوں پہ زباں تک نہ ہلائے
دامان تو گو وقت دعا اشکوں سے تر ہو　　محتاج کی زاری کا مگر کچھ نہ اثر ہو

اعمال کا یہ حال ہے پھر خواہش فردوس
افسوس ہے، افسوس ہے، افسوس ہے، افسوس

(گیارہویں شریف، ص ۱۶)

(۲)

اے پیشوائے دوسرا در پر ہوں تیرے آ پڑا　　چشم کرم بہر خدا چشم کرم بہر خدا
تیری عنایت چاہیے تیری حمایت چاہیے　　مطلوب ہے تیری طلب، محبوب ہے تیری رضا

(فیضان اعظم)

کافی

یہ چار مصرعیہ نو بند ہیں۔

سادھو سنت جگت میں گیانی　　وہ ست گور کو سمجھ سجھانی
ہر ہر کے وہ خاص دھیانی　　کیا مسلم کیا کافریہ
اوہ قبلہ میرووال ہے رے　　جس جا ہیں فضل کمال ہے رے
ہر ہر میں بسے ہر نال ہے وے　　یہ جھوٹ نہیں کر باوریہ
ہم اس کے در پر جاوت ہیں　　سب مقصد دل کے پاوت ہیں
ہم اس کا راگ یہ گاوت ہیں　　واہ صدقے تیرے رہبریہ
جب طالب چرنوں میں بیٹھت ہیں　　وہ وانگ سلیمان ساجت ہیں
جب حکم کبھی فرماوت ہیں　　پھر پھبتے ہیں جیسے شاہ پریہ
اس نام مبارک پایا ہے　　اس باطن نور سوایا ہے
جس ویکھت اس بھرمایا ہے　　بلہار تیرے اے ماہ وریہ
اس اسم محمد اعظم ہے　　اوہ سچ مچ اعظم اعظم ہے

Marfat.com

اوہ باغ فقرا دا ناظم ہے　　اوہ نوشہ میرا قادریہ
وہ عالم ہیں اور عامل ہیں　　ہر منزل میں وہ کامل ہیں
ہر شکر رضا میں شامل ہیں　　ہے منزل صوفی صابریہ
اس پائی منزل دوری ہے　　اوہ خاص مجسم نوری ہے
اوہ عاشق خاص حضوری ہے　　مجھے قسم خداوند داوریہ
میں اس دے در دا چاکر ہاں　　میں فیض اس دے دا شاکر ہاں
وچ یاد اوہدی دے ذاکر ہاں　　ہاں اوہدا خاص مسافریہ

(ذکرالصالحین، ص ۸)

نمونۂ پنجابی کلام:

یارہویں شریف کی تاریخ میں لکھتے ہیں:

تیرہ صدیاں سن ہجری تے چورنجہ سال نے　　اپنے کیتے خلق پکڑی دند کڈھے کال نے
تاں ایہہ قصہ یارہویں دا میں سنایا کل نوں　　یارہویں دے وانگ ونڈاں ویچدا ناں مل نوں
ایہ بھی صدقہ جاریہ ہے یارہویں دے نام دا　　خود پڑھو پڑھ کر سناؤ حکم ہے اسلام دا
بس فقیرا یوسفا ہن بول وافر بول ناں　　پھڑ کے تے تکڑی ہتھ دے وچ وادھا گھاٹا تول ناں
جستجو کر سال لکھ توں ایس دی تالیف دا　　ہووے شہرہ دنیا اندر ایس دی تصنیف دا
کر تردد یوسفا تاریخ چاہیے بھالنی　　بخل دا سرکٹ کے کہو ہے غریباں پالنی

۲　　۱۳۵۶

(یارہویں شریف، ص ۱۵)

۱۳۵۴=۲-۱۳۵۶

سی حرفی بدل شاہی ہو میں اپنا تخلص بدل شاہ استعمال کیا ہے۔ پہلا شعر یہ ہے:

الف اَوَل قسمت میری وچلا ساتھ اَوَلاَ ہو
میں نادان کوجھڑی احمق اوہ میتھوں وی جھلاَ ہو
جے سو احمق اکٹھا کریے اوہ اک دا اکلاَ ہو
بدلؔ شاہ دو گالیاں دے کے پاک کرایئے پلاَ ہو

۱۔ شجرہ شریف ۱۴۹ اشعار ہیں۔ عروجی ہے، آغاز اس طرح پر ہے:

Marfat.com

حمد الٰہی آکھ مسافر　　یاد کنوں مت تھیویں قاصر
جو دم غافل سو دم کافر　　غافل غفلت ماری دا
پکڑ وسیلہ احمد نوری　　جس وچ کامل صبر صبوری
ہویا قرب وصال حضوری　　شب معراج سدھاری دا
ساڈا سائیں نوشہ پیراں　　کامل رہبر خضر فقیراں
ہے سرتاج امیر وزیراں　　فقراں دی سرداری دا

(ذکر الصالحین، ص ۲)

۲۔ شجرہ دیگر، ۱۳۹ اشعار ہیں۔ مطلع یہ ہے:

اے خالق توں ارحم اکرم سب خلقت دا سائیں　　صدقے پیر محمد اعظم سدھے راہ چلائیں
صدقے رہبر کامل حاجی نوشہ پیر خلق دے　　بیہوشی وچ رج رج پیواں جام شراب عشق دے

مقطع یہ ہے:

صدقہ اک اکائی تیری اکبر ذات کبیری　　بخش کریما اوگن بھریا یوسف پر تقصیری

(ذکر الصالحین، ص ۴)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۲۹۲۔۳۲۰

مست، نتھو کے

اصلی نام عبداللہ، مرشد صاحب اعلیٰ حضرت نوشاہی نے اس کو مست علی کے لقب سے نوازا۔ تخلص مست کرتا ہے۔ اس کا والد چراغ دین ولد محمد بخش نومسلم تھے۔ عبداللہ بچپن میں حلقہ اسلام میں داخل ہوا۔ قرآن مجید کے چند سیپارے حفظ کیے۔ کچھ عرصہ فوجی ملازمت میں رہا۔ ۱۳ رجب ۱۳۷۵ھ/ ۲۶ فروری ۱۹۵۶ء کو اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اب ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں نتھو کی، متصل وڈالہ سندھواں، ضلع گوجران والا میں سکونت گزیں ہے۔

موسیقی کا واقف ہے۔ گانے کا شوقین ہے۔ نعت خوانی کیا کرتا ہے۔ پنجابی زبان میں اشعار، کافیاں خود بناتا ہے۔ چار عدد یہاں نقل کی جاتی ہیں:

پھُل چنبے دے چُن کڑیئے
چن کڑیئے ٹیاری

Marfat.com

چلو سیو ساہن پال نوشہ صاحب دے جتھے لال
مصطفائی شرافت ساری پھُل چنبے دے چن کڑیئے
چُن چُن کے توں ڈھیر لگاویں نوشہ صاحب دے گل وچ پاویں
ہن آ گئی تیری واری پھُل چنبے دے چن کڑیئے
پیر نوشاہی بھڑی جاں آون ڈیرہ مسجد اندر لاون
اوتھے رہندا لنگر جاری پھُل چنبے دے چن کڑیئے
ہاڑ دی دوجی ہے جمعرات میلہ نوشہ اچھی بات
رونق ہووے بہتی بھاری پھُل چنبے دے چن کڑیئے
پیر میرے دی وچ حویلی سجدے آ آ کردے بیلی
نذر شیرینی بہتی تاری پھُل چنبے دے چن کڑیئے
کافیاں نوشہ صاحب گاندے مرید پیارے حالت پاندے
عشقوں لگا تیر ہے کاری پھُل چنبے دے چن کڑیئے
عشق خزانہ نوشہ ورتے بھر کے جان جو آون در تے
بوہتی دنیا تاری پھُل چنبے دے چن کڑیئے
دنیا اُتے نوشہ صاحب چھٹا عشقے کیتا واہب
فضل ہویا رب باری پھُل چنبے دے چن کڑیئے
لذت درد تے سوز عجیبہ وچ فقیراں بہت غریبہ
بوہتی دنیا تاری پھُل چنبے دے چن کڑیئے
مست علی دا پیر نوشاہی اس تے ہویا فضل الٰہی
نوشہ دیندا مددگاری پھُل چنبے دے چن کڑیئے

کافی

نوشہ یاد تیری دل نال لا کے میں روواں کدی ہسدی پھراں
تیرے نام دی فقیری گل پا کے میں دنیا نوں دسدی پھراں
ہو گیاں پیرا تیری میں رکھیں لج وے آ جا سامنے دکھا جا مکھ رج وے

Marfat.com

تیرے قدماں تے سیس جھکا کے میں دنیا نوں کھسدی پھراں
نوشہ یاد تیری دل نال لا کے میں رووواں کدی ہسدی پھراں

دل دنیا دے طعنیاں نے جالیا گھر آ جا پیرا ساہن پال والیا

تیرے قدماں دی خاک سر پا کے میں تلیاں نوں جھسدی پھراں
نوشہ یاد تیری دل نال لا کے میں رووواں کدی ہسدی پھراں

تیرے روضے دی سوالی بناں جا کے کدی آواں میں دید تیری پا کے

تیرے در اتے دھواں رما کے میں دنیا نوں دسدی پھراں
نوشہ یاد تیری دل نال لا کے میں رووواں کدی ہسدی پھراں

ہویاں مستؔ دیوانی تیرے پیار دی ہوواں گولی تیرے عالی دربار دی

تیرے دراتے اکھیاں نوں لا کے میں رووواں کدی ہسدی پھراں
نوشہ یاد تیری دل نال لا کے میں رووواں کدی ہسدی پھراں

(فیض محمد شاہی، ج ۱۰، ص ۵۶۰)

کافی

جدھا نوشہ پیا نال پیار وے
اوہنوں آوے کدے نہ ہار وے

نوشہ پیر دا رتبہ عالی در تے جو جاوے آوے نہ خالی

اوہ تے کردا نہیں ادھار وے
جدھا نوشہ پیا نال پیار وے

نوشہ پیر دا سخی گھرانہ جس نوں جانے کل زمانہ

اوتھوں پاندے نے فیض ہزار وے
جدھا نوشہ پیا نال پیار وے

نوشہرہ شریف تے بھڑی شاہ رحماں جتھے ہوندا گہماں گہماں

اوتھے عشق دی وجدی اے تار وے
جدھا نوشہ پیا نال پیار وے

Marfat.com

عشق بحر پیا ٹھاٹھاں مارے میں من تارو تریا نہ جاوے
ہن مستؔ نوں دیویں تار وے
جدھا نوشہ پیا نال پیار وے

کافی

ہور دنیا تے کوئی نہیں میرے دل دا سہارا
شالا جُگ جُگ وسے نوشہ پیر دا دوارا
ایتھے آوندے نے سوالی تیری آس کر کے خالی جاندے نہیوں ایتھوں جاندے جھولی بھر کے
ایس در اتے آ کے لکھاں کردے گزارا
شالا جگ جگ وسے نوشہ پیر دا دوارا
ایتھے پھردے نی ڈاکو تے فریب کر کے لیندے دنیا نوں لٹ مٹھی تیغ دھر کے
اوہ تے لٹیا نہیں جاندا جنہوں پیر دا سہارا
شالا جگ جگ وسے نوشہ پیر دا دوارا
ایس عشق والے بھیت نوں نہ پھول دسنا جے دسیوئی تے دنیا تے نہیوں وسنا
حضرت عمر تے صدیق وانگوں ہونائیں نتارا
شالا جگ جگ وسے نوشہ پیر دا دوارا
شاہ منصور عشق والی گل کیتی سی دس دنیا نے اوس نال کی کیتی سی
چڑھ سولی اتے مستؔا اونہاں لیا اے نظارا
شالا جگ جگ وسے نوشہ پیر دا دوارا

سائیں مست علی ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء میں فوت ہوا۔ اپنے مرشد صاحب اور ان کی تمام اولاد امجاد کا بے حد معتقد تھا۔ اعلیٰ حضرت نوشاہی کی وفات کے بعد ۲۴ فروری ۱۹۷۳ء کو ان کے کچھ مریدوں کو تربیت کے لیے اعلیٰ حضرت نوشاہی کے چھوٹے فرزند سید بشارت نوشاہی مرحوم کی اولاد کے سپرد کیا گیا تو یہ بھی ان میں شامل تھا۔ یہ ہر سال ۱۱ مگھر/۲۶ نومبر کو ہمارے والد صاحب کا عرس بڑے اہتمام سے کیا کرتا۔ مجھ سے اسی مناسبت سے خاص تعلق رکھتا تھا۔ جب شریف *التواریخ* کی جلد سوم، حصہ دہم جس میں اس کے حالات بھی شامل ہیں، ۱۹۸۴ء میں شائع ہوئی تو میں نے اسے اعلیٰ حضرت کا وہ جملہ پڑھ کر سنایا جو انہوں نے اس کے متعلق فرمایا تھا'' ہمارے چار یار اول درجہ

Marfat.com

میں سے مست علی چوتھا ہے۔'' (ص ۳۵۲) یہ جملہ سن کر اس پر رقت طاری ہوگئی اور اپنے مرشد صاحب کے فراق میں اور ان کی شفقت کو یاد کر کے دیر تک روتا رہا۔ عارف نوشاہی

مست عمر، کوٹلی مغلاں

آپ کا نام عمر الدین، لقب دیوان مست عمر، تخلص عمر دین اور مست عمر۔ والد کا نام میاں قطب الدین، قوم کھوکھر، پیشہ امامت مسجد۔ سلسلۂ نوشاہیہ میں حضرت میاں نواب علی شاہ سندر پوری کے بیعت تھے۔ سکونت موضع کوٹلی مغلاں عرف کوٹلی گنڈھیاں، ضلع گوجران والا میں۔ نہر اپر چناب کے کنارے پر ڈیرہ بنایا تھا۔ سلسلۂ پیری مریدی کافی تھا۔

پنجابی زبان کے شاعر تھے۔ پنجابی میں کئی کتابیں نظم کی ہیں: ۱۔ *گفتار عشق*، قصہ لیلیٰ و مجنوں، قلمی بخط مصنف؛ ۲۔ *گلدستۂ فراق*، اس میں نظموں کے عنوان یہ ہیں: فراق محمد، فراق داتا، فراق غوث، فراق سچیار، شجرہ شریف نوشاہی۔ قلمی بخط مصنف؛ ۳۔ *دیوان مست عمر*، یہ آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تینوں قلمی کتابیں میرے پاس موجود ہیں؛ ۴۔ *قادری بوستان*، مطبوعہ حجازی پریس، لاہور، ۱۴ مارچ ۱۹۴۱ء، [۸۰ صفحات]۔ اس میں اپنے مشائخ طریقت کی مدحیات اور میاں نواب علی سندر پوری کی کرامات وغیرہ درج کی ہیں؛ ۵۔ *بہار دیوان*، مطبوعہ کوا پریٹو کیپٹل پرنٹنگ پریس، وطن بلڈنگ، لاہور، ۲۴۶ صفحات۔ اس میں مندرجہ ذیل مضامین ہیں: سی حرفی ہائے در شان رسول اکرم، در شان ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، علی المرتضیٰ، حسن و حسین، واقعہ کربلا، غوث اعظم، داتا گنج بخش، نوشہ حاجی گنج بخش، پیر محمد سچیار، شاہ عبدالعزیز مداری، ہڈی ۴ عدد، سی حرفی ہائے اکسیر ہڈی ۷ عدد، سی حرفی ہائے عشقیہ ۵ عدد، سی حرفی ہڈی ۱ عدد؛ ۶۔ *سخن دیوان سرّ عرفان*، مطبوعہ حجازی پریس، لاہور، ۱۹۵۱ء، ۸۰ صفحات۔ اس میں حمد و سلام دو ہڑوں میں اور اشعار رموز تزکیہ نفس کے متعلق ہیں؛ ۷۔ *اذکار جنیدی*، مطبوعہ حجازی پریس، لاہور، ۶۴ صفحات۔ اس میں مندرجہ ذیل مضامین ہیں: کلمہ شریف ۳ عدد، درود شریف ۴ عدد، نعت ۲ عدد، سلام بحضور سرور کائنات، سہرا مبارک، اوصاف محبوب سبحانی، فریاد بنام غوث اعظم، ثنا بنام غوث اعظم، ثنا میاں نواب علی سندر پوری ۲ عدد، ہڈی، پربھات، شکریہ عشق، شجرہ شریف قادری گنج بخشی ۵ عدد، دعائے ختم قادری؛ ۸۔ *نسیم جنیدی*، مطبوعہ حجازی پریس، لاہور، ۱۹۵۱ء، ۵۶ صفحات۔ اس میں مضامین درج ذیل ہیں: کلمہ شریف، ثنائے سید الکونین، نعت شریف ۶ عدد، شان چہار یار، شان علی مرتضیٰ، اوصاف میاں نواب علی ۳ عدد، سلام بر جماعت قادریہ، پہاڑی ۳ عدد، سیٹی، ہڈی ۲ عدد، ہدایات، ہڈی ۸ عدد، سلام بر

Marfat.com

رسول اللہ، درود شریف ۲ عدد، چوہڑی نامہ، دعا بدرگاہ قاضی الحاجات، ایمان وعقیدہ، دعا، ہدایات برائے سالکان قادری۔

نمونہ کلام پنجابی:

گفتار عشق میں حضرت نوشہ صاحب کی مدح میں لکھتے ہیں:

یاد کراں ہر وقت دلوں ہو نوشہ صاحب تائیں
جس دیاں آساں غریباں اتے ہر دم پشت پنائیں
رب دا پیارا مخفی دوست شان جدھا ہے بھارا
مالک ملک خزانے والے خاص ربے دا پیارا
سر پر تاج لولاکی چمکے وچ چمکار نورانی
فیض سمندر ہر دم جاری اندر دوہیں جہانی
مٹ شرابی وحدت والے دیندا بھر بھر پیالے
اے دل غافل جام وحدت دا پیندے قسمت والے
نور محمد متھے چمکے تاب نہ جھلی جاوے
جو در جاے نہ آوے خالی پار بیڑا جھب لاوے
پیارا سخی سلیماں سندا نوشہ صاحب گویا
مرد اکابر ہر دم صابر عمر اپنی وچ ہویا
بھرے خزانے نوشہ والے مکن نہ کدائیں
عمر دینا در نوشہ دے سر نوں جھب جھکائیں

گلدستہ فراق میں، فراق سچیارا اس طرح لکھا ہے:

کراں رب دا حمد پیارا جس دی قدرت اپر اپارا
جس نے کیتا ایڈ پسارا گھلیا آپ رسول سوہارا
توں ہیں شافع پیر ہمارا
یا پیر محمد سچیارا
شعلے نور نبی دے جد مارے کفر کر گیا دور کنارے

Marfat.com

اوہدے سوہنے دوست سارے عاجز نوں ہر دم اُنہاں سہارا
توں ہیں شافع پیر ہمارا

دوویں پاک امام بہادر جنہاں دا شان ہے بہت اکابر
ہوے زمیں آسماں وچ صابر نور اونہاندا ہے آیا سارا
توں ہیں شافع پیر ہمارا

کیتا کرم جدوں کرن ہارے تیرے ہند وچ وجے نقارے
قطب اولیا جتنے سارے ہے افضل شان تمہارا
توں ہیں شافع پیر ہمارا

تیرا فیض بڑا ہے عالی توں ہیں باغ نوشہ دا مالی
تیرے در پر خلق سوالی یا سخیوں کے شاہ سردارا
توں ہیں شافع پیر ہمارا

کیتی مولا عنایت بھاری تینوں ملکاں دی سرداری
تیرا فیض ملک وچ جاری میرا کر چھڈ پارا اوتارا
توں ہیں شافع پیر ہمارا

آے لاڈلے نوشہ پاک دے بڑا ترس مشہور نے آپ دے
جھولن سبز نشان اوپر بحر چناب دے آے شاہوں کے شاہ سردارا
توں ہیں شافع پیر ہمارا

کراں بینتی ہر دم تیری تڑفے عاجز ایہہ جندڑی میری
بڑی عام ہے بخشش تیری نال مہر دے دینا نظارا
توں ہیں شافع پیر ہمارا

شعلہ نور تیرے جد مارے مل گئے کفر نوں دیس نکالے
کھنڈے نور دے آن پھوہارے ہے عالی دربار تمہارا
توں ہیں شافع پیر ہمارا

آے افسر کل اولیاواں دے آے مالک کل سراواں دے

Marfat.com

تیرا حکم اوپر بادشاہاں دے　　اک عاجز دا سننا پکارا
توں ہیں شافع پیر ہمارا

خوش نصیب نے بحر چناب دے　　جتھے ڈیرے لگے آ آپ دے
شعلہ نور مارے غوث پاک دے　　دینا رحمت دا اک نظارا
توں ہیں شافع پیر ہمارا

جتھے پانی ہے بحر چناب دا　　اوتھے نور سارا غوث پاک دا
عشقوں بھریا پیا دیس جاپدا　　جتھے رہندا اوہ دلبر پیارا
توں ہیں شافع پیر ہمارا

لگی مجھ کو گناہ کی بیماری　　تیرے پاس دوا ہے ہماری
کریں جلدی طبیبا کاری　　لگیا زخم عشق دا بھارا
توں ہیں شافع پیر ہمارا

شاہ زور بڑا توں بھارا　　توں ہیں نوشہ صاحب دا پیارا
دینا مرشد وسیلہ نظارا　　توں ہیں کامل پیر ہمارا
توں ہیں شافع پیر ہمارا

نوشہ نوشہ میں ہر دم کوکاں　　ہجروں پیاں سینے تے بندوقاں
کالے ناگ وانگوں ہر دم شوکاں　　کدے آ کے ملنا دلدارا
توں ہیں شافع پیر ہمارا

چنگی بھلی نوں لگیاں چاٹاں　　ہجروں رو رو نلیاں پھاٹاں
سینے ہجروں پین تراٹاں　　کدوں ملسی طبیب پیارا
توں ہیں شافع پیر ہمارا

کھلیاں زلفاں نے گل وچ پایاں　　شکلاں جوگیاں والیاں بنایاں
تینوں ڈھونڈن چڑھی میں سایاں　　کریں ترس میرے غمخوارا
توں ہیں شافع پیر ہمارا

سیاں رَل مِل طعنے مارن　　میرا خون جگر دا ساڑن

Marfat.com

ماں پیو رو رو رین گذارن کہندے کی کریں ورتارا
توں ہیں شافع پیر ہمارا
اگے سیاں دے عرض گذاراں میریاں سنو سیو . گفتاراں
ہاہیں کیوں نہ رو رو میں ماراں دیندا دید نہ یار پیارا
توں ہیں شافع پیر ہمارا
دس اسدی نوشہرے پوندی جندڑی بہہ کوٹلی وچ روندی
چکی ہجراں درداں والی جھوندی عمؔر دین نوں تینڈا سہارا
توں ہیں شافع پیر ہمارا
یا پیر محمد سچیارا

دیوان مست عمر نے ایک سی حرفی اپنے مرشد میاں نواب علی شاہ سندر پوری کی مدح میں لکھی ہے۔ تین حروف کے اشعار لکھے جاتے ہیں:

ت تکیا نور انوار شعلہ مکھ پیر دا عین جمال سرور
فنا فی الرسول وجود دا عین مظہر میرے پیر دا شان وصال سرور
سندر پور والا سندر وچ ولیاں زلفوں چمکدا نور کمال سرور
مستؔ عمر فنا فی اللہ دا وصل دائم ظاہر جگ وچ نور مثال سرور
ث ثابت جہان وچ شان مظہر غوث پاک دے گھر دا ایہہ لال سوہنا
جدھیاں پنج پشتاں پاک ولی مظہر نوری چمکدا عجب جمال سوہنا
علی پاک دا فقر نواب علی ہر قدم جدھا بے مثال سوہنا
مستؔ عمر سرتاج سوہاوندا اے چمک چمک کوہ طور کمال سوہنا
ج جان قربان فدا دل توں لکھ عاشق ہو شان مناوندے نے
تن من دھن توں کرن قربان عاشق گیت میاں صاحب والا گاوندے نے
الفیاں عشق دیاں گلاں وچ پا پھردے لیکھو والیا ذکر سناوندے نے
مستؔ عمر سرداریاں وار ہتھیں نواب علی دے شیدا سداوندے نے

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۶، ص ۲۴۹۔۲۵۰؛ محمد یاسین، "دیوان محمد مست عمر: حیاتی تے کلام"،

Marfat.com

کھوج ،لاہور، ج ۱۸،ش ۱، مسلسل شمارہ ۳۵، جولائی - دسمبر ۱۹۹۵ء، صفحات ۳۱۱-۳۲۶۔اس مضمون میں مست عمر کی کتب ذیل مطبوعہ کا ذکر ہوا ہے: ۱۔دیوان محمد مست عمر، ۱۹۴۲ء، کواپریٹو کیپٹل پرنٹنگ پریس، لاہور سے محمد نسیم آزاد بخت نے چھپوا کر کوٹلی مغلاں، ضلع گوجرانوالا سے شائع کیا؛ ۲۔کلیات دیوان، بغیر سال، کواپریٹو کیپٹل پرنٹنگ پریس، لاہور سے محمد نسیم آزاد بخت نے چھپوا کر کوٹلی مغلاں، ضلع گوجرانوالا سے شائع کیا؛ ۳۔چمن بہار عشق بلال، ۱۹۱۷ء، حجازی پرنٹنگ پریس لاہور، شائع کردہ شاعر خود؛ ۴۔نغمۂ دیوان عرف قیس سلطان، ۱۹۹۲ء، شائع کردہ صاحب زادہ کمال مست جنیدی، کوٹلی مغلاں، ضلع گوجرانوالا؛ ۵۔وظائف جنیدی، بغیر سال، اشرف پریس لاہور، شائع کردہ مصنف خود۔آپ کے اردو کلام کا نمونہ یہ ہے:

وحدت میں بے نقاب تھا، کثرت میں با نقاب ہے
دو ہی میں دو دو نام ہیں، ورنہ وہ یکتا وہاب ہے
مسجود ساجد نہیں اور کفر اسلام ہے کیا فلسفہ
ہر جا میں سرّ نہان ہے اپنا ذکر، اپنی کتاب ہے

(دیوان محمد مست عمر، ص ۱۲۸)

مسکین، اروپ

اس کا نام میاں غلام رسول، تخلص مسکین۔ والد کا نام فقیر محمد، موضع اروپ بھنڈراں، ضلع گوجران والا میں سکونت ہے۔ ۱۳۵۵ھ/۱۹۳۶ء میں پیدا ہوا۔ پرائمری تک تعلیم پائی۔ بیعت طریقت میرے ہاتھ پر کی۔آج کل قصور میں محکمۂ زراعت میں مالی کی ملازمت پر فائز ہے۔

پنجابی میں شعر کہتا ہے۔ یہ اشعار اس کے ہیں۔

نماز دے فوائد

جاگ جاگ اے غافلا مسلمانا جاگ جاگ پئی تینوں جگاندی نماز
کیوں اپنی شان پچھاندا نہیں، تیری شان نوں پئی ودھاندی نماز
کریں پورے احکام نماز دے توں ٹکٹ جنت دا ویکھیں دواندی نماز
چھڈ راہ نوں کیوں کوراہ پئیوں سدا راہ پئی تینوں وکھاندی نماز
ڈاکہ، قتل، زنا تے دنگے بازی بھیڑے کماں توں تینوں ہٹاندی نماز
منہ بکل دے وچ پا کے سوچدا نہیں کیہڑی گل پئی تینوں سمجھاندی نماز

Marfat.com

سن کے بانگ مسیت دے وچ ہوندی کیوں نہیں ٹردا تینوں بلاندی نماز
آکڑ آکڑ کے چلنا چھڈ دے توں سنگ عاجزاں تینوں رلاندی نماز
کتھے گئے نی نالدے یار بیلی سبّے لد گئے یاد کراندی نماز
سدا بیٹھ جہان تے نہیں رہنا بار بار پئی تینوں ایہہ آہندی نماز
جان کندن تے قبر عذاب ویلے تینوں آن کے ویکھیں چھڑاندی نماز
وچ قبر حساب کتاب ہوسی جھگڑا نال ملائکاں دے لاندی نماز
ہوسی دید حضور دی وقت اوکھے کڈے مرتبے اتے پہنچاندی نماز
پل صراط اتوں تیرے لنگنے لئی کیہڑا کیہڑا سربند بناندی نماز
اکھ پھڑکنے تھیں پہلے ویکھ لویں تینوں جنت دے وچ لیجاندی نماز
کر کے توبہ مسکیؔن نہ پھیر بھلیں جہڑا جہڑا وی حکم فرماندی نماز

مدح نوشہ گنج بخش وشرافت نوشاہی

میرا پیر وے سوہنا شریف احمد سوہنا لقب شرافت سردار نوشہ
چڑھیا چن ویکھو ساہن پال اندر کیتا روشن اے کل سنسار نوشہ
چکڑ بھریاں نوں لاوے نال سینے میرا سخی سردار غمخوار نوشہ
دھم پئی اے وچ جہان سارے دیندا ڈبیاں بیڑیاں تار نوشہ
سبے مشکلاں ہو اسان جاون جیکر دل وچ لیے چتار نوشہ
فکر دوزخ دی بھاہ دا کیہ اونہوں مرشد جس دا سوہنا دلدار نوشہ
پاندے فیض نے کئی گدا آ کے دتا کھول اے سخی دربار نوشہ
تیری چھک کلیجڑے چھیک پاے دتی جندڑی تد توں وار نوشہ
سائل بن کے آیا میں در تیرے اللہ واسطے سنو پکار نوشہ
تیرے در جیا نہیں در کوئی ڈٹھا پھر کے پار ارار نوشہ
بیڑی اڑی اے بحر فراق اندر کرو کرم تے لا دیو پار نوشہ
مدت گذر گئی مُجھ وچھڑے نوں پھسیا وچ قصور دکھیار نوشہ

Marfat.com

کیہڑی گل دی پئی اے ڈھل پیرا نظر کرم دی دیو گذار نوشہ
بارش رحمت دی پا دے واسطہ ای میری سُکدی پئی گلزار نوشہ
تینوں سب توفیقاں نے ہادیا وے لوو آن غریب دی سار نوشہ
لوو سد مسکیؔن نوں وچ قدماں تیرا سگ ہاں میں دکھیار نوشہ

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۱، ص ۳۰۷، نمبر ۶۷۸

مسکین، لائل پور

آپ کا نام مولوی محمد دین، تخلص مسکین ہے۔ والد کا نام میاں قاسم علی ولد میاں غلام محمد بن عبد القادر المعروف کالا بن روشن دین تھا۔ آبائی وطن محلہ رڑی، شہر لدھیانہ تھا۔ آپ کی پیدائش وہیں ہوئی۔ پرائمری تک تعلیم پائی۔ ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء میں ہجرت کر کے پاکستان آ گئے۔ درس نظامیہ پورا کرنے کے بعد جامعہ رضویہ، لائل پور سے سند حاصل کی۔ آپ کی بیعت طریقت مولوی محمد رمضان شاہ نوشاہی برقندازی لائل پوری سے ہے۔ خرقۂ خلافت سے نوازے گئے ہیں۔ جامع مسجد فاروقیہ، نوشاہی چوک، محلہ ناظم آباد، لائل پور میں خطیب ہیں اور مدرسۂ قادری نوشاہی کھول کر تدریس کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ مخالفین نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا، مگر بزرگان دین کی نظر توجہ سے آپ ثابت قدم رہے۔ اب سینکڑوں طلبا قرآن مجید اور دینی کتابیں پڑھتے ہیں اور یہ سلسلہ بڑے اہتمام سے جاری ہے۔ مولوی مسکین صاحب ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء میں موجود ہیں۔

آپ اردو اور پنجابی زبان کے عمدہ شاعر ہیں۔ آپ کا کلام پر تاثیر ہوتا ہے۔ اس سے عشق مترشح ہوتا ہے۔

نمونۂ کلام اردو:

قطعہ

خدارا مجھ پہ ہو جائے نگاہ با سخا نوشہ — میں ہوں سرکار کے دربار کا ازلی گدا نوشہ
نگاہ لطف ہو مسکیؔن پر اور ابن مسکیں پر — ہو علم دین خدا کے واسطے ہم کو عطا نوشہ

نمونۂ کلام پنجابی:

نوشہ پاک دے پاک دربار وَتے نوشہ نوشہ دا ورد پکاردا چل
نوشا نوش مے نوش آواز دیون تے توں قلب دا جام سنواردا چل

Marfat.com

بوہا پیر دا کعبہ ہے عاشقاں دا قدم قدم تے سجدے گذاردا چل
بوہا ہستی دا بند مسکینؔ کر کے جپدا نام سرکار دلدار دا چل
نوشہ پاک عرفان دے ہین سورج جنہاں عارفاں دی رہنمائی کیتی
روشن شمع بن کے ویکھو سالکاں لئی جگہ جگہ خوب روشنائی کیتی
لوڑ جتھے مرید نوں پئی کدھرے نوشہ پاک نے مشکل کشائی کیتی
دتا تار مسکینؔ نوں شوہ وچوں جد توں نوشہ دے در دی گدائی کیتی

(بیاض سید محمد حسن شاہ نوشاہی، قلمی)

غرضمند اتوں نوشہ دا نام لے لے مقصد پورا نہ ہویا تے پھڑیں مینوں
تیرا نفس جہڑا تینوں مار دا اے جے کر اوہ نہ مویا تے پھڑیں مینوں
تیرا دفتر جو عصیاں سیاہ کیتا جے کر گیا نہ دھویا تے پھڑیں مینوں
بے ادب مسکینؔ جو اولیا دا روز حشر نہ رویا تے پھڑیں مینوں

ملدا رب نہیں رب دی قسم مینوں لکھ منبر تے وعظ بیان کریئے
کرنی ہووے محبوب دی دید جے کر نظر بند تے بند زبان کریئے
لگدی سُونہہ نہیں کدے بہار والی جے نہ ہستی دا باغ ویران کریئے
رہنا ہووے جاوید جے حشر توڑی پہلوں اپنا ختم نشان کریئے
جانی جان نہیں جاندا تدوں تیکر جد تک آپ نہ جان قربان کریئے
کرنا ہووے مہمان جے یار تائیں دل دا صاف مسکینؔ مکان کریئے

دے دے عشق دا جام لبریز مینوں ساقی تیرے میخانے دی خیر ہووے
جتھوں پیندیاں سار ملنگ تیرا کردا پیا لاہوت دی سیر ہووے
ہوواں غیر جہان دی نظر اندر میری نظر اندر نہ کوئی غیر ہووے
ہر اک جگہ مسکینؔ نوں توں دسیں بھاویں حرم ہووے بھاویں دیر ہووے

عشق عشق تے ہر کوئی پیا کہندا کرنا عشق پر گل ایہہ دور دی اے
پیندا خاراں دی نوکاں تے رقص کرنا دید ہوندی پھر گل مستور دی اے

Marfat.com

کیتا عشق تے سولی تے پیا چڑھنا گل یاد ایہہ شاہ منصور دی اے
ڈیرہ عشق دا ہے مسکیؔن جتھے اوتھے پہنچ نہ عقل شعور دی اے
صدمے جھل عظیم لاچار ہو کے لے کے غماں نوں اج غمگین آیا
مینوں لوڑ نہیں آقا خزانیاں دی میں تے قلب دی لین تسکین آیا
تیرے ساغر تے جام دی قسم مینوں میں نہیں ساقیا میریا پین آیا
فقط رنداں نوں ایناں ای آکھ دیہو رستہ دے دیو میرا مسکیؔن آیا

مولانا محمد دین مسکین ۱۳۴۷ھ/۱۹۲۸ء میں پیدا ہوے۔ آپ کے دو بیٹے ہیں۔ بڑے بیٹے محمد عبدالقیوم متخلص بہ زرؔ نوشاہی اور چھوٹے بیٹے عبدالقوی نوشاہی علوم دینیہ وعربیہ کے فارغ التحصیل ہیں۔ حضرت شرافت نوشاہی صاحب نے آپ کو سلسلۂ نوشاہیہ برخوردار یہ کی خلافت واجازت فرمائی تھی۔ آپ کتب سلسلۂ نوشاہیہ کی اشاعت میں دلچسپی رکھتے ہیں اور اکثر عرس حضرت نوشہ گنج بخش، ساہن پال کے موقع پر ان سے ملاقات ہوتی ہے۔ انہوں نے اپنا مزید کلام مجھے مہیا کیا جو یہ ہے:

مدح نوشہ گنج بخش

مرکز مہر و وفا اے حاجی نوشہ گنج بخش
منبع جود و سخا اے حاجی نوشہ گنج بخش
مرکز راہ ہدایت ، جلوۂ نور خدا
ہادی راہ ہدیٰ اے حاجی نوشہ گنج بخش
اے مرے ہادی مرے مولا مرے فریاد رس
اے مرے ماہ لقا اے حاجی نوشہ گنج بخش
تیری ذات پاک ہے سر چشمۂ فیض و عطا
عاشق غوث الوریٰ اے حاجی نوشہ گنج بخش
تیرے دم سے فیض نوشاہی ہے جاری ہر جگہ
تو ہے عنوان علما اے حاجی نوشہ گنج بخش
عاجز و مسکین بندہ خادمِ خدام تو
ہست ایں مسکیؔن گدا اے حاجی نوشہ گنج بخش

نیز دیکھیے شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۲۱۳۔۲۱۴؛ شمیم جالندھر المعروف بہ تذکرہ اولیا جالندھر، ص

Marfat.com

۲۵۹_۲۶۵۔ جہاں مسکین صاحب کے بڑے بیٹے کی تحریر میں ان کے حالات درج ہوے ہیں۔ عارف نوشاہی

مشتاق، گجرات

ان کا نام میاں مشتاق احمد، تخلص مشتاق، خاندان قریشی ہاشمی سے ہیں۔ان کے آبا واجداد نوشہرہ شریف، ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔لیکن کئی سال سے یہ شہر گجرات میں آ گئے ہیں۔ نوجوان، تعلیم یافتہ ہیں۔اپنے بزرگوں کے زمانہ سے سلسلۂ نوشاہیہ میں منسلک ہیں۔کسی سکول میں مدرس ہیں۔۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بقید حیات ہیں۔

فارسی[، اردو اور پنجابی] کے بہترین شاعر اور تاریخ گو ہیں۔

نمونۂ کلام فارسی:

میرے والد ماجد اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی کا ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۵ء میں دنیا سے انتقال ہوا تو انہوں نے یہ قطعۂ تاریخ فارسی میں لکھا:

غلام مصطفیٰ آن نوشۂ ثالث ازین دنیا — بستہ رخت سوے خلد واقف راز عرفانی
وجود شان مبارک بود، در دنیا نظیرش نے — سخن دان، فاضل کامل، بسیرت خوے عثمانی
بزرگانش کشیدہ مے ز جام غوث محی الدین — بنوشیدہ ہمان میخانۂ محبوب سبحانی
خرد گفتا بسال وصل ''آہ خورشید انور'' گو — شدہ خورشید در مغرب، نہان شد شمع نورانی

۱۳۸۴ھ

بجستم سال ترحیلش بگفتا ہاتفم برخوان — سخندان فاضل کملا و آن محبوب سبحانی

۱ ۹ ۶ ۵ء

(ذکر نوشاہی، ص۲۶)

نمونۂ کلام اردو:

سید نادر حسین شاہ نوشاہی ملھوکھوکھر والا ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء میں فوت ہوے تو مشتاق صاحب نے ان کا قطعۂ تاریخ اردو میں لکھا جو یہ ہے:

آہ ہم سے درِّ نادر بے بہا جاتا رہا — عاشق خیرالبشر وہ با صفا جاتا رہا
نورِ نظر [کذا] غوث اعظم اور نوشہ گنج بخش — اس جہاں سے پیکر حلم و وفا جاتا رہا
ان کے دَم سے تازہ تھی یہ رونق علم و عمل — کاروانِ زندگی کا رہنما جاتا رہا

Marfat.com

معدنِ خُلق و مروت ، قاری ام الکتاب مستِ جامِ معرفت وہ خوش ادا جاتا رہا

فکر تھی مشتاقؔ کو تاریخ کی ، آئی ندا

جان لو تم ''چاند روشن علم کا جاتا رہا''

۱۳۸۶ھ

(شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۰، ص ۴۹)

مشتاق صاحب کے والد کا نام میاں عطا محمد (م ۱۳۷۲ھ/۱۹۵۳ء) ہے۔ مجھ سے کئی دفعہ ساہن پال شریف میں ملاقات کر چکے ہیں اور خط و کتابت بھی رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنا متفرق اردو، فارسی اور پنجابی کلام مجھے مہیا کیا ہے۔ فارسی کلام میں قاضی خوشی محمد کنجاہی مرید حضرت نوشہ گنج بخش، محمد اکرم غنیمت کنجاہی مرید صالح محمد گجراتی نوشاہی، سید غلام دستگیر بن خواجہ محمد حسن شاہ خلیفۂ خواجہ فقیر محمد چوراہی، میاں عطا محمد ہاشمی نوشہروی، قاضی فقیر محمد قریشی قلعداری، صوفی عطا اللہ قادری ساکن ترکھا، ضلع گجرات، پیر روشن شاہ چشتی نظامی ساکن پنجن شہانہ، خواجہ قمر الدین چشتی سیالوی، اعلیٰ حضرت نوشاہی کے قطعات تاریخ وفات اور جامع مسجد انوار مدینہ کا قطعۂ تاریخ تعمیر؛ اردو کلام میں مدح حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی، ترجمۂ چند غزل حافظ شیرازی اور پنجابی کلام میں اقوال حضرت علی، مدحیات شیخ عبدالقادر جیلانی و حضرت نوشہ گنج بخش، شجرۂ طریقت سلسلۂ قادریہ نوشاہیہ، عرض احوال بدرگاہ حضرت نوشہ گنج بخش، ترجمۂ چند غزل حافظ شیرازی شامل ہیں۔ شجرۂ طریقت سے چند اشعار نقل کیے جاتے ہیں تا کہ مشتاق صاحب کی نسبت نوشاہیہ معلوم ہو سکے۔

گنج بخش پیر کامل نوشۂ عالم پناہ جام وحدت ہو عطا بحر عطا کے واسطے

دشمنوں کے مکر سے مولا مجھے محفوظ رکھ حضرت سچیار ہادی پیشوا کے واسطے

عاشق خیر الانام آن حضرت عبدالجلیل حضرت سلطان اکرم با صفا کے واسطے

در پہ تیرے آ پڑا ہوں مجرم و عاصی سہی کر کرم سلطاں جیو صاحب رضا کے واسطے

مرد میدان ولایت خواجۂ سلطان ملک لقب ہے سچیار ثانی حق نما کے واسطے

حضرت سید محمد شاہ صوفی پاکباز شاہ عصمت اللہ ہادی بے ریا کے واسطے

گوہر یکتا ز کانِ حضرت مولا علی فضل دیں اہل طریقت با حیا کے واسطے

نور عرفاں سے منور کر ہمارے قلب کو شاہ علی اکبر فدائے مصطفیٰ کے واسطے

انت ھادی انت مولیٰ انت غفار الذنوب از طفیل پیر بخش پیر ہدی کے واسطے

ربنا فاغفر لنا و انت خیر الغافرین قبلہ و کعبہ عطائے بے ریا کے واسطے

خاک پائے اولیا مشتاقؔ کی ہے آرزو خاتمہ بالخیر کر کل اولیا کے واسطے

Marfat.com

یا الٰہی سب دعائیں کر ہماری مستجاب　　سلسلہ نوشاہیانِ ذو العلا کے واسطے

نذرانۂ عقیدت بحضور حضرت نوشہ گنج بخش

سانوں قبلے وانگوں جاپدا اے سیو پاک دوارا نوشہ دا　　اوہ جوہ وی مثل کوہ طور دے جتھے پیا چمکارا نوشہ دا

دھماں دھمیاں لوہدے فیض دیاں گنج بخشی ہے مشہور لوہدی　　ویکھولا ہندے چڑھدے توڑی اے پیا وجدا نقارہ نوشہ دا

درداں نے مار مکایا اے اپنے وی ویری ہو گئے نے　　نہیں پاسا دسدا ہور کوئی ہے اکو سہارا نوشہ دا

مشتاق صاحب نے سید شرافت نوشاہی قدس سرہ کی وفات پر چار قطعات تاریخ فارسی میں اور ایک اردو میں لکھا۔ یہاں فارسی قطعات سے صرف مادۂ تاریخ والے اشعار لکھے جاتے ہیں۔

(۱)

وصالش جست چون مشتاق احمد ، ہاتفی گفتہ　　بجو از "مظہر انوار" آمد مادۂ رحلت

۱۴۰۳

(۲)

کشیدہ باے گو مشتاق سالش　　"جناب شاہ شریف احمد شرافت"

۱۹ ۸۵ -

(۳)

دگر سن وفاتش از سر آہ　　بگو "لا تقنطوا من رحمۃ اللہ"

آ + ۰۲ ۱۴

(۴)

"یک ہزار و نہ صد و ہشتاد و سہ"　　سال ترحیلش بدان اے نیک نام

"آہ او بد مخزن برکات دین"　　گفت مشتاق ہجرت خیر الانام

۱۴۰۳

نیز دیکھیے شریف التواریخ ، ج ۳، ح ۱۲، ص ۲۹۷؛ خفتگانِ خاک گجرات، ص ۱۲۲۔۱۲۳۔ جہاں مشتاق صاحب کے کہے ہوے عبد القادر قادری کلانوری (م ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۳ء) اور مفتی مختار احمد نعیمی (م ۲۵ شوال ۱۴۱۰ھ/۲۱ مئی ۱۹۹۰ء) کی وفات کے قطعاتِ تاریخ نقل ہوے ہیں۔ عارف نوشاہی

معصوم شاہ، چک سادہ

آپ کا نام محمد معصوم، المعروف معصوم شاہ۔ ابتداے حال میں اپنا تخلص شریعتی کیا کرتے تھے، مگر بعد میں کبھی اس کو استعمال نہیں کیا۔ والد ماجد کا نام سید فضل شاہ ولد سید برہان شاہ نوشاہی۔ چک سادہ متصل گجرات کے رہنے والے تھے۔ وہیں ۱۳۱۶ھ/۹۹۔۱۸۹۸ء میں ولادت پائی۔ علوم دینیہ حاصل

Marfat.com

کیے۔ بیعت طریقت شیخ فضل نور سے کی جو آپ کے عم بزرگ سید جلال الدین نوشاہی کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ دو بار حج کی سعادت سے مشرف ہوے۔ آپ نے لاہور میں ۱۳۶۴ھ/۱۹۴۵ء میں نوری کتب خانہ کھولا۔ اہل سنت و جماعت کی کتابوں کی اشاعت کرتے۔ ۲۹ شوال ۱۳۸۸ھ/۱۸ جنوری ۱۹۶۹ء کو [لاہور میں] وفات پائی۔ چک سادہ میں اپنے بزرگوں کے پاس دفن ہوے۔

آپ صاحب تصنیف و تالیف تھے۔ کتب ذیل آپ کی یادگار ہیں:

۱۔ مواعظ القرآن والحدیث، تین جلدوں میں ہے؛ ۲۔ ارشادات حضرت داتا گنج بخش؛ ۳۔ گلدستۂ ہدایت، منظوم؛ ۴۔ گلدستۂ نصیحت، منظوم؛ ۵۔ خطبہ نور نوری بیان؛ ۶۔ ہدایت نامہ بے نمازاں؛ ۷۔ ڈھولکی نامہ؛ ۸۔ گلدستۂ شریعت المشہور بحری روٹی، مطبوعہ تعلیمی پریس، لاہور، ۱۳۵۶ھ، [شائع کردہ نوری کتب خانہ لاہور، ۱۶ صفحات، ص ۲ تا ۱۴ فقہی مسائل بطرز ''جے کوئی پچھے'' اور ''توں آکھ'' درج ہوے ہیں] اس کا مطلع یہ ہے:

جے کوئی پچھے دس اساں نوں کیویں خداوندوالی　　توں آکھ جے بیوی ما پیو بیٹی بیٹیوں خالی

اور مقطع یہ ہے:

جے کوئی پچھے ورد ہمیشہ کیہڑا کردے رہیے　　توں آکھ جے کلمہ طیب دم دم پڑھدے رہیے

پنجابی میں عرض حال لکھی ہے:

یا رب گذری عمر گناہ وچ کیتے عیب بتیرے　　بخش طفیل محمد سرور مالک خالق میرے

جو بریایاں میتھوں ہویاں سب نے مَعْلَم تینوں　　طفیل نبی دے حشر دیہاڑے کریں خوار نہ مینوں

ظاہراتے پوشیدہ بدیاں میریاں بابجھ شماروں　　یا رب توبہ بخش تمامی نبی محمد پاروں

بے شک مجرم میں ہاں وڈا لائق سخت سزایاں　　بخش فضل تھیں میرے تائیں بخشنہار یا سایاں

یا رب بخش طفیل محمد ما پیو بھیناں بھائی　　ہور استاد تے ہار تمامی تیں پرواہ نہ کائی

اولاد میری نوں نیک بناویں فضلوں یارب والی　　پڑھن پڑھاون عمل کماون درجے پاون عالی

نام محمد معصوم ہے میرا رکھیں یاد پیارے　　دعا کریں رب سنگ نبی دا بخشے حشر دیہاڑے

سید فضل شاہ جیلانی والد میرے آہے　　کئی طرحاں دے فیض جہاں تھیں خلقت بہت اٹھاے

حضرت فضل نور نوری مرشد ہادی میرے　　داتا گنج بخش دی مسجد رہے موذن جہڑے

عابد عارف کامل اکمل مرد خدا دے نوری　　خدمت گنج بخش دی پاروں پایا قرب حضوری

Marfat.com

تے مرشد پاک جہاں دے بیسن سید جلال جیلانی
چک شریف مزار جہاں دا وچ دربار گیلانی
پنڈ چک سادہ کول گجرات جاگہ فانی جتھے
اصلی جاگہ قبر ٹکانہ خبر نہیں ہوسی کتھے
تیراں سو چھونجہ ہجری سن رسول پچھان
ایہ مسائل فقہ دے ہوے جدوں بیان
وچ مصنفاں ناواں ہووے ایہ نہیں نیت میری
ایہ پر صدقے جاریہ والی دل نوں حرص ودھیری
پڑھنے سننے والے یارب بخش دئیں توں سارے
سب تائیں توں سنگ نبی دا دیویں حشر دہاڑے
وقت نزع دے کریں آسانی نال ایمان لے جاویں
تنگی وقت اخیری ویلے کلمہ یاد کراویں

(گلدستہ شریعت، ص ۱۵)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۹، ص ۱۰۲۔۱۱۲

مفتون

آپ کا نام ہدایت اللہ، تخلص مفتون۔ حضرت شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی برخورداری (م: ۱۱۳۷ھ) کے مرید وخلیفہ تھے۔

فارسی اور اردو میں اشعار کہتے تھے۔

نمونۂ کلام فارسی:

غزل

از گردش سیاحی سیماب وشم ساخت
آن حیدر صفدر بفراغم ز الم را
اسپ چہ کلان خرد بہر رنگ کہ باشد
محتاج خدا کرد خداوند نعم را
اکنون چو شدم پیر پیادہ نتوانم
کم طاقت و ہم آبلہ ہایی کفم را
نقصان بہ ہدایت ز ازل تا بہ ابد نیست
شاہاں چو شفیع اند بمن جملہ خدم را

قطعہ

نے دعا و نے سلام و نے کلام
یا ربم این قوم تر ساکن تمام
عرض سازم یا الٰہی کن قبول
جز تو کس دیگر ندارد التزام

Marfat.com

بیت

علم فروش نیم بندۂ خدا ہستم ز جام نشہ نوشہ ببیں چہا مستم

بیت

بر در اہل دَوَل رفتن دلا درکار نیست بامن جز عصمت اللہ شاہ ہمدم یار نیست

ریختہ اردو

کیا دوس دیوں خدائی رے تیرے درد فراق ستائی رے

... ... مجھ کملی کہے لوکائی رے

اب مجھ موں ایہ دستور ہویا

اس برہوں مجھ کو جھکیا ہے میں اس کا کیا بھی لیا ہے

بن پیا نہ ہیا دیا ہے اب سانچ پانچ کہہ دیا ہے

ایہہ تن من جگ نور ہویا

ہونی ہوے سو ہوے رہی میں آنکھوں لاکھوں روے رہی

میں اپنا آپے کھوے رہی اکھ روتی درداں بوے رہی

ایہہ دیکھ حشر کا شور ہویا

تجھ ہاتھ دیا لے جانا ہے پھر آنا مانا جانا ہے

نہ آنا ہے نہ جانا ہے آو سمجھ بوجھ تے دانا ہے

کہہ پیا بنا منظور ہویا

ایہی اوہی اوہ کرتے ہیں اس ہے ہے تھیں نہ ڈرتے ہیں

کہوں لڑتے پڑتے مرتے ہیں ایک دوسرے سے اڑتے ہیں

ایہہ دنیا کا دستور ہویا

جب ملک الموت بھی آوے گا کر پکڑ باندھ لے جاوے گا

نقارہ کوچ بجاوے گا کل عالم سن پستاوے گا

کوئی فقیر حضور ہویا

Marfat.com

عصمت اللہ شاہ ولایت ہیں　　اے مفتوؔن تجھے ہدایت ہیں
پیا آپ رحمانی آیت ہیں　　شہ نوشہ سے جو کفایت ہیں
سب اس کا یہ ظہور ہویا

ریختہ

در یکدمے بہ نیم دمی تب خبر پڑی　　اجلم بہ پیش آے کھڑی تب خبر پڑی
کل مل ہویا ہوں پیا بنا گل نہ پل پڑی　　پل پل موں پلک جھلک دھری تب خبر پڑی
طاقت رہی نہ بولنے کی سُدھ سبھی ٹلی　　چشماں نے آبریز دھری تب خبر پڑی
شہد و شکر چہ شیریں شیر و چہ شربتے　　پیتے پیتے صراحی بھری تب خبر پڑی
ململ میری خوشی و کبھی خاصہ پہرتی　　اب دیہہ خاک موں پسری تب خبر پڑی
جانم وداع فدائے جدا ہو چلے گی جب　　رہنے نہ ملے ایک گھڑی تب خبر پڑی
کھارے مجھے چڑھائے کے جوڑے پہرائے کے　　سنگار سب بنائے کھڑی تب خبر پڑی
ڈولی موں ڈارلے کے چلے جب سوں مجھ تیئں　　لے چل چلو پکار پڑی تب خبر پڑی
گھونگٹ کوں کھول لحد میں دھر راکھ سب گئے　　کیا مور و مار مجھ کو دھری تب خبر پڑی
منکر نکیر بہیاں پکڑ کے اٹھاوتے　　گرز آتشیں کی سیس جڑی تب خبر پڑی
سب دست و پا و آنکھوں سر تن بدن تمام　　ماٹی ہوا استخوان بھری تب خبر پڑی
مفتوؔن جو نہیں میرا کوئی بناں خدا
جب ایک کی ہی اوٹ دھری تب خبر پڑی

ریختہ

چشم ہے یا کنول یا یہ حسن کا تالاب ہے　　ڈوبا جو عاشق مڑ جیا غرقاب ہے غرقاب ہے
تجھ مکھ تیئں قرآں کہوں یا صورت رحماں کہوں　　یا یوسف کنعاں کہوں یا چودھواں مہتاب ہے
قدت خراماں مور ہے خدت درخشاں ہور ہے　　تجھ سوں حشر سا شور ہے عاشق سدا در تاب ہے
تجھ زلف کو سنبل کہوں یا خود بنفشہ گل کہوں　　نگہت چو نشہ مل کہوں یا خود مئے خوں ناب ہے
جب نازسوں تو سن چڑھا جس نے دیکھا تس نے کہا　　یا بادشاہ شہزادہ و یا خان یا نواب ہے

Marfat.com

عاشق کلیجے گھاو ہے تجھ دیکھنے کا چاو ہے — منڈی میں مہنگا بھاو ہے بھوکھا پڑا بے تاب ہے
مفتوںؔ پڑھتے ہی لٹی اس دور کی برکت گھٹی — یا رب اٹھا ان کی مٹی خوش گوجر و قصاب ہے

ریختہ انتخاب

تیرا جمال دیکھے گھر بار بھول جاوے — سب قیل قال لیکھے ، سنسار بھول جاوے
تجھ سوں لگن لگاوے سب کجھ اوہاں پاوے — تب مال بڈا پاوے ، بیوپار بھول جاوے
مہراب ابرو اپنا جس کو کبھی دکھاوے — قبلہ نما کی آنکھوں کردار بھول جاوے
انگن ہمارے ساجن جب کب لٹکتا آوے — کبک و تدرو بیند ، رفتار بھول جاوے
گہ گاہ گر بگلشن افتد گذر بسیرش — بلبل بگلرخ تو گلزار بھول جاوے
سنبل بنفشہ سوں زلفت اگر جو دیکھے — در پیچ و تاب آپس صد بار بھول جاوے
چینک چنک چٹاک چٹا چٹ پٹا پٹک — رمز ایک دیکھا چھوڑے دستار بھول جاوے
لقمان صد فلاطوں بقراط اور عالم — حکمت تیری کے آگے لاچار بھول جاوے
مفتوںؔ ہدایت اللہ تجھ یار دل میں بستا — نیم نگہ کی اس توں ہشیار بھول جاوے

نیز دیکھیے : شریف التواریخ ، ج ۳ ، ح ۳ ، ص ۲۶۷ ۔ ۲۷۱ ۔ وہاں مفتون کے کچھ اور ریختے بھی درج ہوے ہیں لیکن مصنف نے ان کا ماَخذ نہیں بتایا۔ عارف نوشاہی

مقبول ، جلالہ شریف

آپ کا نام مقبول محمد ، تخلص مقبول ۔ موضع جلالہ ، ضلع گورداس پور کے رہنے تھے ۔ ظاہری تعلیم مولوی نعمت اللہ حنفی قادری گمٹالوی سے پائی ۔ جید عالم و فاضل ہوے ۔ مولوی رحمت اللہ قادری گمٹالوی ، پیر میراں بخش گمٹالوی اور بابا بوٹے شاہ ساکن ونجواں کے ساتھ آپ کی علمی مجلسیں ہوتی تھیں ۔ آپ کی بیعت طریقت نوشاہی خاندان میں مولانا محمد جمیل جلالوی سے تھی ۔ وہ مرید شیخ جمال شاہ شتاب گڑھی کے تھے ۔ آپ نے ۵ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ/۴ جولائی ۱۹۳۸ء کو وفات پائی ۔ مزار جلالہ شریف [تحصیل شکر گڑھ ، ضلع سیالکوٹ] میں واقع ہے ۔

آپ صاحب تصنیف تھے ۔ کتاب سبیل سلسبیل آپ نے ۱۳۴۲ھ میں تالیف کی ۔ جو اسی سال روز بازار ، الیکٹرک پریس ، امرتسر میں چھپی ۔ اپنے مشایخ کے مختصر حالات لکھے ہیں ۔ آپ عربی ،

Marfat.com

فارسی، اردو اور پنجابی کے بہترین شاعر تھے۔

نمونۂ کلام فارسی:

آپ نے فارسی زبان میں شجرہ شریف قادری نوشاہی نظم کیا ہے۔ ملتقطاً چند شعر لکھے جاتے ہیں۔

یا حی یا قیوم مجیب الدعاہا　　مقبول محدم رحمت بحال ما
مہدی و مہتدیم محمد جمیل ہست　　باروح او عطا کن فضل و ضیا لقا
شاہ جمال عالی با لطف تو مدام　　من سالکم تو معطی بدہی مآل ما
ہاشم شہے است ابن محمد شریف پیر　　بخت جمال ہادی پیران پیر ما
پیر محمد است عاشق بہ گنج بخش　　حاجی محمد است نوشاہ با وفا

(سبیل سلسبیل، ص۸۱)

نمونۂ کلام اردو:

ھو الاول ھو الآخر ھو الظاہر ھو الباطن　　ہے الآن کما کان دوام اللہ اکبر کا
کیا احاطہ صمد نے کل شئی پر کریمی سے　　جہت کی قید سے بالا ہے شان اللہ اکبر کا
جنم اور موت سے فارغ ہے لم یلد و لم یولد　　و لم یکن لہ کفواً کلام اللہ اکبر کا
احد کی معرفت کی ہی تجلی ہیں جدھر دیکھو　　تقرب کے لیے کافی ہے نام اللہ اکبر کا
ادب ملحوظ ہے مقبولؔ، جاے رازداری ہے　　ولے ظاہر ہے مظہر سے نشاں اللہ اکبر کا

(ایضاً، ص۲)

نمونۂ کلام عربی:

عربی زبان میں آپ نے حمد وصلوۃ اور دعاء مغفرت بطور خطبہ نظم کی ہے جو یہ ہے:

حمدت اللہ حمدا بالنوال　　رئوف راحما مولی الموال
کریما فارغا عن کل عیب　　لہ وصف التنزہ عن مقال
صلوۃ اللہ دامت کل دھر　　علیٰ خیر البریۃ ثم آل
و للاصحاب والاتباع طرا　　و اھل الدین ارسل بالنوال
الھی عبد مقبول محمد　　ببائك سائل یا ذوالجلال
سألت العفوك للوالدین　　سیغفر یا الہ لذی الکمال

Marfat.com

الھی نجنی من کل خوف　　قنا باللطف فی خیر الظلال

(ایضاً، ص۶۲)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج۳، ح۷، ص۳۶۳_۳۶۸

مکرّم، لائل پور

اصلی نام حاجی محمد دین، تخلص مکرّم ہے۔ والد کا نام ابراہیم ولد شادی قوم بھٹی تھا۔ کاروبار حجامت کرتے ہیں۔ آبائی وطن شہر لدھیانہ، محلّہ ڈھولے وال، چوک نم والا تھا۔ پرائمری تک تعلیم پائی۔ ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء میں پاکستان چلے آے۔ لائل پور، محلّہ غلام آباد، راجہ چوک میں سکونت رکھتے ہیں۔ ان کی بیعت سائیں فتح محمد نوشاہی ساکن چک لبھیاں والا، متصل جڑاں والا، ضلع لائل پور سے ہے۔ وہ مرید سید غضنفر علی شاہ بھوری والا نوشاہی برقندازی بدوملھی والا کے ہیں۔ مکرّم صاحب ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بعمر پچاس سال موجود ہیں۔

پنجابی زبان میں شعر کہتے ہیں۔ یہ رسائل ان کے چھپے ہوے ہیں:

۱۔عرشاں دا مہمان؛ ۲۔عرشاں دا راہی؛ ۳۔مدینے دا وچھوڑا؛ ۴۔مدینے دا راہی؛ ۵۔حضور دے منگتے؛ ۶۔سلطان اعظم؛ ۷۔مقام جبریل؛ ۸۔کرامات اولیاے کرام، سی حرفی۔

پنجابی کلام کے یہ اشعار ہیں:

اکھیں میٹ کے دوستو اج جیہڑا ایس دور دے دھکے چوں نکل جاوے
پہنچ جاوے محمد دے در اتے بتاں والے مکے وچوں نکل جاوے
ڈھل جاوے صدیق دے صدق اندر ڈانواں ڈول بھجکے چوں نکل جاوے
ہے کامل مکرّم فقیر اوہی جیہڑا سوئی دے نکے چوں نکل جاوے

روز ازل تو میری اس خاک وچوں کدیں نکل غریبی دا رَلا جاندا
میں در رسول تے پہنچ جاندا ہجر یار دا گھٹ نہ گلا جاندا
رہندی خاک جے بندا بت ناہیں میرا اج نوں ہووی بھلا جاندا
ہوندا خاک مکرّم تے اج میں بھی لگ کسے دی جتی نوں تلا جاندا

Marfat.com

جتھے جتھے حضور دے پیر لگے اونہاں تھاواں دے نالوں سَوَلا عرش اے
فرش نالوں جیکر عرش سمجھے میرا شان اچا فیر جَھلا عرش اے
اکے گلی مدینے دی ہے جنت طیبہ پاک دا اک اک محلا عرش اے
مکرّم عرش توں ودھ عظیم جیہڑا پاک نبی کریم دا مصلا عرش اے

منگی خیر اسلام حسین کولوں دکھ سکھیاں توں عادت حسین دی اے
کنبہ وار سوالی دی بھری جھولی کیڈی سوہنی سخاوت حسین دی اے
خنجر ہیٹھ نماز حسین دی اے نیزے اتے تلاوت حسین دی اے
کیوں ایہہ امت مکرّم نہ جاے جنت ، دوزخ نال عداوت حسین دی اے

لگی وچ بغداد گلزار سوہنی جتھے وسدا شیرِ خدا یارو
قم باذنی دی بولی سنا سوہنا دیندا قبر چوں مردے جگا یارو
غوث پاک دی نظر جے اک ہووے دیندے ڈبیاں نوں بنے لا یارو
چور قطب مکرّم بنا دیوے دیندا وچھڑیاں تائیں ملا یارو

کتاب *سلطان اعظم* میں اپنا تعارف ان اشعار میں کرایا ہے:

پتے والیو پتے نوں درج کر لو کرنا ہووے جے خط ارسال مینوں
لدھیانے دا خاص مقیم ساں میں محلے آن ملدے ڈھولے وال مینوں
ہن لائل پور جھنگ بازار اندر لوکی آ ملدے ہو خوشحال مینوں
پڑھیا لکھیا نہ میں بے علم جاہل ، آیا ہتھ نہ کوئی کمال مینوں
کجھ شعراں دے شوق نے تنگ کیتا دتا یار دے عشق نے گال مینوں
بناں مرشداں راہ نہ ہتھ آوے دتا شعراں دے شاعراں ٹال مینوں
قسمت میری نوں ملیا استاد بسمل دی جس نے شعراں دی چال مینوں
دوتی شعراں نوں ویکھ کے ہوں کوے پر ایہہ آیا نہیں کدے خیال مینوں
جنہوں رب دیوے اوہنوں کون کھووے آوناں شعر دا کدے نہیں کال مینوں
مکرّم کہن مینوں ، غلام آباد رہنا ، لیناں جھنگ بازار چوں بھال مینوں

(ص ۴)

Marfat.com

مکھن شاہ، لاہور

آپ کا نام نامی فیض احمد، مشہور نام مکھن شاہ۔ آپ حضرت سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق بن سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات کے فرزند ثالث یعنی فرزند اصغر تھے۔ ۱۲۴۶ھ/۳۱-۱۸۳۰ء میں بمقام ساہن پال شریف تولد ہوے۔ تعلیم و تربیت اپنے بڑے بھائی حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکذات نوشاہ ثانی سے پائی۔ چندے علم اپنے پھوپھی زاد علامہ سید غلام قادر بن سید عبداللہ برخورداری سے پڑھا اور بیعت طریقت سید عمر بخش نوشاہی رسول نگری کے ہاتھ پر کی۔ ریاضت و مجاہدہ اور شغل پاس انفاس میں مشغول رہے۔ ۱۹ شعبان ۱۳۳۴ھ/ ۲۱ جون ۱۹۱۶ء میں وفات پائی۔ مزار گورستانِ نوشاہیہ ساہن پال شریف میں سنگ مرمر سے بنا ہوا ہے۔

آپ ایک مرتبہ مولوی عبدالحکیم اوچی کا قصہ یوسف و زلیخا پڑھ رہے تھے۔ اثنائے مطالعہ میں یہ شعر آیا:

زلیخا آکھدی یوسف نوں رو کے خدا کے واسطے گل سن کھلو کے

اس شعر کی لذت سے آپ ایسے سرشار ہوے کہ آپ کی زبان سے خود بخود یہ اشعار صادر ہوے:

زلیخا یوسف و یوسف زلیخا انا احمد بلا میم لکھاہا
مینوں اک جام مہروں جھول دیہو متھے مکھ اپنے توں گھول دیہو
میں پیواں پی کے ہو جاے مستی مینوں میں تھیں خودی دی جاے ہستی
نہ دِسّے دوسرا کوئی باہجھ تیرے جدھر ویکھاں ادھر تو ہیں چوفیرے

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۶۴۷-۶۸۴

ممتاز، ابن والی

اس کا اصلی نام ممتاز بیگم، تخلص ممتاز، والد کا نام علم دین، شوہر کا نام الٰہ دین، قوم ارائیں، ساکن ابن والی، ضلع گوجران والا۔ پہلے وہابی مذہب رکھتی تھی، ۲۲ صفر ۱۳۷۵ھ/ ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو اعلیٰ حضرت نوشاہی کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوئی اور مذہب حنفی اختیار کیا۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

اس نے ایک پوری سی حرفی بزبان پنجابی اعلیٰ حضرت نوشاہی کی مدح میں لکھی۔ پہلا شعر یہ ہے:

الف آ کے دیہو دیدار مینوں ساتھوں دور دراڈڑے نسڈے او
نہیں بھلدے مصطفیٰ سوہنے اکھیں ساڈیاں وچ پئے ہسدے او

Marfat.com

دل گھس کے اساں نمانیاں دا ساہن پال اندر تسیں وسدے او
دیہو پاک دیدار ممتاز تائیں تاہنگ لا کے دل نوں گھسدے او

(فیض محمد شاہی، ج ۷، ص ۵۸۷)

حمد آکھاں پہلاں پاک رحمان نوں — جس پیدا کیتا سارے جہان نوں
تھماں باہجھ کھلا کیتا آسمان نوں — حمد لکھاں اوسے تائیں ... ...

حضرت غلام مصطفیٰ پیر امینوں اپنے سنگ رلائیں

(ایضاً، ص ۶۷۵)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۰، ص ۴۶۵-۴۶۶

منشا، خونی والا

نام محمد منشا، تخلص منشا، والد کا نام احمد دین ولد شیر محمد بن بہادر بن بانو، قوم چوغطہ [چغتائی]۔ آبا و اجداد سے پیشہ ظروف سازی تھا۔ ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء میں بمقام خونی بھٹیاں، علاقہ ننکانہ صاحب، ضلع شیخوپورہ پیدا ہوا۔ سوموار، ۱۳ شعبان ۱۳۸۳ھ/۹ جنوری ۱۹۶۳ء میں میرے ساتھ بیعت کی۔ ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

حضرت نوشہ گنج بخش اور اپنے پیر سے بہت محبت رکھتا ہے۔ پنجابی میں شعر بھی کہتا ہے۔ کئی باراں ماہ اور کافیاں اور مکاتیب منظوم لکھے ہیں۔ ایک مکتوب میں لکھتا ہے:

منہ پاک کر کے، جھ صاف کر کے، لکھاں نام پیارا اس ابدال دا میں
سارے جگ اندر، سارے وچ عالم، نہیں تکیا اوسدے نال دا میں
در تے سد بلاے یا دے دھکے تاں بھی سگ ہاں نوشہ دے لال دا میں
تیری دید نوں پیر شریف احمد پیا ترسنا ہاں پورے سال دا میں

اس نے باراں ماہ دو عدد، غزلیات اور کافی یا دشرافت دو عدد بنائی ہیں۔

باراں ماہ

چیتر چنتا چرو کی روضے نوشہ دے جاواں
رکھاں سر نذرانہ، در تے سیس جھکاواں

Marfat.com

بن کے سائل نوشہ دا بیٹھا ٹکڑے میں کھاواں
آوے پیر شرافت اس نوں حال سناواں

وساکھ وساریں نہ نوشہ میں ہاں تیرا سوالی
توں شاہ سلیماں دا لاڑا لج لگیاں دی پالی
تیرے در اتوں سائل جاندا کوئی نہیں خالی
سینے لاویں شرافت رو رو ہوئی ہاں بے حالی

جیٹھ جان کندن توں نوشہ جان بچاویں
تیرا رتبہ ہے عالی دامن ہیٹھ چھپاویں
تیرے در دا سوالی نہ توں دور ہٹاویں
دن حشر دے مولا مینوں پیر ملاویں

ہاڑ ہاڑے تے ترلے لیندی جان بیچاری
نوشہ پیر سچاواں کوئی گرسی چا کاری
دیسی فیض دا دارو ہوسی دور بیماری
میرا پیر شرافت لیسی آن کے ساری

ساون ستیے نی جندے تیرے جاگن دا ویلا
کر زیارت نوشہ دی ہوندائی وقت کویلا
پا گئے فیض ہزاراں حصہ توں بھی کوئی لے لا
شرافت وچ نوشاہیاں کھڑیا پھل چنبیلا

بھدر بھاری اے منزل پہاڑے نوشہ بھریسی
بیٹھا ہاں وچ انہیرے چانن مولا کریسی
ایہ مکان فنا دا دنیا ہے پردیسی
دن حشر شرافت میری شفاعت کریسی

Marfat.com

اسوں اسم تساڈا میرا ورد زبانی
میرا پیر سچاواں کھولے گھنڈ نورانی
میرے پیر دی صورت جویں چند اسمانی
باہجوں پیر شرافت رہندی بے ارمانی

کتیں کرم کماویں نوشہ پیر پیارے
میریاں اکھیاں دا چانن میرے دل دے سہارے
جاون دکھ تمامی تیرے اک نظارے
کاسہ بھر دے شرافت ہن کر ناہیں کارے

مگھر مرض میری دا نوشہ آپ دوا ہے
منے حکم الٰہی راضی وچ رضا ہے
نوشہ دید حقانی نوشہ نام دوا ہے
میری پیر شرافت اتوں جان فدا ہے

پوہ پریم پیالہ نوشہ پیر پلاوے
اپنے نام دی بوٹی میرے دل وچ لاوے
لکسو رنگ جنابوں پئی ہلارے کھاوے
سید پیر شرافت مشکل حل کراوے

مانگھ موڑیں نہ نوشہ تیرے در تے آیا
تساں فیض خزانہ چڑھدے لاہندے ورتایا
نوشہ تینوں نے شرماں تو ہیں علی دا جایا
سید پیر شرافت چانن تھاں تھاں تے لایا

پھگن پھاہی وچ پئی ہاں میرا دل گھبراوے
نوشہ نوشہ پکاراں مینوں سینے چا لاوے

Marfat.com

نوشہ پیر دے باجھوں کیہڑا آن چھڈاوے
پاویں نظر شرافت منّشا عرض سناوے

باراں ماہ دیگر

چیتر چار دناں دی زندگی اوڑک گور ٹکانائیں
کھٹ لے بندیا جو کجھ کھٹنائیں عملاں نے کم آنائیں
ایہہ دفتر تیرا عملاں والا سایاں ہتھ پھڑانائیں
لگیاں دی لج تینوں شرافت حق دا راہ وکھانائیں

چڑھے وساکھ وساہ نہیں دم دا آخر دنیا فانی ایں
میری میری کردیاں پھردیاں ایویں ای عمر وہانی ایں
مٹی دے سب محل منارے مٹی وچ ای جانی ایں
دیہہ دیدار شرافت پیرا سکدی جان نمانی ایں

جیٹھ ہن جانی تیرے باجھوں کس نوں حال سناواں میں
دن ہے درد غماں وچ لنگھدا ، راتیں اوسیاں پاواں میں
لگا روگ دلے دے اندر ناں کجھ پیواں کھاواں میں
عین ویلے شیشہ نام تیرے دا چم اکھیاں تے لاواں میں

چڑھیاں ہاڑ گھتاں لکھ ہاڑے مولا میل پیارے نوں
لگی چھِک دلے دے اندر میلیں پیر پیارے نوں
ہتھ بنھ بیٹھی کراں عرضوئی نوشہ پیر دلارے نوں
دیہہ دیدار شرافت پیرا میں جیہے اوگنہارے نوں

چڑھدے ساون سوچاں آون کنت نوشہ دیاں تانگاں نی
پار جھناں توں دربار نوشاہی وحدت ہوندیاں بانگاں نی

. . . . . .

سد دربار شرافت اپنے کِتے نہ ملدیاں لاہماں نی

Marfat.com

بھدر بھاگ مالی دے چنگے نچ کے درشن پایا سو
بکناں نوں دے عین دا جلوہ پاک رحمان بنایا سو
بکناں نوں نال حکم ربے دے قبر حساب وکھایا سو
لکھ رحمت سید پیر شرافت جدھا تھاں تھاں چانن لایا سو

کافی مدح نوشاہ عالیجاہ

در نوشہ پاک دے جا پہنچاں ایہہ دل دی منشا میری اے
اکھیں لبھ لبھ تھکیاں ماہی نوں دس پوے تے آکھاں بسم اللہ
دن اوکھے ہین جدایاں دے ، راتیں نیند نہ آوے تڑی نوں
نوشہ باہجوں دکھڑے کون سنے سُن لَوے تے آکھاں بسم اللہ
نت نین اڈیکاں رکھدے نے رخ سجناں دے ول تکدے نے
ستے لیکھ نے کرماں ماری دے آ جگا دے تے آکھاں بسم اللہ
جس دن دا ماہی نہیں ملیا اس دن دا دل نوں قرار نہیں
ماہی باہجوں جند ہے کس کارن موت آوے تے آکھاں بسم اللہ
سینے ہجر دے بھانبڑ مچدے نے کر یاد وچھوڑا نوشہ دا
سب جھگڑے جھیڑے مک جاون سینے لاوے تے آکھاں بسم اللہ

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۱، ص ۲۰۶-۲۰۷

منظر، شیخوپورہ

آپ کا نام میاں محمد اسمعیل، تخلص منظر، والد بزرگوار کا نام میاں محمد دین (متوفی ۱۳۸۳ھ/ ۱۹۶۳ء، مدفون کڑیال کلاں) بن سائیں مولا* شاہ (مشہور شاعر، متوفی ۱۸ رمضان ۱۳۶۱ھ/۱۹۴۲ء، مدفون تبڑ، ضلع امرتسر) بن کریم بخش بن مہتاب دین بن برخوردار، قوم جندرا۔ آپ کی ولادت یکم رمضان ۱۳۲۸ھ/ ۶ ستمبر ۱۹۱۰ء کو بمقام جگد یو کلاں، ضلع امرتسر ہوئی۔ تعلیم مڈل، ایس۔ وی تک پائی۔ تقسیم ملک کے وقت ہجرت کر کے ۱۳۶۶ھ/ ۱۹۴۷ء میں کڑیال کلاں، ضلع گوجران والا میں آ کر آباد ہوئے۔ آپ اٹھارہ سال کی عمر میں مدرس ہوئے۔ چالیس سال ملازمت کے بعد بحیثیت ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سے

Marfat.com

۱۳۸۸ھ/۱۹۶۸ء میں ریٹائر ہوئے۔ نامور استاد اور بہترین منتظم کی حیثیت سے جانے پہنچانے جاتے رہے ہیں۔ معلمی کے ساتھ ساتھ اور ریٹائرمنٹ کے بعد تقریباً ۴۰ سال تک بحیثیت برانچ پوسٹ ماسٹر کام کرتے رہے۔ علاوہ ازیں ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء سے کڑیال کلاں میں مطب چلا رہے ہیں۔ ہومیوپیتھی میں M.B.H ہیں۔ یونانی طب اور ایلوپیتھی میں بھی رجسٹرڈ پریکٹیشنر ہیں۔ علاقہ بھر میں منفرد و مشہور و مقبول ہیں۔ غریبوں کا علاج مفت کرتے ہیں۔

آپ کی طبیعت سادہ ہے۔ خوراک میں سادگی، لباس میں سادگی، طرز معاشرت میں سادگی ہے۔ اپنے دادا صاحب کی یاد میں ایک سوسائٹی بنام ''سائیں مولا شاہ ویلفیر سوسائٹی کڑیال کلاں، ضلع گوجران والا'' بنائی ہے۔ جس کو صدر اور سرپرست کی حیثیت سے چلا رہے ہیں۔ جس کے زیر اہتمام ہر سال ۱۶ جیٹھ کو اپنے دادا میاں کا عرس کرواتے ہیں۔ جس میں مریدوں کا طبقہ بھاری تعداد میں شرکت کرتا ہے۔

موسیقی سے خاص لگاؤ رکھتے ہیں۔ ہارمونیم خود بجا کر اپنا کلام گا کر سناتے ہیں۔ اپنا ایک مکان بنام ''المنظر'' گلی میاں مقبول، محلہ چوڑیگراں، شیخوپورہ میں بنایا ہے۔ وہاں بھی رہتے ہیں۔ آپ کے دو بیٹے میاں مقبول احمد و میاں غلام رسول نام ہیں۔ دونوں گریجویٹ ہیں اور محکمہ تعلیم میں بطور پروفیسر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ منظر صاحب ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہیں۔

آپ اردو اور پنجابی کے بلند پایہ شاعر ہیں۔

نمونۂ کلام اردو:

غزل

ان کی جانب سے جو معمولی اشارہ ہوتا
ان کا ہو جاتا اگر وہ بھی ہمارا ہوتا

تم مرے ہوتے تو میں کیوں نہ تمہارا ہوتا
میری آنکھوں میں تو ہی آنکھ کا تارا ہوتا

درد دل ہم نے خریداری کا آغاز کیا
کیا تھا منظؔر جو ہمیں اس سے کنارا ہوتا

اپنے جدامجد سائیں مولا شاہ کے دربار میں:

کھڑے ہیں آستانے میں تیرے سرکار مولا شاہ
فقط مقصد ہے اک میرا تیرا دیدار مولا شاہ

نہیں حاجت ہے دولت کی نہیں خواہش مراتب کی
رخ انور کی ہے بس اک جھلک درکار مولا شاہ

خریدے گی جو یوسف کو زلیخا ایک اٹی سے
تو میں دل پیش کر دینے کو ہوں تیار مولا شاہ

جہاں دیکھا وہیں پایا، جہاں ڈھونڈا نظر آیا
میرا مولا ہے ہرجائی، میرا غمخوار مولا شاہ

Marfat.com

اگر منظور ہے عشق و محبت کی خریداری　　چلے آؤ خریدارو کھلے بازار مولا شاہ

اگرچہ دور ہوں منظؔر مگر بندہ تو تیرا ہوں
جگہ مجھ کو بھی مل جائے تیرے دربار مولا شاہ

بے نور ہے وہ دیدہ جس میں ضیا نہیں ہے　　دنیا ہے فانی اس میں بالکل بقا نہیں ہے
مرنے سے پہلے مرنا جاوید زندگی ہے　　مرنا حیا میں منظؔر کوئی قضا نہیں ہے

نمونۂ کلام پنجابی:

ویکھیں لوکاں دا نہ بن جاے ہاسا توں نیویں ہوکے کھال ٹپ لے
تیرے من وچ میم دا واسا توں نیویں ہوکے کھال ٹپ لے
اک در تے توں سیس نوائیں در در دے ناں دھکے کھائیں
تیرا بھر جائے آس دا کاسہ توں نیویں ہو کے کھال ٹپ لے
اس جگ اندر ہر شے فانی ، دولت ، حسن تے زور ، جوانی
تیرے کم کس رانگلا دنداسا توں نیویں ہوکے کھال ٹپ لے

دیگر

پُتر آپ نے جنے جے ماں کوئی کدوں لے پالک گودی سجدے نے
جہڑا پھن کھلار کے پھرے بھوندا اوہنوں ویکھ لوکی دوروں بھجدے نے
کرنی اپنی اپنی پیش آوندی بندہ اپنا بیجیا وڈھ لیندا
پیراں ہیٹھ کنڈے جہڑا سٹ دیندا اوہدے اپنے پیراں نوں وجدے نے
دولت ، حسن ، جوانی دا مان کاہدا جہڑے وانگ پرچھاویں دے ڈھلن چھیتی
غصہ ، لوبھ ، ہنکار تے کبر چارے بندے چھڈ دیندے جہڑے بچ دے نے
خُلق جیسی طاقت کوئی ہور ناہیں جہڑا ہاتھیاں کھچ کے زیر کردا
جہڑے آکڑاں پھاکڑاں کول رکھن چھتر لعناں دے اونہاں وجدے نے
کینہ ، بغض تے حسد دے زہر تنے چوتھی طمع جہڑی نقطے دار ناہیں
کشش انس والی جدھے وچ ناہیں اوہدی گھریں واجے کدوں وجدے نے
راضی ہوونا کسے نوں دکھی کر کے اگ لاونی کم کمینیاں دا
اچے بدلاں ورہن توفیق ناہیں جہڑے ورھ جاندے کدوں گجدے نے

Marfat.com

قدر سونے دی پچھ سنیار کولوں جوہر جوہری ویکھ پچھاندا اے
لعل بُدھو نے کھوتے دے گل بَدھا کدوں ذات اوہدی لال کجدے نے
نکتے والڑی گل نوں کون جانے نکتہ دان جانے نکتہ دان جانے
گھڑی گھڑی منظؔر ایہہ نے پڑھن والے جہڑے شعر لکھے تساں اج دے نے

مولا شاہ کے حضور میں

جیندا پیار ہے دلاں دے وچ رچیا دل والیو اوہ دلدار کتھے
جنہوں لبھدا بھرے سنسار سارا کرماں والڑی اوہ سرکار کتھے
جہڑا روح نوں تازگی بخشدا اے اوہ منظؔر تے اوہ بہار کتھے
لبھن والیو آؤ کڑیال دَساں مولا شاہ دا پاک دربار کتھے

محمد اسماعیل منظر کی وفات ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء میں ہوئی۔ ان کی پنجابی شاعری کا مجموعہ *نوائے منظر* مرتبہ میاں ظفر مقبول، سائیں مولا شاہ ویلفیئر سوسائٹی، کڑیال کلاں سے ۱۹۸۸ء، ۹۶ صفحات میں شائع ہوا۔ نیز دیکھیے: قدر آفاقی، ''پنجابی کافی دی ٹور''، ششماہی کھوج، لاہور، جنوری۔ جون ۲۰۰۰ء، مسلسل شمارہ ۴۴، ص ۹۲۔۹۴۔ قدر آفاقی، مڈل سکول کڑیال کلاں میں منظر مرحوم کے شاگرد رہ چکے ہیں۔ محولہ مضمون میں منظر مرحوم کی کچھ کافیوں سے نمونہ کلام دیا گیا ہے۔ عارف نوشاہی

منظور، سانگلا

نام منظور حسین، تخلص منظور، والد کا نام صادق علی عرف سادھو ولد مصاحب تھا۔ آبائی وطن موضع سیدو کے، متصل میسم پورہ، ضلع امرتسر تھا۔ پیدائش وہیں ہوئی۔ مڈل سکول مہتہ ننگل، ضلع امرتسر میں مڈل تک تعلیم پائی۔ ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء کے انقلاب میں پاکستان آ گئے اور شہر سانگلا ہل، ضلع شیخوپورہ کے محلہ اقبال پورہ (سابق گوپال پورہ) میں سکونت اختیار کی۔ پینٹری کا کاروبار کرتے ہیں۔ بیعت طریقت بابا فقیر سائیں نوشاہی سے کی جن کا مزار لوہیاں والا متصل گوجران والا میں ہے۔ منظور صاحب ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء میں بعمر ۴۵ سال موجود ہیں۔

پنجابی زبان میں شعر کہتے ہیں۔ یہ اشعار اپنے پیر کی فرقت میں کہے ہیں:

جے جاناں کدے جان نہ دیندی رکھ لیندی سَوَنج لا کے
رات دنے نت پہرہ رکھدی پلکاں دی سیج وچھا کے

Marfat.com

مٹھیاں مٹھیاں کر کے گلاں مینوں ٹر گیا جادو پا کے
منظورؔ دلاں دیاں دل وچ رہیاں کی کھٹیا نین ملا کے

شام پئی میرا شام نہیں گھر وچ مینوں شام دے بابجھ انہیرا
صبح توں شام ہوئی نہیں مڑیا کتھے کیتا شام بسیرا
شام پوے لوکی مِل مِل بہندے مینوں وڈھ وڈھ کھاوے ویہڑا
منظورؔ شام بن شامت آئی بن شام بچاوے کیہڑا

ساون زور گھٹاں نے کیتا تے پپیہا پیا پیا بولے
آواز پیادی میرے دل نوں کھاوے بھیڑی زخم جگر دے کھولے
سُنجا ساں پیا بن ساون میرا پیا بناں جیا ڈولے
منظورؔ آ واسطے رب دے مڑ آ جا وسیوں کیہڑے اوہلے

منظور، شیخوپورہ

اصلی نام منظور حسین، تخلص منظور، والد صاحب کا نام حاجی غلام حسن بن میاں محمد بخش بن میاں نظام الدین، قوم طور ہے۔ اس کے والدین موضع پکہ ڈلہ، ضلع شیخوپورہ میں رہتے تھے۔ اس کی پیدائش ۲۷ رمضان ۱۳۵۵ھ/۱۲ دسمبر ۱۹۳۶ھ میں ہوئی۔ مڈل تک تعلیم پائی۔ ۱۶ شوال ۱۳۷۸ھ کو میرے ساتھ بیعت کی۔ اب ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں محلہ احمد پورہ، شہر شیخوپورہ میں دودھ لسی کی دکان کرتا ہے۔

یہ پنجابی اشعار اس کے ہیں جو بطور فریاد لکھ کر میرے نام بھیجے۔

یا مرشد فریاد کراں میں آپ اگے ہن ساری — آن غماں نے گھیر یا مینوں بنی مصیبت بھاری
دکھاں آ کے گھیرا پایا رہندا وچ حیرانی — غم سناواں کس نوں جا کے ہر ویلے پریشانی
چھوٹی عمرے دکھ مصیبت پے گئے بہتے سارے — طعنے دیون لوک تمامی ہسدے کول ہمارے
سید پیر شرافت صاحب نام تساڈا لیندے — جد تساڈا نوشہ صاحب لوک تمامی کہندے
نظر کرو منظورؔ عاجز پر ہو منظوری جاوے — کرو دعائیں عشق حقیقیوں دل مخموری پاوے

(جذبات عشق، حصہ دوم، ص ۵۱)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۱، ص ۲۰۸

Marfat.com

منظور، لاہور

اس کا اصلی نام نذیر احمد، تخلص منظور، قوم بٹ۔ موضع کھوکھر، متصل لاہور کا رہنے والا تھا۔ سلسلۂ نوشاہی میں سید امام علی شاہ فقیر نوشاہی ساکن جھگیاں گودھا، متصل لاہور کا مرید تھا۔

پنجابی میں اشعار کہتا تھا۔ اس نے ایک کتاب موسوم بہ *بعلاں دیاں لڑیاں عرف گلزار نوشاہیاں* نظم کی ہے۔ جس میں اکثر مشایخ کی تعریف کی ہے۔ بعض کے نام یہ ہیں: سلیمان، محمد شاہ، شرف شاہ، رحم شاہ، عنایت شاہ، زمان شاہ، امام علی شاہ وغیرہ۔ بسم اللہ کی شان میں چند اشعار ہیں۔ پہلا یہ ہے:

لکھن لگا گلزار نوشاہیاں دی میری قلم پکاریا بسم اللہ
ایسے خاندان تو جند جان صدقے سارے جگ نوں تاریا بسم اللہ

یہ شعر اس کے ہیں:

امام علی شاہ دا پاواں واسطہ میں جلدی سنی میری ایہہ صدا مولا
میری موت مدینے دے وچ آوے دیویں اوتھے مزار بنا مولا
وقت نزع دے کلمہ رسول والا دیویں فضل دے نال پڑھا مولا
نار دوزخ دا بڑا ہے خوف مینوں صدقہ یار دا لویں بچا مولا
پل صراط توں کریں پار مینوں لویں فضل دے نال بچا مولا
جھنڈے بنی دے بیٹھ منظور تاہیں دیویں جنت دے وچ پہنچا مولا

(*گلزار نوشاہیاں*، ص ۸)

منگتا، گوجرہ

اصلی نام مختار حسین، تخلص منگتا۔ والد کا نام چوغطہ ولد سندھی، قوم دھاڑیوال، پیشہ کفشد وزی، موضع چندرا نو، ڈاکخانہ بنگالی ڈیری، تحصیل وضلع لاہور میں پیدا ہوا۔ ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء میں گوجرہ منڈی، ضلع لائل پور میں چلا آیا۔ سائیں غلام رسول درویش نوشاہی کے حلقۂ ارادت میں آیا۔ آج کل ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء میں بعمر چونتیس سال موجود ہے۔ محلہ نوشاہیاں، گوجرہ نو میں سکونت پذیر ہے۔

پنجابی میں شعر کہتا ہے۔ دوسی حرفیاں بنائی ہیں۔ چند اشعار یہ ہیں:

ب بہت واری تینوں آکھیا میں کر ہوش تے سمجھ پیاریا اوے
ایہو گیا سی عرش عظیم اتے، اس نے طور پہاڑ بھی ساڑیا اوے

Marfat.com

ایہو کربلا وچ شہید ہویا ، اپنے بڈھڑی دا بیڑا تاریا اوے
بناں بندے دے منگتیا لبھناں نہیں بندہ بن کے ویکھ وچاریا اوے
ت تدھ نوں کملیا خبر ناہیں وچ کون تیرے پیا وسدا اے
آپے واز مارے ، آپے بولدا اے ، آپے رو پیندا ، آپے ہسدا اے
آپے مائی بندا ، آپے باپ بندا ، آپے لے بیٹھا عہدہ کس دا اے
آپے لگ تھلگ ہو رہے دنیا ، آپے منگتیاں وچ آ وسدا اے
ث ثابتی نال میں نیہوں لایا ، نیہوں لا کے پچھاں نہ جائی دا اے
پہلے روز الست دے نیہوں لایا ، نیہوں لا کے توڑ نبھائی دا اے
سچا نیہوں اے عاشقاں صادقاں دا ، ایہو نیہوں ای سب خدائی دا اے
منگتا یار دا نیہوں ہے بہت پکا ، بھوری والی سرکار نوشاہی دا اے
ج جگ جہان فنا خانہ ، اتے تدھ دی ذات بقا نوشہ
اپنے آپ نوں جو فنا کردا لے بیٹھدا اوہ لقا نوشہ
اپنے آپ نوں جو ہے دور کردا کدوں ویکھدا اوہ جدا نوشہ
منگتا اپنیاں اکھاں دے نال وہندا مینوں دسدا پیر خدا نوشہ

منور، لاہور

آپ کا نام فقیر سید خلیفہ نور الدین، تخلص منور۔ والد صاحب کا نام فقیر سید غلام محی الدین نوشاہ ثانی بن سید غلام شاہ بخاری لاہوری تھا۔ بیعت طریقت اپنے نانا فقیر فضل دین نوشاہی ساکن گوندلاں والا، ضلع گوجران والا سے تھی۔

آپ کی والادت ۲۱ شعبان ۱۲۰۵ھ/۲۵ اپریل ۱۷۹۱ء میں ہوئی۔ آپ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے معتمد خاص، چندے سیالکوٹ اور جالندھر کے گورنر رہے۔ ڈاکٹر مارٹن سے انگریزی دوا سازی سیکھی۔ اس کے علاوہ افغانستان کی طرف سے میوہ جات منگوانے کا اہتمام اور شالامار باغ کی حفاظت اور خزانے اور توشہ خانہ وغیرہ جن میں لاکھوں روپیہ کا قیمتی سامان قلعہ شاہی میں تھا اس کی نگہبانی اور مقدمات لاہور کے سب کاروبار کا انتظام آپ کے سپرد تھا۔ (عبرت نامہ، ج ۲، ص ۸۴)

حضرت نوشہ گنج بخش کی کلاہ مبارک اور الفی وراثت میں آپ کو ملی تھی۔ (عبرت نامہ، ج ۲، ص ۲)

Marfat.com

آپ کی وفات بعمر تریسٹھ سال ۴ جمادی الاخریٰ ۱۲۶۸ھ/۲۶ مارچ ۱۸۵۲ء میں ہوئی۔ مزار لاہور میں ہے۔ مولانا مرزا محمد تقی لاہوری [ثم پشاوری] نے چوالیس اشعار کا قطعۂ تاریخ لکھا۔

آپ فارسی [اور عربی] کے بلند پایہ شاعر اور صاحب تصنیف تھے۔ آپ کی تصنیف سے دیوان منور، تاریخ کوہ نور، نیاز نامۂ اہل بیت موجود ہیں۔ دیوان سب سے پہلے ۱۲۸۱ھ/۱۸۶۴ء میں مرتب ہوا تھا۔ اب پروفیسر ڈاکٹر محمد عبداللطیف کی کوشش سے ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۳ء میں طبع ہو گیا ہے۔

نمونۂ کلام فارسی:

عرض نیاز بہ درگاہ شیخ عبدالقادر جیلانی

بدرگہ شہ بغداد بعد عرض سلام — صبا بپای تو افتم برو رسانش پیام
رَوی شتاب و براہش دمی نیاسائی — ز شام تا بسحر گاہ و ز سحر تا شام
ولیک تا نکنی سجدہ اش نبرداری — براہ رفتن او ہوشدار ہان یک گام
بیاد آمدہ حرفی دگر شنیدہ روی — چہ حرف پند چہ پند انتخاب علم کلام
رسی چو بر در او می شناس موقع عرض — کہ بارگاہ عظیم است و بس رفیع مقام
بگو چو بشنود آن شاہ دوجہان اغنی — شہ سریر ولایت ز عرض پیر غلام
کہ خانہ زادم و در زیر پات خواہم جا — نہ مصر خواہم و نہ چین و رَی، نہ روم و نہ شام
خم شراب بدہ ساقیا بنغمۂ چنگ — میار ہان قدح و ساغر و پیالہ و جام
نہ آن شراب کہ نوشیدنش بود ممنوع — نہ نغمہ ی کہ بَود سمع آن بشرع حرام
مراد ما ز شرابست ذوق محی الدین — ز نغمۂ مدح جنابش مراد ماست مدام
کہ بود و کیست کہ باشد کہ دید ہان کہ شنید — در اولیا دگری مثل او کجا و کدام
باولیای دگر التجا کجا آرم — ز درگہ شہ جیلان مرا حصول مرام
شہا ز فیض تو گویم چہ اظہر من الشمس — ز بخشش تو چہ گویم کہ ہست طشت ازبام
بحق بخشش جرم و گناہ مرا ز لطف و کرم — بحق احمد مرسل کہ اوست خیر انام
بدہر و قرن و بسال و بماہ و ہفتہ و روز — بساعت و دم و ہر یک زمان بصبح و شام
کہ بود و کیست کہ باشد در اولیا کہ بود — خداش عاشق او ہان توئی علیک سلام
بہشتیان اگر آگاہ شوند ز آرامی — کہ ساکنان درت راست می کنند سلام

Marfat.com

بهشت را و ننوشند آب هم اینجا [کذا] — که تا رسیده بدرگاه تو رسند بکام
نماز ماست بمحراب ابرویت یا پیر — اگر رکوع و سجود است ور قعود و قیام

(دیوان منور، ص۳۶۴-۳۶۵)

قصیده در مدح حضرت نوشه گنج بخش

جناب حضرت نوشاه امجد — بَود لطف تو بیرون از حد و عد
سری و سروری و مرشدالکل — همه خدام را بگرفته ای ید
شود شرمندهٔ نورت مه و مهر — نمائی گر بمشتاقان خود خد
توئی مهر سپهر فقر جز تو — هزار اقطاب جستم ، اولیا صد
ندیدم مرشدی دیگر بعالم — باین صورت ، باین قامت ، باین قد
نرنجاند غلام درگهت را — اگر باشد سباع و موذی و دَد
نرفته ناامید از درگهت کس — اگرچه بود ملحد یا که مرتد
بود خاک کفِ پای تو ما را — برای هر دو دیده جای اثمد
نگیری بندهٔ خود هیچگاهی — بعصیان و بتقصیری که سرزد
مریدانت ز هر سو صد هزاران — صبی و شیخ و شاب و نیز امرد
مریدم ، دست خود دادم بدستت — تو از لطف و کرم بیحد و بیعد
گرفتی دست و عین الحق نمودی — مرا عید ست دارم غین بر ید
منوّر عرض دارد در جنابت — اگر من عاصیم ، گر مجرم و بد
من از نالائقی ماندم مقصر — وگرنه بنده ام من عن اب و جد
فقیر خویش را بنواز از لطف
مزن بر سینهٔ او دست از رد

(ایضاً، ص۱۱۹)

نمونهٔ کلام عربی:

دعائیه

ادق البـــاب مـــن خیـــر الانـــام — و اعـرضـه الـصلـوة مع السلام
بـــا ولاده و احـــفـــاده و الـــه — و اصـحـابـه و عتـرتـه الـكرام

Marfat.com

واسئل من جنابك یا الٰهی　　بحرمة کلهم خیر الدوام
و حل المشکلات و عفو ذنب　　و توفیق الصلوة مع الصیام
و توفیقاً مخیر الخلق کله　　با عطا الدواء مع الطعام
و تألیف القلوب بحسن خلق　　و تسخیر الخواص مع العوام
و رفعة درجة بخشوع قلب　　و رزقاً طیباً بالاحترام
و ایماناً قوماً بالیقین　　و صدق القول مع حسن الکلام
و امناً من شرور الجن و الانس　　و من شر السباع مع الهوام
و دفع الداء من حبدی بفضلك　　و من اجساد اخوانی العظام
و من اجساد اولادی جمیعاً　　بعبد القادر اعلیٰ المقام
واسئل ربنا بالغوث انی　　فقیر عاجز یسر مهام
و کسر ظهر من یقصد بشرّی　　و کثّر عزتی و الاحتشام
و نوّر لی بانوارك فؤادی　　و عطر من ایا حنك سشام
و یسر لی بلطفك کل عسر　　لتحصیل المقاصد و المرام

واسئل منك ان تعطی الذیاده
لنور الدین منوّر فی المقام

(ایضاً،ص۳۵۳)

رب لا تسئل لنا مما مضیٰ　　رب لا تسئل لنا مما قضیٰ
با لنبی المصطفیٰ و المرتضیٰ　　و الامام الثامن الموسیٰ رضا

(ایضاً،ص۵۳۳)

یا امیر المؤمنین اخ النبی　　انت حامی بامر الله لی
فاقض لله کل حاجاتی بلطف　　فادفع الآ فات منی یا علی

(ایضاً،ص۵۳۸)

دیوان منور کا ایک قلمی نسخہ بقلم سیف الدین، مکتوبہ ۱۲۵۱ھ نمبر ۳۸۰۲ اور ان کے فارسی خطوط کا ایک مجموعہ فقیر عزیز الدین آزاد* کے خطوط کے ساتھ، مکتوبہ ۱۲۵۵ھ، نمبر ۲۹۲۸، کتب خانۂ رضا، رام پور (بھارت) میں موجود ہے۔

Marfat.com

دیکھیے: فہرست نسخہ ہای خطی فارسی کتابخانۂ رضا، ج ۲، ص ۱۵۱، ۳۶۹؛ نیز: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۶، ص ۲۵۱_۲۶۸، ۲۹۵_۳۰۴. عارف نوشاہی

منیر، بوبک

اس کا نام محمد منیر، تخلص منیر ہے۔ موضع بوبک، چک ۳۶۰ ج ب کا باشندہ ہے۔ سائیں رحمت علی رحمت نوشاہی دھیروکی والا کا مرید ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

اس کا ایک دوہڑہ اپنے پیر کی مدح میں یہ ہے۔

اڑیا میں بھی شعر بنا سکاں جے کر کرے رحمت میرا پیر رحمت
میرا نام منیر ہے بوبکاں دا، کامل پیر منیر دا پیر رحمت
دھیروکیاں دے وچ ہی لا جھنڈا سوہنا چمکدا بدر منیر رحمت
محمد منیؔر میں پیر توں جاں صدقے وانگوں چن دے روشن ضمیر رحمت

(نعت غوثیہ، ص ۲۲)

محمد منیر کا مذکورہ کلام نعتِ غوثیہ فارسی... مترجم غلام رسول اعظم* میں ص ۲۲ میں شامل ہے۔

منیر، لاہور

نام افتخار الحق، تخلص منیر۔ والد کا نام سید افضل ولی ولد سید پیر واصل حق نوشاہی برخورداری۔ ۲۰ رمضان ۱۳۵۳ھ/ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۴ء کو پیدا ہوئے۔ ایف۔اے تک تعلیم پائی۔ تجارت کرتے ہیں۔ اس وقت ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء شاد باغ، لاہور میں رہتے ہیں۔

اردو شعر بولنے کا ملکہ ہے۔ یہ غزل ان کی ہے۔

مرا ناشاد ہے خاطر اسے ناشاد رہنے دے
بس اتنی مہربانی کر مجھے برباد رہنے دے
یہ ممکن ہی نہیں دل سے بھلا دوں یاد کو تیری
مجھے تو یاد ہے ہر دم خدا را یاد رہنے دے
ہوے اب خشک آنسو بھی نگاہیں جم گئیں میری
گلہ کوئی نہیں میرا بس اک فریاد رہنے دے

Marfat.com

نہ کر کوئی شکایت اے منیؔر ان دنیا والوں سے
بہت ہی بے وفا ہیں یہ ، انہیں آباد رہنے دے

(روزنامہ آزاد ،لاہور، ج ۱۲، نمبر ۹۸، سوموار، ۷ جنوری ۱۹۵۷ء، ص ۲، کالم ۶)

منیر صاحب حال ہی میں وفات پا چکے ہیں۔ نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۷۷۴

مورکھ، چک ۳۱۹

ان کا نام سید منظور حسین، تخلص مورکھ ہے۔ والد صاحب کا نام سید امیر الدین بن سید محمد منشا بن سید بدرالدین بخاری تھا۔ چک ۳۱۹ ج ب، ضلع لائل پور میں سکونت ہے۔ وہیں ۱۳۵۹ھ/۱۹۴۰ء میں پیدا ہوئے۔ مڈل تک تعلیم پائی۔ نوشاہی سلسلہ میں سید محمد حسن شاہ ولد سید محمد جمیل شاہ گیلانی نوشاہی، ساکن چک ۳۱۹ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہیں اور بان کی تجارت کرتے ہیں۔

یہ پنجابی اشعار ان کے ہیں:

توں خالق تے توہیوں مالک رازق کل جہاناں
مورکھؔ جیہاں مسکیناں دی کوک سنیں سلطاناں
بحر غماں وچ ڈب گئی بیڑی وَس نہ چلے کوئی
مورکھؔ جیہے مسکیناں نوں ہن ہور نہ کدھرے ڈھوئی

ٹٹیاں دلاں نوں توڑ دینا ایہہ دنیا دی ریت
من وچ اپنے مورکھؔا کس نوں سمجھیں میت

مولا بخش، خان پور

پنجابی زبان کا شاعر ہے۔ اس کے نظم کیے شجرۂ قادری نوشاہی کے چند اشعار ۱۳۵۰ھ میں حضرت سخی شاہ سلیمان نوری قادری کے روضہ شریف کے اندر بھلوال شریف میں میری نظر سے گذرے جو یہ ہیں:

یا حضرت سلطان میراں جی ویلا ہے ہمراہی دا
یا سچیارا پیر محمد ویکھو حال گناہی دا

Marfat.com

حضرت نوشہ گنج بخش جی فضل تساڈا چاہی دا
خاص خزانیوں خیر دواؤ مشکل کرو آسان میری

حضرت شاہ سلیماں اگے رو رو زاری کردا میں
اگے شاہ معروف صاحب دے عرض حقیقت کردا میں
شاہ مبارک پیر حقانی خاص اونہاندا بردہ میں
سائل ہاں میں گل وچ پلو مشکل کرو آسان میری

سخی سلیماں سخی کہاوے ڈیرہ وچ بھلوال لگاوے
خالی در نہ آیا جاوے لکھاں دتے سو پار لنگھا
لا الـــــہ الا اللـــــہ

(ہدیۂ احباب، ص۲۳)

مولا شاہ، امرتسر

آپ کا نام مولا بخش عرف مولا شاہ، والد کا نام کریم بخش ولد مہتاب دین بن برخوردار تھا۔ قوم جندرا سے تھے۔ ۱۲۸۴ھ/۱۸۶۷ء میں موضع دھرم کوٹ، ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے اور وہیں پرورش پائی۔ پھر کچھ عرصہ مجیٹھہ، ضلع امرتسر میں رہے۔ طبیعت بچپن سے فقر کی طرف راغب تھی۔ نوشاہی سلسلہ میں مولوی غلام محی الدین جھنگی والا کی بیعت ہوئے۔ وہ مرید اپنے دادا شیخ عبدالغفور جھنگی والا کے، وہ مرید شیخ غلام مصطفیٰ جھنگی والا کے، وہ مرید خواجہ بخت جمال جھنگی والا کے، وہ مرید حضرت سچیار نوشہروی کے۔ تصوف وتوحید کی تعلیم مرشد صاحب سے پائی۔ پھر سکونت شہر امرتسر کے محلہ کٹڑہ بگھیاں میں اختیار کی۔ ریاضت وعبادت والے تھے۔ پانی میں بیٹھ کر تین چلے کیے۔ (اردو انسائیکلوپیڈیا، مطبوعہ فیروز سنز لاہور، ۱۹۶۸ء نیا ایڈیشن، ص۱۳۸۲)۔

آپ نے ۱۸ رمضان ۱۳۶۱ھ/۱۹۴۲ء کو وفات پائی۔ مزار تبڑ، ضلع گورداسپور میں ہے۔

آپ پنجابی زبان کے قادرالکلام شاعر اور صاحب تصنیف تھے۔ یہ کتابیں آپ کی تصنیف ہیں: ۱۔ *سسی پنوں*، تصنیف ۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء؛ ۲۔ *مرزا صاحباں*، تصنیف ۱۳۳۵ھ/۱۹۰۷ء؛ ۳۔ *بشنوں بگاہل*، تصنیف ۱۳۲۷ھ/۱۹۱۰ء؛ ۴۔ *ہیر رانجھا*؛ ۵۔ *سی حرفی سسی پنوں*؛ ۶۔ *سی وہفت حرفی*؛

Marfat.com

۷۔آرسی نامہ، زہرہ مشتری؛ ۸۔باراں ماہ، چندعدد؛ ۹۔کافیاں وغیرہ، کثیر التعداد۔

نمونۂ کلام پنجابی:

قصہ بشنوں بگاھل کے خاتمہ پر لکھتے ہیں:

پیر صاحب مرشد بخت جمال جھنگی خدا خدائی تا عین حجاب یارو
عبد الغفور غلام محیی الدین دادا پوتا علم نور وجود شہود دے باب یارو
امرتسر غلام حسین غلام محمد سید احمد دوست عشق مے توحید کباب یارو
اثر میسر کون فساد عدم مطلق مظہر رب رسول مہتاب آفتاب یارو
ہجری سنہ تیراں سو ستائی وچ کتاب لکھی انی سو چوٹھ بکرما حساب یارو
انی سو دس عیسائی انگریز قلمبند ہوئی ایڈورڈ زمانہ شباب یارو
محمد رام بیان معمے مفصل مجمل الف لام میم سوال جواب یارو
علم نور وجود شہود بشنون بگا ھل موج دریا پرگٹ نیر حباب یارو
مولیٰ رب سائیں سائیں صاحب سچا مولا شاہ وچ دنیا خطاب یارو

(قصہ بشنون بگاھل، ص ۷۶)

مدح نوشہ پیر

شاہ نوشاہیاں نوشہ پیر ہادی آفتاب مظہر اقدس ذات ہے جی
بالا قمر روشن آسمان اتے سارے تاریاں دا چانن مات ہے جی
ولقد کرمنا بنی ادم قربان حیوانات جمادات ہے جی
خدا قادر کریم دی ہستی نوشہ میم بناں احمد عزا لات ہے جی
ست گوراں کولوں گل سمجھن والی نباتات زندگی انسانات ہے جی
عدم اضافی وچ کون فساد سارے مولا شاہ عشق دن رات ہے جی

(ایضاً، ص ۴)

کافی مدح نوشہ میں

سردار پیراں پیر مغاں ہے
ہادی نوشہ ساہن پالی

Marfat.com

باطن ظاہر قدم وجوبی تبدل تغیر صورت خوبی
شمس و قمر دو جہان ہے ہادی نوشہ ساہن پالی
خدا خود آ صفت مقدم قادر مطلق عدموں عدم
الان کما کان امکان ہے ہادی نوشہ ساہن پالی
علی السمٰوٰت و الارض وچ عالم مفتون مظلوم محبوب ہے عالم
دستگیراں گیر مکان لا مکان ہے ہادی نوشہ ساہن پالی
مفعول کون کن خالق باری چشماں دید انجن کاری
رخسارے نور سرخ لباں ہے ہادی نوشہ ساہن پالی
آب خاک آتش مرکب بادیم تنزیہ بحر حیرت امدادیم
چہار مرکب پیر پیراں ہے ہادی نوشہ ساہن پالی
پچیار نوشہ بھڑی شاہ رحمان جھنگی خواجہ بخت جمال
دائم نوشہ واحد سلیمان ہے ہادی نوشہ ساہن پالی
مولا شاہ نخواہی جنت نہ جہنم مارے خوف
مرید طالب بیگماں ہے ہادی نوشہ ساہن پالی

کافی

کر علموں یار نہ بس وے
اک علم کیہڑے کم دَس وے

علم بناں کون الف پچھانے لام میم لکھے سو جانے
ذلک الکتب موجاں اوہ مانے یے بے خدا دا جَس وے
اک علم کیہڑے کم دَس وے

علموں پنڈت قاضی سارے الف حد انحد علم پیارے
علم وجود مرکب چارے علم سڑک سمندر گھس وے
اک علم کیہڑے کم دَس وے

بیمار کڑاہی دانے بُھجدے ڈاکٹر علم نال خلطاں بُجھدے

Marfat.com

اقوام کلی علم نال رُجھدے　　نر پرگٹ ناری وس رس وے
اک علم کیہڑے کم دَس وے

نال علم دے قلم گھڑیندی　　بن علم نہ حرف لکھیندی
عقل علم بناں کی سمجھیندی　　جناں لبھے اوناں کر دس وے
اک علم کیہڑے کم دَس وے

عامل بناں علم نہ عالم　　قلعے فتح لشکر کر فالم
واحد عالم الف دو نفس تے ظالم　　اٹھ کھلوتا جلہن دَھس وے
اک علم کیہڑے کم دَس وے

بے الف بن علم الٰہی　　بناں کاغذ قلم سیاہی
بن علم خدا نہ خدائی　　خاطر چوگ چڑیاں جال پھَس وے
اک علم کیہڑے کم دَس وے

مطلق عدم کون عدم اضافی　　نور شہود مولا شاہ کافی
معشوق عاشق تھوں منگدا معافی　　بھر ٹگے ہالہ روہس وے
اک علم کیہڑے کم دس وے

قدر آفاقی نے اپنے ایک مضمون ''پنجابی کافی دی ٹور'' میں لکھا ہے کہ مولا بخش کشتہ نے سائیں مولا شاہ کا سالِ پیدائش ۱۸۷۶ء لکھا ہے، لیکن بقول میاں ظفر مقبول مولا شاہ کی کافیاں، مطبوعہ ۱۸۵۳ء، کا ایک نسخہ ڈاکٹر شہباز ملک، لاہور کے پاس ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ۱۸۵۳ء سے پچیس تیس سال پہلے یعنی ۱۸۲۰ء سے ۱۸۳۰ء کے درمیان پیدا ہوئے ہوں گے اور سو سال سے اوپر عمر پائی (کھوج، لاہور، شمارہ ۴۴، جنوری۔ جون ۲۰۰۰ء، ص ۹۰)۔ یہ بیان قرین حقیقت نہیں ہے۔ ڈاکٹر شہباز ملک کے پاس کافیاں کا ایسا کوئی ایڈیشن نہیں ہے۔ اگر ان کے پاس ہوتا تو وہ ضرور *پنجابی کتابیات* جلد اول میں درج کرتے۔ انہوں نے *پنجابی کتابیات*، ج ۱، ص ۴۷۸ (اندراج ۸۱۰۲) میں کافیاں کے ایک ایڈیشن کا نامکمل معلومات کے ساتھ اندراج کیا ہے اور سال طباعت ۱۸۶۷ء لکھا ہے۔

مولا شاہ کی دیگر تصانیف *بشنو بگاھل*، *سسی پنوں*، *زہرہ مشتری*، *مرزا صاحباں*، *ہیر رانجھا* کے ایڈیشنوں کے لیے دیکھیے: *پنجابی کتابیات*، ج ۱، ص ۴۷۸ (اندراج ۸۱۰۳-۸۱۰۷)؛ ص ۸۱۵ (اندرج ۱/۹۷۲۸-۹۷۳۴)؛ مولا

Marfat.com

شاہ کی کافیوں کا ایک جدید مجموعہ *لشکیں لشکیں آ گیا* مرتبہ میاں ظفر مقبول، سائیں مولا شاہ ویلفیئر سوسائٹی، کڑیال کلاں، ضلع گوجران والا نے ۱۹۸۸ء میں شائع کیا۔ نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۶، ص ۲۲۴_۲۳۱، ۲۸۸_۲۹۵. عارف نوشاہی

مہدی، خیر پور ٹامیوالی

آپ کا نام شیخ عماد الدین، تخلص مہدی، قوم قریشی، حضرت مخدوم شیخ بہاء الحق والدین زکریا ملتانی کی اولاد امجاد سے تھے۔ اہل علم و فضل تھے۔ موضع خیر پور ٹامیوالی، ضلع بہاولپور میں رہتے تھے۔ ایک مرتبہ میاں نور محمد خاں کھرانی کے ڈیرہ پر بیٹھے تھے کہ حضرت شاہ عبدالغفور نوشاہی برقندازی جالندھری وہاں تشریف لائے تو آپ نے ان سے بیعت طریقت کی۔

آپ کا نامِ نامی میاں امام بخش لاہوری نے *مرآۃ الغفوریہ* میں ان الفاظ میں لکھا ہے:

''مشیخت و شرافت پناہ، حقائق و معارف آگاہ، فضیلت و کمالات دستگاہ، زبدۃ الواصلین، عمدۃ الکاملین شیخ عماد الدین قریشی اطال اللہ عمرہٗ و زید درجاتہٗ از اولاد شیخ الشیوخ غوث الملک شیخ الاسلام مخدوم العالم حضرت مخدوم شیخ بہاء الدین زکریا قدس اللہ سرہ العزیز''۔ [ورق ۱۷۵ الف۔۱۷۵ ب،؛ مطبوعہ ص ۲۳۷]

آپ سال تصنیف *مرآۃ الغفوریہ* ۱۱۹۰ھ میں زندہ تھے۔

آپ فارسی کے بہترین شاعر تھے۔ اپنے مرشد صاحب حضرت شاہ عبدالغفور جالندھری کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا ہے، جو یہ ہے:

قصیدہ

ای ہادی راہ یقین ، وی مظہر حق را ظہور — ای مہدی دنیا و دین ، وی مظہر از دریای نور
احمد احد باشد ہمان ، از میم فرقی شد عیان — ہم معنی ''قل'' زین بیان دارد شہودت در دہور
شمس سپہر سروری ، ماہ سما را برتری — سیارۂ نیک اختری ، مصباح بزمت نار و نور
خورشید برج مکرمت ، اسد الٰہی مفخرت — شاہ ولایت مرتبت ، وی قامع ظلم و کفور
حضرت حسن بصری تویی ، خواجہ حبیب عجمی تویی — داوود شہ طایی تویی ، ای مصدر صدر الصدور
معروف چون کرخی شدی شمشاد شہ سقطی شدی — ہم سرّیِ سقطی شدی از مبداء بدر السطور
صدر ابوالقاسم تویی ، حضرت جنید عاصم تویی — عرفان را قاسم تویی ، تا نفخہ ہای نفخ صور
چون شبلی ساجد شدی ، ہم بوالفضل واحد شدی — ہم عابد و زاہد شدی ، از مطلع بعث و نشور

Marfat.com

چون بلفرح هستی بکار ، هم بوالحسن ای شهریار
تو بو سعیدی نامدار در خرمی فرح و سرور

غوث کرامت منقبت ، قطب هدایت منزلت
کشف ولیان مقدمت ، ای قدوه اهل حضور

کرده خدایت هم و هب در عالم علم و ادب
عبد وهابی در نسب تو اقربی نزدیک و دور

چون سیف دینی سر بسر، ای شاه عالم بونصر
عینین را نور بصر ، هم قلب را فرح و سرور

ای صوفی صافی حق ، ای سیدی احمد سبق
بگرفته ای در نه طبق ای مالک ملک سرور

مسعود باشد کار تو ، همچون علی دربار تو
فخر العلا بازار تو ، لبریز غلمان و قصور

محمود شد سیمای تو ، گاه مبارک جای تو
ای چهرهٔ زیبای تو چون ماه بدر از فرط نور

معروفِ ملک عز و جاه ، شاه سلیمان بارگاه
نوشاه عظمت بارگاه ،صدق اللسان باشد شهور

ای پیر پیران جهان ، قائم مقام عاشقان
وی رهنمای سالکان ، وی افتخار قصر حور

زیبندهٔ تخت شهان ، خلوت نشین لا مکان
کاشف رموز امتحان ، وی عالم علم وفور

ای زبدهٔ اهل صفا ، وی عمدهٔ ملک ولا
مسند نشین ارتضا خاک درت گردیده طور

صورت به معنی آشنا ، آئینهٔ ذاتت صفا
آرد بچشم من ضیا ، نالم ازان من در حضور

آنکس که صاحب دیده شد،از دیدنت فهمیده شد
تا ذات احمد دیده شد ، از تو بقایی در مرور

فانیِ تو باقی شود ، از معرفت ذاقی شود
از رحمت ساقی شود ،گر زاب دل سازد ظهور

هرکس فنا فی الله نشان ، درصورتت بیند عیان
ذات خدای انس و جان سازد تناقض از غرور

گویندهٔ پاس نفس ، گیرندهٔ قلب قفس
وان تارک حرص و هوس در هر بلا بوده صبور

دستت بکاری مشتغل ، دل سوی یاری مستغل
الله نقش آن سجل بود آن دمی در بیضه نور

ذکر خفی اسرار تو ، ارّه بود اشعار تو
ضبط حقیقت کار تو ، ثابت ز حق بر تو امور

این بخش حق بر اولیا اذکار روحی از صفا
آید ز قلب اصفیا از رحمت رب الشکور

سلطان اذکار از جسد، پیداز وجدت ای رسد [کذا]
از مو بمویت می رسد آواز آن ذوق و سرور

آن می ز جام اعتدا شربش بود مستی فزا
در مستیش طرب ولا آید بمفرت از برور

وز طرب اوتعیت رسد ، هم تعب وصلت می شود
وصل اتصالت بااحد ای منبع اهل حضور

لافرق بینی قدر تو بینک وضوح از صدر تو
وان روی همچون بدر تو تابید آن بر کوه طور

ای قبله مقصود جهان ، وی کعبه معبود جهان
وی بود موجود زمان ای حضرت عبدالغفور

Marfat.com

شہر ولایت را شرف ، دُرّ کرامت را صدف — آن بحر رحمت ہر طرف، شد مرقدش دارالسرور
ای طائرِ قدسی سمات ، وی مرشد والا صفات — وی مہبط معنی ذات ، حاصل ز تو کشف قبور
ای صاحب دارالجنان وی والی امن وامان — ای وارث ہر خاندان، رضوان کند بہرت وخور
دلمردگان را جان دہی ، ہم فیض از عرفان دہی
گوہر بجای نان دہی مہدیؔ غلامت ای غفور

(مرآۃ الغفوریہ خطی، ورق ۱۷۶ [مطبوعہ، ص ۲۳۸-۲۳۹])

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۳، ص ۳۶۵_۳۶۶، ۳۷۹

مہر داد، چھوہراں والا

نام مہر داد، والد کا نام دائم ولد سلطان بخش بن امام بخش، قوم تارڑ تھا۔ سلسلۂ نسب چوہدری ساہن پال ولد مَہماں سے ملتا ہے جو موضع چک ساہن پال شریف کا بانی تھا اور حضرت نوشہ گنج بخش کے خواص مریدوں سے تھا۔

چوہدری مہر داد موضع چھوہراں والا، ضلع گجرات میں سکونت رکھتا تھا۔ حضرت سید حافظ محمد شاہ* بن سید محمد امین نوشاہی برخورداری سجادہ نشین کا مرید سعید تھا۔ صاحب علم وفضل تھا۔ ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء میں وفات پائی۔ چھوہراں والا میں دفن ہوا۔

فارسی اور پنجابی میں شعر کہتا تھا۔ تاریخ گو بھی تھا۔

نمونۂ کلام فارسی:

(۱)

صاحبزادہ سردار عالم ولد شیخ چنن شاہ سلیمانی رسول نگری نے باہگ سنگھ ذیلدار کو قتل کیا۔ ۱۳۰۰ھ/۱۸۸۳ء میں قید ہوے اور جلاوطنی آب شور کی سزا پائی۔ مہر داد نے یہ قطعۂ تاریخ لکھا:

حالت سردار عالم چون شنید — چشم من پر آب شدی زاری کنان
بود یک سردار باہگ سنگھ نام — قتل شد از دست سردار عالم آن
بدن او با تیغ پارہ پارہ کرد — در جہنم رفت خوک از خوک دان
در جزیرہ قید شد رستم نشان — در جہان تحریر شد اخبار آن

Marfat.com

سال ہجری غین و را و قاف بود　　زین ملک سردار عالم شد روان

یعنی غرق (۱۳۰۰)

(کتاب الفوائد، ص ۱۹۶)

(۲)

ولادت سید غلام مصطفیٰ بن سید محمد شاہ نوشاہی

غلام مصطفیٰ فرخندہ فالی　　چو یوسف خوب رو صاحب جمالی

بباغ شاہ نوشہ گل شگفتہ　　یقین دانم کہ آن بدر و ہلالی

چو دایہ دید مہتاب آسمانی　　خوش آن چہرہ نہ بر او بود خالی

جناب جد او را خوش خبر داد　　کہ بر تو کرد شفقت ذوالجلالی

محمد شاہ را باشد مبارک　　کہ فرزندش شدہ نیکو خصالی

نوابِ خان غلام مصطفیٰ باد

۱۳۰۷

ز اول مصرع گویم سنہ سالی

(۳)

وفات مولا داد ولد موج دین تارڑ وزوجہ او و پسر او احمد نام چھنی ساہن پال

شدہ صالح مرد در سہن پال　　رفیقم شفیقم مولا داد خاں

چو حاتم سخی در جہان نامدار　　بہر کار معروف شد در جہان

کہ خوش روی، خوش خوی، فرخندہ فال　　بشیرین کلامی بشرین زبان

کہ از قوم تارڑ شدہ نامدار　　بمسجد شب و روز قرآن خوان

کہ با مرض طاعون بیمار شد　　نکردہ بکس گفتگو باللسان

ز دارالفنا شد بدارالبقا　　بسوی ارم دوستِ مہربان

خدایا طفیل محمد شفیع　　بہشتی بہشتی کنی آن جوان

ز پسران او احمدش بود نام　　بمادر پدر شد بجنت روان

کند درد غم بندۂ مہرداد　　یکی ہست تاریخ ہر سہ عیان

۱۳۲۲

Marfat.com

(۴)

وفات سید غلام حسن ولد سید قطب الدین ڈھل والا

ز اولاد نوشہ غلامِ حسن — پسر قطب دین بود صاحب کرم
ہمہ خادمان را پناہ داشتی — کہ کان حیا و سخا و شرم
بلطف خدا در جہان عزّ یافت — نماندی ہمیشہ بجز درد و غم
بہر نعمت و کربتی بود خوش — بخدّام تلقین کردی اتم
ز دارالفنا شد بدارالبقا — خراماں خراماں بسوی ارم
مریداں زن و مرد زاری کنند — کہ شد زندگی آن جناب ختم
بماندہ ازاں بعد فضل حسین — بحالت پریشانگی دمبدم

غلام حسن صاحب پاکباز

۳ ۲ ۳ ۱

بتاریخ وصلش نمودم رقم

(کتاب الفوائد، قلمی، ورق ۲۰۱)

نمونۂ کلام پنجابی:

یہ مکتوب ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء میں اپنے مرشد صاحب سید حافظ محمد شاہ کے نام لکھا:

مرشد اکمل رہبر سچا صوفی صافی میرا — حضرت پاک محمد شاہ ہے سایہ سر پر تیرا
پیر صاحب نوں مرشد جانا شک نہیں کجھ مینوں — بھورے والا نظریں آوے اکھیں ویکھاں جینوں
نوشہ دی اولاد ساری نوں قبلہ کعبہ جاناں — ہر ویلے ہر ساعت سب تھیں جان کراں قرباناں
بعد سلام آداب زیادہ کرنا عرض وچارا — ہر دم خیر توہاڈی منگاں ایتھے خیر نگارا
بعد سلام علیکم لکھاں عرض حقیقت ساری — جس دن حضرت وِدیا ہوے بنی مصیبت بھاری
اس مشکل تھیں نوشہ مینوں امن امان بچایا — آیت وار سوار دہاڑے حاضر سبھو آیا
اگے جو کجھ غفلت ہوئی وس نہ رہیا میرے — جس ویلے میں حاضر ہویا ختم ہوسن سب جھیڑے

مطلب سب تساڈا حضرت سارا پورا کرساں

انشاء اللہ زندہ رہیا سر قدماں تے دھرساں

(فیض محمد شاہی، ج ۱، ص ۴۵۳؛ فوائد الاذکار، ص ۳۳۷)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۹، ص ۳۷۴-۳۷۶

Marfat.com

مہر علی شاہ

اس کا نام سائیں مہر علی شاہ۔ یہ مرید حاجی مراد علی شاہ کا، وہ مرید پیر سبحان شاہ کے، وہ مرید مولوی علی محمد کے، وہ مرید میاں شہاب الدین* روشن شاہی کے۔

اس نے ایک شجرہ شریف قادریہ بنایا ہے۔ پہلا شعر یہ ہے:

الف اللہ دے واسطے مہر علی شاہ تے کرم کمایا　　پیر حاجی مراد علی شاہ رہبر پایا
پیر سبحان شاہ جی میں پَر کرنا سایہ　　پیر علی محمد مولوی تیرا ہر دم فقر سوایا
صدقہ پاک رسول دا فیر دیہو دیدار دا

اس کے چند اشعار بطور نمونہ لکھے جاتے ہیں:

جے اج پہنچیں وا صبا اندر شہر مدینے　　سلام بندے دا ونج پہنچائیں روضے نبی کریمے
اس تھیں پچھے عرض بندے دی اوہ بھی کراں بیان　　مشکل ساڈی دو ہیں جہانیں رب تھیں کریں آسان
نال عشق دے رکھیں ربا، ماریں نال ایمان　　وچ بہشت پہنچا الٰہی دوزخ تھیں رکھ امان
عرض مسکین غریب دی یا رب کریں قبول　　صدقہ شاہ افلاک دا مطلب کل حصول
چارے یار رسول دے چارے یار نبی　　ابا بکر تے عمر ہے، شاہ عثمان، علی
حضرت بی بی فاطمہ، حضرت حسن، حسین　　اوہ بھی پیارے نبی دے دونویں نور العین

نالے نبیاں مرسلاں بہت درود سلام
یا رب اپنے فضل تھیں امت بخش تمام

ناز، لوڑ ہکی

اس کا اصلی نام عنایت اللہ، تخلص کہیں ناز اور کہیں ملھی اور کہیں مہدی استعمال کرتا ہے اور اکثر اوقات پورا نام ہی درج کر دیتا ہے۔ والد کا نام سردار خاں ولد سلطان نمبردار، قوم ملھی تھا۔ ناز میٹرک پاس ہے۔ ۹ رمضان ۱۳۶۹ھ/۲۵ جون ۱۹۵۰ء میں میری بیعت ہوا۔ پیشہ کاشتکاری کرتا ہے۔ ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء میں بمقام لوڑ ہکی، ضلع گوجران والا موجود ہے۔

پنجابی میں شعر کہتا ہے۔ ایک سی حرفی بنائی ہے اور کئی مکتوب اور دوہڑے وغیرہ اشعار ہیں۔ سی حرفی اشتیاق نوشاہی کا یہ دوسرا شعر ہے:

Marfat.com

ب بہت بلند ہے شان عالی سوہنا پیر جہڑا میرے پیر دا اے
حضرت شاہ غلام مصطفٰے صاحب جنہوں قرب سمیع بصیر دا اے
کامل شرع شریف محمدی تے وحدت وچ مقام اخیر دا اے
بند کر زبان عنایت اللہ مخفی راز نہ کھول فقیر دا اے

(جذبات عشق، ج۱،ص۸۴)

غ غماں نے آن کے زور پایا جسم سکدا سکدا سک گیا
اکھیں رُنیاں وچ فراق جانی پانی مُکدا مُکدا مُک گیا
لگی عشق دی مرض خناق وانگوں ساہ رُکدا رُکدا رُک گیا
نوشہ پاک دے در عنایت اللہ سر جُھکدا جُھکدا جُھک گیا

(فیض محمد شاہی، ج۱۰،ص۱۶۳)

اک وار دیدار توں دیہ نوشہ تیرے ہجر کلیجڑا سلّیا اے
اکھیں رون اُتے پایا زور جانی پانی بحر جھناں نہ جھلیا اے
نوشہ پیر دی دھیر نمانیاں نوں درد آن گولڑا ہلیا اے
گھر بار وسار عنایت اللہ در وانگ سچیار دے تلیا اے

(فیض محمد شاہی، ج۱۰،ص۱۶۲، جذبات عشق، ج۱،ص۹۵)

ر رب دے نام وکھال سانوں سوہنا مکھڑا بدر منیر نوشہ
ملک فلک دے ویکھ نثار ہوون ایڈی حسن دے وچ تاثیر نوشہ
کامل فقر سر تاج فقرا اندر نالے بخشی رب حسن جاگیر نوشہ
دکھی دلاں دی مدد عنایت اللہ اکھیں نال ڈٹھا کردا پیر نوشہ

(فیض محمد شاہی، ج۷،ص۷۹۴)

ایک دفعہ قتل کے مقدمہ میں گرفتار ہوگیا تو جیل خانہ میں یہ شعر بولا:

الف اللہ تے میم محمد سچا ہور کون کوئی ایس شان دا اے
رتبہ بخشیا جہڑا حضور تائیں مشرق مغرب تیکر جگ جاندا اے
نوریاں ناریاں جس دے قدم چمیں ہمسر دُرّ ناہیں اس کان دا اے
خادم مہدی بھی اونہاں دیاں خادماں دا بیٹھا جیل اندر گھٹا چھاندا اے

(فیض محمد شاہی، ج۱۰،ص۹۶)

Marfat.com

جب میرے چھوٹے بھائی سید بشیر احمد بشارت مرحوم کی وفات ہوئی تو اس دوران عنایت اللہ جیل خانہ میں تھا۔ وہاں سے ۵ ستمبر ۱۹۶۳ء کو تعزیت کا منظوم خط اعلیٰ حضرت نوشاہی کے نام بھیجا جو یہ ہے:

تیرے خط لایا سینے خط مینوں انج لاوندی کوئی تلوار ناہیں
بے خود ڈگ پئے بے اختیار ہو کے رہیا دل میرے وچ اختیار ناہیں
اگے درد جدائی دے ماریا ہاں ہور تیر ہن مار دوبار ناہیں
بہہ کے سامنے دل چرا لینا رہنا دور ایہہ عشق وہار ناہیں
کارن دید ایہہ دل شہید ہوندا عید میری ہن بابجھ دیدار ناہیں
جے کر آونائیں جھب آ سیّد چنگی دیونی کسے نوں لار ناہیں
سانوں گردش ایام نے گھیر لیا مددگار کوئی بابجھ غفار ناہیں
حاکم آپ ، اوہ حکم تے ہے قادر اوہدے جیڈ کوئی ہور سرکار ناہیں
دکھ درد تے غم الم والا چُک سکدی دَھون ایہہ بھار ناہیں
سانوں لٹ تقدیر تباہ کیتا پلے سیّدا کوڈیاں چار ناہیں
بنھ واہل وچ شوہ دریا ٹھلے ہمت وچ اجے دلوں ہار ناہیں
ہن آسرا مولا کریم والا تھوڑ جس دے وچ دربار ناہیں
دکھ قید والے بھل جان سانوں شاہ بشیر دا بھلنا پیار ناہیں
حکم رب دے جھبدے آن ملساں ، ملنا اوس سانوں غمخوار ناہیں
ساڈے دکھ سب دور حضور ہوون تساں جیہا تے کوئی دکھیار ناہیں
سچی کان نوشاہی دا اوہ گوہر اج دسدا وچ دیار ناہیں
ڈیرہ چا گیا اے ڈیرے والڑائی مخفی کھولنے کسے اسرار ناہیں
تیرے سامتے لٹیا گھر تیرا کیتی کیوں توں حال پکار ناہیں
یوسف وانگ یعقوب دی کرو دعائیں کیتی ذرا بھی شرم وچار ناہیں
رنگ مجلساں دے شالا ہون گوہڑے ہونی اوس جہی مڑ بہار ناہیں
بیٹھا روویں گا سیّدا مار ڈھاہیں ملنا مڑ آ کے دلدار ناہیں
لخت جگر اج لا گیا پھٹ سینے پچھے ٹرن ویلے آیت وار ناہیں

Marfat.com

اگے کھلا پیغام اڈیکدا سی کیتا کسے دا بھی انتظار ناہیں
روندے پئے مرید سب مار چیکاں کسے دل نوں صبر قرار ناہیں
انبڑی جایا بشیر شریف احمد تینوں لبھنا وچ سنسار ناہیں
بھائی مرن تے ٹٹ دو جان باہیں رہندا ہک دے وچ بلکار ناہیں
بھایاں بابجھ اندھیرڑا جگ سارا ایتھے کوئی بھی کسے دا یار ناہیں
بھاری بنے تے بھار اوہ ونڈ لیندے ایڈا ہور کوئی جان نثار ناہیں
دنیا کھیتری تے قبضہ مالکاں دا کچی پکی دا کجھ اعتبار ناہیں
کوئی حرص جہان عنایت اللہ ایویں گوڑ دی کھیڈ کھلار ناہیں

(فیض محمد شاہی، ج ۷، ص ۷۹۱)

مکتوب در مدح اعلیٰ حضرت نوشاہی

اول حمد خداوند تائیں فیر دورد رسولاں
اس تھیں پچھے صفت سجن دی لکھ کے عشق وصولاں
نام غلام مصطفےٰ صاحب سوہنا پیر حقانی
وحدت دے دریاؤں اس نے پاے راز نہانی
ایڈ مراتب اس دے تائیں بخشے پاک الٰہی
وچ دربار محمد سرور اوس وزیری پائی
لکھ نہ سکاں صفت اوہدی نوں باہر حد حسابوں
محبوبی تے خوش اسلوبی بخشی رب جنابوں
ولی، قطب، ابدال نے سارے وچ ایدھی نگرانی
کیڈ مراتب اس دے تائیں بخشے رب سبحانی
سوہنی صورت سیرت اودھی عاجز کہے نمانی
مات ہوون سب چن سب تارے چمکے نور پیشانی
بحر احدیت پاک دے اندر مل مل خوب نہاے
سوہنے پیر عنایت اللہ جو راز نوشاہی پاے

(فیض محمد شاہی، ج ۱۰، ص ۱۵۱)

Marfat.com

مدح اعلیٰ حضرت نوشاہی

الصدیق مفتاح الجنة دوست تسیں بھی ایس مثال دے ہو
مکھوں چمکدا نور کوہ طور والا تسیں بدر جمال کمال دے ہو
صدیق فاروق عثمان وانگوں رہندے قرب وچ جل جلال دے ہو
دل تھیں من لے حکم رسول والے ایس گلوں بلال دے نال دے ہو
لگی لو تے بھاجڑاں کفر چایاں ویری مڈھ توں ایس چنڈال دے ہو
کر کے زہد ریاضتاں تسیں حضرت کوہنی نفس شیطان دی گال دے ہو
اُچے مرتبے ذات صفات اُچی ، نالے خود بھی نیک خصال دے ہو
ملک فلک والے آکے لہن جتھے اوس جوہ جنگی ساہن پال دے ہو
آوے قطب ابدال تے ولی جہڑا تسیں اوس دے ول نکال دے ہو
عاصی آس کر کے جہڑا آوے سائل اونہوں خمر طہور پیال دے ہو
گنہگار جو آ دربار جائے پلے رحمت دے ہیٹھ بہال دے ہو
اک پلک وچ پاک تے صاف کر کے اونہوں رب دے رنگ وکھال دے ہو
جہڑا نال یقین متین آوے اوہدے سروں مصیبتاں ٹال دے ہو
کھلی کان ایہ فیض محمدی دی بھر بھر کے تھال اچھال دے ہو
یا شاہ غلام مصطفیٰ صاحب تسیں لاڈلے نوشہ لال دے ہو
جند جان ہزار نثار تیتھوں دسو ہور کی مجھ تھیں بھال دے ہو
تیتھوں نہیں لکا چھپا کوئی محرم حال میرے وال وال دے ہو
وڈا ناز مینوں تیرے کرم والا لڑ لگیاں دی لج پال دے ہو

(جذبات عشق قلمی، ج۱، ص۱۸۲)

ج جانیاں جان بھی دے سانوں جے کر بُھلدے بُھلدے بُھل گئے
مجنوں وانگ پیار یا وچ جنگل اسیں رُلدے رُلدے رُل گئے
بیٹی وانگ طیموس دی سجناں او وال کُھلدے کُھلدے کُھل گئے
نازرہی اڈیک اوہ نہیں آیا آنسو ڈُہلدے ڈُہلدے ڈُہل گئے

Marfat.com

د دلے دے چورنوں کون لبھے دل گھسدا گھسدا گھس گیا
لا کے نیناں دا تیر سریر اندر جانی نَسدا نَسدا نَس گیا
اسیں روندے رہاں گے مار آہیں اوہ تاں ہَسدا ہَسدا ہَس گیا
تاز خبر نہیں سی یاری لاونے دی ایویں پھَسدا پھَسدا پھَس گیا

(ایضا، ج۱، ص۱۹۰)

ک کانگ اڈاوندی مار تاڑی نالے روندی وانگ سودائیاں دے
کُھلے وال تے حال بے حال ہوئی حال سال ہاں حال گدائیاں دے
حال حال کردا وال وال میرا لیا مار ملال جدائیاں دے
تاز ہاتفوں ایہہ ندا آئی ساہن پال وصال خدائیاں دے

(ایضا، ج۱، ص۱۹۱)

اللہ کرے ضرور حضور اندر سوہنے یار دے آوی جا بیلی
عشق مشک نوں کون چھپان والا دیسی دھم گجرات وچ پا بیلی
تُلّا نام گھمیار ہشیار بھاویں انہوں دیوساں ترت گھر لگا بیلی
دن پنج یا ست اڈیک لئے عزت بیگ لئے ذرا آبیلی
اساں لکھ ملوک شہزادیاں نوں دتی عشق دی ٹھٹ مچا بیلی
تاز یار دی ناز نیاز اندر بھوندے ڈٹھڑے مُلک دے شاہ بیلی

(فیض محمد شاہی، ج۸، ص۱۷۹)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج۳، ح۱۱، ص۱۶۳-۱۶۶

ناظر، سہالہ

اس کا نام عبدالرشید، تخلص ناظر ہے۔ موضع سہالہ، ضلع راولپنڈی میں سکونت رکھتا ہے۔ برق* نوشاہی کا مرید ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

پنجابی میں ایک سی حرفی *ارادت نوشاہی* نام نظم کر کے [ملٹری پریس گوالمنڈی راولپنڈی سے] چھپوائی۔ ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو شائع ہوئی۔ چند اشعار اس میں سے ہدیہ ناظرین ہیں:

Marfat.com

الف آس امید دیاں بیڑیاں نوں جدوں ٹھیلیے رب پکار لئیے
سدا رہن محفوظ طوفان کولوں نبی پاک دا نام چتار لئیے
آل پاک اصحاب کرام سندے اندر قلب وچار وچار لئیے
گنج بخش تے غوث نوں سَور کے تے ناظرؔ کم تمام سنوار لئیے
ن نام حضور وچ برکتاں ایہ دکھ درد تمام گوا دیوے
آوے پیر جے کرمفرمایاں تے سدھے راہ عرفان دے پا دیوے
عارف عرشیاں تے ہک جھات پا کے دین دنی دے کم بنا دیوے
ناظرؔ ایہہ کرامتاں پیر دیاں اندر پلک دے رب ملا دیوے

سی حرفی کے اختتام پر اپنا پتا اس طرح بتایا ہے:

میرا نام ہے عبدالرشید ناظرؔ خادم ہاں نوشاہی دربار دا میں
نوشہ پیر تے غوث توں جاں صدقے تابع ہو گیا برق سرکار دا میں
میرا ضلع تے ہے تحصیل پنڈی، ہاں وسنیک سہالے بازار دا میں
ناظرؔ جا نوشاہی گلزار اندر نغمہ گاوندا نت پیار دا میں

(سی حرفی ارادت نوشاہی، ص ۶)

نیز دیکھیے نوشاہی شعراء، ص ۳۹۴-۳۹۶

نتھو، سائیں، گورالا

المعروف فقیر سائیں، میراثی، ساکن اوتالا، لیکن اب گورالا چک ۸۶، ضلع ساہی وال میں رہتا ہے۔ سید پیر شہسوار شمس گیلانی نوشاہی کا مرید ہے۔

یہ اشعار اپنے پیر کی صفت میں کہے ہیں:

اللہ کل دا سرجنہار ہے جی — جس پیدا کیتا سنسار ہے جی
نبی احمد سوہنا یار ہے جی — میرا پیر حضرت شہسوار ہے جی
مُڈھ آپ دا خاص روال ہے جی — ککے کیاں وچ ہوئی کمال ہے جی
خلقت آوندی بے شمار ہے جی — میرا پیر حضرت شہسوار ہے جی

Marfat.com

نذر، ڈھوک شہانی

اصلی نام نذر محمد، تخلص نذر، والد کا نام رحمت علی ولد خوشی محمد۔ آبا و اجداد کا پیشہ ظروف سازی تھا۔ اب یہ پیشہ تجارت کرتا ہے۔ ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶ء میں بمقام ڈھوک شہانی، ضلع گجرات پیدا ہوا۔ ۱۲ صفر ۱۳۸۶ھ/۲ جون ۱۹۶۶ء کو میرے ساتھ بیعت کی۔ صوم وصلوٰۃ کا پابند، خوش آواز ہے۔ نعت خوانی کرتا ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

پنجابی زبان میں شعر بھی کہتا ہے۔ نمونہ کلام یہ ہے:

نوشہ پیر میرے ایسا باغ لایا کوئی رحمان تے کوئی سچیار بن گئے
پایا خیر ایسا ہو گئے وانگ مجنوں عمراں ساریاں دے تابعدار بن گئے
اونہوں لوڑ نہ کسے دی رہ جاندی تیریاں عاشقاں دے جہڑے یار بن گئے
تیریاں عاشقاں دا انت نہ کوئی آوے ہوئی نظر ایسی جان نثار بن گئے
کوئی وچ بھڑی ڈیرہ لائی بیٹھا، کئی قطب کابل قندھار بن گئے
جنہاں پڑھیائے ورد وظائف تیرا اوہ تے خاص موتی سچے ہار بن گئے
اونہوں ڈر نہ حشر دیاں سختیاں دا نوشہ پیر جدھے غمخوار بن گئے
میرے عیب بہتے سجناں پھول ناہیں آ کے وچ دنیا عیب دار بن گئے
رکھ لے پردہ صدقہ مصطفیٰ دا نذرؔ جیہے منگتے کئی ہزار بن گئے

ایک سی حرفی کے پہلے دو بند یہ ہیں:

الف آ نوشہ میری سار لے جا تیرے عشق نے بہت بیمار کیتا
ایس مرض دا نہیں علاج کوئی دکھاں درداں نے مینوں خوار کیتا
دیویں کوئی دوا شفا والی کھول دکھڑا میں اظہار کیتا
بانہہ پکڑ میری بنے لا بیڑی نذرؔ ترلا بہوں ہزار کیتا

ب برسدی رحمت دربار اتے نور و نور پیا تیرا در دِسے
لکھاں منگتے آن سوال کردے سخی پاک نوشاہیاں دا گھر دِسے
پا دے خیر جھولی تیرے در آیا تیرا سوہنیا روضہ انور دِسے
ویلا آخری حشر برپا ہویا کرو ترس نوشہ پیا ڈر دِسے

Marfat.com

کافی درفراق شرافت

تیرے ہجر جلایا تن من بھوک چلایا رو رو حال ونجایا پیڑاں عشقے جگایاں
تیرے در تے شرافت عرضاں آن سنایاں
دیہو درداں دا دارو کوکاں حال دوہایاں

مرشد چھوڑ نہ جاویں پھیرا میں ول پھاویں پھڑ کے دندے توں لاویں کریو حشر رہایاں
تیرے در تے شرافت عرضاں آن سنایاں

ساڈی کر منظوری ، تیرے در ہے حضوری پلا پھڑیا اے تیرا نوشہ سمجھ کے سایاں
تیرے در تے شرافت عرضاں آن سنایاں

باپ جدھا مصطفیٰ ،اے رکھدا مہر دی نگاہ اے اوہدے کول شفا، دے خبراں پکیاں تے آیاں
تیرے در تے شرافت عرضاں آن سنایاں

گھیرا درداں نے پایا ، میرا جانی نہ آیا سجناں کیوں چر لایا ، پنڈاں غم دیاں چایاں
تیرے در تے شرافت عرضاں آن سنایاں

آوے نذر شرافت ، ہر دم کردا سخاوت تیرے در دا میں مانگت ، ہوشاں نفس بھلایاں
تیرے در تے شرافت عرضاں آن سنایاں

نذر محمد ،نوشاہی بزرگوں کے عرسوں میں بمقام ساہن پال شریف باقاعدگی سے شرکت کرتا ہے اور ختم شریف کی محفل میں خوش الحانی سے قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے اور منظوم کلام پڑھتا ہے۔اس نے مجھے اپنا مندرجہ ذیل کلام جون ۲۰۰۱ء میں حضرت نوشہ گنج بخش کے عرس کے موقع پر ساہن پال شریف میں لکھوایا:

کافی حضرت نوشہ گنج بخش

سخی نوشہ پیر دا گھرانہ ویکھیا
فیض ایتھوں پاوندا زمانہ ویکھیا

لجپال میری نوشہ لجاں توں ہیں پالدا ولیاں دے وچ ثانی کوئی نہ تیرے نال دا
دوم نوشہ مصطفیٰ نشانہ ویکھیا سخی نوشہ پیر دا گھرانہ ویکھیا
بھاگ جاگے عاجزاں دے جدوں نوشہ آیا اے مائی نوں سلام لکھاں جس مائی جایا اے
عشق حقیقی دا خزانہ ویکھیا سخی نوشہ پیر دا گھرانہ ویکھیا

Marfat.com

پاک رحمان جیہے فیض ایتھوں پا گئے　　گولے بن در اتے یار منا گئے
نور و نور سارا آستانہ ویکھیا　　سخی نوشہ پیر دا گھرانہ ویکھیا
پیر سچیار اتے کرم سرکار دا　　اوہ وی یارو بُھل ویکھو اوسے گلزار دا
ہر کوئی نوشہ دا دیوانہ ویکھیا　　سخی نوشہ پیر دا گھرانہ ویکھیا
ہر دکھیارے اتے کرم کماوندا　　نذر جیہے عاجزاں نوں سینے نال لاوندا
دکھیاں دا ایتھے ہی ٹھکانہ ویکھیا　　سخی نوشہ پیر دا گھرانہ ویکھیا

فیض ایتھوں پاوندا زمانہ ویکھیا

درحالات سائیں امام دین* گاکھڑے والا مرید اعلیٰ حضرت نوشاہی

امام دین درویش مسکین سوہنا لڑ سوہنیاں دے سوہنا لگیا اے
طرح طرح دے دکھ ہزار ویکھے ویکھو عشق پیار دا ٹھگیا اے
مصطفیٰ نوشاہی دا عشق لگا کفر دلوں غریب نے کڈھیا اے
سدھا چل دربار دے ول آیا جھنڈا مصطفیٰ نے جتھے گڈیا اے
دوروں ویکھ نوشاہی نو جھڑ پیا اے رو رو کجھ نہ چھڈیا اے
آکھے کرو مرید سرکار جلدی آتش عشق نوشاہی نے وڈھیا اے
ویکھو ہو مرید سرکار دا جی بُھل پچھلی پیا بخشاوندا اے
پنڈ میں گناہ دی چا آندی اپنے پیر کولوں معافی پاوندا اے
ایسی پیر نوشاہی دی نظر ہوئی گھر بار تمام بھلاوندا اے
ہر طرح مصیبت نوں جھل سوہنا جھگی یار دے راہ تے لاوندا اے
خاطر یار دی نوں چلّے کٹ سوہنا درداں والڑا درد سناوندا اے
کئی پنڈاں تے چکاں دے وچ بیٹھا درد یار والا سینے کھاوندا اے
ایسا پیار نوشاہی پیارڑے دا ودھ ودھ کے عشق دیکھاوندا اے
نہ گھر دی سوہنے نے سار کیتی کیسا پچھلا وقت ویہاوندا اے
جدوں پیر نوشاہی دا ذکر کریئے رو رو بے حال ہو جاوندا اے
تک عشق تے وجد سرکار اوہدا نال سینے نوشاہی لگاواندا اے
نال لے سرکار درویش تائیں سدھا طرف ابدال سدھاواندا اے
تیرا سوہنا لین امتحان چلے نذر پیر نوشاہی ازماوندا اے

Marfat.com

نذر محمد نے اپنا سارا کلام اپنے ہاتھ سے ایک کاپی میں لکھ رکھا ہے جو اس کے پاس موجود ہے۔ نیز دیکھیے شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۱، ص ۲۱۳۔ عارفؔ نوشاہی

نذر، نوشہ پور

اصلی نام صاحبزادہ سید نذر محمد المتخلص بہ نذر نوشاہی۔ والد کا نام سید میراں بخش ولد سید کریم اللہ صاحب ہے۔ حضرت نوشہ گنج بخش کے بڑے صاحبزادہ سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق کی اولاد سے ہیں۔ ۱۳۴۷ھ/۲۹-۱۹۲۸ء میں بمقام ساہن پال شریف پیدا ہوئے۔ پرائمری تک تعلیم پائی۔ آج کل ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بمقام نوشہ پور [مضافات ساہن پال] سکونت رکھتے ہیں۔

آپ کی مطبوعہ تصانیف یہ ہیں: ۱۔ نذر عقیدت، ۳۲ صفحات؛ ۲۔ نذر نوشاہی، ۳۶ صفحات؛ ۳۔ فریاد نذر نوشاہی، ۸ صفحات؛ ۴۔ باراں ماہ نوشاہی، ۱۶ صفحات؛ ۵۔ نوشاہی جگنی، ۸ صفحات۔

آپ کی قلمی تصانیف یہ ہیں: ۱۔ مناجات بجناب شاہ معروف خوشابی؛ ۲۔ سی حرفی در مدح شاہ سلیمان نوری؛ ۳۔ کافی ہائے در مدح حضرت نوشہ گنج بخش؛ ۴۔ کافی ہائے در مدح حضرت پاک رحمان۔

یہ اشعار ان کے ہیں:

ع عرب والے ماہی کرم کیتا تیرے شاہنشاہی خاندان اتے
سخی شاہ سلیماں تے پیر نوشہ بھورے والڑے پاک رحمان اتے
سید صالح ، شاہ فضیل وحی ، پیر محمد سچیار سلطان اتے
نذرؔ خاص طریقتی ہوے بائی نوشہ پیر دا فقر جہان اتے

غ غم میرے کریں تم سایاں تیری مڈھ قدیم دی چیلیاں میں
اوگنہار دی بینتی سنو للہ ، رو رو کوکدی پئی اکیلیاں میں
جو کوئی آوندا وطن تساڈڑے تھیں پچھاں جا کے اونہاں سہیلیاں میں
نذرؔ کہے خوشاب نوں کدوں جاسو اکھیں نال حضور دے میلیاں میں

ایک سی حرفی کا پہلا شعر یہ ہے:

الف اللہ دی پاک جناب اندر نوشہ پیر دیاں منظوریاں نے
سخی شاہ سلیماں دا لاڈلا اے ، سارے جگ دے وچ مشہوریاں نے
خاندان نوشاہی تے قادری تے سدا رحمتاں رب غفوریاں نے
نذرؔ صدق دے نال جو قدم چُمے آساں ہو جاون سبھے پوریاں نے

Marfat.com

اسی سی حرفی کا آخری شعر یہ ہے۔

ی یاد رکھ پتا مقام میرا نوشہ پور ہے کول دربار نوشہ
تحصیل پھالیہ ، ضلع گجرات جانو جتھے کھڑی ہوئی گلزار نوشہ
رن مل اندر ساڈا ڈاک خانہ ، سننے والیو کرو دیدار نوشہ
نذؔر برخوردار دی لڑی وچوں وڈے پسر جو ہیں سرکار نوشہ

دوہڑہ در مدح پاک رحمان

میری عرض ہے پاک رحمان سایاں تیرے قدماں وچ منظور ہوواں
روز حشر دے سامنے آپ ہوویں میں بھی تساں دے کول ضرور ہوواں
ایسی مے پلا دے ساقیا توں جنہوں پی کے مست مخمور ہوواں
نذؔر نزع دے وقت توں پائیں پھیرا تینوں ویکھ اس جگ تھیں دور ہوواں

شجرہ شریف میں حضرت نوشہ صاحب کے نام کا یہ شعر ہے:

حضرت نوشہ گنج بخش توں ہیں گنجاں دا والی مڈھ قدیمی بردہ تیرا میں کنگال سوالی
در ڈگے دیاں شرماں تینوں پُر کر دیہ پیالی جھولی کیتی بوہے تیرے پا کے خیر رجاوے
حرمت کوٹھے والے سائیں وحدت جام پلاوے

نذر محمد صاحب، نذر مولیٰ کے نام سے معروف تھے۔ حضرت حافظ محمد برخوردار کے بیٹے حکیم سعد اللہ نوشاہی کی اولاد سے تھے۔ آپ کی بیعت سائیں حسن عالم المعروف کوٹھے والی سرکار نوشاہی برخورداری رسول نگری سے تھی۔ جمعہ ۲۲ رجب ۱۴۱۶ھ/ ۱۵ دسمبر ۱۹۹۵ء کو وفات پائی۔ گورستان نوشاہیہ میں روضۂ حضرت نوشہ گنج بخش سے مغربی جانب چبوترے پر مدفون ہیں۔ سنگ مزار نصب ہے۔ آپ کو بزرگان نوشاہیہ سے بے حد عقیدت تھی اور ساری عمر انہی کی مدح میں شاعری کرتے رہے۔ راقم الحروف جب اگست ۱۹۷۶ء میں کابل گیا اور وہاں حضرت نوشہ گنج بخش کے خلیفہ خواجہ فضیل وحی کی قبر کے زیارت کر کے آیا تو یہ واقعہ نذر مولیٰ صاحب کو بتایا تو ان کے لیے بھی بڑا مسرت انگیز ہوا۔ کیوں کہ خاندان نوشاہیہ کا کبھی کوئی فرد خواجہ فضیل وحی کی قبر پر اب تک نہیں گیا تھا۔ وہ اس واقعے کو اپنی مجالس میں بیان کرتے تھے۔ آپ نے اپنے پنجابی اشعار کا کلیات *خزینۂ نوشاہی* کے نام سے مرتب کیا جو محمد اشرف نوشاہی کاتب ڈھل، تحصیل پھالیہ نے کتابت کیا اور خوشاب پرنٹنگ پریس، خوشاب میں طبع ہوا اور ۱۰ شعبان ۱۴۰۵ھ/ یکم مئی ۱۹۸۵ء کو ۲۳۲ صفحات میں ادارۂ معارف نوشاہیہ، نوشہ پور شریف نے شائع کیا۔ اس پر صاحبزادہ رؤف احمد (سلیم*) نوشاہی نے پنجابی میں دیباچہ لکھا ہے۔ اس مجموعے میں حمد، نعت، مدحیات،

Marfat.com

مناجاتیں، سی حرفیاں، باراں ماہ، کافیاں، دوہڑے، غزلیں، شجرے، قصے اور دیگر متفرق کلام ہے۔ اس مجموعے کے سبب تالیف میں کہتے ہیں:

ہن حالڑا لکھنا آیا اے کس حال کتاب بنا دتی
اگے پنج کتاباں بنایاں میں لینہاں پنجاں دی اک کرا دتی
پہلے نذر عقیدت تے جگنی سی فریاد نذر بھی نال رلا دتی
باراں ماہ تے نذر نوشاہی ساری ایس دے وچ ملا دتی
شریف احمد شرافت نے بھائی ساڈے اونہاں دس ترتیب سمجھا دتی
خزینہ نوشاہی رکھیں نام ایہدا، نذؔر توڑ چڑھے ایہہ دعا دتی

(خزینہ نوشاہی، ص ۱۶)

اس کتاب کے خاتمے پر اپنا نام اور پتا یوں بتایا ہے:

نوشہ دے دربار تھیں مغرب سڑک پلے ول جاندی — اس تے اتے مسجد یارو طرف جنوب رکھاندی
نوشہ پور گراں اساڈا جانے کل لوکائی — نذؔر نوشاہی پچھ کے ملنا جس کتاب بنائی
خزینہ نوشاہی نام ہے رکھیا کر لو یار نظارے — پڑھنے سننے والے بیلی کرو دعائیں سارے
خط لکھنے دا پتا بتانواں ضلع گجرات ہے جانوں — ساہن پال ہے ڈاک اساڈی اصلی وطن پچھانوں
نوشہ پور مقام اساڈا نذؔر نوشاہی تانواں — نوکر نفر اولاد نوشہ دا میں غلام سداواں

(ص ۲۱۴)

۱۹۷۳ء میں نہر رسول قادر آباد لنک ٹوٹ جانے کے باعث ساہن پال شریف، نوشہ پور وغیرہ دیہات زیر آب آ گئے تھے۔ اس واقعہ کو نذر نوشاہی صاحب نے منظوم کیا ہے۔ کچھ اشعار بطور نمونہ پیش ہیں۔

سیلاب دا حال

مولا تیریاں بے پرواہیاں نے جمعرات دی جدوں سویر ہوئی
صبح تن بج گئے جدوں نہر ٹٹی پانی چڑھدیاں کوئی نہ دیر ہوئی
گئے سب ہمسائے چھڈ سانوں کلی جان میری ہیر پھیر ہوئی
اکھیں ویندیاں نذؔر مکان گر گئے مٹی چھت والی ساری ڈھیر ہوئی
مولا تیریاں بے پرواہیاں نے چھبی ساون کوئی دن زوال دا سی
اک بکری دا لیلا لے رڑھیا نال بچہ میرے دس سال دا سی
رکھ لے دونویں اک لکڑی تے، محرم حال نہ کوئی میرے حال دا سی
نذؔر غوطیاں بہت نڈھال کیتا سڑ کے چڑھ کے خشکی نوں بھال دا سی

Marfat.com

کئی بیبیاں ستروں اٹھ ٹریاں کدے ننگا نہ جنہاں دا وال ہویا
غوطے کھاندیاں ڈبدیاں جاندیاں نے حال اونہاں دا بہت بے حال ہویا
سر پیراں توں تنکیاں ویکھیاں نے کہیا مالکا وقت زوال ہویا
نذر کی دساں دسن نہیں ہونداں پیریں ٹرناں اونہاں محال ہویا
خلقت نس کے گھراں توں جدوں نکلی لوٹی لٹ لئی کئیاں لوٹیریاں نے
اک دوجے دی لکڑی چھک لئی نے کہیاں جھلیاں سخت اندھیریاں نے
بالے، بوہے، شہتیراں نوں کرن قابو دب بیٹھڑے باریاں میریاں نے
نذر شکر کیتا مولا جان بخشی لوکاں کیتاں کئی ہیرا پھیریاں نے
جدوں لوک سامان رُہڑآ بیٹھے کئی آفیسر اُتوں آ گئے نے
اکھن اساں امداد ضرور کرنی نانویں کئی دے لکھ لکھا گئے نے
آٹا چودہ چھٹاکیاں دیونا ایں اک ماہ دے بعد فرما گئے نے
نذر اکھیاں دے اتے بن لینا نال رمز ایہہ گل سمجھا گئے نے
دوجے ملکاں بہت امداد کتیی کئی دولتاں آپ لٹا گئے نے
رہڑنے والیاں نوں لدھا کج وی نہ اگوں افسر ہی رل کے کھا گئے نے
سانوں کہن تگائی دی رقم لے لو مونہوں ایہہ گل بنا گئے نے
نذر تو بچا لئیں جان ایتھوں سود در سود پوا گئے نے
دا لگ گیا پٹواریاں دا لیندے سو تے قلم نوں ہتھ پھڑدے
قانونگو، گرداوردے کول جایئے اوہ بھی آکھدا اے میری جیب بھردے
تحصیلدار صاحب حد کری جاندے خشکی والیاں دے فارم پر کردے
نذر مندڑا حال سیلابیاں دا رہڑنے والے تے دکھڑے پئے جردے

(خزینۂ نوشاہی، ص ۱۸۴-۱۹۰)

خزینۂ نوشاہی کے بعد آپ کے پنجابی کلام کے دو مختصر مجموعے شائع ہوے: *خوشالی ونگاں*، تصنیف ۱۷ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ/۱۱ نومبر ۱۹۸۶ء، کتابت محمد اشرف نوشاہی، شائع کردہ شاعر، ۱۶ صفحات، اس میں حضرت شاہ معروف قادری خوشالی کی مدح میں نظمیں ہیں۔ *غنچۂ نوشاہی پھل ونگاں شاہی*، کتابت کردہ محمد اشرف نوشاہی، ڈھل، مطبع تعمیر نو پریس گجرات شہر، شائع کردہ مصنف، نوشہ پور، ۵۶ صفحات۔ اس میں سی حرفی، کافیاں، غزلیں، دوہڑے اور ماہیے شامل ہیں۔ اس مجموعے میں تاریخ ترتیب و طباعت درج نہیں ہے۔ چونکہ اس میں صاحبزادہ محمد شریف

Marfat.com

نوشاہی ڈھل والا کی وفات (۲۴صفر۱۴۱۰ھ/۲۶ستمبر۱۹۸۹ء) پر فراقیہ باراں ماہ شامل ہے اس لیے اس کی ترتیب اور طباعت اس کے بعد ہی عمل میں آئی ہوگی۔ نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج۲، ص۱۰۵۱۔ عارف نوشاہی

نذیر، جرمیاں جھنڈا

نام نذیر احمد، تخلص نذیر۔ قوم ڈہلرا، ساکن جرمیاں جھنڈا، تحصیل شکر گڑھ، ضلع سیالکوٹ۔ یہ نوشاہی رحمانی سلسلہ میں سید شفقت علی شاہ، ساکن بارہ منگا، تحصیل مذکور کا مرید ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

اس نے ایک شجرہ شریف بنام شجرہ طیبہ بنا کر جاوید پریس رجسٹرڈ، راولپنڈی صدر سے چھپوایا ہے۔ یہ دو شعر اس سے ہیں:

شفقت علی شاہ پیر نوری ہر دم رہے وچ حضوری
ہر مشکل نوں کرے دوری صدقہ آل اطہار دا
حسیوں نسبوں توں ہیں عالی دو جگ دا توں ہیں والی
نذیر تیرے در دا سوالی فاطمی گلزار دا

Marfat.com

نذیرہ، خالق پور

اصلی نام نذیر بیگم، تخلص نذیرہ۔ والد کا نام علی محمد ولد شمس دین وڑائچ، ساکن خالق پور، ضلع گوجران والا۔ ۳ شوال ۱۳۷۲ھ/۱۶ جون ۱۹۵۳ء کو اعلیٰ حضرت نوشاہی سے بیعت کی۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

گاہ بگاہ پنجابی شعر کہتی ہے۔ اس نے ایک سی حرفی حضرت نوشہ صاحب کی مدح میں بنائی ہے۔ جس کے ابتدائی حرفوں کے اشعار یہ ہیں:

الف آ گھر نوشہ تیتھوں صدقے میں جاواں
قدمیں سیس نوا کے دل دے حال سناواں
مرشد چھوڑ نہ جاؤ ہوجے جگ وچ ناواں
مرشد آ گھر میرے پئی واسطے پاواں

ب بول زبانوں میرا پیر پیارا
توہاڈے باہجوں پیرا دل نوں سہارا
کلمہ مرشد والا اندر جوش اے بھارا
مرشد آ گھر میرے ہووے پار اتارا

ت تار ہجر دی میرا جگر چرینڈی
توہاڈی پاک محبت دل نوں ٹکن نہ دیندی
مرشد مرشد کوکاں ہو لٹ باوری بہندی
مرشد آ گھر میرے میں ہاں اونسیاں پاندی

ث ثابتی صدقے میں پیراں توں واری
توہاڈا ہجر وچھوڑا لگا تیر اے کاری
عشق پیر دے رلایا رلساں عمراں ساری
مرشد آ گھر میرے ہو جاے دور بیماری

ج جادو اے مرشد تیرے کلمے نے پایا
سن کے ذکر نورانی تتی جی نوں ٹھرایا

Marfat.com

لٹ کے دل میرے نوں پیراں پھیرا نہیں پایا
مرشد آ گھر میرے ہووے نور سوایا
ح حال دلاں دے دساں کیہڑے میں کیہڑے
راتیں خواباں دے چالے دنے جھگڑے نے جھیڑے
جانی دور سنیندے مولا آندے نے نیڑے
کلمہ مرشد والا دسے ہر دم نیڑے
خ خبر پیراں دی اج کون لیاوے
ایڈ کیہڑا ہووے مرشد موڑ لیاوے
میرے درداں در دارو آ کے دور ہٹاوے
کلمہ مرشد والا اللہ پیر ملاوے

(فیض محمد شاہی، ج ۷، ص ۳۲۵)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۰، ص ۴۶۹-۴۷۰

نسیم، مرید کے

اصلی نام محمد اکرام، تخلص نسیم، والد کا نام مرزا صوفی محمد اسماعیل ولد دین محمد۔ ۲۷ رجب ۱۳۶۷ھ/۵ جون ۱۹۴۸ء کو مرید کے، ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ میٹرک ڈی سی ہائی سکول مرید کے سے ۱۹۶۵ء میں، ایف ایس سی اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور سے ۱۹۶۷ء میں، بی اے (ریاضی) اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور سے ۱۹۶۹ء میں اور بی ایس سی (الیکٹریکل) انجینئرنگ، یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور سے ۷۴-۱۹۷۳ء میں کیا۔ اس وقت اسسٹنٹ ڈیزائن انجینئر کے طور پر واپڈا (لاہور) میں کام کر رہے ہیں۔

شعر و شاعری کی ابتدا مئی ۱۹۶۳ء میں ہوئی۔ یہ شوق ۱۹۷۱ء تک جاری رہا۔ پھر تعلیمی مصروفیات کی وجہ سے اس طرف توجہ نہ دے سکے۔ ۱۹۶۳ء سے ۱۹۷۱ء تک تقریباً سو غزلیں اور نظمیں وغیرہ لکھیں۔ [ماخوذ از خود نوشت حالات شاعر، مکتوبہ ۷ مئی ۱۹۷۷ء]

صوفی محمد اسماعیل صاحب شرافت نوشاہی صاحب کے ۶ شوال ۱۳۷۱ھ کو مرید ہوئے۔ دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۱، ص ۱۵۔ عارف نوشاہی

Marfat.com

نصرت، شرق پور

ان کا نام صاحبزادہ نور محمد، تخلص نصرت ہے۔ والد صاحب کا نام حکیم میاں نیک محمد صاحب تھا۔ ابن میاں روشن دین بن میاں غلام مصطفیٰ نوشاہی۔ ۲۴ صفر ۱۳۵۵ھ/۱۶ مئی ۱۹۳۶ء کو شرق پور میں پیدا ہوئے۔ ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۴ء میں میٹرک پاس کیا۔ اس کے بعد علوم دینیہ فقہ، حدیث، تصوف میں عبور پایا۔ جامعہ رضویہ، لائل پور سے دورۂ حدیث ختم کر کے ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۹ء میں دستارِ فضیلت پائی۔ اسی سال [پنجاب یونیورسٹی لاہور سے] منشی فاضل پاس کیا۔ طب میں بھی خوب مہارت حاصل کی۔ قواعد موسیقیہ سے بھی واقف ہیں۔ نعت گوئی، غزل خوانی میں بھی کافی دسترس ہے۔ نسخ و نستعلیق کے خوشنویس ہیں۔ تقریر بڑی شستہ کرتے ہیں۔ کئی مرتبہ ریڈیو پاکستان، لاہور سے ان کی تقاریر نشر ہو چکی ہیں۔ فقیر شرافت کے ساتھ بھی خاص محبت رکھتے ہیں۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں اپنے آباو اجداد کے سجادہ نشین، شرق پور، ضلع شیخوپورہ میں موجود ہیں۔

فارسی اور اردو زبان کے بہترین شاعر ہیں۔

نمونۂ کلام فارسی:

میاں سلامت علی تنویر شرق پوری کی شادی پر ''ارمغان تہنیت'' کے عنوان سے یہ غزل لکھی:

واہ تنویر چہ رخ مہر جلالی دارد — ای کہ امروز برخ سہرا کمالی دارد
شد ز الطاف خداوند معطر لاریب — بر جبین حسن و دل افروز جمالی دارد
چون کہ انداز دگر حسن سراپا دارد — بہر این ہیچ نہ در بزم مثالی دارد
عکس مہتاب و کہ انجم کہ بدر می تابد — بین گلہا چو درخشندہ ہلالی دارد
می توان باد بر آورد شب وصل کہ این — نازنین رابطۂ تار وصالی دارد

نصرتؔ این نظم مرا خوب نیرزد این دم
زین نمط بہر نمو لیک کمالی دارد

(سہیل اخوت، ص ۱۰)

رباعی

بہر تقریب عروسی ما چہ فرحان آمدیم — اندرین جشن مسرت گل بدامان آمدیم

Marfat.com

ہر کسی آمد برای رونق بزم عروس　　گل بگفتا ما برای دید خوبان آمدیم

(ایضاً،ص۱۵)

نمونۂ کلام اردو:

ایک طویل نظم بعنوان ''سہیل اخوت''لکھی ہے۔چند اشعار یہ ہیں:

منتظر ہیں جھولیاں گوہر لٹانے کے لیے　　اور عروسانِ چمن جلوہ دکھانے کے لیے
چشم بینا سے عیاں ہوتی ہے صبح زندگی　　اور نوید عیش سے پھولے گی روح زندگی
آج کیوں ہے ساری فضا ہے بقعہ نور و ضیا　　آج کیوں اٹھلا کے چلتی ہے ادھر باد صبا
آج کیوں ہے چار سو عالم میں جشن خرمی　　آج کیوں پھولوں میں پیدا ہو چکی ہے زندگی
آج کیوں فرحت کا گہوارہ دلِ بے نور ہے　　آج کیوں بزمِ مرادی نور سے معمور ہے
آج کیوں غنچوں میں جوبن ہے کلی میں شوخیاں　　آج کیوں ہے لطف نوشہ کی درخشانی یہاں
ہے مسرت ہی مسرت کیوں خیال حور میں　　صبح روشن پھٹ رہی ہے کیوں شب دیجور میں

(ایضاً،ص۶)

ایک نظم بعنوان ''آستان نوشاہی'' یہ ہے:

مہر برج لقائے نوشاہی　　اے چراغ ضیائے نوشاہی
تجھ سے حاصل ہے زندگی کو سرور　　اللہ اللہ عطائے نوشاہی
لُوٹ لو ، آؤ ، لُوٹنے والو　　لُٹ رہی ہے سخائے نوشاہی
مینا ہائے کمال میں لبریز　　ہے رواں آبنائے نوشاہی
ہے مریضان درد دل کے لیے　　اک مسیحا دوائے نوشاہی
فیض نوشہ کی دھوم ہے ہر سو　　ہر نگہ آشنائے نوشاہی
غوث و ابدال خادم درگاہ　　اولیا خاکپائے نوشاہی
چشم عالم میں ہے اسی کا اثر　　اس قدر ہے بقائے نوشاہی
دامن آرزو لیے نصرتؔ
دیکھیے چل کے جائے نوشاہی

(جذبات عشق، ج۲،ص۱۰۵)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج۳، ح۶،ص۶۰-۶۲

Marfat.com

نظام، ڈھوک للہال

آپ کا اصلی نام حکیم نظام الدین، تخلص نظام تھا۔ آپ کی پیدائش وسکونت ڈھوک للہال میں تھی جو راولپنڈی کے پاس ایک گاؤں ہے۔ علم طب میں ماہر تھے۔ نوشاہی سلسلہ میں سید سلطان علی ولد سید اکبر علی نوشاہی ہاشمی سنگھوئی والا کے مرید تھے۔ ۴ صفر ۱۳۶۵ھ/۹ جنوری ۱۹۴۶ء کو فوت ہوئے۔

پنجابی میں قادرالکلام شاعر تھے۔ آپ کی تین کتابیں موجود ہیں۔

اول۔ گنجینۂ قفس العشق۔ یہ بائی وخان امیر کا قصہ ہے۔ تین ہزار تین سو ستاسی (۳۳۸۷) اشعار ہیں۔ ۱۳ صفر ۱۳۲۹ھ/۱۳ فروری ۱۹۱۱ء کو ختم ہوا۔ اس کو گلزار نوشاہی بھی کہتے ہیں۔ [مطبوعہ اندر پریس، سیال کوٹ، بلا تاریخ، ۲۰۷ صفحات؛ منشی بہادر چند تاجر، لاہور، بلا تاریخ، ۲۰۸ صفحات] اس کے ساتھ اشعار ذیل بھی طبع ہوئے ہیں:

۱۔ باراں ماہ ہیر قیاسی؛ ۲۔ شجرہ شریف نوشاہی قادری؛ ۳۔ شجرہ بطور دیگر؛ ۴۔ سی حرفی شعلہ نور علیٰ نور، ہر ایک حرف کے دو شعر ہیں؛ ۵۔ سی حرفی مدح پیر دستگیر؛ ۶۔ سی حرفی پکار در دربار غوث اعظم؛ ۷۔ سی حرفی در بیان عشق؛ ۸۔ سی حرفی جھگڑا عشق وجندڑی نمانی؛ ۹۔ سی حرفی در مدح سید سلطان علی سنگھوئی والا؛ ۱۰۔ سی حرفی در مدح پیر روشن ضمیر؛ ۱۱۔ سی حرفی در مدح پیر نوشہ گنج بخش؛ ۱۲۔ سی حرفی در فراق یار دلدار؛ ۱۳۔ سی حرفی پکار در دربار پیر روشن ضمیر؛ ۱۴۔ سی حرفی نصیحت نامہ۔

دوم۔ آئینہ اسرار المعروف بہرامی گلزار، مطبوعہ ۲۸ جولائی ۱۹۳۲ء مرکنٹائل الیکٹرک پریس، راول پنڈی۔

سوم۔ قصہ سسی پنوں، مقبول عام ہے۔

ان کے علاوہ سی حرفی شان مصطفیٰ، سی حرفی بشارت نوشاہی، گلستانِ علی، آئینہ سکندری، وصال نامہ، توبہ نامہ وغیرہ بھی ہیں۔

نمونۂ کلام:

ت تدھ نوں خبر ایہہ مول ناہیں نوشہ قطب ہے اولیا ساریاں دا
تھوڑی مثل ہے ایہہ مثال سمجھو جیوں کر چمن سردار ستاریاں دا
چڑھیا سورج تے روشنی آن لگی، قدر کی چراغاں وچاریاں دا
شرق، غرب، جنوب، شمال تاکر روشن نور نظام پیاریاں دا

Marfat.com

س سرت کر سمجھ سنبھال یارا دامن اُٹھ نوشاہیاں دے لگ بیلی
دامن پیر نوشاہیاں دے لگ رہیے توڑے دے طعنے سارا جگ بیلی
دامن جس یقین دے نال پھڑیا اس نوں مول نہ ٹھگدا ٹھگ بیلی
نظامؔ دین جس دا نوشہ پیر کامل اس نوں مول نہ ساڑ دی اگ بیلی

قفس العشق سے چند اشعار حضرت نوشہ صاحب کی مدح میں لکھے جاتے ہیں:

ہے فرزند عباس علی دا نوشہ پشت عباسوں
میرے تے اعتبار نہ جس دا خبر لوے ہر پاسوں
نوشہ ظاہر ہویا جس دن مُلکیں دھماں پیاں
سن کے خلقت در نوشہ دے سب سلامی گیاں
فقر نوشہ دے مُلکاں اندر ایسی دھم مچائی
نوشہ نوشہ کُل پکارن جو زبان ہلائی
ایسا نوشہ پیر اساڈا مُلکیں دھم مچا کے
آپ جھناں دے کنڈھے اتے بیٹھے پردہ پا کے
جس کسے اعتبار نہ پوندا ویکھ لوے اوہ جا کے
ناں کرے اعتبار نظاماں بیشک جی ٹکا کے
ساہن پال جھناں دے کنڈھے نوشہ ڈیرا لایا
چار کوٹ دا لوک نظاماں خدمت دے وچ آیا
آوے لوک مراداں پاوے نوشہ دے درباروں
پوری جھب مراد کریندے دیر نہیں پلکاروں
زحمت سخت کسے نوں ہووے پیش نہ جاوے داروں
خاک نظامؔ ملے اس دردی چھٹے جان آزاروں

(ص ۴)

آئینہ اسرار میں حضرت نوشاہ عالیجاہ کی تعریف یوں لکھی ہے:

اسم محمد ، ہادی نوشہ ، گنج بخش القابوں
جد منظور ہوے تاں آیا ایہہ فرمان جنابوں
ستر برس عبادت کردے جا وچ ساندل باری
عشق الٰہی اندر حضرت اپنی عمر گذاری
اسم اللہ دا نوشہ صاحب لُوں لُوں وچ سمایا
روز حضور رسول اللہ دا اوس ولی نوں آیا
درجہ قرب ولایت والا دتا غوث الاعظم
ہو گئے وصف تمامی نوشہ وانگوں موسیٰ کاظم
شرق غرب تے دکھن پربت اتم ہوئی درویشی
سب تعظیم نوشہ دی کردے جن انسان مویشی
دست مبارک نوشہ والا جس پھڑیا اوہ تریا
کون سوالی اس درباروں جس نہ بھانڈا بھریا
بہتا قرب نوشہ نوں ملیا صاحب دی سرکاروں
دین دنی دا مطلب مِلدا نوشہ دے درباروں
ہجری* رحلت حضرت نے فرمائی
ساہن پال وتیج روضہ نوری جا کر ویکھو بھائی

(ص ۲۳)

Marfat.com

[*حضرت نوشہ گنج بخش کی رحلت کی صحیح تاریخ ۱۰۶۴ھ ہے۔]

خاتمہ پر اپنا پتا اس طرح لکھا ہے:

راولپنڈی چڑھدے پاسے اسٹیشن چک لالہ　　چک لالے تھیں تھوڑا پربت ڈیرہ عاجز والا
ڈھوک عجب للہالاں والی عاجز جتھے رہندا　　مرشد میرا وچ سنگھوئی جھوٹھ نہیں میں کہندا

(ص۳۵۵)

سی حرفی عشق میں ہے:

الف اصل مجاز دا وصل پہلے شیشہ رکھ تصویر بنا لئے
خواہش نفس دے فعل نوں قیل کر کے وچوں غیر دلیل ہٹا لئے
اوسے نور تھیں نور ظہور سارا طاقی کھول یارا جھاتی پا لئے
نظامؔ دین دربار نوشاہیاں دے ہتھ بنھ کے سیس نوا لئے

سی حرفی جھگڑا عشق میں ہے:

م　منکساں سنگساں مول ناہیں تیرا دید نوشہ بھورے والیا وے
تیرا پاک دیدار نمانیاں نوں تری عید نوشہ بھورے والیا وے
اوجڑا اوجڑی فیر وسا جائیں ایہہ تاکید نوشہ بھورے والیا وے
دم آن نظامؔ دے دم باہجوں لے خرید نوشہ بھورے والیا وے

سی حرفی پیر روشن ضمیر میں ہے:

خ　خوب جمال کمال یارو رب بخش دتا نوشہ لال اتے
گنج بخش بنا کے گنج بخشے واقف رب کیتا ہر ہر حال اتے
ستے بھاگ ساڈڑے جاگ اٹھے جس دم کرم ہویا ساہن پال اتے
درداں نال نظامؔ لاچار ہویا کریں مہر یا پیر کنگال اتے

سی حرفی دوسری پیر روشن ضمیر میں ہے:

ہ　ہول نہ اس نوں دوزخاں دا دامن پکڑے جو نال اعتماد بیلی
سلسلہ پاک ہے صاف نوشاہیاں دا سچے شوق تے ذوق ارشاد بیلی
دامن پکڑیا جس نوشاہیاں دا اس تے جھلدی صبح دی باد بیلی
مکھ موڑیا جس نظامؔ دینا اول آخری اوہ برباد بیلی

Marfat.com

سی حرفی پیر نوشہ گنج بخش میں ہے:

ف فہم آرام دی جا ناہیں جتھے عشق والا واڑا وگ دا ای
صوفی صوفیاں چھوڑ کے آپ جھلن طعنہ کفر والا سارے جگ دا ای
ملاں ہور قاضی متھے تلک لاون رکھن شرم ناہیں داہڑی پگ دا ای
نظام دین ایہ عشق نوشاہیاں دا جانوں سچ النبڑا اگ دا ای

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۱۲۹، ۳۴۷-۳۵۲

نظام الدین، رن مل

آپ کا نام نظام الدین، والد ماجد کا نام سید سبحان علی ولد سید خان عالم نوشاہی۔ حضرت نوشہ گنج بخش کے چھوٹے صاحبزادہ حضرت سید محمد ہاشم دریادل کی اولاد امجاد سے تھے۔ صاحب علم و فضل اور خوش نویس تھے۔ آپ کی سکونت رن مل، متصل ساہن پال شریف میں تھی۔ آپ کی وفات ماہ ذیقعد ۱۲۹۲ھ/۱۸۷۵ء میں ہوئی۔ آپ کا مزار گورستان نوشاہیہ میں ہے۔

آپ فارسی زبان میں اشعار کہتے تھے۔ جیون نام رنگریز، ساکن پنڈ عزیز، تحصیل کھاریاں، ضلع گجرات کے حسب التماس [۱۲۶۷ھ میں] گلستان شیخ سعدی تحریر کی تو ترقیمہ میں یہ اشعار نظم کر کے لکھے:

چو فارغ قلم از دوا دور شد — بتاریخ این نسخہ مسرور شد
بُد از ہجرت برگزیدہ کمال — ہزار و دو صد شصت و ہم ہفت سال
بوقت عصر روز یک شنبہ بود — چو انجام این نسخہ ی رو نمود
کہ فرمائش کرد یک رنگریز — جیون نام ساکن بود پنڈ عزیز [کذا]
ز بہرش، رقم کردم این نامہ را — کہ تا خواند او نقش این خامہ را
خدایا بفضل و باکرام خویش — نگہدار او را ز ہر بداندیش
چو ما را ازین دار فانی بری — بوقت نزع با ایمانم بری
ہمہ مسلمان ہا بحرمت رسول — نگہدار ایمان ز فرع و اصول
بکن رحمتی یا الٰہ عالمین
کہ جز تو نشد ارحم الراحمین

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۲۳۴-۱۲۳۷؛ نوشاہی شعراء، ص ۱۱۴

Marfat.com

نظر محمد، نہراں والا

آپ کا نام سائیں نظر محمد عباسی، عرف ناجا، موضع نہراں والا، ڈاکخانہ بُنگا حیات، ضلع منٹگمری کے رہنے والے تھے۔ والد کا نام سائیں فتح محمد تھا۔ سائیں شہاب الدین فقیر نوشاہی روشن شاہی موہلوی کے مرید تھے۔ ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء میں ایک مرتبہ درگاہ حضرت نوشہ صاحب پر آئے۔ اس وقت میں نے بھی انہیں دیکھا۔ ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء میں وفات پائی۔

شاعری کا مذاق رکھتے۔ اردو اور پنجابی میں شعر کہا کرتے۔ ان کا کلام پہلے بنام گلدستۂ نذریہ، کریسنٹ سٹیم پریس، تمبل بازار، گجرات سے سید غلام احمد کاتب *نوشاہی نے چھپوایا۔

اس کے بعد دوسری مرتبہ بنام کشکول نوشاہیہ گلدستۂ نظریہ، میاں فیض رسول ساکن چاہ میراں، لاہور نے مسلم پرنٹنگ پریس، لاہور سے چھپوا کر شائع کیا۔

نمونۂ کلام اردو:

نعت شریف

ہوں میں کرتا اب ثنا اس دلربا محبوب کی — کہتے ہیں جن کو محمد عاجزاں غمخوار ہے
ہے مقدس ذات ان کی اول و آخر تمام — میم کے گھونگٹ میں چھپ کر کر رہا تکرار ہے
بحر وحدت کے کنارے ہاتھ میں وجھلی سدا — جھنگ سیالیں خاطر دلدار کی اظہار ہے
والضحیٰ واللیل انور صفت اس رخسار کی — ید بیضا مثل موسےٰ یہ عجب چمکار ہے [کذا]
آتی ہے خوشبو معطر اس صنم کی جھات سے — میم کے برقعے میں چھپ کر کر رہا تکرار ہے

سائل ہے نظرِ محمد عاجزِ مسکیں گدا
کر نہ پردہ دھول عربی گولی یہ سرکار ہے

(کشکول نوشاہیہ، ص ۳۴)

نمونۂ کلام پنجابی:

کافی

حضرت نوشہ صاحب و پاک رحمان کی مدح میں

الف ارادیوں دلبر ماہی وحدت کثرت کھیڈ مچائی

Marfat.com

ہو ظاہر سرّ نہان برقعہ میم دا پایا

سخی نوشہ پاک رحمان کیڈا ترس کمایا

بن صورت انسان وحدت سیر کرایا

کنت کنزاً خود فرمایا احدوں احمد نام دھرایا

دو جگ دھوم مچان جلوہ حسن وکھایا

سخی نوشہ پاک رحمان کیڈا ترس کمایا

بغل صراحی ، ہتھ پیالہ علیٰ صورتہ پہن دوشالہ

اندر عکسوں جھاتی پان احمد نام دھرایا

سخی نوشہ پاک رحمان کیڈا ترس کمایا

لا نقشہ خاص محبوبی والا گڑھ بغدادوں مست موالا

عبدالقادر پیر پیران دو جگ فیض کھنڈایا

سخی نوشہ پاک رحمان کیڈا ترس کمایا

پھر لا تعین کیتیاں دھایاں وچ بھلوال کچہریاں لایاں

بن ہادی شاہ سلیمان شربت وصل پلایا

سخی نوشہ پاک رحمان کیڈا ترس کمایا

نوشاہیاں دا جُبّہ لایا نوشہ صاحب نام دھرایا

واہ عشقوں چڑھی کمان عالم ویکھن آیا

سخی نوشہ پاک رحمان کیڈا ترس کمایا

پاک رحمان ہادی سایاں بھڑی مبارک جھوکاں لایاں

بخرہ لیندا سب جہان جو دروازے آیا

سخی نوشہ پاک رحمان کیڈا ترس کمایا

ایہہ بیکس بے وطن نماناں واٹ لمبی پندھ کر نہ جاناں

تیرا ہوکا وچ جہان سن دروازے آیا

سخی نوشہ پاک رحمان کیڈا ترس کمایا

Marfat.com

لڑی نوشاہی سلسلہ قادر پہن کے آیوں میم دی چادر
جھنڈا نبوی ، علی نشان پنج تن پھیرا پایا
سخی نوشہ پاک رحمان کیڈا ترس کمایا
نظر محمد سائل آیا تیں سنگ سخیا نیہڑا لایا
رکھیں آپ دھیان ہتھ بنھ عرض سنایا
سخی نوشہ پاک رحمان کیڈا ترس کمایا

(کشکول نوشاہیہ، ص ۳۰)

سی حرفی ڈھولا کے چند اشعار یہ ہیں:

الف آیا ڈھولا ناز نہوریاں والا
مازاغ البصروں سرمہ پاون والا
سر پر تاج نورانی سوہنے شملے والا
آیا ملک عدم تھیں ایہہ کوئی مست موالا
ب بات حقیقی ڈھولے آپ سنائی
الانسان سری اس وچ شک نہ کائی
فثم وجہ اللہ دساں نال گواہی
میں تاں ڈھول پچھاتا کامل پیر نوشاہی
خ خبراں پیاں ڈھولا شہ رگ نیڑے
خلق الآدم ڈھولا ہر صورت چہرے
میں بھی لل ولّی ڈھونڈے جھل بتیرے
نوشہ ترس کما کے آپ مکاے جھیڑے
س سلک سلوکوں حاصل ایہہ گل ہوئی
ڈٹھا نال نظر دے تدھ بن ہور نہ کوئی
ایویں عمر گوائی ، بھالے جنگل روہی
نوشہ سرّ نرالا ایہہ گل ثابت ہوئی

Marfat.com

و وقت نزع دے ڈھولیا بنسی خصمانہ
لڑ لگڑی تیرے رکھیں شرم جواناں
کلمہ اندر باہر ثابت قلب زباناں
رکھیں شرم توں میری نوشہ پاک رحماناں
ہ ہادی کامل صوفی مرد نوشاہی
نال نظر کرم دے کیتی دور سیاہی
وے میں گھول گھماواں مرشد بخش الٰہی
شاہ شہاب دے سایاں لگی توڑ نباہی
ی یاری تیری ڈھولیا ہر دم ہووے
نظر محمد سائل عرضاں کر کر روے
نشہ نام تیرے دا ہر دم دم ہووے
کلمہ وقت نزع دے اندر باہر ہووے

(ایضاً، ص ۳۷)

چرخہ واجب الوجود، اس کے ۲۱ بند ہیں، چند لکھے جاتے ہیں:

چرخہ پاس نوشہ جا ڈاہویں نی تار نفی اثبات بھواویں نی
لٹھ پاس انفاس دی پاویں نی مَن عَرَف دی کریں وچار کڑے
کت چرخہ پیر پسار کڑے
سنگ نوشہ دے ہتھ مار کڑے
چرخہ کتن دی اک گھات ہے نی جے کر سمجھ لویں حقی بات ہے نی
بخشی نوشہ یار نجات ہے نی کھلا ہادی دا ہٹ پسار کڑے
کت چرخہ پیر پسار کڑے
تیرا چرخہ بھیت الٰہی نی کیوں ضائع عمر گوائی نی
سد مارے نوشہ ماہی نی نہ ایویں بیٹھ بے کار کڑے
کت چرخہ پیر پسار کڑے

Marfat.com

میں ایویں جھل وللّی نی کائی گتّی مول نہ چھلّی نی
ملی نوشہ پاک دی گلی نی تد نکلی تند چوتار کڑے
کت چرخہ پیر پسار کڑے

چرخہ عجب نوشاہیاں والا ہے جس کیتا مست موالا ہے
نیہوں لاون بہت سکھالا ہے آؤ نوشہ دے دربار کڑے
کت چرخہ پیر پسار کڑے

گنج مخفی چرخہ آیا ہے راز نظّر محمد پایا ہے
ڈیرہ نہراں والے لایا ہے غور نوشہ پیر اظہار کڑے
کت چرخہ پیر پسار کڑے

(ایضاً، ص۲۱)

دوہڑہ

بہت چراں دی وچھڑی ہویاں ، پئی کونج وانگوں کرلاواں ، حال ونجاواں
وچ پردیس بے حالن ہو گئی ، کس نوں حال سناواں ، غم تھیں نہاواں
حب الوطن من الایمان، بیٹھی تانگ سانوں ول لاواں ، کس بَھت جاواں
نظّر محمدا تو ہیں دلبر دے پاروں ، بیٹھی نوشہ پیر دھیاواں ، سبق پکاواں

(ایضاً، ص۳۵)

نیز دیکھیے شریف التواریخ، ج۳، ح۸، ص۱۳۷-۱۳۹؛ ح۹، ص۱۵۵-۱۵۹

نظیر دیکھیے چراغ

نعیم، سرمیدانی

اصلی نام نعیم اختر، تخلص نعیم [اور قمر]، والد کا نام صوفی محمد طفیل، قوم ارائیں، ساکن سرمیدانی، ضلع شیخوپورہ ہے۔ میٹرک تک تعلیم ہے۔ میرے ساتھ بیعت کی ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں نارنگ منڈی، ضلع شیخوپورہ میں منیاری کی دکان کرتا ہے۔

اردو میں شعر کہتا ہے۔ حضرت نوشہ عالیجاہ کی مدح میں کہا ہے:

Marfat.com

جو میرے نوشہ کے در پر بلاے جاتے ہیں — گدا بھی ہوں تو شہنشاہ بناے جاتے ہیں
یہ شان ہے مرے لجپال نوشہ عالم کی — جو کھوے ہوے بھی آئیں نبھاے جاتے ہیں
لو بھر لو جھولیاں منگتو کہ نوشہ عالم آج — مدینے والے کے صدقے لٹاے جاتے ہیں
اشارہ کرتے ہیں سچیار پاک کہ آؤ — یہاں پہ ولیوں کے رتبے بڑھاے جاتے ہیں

نعیم پر بھی نگاہِ کرم کی ایک جھلک
یہاں پہ سب کے مقدر جگاے جاتے ہیں

[مزید کلام]

کافی حضرت نوشہ گنج بخش

سرکار نوشہ عالم نظرِ کرم خدا را — میرا خالی کاسہ بھر دو ہے سخی تیرا دوارا
نوشہ پیا کی دیکھو شادی رچی ہوئی ہے — سب اولیاء براتی ، کیا خوب ہے نظارہ
سب کا کوئی نہ کوئی دنیا میں آسرا ہے — میرا بجز تمہارے کوئی نہیں سہارا
مولا علی کا صدقہ ، غوثِ جلی کا صدقہ — میری لاج رکھ لے نوشہ میں فقیر ہوں تمھارا
میری خالی جھولی بھر دو ورنہ کہے گی دنیا — نوشہ پیا کا منگتا پھرتا ہے مارا مارا
یہ نعیم قادری بھی ترے در پہ آ پڑا ہے — اچھا ہے یا برا ہے آخر تو ہے تمھارا

نعیم صاحب نے ضیاالطالبین الملقب بہ بنان شرافت المعروف بہ ملفوظات شرافت میں حضرت شرافت نوشاہی کے ملفوظات ۱۵محرم۱۳۹۳ھ/۵ فروری۱۹۷۳ء کو اپنے حواشی کے ساتھ مرتب کیے،اس میں حضرت شرافت کے ۸محرم۱۳۹۲ھ/۲۴فروری۱۹۷۲ء اور بعد کے ملفوظات ہیں۔اس مجموعے کا ایک عکسی نسخہ بخط مرتب میرے پاس ہے۔نعیم صاحب اب سلسلۂ نوشاہیہ میں بیعت سے رجوع کر کے سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت ہو چکے ہیں اور شاہدرہ،لاہور میں رہتے ہیں۔ عارف نوشاہی

نواب،شاہ پور

اس کا نام مولوی نواب الدین،تخلص نواب۔موضع شاہ پور،متصل کامونکے،ضلع گوجران والا میں رہتا ہے۔نوشاہی سلسلہ میں پیر برکت علی شاہ ساکن جویاں والا کا مرید ہے،وہ مرید میاں محمد فاضل سندر پوری کے تھے۔یہ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

Marfat.com

پنجابی میں ایک چرخہ توحیدی نظم کیا ہے جو آفاق پرنٹنگ پریس، گوجران والا سے چھپوا کر شائع کیا ہے۔ ساتھ ہی اردو میں شجرہ خاندان نوشاہی درج ہے۔ انتخاباً چند شعر یہ ہیں:

رب دیا بندیا ہے اجے ویلا برکت شاہ دا ہو جا چیلا
ایہہ ہے خواجہ خواجگان چرخہ کت لے نی
چرخہ مول نہ کتیا جاوے رہبر باجھوں سمجھ نہ آوے
ایہہ مرشد سمجھان چرخہ کت لے نی
واہ واہ جویاں والے دیاں گلیاں جتھے دلبر جاگہ ملیاں
پیاں وسن نور نوران چرخہ کت لے نی
سولاں مگھر ختم کراون میلہ تیسری ہاڑ لگاون
سب سیاں میلے جاون چرخہ کت لے نی
طالب بن جا خاص نوشاہی ہووے گی صاف دلے دی سیاہی
ناں جلوے نوری کھان چرخہ کت لے نی
توحیدی چرخہ رکھیا نام بن خاصوں مول نہ سمجھن عام
کڈھ مرشد ہتھ وکھان چرخہ کت لے نی
میاں نواب ہے نام جو میرا شاہ پور دے وچ رکھاں ڈیرا
ضلع گوجران والا جان چرخہ کت لے نی

نواب علی، ٹاہلیاں والا

اس کا نام سائیں نواب علی، والد کا نام اللہ رکھا۔ موضع ٹاہلیاں والا، تحصیل و ضلع جہلم کا رہنے والا تھا۔ نوشاہی سلسلہ میں سید سلطان علی (م: ۱۳ صفر ۱۳۵۱ھ/۱۸ جون ۱۹۳۲ء) ولد سید اکبر علی شاہ نوشاہی سنگھوئی والا کا مرید تھا۔ یہ اپنے گاؤں میں کتب فروشی کرتا تھا۔

پنجابی زبان میں شعر گوئی کا مذاق رکھتا تھا۔ اس کا ایک رسالہ فیض نوشاہی قادری مطبوعہ ہندوستان پریس، ہسپتال روڈ، لاہور موجود ہے۔ یہ اشعار اس کے ہیں:

اول حمد خداوند والی خلقت جس بنائی فیر درود رسول اللہ نوں جس دا انت نہ کائی
اس تھیں پچھے چوہاں یاراں صحیح درود پہنچایا کر امداد علی نے بوہتی محکم دین کرایا

Marfat.com

میرے تائیں طاقت ناہیں لکھاں صفت تنہاندی　　کیتی صفت خداوند باری وچ قرآن جنہاندی
جے بخشے رب طاقت مینوں لکھاں شان شاہاں دا　　کیوں کہ تیری قدرت اندر اف نہ کیتا جاندا
رہندے جتھے پیر اساڈے شہر سنگھوئی سداوے　　کاغذ اتے جس دی یار وصفت نہ کیتی جاوے

دے جتھے پیر اساڈا شاہ سلطان جہانی
ناہیں طاقت میرے تائیں کراں توصیف زبانی

(فیض نوشاہی قادری، ص ۲)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۷، ص ۱۱۴-۱۱۵

نواب علی، لائل پور

آپ کا نام پیر نواب علی شاہ ہے۔ والد کا نام پیر چراغ علی شاہ بن پیر نظام الدین بن بابا گیتی شاہ، ساکن حجرہ، متصل آدم پور، ضلع جالندہر۔ شجرہ طریقت بھی یہی ہے۔ بابا گیتی شاہ مرید خواجہ پیر محمد غریب نواز حجروی کے، وہ مرید خواجہ بخت جمال جھنگی والا کے، وہ مرید حضرت سچیار صاحب کے۔ پیر نواب علی شاہ پیپلز کالونی، لائل پور میں رہتے ہیں۔

آپ نے ایک شجرہ طیبہ سلسلۂ خاندان پاک قادریہ نوشاہیہ نثر میں لکھا اور چھپوایا ہے۔ آخر میں اپنا ایک شعر پنجابی میں لکھا ہے:

اسم مبارک پیراں والے شجرہ ہویا تمام
پڑھے پڑھاوے سنے جو کوئی دوزخ آنچ حرام

نور، چک جانو کلاں

نام نور محمد، تخلص نور۔ قوم میراثی سے تھا۔ چک جانو کلاں، تحصیل پھالیہ، ضلع گجرات کا رہنے والا تھا۔ سادات نوشاہیہ ساہن پال شریف کے ساتھ ارادت رکھتا تھا۔ علم تھوڑا رکھتا تھا لیکن ذہین بہت تھا۔ تیرہویں صدی ہجری کے آخری عشرہ میں دنیا سے انتقال کیا۔ چک جانو اور چک جاہر [ظاہر] دونوں گاؤں میں رہا کرتا تھا۔

پنجابی میں اشعار کہتا تھا۔ کسی نے اس سے سکونت و رہائش کا پتا پوچھا تو اس نے شعر میں جواب دیا:

Marfat.com

نور محمد ، ذات میراثی ، جانو جاہر ٹکاناں

ایس ٹکانے دنیا والے تا کوئی رہیا نہ رہناں

اس نے پوڑی نادرشاہ کی طرز پر ایک جنگ نامہ نبوی نظم کیا تھا لیکن آج وہ ناپید ہے۔ میں نے ایک شخص بہاول نامی میراثی کو سنا ہے وہ اس کے کچھ اشعار زبانی پڑھا کرتا تھا۔ کافی عرصہ ہو گیا ہے وہ بھی فوت ہو چکا ہے۔ جنگ احد کے دن جب کافروں نے پتھر مار کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دانت مبارک توڑ دیا تو آپؐ غشی کی حالت میں گر پڑے تو اس موقع کا ایک مصرع اس کا مجھے یاد ہے:

حضرت ۔رد دہان دے منہ پرنے ڈھٹھا

میاں نور بدیہہ گو تھا۔ ایک روز جاٹوں کے ایک کھیت میں وَچھے (بچھڑے یعنی گایوں کے بچے) اُجاڑا کر رہے تھے۔ میاں نور پاس سے گزر رہا تھا۔ کھیت کی مالکہ جٹی نے دور سے دیکھا تو گالی دے کر میاں نور کو آواز دی ''وَچھے موڑیں وے سُورا''۔ میاں نور نے وچھے تو کھیت سے نکال دیے لیکن اسی وقت یہ شعر اس کو سنایا:

ناں توں آکھیا '' نور محمد '' ، ناں توں آکھیا ''وے نورا ''

احمق جٹی پئی بلاویں '' وچھے موڑیں وے سورا ''

وہ الفاظ شعر میں پورے کر دیے۔

نور احمد، چک ۵۵ گیرڑی سبوکہ جلوکہ

آپ کا نام نور احمد، والد کا نام میاں باہو سیال۔ خاندان نوشاہی روشن شاہی میں اپنے والد صاحب کے ہی مرید تھے۔ مشرب وحدت الوجود تھا۔ آپ کا مزار چک ۵۵ گیرڑی سبوکہ جلوکہ، ضلع ساہیوال میں ہے۔

پنجابی میں اشعار کہتے تھے۔ ایک ڈھولا نظم کیا ہے۔ پہلے دو بند یہ ہیں:

الف آیا ڈھولا ہو کے احمد ذاتی — برقع لے بشر دا آن پایوس جھاتی

الانسان والی واہ واہ رمز پچھاتی — ملیا کامل باہو دوئی دور گواتی

ب بات نرالی اساں ڈھولے دی پائی — دوئی مول نہ رہ گئی ملیا پیر نوشاہی

ہر جا جلوہ دِسے گئی اے دور سیاہی — ملیا کامل باہو پایا نور الٰہی

Marfat.com

نور بیگم، جاجووال

نور بیگم، قوم مغل، زوجہ برکت علی کشمیری (م ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶ء)، جاجووال، ضلع گجرات میں سکونت پذیر ہے۔ جمادی الاولی ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۸ء میں بعمر ساٹھ سال اعلیٰ حضرت نوشاہی کے ساتھ بیعت کی۔ اوراد و وظائف پڑھتی ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بعمر اٹہتر سال موجود ہے۔ صاحب اولاد ہے۔

پنجابی زبان میں شعر بھی کہتی ہے۔ اشعار ذیل دعائیہ اس کی زبان سے ہیں:

ایہہ بندہ پردیسی عاجز یارب خیر گذارے
ذکر فکر وچ شامل ہووان نت فریاد پکارے

دل میرے نوں دیہ رُشنائی باغ ہوون گلزاراں
شوق الٰہی کامل ہووے دم دم پیر چتاراں

پیر میرا جو نوشہ صاحب دلوں نہ مول وساریں
طیب کلمہ دل میرے تے رہے ہمیشہ جاری

برکت کلمے پاک نبی دی بیڑا پار اتاریں
نوشہ پیر دے عشقے اندر یا ربا توں ماریں

(فیض محمد شاہی، ج ۱۰، ص ۱۸۱)

اپنے مرشد صاحب کی تعریف میں یہ اشعار کہے ہیں:

مرشد ویہڑے جے وڑیا
بوٹا چنبے دا کھڑیا

پلا پھڑ لے خاں اڑیا
لڑ تیرا اے پھڑیا

کیتی بڑی دلیری
بیڑی چڑھی ہاں تیری

نوشہ توہاڈا وچ ڈیرا
ناواں لکھ لنو میرا

مینوں پار لنگھایو
پچھلے گناہ بخشایو

(فیض محمد شاہی، ج ۹، ص ۷۴۲)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۰، ص ۴۷۲-۴۷۳

نور دین، رسول نگر

آپ کا نام مولوی نور دین، والد بزرگوار کا نام مولانا غلام قادر شائق* بن مولوی شیخ احمد بن میاں مشرف تھا۔ قریشی فاروقی النسب تھے۔ آپ کی ولادت ۱۴ ذیقعد ۱۲۸۱ھ/۱۸۶۵ء میں بمقام رسول نگر، ضلع گوجران والا ہوئی۔ سلسلۂ تلمذ و ارادت اپنے والد صاحب سے تھا۔ نوشاہی خاندان کے مشاہیر سے تھے۔ آپ جب کمالاتِ علمی و فنی میں مشہور ہوئے تو لاہور چلے گئے اور وہاں انجمن خوشنویساں کے

Marfat.com

صدر قرار پائے۔فن کتابت کو اکل حلال کا ذریعہ بنایا اور ساٹھ سال تک کتابت کی (نقوش جمیل، ص ۱۶)۔

آپ جید عالم اور بلند پایہ خوش نویس تھے (انساب قریشی، ص ۹۹)۔آپ نے ۱۳۵۶ھ/ ۱۹۳۷ء میں وفات پائی۔لاہور میں دفن ہوے۔

کبھی کبھی شعر بھی کہتے تھے۔یہ اشعار آپ کی زبان سے ہیں:

فارسی کلام:

الغیاث ای خالق ارض و سما　　بر در تو آمدم بہر دعا

مشکلات بی عدد رویم نمود　　رَبِّ یَسِّرلِی بِحَقِّ مُصطَفٰی

آپ تاریخ گو بھی تھے۔اپنے بڑے بھائی مولانا محمد دین رسول نگری جب ۱۳۴۹ھ میں فوت ہوے تو ان کا یہ قطعۂ تاریخ لکھا:

آہ مولانا محمد دین سعید　　شد فنا فی اللہ چو اجلش در رسید

گفت تاریخ وفاتش ہاتفی　　اثر رحمت وقت رحلت شد پدید

۱۳ ۴۹

اردو کلام:

ہر طرف سے مصیبت آتی ہے　　ایک جاتی ہے ، ایک آتی ہے

یا خدا ان مصیبتوں سے بچا　　رحم کر میرے حال پر مولا

(شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۲۵۹، ۳۶۱)

نورالدین، گنجہ

آپ کا نام حافظ نورالدین ، والد کا نام حافظ عمر بخش تھا۔موضع گنجہ ، تحصیل کھاریاں ، ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔قرآن مجید کے حافظ اور دینی علوم کے عالم تھے۔سلسلۂ نوشاہی میں میاں غلام حیدر ولد میاں سلطان فضل نوشہروی کے مرید تھے۔ جو حضرت سچیار صاحب کی اولاد میں باکمال درویش تھے۔آپ نے ۱۳۵۲ھ/۱۹۳۳ء میں وفات پائی۔قبر گنجہ میں ہے۔

آپ پنجابی زبان کے بہترین شاعر تھے۔اپنے ایک دوست میاں دل محمد کی فرمائش پر کتاب خزینۃ الفقرا پنجابی میں نظم کی ، جس میں حضرت سچیار صاحب کے بائیس صوبوں کے حالات لکھنا چاہتے تھے۔ابھی انیسویں صوبہ حضرت شاہ مراد شرقپوری کے حالات لکھ رہے تھے کہ آپ کا انتقال ہو گیا، لہٰذا

Marfat.com

کتاب نامکمل رہی۔ چونکہ آپ نابینا تھے اس لیے ایک لڑکے رمضان نامی لوہار سے اشعار لکھوایا کرتے۔

کتاب اس طرح شروع ہوتی ہے:

لکھ لکھ حمد خداوند عالم جو مالک ہر شے دا
جس کُن تھیں اسی ہزاراں عالم فضلوں کیتے پیدا

حمد خدانوں جس دیاں صفتاں انت حساب نہ آیا
اوہ خالق رازق منعم قادر لا شریک کہایا

حمد شکر تعریف الٰہی باہر حد بیانوں
ہور شریک نہ اس دا کوئی منیں دلوں بجانوں

صفت خداوند خالق تائیں جو رازق جہاناں
جس کُن فیکونوں خلق اُپائی قادر پاک تواناں

سبب تصنیف یہ لکھتے ہیں:

میرے بھائی دل محمد ایہہ فرمائش پائی
کوئی کتاب بنائی جاوے جو کر گیا جدائی

نوشاہی سلسلہ کی تعریف میں لکھتے ہیں:

اس کارن میں پچھلیاں ولیاں سنداذکر سناواں
کیسا کیسا زہد کمایا فقراواں ، صلحاواں

جو سلسلے ساڈے وچ نوشاہی ہوے بہادر نوری
ہستی چھوڑ عشق وچ رُدھے پایا قرب حضوری

نالے عالم دینی مجھن پچھلے ولی گرامی
ہوے ولی نوشاہیاں اندر مسئلہ سمجھ تمامی

تے ہن بھی چاوے اتے نوشہرے ساہنپال رُشنائی
جس نوں کجھ اعتبار نہ آوے جا کے ویکھے بھائی

پرکور چشم نوں ایس جگہ پر نور نہ نظری آوے
جیوں کر ابوجہل سرور پر ناں ایمان لیاوے

(شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۳۶۳)

نور محمد، بَھدّر

اس کا نام نور محمد ہے۔ والد کا نام احمد دین تھا۔ ابن خدایار بن فتح دین بن محمد بخش قوم جنجوعا۔ پیشہ رنگریزی۔ اس کے آباواجداد موضع غیبی، ضلع گوجران والا میں رہتے تھے۔ اس کی پیدائش وہیں ہوئی۔ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۷۲ھ/جنوری ۱۹۵۳ء کو بعمر اٹھارہ سال میرے ساتھ بیعت کی۔ کچھ عرصہ بھدر میں رہا پھر کامونکی منڈی چلا گیا۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں بعمر بیالیس سال موجود ہے۔

اس نے موضع بھدر سے میرے نام تین خط منظوم لکھے جن میں سے دو یہاں درج کیے جاتے ہیں:

(۱)

اول حمد خداوند والی ملک جدھا ہے سارا
ہر ہر طرفے پیندا اس دی قدرت دا چمکارا

Marfat.com

بعد درود رسول اللہ تے ، روز قیامت تائیں
دین جدھے دا ڈھول وگیندا سنیا ہر ہر جائیں

لکھ لکھ وار تعظیم سلاماں عاجز بندے ولوں
نالے خفا نہیں ہونا چنگی مندی گلوں

اس تھیں پچھے عاجز ہو کے لگا عرض سنانے
عمر لمی اقبال زیادہ ہوون شان شہانے

آل نبی اولاد علی دی فضل تساں درگاہوں
ملے شفا بیماراں تائیں تیری پاک نگاہوں

عاجز بندہ ادنی جیہا حاضر وانگ غلاماں
باجھ تساڈے کس نوں دساں سندا کون کلاماں

اگے وی اک وار تساں نوں منت کیتی زاری
تسیں سچے تے میں ساں جھوٹھا آپ ہوے انکاری

تساں کہیا اوہ رشتہ ہو گیا لانا زور گناہاں
دونہہ گھراں وچ پاں اجاڑا بھاوے نہ اساہاں

تساں کہیا سی ہور کسے تے نظر رکھیں تے کہنا
ڈھونڈ لیا میں بہتر رشتہ بھار تساں سر پینا

اجے کِتے نہ ہویا رشتہ دوجا اوہ نیلاری
نہیں خلاف شریعت دے اوہ نہ کرنی انکاری

ہوندے رزق نہ پکے روٹی رب مصیبت پائی
کرو دعا ملے اوہ رشتہ مشکل ہوگ کشائی

باجھ تساڈے کس نوں آکھاں کون کرے غمخواری
ایتھے اوتھے دوہیں جہانیں چاہاں تساڈی یاری

لطف نہیں ایہہ آپ دے ہوندیاں عاجز رہاں نچلا
عاجز بندے نال صدق دے پھڑیا تیرا پلا

دوجا ایہہ بھی مَعلم مینوں پک یقین لیاندا
تیر تساڈا گھلیا ہویا خالی مول نہ جاندا

(۲)

اول حمد خداوند والی جو ملکاں دا سائیں
بادشاہاں دا شاہنشاہ ہے مالک دوہیں سرائیں
جے چاہے تے بادشاہاں نوں در در بھیک منگاوے
جے چاہے تے ٹکڑے منگدیاں نوں پھڑ تخت بہاوے
بہت درود رسول اللہ نوں دن تے رات پوچاواں
باراں پنجاں چونہہ چوداں دا خدمتگار کہاواں
شکر خدا دا ، شکر خدا دا خالق کرم کمایا
مدت پچھوں سک سکندیاں نوں خط بجن پایا
اچن چیتی بیٹھیاں ہویاں کہیا اکس جوانے
نور محمد آے تینوں خوشیاں دے پروانے

Marfat.com

اٹھ بیٹھا میں نال خوشی دے شکر الحمد بجایا
کئی واری بسم اللہ پڑھ کے سینے نال لایا
سوہنے سوہنے لفظ مبارک جس دم نظریں آے
حرفاں وانگ خوشی تھیں میں بھی کتنے رنگ وٹاے
اتنی خوشی ہوئی اس ویلے دساں کھول کہانی
جیوں مچھلی نوں چشمہ ملیا ، جو مردی بن پانی
لفظ لفظ تھیں آوے مینوں دلبر دی خوشبوئی
جیوں یوسف دے مُل وِکنے دی خبر زلیخا ہوئی
ہوے شہر بھنبھورے داخل کیچم دے ونجارے
یا جیوں بتی بجھدی تائیں پوہتا تیل دوبارے
اچن چیتی غمیاں والے کھل گئے سن دیدے
یا جیوں روزے داراں تائیں چن مبارک عیدے
خوشی ہوئی خط ڈٹھا جس دم کرم کیتا رب تعالیٰ
اوگنہاراں دے کن پوہتا سخن شفاعت والا
پھڑ کے خط مطالعہ کیتا سارا مطلب پایا
بسم اللہ ، الحمد للہ ، جیو آیا جیو آیا
اس تھیں پچھے عاجز طرفوں ہون سلام ہزاراں
نظر کرم دی ہر دم رکھن طرفے اوگنہاراں
نوؔر محمد عاجز طرفوں ہتھ بنھ عرض کیوے
پُر کر دیہو کرم دا پیالہ عاجز بردہ پیوے

(جذبات عشق، ج۱،ص۳۸۱-۳۸۲)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج۳، ح۱۱،ص۲۲۸-۲۲۹

نورالمصطفی ،داوٗوالا

آپ کا نام نورالمصطفی ،والد صاحب کا نام میاں غلام محمد ولد میاں عبدالحکیم بن میاں علی محمد بن

Marfat.com

میاں ثابت شاہ بن میاں محمد فاضل، قوم قریشی ہاشمی سے تھے۔ آباواجداد سے سلسلۂ نوشاہی میں منسلک تھے۔ موضع داؤ والا جمرانی واہ، تحصیل میلسی، ضلع ملتان میں رہائش تھی۔ آپ کے مورث اعلیٰ میاں ثابت شاہ کا مزار کروڑ پکا میں ہے۔ آپ صاحب علم وفضل تھے۔ روشن شاہی فقر میں ممتاز تھے۔ خوش نویس بھی تھے۔ آپ کے ہاتھ کے لکھے تذکرۂ نوشاہی [مؤلفہ محمد حیات نوشاہی] کے دو نسخے تا حال موجود ہیں۔ ایک سید محمد شریف ولد سید محمد عالم نوشاہی کے گھر میں بمقام نوشہ پور موجود ہے اور دوسرا سردار مسعود احمد خاں کے کتب خانہ میں بمقام سردار پور جھنڈیر، تحصیل میلسی، ضلع ملتان۔ آپ اتوار ۵ ذی الحجہ ۱۲۴۴ھ/ ۱۸۲۹ء میں واصل باللہ ہوئے۔ مزار پختہ داؤ والا جمرانی واہ، ضلع ملتان میں ہے۔

آپ عربی اور فارسی میں قادرالکلام شاعر تھے۔ زبان میں روانی بہت تھی۔

نمونۂ کلام عربی:

حضرت شاہ عبدالرحمان پاک صاحب بھڑی والا کے متعلق کہا ہے:

لقد مرضت فی عشقك مرضاً هائلاً یا رحمان
انا منتظر الیك تعال بالتعجیل للرحمان
و لیس فی الدنیا طبیب مرضی و لا دواء
الّا وجهك الطالع المنور ذو الاحسان

[شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۴۷۶]

نمونۂ کلام فارسی:

بجناب حضرت نوشہ صاحب

(۱)

بیا ای بادشاہ از چک سہنپال — بفرق خادمان دستِ کرم مال
بخیز از خواب خوش وصلت گزینی — بتخت شاہ سلیمانی نشینی
بسر بندی عمامہ زعفرانی — کہ می سازد دل و جان را دیوانی
بہ تن پوشی گلابی پیرہن را — بپا جامہ سرافرازی بدن را
بدوش ابریشمی لنگی تو انداز — کمر را با کمر بندے سرافراز
بسرمہ چشم سازی غمزہ واری — بہ شانہ موی را کن پر عطاری

Marfat.com

بپا پوشی تو نعلین بناتی — کہ باشد عاشقان را زو حیاتی
سواری کن بر اسپ برق تازان — بہمراہی تو باشد شاہ رحمان
بہ عصمت فیض روشن شاہ دین را — بخود آری علی ثابت یقین را
کہ از دیدار او بینم محمد — شوم احمد بلا این میم احمد
بیا بنما مرا تو دلربا چال — خرامان تر درخشندہ باقبال
کہ دنیا کرد روشن شمس انور — بشب سیارگان شد قطب سرور
بہ احمد دین نور المصطفیٰ را — سرافرازی ہمیشہ این گدا را
الٰہی این چنین مجلس نمائی — بما بفرست نوشہ دلربائی
بحق مصطفیٰ مرسل مکرم — بحق شاہ جیلانی معظم
بما آن یار نوشاہی بیاید — بما آن شہ شہنشاہی بیاید
نماید رخ بما آن جلوہ داری — ز خود رستم شوم با شہر یاری
نیابم از خودی خود ہم نشانی — کنم با یار نوشہ زندگانی
اگر لاچارم از حال فراغت — رجا دارم سرافرازد بنازت
بہ احمد دین شہ دارم سوالی — کہ از بہر خدا خوان این غزالی
بنزد خانقاہ نوشہ شاہ — کہ تا بشود بیاید آن شہ ما
سرافرازد مرا توفیق بخشد
رعونت بر کند تصدیق بخشد

(ورق بیرونی کتاب ملفوظ حضرت نوشہ صاحب گنج بخش رضی اللہ عنہ، خطی بہ قلم نور المصطفیٰ، [یعنی تذکرۂ نوشاہی، نسخہ میلسی]؛ شریف التواریخ، ج ۳، ح ۷، ص ۳۹۳)

(۲)

مسیحا دم بر آمد بر نجاری — بیک نظری برون کرد از خماری
بماندہ زندہ شش سال تا ہفت — بنور المصطفیٰ کن یک نظر مست
کہ تا از مردگی خود رستہ باشم — خودی گم کردہ با تو زندہ باشم
الٰہی این چنین مقصودم آور — بحق مصطفیٰ سالار انور

Marfat.com

بحق شاہ جیلانی منور کہ بر سر کل ولی او ہست سرور
مرا گم کن بنوشہ نوشہ باشم
علی ثابت قدم روشن بمانم

(شریف التواریخ، ج ۳، ح ۷، ص ۳۹۴)

حضرت پاک رحمان کے متعلق

(۱)

دارم چنان امید کہ با دیدۂ عیان — بینم جمال رحمان شاہنشہِ شہان
از لطف کرم خویش سرافراز دم نیاز — آید بنزد بیدل مسکین چو شاہباز
با پوشش لباس التقوی الست مست — خمے شراب پاک بدارد قدح بدست
یک جرعہ زان شراب بمن دہ بنام دوست — نوشم شوم ز خود ہمہ رَستہ شوم ہم اوست
ای شاہ پاک رحمان للہ نظر کن — با عصمت کمال کہ تا للہ نظر کن
ای دل تو غم مخور کہ چنین صاحب حیا — با جلوہ نور مصطفوی می کند نگاہ

(شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۴۷۶-۱۴۷۷؛ تذکرۂ نوشاہی، نسخہ میلسی، ورق ۱۰۶ الف)

(۲)

الغیاث ای شاہ رحمان دستگیری کن مرا
قید نفس امارہ ام مخلص اسیری کن مرا
از گنہ کردن سیاہ شد دل مطہر خانہ ای
ای بنام دوست خود روشن ضمیری کن مرا
از برای آن کسی دادت ترا این لٹک ناز
با لباس بھورا پوشی یک نظیری کن مرا
جان من بر لب رسیدہ از فراق ہجر این
گر بیاید عصمت رحمان خبیری کن مرا
تیرہ شب دارم ندانم رہ بسوی دوست خود
استادہ ام با فیض خود تورہ بصیری کن مرا

Marfat.com

(۳)

با رحمت غفران بیک جا باشم　　با شاہد دل جان بیک جا باشم
با نوشہ سلیمان بیک جا باشم　　با عصمت رحمان بیک جا باشم
این فیض بمن دہ کہ باسم الاعظم　　با روشن طلعان بیک جا باشم
ثابت بعلی نور بہم شد چہ عجب
با حمزہ پہلوان بیک جا باشم

(۴)

از کمال اعتقاد آن سلطان　　شد بسدرہ مقرب رحمان
غم نخواہند خورد خادم او　　کہ چنین شہسوار ضامن او

(شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۴۷۷)

نورالمصطفیٰ نے اپنے مکتوبہ تذکرۂ نوشاہی (نسخۂ میلسی) میں جا بجا اپنے اشعار بھی داخل کیے ہیں۔ مثلاً تذکرۂ نوشاہی کے مصنف محمد حیات نوشاہی نے حضرت نوشہ گنج بخش کی مدح اور تاریخ وفات میں عبدالرحیم سدا کنبوئی کا قصیدہ درج کیا ہے اور اسے اس شعر پر ختم کیا ہے:

فلک راہست تا حرکت زمین تادر سکون آید　　بعالم جاودان روشن چراغ خاندان دانش

نورالمصطفیٰ نے یہاں ''ایضاً'' لکھ کر یہ مدحیہ مثنوی داخل کی ہے:

قلم افراشتم بر فکر نیکو　　علَم برادشتم در ذکر نیکو
چو فکر و ذکر من مجموع گشتند　　ہمہ اخلاق من مشروع گشتند
بمدح تاجدار دین [و] دنیا　　بمیدان شہسوار دین [و] دنیا
بخوانم نوشہی حاجی محمد　　بدانم نوشہی حاجی محمد
فلک ہمچون زمین شد خاکپایش　　فراز عرش اعظم خاص جایش
شریعت مسند محمود او بُود　　طریقت مسند مسعود او بُود
فنون معرفت یک یک عیانش　　حقیقت معنی نطق و بیانش
گہی غواص بحر سرّ بودی　　گہی این تعمیہ خوش می گشودی
گذشت از کربلای لا و غیرش　　ہمہ در باغ الّا بود سیرش
کرامت خانہ زاد خادمانش　　سلامت در ستاد درس خوانش

Marfat.com

چو در عرفان حق آگاهی ای داشت ازان بر جملہ عالم شاہی ای داشت
بشرق و غرب نامش آفتاب است بتعریفش طبیعت را چہ تاب است
کجا شپرّ پَرد بر اوج خورشید ولی چون ذرہ دارم مہر امید
ز فرزندان آن شاہ معظم کنون شہ عصمت اللہ شد مکرم
بعالم مرشد گم گشتگان است کراماتش چو خورشید عیان است
بمفلس توشہ بخش آمد نگاہش بود اکسیر دولت خاک راہش
چہ اکسیری کہ تاثیرش عظیم است مس قلب وجودم زو سلیم است
ہمہ شغلش بفکر قدرت حق ہمہ فکرش بذکر عظمت حق
بدریای شہادت آشنا اوست جواہر بیکران در مغز این پوست
زہی این مغز نغز دوست پرور نہ چون بی مغز شخصی دوست پرور
ہر آنکس را سعادت رہبر آمد سرش در سجدۂ این خوش در آمد
لباس عصمت آمد راست قدش زہی این خوش لباس بخیہ بدنش
بہر حرفش کلام پُر معانی بیان اوست صرف جود کانی
لب لعلش پر از لولوی لالا بعقد علم عقل آمد معلاّ
فدای فدوی آمد بر در او دعا گو خاندان آن شہ نو
بدہ ساقی ازان یک جرعہ ای خوش بہ نورالمصطفیٰ ، نوشد ، شود خوش

(ورق۸۳ب۔۸۴ب)

رباعی در مدح تاج محمود بن شاہ سلیمان بھلوالی

الٰہی بر سرم آن تاج انداز کہ تا باشم میان خلق پر ناز
تو با رحمت رحیمی خویش پرور کہ نورالمصطفیٰ سر داشت بر در

(ورق۸۹ب)

نیز دیکھیے : شریف التواریخ ، ج ۳، ح ۷، ص ۳۹۲-۳۹۶۔ عارف نوشاہی

نوشاہی، ساہن پال شریف

آپ کا نام اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفیٰ، تخلص نوشاہی، لقب نوشاہِ ثالث، کنیت ابوالشریف۔ والد بزرگوار کا اسم گرامی حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ بن سید محمد امین مختار السالکین بن سید حافظ قل احمد پاک ذات نوشاہِ ثانی تھا۔ آپ شیخ الاسلام حضرت نوشہ گنج بخش کے فرزند اکبر خلیفۂ اعظم حضرت مولانا

Marfat.com

سید حافظ محمد برخوردار بحرالعشق کی اولاد امجاد سے تھے اور منصب سجادگی پر فائز تھے۔ آپ ۲۷ جمادی الاول ۱۳۰۷ھ/۱۸ فروری ۱۸۹۰ء کو پیدا ہوئے۔ تعلیم ظاہری مولانا شیخ احمد حنفی نقشبندی دھریکوی سے پائی۔ اپنے والد بزرگوار کی بیعت و خلافت سے سرفراز ہوئے۔ ہزاروں مخلوق آپ کے فیضان سے سیراب ہوئی۔ کمالات صوری و معنوی سے مشرف تھے۔ آپ ۱۸ شوال ۱۳۸۴ھ/۲۱ فروری ۱۹۶۵ء کو واصل باللہ ہوئے۔ آپ کا مدفن ساہن پال شریف، ضلع گجرات میں اپنی حویلی میں بنا۔

آپ کثیر التصانیف تھے۔ یہ کتابیں آپ کی موجود ہیں:

۱۔ تفسیر نوشاہی، سورۂ مزمل کی تفسیر، اردو؛ ۲۔ دیوان نوشاہی، پنجابی؛ ۳۔ غزلیات نوشاہی؛ ۴۔ سی حرفی ہائے نوشاہی (پنج گنج)؛ ۵۔ نوشاہی نامہ؛ ۶۔ ترجمۂ کریما، پنجابی [مطبوعہ ہمراہ ترجمہ گلستان]؛ ۷۔ ترجمۂ نام حق، پنجابی [بتصحیح محمد سرفراز ظفر، شائع کردہ ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ضلع گجرات، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء، ۵۲ صفحات]؛ ۸۔ ترجمۂ پندنامۂ عطار، پنجابی؛ ۹۔ ترجمۂ محمود نامہ، پنجابی؛ ۱۰۔ ترجمۂ گلستان، پنجابی [بتصحیح محمد سرفراز ظفر، شائع کردہ ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ضلع گجرات، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء، ۶۷۴ صفحات؛ مع ترجمۂ کریما، ۳۳ صفحات]؛ ۱۱۔ ترجمۂ بوستان، پنجابی؛ ۱۲۔ رسالہ الخواص، اردو؛ ۱۳۔ رسالہ رفع سبابہ، اردو؛ ۱۴۔ رسالہ طاعون، بھاگنے کا امتناع؛ ۱۵۔ نصائح ضروری؛ ۱۶۔ کتاب المناقب؛ ۱۷۔ مکتوبات نوشاہی؛ ۱۸۔ رقعات نوشاہی؛ ۱۹۔ فیض محمد شاہی، دس جلدوں میں [بیاض]؛ ۲۰۔ حل سوالات سراجی، علم فرائض؛ ۲۱۔ ملفوظات نوشاہی (کنز المعرفت)، چار جلدوں میں؛ ۲۲۔ ملفوظات نوشاہی (کنز الفوائد)؛ ۲۳۔ مجالس نوشاہی (ضیاء العارفین)؛ ۲۴۔ خطبات نوشاہی؛ ۲۵۔ عیون التواریخ، چار جلدوں میں [قطعات تاریخ]۔

نمونۂ کلام:

نعت شریف

بصنعت غیر منقوط

دکھا اللہ ہمارا وہ محمد اوہ وہ اہل امم عمدہ محمد
کرم کردا عُلا اعلیٰ دُلارا اوہ سامع حال ساڈا مَہ سُہارا
اوہ مالک ملک دا محمود مسعود رسول اللہ دا آہا لاڑا مودود
الٰہ دا حمد وَہ سرکار احمد اساڈا سرور و سردار احمد

Marfat.com

دکھا اللہ رسول اللہ ہمارا احد واحد دا اوہ مکرم سہارا
مرا ہمدرد احمد ساک محرم مرا اوہ حال دا آگاہ ہمدم
درود و کلمہ ہر دم ورد ساڈا محمد دل دا مالک اوہ دوراڈا
ہمارا دل سوا احمد معرا محمد ورد ہر ساہ کام کارا
اوہ دولہا دو سرا دا اوہ مکمل ہمہ اسرار دا عالم اوہ اکمل
معما دا محِلّ صدر محمد الٰہ دا وَہ مکمل طور احمد
سرورِ دل کلام حال درد اوس علوم سر دا معلوم صدر اوس
محمد دا ہمہ عالم وہ گولا سوا احمد ہمہ معدوم حالا
کلام اللہ دا ماہر محمد اساڈا درد دل طاہر محمد
اوہ سالار رسل احمد مکرم رہا کردا امم اسعد مکرم
محمد لا طمع ہم لا سوالا محمد رحم کردا حال والا
محمد ساڈا مولا عدم آلام محمد آل دا راکھا اوہ آرام
مدام آہا درود و کلمہ طاہر صعود اوراد کردا سارا ماہر
کمال اسم محمد سعد موسوم الاہا گولا احمد دا ہو معلوم
الاہا کر عطا رحم محمد اوہ دل دا ورد کر وہم محمد

اوہ نوشاہی دا احمد درد دل دا
الاہا مار در احمد دا ملدا

(فیض محمد شاہی، ج۶، ص۲۸۰؛ ج۷، ص۷۹۰)

مدح حضرت نوشہ گنج بخش

مرا دلدار نوشہ فخر اقطاب مرا غمخوار نوشہ فخر اقطاب
بڑی نعمت ہے پائی وچ جہاں دے کرے گا پار نوشہ فخر اقطاب
خدا دے نام بخشو عشق مینوں لویں توں سار نوشہ فخر اقطاب
مرے لوں لوں دے وچ ہے ذوق تیرا مینوں چا تار نوشہ فخر اقطاب
ترا ہے آسرا مینوں بہر دم بجھاؤ نار نوشہ فخر اقطاب

Marfat.com

عجب ہے وجد حالت تیری حضرت دکھا لاچار نوشہ فخر اقطاب
بے چارہ خاص نوشاہی سوالی
دیہو دیدار نوشہ فخر اقطاب

ایضاً

جہاں دے وچ جو سی نوشہ محدث منور ہے جلی نوشہ محدث
بڑا حافظ تے عالم تے مجدد کرے ذکر خفی نوشہ محدث
بڑا زہد و عبادت وچ بہادر بڑا ہیسی سخی نوشہ محدث
کراں میں جان قربان اس دے اتے سبق دیوے ولی نوشہ محدث
جمیع اسرار ربانی دا دانا نہ کی اگے تلی نوشہ محدث
اوہ ہیسی مطلع انوار ربی اوہ نہر عشقے چلی نوشہ محدث
ہے نوشاہی فدا تیرے تے اے شاہ
سنیں راز دلی نوشہ محدث

ایضاً

بڑا ہے پیر واہ نوشہ مجدد الف ثانی دا ماہ نوشہ مجدد
مجدد اکبر اعلیٰ ہے پیارا بتائے سدھا راہ نوشہ مجدد
شریعت تے طریقت بھی حقیقت کہے عرفان شاہ نوشہ مجدد
مجدد مجتہد دین خدا دا پڑھاں صبح و پگاہ نوشہ مجدد
کہے اسرار قادر وچ مریداں کرے ناہیں وساہ نوشہ مجدد
خدایا کر توں نوشاہی تے رحمت
مینوں نوشہ دی چاہ نوشہ مجدد

[مزید کلام از طرف مرتب تذکرہ:]

غزل

مینوں تیرا آسرا یا نوشہ بوہڑیں والیا در تیرے تے آ کھڑا یا نوشہ بوہڑیں والیا

Marfat.com

نوشہ نوشہ کوکدا میں ہر گھڑی دم دم دے نال — کر نگاہ میں تے ذرا یا نوشہ بوہڑیں والیا
اگ تیرے عشقے دی اندر ہویا سودائی فقیر — شوق ہے تیرا بڑا یا نوشہ بوہڑیں والیا
صدقہ حضرت شہ سلیماں جھات میں ول پاویو — گنج تیرا ہے بھرا یا نوشہ بوہڑیں والیا
فقر تیرے دا جو سورج چمکیا اندر جہاں — ذوق دا بھریا گھڑا یا نوشہ بوہڑیں والیا
غوث قطباں دا تو مرشد در تیرے تے آوندے — ولیاں تے درجہ چڑھا یا نوشہ بوہڑیں والیا

یا محمد حاجیِ نوشہ پلا ساغر عجب
در تے نوشاہی پڑا یا نوشہ بوہڑیں والیا

غزل

کر تو میرے تے کرم نوشہ جھنانواں والیا — دور کر میرے توں غم نوشہ جھنانواں والیا
تو ہیں والی میرا ہر دم، تیرے باجھوں ہور ناں — سب گوا میرے الم نوشہ جھنانواں والیا
عشق شوقوں ذوق تھیں پر کر پیالہ دیہہ پیا — خوب گذرے میرا دم نوشہ جھنانواں والیا
ہجر تیرے وچ میں جلیا دیہہ لقا یا مرشدا — سارے کر میرے توں کم نوشہ جھنانواں والیا
اپنی سب اولاد تے، خلفا تے کر رحمت جناب — دفع کر سختی اہم نوشہ جھنانواں والیا
وچ شریعت تے طریقت در دتا شیراں توں دیہہ — وہم میرے کر توں تم نوشہ جھنانواں والیا

ذکر نوشاہی کریندا تیرا ہر دم شاہ جی
سوہنا میرا توں صنم نوشہ جھنانواں والیا

غزل

مرا سوہنا عجب نوشہ مقدس — کیا اعلیٰ لقب نوشہ مقدس
کدی میری طرف کرنا توں پھیرا — کرے گا فضل رب نوشہ مقدس
کرو للہ نظر آ کر مرے تے — ہوون گے کام سب نوشہ مقدس
سبحان اللہ عجب ہے پیر میرا — دیہو دیدار جھب نوشہ مقدس
مقدس خانداں تیرا مبارک — کھلا حاضر ہاں اب نوشہ مقدس
کرو ہستی خودی میری سبھی دور — دیہو گے فیض کب نوشہ مقدس

Marfat.com

تیرا ہے خاص نوشاہی جو خادم
گناہ میرے توں دب نوشہ مقدس

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۳۴۵-۴۱۱؛ ج ۳، ح ۹، ص ۲۹۱-۳۰۳؛ ذکر نوشاہی، مؤلفہ شرافت نوشاہی، مطبوعہ ۱۳۸۵ھ. عارف نوشاہی

نوشاہی، لاہور

یہ قوم میراثی سے ہے۔ نوشاہی تخلص کرتا ہے۔ شاہدرہ، لاہور میں سکونت رکھتا ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔

پنجابی میں شعر کہتا ہے۔ یہ کافی اس کی زبان سے ہے:

سچی دس مینوں رووال یا میں ہساں وچھوڑا پلے پان والیا
کلّا ٹکریں بٹھا کے دکھ ساں وچھوڑا پلے پان والیا
جے توں جاندا نہیں لگیاں دی سار نوں نہ توں چھیڑدوں وچھوڑے والی تار نوں
تیری سوہنیاں اجاڑیں کویں وَسّاں وچھوڑا پلے پان والیا
گیوں یاداں دی ہتھاں نوں کڑی مار کے تھک ٹٹ کے تے کہنی پے گئی ہار کے
کیہڑے پاسے بچا کے جند نساں وچھوڑا پلے پان والیا
میرا جھوٹ ہے پچھ لے نوشاہی نوں اوددوں چین آوندا ے عشق دے سودائی نوں
جدوں پیندیاں محبوب دیاں دساں وچھوڑا پلے پان والیا
سچی دس مینوں رووال یا میں ہساں وچھوڑا پلے پان والیا

نوشہ ثانی، لاہور

آپ کا نام سید غلام محی الدین، تخلص نوشہ ثانی، والد کا نام سید غلام شاہ ولد سید غلام رسول بن سید جعفر بخاری تھا۔ آپ کی پیدائش ۱۱۶۶ھ/۱۷۵۳ء میں بمقام لاہور ہوئی۔ آپ کی پیدائش اپنے والد کی وفات سے چھ ماہ بعد ہوئی۔ اس لیے آپ کی تربیت و پرورش شیخ عبداللہ بن حکیم محمد اسحاق انصاری نے کی۔ آپ عوام الناس میں ان کے بیٹے مشہور ہوئے، آپ نے بھی کبھی انکار نہ کیا۔ مگر آپ نے اپنی مثنوی وحدت نامہ میں جا بجا اپنے آپ کو ''نوشہ ثانی بخاری النسب'' لکھا ہے اور شیخ عبداللہ کو بھی اپنا لطفی والد

Marfat.com

مانتے ہیں۔ ''والد لطفیِ من عبداللہ''۔ اگر شیخ عبداللہ آپ کے حقیقی والد ہوتے تو آپ ضرور لکھتے، کیوں کہ کوئی شخص اپنے حقیقی باپ کا انکار نہیں کرتا۔ آپ کو لطفی باپ کہنے کی کیا ضرورت تھی۔

آپ کی بیعت طریقت نوشاہیہ سلسلہ میں مرزا شاہ امانت* سے تھی، وہ مرید شاہ عبدالغفور جالندہری کے، وہ مرید حافظ قائم الدین برقنداز کے، وہ مرید حضرت سچیار صاحب نوشہروی کے۔

سلاطین خالصہ آپ کا بہت احترام کرتے تھے۔ راجہ رنجیت سنگھ کو آپ کی دعا سے حکومت ملی۔ (*عمدۃ التواریخ*، دفتر دوم، ص ۳۱)۔ آپ ''فقیر صاحب'' کہلاتے تھے۔ آپ نے بعمر ۷۵ سال ۱۲۴۱ھ/ ۱۸۲۵ء میں وفات پائی۔ قبر لاہور میں ہے۔

آپ فارسی، پنجابی زبان کے بہترین شاعر اور صاحبِ تصنیف تھے۔ آپ کی یہ کتابیں موجود ہیں: ۱۔ *مثنوی وحدت نامہ*، فارسی؛ ۲۔ *تشریف الفقراء*، فارسی نثر؛ ۳۔ *کشکول نوشاہی*۔

نمونۂ کلام فارسی:

مثنوی وحدت نامہ کا آغاز اس طرح ہے۔

حمد گویم آن حمید پاک را — کو کرامت داد مشت خاک را
آدم و حوا ازان پیدا نمود — تا بطون اندر ظہور آرد شہود
شاہد معنی ز صورت جلوہ داد — مصطفیٰ آن پادشاہ دین و داد
از ظہور و از بطون ظاہرہ — ظاہر آمد نور انجم باہرہ
مصطفیٰ نور العلیٰ ، نجم الھدیٰ — مصطفیٰ شمس الضحیٰ ، بدرالدجیٰ

آپ نے مثنوی وحدت نامہ میں شجرہ طریقت چار مرتبہ لکھا ہے۔ چاروں میں سے نمونۂ کلام لکھا جاتا ہے:

(۱)

زو سلیمان شاہ شد مست الست — وز سلیمان شاہ نوشہ گشت مست
مستی نوشاہ شد در زمرہ عام — بوی وحدت چون رسید اندر مشام
نوشۂ ثانی بخاری فقیر — مورِ ریزہ خوار از خوانِ فقیر

(۲)

باز معروف و سلیمان تاجور — باز حاجی نوشۂ والا گہر
باز سچیار و ازو حافظ لقب — باز ازو عبدالغفور حق طلب

Marfat.com

زو امانت شاہ مقبول خدا　　زو غلام محیی دین شاہ و گدا

(۳)

پس بمعروف و سلیمان آمدہ　　پس بہ نوشہ گنج بخش آمدہ
پس بہ سچیار و بحافظ در رسید　　در زمان نیک و ہنگام سعید
پس ازان عبدالغفور پاک زاد　　تاج فقر احمدی بر سر نہاد
زو امانت شاہ شاہ دین پناہ　　تاج بر سر کرد از امر الٰہ
زو غلام محیی دین نوشاہ شد　　تاج درویشی گرفت و شاہ شد
نوشۂ ثانی گرفتش تاج فقر　　در ہمہ صاحب وقاران یافت وقر
فقر را احیا رسید از محیی دین　　از چنان محیی شود احیای دین
نوشہ از تائید شاہ اولیا　　یافت تاج فقر با عز و علا

(۴)

بطورعروجی

قائم الدین بود با سچیار یار　　در طریقت در شریعت استوار
مرشد سچیار نوشہ گنج بخش　　نفس را کو کرد زیر زین چو رخش
مرشد نوشہ سلیمان شاہ بود　　دیو سرکش کرد پیش او سجود

(شریف التواریخ، ج ۳، ح ۵، ص ۷۷-۹۵)

فقیر غلام محیی الدین کی تصانیف کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ وحدت نامہ کے دو قلمی نسخے کتب خانۂ پنجاب یونیورسٹی، لاہور (ذخیرۂ آزر، نمبر ۲۹۴؛ Pi VI 178/825) میں موجود ہے۔ اس میں اہل بیت اور حضرت سلمان فارسی کے مناقب اور مضامین علم تصوف ہیں۔ اس مثنوی میں ''نوشۂ ثانی''، تخلص والے اشعار حسب ذیل ہیں:

نوشۂ ثانی خوش از لطف خدا　　یافت راہ مصطفیٰ و مرتضیٰ
نوشۂ ثانی خوش از لطف نبی　　شد محب مرتضیٰ حیدر علی
نوشۂ ثانی وحدت انتظام　　این چنین گفتست یاران والسلام

۲۔ تشریف الفقراء کا قلمی نسخہ فقیر خانہ لاہور میں موجود تھا۔ اسے شرافت نوشاہی صاحب نے مرتب کر کے اس کا

Marfat.com

نام *تشریف الفقراء* رکھا۔ ڈاکٹر گوہر نوشاہی صاحب نے اسے رسالہ از آثار فقیر نوشہ ثانی کے نام سے اپنے مقالات کے مجموعے *تحقیقی زاویے*، اسلام آباد، ۱۹۹۱ء، صفحات ۲۹۱-۳۲۱ میں شائع کیا ہے۔ اس رسالے میں سندھ کی قوم سراہی کے حالات اور حضرت نوشہ گنج بخش کا بطریق سیاحت سندھ جانا اور وہاں میاں ماجھی سندھی کو اپنے فیض سے مستفیض فرمانا، میاں نصیر محمد سندھی سے مراسلت کرنا اور فقیر صاحب کا خود میاں ماجھی سے فیض یاب ہونا وغیرہ مذکور ہیں۔

۳۔ *کشکول نوشاہی*، شرافت صاحب نے *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۵، ص ۹۱ میں اسے فقیر صاحب کی قلمی بیاض مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور بتایا ہے۔ جو تفصیلات انہوں نے دی ہیں ان کے مطابق یہ نمبر ۶۲۲۳ کے تحت مخزونہ بیاض ہو سکتی ہے، جسے میں نے دیکھا ہے۔ اس میں صفحہ ۲۸۹ پر یہ فارسی تحریر موجود ہے:

''تلقین کلمۂ توحید و ارشاد و اجازت یافتِ غلام محی الدین بن [لفظ ''بن'' کاٹ کر ''متبنی'' لکھا گیا ہے] حکیم عبداللہ بن حکیم محمد اسحاق بن خلیفہ نور محمد قادری داودی بن عبدالحمید بن شیخ ملتانی بن شیخ مختار بن شیخ معروف بن شیخ مومن بن شیخ مونس بن شیخ فقیر، قوم بھٹی تورکہ پدرش بجاذبۂ ہدایت از والدین خود بنابر امری دنیوی مکدر گردیدہ از وطن خود کہ مارواڑ باشد بطور مخفی برخاستہ روانہ سمت پنجاب شدہ بخدمت فقیری صاحب تصرف رجوع آوردہ استدعای دفع عسر و پراگندگی خاطر نمودہ بتوجہ آن بزرگ شرف اسلام یافت واز... [یہاں نام کاٹ دیا گیا ہے تاہم نام کا آخری حصہ ''سنگھ'' پڑھا جا سکتا ہے] مسمی بہ شیخ یقین شد۔

از جناب مستطاب قدوہ السالکین ہادی الطالبین شیر بیشہ ولایت، نہنگ لجۂ ہدایت، شہباز اوج حقیقت، گل گلزار معرفت حضرت مرزا امانت شاہ جیوا دام اللہ تعالیٰ ظلال مجدہ، و اوشان از جناب شیخ اول خود حضرت میاں بخت جمال قدس سرہ، و اوشان از شیخ خود حضرت میاں قطب اللہ پیر محمد چیار شہسوار قدس سرہ، و از شیخ ثانی خود حضرت میاں صاحب میاں عبدالغفور قدس سرہ، و اوشان از شیخ خود حضرت حافظ صاحب حافظ محمد قایم برقندا ز قدس سرہ، و اوشان از شیخ خود چیار صاحب معظم الیہ، و اوشان از شیخ خود قطب الاقطاب مستغنی الالقاب حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش قدس سرہ، و اوشان از شیخ خود حضرت شاہ سلیمان قلندر قدس سرہ، و اوشان از شیخ خود حضرت شاہ معروف چشتی القادری قدس سرہ، و اوشان از شیخ اول حضرت... [نام کی جگہ خالی چھوڑ دی ہے] بسلسلۂ چشت اہل بہشت و از شیخ ثانی خود حضرت شاہ محمد مبارک عالی مقام قادری قدس سرہ۔ اللھم صل وسلم و بارک علی حال محمد و آل محمد الذی قال بالصدق والیقین۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ''۔

اگر *کشکول نوشاہی* فقیر غلام محی الدین کی خود نوشت بیاض ہے تو ان کا مندرجہ بالا شجرۂ نسب قابل توجہ ہے۔ *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۵، ص ۷۷ میں فقیر صاحب کا جو شجرۂ نسب لکھا گیا ہے وہ سید جلال الدین سرخ بخاری اوچی تک منتہی ہوتا ہے۔ عارف نوشاہی

Marfat.com

نوشیر، سندھ

نام نوشیر، سندھ کے رہنے والے تھے۔ میاں جام ماجھی سلطان سندھی کے مرید وخلیفہ تھے۔ وہ حضرت نوشہ گنج بخش کے مقبول خلیفوں میں سے تھے۔ میاں نوشیر کے حالات نہیں مل سکے۔ بارہویں صدی ہجری کے معلوم ہوتے ہیں۔

اردو اور پنجابی میں اشعار کہا کرتے تھے۔

نمونہ کلام:

(۱)

امام مہدی آخر زمان کے متعلق

جگ دھونسا بجے جُدھ جودھا گجے چُھٹیں تفنگ صفا جنگ میدان موں
کریں سچیار دربار سنسار موں چلے ہے حکم ایران توران موں
آے بھلوان جوان اسلام کے پڑی ہے دھوم چودیس جہان موں
چڑی سن مار ترواٹیں گے زور کر کہے نوشیؔر جولہے فرمان موں

(۲)

نہ چھوڑیں گے خالصہ، نہ چھوڑیں گے خالصی، بیٹھیں گے حکم سوں تخت اکال کے
ہند اور سندھ موں نند کوناں رہے لگیں دیوان مست ابدال کے
چلے چودھار تروار کی دھار موں کڑک کڑکار ہتھنال گھڑیال کے
کہے نوشیؔر جگ گھیر لیں حیدری جُھلن نشان اب پنتھ جلال کے

(۳)

چلیں سچیار سنگار کر جگت بی کریں دربار سرکار دیوان کا
رہے ناں راو راجا کویو دیس موں رہے ہے حکم آپ شاہ شاہان کا
گئو سے سے سنگھ تڑوائے سکت کرشٹ مول ہوے تب نام مستان کا
کہے نوشیؔر چو پھیر جہان موں چلے فرمان نوشاہ سلطان کا

Marfat.com

(۴)

راگ مارو

حق کا نام سکھ داتا جا کی یاد دے آزادی

دین کی بات اب مات ہی ہو گئی پڑی ہے رات اب ہندوستان موں
رات کاری بھئی دینداری گئی کفر اور ظلم پھیلا ہے جہان موں
پاک امام اسلام کے کام کوں بھیجیا مرد سالار ایمان موں
کہے نوشیؔر سچیار نوشاہ کا آے اب دین ایمان امان موں

(۵)

دین سرسا بھیا کفر مٹیا گیا ہوا ظہور زمین آسمان موں
جگت کلمہ کہا اس کو نہ رہا لگا دربار مکّے مہا تھان موں
بھرم بھٹکن گئے سانت جت کت بھئے رہا نہ فرق درویش سلطان موں
کہے نوشیؔر اندھیر اب ناں رہا دیکھ پرتکھ امام جہان موں

(۶)

ماریں گے تیگ چودیس اپدیس کر گرج لڑ جائیں گے جیو سنگھان کا
دھاریں گے روپ سا روپ جلال کا لوٹیں گے مال دھن راج راجان کا
ڈاریں گے دھوم دھس ہند کی بھوم موں ایہی فرمان ہے شاہ شاہان کا
گاریں گے کٹک دل کفرون کے کہے نوشیؔر نوشاہ سلطان کا

(۷)

چلے اب دیگ تیگ درویش کی ہوا ہے حکم حضور درگاہ کا
راؤ راجا کہاں تاب لے داب کی گجے کجدنگ سلطان نوشاہ کا
جگت لاتاڑ کے کفر پاچھاڑے جھاڑے سیس کفر گمراہ کا
کہے نوشیؔر سمیر پر گاڑے دھجا اب لا الہ الا اللہ کا

Marfat.com

(۸)

وقت نزدیک ہے پاک امام کا ہوئی تیار اب فوج سچیار کی
بھوم کا بھار اتارئے شاہ جیو ہوے دھنکار کرتار دوار کی
نِکس تروار میان سوں لسکتی کسی ہے کمر سلار سردار کی
پڑا تھرتھل گڑگج جہان موں دیکھ سن لسک دھنس تیگ تروار کی

(۹)

نہ چھوڑیں گے خالصہ ، نہ چھوڑیں گے دیوان
مرشد جی کے حیدری جیتیں گے میدان
نہ چھوڑیں گے کچہری ، نہ چھوڑیں گے دربار
نہ چھوڑیں گے چبوترہ ، نہ چھوڑیں گے سرکار
توڑیں گے خزانہ ، لوٹیں گے بھنڈار
جیتیں گے جھجہ جنگ ماریں کے تروار
نہ چھوڑیں گے راجہ ، نہ چھوڑیں گے راؤ
پنتھ جلال کا ایہی سبھاؤ
مدد نوشاہ کی مانگے نوشیر
دُشٹ ملیچھ کو ماریئے گھیر

اپنے پیر میاں ماجھی سلطان کے متعلق کہا ہے:

مانجھ

(۱)

میاں وسے منجھ فقیراں میاں منجھ فقیر
منجھیں کاہناں منجھ وسندیاں کاہن منجھیں منجھ کھیر
دھرتی نال فقیراں سوہے نال مریداں پیر
تاریاں نال آسمان سوہندے گوپیئں کاہن اہیر

Marfat.com

میاں رانجھا سبھے سانجھا توں سن مائیے ہیر
میاں سچا بادشاہ ہکو لکھاں لکھ امیر

(۲)

میاں مانجھی منجھ بولندا سن میاں دی مانجھ
مرد فقیراں سک میاں دی بھٹھ دنیا دی دانجھ
ماپے پتر دھیو قبیلہ سب پرے سندھی سانجھ
پار التھے اپنے منہ متھے کوئی نہ کسے ڈانجھ

(۳)

سچے میاں صاحبا سچی تیری میائی
تیرے گھر کلمہ بسے تاج تیرے سر آئی

نوشیر کا مندرجہ بالا کلام *کشکول نوشاہی*، قلمی پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور نمبر ۶۲۲۳ میں درج ہے۔ اس بیاض میں نوشیر کا مزید کلام بھی موجود ہے۔ جس پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۲، ص ۴۲۳-۴۲۶۔ عارف نوشاہی

نیاز احمد، بدو ملہی

آپ کا نام نیاز احمد شاہ، تخلص نیاز احمد، والد بزرگوار کا نام سید غلام جیلانی ولد سید ملک شاہ بن سید فقیر اللہ شاہ کاظمی نوشاہی برقندازی تھا۔ بدو ملہی، ضلع سیالکوٹ میں ۳ صفر ۱۳۱۸ھ/۲ جون ۱۹۰۰ء کو پیدا ہوے۔ مڈل تک تعلیم پائی۔ اپنے والد کے ہی مرید و خلیفہ و سجادہ نشین تھے۔ ۶ جمادی الاخر ۱۳۸۰ھ/۲۶ نومبر ۱۹۶۰ء کو وفات پائی۔ اپنے بزرگوں کے پاس بدو ملہی میں دفن ہوے۔

پنجابی میں اشعار کہتے تھے۔ دنیا کی بے ثباتی کے متعلق کہا ہے:

دنیا جاگہ رنج و محن دی پاک لوکاں فرمائی
سنیں شریفا ایہہ ہے جیفہ اس توں بھلی جدائی
پہلاں نیک شکل دکھلاوے طالب نوں ایہہ پچھے لاوے
مگروں دشمن جان ہو جاوے جھوٹھی جان ایدھی اشنائی
دنیا جاگہ رنج و محن دی پاک لوکاں فرمائی

Marfat.com

جس نے اس نوں یار بنایا　　قاروں والا سبق پڑھایا
اس دے نال اس دغا کمایا　　ایہہ فکراں دی وڈی پھاہی
دنیا جاگہ رنج و محن دی پاک لوکاں فرمائی

جے کجھ سکھ آرام توں چاہیں　　اس دے نیڑے مول نہ جائیں
دل اپنے نوں نہ بھرمائیں　　اس دے تارک دے ہتھ شاہی
دنیا جاگہ رنج و محن دی پاک لوکاں فرمائی

واہ واہ نانک جی فرمایا　　سن بھائی میرے آدم جایا
کسے نے ایتھوں سُکھ نہیں پایا　　روندی ساری گئی لوکائی
دنیا جاگہ رنج و محن دی پاک لوکاں فرمائی

نانک دکھیا سب سنسارا　　سوئی سکھی جس نام ادھارا
جپ نِرَبھے نِرَوَیر اونکارا　　دِھرگ جس ھرکی سار نہ پائی
دنیا جاگہ رنج و محن دی پاک لوکاں فرمائی

نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۹، ص ۱۶۴-۱۶۵

نیازی، خیر پور ٹامے والی

آپ کا نام سید زمان شاہ، تخلص نیازی، والد ماجد کا نام سید محمود شاہ عرف بُلاق شاہ ولد سید حافظ محمد شاہ ہمدانی نوشاہی خیر پوری۔ اپنے والد صاحب کے مرید تھے۔ خیر پور ٹامے والی میں سکونت رکھتے۔ فاضل جید تھے۔ جب آپ کے والد بزرگوار ۳۰ صفر ۱۳۰۸ھ/۱۸۹۰ء کو فوت ہوئے تو آپ نے ان کے فارسی زبان میں قطعات لکھے، جو یہ ہیں:

(۱)

طائرِ سدرہ نشینِ رُوح او　　زیب بخشِ گلشنِ امکان بود
از دعایش وا شدی باب مراد　　قبلۂ حاجاتِ انس و جان بود
مشکلی کہ پیش او می گفت خلق　　از دعایش ناگہان آسان بود
کارِ او با کارسازِ دو جہان　　ہر دم و ہر لحظہ و ھر آن بود

Marfat.com

روز و شب آن راهی ملکِ بقا　　شادمان در منزلِ قرآن بود

ای نیازؔی بہرِ تاریخِ وفات

کن رقم: او چشمہ فیضان بود

۱۳۰۸

(۲)

چون نیازؔی شد پئی سالِ وفات　　گفت تاریخ عجب فکرِ رسا

بی سر و پا سال ترحیلش ز غم　　گشت: فضل و زہد و مجد و اتقا

۱۳۰۸

یعنی فضل وزہد ومجد واتقا کے پہلے اور آخری حروف دور کرنے سے تاریخ بنتی ہے۔

دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۲، ص ۷۳

نیک، شرق پور

ان کا نام نیک محمد، تخلص نیک تھا۔ والد صاحب کا نام میاں روشن دین ولد میاں غلام مصطفیٰ بن میاں الٰہی بخش نوشاہی تھا۔ ۱۲۹۶ھ/۱۸۷۹ء میں شرق پور، ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوے۔ اپنے دادا صاحب کے مرید تھے۔ صاحبِ علم وفضل تھے۔ حرمین الشریفین کی زیارت سے مشرف ہوے۔ اپنا کتب خانہ دومرتبہ اہل علم لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ اپنے بزرگوں حضرت شاہ مراد اور میاں ہرنی شاہ نوشاہی کے دربار کے سجادہ نشین تھے۔ ۴ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ/۲۹ اپریل ۱۹۷۲ء کو وفات پائی [اور شرق پور میں دفن ہوے]۔

پنجابی میں ان کے اشعار اور کافیاں یادگار موجود ہیں۔

نمونۂ کلام:

نصیحت نامہ

اکھیں کھول بے ہوشا جلدی نہ کر نیند پیاری　　ایس مسافر خانے اندر لٹے کئی بیوپاری

جو آیا تس مال ونجایا ثابت رہیا نہ کوئی　　جاگن والے رہے سلامت جنہاں نیندر کھوئی

غافل نہ سویں ایس سراوچ جتھے چور مریلے　　مال متاع سب لٹن تیرا اٹھیں جاگ سویلے

توں مہمان ہیں اک پلک دا گھڑی وساہ نہ تیرا　　اچن چیتی بیلی اس دم کوچ کریں گا ڈیرا

ایہہ دنیا پردیس مطابق نہ کر اس دا مانا　　خبر نہیں جو کہڑے ویلے ایتھوں ہے ٹر جانا

Marfat.com

حضرت نبی گرامی کہیا بیٹے عمر دے تائیں　　وانگ مسافر دنیا اتے بہہ کے جھٹ لنگائیں
جو کوئی راہ مسافر ہووے اس دی جگہ نہ کائی　　قہراں والیاں وچوں سمجھیں من اپنے نوں بھائی
توں امیداں کر کر ایتھے ایویں عمر گوائی　　اس دم دا بھروسہ ناہیں کتے ویلے مر جائی

نیکؔ محمد اڑیا ہن توں عاقل ہو ہوشیاری
چالی سالاں عمر پیاری توں غفلت وچ گذاری

(ماہنامہ *القادر نوشاہی*، گمتالہ، رجب ۱۳۴۳ھ، ص ۶)

تحمید

اول حمد خدائے نوں جس نوں کل توفیق　　حاضر ہے اوہ نظر نہ آوے شہ رگ تھیں نزدیک
اوپر ساری خلق دے فضل اوہدا تحقیق　　میں بھی اس دے فضل دی دائم رکھاں اڈیک
اوہ صورت رنگ مثال نہ مولے نہ ہتھ پیر نہ چہرا　　نہ رب سوندا بہندا کدھرے نہ کتھائیں ڈیرا
نہ شادی دلگیری اس نوں اوہ صاحب ہے تیرا　　اللہ واحد لشکر باہجوں قادر نام چنگیرا
اللہ واحد خالق رازق ہر دا ہیں توں والی　　کل مخلوق تساڈے در تے رہندی نت سوالی
جو کجھ منگن سوئی پاون کوئی نہ رہندا خالی　　قدرت تیری ویکھاں سایاں ہر ہر پتر ڈالی
اللہ واحد حی قیوم ایہہ ہے صفت الٰہی　　تد ہیسی جد کجھ نہ ہیسی پاک جناب الٰہی
تد ہیسی جد کجھ نہ ہیسی اس دی بے پرواہی　　اول آخر ظاہر باطن اس دی ہے بادشاہی
رب اکھیں باہجوں ویکھدا روح باہجھ حیات　　رب سُندا کناں باہجھ ہے باہجھ زبانوں بات
ویکھاں حکمت اوس دی ہر جا وچ صفات　　کہندی کل مخلوق ہے واحد اس دی ذات
نیک عمل نہ کیتا کوئی بدیاں وچ نہایت　　فضل تیرے تھیں بخشیا جاواں جے توں کریں عنایت

رحمت نال خدایا بخشیں عدلوں کریں کفایت
برکت پاک رسول اللہ دی مینوں بخش ہدایت

(ماہنامہ *القادر نوشاہی*، گمتالہ، شوال ۱۳۴۳ھ، ص ۴)

نیز دیکھیے: *شریف التواریخ* ج ۳، ح ۶، ص ۵۹۔۶۰؛ *گلزار نوشاہی*، ص ۱۵۵؛ *نوشاہی شعرا*، ص ۲۴۱ پر مولوی نیک محمد کے نام پر مرزا بیدل کا فارسی نمونۂ کلام درج ہوا ہے؛ ماہنامہ *حق نما*، لاہور، خصوصی اشاعت ''شفاالملت نمبر''، اپریل تا جون ۲۰۰۱ء، ۱۴۳ صفحات یہ خصوصی اشاعت میاں نیک محمد نوشاہی کے بارے میں ہے۔ عارف نوشاہی

Marfat.com

نیک محمد، مدن چک

نام مولوی نیک محمد، والد میاں شیر محمد قوم بٹ، ساکن مدن چک، ضلع گوجران والا۔ تعلیم یافتہ نوجوان، عقلمند، مدبر ہے۔ مجلسی علم اور آداب کا واقف ہے۔ فضیلت حج سے مشرف ہو چکا ہے۔ عرب کے متعلق چشم دید واقعات پر مبنی ایک عمدہ کتاب لکھی ہے۔ میرے خواص احباب اور دلچسپ دوستوں سے ہے۔ آج کل گوجران والا کی کسی جامع مسجد میں خطابت کے فرائض ادا کرتا ہے۔

پنجابی زبان میں شعر بھی کہتا ہے۔

نمونۂ کلام:

ایک طویل مکتوب میرے نام لکھا، جس میں [اعلیٰ حضرت نوشاہی کے سالانہ] ختم شریف [بتاریخ] ۱۰ پھاگن (۱) کے متعلق بیان کیا ہے۔ بعض اشعار یہ ہیں:

اللہ اسم ہے برکت والا جو ہے سب جگ دا رکھوالا
مخلوق اوہدی ہے ادنیٰ اعلےٰ نام اوہدا ستار غفار
اج ہے دس پھگن دی یار

احمد سوہنا نام پیارا اوگنہاراں دا سہارا
رکھ تسلی دل وچ یارا بیڑا ساڈا گرسی پار
اج ہے دس پھگن دی یار

چارے یار نبی دے جانی کوئی نہیں اونہاں دا ثانی
اوہ جانی دے جانوں جانی ہن بھی خدمت وچ دو یار
اج ہے دس پھگن دی یار

پیر فقیر استاداں سندا اونہاں دا بن داماں بندہ
چنگا ہووے جہیڑا مندا پہنچ جاوے جو وچ دربار
اج ہے دس پھگن دی یار

چل ہن ساہن پال پیارے کتھے ہوسن یار ہمارے
اڈیاں چک چک ویکھن سارے نیکؔ محمد نہیں آیا یار
اج ہے دس پھگن دی یار

Marfat.com

سید مصطفیٰ دا اتھے ڈیرا نوشہ صاحب توں پچھے جیہڑا
نوشاہیاں وچ ہیسی سہرا ایہہ نے لیٹے وچ مزار
اج ہے دس پھگن دی یار

پنجے وقت نماز گذاری کلام اللہ دے ایہہ سن قاری
ہور بھی ورد وظیفہ جاری کیتے اونہاں بے شمار
اج ہے دس پھگن دی یار

راتیں اٹھ نماز گذارن موذی نفس تا پل پھڑ مارن
آپ ترن تے لوکاں تارن کدی نہ ستے مار ڈکار
اج ہے دس پھگن دی یار

اسیں تسیں ہاں کیہڑے لیکھے ولی ہدایت پاندے ویکھے
بدل دیندے نے ہتھ دے ریکھے ایہہ بھی نوشہ دا دربار
اج ہے دس پھگن دی یار

نیک محمد چھڈ ایہہ گل چل شرافت دے ول چل
اوتھے ہوی مشکل حل کھلے اڈیکن سارے یار
اج ہے دس پھگن دی یار

بیٹھے تخت اتے شاہ بھائی سر تے رکھیا تاج نوشاہی
ہے حضوروں فضل الٰہی جس دا کوئی نہیں انت شمار
اج ہے دس پھگن دی یار

صوفی سالک جیہڑا آوے ادبوں بہہ جاندا پھڑ پاوے
ناں کجھ آوے ناں کجھ جاوے بند ہوندی اے سب گفتار
اج ہے دس پھگن دی یار

سر تے سایہ نوروں جھلے برسن اوتھے نور تجلے
رب دی رحمت بلّے بلّے کیتا کرم سچی سرکار
اج ہے دس پھگن دی یار

Marfat.com

شاہ شرافت وچ شرافت نال صداقت ہور لطافت
وچ طبیعت زہے ظرافت ادبوں نرم کریں گفتار
اج ہے دس پھگن دی یار

پُر ہوے نے نال سعادت ہر دم کردے رہن سخاوت
مڈھ قدیموں ہے ایہہ عادت ایہہ ہے سخیاں دا دربار
اج ہے دس پھگن دی یار

علموں فضلوں مالا مال زہد عبادت وچ کمال
جس نوں لاندے سینے نال اوہدا بیڑا ہوندا پار
اج ہے دس پھگن دی یار

خدمت وچ میں شاہ ریاض دل بیاض تے ہتھ فیاض
کدی نہ ڈٹھے اوہ ناراض ہوندی سخیاں دی ایہہ کار
اج ہے دس پھگن دی یار

حضرت صاحب ظفر سعید عید ہوندی اے کیتیاں دید
دلوں نہ ہوندے کدی معید یاد آون مینوں بار و بار
اج ہے دس پھگن دی یار

رضاء اللہ تے وڈا دان بخشیا علم ہے رب رحمان
بن مہمان گئے ایران پھر کے ڈٹھے گلی بازار
اج ہے دس پھگن دی یار

مختصر میں لکھاں کلام سب مجلس نوں ہون سلام
نیکؔ محمد میرا نام اج کل ہاں میں عرب دیار
اج ہے دس پھگن دی یار

ا۔ بعد میں جب اعلیٰ حضرت نوشاہی کا سالانہ عرس ۱۰ پھاگن کی بجاے ۲۰ چیت کو مقرر کر دیا گیا، تب نیک محمد صاحب نے ایک اور طویل منظوم خط بنام شرافت نوشاہی صاحب لکھا اور اس کا نام ''ویہہ چیتر دی چٹھی'' رکھا۔ یہ نظم بخط مصنف مکتوبہ یکم اپریل ۱۹۸۰ء، شرافت صاحب کے کتب خانے میں موجود ہے۔ اس سے چند اشعار نقل کیے

Marfat.com

جاتے ہیں۔عارف نوشاہی:

ویہہ چیتر ول رکھ خیال　　اس دن آویں ساہن پال
اللہ پاک ہے جل جلال　　صفت جس دی بڑی کمال
قدرت اس دی لازوال　　جانے ساڈا حال احوال
سبھناں چلنائیں ساہن پال
ویہہ چیتر دا رکھ خیال
نوشہ صاحب قطب کمال　　پنڈ جنہاں دا ساہن پال
وسدے رہ نے ساہن پال　　اج بھی وسدے نے ساہن پال
ویکھ توں دل دی اکھیں نال　　ویہہ چیتر دا رکھ خیال
سبھناں چلنائیں ساہن پال

وارث، چاہل کلاں

نام باباوارث شاہ، تخلص وارث۔ساکن موضع چاہل کلاں، متصل قلعہ دیدار سنگھ، ضلع گوجران والا۔ یہ مرید بابا مٹھے شاہ کا، وہ مرید شیخ جیون شاہ چاہلاں والا کا، وہ مرید حضرت شاہ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑی والا کے، وہ مرید حضرت نوشہ گنج بخش کے۔

یہ پنجابی کا شاعر تھا۔اس کا ایک شعر حضرت پاک صاحب کی صفت میں مشہور ہے۔قوالانِ بھڑی اکثر محفل سماع میں یہ پڑھا کرتے ہیں۔

بوہڑ رحماناں وچ دوہاں جہاناں دین دُنی دیا شیرا
چوہوں کوٹاں وچ روشن ہویوں تیرا وچ بھڑی دے ڈیرا
جے کوئی صدقوں ثابت کر سیوے تُرت کرینائیں پھیرا
میاں وارث کرے نظر مہر دی کوئی غم نہ رہ گیا میرا

(فیض محمد شاہی، قلمی، ج ۲، ص ۹۲۲)

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۵، ص ۵۰

وارث علی، جالندہر

آپ کا اسم گرامی سید وارث علی شاہ، سادات نقوی بھاکھری سے، جالندہر کے رہنے والے

Marfat.com

تھے۔آپ کی بیعت سلسلۂ نوشاہی میں خواجہ غلام حسین المعروف غلام محمد ولد غلام بدر نوشاہی ساکن بہادر حسین، ریاست پٹیالہ سے تھی۔آپ صاحب علم، مشرب وحدت الوجود رکھتے تھے۔صاحب ریاضت و عبادت تھے۔تیرہویں صدی ہجری میں گذرے ہیں۔

آپ کا رسالہ *انوار العاشقین* (۱) فارسی میں ایک سو پچیس اشعار پر مشتمل موجود ہے۔آپ کے بیٹے سید غلام نبی [متخلص بہ حسینی*] نے اردو میں اس کی شرح لکھی ہے۔وہ نظم اس طرح شروع ہوتی ہے:

بشنو این اصطلاح صوفیہ — تا بدانی تو راز مخفیہ
ذات حق را وجود می خوانند — لا حد و شکل و لا حضر خوانند
ظاہر ست او بجملہ حد و شکل — نیست در ذات او تغیر و بدل
بل بجملہ حدود و اشکال ست — صاحب شان و شاہ اجلال ست
ہست الان ہم کما کانَ — ذات پاکش بدان تو ای دانا

۱۔*انوار العاشقین* کے دو قلمی نسخے بخط شرافت نوشاہی صاحب ان کے کتب خانے میں موجود ہیں۔عارف نوشاہی

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۶، ص ۲۷۰۔۲۹۶

وحی، کابل

آپ کا نام محمد فضیل، مشہور خواجہ فضیل، لقب و تخلص وحی تھا۔سادات کرام میں سے تھے۔ آپ کا وطن افغانستان، شہر کابل تھا۔آپ تلاش حق میں سیر کرتے ہوئے دہلی آئے۔وہاں شاہ نعمت اللہ خدانما نقشبندی کے مرید ہو گئے اور خلافت پائی۔چند عرصہ شاہ جہان بادشاہ کے لشکر میں بعہدہ احدیان ملازم رہے۔نواب سعید خان بہادر ظفر جنگ ناظم صوبہ کابل کے ہمراہ کابل کو جا رہے تھے کہ راستے میں چک ساہن پال آیا اور وہاں حضرت نوشہ گنج بخش کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ان کی نگاہ جذب سے آپ کی حالت متغیر ہوگئی۔نسبت نقشبندیہ سلب ہوگئی۔آپ ان کی بیعت سے مشرف ہو کر قادری فیض سے بھرپور ہو گئے۔اس وقت حضرت سچیار صاحب نے فرمایا کہ خواجہ صاحب میرے پیر نے آپ کو حضرت ابراہیم ادہم والے مقام پر پہنچا دیا ہے۔ان کا نام نوشہ یاد رکھنا۔

آپ صاحب تصرفات قوی تھے۔جب خلافت پا کر کابل پہنچے تو بے شمار مخلوق آپ سے فیض یاب ہوئی۔شہزادہ داراشکوہ بھی آپ کی زیارت سے مشرف ہوا۔آپ ۱۰۷۶ھ/۱۶۶۵ء میں رہگرائے عالم قدس ہوئے۔آپ کا مزار قریہ بنی حصار، مضافات کابل، افغانستان میں ہے۔

Marfat.com

آپ فارسی کے بلند پایہ شاعر تھے۔آپ کی رباعیات وقطعات کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔

نمونۂ کلام:

(۱)

ہاں وحیؔ سخن سرائی تا کی ؟ ماند جرس ہرزہ درائی تا کی ؟
دفتر دفتر سیاہ کردی بس کن بس کن خود آزمائی تا کی ؟

(۲)

اثبات غیر نفی خود از من نمی شود
بت می شود فضیلؔ ، برہمن نمی شود

(شریف التواریخ، ج۳، ح۱،ص۳۷۰۔۳۹۰)

خواجہ فضیل وحی کے بارے میں قدیم ترین روایت چندر بھان برہمن لاہوری (م۱۰۷۳ھ) کی ہے جو اس نے اپنے مختصر تذکرہ تحفۃ الفصحا (تصنیف ۱۰۶۸ھ) میں لکھی ہے۔ برہمن نے خواجہ صاحب کو کابل میں بحالت جذب دیکھا تھا۔ اس کا بیان ہے: در خطۂ دلکشای کابل بوسعت مشرب و آزادی تمام بسر می برد و بہ کمال بی تعلقی می گذراند۔(نمونۂ کلام):

گرفتہ رنگ حنا می رسد بہ کف اشکم درون دیدہ ھمانا کہ نقش پایی ھست
گر دست بدھدت کہ جنبی ز جای خویش بر سر مگیر منّتِ رفتن ز پای خویش

در ہنگامی کہ رایات نصرت آیات در کابل نزول اجلال داشت، این نیازمند راعبوری افتاد۔خواجہ را با کمال آزادی بر دوکانی نشستہ یافت ولحظہ ای صحبت روی دست داد۔(ورق ۴۰ ب، قلمی، مکتوبہ ۱۰۸۰ھ، ذخیرۂ مفتی، نیشنل آرکائیوز آف پاکستان، اسلام آباد، شمارہ :ادب ۱۶)۔

راقم الحروف پہلی دفعہ ۱۶ اگست ۱۹۷۶ء اور دوسری دفعہ اپریل ۱۹۷۸ء میں کابل گیا اور دونوں بار قریہ بنی حصار میں خواجہ محمد فضیل وحی کی قبر کی زیارت کی اور ایک شب وہاں کے مجاورین - جو خود کو خواجہ صاحب کی اولاد سے بتاتے تھے - کے ہاں قیام کیا۔اس سفر کا مفصل احوال میں نے اپنے روزنامچہ ۱۹۷۸ء میں لکھا ہے اور مجمل بیان شریف التواریخ جلد مذکورہ کی تعلیقات ص ۵۹۸ الف رب میں درج کیا ہے۔ عارف نوشاہی

وزیر شاہ، ڈگہری

آپ کا نام وزیر شاہ، تخلص وزیر۔سائیں فضل شاہ فقیر نوشاہی کے [مرید] تھے ، وہ حضرت

Marfat.com

سلطان ملک سچیاری (م ۱۲۶۷ھ/۱۸۵۱ء) کے خلیفہ تھے۔آپ موضع ڈگہری، ضلع سیالکوٹ میں رہتے تھے۔حضرت نوشہ گنج بخش کے ساتھ کمال تعشق تھا۔

پنجابی میں شعر کہتے تھے۔ایک پوری [سی حرفی] حضرت نوشاہ عالیجاہ کی مدح میں لکھی ہے۔ اس کے کچھ اشعار بطور نمونہ لکھے جاتے ہیں:

الف آ کے لئیں توں سار نوشہ کیوں وساریوئی درداں والیاں نوں
ہتھیں لایوئی پانی پائیوئی اینہاں سکیاں ٹُنیاں ڈالیاں نوں
شاخاں سُک گیاں تیرے ہجر اندر ربا پھیر میلیں اونہاں مالیاں نوں
وزیر شاہ دی عرض جناب اگے جیہڑا بھردائی کاسیاں خالیاں نوں

ب باہجھ تساڈڑے درس مینوں کئی برس ہوے نعرے مار دی نوں
نوشہ کرم کرو ، سیج گرم کرو ، سانس لباں تے آس دیدار دی نوں
روندے نین بے چین آرام ناہیں عالی ذات دا نام پکار دی نوں
وزیر شاہ سیاہ سفید ہوے اوسیاں پاوندی شگن وچار دی نوں

ت توڑ بیٹھی تتی آپ ہتھیں اونہاں ویلیاں نوں پچھوں تاونی ہاں
خالی ویکھ مکان ویران نوشہ بندی راگ وچھوڑے دے گاونی ہاں
سنجی سیج تے وانگ آزار پاندے پئی وسدی کسے نہ بھاونی ہاں
وزیر شاہ ہن آ جے آونائیں ، نہیں تے گور تیار میں جاونی ہاں

ث ثابتی صدق یقین سیتی پھڑاں قدم تیرے نوشہ سایاں میں
تیری ہوے کے دکھاں دے ہار پھردی لکھ لکھ مصیبتاں پایاں میں
کریں آس خدا دا واسطہ ئی جان بجھ توں کسے دی جایاں میں
وزیر عشق دے ونج توں کھٹیا کی ایویں نج محبتاں پایاں میں

ج جان میری دکھاں آن گھیری ، نوشہ پا پھیری ، لئیں سار میری
ویکھاں مکھ تیرا ، جاے دکھ میرا ، نوشہ گھت پھیرا ، ایہو وار میری
کئی برس ہوے ، اسیں ترس موئے ، نہیں درس ہوے ، رونا کار میری
وزیر شاہ نگاہ دی چاہ مینوں ، رہے مردیاں تیک دلدار میری

Marfat.com

ح حرف حکایتاں بھل گیاں جدوں عشق نے آن بیمار کیتا
لگے تیر کاری ، ہوے پھٹ جاری ، سینہ سَل کے چا دوسار کیتا
سیاں دین متیں ، گوشے بیٹھ گھتیں ، کار بار تھیں جی بیزار کیتا
وزیر شاہ نوشہ دے نام اتوں اساں مال تے جان نثار کیتا

د دس کھاں بات نجات والی میرے دکھڑے تدھ اتارنے نی
دوئی دسدے نفس شیطان دونویں تیری نال امداد دے مارنے نی
ندی عشق دی بے کنار وچوں بڈھی وانگ بیڑے ڈبے تارنے نی
وزیر شاہ غریب دے کم نوشہ ہتھیں اپنی آپ سنوارنے نی

ذ ذکر تیرا ڈٹھا بہت مٹھا عالی ذات کولوں ایہی منگنی ہاں
میں ناپاک ہاں ، پاک ہے نام نوشہ ، عیب اپنے ویکھ کے سنگنی ہاں
لوہا اپنے آپ نوں جانیا میں پارس نام تیرا لا لا رنگنی ہاں
وزیر شاہ میاں سونا صاف دسے جدوں نال گھسوٹی دے دنگنی ہاں

ز زور نہ رہیاے وچ میرے برہوں ہڈ گوڈے سارے چُور کیتے
منجی پاے گے وانگ آزاریاں دے ، ساتھوں خویش قبیلڑے دور کیتے
ہن مویاں تے مول نہ آوندا ے کیڈے ایس دے اساں قصور کیتے
وزیر شاہ نوشہ دے ویکھنے نوں اساں دکھ تے درد منظور کیتے

س سِک تیری وچ اک ہوئی اک صبر دا جام پلا مینوں
گلی گلی ڈھوڈیندڑی وتنی ہاں کدی شاہ سوار ملا مینوں
نوشہ لکڈا لکڈا چڑھ آوے ہتھیں ٹنب کے دے جگا مینوں
وزیر شاہ دے بخت بیدار ہوون راز فقر دا کرے عطا مینوں

ش شرم تینوں میرے اوگناں دی ، پردے کج میرے ، ہتھوں نس ناہیں
صدقہ جد کریم دا بخش نوشہ ، نیکی بدی میرے کجھ وس ناہیں
تیرے نام دا آسرا رکھیا میں ، مزہ چکھیا میں اجے بس ناہیں
وزیر شاہ پیاس پیاس کردی جرعہ دے اک جام دا کھس ناہیں

Marfat.com

ض ضرب لگی سینے وچ میرے کنگن کچ دے وانگ ہن چُور ہوئی
پئی جھورنی ہاں اس ویلڑے نوں جدوں اپنے وصل تھیں دور ہوئی
ڈھونڈاں پھراں میں وصل نصیب ہووے جھیج عین دسے نور و نور ہوئی
وزیر شاہ ایہہ خاک ناپاک تیری پہلے روز نوشہ منظور ہوئی

غ غماں نے مار کے چور کیتی میری عمر بیتی دکھاں نال نوشہ
گیا یار وسار نہ سار لیا اوکھی جان میری سنا حال نوشہ
لوکاں بھانے ایہہ عشق سوکھالڑائی بھانے عاشقاں دے لوہا لال نوشہ
وزیر شاہ غریب کی حال جانے ڈُھلے بنن میرے مندا حال نوشہ

ق قدم شریف وکھا مینوں دامن لا مینوں دکھاں رولیاں میں
سینہ تپ کے گرم تنور ہویا تاں میں سوز کتوں سڑ بولیاں میں
کرو مہربانی نوشہ زندگانی تیرے نام سوہنے اتوں گھولیاں میں
وزیر شاہ دا حال بے حال ہویا جھب آ پیاریا ڈولیاں میں

ک کدی تے مکھ وکھا سانوں دکھ دور ہوون دکھیاریاں دے
تیرا اک دیدار ہزار نوشہ لکھ حیلڑے اساں بے چاریاں دے
میری مرض دی غرض نہ غیر جانے کتے دید نہ عشق دے ماریاں دے
وزیر شاہ دے بھار نیار ہوے وداع یار ہوے چنہاریاں دے

ل لگ گیاں اکھیاں جانیاں دے ہن ہٹکیاں مول نہ رہندیاں نی
تیرے درس دیدار دے ویکھنے نوں مل راہ پیاریا بہندیاں نی
اُتوں روندیاں لال بے حال ہویاں ہنجوں وانگ دریا دے وہندیاں نی
وزیر نوشہ نوں تکدیاں تھکدیاں ناں لکھ جھڑک مصیبتاں سہندیاں نی

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۵، ص ۶۳

وزیر محمد، رن مل

آپ کا نام سید وزیر محمد، والد ماجد کا نام سید فضل عالم المعروف شاہ جی ولد سید نظام الدین نوشاہی تھا۔ حضرت نوشہ گنج بخش کے فرزند اصغر سید محمد ہاشم دریادل کی اولاد سے تھے۔ بڑے صالح، خوش

Marfat.com

اخلاق، متواضع تھے۔ موضع رن مل میں سکونت رکھتے تھے۔ [۱۳۷۶ھ/۱۹۵۷ء میں ضعیف العمر موجود تھے] گورستانِ نوشاہیہ میں دفن ہوے۔

پنجابی میں اشعار کہتے تھے۔ یہ اشعار ۱۳۱۴ھ میں کہے:

عید آئی ، رمضان مبارک ہو ودیا ٹر پیا — فیر ورھے نوں قسمت میلے جے کوئی زندہ رہیا
الوداع ہو ٹریا ساتھوں ساتھی روز جزا دا — داغ جدائی لا کے ٹریا رب دا جویں ارادہ
واہ واہ عید مبارک آئی مرہم لان جگر نوں — خوشیاں نال مبارک دیندی صاحب زہد صبر نوں
جنہاں وچ رمضان مبارک نیک نمازاں پڑھیاں — جنہاں خوشیں روزے رکھے ہور تراویحیاں پڑھیاں
نالے رہے تلاوت کردے ہور درود نبی پر — ذکر تہجد قائم رکھیا جیوں کر دسیا رہبر
صدق یقین ایمان جنہاں نے اللہ نال لیاندا — آئے دین مبارک انہاں درجہ خوب انہاندا
حور بہشت بشارت دیندی بخشش کیتی سائیں — کھاؤ ہور طعام لذیذوں جو بھیجے رب سائیں
استاداں دی خدمت کریو نقدوں جنس طعاموں — کپڑے، گھوڑے، جوڑے بخشو خوشیاں نال انعاموں
خوشیاں نال وزیر محمد سبق سعید بتاون — خوشیاں نال وزیر محمد اوڑک ہک دن جاناں
واجب گل آہی جو لکھی لکھیا باقی رہناں — اساں تساں وزیر محمد اوڑک ہک دن جاناں

تیراں سو تے چوداں آہا سن مبارک ہجری
روز جمعے دے حکم الہوں عید مبارک گذری

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۲۶۲؛ نوشاہی شعرا، ص ۱۶۳

ہاشم، تھرپال

آپ کا نام میاں محمد ہاشم، تخلص ہاشم۔ والد صاحب کا نام حاجی محمد شریف تھا جو جگدیو، ضلع امرتسر کے رہنے والے تھے۔

لاجونتی رام کرشن نے پنجابی صوفی پوئیٹس (Punjabi Sufi Poets)، شمیم چوہدری نے پنجابی ادب و تاریخ اور پروفیسر بشیر احمد صدیقی ایم اے نے فاضل پنجابی گائیڈ میں لکھا ہے کہ آپ بڑھئی کا کام کرتے تھے یعنی نجار (ترکھان) تھے۔

ماسٹر غلام نبی نے تذکرۂ ہاشمیہ میں آپ کا نسب نامہ سید مسعود بن سید احمد گیلانی سے ملایا ہے اور ان کا ایک بیٹا سید عبداللہ بن سید مسعود لکھا ہے، جس کی اولاد سے ہاشم کا ہونا تحریر کیا ہے۔ حالاں

Marfat.com

کہ کتب انساب مثلاً سید سعد اللہ موسوی رضوی نے *بحر السرائر*، سید سردار شاہ گیلانی نے *نسب نامہ سادات جھنگ* اور قاضی برخوردار ملتانی نے کتاب *غوث اعظم* میں سید مسعود بن سید احمد کے صرف ایک ہی فرزند سید ابوالحسن علی لکھے ہیں۔ جن کی اولاد سے سادات اوچ متبرکہ ہیں۔ ان کے سوا سید مسعود کا کوئی بیٹا نہیں تھا۔ لہٰذا ہاشم شاہ کا گیلانی ہونا بے دلیل ہے ہرگز صحیح نہیں۔

ہاشم شاہ ۱۱۴۸ھ/۱۷۳۵ء میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد صاحب حاجی محمد شریف کے ہاتھ پر بیعت کی، وہ مرید خواجہ بخت جمال جھنگی والا کے، وہ مرید حضرت سچیار صاحب نوشہروی کے۔

آپ فقہ، اصول، حدیث، تفسیر، منطق، فلسفہ، ادب، عروض کے بڑے عالم تھے۔ فارسی اور عربی تعلیم قصور میں جا کر حاصل کی۔ رمل اور نجوم امیر اللہ شاہ بٹالوی سے پڑھے۔ ۲۶ رمضان ۱۲۵۹ھ/۲۰ اکتوبر ۱۸۴۳ء کو وفات پائی۔ مزار تھرپال، ضلع سیالکوٹ میں ہے۔

آپ صاحب تصنیف و تالیف تھے۔ یہ کتابیں آپ کی یادگار ہیں: ۱۔ *چہار بہار* (۱)، فارسی، ملفوظات حضرت نوشہ گنج بخش، مرتبہ ۱۲۰۹ھ؛ ۲۔ *مثنوی ہاشم شاہ*، فارسی؛ ۳۔ *دیوان ہاشم شاہ*، فارسی؛ ۴۔ *بیاض ہاشم شاہ*، فارسی؛ ۵۔ *مثنوی یوسف زلیخا*، فارسی؛ ۶۔ *زبدۃ الرمل*، فارسی؛ ۷۔ *کلیات ہاشم شاہ*؛ ۸۔ *قصائد*، فارسی؛ ۹۔ *غزلیات*، فارسی؛ ۱۰۔ *مناجات و مدحیات*، فارسی؛ ۱۱۔ *قصہ سسی پنوں*، پنجابی؛ ۱۲۔ *قصہ سوہنی مہینوال*، پنجابی؛ ۱۳۔ *قصہ شیریں فرہاد*، پنجابی؛ ۱۴۔ *قصہ ہیر رانجھا*، پنجابی؛ ۱۵۔ *قصہ محمود شاہ غزنوی*، پنجابی؛ ۱۶۔ *قصہ لیلیٰ مجنوں*، پنجابی؛ ۱۷۔ *سی حرفیاں*، پنجابی، یہ متعدد ہیں؛ ۱۸۔ *کافیاں*؛ ۱۹۔ *دوہڑے*؛ ۲۰۔ *ڈیوڑھے*؛ ۲۱۔ *کتاب طب* (۲)؛ ۲۲۔ *باراں ماہ*، متعدد ہیں؛ ۲۳۔ *فقر نامہ*، پنجابی؛ ۲۴۔ *گیان پرکاش*، ہندی؛ ۲۵۔ *گیان مالا*، ہندی؛ ۲۶۔ *پنج گرنتھی*، ہندی؛ ۲۷۔ *راج نیتی*، ہندی؛ ۲۸۔ *چتناھر*، ہندی؛ ۲۹۔ *پوتھی حکمت*، ہندی؛ ۳۰۔ *ٹیکا*، ہندی۔

آپ فارسی، پنجابی، ہندی [اردو] کے قادر الکلام شاعر تھے۔

نمونۂ کلام فارسی:

چہ خوش می خانہ و می گنج بخش است — خودی و گمرہی را رنج بخش است
ہر آن کو جرعہ خورد از جامِ نوشہ — شدہ منصور از انعامِ نوشہ
بدان زین گنج بخش او را بگویند — بیابند از سگانش آنچہ جویند
نگاہش مفلسان را گنج بخشد — ہزاران مضغہ ہا را پر بخشد

Marfat.com

جہان یک عالم از بدعت بری کرد　　عروسِ فقر را زیور گری کرد
پرستندہ شریعت را چنان شد　　نہالِ دین احمد زو جوان شد
چہ کردہ شہ پری و در ہوا شد　　ہزاران عارفان را پیشوا شد
گذشت از عرصۂ ملکوت و لاہوت　　کہ از پرّیدنش واماند ملکوت
چنان آن آتش عشقش بزوراست　　ہراسان زو دل مجنون بگوراست
چہ ابرِ رحمتش بارید بر عام　　بدریا طعن زن شد ہر یکی جام

نگاہ صیقل نوشہ قلندر
دلم را کرد آئینہ سکندر

(چہار بہار، ص۱۲)

مثنوی ہاشم شاہ کے کل اشعار ۴۷۵ ہیں۔ آغاز اس طرح پر ہے:

فرض بر انسان ثنای ذوالجلال　　آن کہ ہست او بی مثال و لازوال
بی نمون و بی چگون و بی نشان　　بی گمان و بی زبان و بی مکان

اس مثنوی کا مقطع یہ ہے:

اندرین منزل انا الحق گفت یار　　من خدایم من خدا کرد آشکار

دیوان ہاشم شاہ کا مطلع یہ ہے:

اگر این حسن آن پردہ نشین نشدی نہان پیدا　　من و تو پرتو اویم نشدی این جہان پیدا

اس کا مقطع یہ ہے:

بحسن خویش ہمہ نفس مبتلای ہست　　خیال کن بکہ ہاشم عروج بنمائی

نمونۂ کلام پنجابی:

سسی کا ایک شعر یہ ہے:

سسی آن ڈٹھا وچ نیندر ہوت بیہوش جو خوابوں
سورج وانگ شعاع حسن دی باہر پوَس نقابوں
جے لکھ پا صندوق چھپایئے آوے مشک گلابوں
ہاشم حسن ، پریت نہ چھپدے تارک ہون حجابوں

Marfat.com

قصہ سوہنی مہینوال کا ایک شعر یہ ہے:

جیوں جیوں ہوش سوہنی نوں آوے زلفاں پھڑن سیاہی
ہر ہر وال سی اک آفت دردمنداں دی پھاہی
خونی نین ودھیرے ہوون تیر انداز سپاہی
ہاشم مہینوال توں تیوں تیوں آوے پیش تباہی

دوہڑہ

رب دا عاشق ہون سوکھالا تے سوکھی ایہدی بازی
گوشہ پکڑ رہے ہو صابر پھڑ تسبیح بنے نمازی
سکھ آرام جگت دی سوبھا اتے ویکھ ہووے جگ راضی
ہاشم خاک رلاوے لکیاں ایہہ ظالم عشق مجازی

دوہڑہ

جس دن شہر محبوباں والے کوئی عاشق پیر دھریندا
جان خوراک بناوے غم دی اتے پَل پَل سول سہیندا
سیس اتار پیالہ کر کے دھر ہتھ تے بھیکھ منگیدا
ہاشم ترس محبوباں آوے تے تاں کجھ خیر پوئیندا

دوہڑہ

اکے طور بہار نہ رہندی ، نہیں اکے طور زماناں
ہر دن چال نہیں البیلی ، نہیں ہر دم زور جواناں
رووں سوگ ہمیش نہ ہووے ، نہیں نت راگ سُہاناں
ہاشم بیٹھ گیاں لکھ ڈاراں ایہہ جگت مسافر خاناں

نمونہ کلام ہندی:

گیان پرکاش میں ہے:

ہم کاہے کے بھول رہے کمرے سر کال کے نوبت باج گئے
ہم ہی نہیں آے بسے جگ موں ایہاں اور کئی کر راج گئے

Marfat.com

اک راہ موں واٹ اوڈیکت ہیں کوؤ کال گئے کوؤ آج گئے
تم کاہے اوسارت ہو ہاشؔم کئی محل بنا کے بھاج گئے

رن دھارن وشٹ سنگھارن کو نرسنگ ہے بھوپ چھپیا ہے
رس کام سوں نار لوبھاون کو رسیا رس روپ گھنیا ہے
او پچے چت مانہہ ملاون کو ترکلپ سو رس پچیا ہے
ایتو جگ مانہہ دیکھو ہاشؔم سب کو گور پیر رُوپیا ہے

نمونۂ کلام اردو:

غزل

اے دلبر شیریں زباں انصاف کردا کیوں نہیں — تجھ چھوڑ گھر جانا کہاں انصاف کردا کیوں نہیں
ساکن ترے دربار کا ، طالب تیرے دیدار کا — برچھا لگا ہے سار کا ، انصاف کردا کیوں نہیں
اے بے وفا انصاف کن ، ازمن گناہ معاف کن — انصاف کن انصاف کن انصاف کردا کیوں نہیں
غم نے مرے دل کو لیا ، لے کر اٹھا تم کو دیا — غم نے مرے پرزے کیا انصاف کردا کیوں نہیں
ہاشؔم بچارا مر رہا دربار تیرے پر چڑھا
ہائے ہائے کوئی کر رہا انصاف کردا کیوں نہیں

۱۔ چہار بہار پہلی بار سید ابوالکمال برق* نوشاہی کے اردو مقدمہ کے ساتھ مکتبہ نوشاہیہ، بریڈفورڈ، برطانیہ کی طرف سے فروری ۱۹۷۹ء کو لاہور میں طبع ہوئی۔ دوسرا ایڈیشن مع اردو ترجمہ *خزائن الاسرار* از سید شرافت نوشاہی، باہتمام عارف نوشاہی مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد اور ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف نے ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء میں شائع کیا۔

۲۔ ہاشم شاہ کی طب پر منظوم کتاب *مفتاح العلاج* (فارسی) کا مخطوطہ میرے پاس موجود ہے۔ یہ محمد اکبر ارزانی کی فارسی نثر میں کتاب *میزان الطب* کی منظوم شکل ہے۔ کچھ اضافے ہاشم شاہ کی طرف سے ہیں اور انہوں نے اس میں اپنے طبی تجربات بھی درج کیے ہیں۔ اس کتاب کی ابتدا اس شعر سے ہوتی ہے:

حمد بی پایان ، ثناء رب جہان — کو سزاوار است حمد ہر زمان

اس مثنوی کا اختتام اس شعر پر ہوتا ہے:

از طفیل سید خیرالانام — خاتمہ ' بالخیر گردد والسلام

Marfat.com

نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۴، ص ۱۹۰-۲۱۹، ۲۵۰-۲۵۲؛ *پنجابی کتابیات*، ج ۱، ص ۵۳۰، ۸۱۴، ۸۲۷؛ ڈاکٹر ثریا احمد، ''مشرقی پنجاب (انڈیا) وچ ہاشم شاہ بارے ہون والا تحقیقی کم۔ اک اجمالی جائزہ'' *کھوج*، لاہور، ج ۲۰، شمارہ ۱، مسلسل شمارہ ۴۱، جولائی-دسمبر ۱۹۹۸ء، ص ۵۹-۷۰۔ عارف نوشاہی

یادگار

اس کا نام یادگار، وطن اور قوم کا پتا نہیں چل سکا۔ سید نور احمد ولد سید خدا بخش نوشاہی برخورداری (م ۱۲۶۷ھ/۱۸۵۱ء) کا دوست تھا۔ اس نے ان کے متعلق یہ پنجابی دوہڑہ لکھا ہے:

الف اک اساڈا اے یار جانی، اوس نال میں بہت پیار میاں
نوشہ صاحب دا پوترا اوہ سجن، اوس باہجھ نہ صبر قرار میاں
اساں جان جہان تھیں ودھ جاتا، خوش ہونا ہاں ویکھ دیدار میاں
اوہدے اُتے ہے کرم کریم والا وچ فقر دے اوہ سردار میاں

(*شریف التواریخ*، ج ۲، ص ۶۸۶-۶۸۷)

یقین، مرید کے

نام یقین علی مولوی، تخلص یقین، والد کا نام معراج دین ولد صدر دین دھوبی۔ آبائی گاؤں بھیاں والا کلاں، ضلع شیخوپورہ۔ چند سال سے منڈی مرید کے میں سکونت اختیار کر لی ہے۔ مڈل تک تعلیم ہے۔ اس نے بعمر دس سال ۲۳ رجب ۱۳۷۸ھ/۲ فروری ۱۹۵۹ء کو میرے ساتھ بیعت کی۔ کچھ عرصہ لاہور میں سلائی کا کام کرتا رہا۔ آج کل لفافہ سازی کرتا ہے۔

پنجابی میں شعر بھی کہتا ہے۔ ایک سی حرفی نوشاہی خاندان کی مدح میں لکھی جس کے چند اشعار یہ ہیں:

الف اک دن ملے پیر مینوں نوشہ، ویلا آخری جدوں آیا اے
سُتے خواب دے وچ مینوں آ ے نظریں، پڑھ کے صاف قرآن سنایا اے
پڑھ کے درود نماز فجر ویلے، نوشہ پاک دے روح پہنچایا اے
اے یقینؔ غلام عاجزاں نے سارا اپنا حال سنایا اے
ب بیٹھ کے صفت میں کراں اس دی جس دا ڈیرہ اے ساہن پال اتے
گھریں سد کے بھکیاں ننگیاں نوں رحمت کر دیندا اوہناں دے حال اتے

Marfat.com

نوری مکھڑا چمکے انج سوہنا جیویں نور دا سوہنا رومال اتے
پردہ ڈال کے ڈھک لے عیب سائیاں یقینؔ دے حال کنگال اتے
ک کراں تیرے واسطے پیا پا کے راہ ساہن پال دا ڈھونڈ لواں
اُچا سوہنا نوری مینار دسے خاک قدم دی سر وچ پا لواں
رلیں کلراں وچ پردیسیا وے ، اوندے جاوندے کانگ اڈا لواں
او یقینؔ گناہ دی منگ معافی اپنے پچھلے گناہ بخشا لواں

دوہڑے درفراق اعجاز محبوب

الف اک دن آیا سی یار میرا مینوں نگہ دا ماریا تیر کھچ کے
لگا تیر تے ڈگا بے ہوش ہو کے پیریں عشق نے پائے زنجیر کھچ کے
چنگا بھلا میں گلیاں نوں جاندا ساں کوچے قاتل دے لے گئی تقدیر کھچ کے
جے میں جاندا اعجاز بے وفا ہونا رکھ لیندا میں اوہدی تصویر کھچ کے
د دم دم نال جس نوں یاد کرنا یا تے آیا نہیں اوس دی یاد اندر
یا تے اوس تائیں نہیں آواز پہنچی یا تاثیر نہیں میری فریاد اندر
یا حبیب خدا نہیں کوک سندا ، یا اجے ڈھل ہے میری مراد اندر
یقینؔ حسن حسین وفات پا گئے یا پیر میراں نہیں بغداد اندر

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۱، ص ۲۴۰

یوسف، فتح پور چک ۴۳۴

اس کا نام محمد یوسف، تخلص یوسف ہے۔ فتح پور چک ۴۳۴ ج ب، ضلع لائل پور میں رہتا ہے۔
سائیں غلام رسول اعظم* نوشاہی گوجروی کا مرید ہے۔ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں موجود ہے۔
اس کی ایک سی حرفی گلزار اعظم میں چھپی ہے۔ یہ شعر اس کے ہیں:

الف ایہہ مقصود جے ہووے حاصل کڈھاں ہجر فراق ابال سایاں
ملے جام توحید دا نشہ مینوں پاندا پھراں میں عاشق دھمال سایاں
کرو مہربانی مرشد لاثانی برقعہ چُک کے ذات وکھال سایاں
یوسفؔ آن بلائے جے ذات مینوں کڈھاں آن کے عقدے نال سایاں

Marfat.com

ک کلمہ جس دے وچ وڑدا کر دیوندا انہوں تباہ کلمہ
لوں لوں دے وچ سوراخ کردا واڑے آن کے راہنما کلمہ
ایدھی نال طفیل دے ملے درجہ جدوں پکدا آن کے شاہ کلمہ
یوسفؔ پکدا تاہیں جے پیر دسے چاہڑے عشق دا آ کے تا کلمہ
ن نشر جہان دے وچ ہو کے ڈاڈھا ہو کے میں ذلیل آیا
خیر پا نوشہ بھورے والیا وے ہتھ پکڑ کے خود زنبیل آیا
منیں عشق دی این زنبیل پکڑی خیر واسطے بن قلیل آیا
یوسفؔ پاؤ درگاہوں جو خیر آیا کر کے صدق یقین دلیل آیا

(گلزار اعظم، ص ۹۶)

یوسف، رسول نگر

اس کا اصلی نام مستری محمد علی، تخلص یوسف، قصبہ رسول نگر کا رہنے والا تھا جو ضلع گوجران والا میں دریائے چناب کے جنوبی کنارہ پر واقع ہے۔

اردو زبان میں شعر کہتا۔ طبیعت نعت گوئی کی طرف راغب تھی۔ نوشاہی خاندان کے منتسبین سے تھا۔ اس کی دو نعتیں یہاں درج کی جاتی ہیں۔

نعت شریف

شب معراج ہے اے فخر پیمبر جا گو — ساقی کوثر اٹھو ، شافع محشر جاگو
ہے سواری کے لئے در پہ براق اور نقیب — باگ تھامے ہوے جبریل ہے حاضر جاگو
تیری مہمان نوازی کے یہ سامان ہوے — کہیں جنت کہیں نہریں کہیں کوثر جاگو
غسل زمزم سے کرو زیب بدن سبز قبا — تاج لولاک لما پہن لو سر پر جاگو
قم قم اے طٰہٰ و یسین مزمل لقمی — کملی والے اٹھو سرکار موثر جاگو
موجزن رحمت حق آئی ندا پیارے حبیب — اب بھلا دیر ہے اٹھو اجی سرور جاگو
عرش تھم جاے گا ہلنے سے آنعلین سمیت — خاک نعلین کی بھی تاثیر ہو ظاہر جاگو
آج امت کی سبھی مشکلیں آساں ہوں گی — غم امت کو بھی اب دل سے اٹھا کر جاگو

Marfat.com

آج امت پہ ہوے بند درِ نار جحیم　　اور وا ہو گئے جنت کے سبھی در جاگو
راج بھی حق نے دیا، تاج بھی، معراج بھی آج　　اٹھو شاہد رے نذیر اٹھو مبشر جاگو
دور ہوں کالی گھٹیں چاند نکل آے ذرا　　بکھری رخسار پہ ہے زلف معنبر جاگو
اس شہ والا کی گلیوں کی کبھی خاک بنوں　　بخت خفتہ اٹھو اے میرے مقدر جاگو

حشر کو قبر پہ آ بولے مَلک خلد چلو
یوسف اٹھو رے ثنا خوانِ پیمبر جاگو

(ماہنامہ قادری نوشاہی، لاہور، شعبان۱۳۴۲ھ، ص۲۳)

دیگر

ہمارے نبی کا ہے اطہر پسینہ　　مطہر وجود اور طاہر پسینہ
چمن میں گلوں سے کیوں آتی ہے خوشبو　　پڑا ہے کہیں اَوس بن کر پسینہ
مرض لا دوا کی دوا ہے، شفا ہے　　ہے اکسیر اعظم سراسر پسینہ
الٰہی ملے قطرۂ عرق احمد　　میں سمجھوں کہ ہے آبِ کوثر پسینہ
ذرا جسد اقدس کی خوشبو تو دیکھو　　فزوں عطر سے ہے معطر پسینہ
جوزلفوں میں اٹکا ہے بن بن کے قطرے　　چمکتا ہے وہ مثلِ گوہر پسینہ
جسے کہتے ہیں خوبی آب حیواں　　وہ احمد نبی کا ہے ظاہر پسینہ

لکھی خوب نعت نبی آج یوسفؔ
ثناے پسینہ بہا کر پسینہ

(ایضاً، ذیقعد۱۳۴۲ھ، ص۳۱)

یوسف، لوڑہکی

نام محمد یوسف، تخلص یوسف اور مسکین۔ والد صاحب کا نام میاں رحمت علی ولد غلام دستگیر، قوم کھوکھر قطب شاہی، موضع لوڑہکی، متصل ایمن آباد، ضلع گوجران والا میں سکونت رکھتے تھے۔ صاحب علم وفضل تھے۔ اپنے گاؤں کی مسجد کی امامت وخطابت آپ سے متعلق تھی۔ سلسلۂ عالیۂ نوشاہیہ میں حضرت میاں غلام مصطفیٰ بن سلطان مست پچیاری نوشہروی کے مرید تھے۔ اپنے پیر کے عاشق وشیدا تھے۔ ۲۰ شعبان۱۳۵۲ھ/۸ دسمبر۱۹۳۳ء کو وفات پائی۔ گاؤں مذکور میں مزار ہے۔

Marfat.com

پنجابی کے بہترین شاعر تھے۔اپنے پیر صاحب کے مدائح ومناقب میں بہت کچھ لکھا۔آپ کا کلام سی حرفیاں پانچ عدد، باراں ماہ، فغان مسکین، جولاہی نامہ، فراق رانجھن، مدح رہنما، دعا بطرز مرزا صاحباں، متفرق اشعار قلمی بیاض کی صورت میں میرے کتب خانہ میں موجود ہے۔اس بیاض سے نمونۃً کلام درج کیا جاتا ہے:

۱۔سی حرفی اول سے آخری اشعار:

ی یاد پیا نوشہ پاک مینوں کم کل جہان دا دور کیتا
پِر پکڑنے دا شوق بہت ہویا چھک پِر دی دل مجبور کیتا
چھک پِر دی اساں زنجیر پایا پچھے پِر دے دکھ منظور کیتا
یوسفؔ طرف نوشہرے دے جاوساں گی دل حاضر ہے وچ حضور کیتا
اج دن مبارک سی جمعے والا ، جدوں ایس نوں تمت کرائیا میں
ہجری ماہ محرم سی اوس ویلے جدوں ایس نوں سی مکائیا میں
تیراں سو اکتی سی سن ہجری جدوں شعر تھیں وہم اٹھائیا میں
یوسفؔ وچ فراق میں پیر سندے اگے بھائیاں دے ذکر سنائیا میں

۲۔سی حرفی ڈیوڑھ سے:

ش شتابی ہتھ پھڑیں آ ، میں غفلت مار ستائی کراں دوہائی
قلب میرا کر روشن نوروں میل نہ رہ جاے کائی ہووے صفائی
بھل گئی نوں بخش خطائیں جو بھل نکل گیائی نام الٰہی
صدقہ شاہ سچیار ولی دا کر دے دور سیاہی در تے آئی
ص صدق تے عین یقینوں عرض کراں دربارے آ مل پیارے
بس فناہ ہوواں وچ عشقے عرض ایہو سرکارے میرے ہاڑے
نفس شیطان کیتی پھڑ عاجز رو رو کراں پکارے دیہہ نظارے
صدقہ نوشہ گنج بخش دا یوسفؔ دے سن ہاڑے لا نہ لارے
ض ضرب لا نفی اثباتوں کر دے نور اجالا رہے نہ پالا
خودیوں لنگھ رہاں ہو واندا دیہ اک شوق پیالا مستی والا

Marfat.com

عقل گوا کے گم جاواں پھر رہے نہ ہوش سنبھالا دنیا والا
یوسفؔ صدقہ نخی سلیماں سوہنا پیر کمالا چاوے والا

۳۔سی حرفی اکھیں نامہ میں ہے:

و وار گھتی اینہاں اکھیاں توں واہ واہ مزہ پریم وکھان اکھیں
رہندی غیر دی گل نہ مول اوتھے جتھے اپنا رنگ جمان اکھیں
اکھیں اکھیاں نوں دوروں ملدیاں نے ہس ہس کے پیار کمان اکھیں
یوسفؔ ہس کے تے ، دل گھس کے تے ، پچھوں ظلم دی تیغ اٹھان اکھیں

۴۔مسکین تخلص والی سی حرفی سے غوث اعظم کی مدح میں:

الف اٹھ فجرے آکھاں وا تائیں لے جا بغداد پیغام میرا
چمیں قدم شریف توں پیر سندے ہتھ بنھ کے دئیں سلام میرا
رو رو کے آکھیا پیر تائیں حضرت کھسیوئی کل آرام میرا
لکھاں شکر بجا مسکینؔ لیاواں جے کر دید دیوے سوہنا شام میرا

۵۔سی حرفی نصیحت غافلین کا ایک شعر:

ل لد گئے ایس جہان اتوں جنہاں آپ خدا کہایائی
لکھ نبی ولی ہور غوث سارے مزہ موت دا کل نے پایائی
کل نفس ذائقة الموت پیارے اللہ وچ قران فرمایائی
رہنا توں مسکینؔ بھی مول ناہیں ، گیا مول اوتھوں نہ کوئی آیائی

۶۔باراں ماہ:

کہہ حمد اس پاک خدا نوں جس کیتا ارض و سما نوں
پھر نعت نبی سردار نوں اس امت دے غمخوار نوں
جو حضرت دے اصحاب ہیں ہے تقویٰ اس دربار دا
میں چڑھدے چیتر کوکدی لگی گولی ہجر بندوق دی
میں نت اڈیکاں پیر نوں آ دیوے دید فقیر نوں
نت اس دا ہجر ستاوندا جہڑا سوہنا شاہ سچیار دا

Marfat.com

ہن ماہ بساکھ سوہایا — میرا سوہنا مول نہ آیا
میں جنگل بیلا بھالیا — جھب بوہڑ نوشہرے والیا
تدھ باجھ آرام نہ مول ہے — آ ویکھیں حال بیمار دا
ہن جیٹھ مہینہ آیا — مینوں دوناں آن ستایا
نت طعنے دیہن ہمسایاں — کجھ ماسیاں ، پھوپھیاں ، تایاں
میں سڑ بل ہو گئی کوئلہ — نت برہوں ول ول مار دا
چڑھیاں ہاڑ تے آساں لگیاں — ہن رحمت ندیاں وگیاں
ہن پیا میرا گھر آوسی — میں سکدی نوں گل لاوسی
میں لکھاں شکر بجاوساں — جاں ویکھاں مکھ دلدار دا
چڑھدے ساون گھٹاں چڑھ آیاں — دینہ راتیں دیاں دوہایاں
مینوں سینے لگی سانگ وے — مینوں دم دم تیری تاہنگ وے
جھب سینے لا غمخوار نوں — آ صدقہ شاہ سچیار دا
بھادوں بھاہ لگی وچ سینے — آویں فاضل شاہ نگینے
تینوں مدت ہوئی پیاریا — ساڈا غم نے سینہ ساڑیا
دے پانی آ کے بوٹیاں — توں مالی اس گلزار دا
اسوں آس میری بھرپور کر — میرا ہاڑا جھب منظور کر
میں تتی نت کرلاوندی — نت رو رو کانگ اڈاوندی
دے توں ندیوں پار وسندیا — من ہاڑا رب ستار دا
کتیں کانگا جا توں — آکھیں میرے شاہ نوں
باجھ تدھ دے مول نہ چین وے — نت رو رو کردی وین وے
میری بیڑی بنے لا توں — وے میں کنڈھا ویکھاں یار دا
چڑھدے مگھر مار مکایاں — مینوں برہوں چوٹاں لایاں
نت رو رو حال سنایاں — کر مدد پیر جیلانیاں
میرا سوہنا میل محبوب توں — لگا تیر کلیجے سار دا

Marfat.com

ہن چڑھدے پوہ پیاریا　　چا من تھیں کیوں وساریا
میں وِکاں باہجھ غلام ہاں　　تدھ باہجھ میں بے آرام ہاں
کر مہر پیا توں دید دے　　مینوں شوق تیرے دیدار دا
ہن چڑھیا مانگھ مہینہ　　دکھاں سولاں ملیا سینہ
کر ترس پیا اک وار توں　　من ہاڑا دے دیدار توں
نت تیرے گاون گاوندی　　مینوں چیتا نہ گھر بار دا
پھگن ماہ پیا میں روندی　　نت ہنجوں ہار پروندی
تینوں ترس نہ میری جان دا　　آ ویکھیں حال حیران دا
نت یوسف بندی گاوندی　　من ہاڑا رب غفار دا

۷۔فغان مسکین:

رب رحیم کریم تواناں　　اس دا مینوں ہے خصماناں
اوہ سب دا اے سرجنہار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
حضرت نبی رسول گرامی　　جن بشر ہیں کل سلامی
نبیاں دا سردار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
حضرت شاہ صدیق پیارا　　دوجا عمر خطاب سہارا
عثمان غنی دا نام پکار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
شاہ علی تھیں میں سر واراں　　جی جامہ میں جان نثاراں
جدھے ہتھ اندر ذوالفقار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
غوث الاعظم شاہ جیلانی　　تکیہ اس دا دوہیں جہانی
اوسے لاونا میں بیڑا پار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
نت نوشہ دا نام پکار دی　　مینوں طلب اوہدے دیدار دی
مینوں آوے نہ صبر قرار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
ساہن پال اندر تیرا ڈیرا جے　　کرو کرم گھمانو بھیرا جے
میں تے ہوئی سخت بیمار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے

Marfat.com

تیرے در اتے جہڑا جاوندا　　اوہ تے خالی بھی مول نہ آوندا
تیرا نائب حضرت سچیار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
خلقت تدھ دا نام دھیاوندی　　نت در تیرے اتے جاوندی
عالی تدھ دا ہے دربار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
جھولی اڈ تیرے در آئیاں　　مشکل حل کریں میرے سائیاں
توہیں فقراں وچ سردار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
کاف نون جاں رب سنایا　　پلو تدھ دے نوں ہتھ پایا
جھب لا میرا بیڑا پار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
تیرا طالب ہے کل جہان وے　　تیرے جھولدے لال نشان وے
مینوں دیہہ توں آ دیدار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
جے توں چلیائیں ساہن پال وے　　نوشہ مینوں بھی لے چل نال وے
میں ہوئی ہاں سخت بیمار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
نوشہرہ ہویا سارا نور و نور وے　　حضرت موسیٰ والا کوہ طور وے
دیکھو چل لوکو دربار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
جہڑا طالب تیرا سدواوی　　تدھ باجھ کہڑے در جاوی
نوشہ چھوڑ تیرا دربار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
تیرے نام دا ورد پکاوندے　　نت رو رو حال سناوندے
روندی پھراں میں وچ اجاڑ وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
نوشہرے وچ تیرا سوہنا نائب وے　　خلقت ہوئی جدھے اگے تائب وے
جدہا نام حضرت سچیار سے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
جگ دسدائی سارا مناد وے　　دئیں میری بھی آن مراد وے
موئی ہوئی نوں مول نہ مار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
طعنے دیندیاں کل ہمسایاں　　کجھ ماسیاں ، پھوپھیاں ، تایاں
میری مول نہ اونہاں نوں سار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے

Marfat.com

آکے عشق تیرے غلبہ پایا　　کدی تساں نہ مکھ وکھایا
نوشہ واہ سوہنی سرکار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
دکھ پیش پئے بے حساب وے　　میں تے رہنی ہاں وچ پنجاب وے
توں بیٹھوں جھناں تھیں پار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
تھاں واہ سوہنا سیو رنگلہ　　جتھے نوشہ نے پایا ہے بنگلہ
اساں جانا ہے اوس دربار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
دم دم نوشہ ہی نوشہ میں کوکدی　　گولی لگی ہے ہجر بندوق دی
لنگھ گئی کلیجیوں پار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
نوشہ لاڑا سناں جے کر آوندا　　جہڑا مالک ہے کل جھناوں دا
ہوواں لکھاں میں شکر گذار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
تینوں واسطہ اوس رزاق دا　　جہڑا مالک زمین افلاک دا
مینوں منوں نہ دئیں وسار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
تدھ باہجھ میں ہوئی حیران وے　　آکھن لوک مینوں یرقان وے
تیرا دید میرے درکار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
تینوں واسطہ نبی کریم دا　　ویکھیں حال توں ایس یتیم دا
میری دم دم تال پکار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
میری لگی کلیجے نوں سانگ وے　　مینوں ڈنگن ہجر دے ناگ وے
توہیں مرہم سایاں لاون ہار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
راتیں کالیاں نے جنگل بھالیا　　مینوں آن ملیں بھورے والیا
طعنے دیندی ہے خلق ہزار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
میرا مال اتے نوشہ جان وے　　سبھ تیرے اتوں قربان وے
دئیں دید آ کے اک وار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
کانگا جائیں توں ندیوں پار وے　　حاضر ہوویں کھاں وچ دربار وے
آکھیں نوشہ نوں ہوئی بیمار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے

Marfat.com

کانگا جائیں کھاں ماہی دے دیس وے　　کنیں منداراں تے کھلے کیس وے
وچ جنگلاں ہوواں خوار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
کانگا جائیں کھاں نوشہ دے کول وے　　میرا حال دسیں سارا پھول وے
کل حال کریں اظہار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
نوشہ عاجز تے رحم کماوناں　　عیب میرے تے پردہ پاوناں
میں تے سخت سایاں گنہ گار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے
یوسفؔ عاجز اتے مسکین وے　　محکم بنھ کے صاف یقین وے
بیٹھی مل تیرا دربار وے　　بھورے والیا موڑ مہار وے

۸۔ جولاہی نامہ:

سن دنیا دی گل　　کوئی گھڑی کوئی پل
لے کے کانے موہندے چل　　نی جولاہیئے نی
نی توں چل اج کل　　اتے بیہڑے اتوں بل
کاہنوں ہتھ مل مل　　پچھتایئے نی
نی توں چھڈ آن بن　　ایویں کملی نہ بن
اٹھ تاناں چل تن　　سبھرایئے نی
نی توں تک گل سن　　کائے گڈ مِن مُن
دھاگے سٹ کِن کُن　　بھل جایئے نی
کانے پٹ چُن چُن　　تانی چُک چل ہن
لایئے پان پُن پُن　　جو سکایئے نی
لے کے منجی کِلّے کچ　　پیاونی دھپ وچ کھچ
اٹھ ہوئی ایں کیوں زچ　　کھت کھایئے نی
نی توں اٹھ نی کو ہڈ　　حتی ٹھوک کلا گڈ
تانی کھڈی اتے اڈ　　جو مکایئے نی
نی توں کر جھٹ جھٹ　　پالایاں پڑیاں تے پٹ

Marfat.com

نالے نلیاں بھی وٹ وگایئے نی
وچ رتا پٹ لائیں نالے پڑیاں بھی پائیں
نلی نام دی وگائیں جو سمجھایئے نی
آیا تانی والا جٹ اوہدے نال پورا پٹ
اوس لینا ناہیں گھٹ پٹ جائے نی
بیٹھی گل نہ بھلائیں جدوں جائیں گی بلائی
جائیں گل ایہہ گلاہی سمجھایئے نی
کیتی بریوں بھلائی میں ہاں یوسف جولاہی
کرے فضل الٰہی لنگھ جایئے نی

۹۔دعابطرزمرزاصاحباں:

اول حمد خدا نوں جس کُن تھیں کیا پسار
اس لائق حمد ثنا ہے اوہ سب دا بخشنہار
پھیر کہاں درود رسول نوں جہڑا عالم دا سردار
جس دے نوروں رب نے ایہہ سب کجھ کیا کھلار
بعد درود رسول دے وت حضرت دے یار
اونہاں دین ودھایا نبی دا کیتے قتل کفار
وت حضرت حسن حسین تھیں سر اپنے نوں وار
وت حضرت شاہ جیلان نوں دم دم نال پکار
میرا نوشہ ماہی لاڈلا ہویا روشن وچ جہان
جدہا فقراں وچ پیاریا سب تھیں اچا شان
تیرے اوپر بحر جھناں دے جھولن لال نشان
میری مدد کریو چھب آ صدقہ پیر جیلان
چھب بوہڑ نوشہرے والیا میری مشکل کریں آسان
میرا تیرے باہجھ پیاریا نہ کوئی مان تران

Marfat.com

میں وانگوں صاحباں کوکدی توں وانگوں مرزے خان
مینوں تیرے باہجھ نہ صبر ہے میری کل مل اگنی جان
وچ دین دنی دے پیاریا مینوں دم دم تیری دھیر
گھت اک نظر تے تانبیوں کر جاویں اکسیر
میں تیرا نام پکار دی وچ ڈاڈھی مشکل بھیڑ
دشمن میری جان دا ظالم نفس شریر
تینوں اللہ پاک نے دتا شان کمال
صدقہ نوشہ پیر دا دیویں آن جمال
تیرے باہجھوں سوہنیاں میرا مندا حال
میں ہاڑا پانی ہاں رب دا چھبدے مکھ وکھال
ہن بوہڑیں نام اللہ دے مدت ہو گئی ڈھیر
آ ویکھیں حال کنگال دا میں زبروں ہو گئی زیر
مینوں تیرے باہجھ پیاریا دسدا جگت اندھیر
کیوں چا منوں بھلایا کوئی قسمت دے وچ پھیر

Marfat.com

مجہول الاسم شعراء

یہاں بعض ایسے شعراء کا تذکرہ کیا جاتا ہے جن کا نام، تخلص، مقام اور زمانۂ حیات معلوم نہیں ہو سکا، لیکن حضرات نوشاہیہ سے متعلق ان کا کلام دستیاب ہے۔ اس حصے میں ان شعراء کے ممدوحین کے زمانۂ حیات کی ترتیب کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ مرتب

(۱)

حضرت نوشہ گنج بخش کے خلیفہ حضرت شاہ معروف سوہدروی متوفی ۱۰۳۱ھ/۱۶۲۲ء کا فارسی میں قطعۂ تاریخ وفات لکھا۔ جو روضۂ شاہ معروف میں درج ہے:

شیخ معروف قطب در عالم　　قربِ حق یافت روح او اعظم
در دلم ہاتفی ندا گفتہ　　سال تاریخ : فخر دو عالم

۱۰ ۳ ۱

(۲)

حضرت نوشہ گنج بخش کے خلیفۂ ارجمند سید صالح محمد، چک سادہ والے کے فرزند سید فیض اللہ نے ۱۰۹۹ھ/۱۶۸۸ء میں وفات پائی تو اس شاعر نے آپ کا قطعۂ تاریخ لکھا، جو یہ ہے:

شاہ فیض اللہ نوری بادشاہ نامدار
عاشق حق کشتۂ تیغ رضای کردگار
در سنہ ہجری مقدس یک ہزار و نود و نہ
رفت زین دار فنا آن بدر دین اقتدار

(شریف التواریخ، جلد دوم موسوم بہ طبقات نوشاہیہ، خطی، ص ۱۴۱۱)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ اپنے والد بزرگوار کی زندگی میں فوت ہوئے۔

احمد بیگ لاہوری نے سید فیض اللہ کے متعلق یہ جملہ لکھا ہے: ''سید فیض اللہ سلمہ اللہ از پدرش مشغول اند'' (احوال و مقامات نوشہ گنج بخش، ص ۸۱)۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ *احوال و مقامات* ..... کے زمانۂ تصنیف (۱۱۰۷ھ) میں زندہ تھے۔ *شریف التواریخ*، ج ۲، ص ۱۷۶۲ میں بھی اس جانب اشارہ کیا گیا ہے اور آپ کے خاندان میں مشہور ایک روایت کے مطابق سال وفات ۱۰۹۹ھ کا ذکر بھی ہوا ہے۔ تاہم آپ کی صحیح تاریخ وفات ۱۱۲۰ھ درج ہوئی ہے۔ عارف نوشاہی

Marfat.com

(۳)

صاحب علم وفضل تھے۔حضرت سید محمد سعید دولا (م ۱۱۳۸ھ/۱۷۲۶ء) بن سید محمد ہاشم دریا دل نوشاہی کے مرید تھے۔اس لیے زمانہ بارہویں صدی ہجری متعین ہوجاتا ہے۔آپ نے اپنے مرشد کی مدح میں یہ فارسی غزل لکھی:

مرشد حقیقی ست محمد سعید نام — در آخرین زمانہ رسیدہ بخاص و عام
اولاد شیخ حاجی فرزندِ ہاشمی — در ہر دیار نام بلندش چو بانگ بام
حاتم صفت بہمت در تنگی و فراخ — گر آن زدین مقصر مذہب بر این تمام
پیوستہ در حضور خدا و رسول اوست — زان معتقد شدند ورا ملک روم و شام

ہر کس بہ اعتقاد ازان مرشد جہان
دارد امید ، یابد در کار انصرام

(۴)

حضرت شاہ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑی والا کے خلیفۂ بزرگ حضرت شیخ برخوردار ہرل ساکن ہرلاں والی، ضلع گوجرانوالہ نے جب ربیع الاول ۱۱۴۰ھ/اکتوبر ۱۷۲۷ء میں وفات پائی تو اس نے ان کے فارسی میں یہ قطعاتِ تاریخ لکھے:

(۱)

چورَخت ازکوچہ دنیا برون بردہ است شاہ برخوردار — بسان عبدالرحمٰن شد محمد حاجی کردار
میانِ مہ ربیع اول وصالش ہم چو پیغمبر — بسوی روضۂ رضوان رفت آن صاحبِ اسرار
حساب ابجد نامش عدد ہفتاد و سہ کم کن — شمار سنہ ہجرت را زبان و دل بکن اقرار

یعنی برخوردار کہ اعداد [۱۲۱۳ھ] سے ۷۳ تفریق کریں تو سال وفات ۱۱۴۰ھ بنتا ہے۔

(۲)

شیخ برخوردار چون عازم ارم — گشت شب تاریک عالم را ز غم
رحلتش در مہ ربیع اول بدان — سنہ ہجرت یازدہ صد چہل ہم

(شریف التواریخ، ج ۳، ح ۲، ص ۶۸-۶۹)

Marfat.com

(۵)

حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک بھڑی والا کے خلیفہ ارجمند شیخ صالح محمد نوشاہی چنیاں والا کی بیٹی بی بی جوائی بڑی سخی عورت تھیں اور اپنے والد کے لنگر پر مختار تھیں۔ آئندہ روندہ مسافروں کو لنگر تقسیم کرتی تھیں۔ کسی شاعر نے ان کی متعلق یہ شعر بولا جو عام مشہور ہو گیا:

مائی جوائی لنگر ونڈے
دیہن دعائیں بھکھے ننگے

(۶)

سید عبدالواسع المعروف سید واسا ولد سید فیض اللہ بن سید صالح نوشاہی، ساکن چک سادہ، ضلع گجرات (خلیفۂ حضرت نوشہ صاحب) نے ۱۱۶۲ھ/۱۷۴۹ء میں وفات پائی تو آپ نے یہ قطعۂ تاریخ لکھا:

دریای کشف و کان کرامات و مُلک جود
کز فیض او گرفتہ جہانِ عدم وجود
با درد و غم چو سال وصالش بخواستم
آمد ندا ز غیبم: قطب العظیم بود
۱۱ ۶۲

(شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۷۷۲)

(۷)

اس نے ایک شجرۂ طریقت جو سید علیم اللہ (م ۱۱۹۲ھ/۱۷۷۸ء) بن سید عبدالواسع بن سید فیض اللہ نوشاہی، ساکن چک سادہ، ضلع گجرات تک منتہی ہوتا ہے کے چند اشعار پنجابی میں بنائے اور انہیں مولوی محمد اشرف منجری کے تصنیف کردہ شجرہ کے ساتھ ملایا۔ اشعار یہ ہیں:

حضرت شاہ علیم اللہ — محو اندر ذات اللہ
کلمہ طیب پاک جس دا — ورد لیل نہار دا
شاہ شاہاں سید واسع — رب دا اوہ یار خاصہ
بحر ہے موجِ سیادت — گوہر شاہوار دا

Marfat.com

شاہ ظریف اللہ کا محرم　　دور گرسی سب تیرے غم
اوس کو پروا نہیں کچھ　　چاکر جو اس دربار دا
سید فیض اللہ سالک　　ظاہر اور باطن کے مالک
معرفت کی بزم میں　　روشن چراغ ابرار دا
بندگی صالح محمد　　ہویا اس پر فیض سرمد
اوس الست یاد ہے　　قالوا بلی اقرار دا

(شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۷۷۴-۱۷۷۵)

(۸)

میاں غلام مرتضےٰ نوشاہی نظام آبادی کے خلیفہ میاں محمد بخش، ساکن جام کے چیمہ، ضلع سیالکوٹ، سوموار ۶ جمادی الاولی ۱۲۲۴ھ/۱۹ جون ۱۸۰۹ء کوفوت ہوے تو اس شاعر نے قطعۂ تاریخ لکھا۔ چند اشعار یہ ہیں:

مردی شریف کامل اکمل کمال دین　　در مذہب حنیفہ امت نواز یاسین
منظور چاریاری در سلک فقر نوشہ　　صابر، خلیق، شاکر، عابد، رضا گزین
عاشق خدا پرست محمد بہ بخش نام　　ساکن بموضع جاکے ثانی ارم ببین
دوشنبہ وقت ظہر ششم ماہ از جماد　　می کرد روح پرواز بر آسمان برین

تاریخ گفت ہاتف با گوش ہوش شنو
از ''باغ نوشہ'' ''بلبل با سوز'' شد برین

یعنی باغ نوشہ کے اعداد ۱۳۶۴ سے بلبل باسوز کے اعداد ۱۲۰ تفریق کریں تو ۱۲۴۴ برآمد ہوتا ہے۔

(شریف التواریخ، ج ۳، ح ۴، ص ۱۳۶)

(۹)

اس شاعر نے اپنے مرشد صاحب حضرت سید فتح الدین (م ۱۲۲۷ھ/۱۸۱۲ء مدفون ڈھل شریف، متصل سرائے عالمگیر، ضلع گجرات) بن سید محمد عظیم بن سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی برخورداری کی تعریف میں یہ دو شعر بزبان پنجابی لکھے:

مدد ہون سچے فتح دین غازی　　عشق و محبت دی جس چائی بازی

Marfat.com

نبی پیغمبر سب تدھ تے راضی　　بخشیں فقیری کر عشق مجازی

(شریف التواریخ، ج ۳، ح ۴، ص ۱۱۲)

(۱۰)

مولانا محمد اشرف منجری نوشاہی کی اہلیہ محترمہ حضرت فاطمہ بی بی ۱۲۳۳ھ/۱۸۱۸ء میں فوت ہوئیں تو اِس شاعر نے فارسی زبان میں قطعۂ تاریخ لکھا:

فاطمہ بی بی زین جہان برباد　　پای در سفر عاقبت بنہاد

ماہ ذی الحجہ چار شنبہ روز　　مرغ روحش بعرش بال گشاد

سال تاریخ از خرد جستم

رفت در پردہ زین جہان با داد

۳ ۳　　۱ ۲

(بیاض قتل احمد فاروقی، قلمی؛ شریف التواریخ، ج ۳، ح ۴، ص ۲۲)

(۱۱)

شیخ عبدالسلام بن ہدایت اللہ قریشی سوہدروی خلیفۂ رحمت اللہ شاہ عرف رحمت سائیں نوشاہی بیگووالیہ جب ۱۲۳۶ھ/۱۸۲۰ء میں فوت ہوئے تو اس شاعر نے ان کا فارسی میں یہ قطعۂ تاریخ لکھا:

بود عبدالسلام اہل فراغ　　زین جہان رفت چون گل از دین باغ

سال تاریخ شان فکر کردیم　　گفت ہاتف نہان: ک بود چراغ

۱۲　۳۶

[شاعر نے مادۂ تاریخ میں عددی ضرورت کے لیے لفظ ''کہ'' کی جگہ صرف ''ک'' استعمال کیا ہے۔]

(شریف التواریخ، ج ۳، ح ۳، ص ۱۳۰)

(۱۲)

آپ فقیر جمال الدین نوشاہی لاہوری کے ارادتمندوں سے تھے۔ تیرہویں صدی ہجری میں گذرے ہیں۔ فارسی کے قادر الکلام شاعر اور بدیہہ گو تھے۔ شجرۂ خاندان نوشاہیہ مندرجہ ذیل آپ نے فی البدیہہ سنایا:

الٰہی یا الٰہی یا الٰہی　　جمال دین بخش اندر گدائی

کمینہ بخشش تو گنج بخشی　　چہ باشد گر ز عشقت گنج بخشی

Marfat.com

عزیزان نور دین تحصیل کردند جمال دین را تحصیل کردند
ز شجرہ کاصل او اندر زمین ست ولی فرعش برین چرخ برین ست
ہمہ از ثمرہ اش سیراب گشتند بوجد و حالت و بیتاب گشتند
خصوصاً این فقیرانِ نوشاہی کہ شاہان پیش شان اندر گدائی
جمال الدین سیادت دستگاہی خلیفہ نور دین عالم پناہی
غلام محیی دین شاہ زمانہ امانت شاہ دین در دین یگانہ
چہ غم گر پیر ما عبدالغفور ست گناہانم چو ہیزم در تنور ست
محمد قائم الدین حافظ و یار کہ پیر او محمد پیر سچیار
کنون آمد کہ گویم نام نامی کہ جسم و جان زنامش شد گرامی
بیا ای نوشہ حاجی گنج بخشا گناہ ما بہمت خویش بخشا[کذا]
مشو در انتظارات کچاوہ پیادہ رَو تو ای طالب بہ چاوہ
ببوس آن خاک شاہ سلمان بدیدہ بیاور بہر بازان کحل دیدہ[کذا]
شہی معروف شہ معروف صاحب مبارک شاہ و شمس الدین صاحب
محمد غوث و ہم عبدالوہاب ست جہان از فیض ایشان فیضیاب ست
زبان را شست و شو باید ازین پس گلاب و مشکبو باید ازین پس
علئ القدر والا دستگاہی معلّٰی منزلت جیلان شاہی
سقانی الحب من البغداد کاسًا سعیت لمشیہ عینًا و راسًا
غنیمت را غلامم از دل و جان چہ خوش گفت آن مرید شاہ جیلان
شدہ تا مولد آن قبلۂ جان حریم کعبہ دارد عشق گیلان
کجائی شاہ جیلانی کجائی کہ جان بر لب رسیدہ از جدائی
نگاہی بر یتیمی بی پناہی اگر دایم نباشد گاہ گاہی

[آخری چند اشعار سے معلوم ہوتا ہے کہ شاعر کے پیش نظر غنیمت کنجاہی کی مثنوی نیرنگ عشق تھی جس میں یہ شعر آیا ہے:

بگفتا قیمتش ؟ گفتم نگاہی بگفتا کمترک ، گفتم کہ گاہی]

Marfat.com

(۱۳)

سید بلند شاہ ولد سید فضل شاہ نوشاہی گردیزی لاہوری نے ۲۹ صفر ۱۲۸۷ھ/۳۱ مئی ۱۸۷۰ء کو وفات پائی تو اِس شاعر نے یہ قطعۂ تاریخ لکھا:

سہ شنبہ از صفر بست و نہم بود — کہ واصل شد بحق آن دین پناہی
بگو از سال ترحیلش کہ: گردد — مقامش جنت الماوا الٰہی

۱۲ ۸۷

(۱۴)

یہ شاعر ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء میں موجود تھے۔ فارسی میں اشعار کہتے۔ تاریخ گو بھی تھے۔ جب سید سکندر شاہ ولد سید شاموں شاہ بن سید عبدالرسول نوشاہی ہاشمی، ساکن چک سادہ، ضلع گجرات ۱۲۸۸ھ/ ۱۸۷۱ء میں فوت ہوئے تو ان کا یہ قطعۂ تاریخ لکھا:

چو شاہ سکندر ز دنیا برفت — خطابی زغیب ارجعی در شنفت
ورا دید جویای حالش بخواب — چو در برقعہ خواب رویش نہفت
بپرسیدش از حال و سالِ وصال — خدا داد خلدم جوابش بگفت

۱۲ ۸۸

(شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۲۱۷)

(۱۵)

حضرت سید قطب الدین بن سید اللہ دتا نوشاہی برخورداری ساہن پالوی کی وفات ۶ محرم ۱۲۹۲ھ/۱۲ فروری ۱۸۷۵ء کو ہوئی تو اِس شاعر نے قطعۂ تاریخ لکھا جو درج ذیل ہے:

چونکہ قطب الدین جوانمرد رشید — عرف نوشاہی ز اولاد سعید
کرد پدرود جہان بی بقا — رفت روح او تہ عرش مجید
روز یکشنبہ ششم ماہ عاشور — از قضائی حضرت ربّ الوحید
با مزار حضرت نوشہ ولی — دفن کردندش باعزاز شہید
بہر سنہ فوت آن مرد ولی
گفت ہاتف: بدورا حوران خرید

۱۲ ۹۲

Marfat.com

اس مادۂ تاریخ کا کوئی مطلب نہیں۔ محض پرانی یادگار کے طور پر درج کر دیا ہے۔

(شریف التواریخ، ج ۲، ص ۶۳۵)

(۱۶)

یہ شاعر کتابت کرتے تھے۔ پنجابی میں شعر بھی کہتے تھے۔ سید حاکم شاہ (م رمضان ۱۲۹۲ھ/ ۱۸۷۵ء) ولد سید سکندر شاہ بن سید شاموں شاہ نوشاہی ہاشمی، ساکن چک سادہ، ضلع گجرات کے لیے مولوی محمد اشرف فاروقی منجری کا مناقب نوشاہی لکھا۔ جس کا مطلع ہے:

حمد الٰہی کہاں زبانوں ثابت ہو کے دلوں بجانوں
تا کجھ بخرہ ملے ایمانوں ثمرہ شکر گذاری دا

تو خاتمہ پر آپ نے اپنی طرف سے یہ شعر لکھے:

مناقب ہندی سب جو آہے لکھے خاطر حاکم شاہے
بیٹا اوہ سکندر شاہے تاج دوہاں سرداری دا

(شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۲۴۴)

(۱۷)

میاں محمد بخش ولد میاں شاہ محمد بن میاں سلطان احمد نوشاہی رحمانی، ساکن رسول پور چٹھہ، ضلع گوجرانوالہ کی وفات ۱۲۹۳ھ/۱۸۷۶ء میں ہوئی تو اس شاعر نے ان کا یہ قطعۂ تاریخ وفات کہا:

افسوس کان محمد بخش اہلِ علم حلم از دار فانی آہ بآخر کشید رخت
یاری کہ بود واقفِ احوال وصف آن گفتا بسال رحلت او: یار نیک بخت

۱۲ ۹۳

(۱۸)

مولانا اشرف فاروقی منجری کے پوتے حکیم پیر بخش بن حکیم قل احمد، ساکن اجتکے، ضلع گوجرانوالہ نے ۱۲۹۸ھ/۱۸۸۱ء میں وفات پائی تو اس شاعر نے فارسی میں قطعۂ تاریخ لکھا جو یہ ہے:

آن پور قل احمد ز جہان رفت دریغا سوی صاحبدل بود بلا شبہ بحرمین
تاریخ وفاتش چو بجستم خردم گفت: آن مردِ خدا بودہ و ہم حاجی حرمین

۱ ۲ ۹ ۸

(فیض محمد شاہی، قلمی، ج ۲، ص ۱۸۰)۔

Marfat.com

(۱۹)

جب سید جھناں شاہ ولد سید بوٹے شاہ بن سید کرم شاہ نوشاہی، چک سادہ، ضلع گجرات والے ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء میں فوت ہوئے تو اِس شاعر نے قطعۂ تاریخ لکھا جو یہ ہے:

غریق لُجّہ عرفان جھناں شاہ　　چو گشت او را بمہد قربِ حق جا
سنینِ وصلِ او جستم ز ہاتف　　جوابم گفت: خواب راحت افزا

۱۳　۰　۷

(شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۷۸۶)

(۲۰)

فارسی زبان کے اس شاعر نے جب حضرت سید جلال الدین ولد سید برہان شاہ بن سید کرم شاہ نوشاہی صالحی، ساکن چک سادہ، ضلع گجرات کا ۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء میں انتقال ہوا تو یہ قطعۂ تاریخ لکھا:

افتخار زاہدان سید جلال الدین شاہ　　پیشوای مومنان آن سرور عالم پناہ
سیزدہ ذیقعد وقت شام کرد از ما سفر　　بیست شش اپریل رفتہ در جنان با عزو جاہ
روز آن یکشنبہ بود و شانزدہ ماہ بساکھ
سنہ ہجری یک ہزار و سیصد و ہم سیزدہ

(شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۸۰۵-۱۸۰۶)

(۲۱)

شیخ محمد امین لاہوری مرید سید جلال الدین نوشاہی، چک سادہ والے جب ۱۱ رجب ۱۳۳۷ھ/ ۱۲ اپریل ۱۹۱۹ء کو فوت ہوئے تو اس شاعر نے قطعۂ تاریخ فارسی میں لکھا جو احاطۂ درگاہ حضرت داتا گنج بخش لاہوری میں شیخ محمد امین کی قبر پر سنگ مرمر کی تختی پر کندہ ہے:

عاشق حق شیخ محمد امین　　حلقہ بگوش ہمہ اہلِ یقین
خاص مرید شہ سید جلال　　خادم آن حضرت یوسف جمال
سرمہ کش خاک درِ گنج بخش　　بہرہ ور از لعل و زرِ گنج بخش
بست ازین منزل دارِ فنا　　ہم ز قضا رخت بدارالبقا

بر درِ فردوس رقم شد چنین:

اینک رضوان و محمد امین

۷　۳　۳　۱

(شریف التواریخ، ج ۳، ح ۹، ص ۸۱)

Marfat.com

(۲۲)

جب سید بڈھے شاہ ولد سید حسین شاہ بن سید سکندر شاہ نوشاہی، ساکن چک سادہ، ضلع گجرات، اولاد سید صالح محمد (خلیفۂ حضرت نوشاہ عالیجاہ) کی ۱۳۴۴ھ/۱۹۲۵ء میں وفات ہوئی تو اِس شاعر نے فارسی میں قطعۂ تاریخ لکھا جو یہ ہے:

سید بڈھے شاہ آن پروردۂ صدق و صفا
سروِ باغ مصطفیٰ ، نورِ نگاہ مرتضیٰ
سنہ ہجری سیزدہ صد چار وچل بود آنکہ رفت
شانزدہ ماہ ربیع الاول سوی دار بقا

(شریف التواریخ، ج۲،ص۱۷۹۳)

(۲۳)

سید جلال الدین ولد سید برہان شاہ نوشاہی، ساکن چک سادہ، ضلع گجرات کے مرید شیخ محمد صدیق لاہوری (م ربیع الاول ۱۳۴۷ھ/اگست ۱۹۲۸ء) کی مدح میں اِس شاعر نے یہ فارسی اشعار لکھے ہیں:

بندۂ حق محمد صدیق — کہ بدین بود خاص یار و رفیق
عاشق گنج بخش آن حق بین — بندۂ خواجۂ معین الدین
پیر او آفتابِ اوج کمال — سیّد نامدار سَیِد جلال
ابرسان دُر فشان و دریا دل — نور ریزان چو مہ بہ ہر منزل
یا رب او زندہ تا قیامت باد — بہ نبی و بہ آلہ الامجاد

(شریف التواریخ، ج۳، ح۹،ص۹۶)

(۲۴)

شیخ محمد صدیق لاہوری نے جو سید جلال الدین ولد سید برہان شاہ نوشاہی، ساکن چک سادہ، ضلع گجرات کے مرید تھے، جب ربیع الاول ۱۳۴۷ھ/اگست ۱۹۲۸ء میں انتقال کیا تو اِس شاعر نے فارسی میں یہ قطعۂ تاریخ لکھا:

فروغِ آینہ دین محمد صدیق — کہ بود خاکِ در سیّدِ جلال الدین
بہ سیزدہ صد و چل ہفت سنہ در ہجری — روانہ شد بہ ربیع اولین بخلد برین

(شریف التواریخ، ج۳، ح۹،ص۹۶)

Marfat.com

(۲۵)

جب شیخ فضل نور نوشاہی لاہوری ۲۱ ذیقعد ۱۳۵۲ھ/۸ مارچ ۱۹۳۴ء کو فوت ہو کر چک سادہ، ضلع گجرات میں دفن ہوئے تو ان کا قطعۂ تاریخ وفات اِس شاعر نے لکھا:

شیخ فضل النور آن پیر کمال　　شمع بزم حضرت سیّد جلال
مرشد کامل غلامِ گنج بخش　　بہرہ ور از فیض عامِ گنج بخش
روز پنجشنبہ او رفتہ از جہان　　بست و یک ذیقعدہ وقت ظہر دان
چون ز دنیا شد وصال آن حضور
سال وصلش آمد: صوفی فضل نور
۱۳ ۵۲

(شریف التواریخ، ج ۳، ح ۹، ص ۶۰)

ممکن ہے یہ کلام احمد بخش احمد* لاہوری کا ہو جنہوں نے شیخ فضل نور کی مدح میں فارسی نظمیں کہی ہیں اور ان میں ''شیخ فضل النور'' کی ترکیب استعمال ہوئی ہے۔ دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۹، ص ۶۰۔ عارف نوشاہی

(۲۶)

یہ فارسی زبان کا شاعر اور تاریخ گو تھا۔ سائیں فتح علی خان المعروف سائیں فتح خان قلندر نوشاہی، ساکن راول پنڈی سے عقیدت تھی۔ جب ان کی اہلیہ محترمہ کی ۳ جمادی الاولی ۱۳۶۵ھ/۱۶ اپریل ۱۹۴۶ء کو وفات ہوئی تو اِس شاعر نے یہ قطعۂ تاریخ لکھا جو قبر پر کتبہ میں تحریر ہے:

اہلیہ محترمہ فتح علی خان　　زاہدہ بود عارفہ بجہان
سوئم تاریخ از جمادی اول　　بستہ رخت سفر ز دنیا فان
روز پنجشنبہ وقت نصف اللیل　　گشت واصل برحمت رحمان
سالِ تاریخ گفت ہاتفِ غیب
خوش نصیبش باد در باغِ جنان
۱۳ ۶۵

(شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۲۱۹)

Marfat.com

تکملۂ

تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ

مؤلفہ و مرتّبہ

عارف نوشاہی

Marfat.com

احسان، نور وصلہ

قاضی محمد احسان پوٹھوہار کے مشہور بیت گانے والوں میں سے ہیں۔ وہ ۲۶ رمضان ۱۳۶۶ھ/۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو قیام پاکستان کے دن نور وصلہ، تحصیل گوجر خان ضلع راول پنڈی میں پیدا ہوئے۔ سلسلۂ قادریہ نوشاہیہ سے منسلک ہیں۔ صد، بیت، ستار نوازی، سماع اور نوشاہی فقیروں کے وجد وحال کا ماحول انہیں بچپن ہی میں میسر آ گیا۔ گھر میں دینی تعلیم اور سکول میں مڈل تک تعلیم حاصل کی۔ سکول سے ہی نعت اور قرأت کا آغاز کر کے بزم ادب کے سرگرم کارکن رہے۔ پھر بیت گانے کی طرف متوجہ ہوئے۔ قاضی محمد احسان ایک ذہین فنکار ہیں۔ وہ پرانے بیت گانے والوں کے برعکس بندھی ٹکی فریادی دھن سے ہٹ کر دوسری دھنوں میں بھی بیت گا لیتے ہیں۔ سیف الملوک بھی خوب پڑھتے ہیں۔ ماہیا اور دوسرے لوگ گیت بھی گا سکتے ہیں۔ انہوں نے ۱۹۷۶ء سے باقاعدہ بیت گانا شروع کیا۔ راولپنڈی شہر میں ملازمت نے ان کے فن کو مزید نکھارا اور ان کے لیے کئی موقع فراہم کیے۔ راول پنڈی میں رہتے ہوئے انہوں نے محلّہ مریڑ حسن کی انجمن طالبان حق میں بڑھ چڑھ کر کام کیا۔ اس کی وساطت سے قومی اور مذہبی تقریبات میں بیت سرائی اور نعت خوانی میں حصہ لیا۔ میاں محمد بخش کے عرس پر کھڑی شریف (آزاد کشمیر) میں سیف الملوک پڑھنے کے اجتماعات میں حصہ لیتے رہے۔ ۶ جولائی ۱۹۷۹ء کو انہوں نے ٹیلی ویژن اور ۶ جولائی ۱۹۸۰ء کو ریڈیو پاکستان راول پنڈی سے بیت سرائی کے پہلے پروگرام نشر کیے۔ اس کے بعد وہ اور بھی معروف ہو گئے۔ ان کی مانگ بڑھنے لگی۔ گاؤں گاؤں ان کو بلایا جانے لگا۔ شہر کی کئی تقریبات میں ان کو انعامات ملے۔

روایتی بیت سراؤں کی طرح قاضی محمد احسان کو بھی ہر موضوع اور موقع کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں بیت حفظ ہیں اور رات رات بھر دیہاتی محفلوں میں بیت سناتے رہتے ہیں۔ ان کی آواز میں نعتوں، سیف الملوک اور بیتوں کے درجن بھر کیسٹ بھرے جا چکے ہیں۔ جو دیہات میں مقبول ہیں۔ ۱۹۸۵ء میں عمرہ کیا۔

ماٰخذ: روزنامہ جنگ، راولپنڈی، ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۵ء

احمد، گجرات

نام احمد حسین، تخلص احمد، قریشی النسب۔ ۱۲ شعبان ۱۳۴۱ھ/۳۰ مارچ ۱۹۲۳ء کو قلعہ دار، متصل

Marfat.com

شادی وال، ضلع گجرات میں پیدا ہوے۔ان کے ہم جدی بزرگوں میں سے مولانا نجم الدین فائز* شادی والی سلسلۂ نوشاہیہ میں مرید تھے۔ (*شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۹، ص ۱۳۳)۔احمد حسین صاحب زمیندار کالج، گجرات میں شعبۂ اردو کے پروفیسر رہے۔ گجرات میں رہائش رکھتے ہیں۔حضرت شرافت نوشاہی صاحب کے خواص احباب سے ہیں۔دونوں بزرگوں کے درمیان علمی معلومات اور کتب کا تبادلہ ہوتا رہتا تھا۔میرے بھی کرم فرماؤں میں سے ہیں۔

احمد حسین صاحب عربی، فارسی، اردو اور پنجابی میں اشعار کہتے ہیں۔انہوں نے ایک فارسی مدحیہ مثنوی بصنعت ترتیع وتوشیح باسم ''سید شریف احمد صاحب شرافت''، لکھی جو شرافت صاحب کی کتاب *شریف الصلوات علی سید الکائنات*، طبع لاہور، ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء صفحات ۱۲۷-۱۲۸، میں شائع ہو چکی ہے۔ شرافت صاحب کی وفات (۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء) پر انہوں نے ایک طویل مضمون اور ایک مرثیہ مع قطعات تاریخ وفات مجھے ارسال کیا۔مرثیے سے چند اشعار بطور نمونۂ کلام درج کیے جاتے ہیں:

معدن الطاف سید شریف احمد شرافت

۱ ۹ ۸ ۳

شریف احمد شرافت یار جانی — دریغا رفت از دنیاے فانی
ز نوشہ گنج بخش عالی جنابے — سر نوشاہیان عالی خطابے
محقق، نکتہ دان، تاریخ دانے — فصیحے، فاضلے، جادو بیانے
بہار عمر او وقفِ ہدایت — گلستان در گلستان بی نہایت
امینِ سطوتِ نوشاہیان بود — امام اولیا، قطبِ زمان بود
نشانِ حکمت و شانِ ہدایت — جہانِ معرفت، جانِ ولایت
مناقب ہای نوشاہی بیان کرد — بہ ہر یک عقدہ عرفانش عیاں کرد
حیاتش مخزنِ فیضان بودہ — وجودش معدنِ عرفان بودہ
نہاں شد از سرِ دوران شرافت — عیان شد بر سرِ عالم قیامت
محبت گشت از اخلاص خالی — نہاں شد رونقِ روشن خیالی
جہان را رونقی باشد ز یاران — کہ بی یاران خزان باشد بہاران
من این بزم جہان ویران بینم — تہی ہر نوع زلطف این جان بینم

Marfat.com

''شناسائے شرافت'' با ''شرف'' سال بہم گشتہ دو سالش را بدون فال

۱۴ ۰۳ + ۵۸۰

= ۱۹۸۳

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱، ص ۵۹۹؛ ایضاً ج ۳، ح ۹، ص ۱۳۱ حاشیہ؛ ایضاً ج ۳، ح ۱۲، ص ۱۱۴

احمد شاہ، کوٹلی پیر احمد شاہ

نام پیر احمد شاہ، والد کا نام سید صابر علی شاہ گیلانی تھا۔ والد صاحب کشمیر سے ہجرت کر کے امرتسر کے قریب گاؤں کمال پور واہلیاں میں آباد ہوے۔ احمد شاہ صاحب کی ولادت اِسی گاؤں میں ہوئی۔ وہاں سے ضلع سرگودھا میں بھلوال کے قریبی مختلف دیہاتوں میں سکونت رکھی۔ آخرش کوٹلی جودھ سنگھ المعروف کوٹلی جولاہیاں، ضلع گوجراں والا کو اپنا مسکن بنایا اور یہیں تقریباً ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء میں وفات پائی۔ اب یہ بستی آپ سے منسوب ہو کر کوٹلی پیر احمد شاہ/کوٹلی شریف کہلاتی ہے۔

پیر احمد شاہ سلسلۂ چشتیہ صابریہ میں سید روڈے شاہ کے مرید تھے۔ لیکن آپ کی تصانیف سے حضرت شاہ سلیمان قادری بھلوالی اور حضرت نوشہ گنج بخش سے بھی عقیدت کا اظہار ہوتا ہے۔

پنجابی اور اردو میں شعر کہتے تھے۔ آپ کی حسب ذیل تصانیف موجود ہیں: ۱۔ قصہ مرزا صاحباں (پنجابی منظوم)، تصنیف ۱۳۱۹ھ، مطبوعہ بہ اہتمام سید اصغر علی شاہ، کوٹلی شریف، ضلع گوجران والا؛ ۲۔ گنج معانی (پنجابی منظوم)، مطبوعہ بہ اہتمام سید عنایت علی شاہ و سید بشیر حسین شاہ، گوجران والا، ۱۹۶۱ء، ۶۰ صفحات۔ اس میں دس سی حرفیاں، دو بارہ ماہ، ایک معراج نامہ، چار مناجاتیں، دو کافیاں، پانچ نعتیں پنجابی میں اور شجرہ شریف حضرات پیران چشت اہل بہشت اردو میں ہے؛ ۳۔ مناقب (پنجابی منظوم)، غیر مطبوعہ، ۳۹ صفحات۔ اس میں شجرۂ چشتیہ صابریہ اور مشایخ کی منقبتیں ہیں؛ ۴۔ گل بکاولی (پنجابی منظوم)، غیر مطبوعہ، ۲۰۱ صفحات، بقلم حیدر شاہ ولد پیر احمد شاہ۔

نمونۂ کلام پنجابی:

پیر احمد شاہ نے قصہ مرزا صاحباں میں حضرت شاہ سلیمان نوری اور حضرت نوشہ گنج بخش کے مناقب لکھے ہیں۔ قصے کے ہیرو ''مرزا'' کی پیدائش کو حضرت نوشہ صاحب کی دعا کے مرہون بتایا ہے۔ متعلقہ اشعار یہ ہیں:

نوشو صاحب اک دن نکلے سیر کرن پھر کے جھنگ سیال تھیں دانا باد وڑن

لوکی دانا باد دے قدمیں آ جھڑن آیا نوشو پیر ہے سبھو لوک ڈرن

Marfat.com

کھرلاں دا ایہہ پنڈ سی حاضر ہوے آ — حضرت نوشو پیر بھی آسن بیٹھے لا
جو مشکل والا آوندا منکن ترت دعا — برکت نوشو پیر دی ہوندا فضل خدا
اک وجھل نام سداوندا وچ اوہناں سردار — طالب ہر درویش دا ، ڈاڈھا خدمت گار
اوہنوں دتی رب کریم نے دولت بے شمار — پر گھر اوہدے اولاد نہ ایدوں بہت لاچار
سر قدماں تے رکھ کے وجھل کرے سوال — اگے نوشو پیر دے رو رو دسے حال
بہت دتا ہے رب نے دنیا مالا مال — گھر پتر ناہیں اساں دے ایدوں بہت کنگال
سجدے وچ سر رکھ کے نوشو پیر جہان — عرضاں کر کر آکھدا اگے رب رحمان
ایہہ جٹ سوالی ہویا توں ہیں جانی جان — اس نوں بخش اولاد توں ہووے نہ حیران
توں قادر مطلق رب ہیں تینوں نہیں پرواہ — تیتھیں کراں سوال میں توں بادشاہاں دا شاہ
ایس عاجز جٹ کنگال تے فضلوں کرو نگاہ — دو بیٹے بخشو ایس نوں ، پاک تیری درگاہ
ہویا حکم حضور تھیں کر کے ویکھ دھیان — دو بیٹے وجھل جٹ دے تیری وچ زبان
روز ازل دا لکھیا پڑھ کے خوب پچھان — ایہہ سن کے راضی ہویا نوشو عالی شان
حضرت کہیا وجھلا خوشی کریں دو چند — گھر تیرے رب دیوسی کامل دو فرزند
مرزا سرجا ہووسی دونویں قدر بلند — اک مرسی عشق مجاز وچ گل وچ پا کمند

(ص۹)

مأخذ: اقتدار واجد، ''پیر احمد شاہ: حیاتی تے لکھتاں''، کھوج، لاہور، ج۱۰، ش۱، مسلسل شمارہ ۱۹، جولائی - دسمبر ۱۹۸۷ء، صفحات ۸۱-۱۰۱

اختر، لاہور

نام معراج دین، تخلص اختر، والد کا نام اللہ دتا بن عمر دین۔ ۲۷ رجب ۱۳۲۳ھ/ ۲۷ ستمبر ۱۹۰۹ء کو وڈالی گورو، ضلع امرتسر میں پیدا ہوے۔ تقریباً ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۵ء میں امرتسر شہر، گلی ربابیاں منتقل ہو گئے۔ بیعت طریقت بابا کریم شاہ قادری نوشاہی سے تھی۔ موسیقی کی تعلیم فقیر محمد فقیر اور ان کے بیٹے غلام حسن شگن (پیدائش ۱۹۲۸ء) سے حاصل کی۔ پیشہ قوالی اور گائیکی تھا۔ ۱۳۵۶ھ/۱۹۳۷ء میں معروف گراموفون کمپنی "His Master Vioce" میں ملازم ہو کر دہلی چلے گئے۔ چند سال وہاں رہے پھر جانکی داس کمار گراموفون کمپنی انارکلی، لاہور کے ہاں ملازمت کی۔ ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کے بعد ہجرت

Marfat.com

کر کے لاہور، پاکستان آ گئے۔ یہاں ریڈیو پاکستان، پاکستان ٹیلی وژن اور ای ایم آئی (EMI) کے ہاں سے پروگرام پیش کرتے رہے۔ مشہور گلوکار سائیں اختر اور حامد علی بیلا ان کے شاگرد تھے۔ ۲۷ رجب ۱۳۹۶ھ/۲۵ جولائی ۱۹۷۶ء کو لاہور میں وفات پائی اور قبرستان میانی صاحب میں دفن ہوے۔

اختر پنجابی زبان میں اشعار کہتے اور اپنے اشعار گاتے تھے۔ غزلوں کے ساتھ ساتھ ان کی قومی اور سماجی شاعری کے نمونے بھی ملتے ہیں۔ بعض ریکارڈ بہت معروف ہوے۔ جیسے ''ساڈا اللہ اک قرآن وی اک'' اور ''ایہہ دھرتی شیر جواناں دی''۔

نمونۂ کلام:

غزل

میرے سُچے قلم نے مینوں کیتا نہیں انکار اجے
سوچ سمجھ کے سجنو دینا غزلاں کہن دی کھار اجے
سولاں کلاں سپورن چوداں ودیا پڑھیاں سنیاں نیں
چارے چولاں قائم میریاں ہین میری سرکار اجے
خدمت کر کے استاداں دی سکھیا جس فن شاعری دا
اوہنوں کدے نہیں آوندی ڈٹھی کسے میدانوں ہار اجے
جیوندی جاگدی غزل نے میرے شوق نوں تازہ رکھیا اے
پیار دی مستی دا اے میرے نیناں وچ خمار اجے
سوجھ بوجھ نال جدت نوں جو اگے لائی پھردے نیں
سخن دے سومے، ادب دے آگو، زندہ نیں فنکار اجے
دانشوراں، داناواں دی کوئی کمی نہیں سجنو دنیا تے
سُچے سودے وچ رہے نیں قلمکار خود دار اجے
یاد کسے دی پل پل پچھوں آوندی جاندی رہندی اے
سوز فراق تے دکھ تکلیف دی کمی نہیں سرکار اجے
میری طبع سلکھنی میرا حکم اڈیکدی رہندی اے
جد جی چاہوے کر سکنا واں پیدا کئی شہکار اجے

Marfat.com

آخر دسنا پئے گا بجناں اوہناں عمر رسیدی دا
بال چھلے دا سمجھ رہے نیں تینوں تیرے یار اجے
حدوں تکھیاں لفظاں تے کوئی ڈردا انگلی دھردا نہیں
اختؔر تیرا ہر اک مصرعہ ہے ننگی تلوار اجے

ماَخذ: محمد یونس احقر، ''معراج دین اختر: حیاتی تے کلام''، کھوج، لاہور، ج۶، شمارہ۱-۲، مسلسل شمارہ۱۱-۱۲، جولائی-دسمبر۱۹۸۳ء وجنوری-جون۱۹۸۴ء، ص۱۰۳-۱۱۸

اعجاز، شمیر پور

حافظ اعجاز احمد بٹ، ساکن شمیر پور، تحصیل پسرور، ضلع سیالکوٹ۔ سلسلۂ نوشاہیہ میں سید جواد حسین شاہ کوٹلی تارڑاں والے کے مرید ہیں۔۱۴۲۲ھ/۲۰۰۲ء میں موجود ہیں۔ پنجابی میں شعر کہتے ہیں۔ میرے نام ایک خط میں انہوں نے اپنا یہ کلام بھیجا ہے:

نوشاہی ماہیا

دو پتر مروداں دے — آقا نوں گھلیا کرو تسی تحفے درووداں دے
دو بوٹے نے کائیاں دے — دوزخ نئیں جاسکدے جیہڑے بیعت نوشاہیاں دے
پیر ہور بتیرے نے — ساڈے نوشہ دے یارو رتبے اُچیرے نے
نوشہ کرم کماوے گا — اساں دکھیاریاں نوں نوشہ سینے نال لاوے گا
نوشہ کرم کماندا اے — اپنے مریداں دے سُتے لیکھ جگاندا اے
نوشہ جس ویلے تکدا اے — اپنے مریداں دی نوشہ لاج وی رکھدا اے
پھاڑ دے توں رسیداں نوں — جنت وچ لے جاے گا نوشہ اپنے مریداں نوں
سولی عشق دی چڑھ جانواں — نوشہ نوشہ کردا رہواں نوشہ کہندیاں مر جاواں
گل کہندیاں سنگنا واں — خیر ہن پا نوشہ بڑی دیر توں منگنا واں
آپے آپ تو من جاویں گا — رنگ تینوں لگ جان گے جدوں نوشہ دا بن جاویں گا
جدوں وقت اخیر ہووے — اوہنوں ستے ای خیراں نے جہدا نوشہ پیر ہووے

اکبر علی

ان کا نام مولوی اکبر علی۔ حضرت نوشہ گنج بخش کی مدح میں ان کی ایک نظم نوشوہ دی ذات

Marfat.com

نیاری ہے، لکشمی سٹیم پریس، لاہور، بلا تاریخ، ۸صفحات میں شائع ہوئی۔اس کا ایک نسخہ شعبۂ پنجابی سیمینار لائبریری، اورینٹل کالج، لاہور میں موجود ہے۔

ماَخذ: *پنجابی کتابیات*، ج۱،ص۲۹، اندراج ۵۰۰

الست

نام سائیں حیدر شاہ، تخلص الست۔ سلسلۂ قادریہ نوشاہیہ میں مرید ہیں۔۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء میں موجود ہیں۔

پنجابی میں اشعار کہتے ہیں۔ یہ کافی ان کی ہے:

بھالدی پھردی ، کملی ہوئی ، کھوج کُھرا نہ لبھدا کوئی
ایہو جدائی دا سِل دلے یارو، اللہ دل دے اساں ول ول دے
حیدر شاہ ہن پریت نہ توڑیں ، سمجھ کے دھوبن مکھ نہ موڑیں
تیرے سر جو آوے جھل وے ، بیٹھو کیچ کاس نوں مل وے

ماَخذ: ششماہی کھوج ،لاہور، مسلسل شمارہ۴۴، جنوری- جون۲۰۰۰ء، ص۱۰۱

امیر الدین

پنجابی میں اشعار کہتے تھے۔ان کی حسب ذیل منظوم تصانیف طبع ہو چکی ہیں:

۱۔ *جھوک حسینی*، کربلا کے واقعات اور مرثیے، شائع کردہ نواب الدین تاجر، سیالکوٹ، ۱۹۱۱ء، ۲۰صفحات؛

۲۔ *جھوک نوشاہی*، حضرت نوشہ گنج بخش کی مدح میں، وہی ناشر، ۱۹۱۱ء، ۸صفحات؛

۳۔ *سلطان محمود کلان*، داستان ہے، شائع کردہ مولوی نواب الدین اینڈ سنز، ۱۹۲۰ء، ۶۴ صفحات۔

تینوں کتابیں پنجاب پبلک لائبریری، لاہور میں موجود ہیں۔

ماَخذ: *پنجابی کتابیات*، ج۱،ص۴۹، اندراج ۸۰۰-۸۰۲

اوگنہار، رن مل

نام لطیف حسین، تخلص اوگنہار، علی بخش * قوال کے سب سے چھوٹے بیٹے ہیں۔ ۱۳۵۸ھ/ ۱۹۳۹ء میں موضع رن مل، ضلع منڈی بہاء الدین میں پیدا ہوئے۔ بیعت طریقت صاحبزادہ ہادی حسین نوشاہی سنگھوئی والا سے ہے۔ دربارِ حضرت نوشہ گنج بخش کے قوال ہیں۔ بچپن سے طبلہ بجانے کا شوق تھا۔ اس کی باقاعدہ تعلیم شریف حسین طبلہ نواز، ساکن میلو، ضلع منڈی بہاء الدین سے حاصل کی جو اُس وقت بشیر

Marfat.com

حسین قوال ولد علی بخش قوال کے طائفہ میں طبلہ بجاتے تھے۔اس کے بعد لطیف حسین اس طائفہ کے طبلہ نواز ہو گئے اور تیس سال تک طبلہ بجاتے رہے۔پھر صحت خراب ہوگئی اور ہارمونیم بجانے لگے۔اب کچھ عرصہ سے قوالی بالکل ترک کر چکے ہیں اور صبح تا شام درگاہ حضرت نوشہ گنج بخش کی خاک روبی کو اپنی سعادت کا ذریعہ بنائے ہوئے ہیں۔میں نے انہیں نوشاہی مشائخ کے عرسوں پر متعدد بار قوالی کرتے سنا ہے اور اب جب بھی درگاہ نوشاہیہ پر جانا ہوتا ہے تو ان سے وہیں ملاقات ہوتی ہے۔اوگنہار اس وقت ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۲ء میں بقیدِ حیات ہیں۔ان کا ایک ہی بیٹا اعجاز حسین نام ہے، جو سیشن کورٹ، منڈی بہاءالدین میں ریڈر ہے اور شاعری سے لگاؤ رکھتا ہے۔اس نے حضرت نوشہ گنج بخش کے مناقب منظوم کیے ہیں۔

اوگنہار پنجابی میں شعر کہتے ہیں۔زیادہ تر حضرت نوشہ گنج بخش کی مدح میں کافیاں اور دوہڑے تصنیف کیے ہیں۔انہوں نے اپنا تمام کلام مجھے مہیا کیا ہے،اس میں سے دو دوہڑے بطورِ نمونہ یہاں درج کیے جاتے ہیں:

نوشہ پیر دا سلسلہ قادری اے ، ہویاں رحمتاں شاہ جیلان دیاں
حاجی محمد توں نوشہ بنا دتا ، ایہہ طاقتاں شاہ سلیمان دیاں
اتھے شاہ سچیار پئے بندے نیں ، بنیاں ہستیاں پاک رحمان دیاں
اوگنہار بھی در تے آن ڈگا ، لے آساں نوشاہی خاندان دیاں

رانجھا تخت ہزاریوں جھنگ آیاں ، رُتاں جھنگ سیالاں دیاں بدل گیاں
ایسا کرم کیتا رانجھے جھنگ اُتے ، جوہاں سکیاں سڑیاں پُھل پَھل گیاں
ہے تے چھوکرا پر ٹھٹ کوئی اوپرا اے ، گھریں کرن سیالناں ایہہ گل پیاں
اوگنہاراں مسکیناں تے عاجزاں دیاں لجاں رانجھنے یار دے گل پیاں

بارو، گجیانہ

نام میاں بارو، ولد عمر ابن رحماں بن یار، قوم موچی۔گجیانہ نو، ضلع شیخوپورہ میں رہتا تھا اور چند سال پہلے وفات پا کر وہیں مدفون ہے۔

پنجابی میں اشعار کہتا تھا۔ایک سی حرفی کے چند بند حسب ذیل ہیں:

الف اللہ دا نام صحیح کریئے ، کلمہ نبی دا منوں وساریئے نہ
چارے یار برابری من لیئے ، ودھ گھٹ دا فرق نتاریئے نہ

Marfat.com

دستگیر محبوب دا ورد کریئے ، یاد رکھیے منوں وساریئے نہ
بارو پکڑیئے راہ توحید والا ، مندے کم ولے نیت دھاریئے نہ
ہ ہادی دا ویکھناں بہت چنگاں ، مرشد نپے جو اولیا ہووے
ہووے خاص کامل کرامات والا جدھے ڈھٹیاں عیب ادا ہووے
مرشد مول نہ منیے جاہلاں نوں ، متے دوہاں نوں اگاں سزا ہووے
بارو پیر ہووے کامل نون جہیا[کذا] بھاویں ولی توں جان فدا ہووے

متفرق اشعار:

اٹھیں اٹھیں کلمے دے سائیاں وے
تیرے کلمے نے جاگاں لائیاں وے
تیرے کلمے نے ملک آباد کیتے ، لکھاں کوٹ کفر برباد کیتے

.....

میری عمر دی کل کمائی نوشہ دی گلی دے پھیرے
کس کم اکھیاں دا چانن جے دلاں وچ ہون انہیرے
کوئی نوشہ ہووے تے ویکھاں ایویں جوگی پھرن بتہیرے

.....

ماَخذ: بروایت محمد علی نیچہ ساز، ساکن گجیانہ

باطی(۱)، رتووال

نام باطی خان، تخلص باطی، قوم رانجھا۔ ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء میں رتووال، تحصیل وضلع منڈی بہاء الدین میں پیدا ہوے۔ مڈل تک تعلیم پائی۔ سلسلۂ نوشاہیہ میں صاحبزادہ نذر محمد المعروف نذر مولا متخلص بہ نذر* ساہن پالوی نوشہ پوری کے مرید ہیں۔ ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء میں موجود ہیں۔

پنجابی میں شعر کہتے ہیں۔ نمونۂ کلام:

میرا اک اکلا نوشہ اے ، ہور کوئی دسدا پاسہ نہیں
کنڈ کراں تے کدھر جانواں ، باجھ ایدھے میرا واسہ نہیں

Marfat.com

نور الٰہی نور محمدی ، باجھ جدھے کم راسہ نہیں
نور نوشہ دا نور محمدی ، باطّی فرق وچ ماسہ نہیں

میرا نوشہ اک اکلا اے وچ چہرے نور تجلا اے
مینوں ڈاہڈی ہوئی تسلا اے تاہیں باطّی پھڑیا پلا اے
ہتو ہتو کردا اے تیرا ماہی مکھ وے
اک واری ویکھ لواں دور ہووے دکھ وے
تو ہی چناں ہیں میری جندڑی دا سکھ وے
مکھ نوں چھپا لیا وچھوڑے ساڑی ککھ وے

یہ حالات اور کلام صاحبزادہ نذر مولا صاحب کے داماد افتخار سلیم نوشاہی نے فراہم کیے۔

۱۔لفظ ''باطی'' کا اصل مجھے معلوم نہیں ہو سکا۔ بہر حال یہ نام پنجاب میں مَردوں کے لیے رائج ہے۔

پروانہ، فیصل آباد

نام عبدالرشید، تخلص و عرفیت پروانہ ہے۔ محلّہ سمن آباد، فیصل آباد میں مقیم ہیں۔ سلسلۂ نوشاہیہ میں صوفی نور محمد پچیاری نوشاہی ، سکنہ غازی آباد ، لاہور کے بیعت ہیں۔ جمادی الاول ۱۴۱۸ھ/ستمبر ۱۹۹۷ء میں بعمر ۵۸ سال موجود ہیں۔

پنجابی زبان میں شعر کہتے ہیں۔ ان کا کلام اکثر قوال گاتے ہیں۔ شجرہ شریف اور حضرت نوشہ گنج بخش کی مدح میں کافیاں بھی شائع کی ہیں۔ نمونۂ کلام درج ذیل ہے:

کافی در مدح نوشہ گنج بخش

آیا نی میرا نوشہ گھر آیا پھیرا رحمتاں دا پایا
میرے ساہواں نے پائی دھمال نی
میرا نوشہ گھر آیا، حال نی میرا نوشہ گھر آیا
تتڑی دے گھر پھیرا پایا میں نوشہ دی تے نوشہ میرا
مینوں چڑھ گئے خوشیاں دے حال نی
میرا نوشہ گھر آیا، حال نی میرا نوشہ گھر آیا

Marfat.com

آوَ نی مینوں دیوو ودھائی گھر آیا میرا نوشہ ماہی
میں نچ نچ ہوئی نہال نی
میرا نوشہ گھر آیا، حال نی میرا نوشہ گھر آیا

نوشہ میرے من وچ بھاوے آکھو نی اینوں ہن نہ جاوے
میں رہنا نوشہ دے نال نی
میرا نوشہ گھر آیا، حال نی میرا نوشہ گھر آیا

نوشہ میرا سب توں سوہنا ایہو جیہا کوئی ہور نہیں ہونا
اج ہو گیا فضل کمال نی
میرا نوشہ گھر آیا، حال نی میرا نوشہ گھر آیا

سارا جگ چھڈ کے میں نوشہ دے نال لائی گھر گھر جدھے نام دی ودھائی
اوہ دکھیاں دے پچھدا اے حال نی
میرا نوشہ گھر آیا، حال نی میرا نوشہ گھر آیا

نوشہ میرے دی خاص نشانی سوہنا مکھڑا تے اکھ مستانی
جلوہ حق دا حسن جمال نی
میرا نوشہ گھر آیا، حال نی میرا نوشہ گھر آیا

نوشہ میرے دا جگ دیوانہ عرض کرے رشید پروانہ
مینوں کوڈیوں کردے لال نی
میرا نوشہ گھر آیا، حال نی میرا نوشہ گھر آیا

ماَخذ: شجرہ شریف، ص۲۶-۲۸

تائب، دَتو چوہڑ

نام مسعود احمد، تخلص تائب، والد صاحب کا نام محمد الدین چشتی نظامی۔ ۱۳۷۹ھ/۱۹۵۹ء کو موضع دَتو چوہڑ، ضلع منڈی بہاء الدین میں پیدا ہوے۔ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف، ضلع سرگودہا کے فارغ التحصیل ہیں اور پیر محمد کرم شاہ الازہری مرحوم سے بیعت طریقت رکھتے ہیں۔ کوٹلہ ارب علی خان میں جمعہ کی خطابت اور گورنمنٹ ہائر سکینڈری سکول، کھیوا، ضلع منڈی بہاء الدین میں اردو تدریس

Marfat.com

کرتے ہیں۔ حضرت شرافت نوشاہی کے محبان خواص سے ہیں ۔ انہوں نے تائب صاحب کے خود نوشت حالات شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۲، ص ۲۹۱-۲۹۳ میں نقل کیے ہیں۔ نوشاہی مشائخ کے عرسوں پر ساہن پال شریف آتے ہیں۔ محرم ۱۴۲۳ھ/۱۲ اپریل ۲۰۰۲ء کو بھی اعلیٰ حضرت نوشاہی کے عرس پر ساہن پال آئے اور اپنا حسب ذیل کلام فراہم کیا۔

درفراق شرافت نوشاہی

اج پیر شرافت نوشاہی دے ہجر نے آن ستایا اے
اکھاں دید دے کارن ترس گئیاں ، دل فرقت تھیں گھبرایا اے
اج آ کے ویکھ تے سوہنیا او پروانیاں نے اس محفل وچ
ہنجواں دا تیل ملا کے تے تیری یاد دا دیپ جلایا اے
اک میں ہی تیری یاد اندر نئیں روندا رہندا رات دنے
منزل عرفان دا ہر راہی تیرے ویکھن نوں ترہایا اے
اج تک پیا گونجے کناں وچ آواز پیارا ہر ویلے
اس مطرب نے کونین دے وچ جو راگ عشق دا گایا اے
رنگینی تیری محفل دی ، تاثیر اوہ تیریاں گلاں دی
جس پیتا جام اوہ کہندا اے واہ دُدھ وچ شہد ملایا اے
اج میلہ لگا رنداں دا ، مستی نے چادر تانی اے
ہر دل دی دھڑکن کہندی اے کیوں ساقی مکھ چھپایا اے
جنہوں آپ بلا کے محفل وچ سندے ساو راگ محبت دے
اک وار تے اٹھ کے ویکھ لوو اوہ تائبؔ در تے آیا اے

توقیر، چنبھل

نام توقیر عباسی، تخلص توقیر اور مظہر، بن عبدالکریم عباسی * نوشاہی۔ ۴ صفر ۱۳۹۰ھ/۱۱ اپریل ۱۹۷۰ء کو چنبھل، ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول، شیخوپورہ سے میٹرک کیا۔ کچھ عرصہ کراچی میں مشفق خواجہ صاحب کے کتب خانے میں خدمت پر مامور رہے۔ ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء میں موجود ہیں۔

Marfat.com

اردو اور پنجابی میں شعر کہتے ہیں۔

نمونۂ کلام اردو:

ہمارے دل کے تاروں کو ہلا دینے کے وہ منظر
سکونِ دل کی بستی کے جلا دینے کے وہ منظر
زمیں سے تا فلک مجھ کو اٹھا دینے کے وہ منظر
پھر اس کے بعد نظروں سے گرا دینے کے وہ منظر
مجھے جب یاد آتے ہیں کلیجہ منہ کو آتا ہے

نمونۂ کلام پنجابی:

نیندر اُڈی ، دل دا چین قرار گیا اے
میتھوں رُس کے جس دن دا دلدار گیا اے
جس رستے تے بنا ترلیوں پھل سن بچھے
اوتھوں تیرا اک اڈیکن ہار گیا اے
آپ کنارے دوجے تے جا بیٹھا اے
ساڈی بیڑی روڑھ کے ادھ وچکار گیا اے
نجے گھر نوں ، ڈردیاں لوکاں نوں کوئی آکھے
مظہر ایتھے ساری عمر گذار گیا اے

توقیر، مرالہ

نام الطاف حسین، تخلص توقیر، والد کا نام غلام حیدر۔ شیخ امیر حسین سلیمانی نوشاہی بھلوال والا سے بیعت رکھتے ہیں۔ کلاسیکی موسیقی سائیں الیاس (کپورتھلہ والے) سے سیکھی۔ محمد طفیل مخلص * قوال کے طائفۂ قوالان میں شامل ہیں۔ ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء میں موجود ہیں۔

اردو اور پنجابی میں شعر کہتے ہیں۔

نمونۂ کلام اردو:

نعت

از طفیل مصطفیٰ تخلیق کائنات ہے
حسن مصطفوی میں پوشیدہ خدا کی ذات ہے
آپ کی مدح سرائی کر رہا ہے خود خدا
میں کروں تعریف، میری کیا بھلا اوقات ہے

رباعی

درمنقبت حضرت علیؓ

میں اپنے آپ کو خوش بخت نہ کہوں تو کیوں؟
علی کی یاد سے غافل کبھی رہوں تو کیوں؟

Marfat.com

علی علی مرا وردِ زباں ہے شام و سحر　　میں مشکلات میں پھر بھی اگر رہوں تو کیوں؟

منقبت شاہ سلیمان نوری قادری

کیجیے نظر کرم شاہ سلیماں قادری　　آپ ہیں میرا بھرم شاہ سلیماں قادری
آپ کی نظر عنایت سے بنے لاکھوں ولی　　چوم کر تیرے قدم شاہ سلیماں قادری
کوچۂ بھلوال تو ہے سجدہ گاہ عاشقاں　　در ترا رشکِ حرم شاہ سلیماں قادری
ہے بڑی توقیر بخشی تیری نسبت نے مجھے　　تیری چوکھٹ کی قسم شاہ سلیماں قادری

نمونۂ کلام پنجابی:

جے کر رب نوں کرناں ہے راضی ، مولا علی دے نال پیار کر لے
حق سچ دی تینوں پہچان ہوسی ، میرے پیر دا دلوں اقرار کر لے
علی نبی باہجوں رب نہیں ملدا ، اللہ اللہ بھاویں لکھ وار کر لے
حب علی دی رکھ کے دل اندر ، آ جا پل صراط نوں پار کر لے

یہ حالات اور کلام محمد طفیل مخلص* نے مہیا کیے۔

جرار، رن مل

نام عمر حیات، تخلص جرار، والد صاحب کا نام جمشید اختر نوشاہی، حضرت نوشہ گنج بخش کے چھوٹے صاحبزادے حضرت محمد ہاشم دریادل کی اولاد میں سے تھے۔ ۱۴ ذیقعد ۱۳۸۸ھ/۳ فروری ۱۹۶۹ء کو رن مل میں پیدا ہوئے۔ ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء میں گورنمنٹ پبلک ہائی سکول، پنڈی کالو سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اس سکول میں سید شفیق الرحمٰن شفیق* نوشاہی صاحب کے شاگرد تھے۔ بی اے پاس کرنے کے بعد قانون کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے ایل ایل بی کلاس میں داخلہ لیا۔ اسی دوران عین نوجوانی میں انتقال ہوگیا۔

اردو میں شاعری کرتے تھے۔ ان کا مجموعۂ کلام بکھرے خواب کراس ایروز (پرائیوٹ) لمیٹڈ، بھمبر، آزاد کشمیر نے ۴۸ صفحات میں شائع کیا۔ اس پر تاریخ اشاعت درج نہیں ہے۔ اس مجموعے میں جرار کی ۳۳ غزلیں، چند نظمیں اور قطعات شامل ہیں۔ نمونۂ کلام درج ذیل ہے:

بس سپنے سپنے ہوتے ہیں　　کب سپنے اپنے ہوتے ہیں
پتھر کی سیپوں میں اکثر　　نایاب نگینے ہوتے ہیں

Marfat.com

جرآر کے لفظوں کے پیچھے کئی درد چھپے ہوے ہوتے ہیں
(بکھرے خواب، ص ۷-۸)

ماٰخذ: فروغ دانش، ص ۲۵۶

جیوائی، مانگٹ

بی بی جیوائی، مانگٹ، ضلع منڈی بہاء الدین کی رہنے والی تھی۔ سید احمد بخش نوشاہی (م: ۸ محرم ۱۲۷۴ھ/۲۹ اگست ۱۸۵۷ء) بن اللہ دتا نوشاہی، ساکن ڈھل، متصل سرائے عالمگیر کی مریدہ تھی۔ بی بی جیوائی تیرھویں صدی ہجری میں حیات تھی اور غالباً بینائی کھو چکی تھی۔

پنجابی میں شعر کہتی تھی۔ اپنے پیر صاحب اور ان کے بھائیوں اور ان کے اجداد کی مدح میں اس کا پنجابی کلام موجود ہے۔ اس میں وہ ساہن پال کا ذکر بھی بار بار کرتی ہے۔ مجھے اس کے کلام پر مشتمل پرانے بارہ قلمی ورق منتشر حالت میں موضع ڈھل سے دستیاب ہوے، وہ میں نے مرتب کر کے اپنی ڈائری (سالنمای ۱۳۷۷ شمسی) میں لکھ دیے ہیں۔ بی بی جیوائی کا کلام سیدھا سادہ ہے۔ قافیے اور ردیف کی چنداں پابندی نہیں کی۔ نمونۂ کلام:

میاں احمد دین مہربانی
مشکل کردا کل آسانی
خادماں نوں راہ دَسّے
پردہ دور کرے اک یار دا
میاں احمد دین میں مرشد منیا
مائی چنگا پُتر جَنیا
بھایاں تھیں بہت کمال ہویا
میرے قادر کم سنوار دا
ٹُر مانکٹاں تھیں سہن پال آنواں
وت بن ڈٹھیوں مرشد دی صفت بنانواں
تیریاں بھائیاں اگے پڑھ سناواں
ایہو جیہاں خادماں دی تابع [کذا]

Marfat.com

رب صاحب توڑ چاڑ دا
مرشدا فریاد دساں
دلوں رووان ، مونہوں ہستاں
میں درد دل دا تینوں دساں
ایہہ قول زبان قرار دا
میاں احمد دین فقیر الٰہی
اونہوں کیتا سچے آپ الٰہی
اوہدی کیتی گل نہ کسی بھوائی
اس دی رب سچا اینویں سندا
جیوں کھدر فقیر پکار دا [کذا]
شمس دین وڈا بھائی
اوس کیتی پاک کمائی
اس دی سچے قادر پوری پائی
میرا دل ایہو پکار دا
میاں قطب دین رنگ الٰہی
بھایاں دا آسرا آہی
اوس دادا بہت کمال ہے
اوہ پُتر ہے سچیار دا
مینے اللہ دتے دے ترے لال جَمے
اونہاں نوں سب جہان منّے
جنہاں ترائے لال منّے
اوناں دی بیڑی لگی بنّے
نوشہ صاحب دا فرماوناں
رب بیڑا پار اتار دا

Marfat.com

دادا جہاں دا فتح دین
منیاں درگاہ حکیم
پوترے دلوں یاد رکھے
خادماں نوں تار دا
وڈا چنگا محمد دین
ثابت رکھے محکم دین
جیہڑا خاشا [کذا] خادم جان
اوہدا رکھیں صدق ایمان
دوزخاں تھیں بہشت گھتے
نت اولیاء پکار دا
شیر محمد شیر ہویا
ولی فقیر کمال ہویا
اللہ اللہ پکار دا
میاں گل محمد گل ہویا
وانگ چنبے پھل ہویا
جو خادم سب جھل؟ ہویا
تنکیاں نوں دیندے کپڑے
بھکھیاں نوں کھواندے طعام جی
توں سچے گھر دا جمیا
سر ہتھ دی بھالدا؟
میاں محکم دین فقیر الٰہی
اوہنوں کیتا سچے آپ خدائی
اوہدی کیتی گل نہ کسے بھوائی
ولی فقیر کمال نہویا اللہ اللہ پکار دا

Marfat.com

وڈا جنہاں دا اسم طلا
نام لیاں رزق کھلا
سر تے چھتر نبی دا جُھلا
اوہ بُھلیاں نوں راہ دسن
اوہ گھر ہے سچیار دا
میاں محمد ہاشم ، میاں محمد برخوردار ، جمال ہے
آپ سوہنا رنگ لال ہے
اوہدا جو خادم سب نہال ہے
اوہ مدد کردے نیں آپ نی
رکھن گے ست؟ سچیار دا
نوشہ صاحب دا مرشد شاہ سلیمان
اوہنوں منے سب جہان
میاں رحماں بھڑی والا
اوہدا مرشد بھورے والا
اس دا جو خادم سب رہے سکھالا
بخشیں خدائے دا واسطہ ای
رکھیں پردہ میں اجت شار دا
مئیں احمد دین خادم بی بی جیّوائی
انہوا کیاں [اکھیاں؟] پیراں دی برکت آئی [آہی]
اوس نال کلا دے صفت بنائی
بغدادی غلام سدوائی
اوس دا مرشد سہن پال دا
بارہ برسے ڈبیاں جنجاں پیر اس دا صاحب کڈھے
کجھ انت نہیں شمار دا

Marfat.com

جیہڑا اوہدا ادب گذارے
رب اوسے نوں تار دا

ایک اور نظم جس کا ٹیپ کا مصرع ''سلطان عبدالقادر امرشد ملاے لال جی'' ہے اس میں مائی جیوائی کہتی ہے:

اسیں جے وسے ونگٹے
سائیں نیں وچ پہاڑ جی
توں لال احمد دین ہے
ہن لاج میری پال جی
دل طلب کردا ملن نوں
کدی ہوسیا دیدار جی
سلطان عبدالقادرا مرشد ملاے لال جی
بھڑی اے پاک رحمان دی
نوشہ دا سہن پال جی
شاہ سلیماں دا بھلوال جی
سائیں فتح دین صاحب دے پوترے
ترائے نیں بہت کمال جی
سلطان عبدالقادرا مرشد ملاے لال جی
منجر پوایا چٹھیاں
نوشہ سہن پال جی
بھڑی چلیے پواندا؟
میرا دل احمد لال جی
سلطان عبدالقادرا مرشد ملاے لال جی
میں احمد دین فقیر دی
جیوائی خادم جان جی
شاعر کردے نے شاعری

Marfat.com

سچے کرے بیان جی
خدا دی شاکر ہے
سائیں دی ویدہان؟ جی
مرشد کولوں منگدی
پردہ تے ایمان جی
سلطان عبدالقادرا بیڑی توں لائی تانگ جی

حافظ، پشاور

نام عطا محمد، تخلص حافظ، ساکن پشاور۔ مرزا طلا محمد دھوبی پشاوری کے بیٹے تھے۔ دونوں باپ بیٹا صاحبزادہ سلطان علی نوشاہی ہاشمی سنگھوئی والا (م: ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء) کے مرید تھے۔ صاحبزادہ سلطان علی کے والد صاحبزادہ اکبر علی نوشاہی سے بھی عقیدت رکھتے تھے۔

اردو اور پنجابی میں اشعار کہتے تھے۔ ان کا ایک قلمی *بیاض* کتب خانہ گنج بخش، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، شمارہ ۵۸۸۰ میں دیکھا ہے۔ اس میں وہ اپنا دستخط ''بقلم خود فقیر حافظ'' کرتے ہیں۔ اس *بیاض* میں انہوں نے اپنے کچھ اور برادران طریقت میراں شاہ اور قاضی تخلص کے نوشاہی شعراء کا کلام بھی نقل کیا ہے، جو اپنے مقام پر درج ہوگا۔ اس *بیاض* سے حافظ کا اردو کلام نقل کیا جاتا ہے:

کافی

مجھے کہتے ہیں دیوانہ علی اکبر نوشاہی کا — کہ میرا دل ہے کاشانہ علی اکبر نوشاہی کا
پلا دے ساغرِ صہبائے نوشہ آج اے ساقی — بنا دے مجھ کو مستانہ علی اکبر نوشاہی کا
لگا دے پر مرے بازو میں، اُڑ جاؤں سنگوی کو — وہ شمع، میں پروانہ علی اکبر نوشاہی کا
مری آنکھوں میں ہو نشہ شراب پاک نوشہ کا — پیوں میں بھر کے پیمانہ علی اکبر نوشاہی کا
پہنچ جاؤں میں روضہ پر، بنوں دربار کا خادم — کہیں سب مجھ کو مستانہ علی اکبر نوشاہی کا
الٰہی کر عطا ہم کو مکاں گلزار سنگوئی میں [کذا] — ہمارے دل میں ہو خانہ علی اکبر نوشاہی کا
چلو حافظ گدا بن کر کہ واں کچھ مانگ لائیں گے — کہ ہے دربار شاہانہ علی اکبر نوشاہی کا

نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۷، ص ۱۱۵؛ *نوشاہی شعراء*، ص ۱۶۱، میں لکھا ہے کہ حافظ عطا محمد کی چند نظمیں *آئینۂ سکندری* تصنیف مولوی نظام الدین * نوشاہی، ڈھوک للہال میں شائع ہو چکی ہیں۔

Marfat.com

حامد، پنڈ چوغطہ

نام عباس علی، مشہور حامد شاہ عباسی بن شیخ عطا اللہ بن شیخ اعظم علوی عباسی ماوراء النہری۔ ان کے آباؤ اجداد بابر کے ساتھ ماوراء النہر سے ہندوستان آئے۔ اپنی تصنیف *اخبار الآخرت* میں لکھتے ہیں:

حامد جو منسوب ہے با عباس علی — عطا اللہ دا پت ہے، اعظم جد ولی
وطن بزرگاں پچھلیاں ماوراء النہر یقین — مول نہ وطن سیہڑیا اندر ہند زمین
آئے ساڈے جد ہی وطنوں بابر نال — نام ضیا الدین ہے تس دا شیخ کمال

(قلمی نسخہ گنج بخش نمبر ۷۶۵، ص ۶۲۱)

حامد شاہ ۱۱۶۴ھ/۱۷۵۱ء میں پیدا ہوئے۔ *اخبار الآخرت*، نسخہ گنج بخش کے پہلے ورق پر کاتب نے حامد کی ایک یادداشت نقل کی ہے جو یہ ہے:

''حضرت قبلہ گاہی مصدرِ فیوض الٰہی مرحوم تاریخ تولد این احقر فرمودہ بودند، این است:

تولد گشت فرزندی، دلم را خرمی دادہ
ندا از غیب در گوشم بدل '' حامد غنی زادہ''
۱۱۶۴

حامد پنڈ چوغطہ، ضلع گورداس پور میں رہتے تھے۔ شاہ عبدالغفور برقندازی نوشاہی جالندھری (م: ۱۱۸۶ھ) کے مرید تھے۔ تاریخ وفات کا علم نہیں ہو سکا۔

پنجابی زبان کے عمدہ شاعر تھے۔ آپ کی تصانیف سے *جنگ نامہ*، *اخبار الآخرت* اور *ہیر* دستیاب ہیں۔ *اخبار الآخرت* (تصنیف ۱۱۹۷ھ)، کل اشعار ۱۳۰۷۶ کا ایک قلمی نسخہ بخطِ حسین الدین بن میاں سوندی، سیالکوٹی، مکتوبہ ۱۲۹۳ھ عمدہ نستعلیق میں کتابخانہ گنج بخش، اسلام آباد (نمبر ۷۶۵) میں میں نے دیکھا ہے۔ اس میں حضرت نوشہ گنج بخش کے حوالے سے بہت سی اخلاقی تعلیمات پیش کی گئی ہیں۔ مثلاً حقے کی حرمت والے شعر میں کہتے ہیں:

حضرت حاجی گنج بخش نوشہ کہیا حرام — فرمایا سا اونہاں نوں نبی علیہ السلام

(ص ۴۹۰)

اسی ضمن میں دیگر معاصر مشائخ پنجاب اور اپنے مرشد حضرت عبدالغفور کا ذکر بھی کیا ہے:

ساڈے وقت مشائخاں پیتا ناہیں مول — علیم اللہ جالندھری سید آل رسول

Marfat.com

حضرت شاہ چراغ تے حضرت عبد غفور　　حاجی خاص حسین جو کلانوری پور نور
گناں ہزاراں نام کی دتی دکھن تیک　　پیتا نہیں مشائخاں حقہ جانوں ٹھیک

(ص۴۹۰)

اسی کتاب میں ایک جگہ یہ شعر بھی آیا ہے:

گھر نوشہ دے لاڈلا جگ اندر مشہور　　اندر اس جناب دی آدے رکھن تور[کذا]

نمونۂ کلام:

از جنگ نامہ

سنکھ بجا یزیدیاں پا دتی گھنگھور　　مالک سن اس شور نوں ہو گیا بے طور
وجن ٹلیاں گھنگھرو اوٹھاں دے جو گل　　بجے کھبے غلغلہ فوجاں دے وچہ کل
سم وجاے تازیاں اڈی زمیں پچھان　　اٹھواں اُتے ہو گیا گھٹے دا اسمان
بدل گجن فوج وچہ ہاتھی کرن آواز　　کھنکن بولن پتھراں رتا اتے ساز
چال چھپائی گھوڑیاں دتی دھرت اٹھا　　طبقہ اک زمین دا اڈیا وچہ ہوا

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج۳، ح۳، ص۱۲۸؛ پنجابی ادب دی کہانی، ص۳۰۶-۳۱۰

حبی نوشاہی

ان کے بارے میں مزید تفصیل دستیاب نہیں ہوئی۔ ان کے کلام کا اردو ترجمہ جاوید جمیل نے کیا ہے جو یہ ہے:

جس نے مجھے دیکھا، اس نے تجھے دیکھا
روے الٰہی دیکھا
میں نے تیرا منہ دیکھا
تو نے خدا کو دیکھا

(ماہنامہ شب خون، الہ آباد، اکتوبر ۲۰۰۱ء، ص۶۷)

حبیب، کمبو

محمد حبیب اللہ قادری حنفی بن مولوی نظام دین، ساکن کمبو، ضلع امرتسر۔ ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء میں پیدا ہوے۔ مڈل تک تعلیم حاصل کی۔ مولوی مہدی شاہ سے فارسی، مولوی ابوعبید اللہ احمد سے ترجمہ و تفسیر

Marfat.com

قرآن اور مولوی حکیم نور الحسن سے طب کی کتابیں پڑھیں۔ پولیس میں ملازم تھے۔ پاکستان بننے کے بعد بہاول پور میں بھی رہے۔ ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۴ء میں وفات پائی۔

پنجابی کے شاعر تھے۔ تفسیر، فقہ اور قصوں پر مشتمل کئی منظوم پنجابی کتابیں تصنیف کیں۔ تفسیر نعمانی ان کی معروف کتاب ہے۔ محمد اشرف نوشاہی منجری کی فارسی مثنوی *کنز الرحمت* کا منظوم پنجابی ترجمہ کیا، جو ملک فضل الدین وچنن دین تاجران کتب، لاہور نے ۱۹۱۴ء میں ۱۶۰ صفحات میں شائع کیا۔ نمونۂ کلام اسی ترجمے سے پیش کیا جاتا ہے:

مدح حافظ محمد برخوردار فرزندِ حضرت نوشہ گنج بخش

حضرت نوشہ دا فرزند اک برخوردار گرامی — عشق حقانی دے دریائیں اور تیراک دوامی
وحدت دے دریاؤں واقف برخوردار حقانی — سینہ صاف آئینہ دل دا نور انوار پچھانی
جام الستوں مست اکھیں ہر ویلے برخورداری — ہر اک نظر انہاندی مستی خانے دی خماری
ساقی ازل اکھاں وچ مستی اتنی آہی پائی — نیم نگاہوں اس دیوں عالم سی لبریز ہر گاہی
جان کلام اوہدی تھیں جھڑدے موتی معنیاں والے — وچ طومار عرفان اوہدے سحبان نادم ہر حالے
استغراقی بحر اندر سی اوس غواصی پائی — خودی کنوں بیخود ہو حق تھیں کیتی اوس رسائی
اس دے آب کرم تھیں تازہ گلشن علم ادب دے — اسدے قہروں ملک گناہاں سڑیا نال غضب دے
نال خلوص چُمے دروازہ جو درگاہ ولایت — برخورداروں برخورداری پاون شان شہامت

ماٰخذ: *شریف التواریخ*، ج ۲، ص ۴۷۹؛ *پنجابی ادب دی کہانی*، صفحات ۴۱۸-۴۱۹

حسن، بہاول پور

نام محمد حسن، تخلص حسن، ولد حاجی حیات محمد خان (م: ۱۹۵۵ء)، قوم بلوچ میرانی، ان کے جد اعلیٰ نواب محمد غازی خان اول (م: ۱۴۹۴ء)، ڈیرہ غازی خان کے بانی ہیں۔ آپ ۱۸ ربیع الآخر ۱۳۴۵ھ/۲۶ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو محلہ کجل پورہ، بہاول پور شہر میں پیدا ہوئے اور تا حال وہیں (مکان نمبر ۹۰۲، میرانی منزل) مقیم ہیں۔ ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء میں ایف اے پاس کیا۔ گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ فار دی بلائینڈ (نابیناؤں کے لیے ادارہ) میں بطور سینئر کلرک کام کرتے رہے۔ سرکاری ملازمت مکمل کرنے کے بعد اب پنشن یافتہ ہیں۔ کچھ عرصہ اردو اکیڈمی، بہاول پور میں بھی بطور حساب دار کام کرتے رہے۔

۷ جمادی الآخر ۱۴۰۳ھ/۲۳ مارچ ۱۹۸۳ء کو بہاول پور میں محمد حسن میرانی صاحب اپنے

Marfat.com

دونوں بیٹوں محمد حیات خان میرانی اور سہیل جاوید خان میرانی سمیت حضرت شرافت نوشاہی کے ہاتھ پر بیعت ہوئے۔آپ حضرت شرافت کے آخری بیعت یافتہ اصحاب میں سے ہیں۔کیوں کہ چند ماہ بعد ہی ۴ جولائی ۱۹۸۳ء کو حضرت شرافت وفات پا گئے۔حسن میرانی صاحب تقریباً ۱۳۹۷ھ/۱۹۷۷ء سے حضرت شرافت کے ساتھ خط و کتابت رکھتے تھے۔۱۶ ذی قعدہ ۱۳۹۸ھ/۲۰ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو حضرت شرافت بہاول پور میرانی صاحب کے ہاں تشریف لے گئے اور حسن میرانی صاحب کی ان سے پہلی ملاقات ہوئی۔اس کے بعد جب بھی حضرت بہاول پور تشریف لے جاتے، حسن میرانی صاحب کے ہاں قیام کرتے اور سفر و حضر میں ان سے خط و کتابت بھی رکھتے۔حسن میرانی صاحب نے نومبر ۱۹۹۹ء میں مجھے دو مجموعے مرتب کر کے عنایت کیے ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ *مکتوباتِ حضرت سید شرافت نوشاہی بنام محمد حسن خان میرانی بہاول پوری*، اس میں حضرت کے ۴۲ خطوط کی فوٹو کاپیاں مجلد ہیں۔پہلا خط ۲۴ صفر ۱۳۹۷ھ/۱۳ فروری ۱۹۷۷ء کا تحریر کردہ ہے اور آخری خط ۱۳ رمضان اور ۲۲ رمضان ۱۴۰۳ھ (تاریخ وفات شرافت صاحب) کی کسی درمیانی تاریخ کا لکھا ہوا ہے جو مکتوب الیہ کو حضرت کی وفات سے دو دن بعد ملا۔اس طرح حسن میرانی صاحب حضرت شرافت کے آخری مکتوب الیہ بھی ہیں۔ان خطوط کے موضوعات حسن میرانی صاحب کے قطعاتِ تاریخ کی اصلاح، علاقہ بہاول پور میں آثارِ نوشاہیہ کی نشاندہی اور حسن میرانی صاحب کے دیگر علمی اور کتابی استفسارات کے جوابات ہیں۔

۲۔ *حضرت قبلہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی کی بہاول پور میں تشریف آوری کے حالات*۔اس میں حسن میرانی صاحب نے ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو حضرت شرافت کی میرانی صاحب کے مکان پر اولین آمد، ۱۰ مارچ ۱۹۸۱ء کو دوسری آمد اور ۲۲ مارچ ۱۹۸۳ء کو تیسری آمد کا احوال، مجالس میں ہونے والی گفتگو، اس قیام کے دوران حضرت کی بہاول پور میں دیگر علمی مصروفیات کا جزئیات کے ساتھ ذکر کیا ہے۔میں جب بھی یہ تحریر پڑھتا ہوں آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں کہ حضرت شرافت علم اور تحقیق کے لیے سفر کی کس قدر صعوبتیں اٹھاتے تھے۔۱۹۷۸ء میں ان کا سفرِ بہاول پور محض مرآت الغفوریہ مؤلفہ امام بخش لاہوری (تذکرۂ مشائخ نوشاہیہ سچیاریہ برقندازیہ) کے قلمی نسخہ مخزونہ سنٹرل لائبریری، بہاول پور (نمبر ۱۰۳) سے سرخیاں ہاتھ سے نقل کرنے کے لیے تھا۔۱۹۷۶ء میں اس نسخہ سے جو فوٹو کاپی بنوائی گئی تھی اس میں یہ سرخیاں منعکس نہیں ہوئی تھیں۔

Marfat.com

حسن میرانی صاحب فارسی اوراردو کے تاریخ گوشاعر ہیں اوران کے قطعاتِ تاریخ کے دو مجموعے شائع ہو چکے ہیں:

۱۔ صحیفۂ تاریخ، شائع کردہ اردو اکیڈمی، بہاول پور، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء، ۷۲ صفحات، اس میں زیادہ تر بہاول پوراور اطرافِ بہاول پور کے ۹۸ مشاہیر کی وفیات کے قطعات اور آخر میں تعمیرِ مسجد اور طباعتِ کتب کے تین قطعات ہیں۔ بعض قطعات اردو اور بعض فارسی میں ہیں۔ مشاہیر کے مختصر حالات بھی دیے ہیں۔ قطعات کو تاریخی ترتیب کے ساتھ رکھا گیا ہے۔ اس کتاب سے چند قطعات کا انتخاب:

تاریخ وفات حضرت نوشہ گنج بخش

عارفوں نے آپ سے پایا ہے فیض　　قبلۂ اہلِ طریقت آپ ہیں
فکر ہے تاریخ کی گر اے حسن　　لکھ "شہ گنج حقیقت آپ ہیں"
۱۰　۶۴

(ص۲۵)

تاریخ وفات حضرت شرافت نوشاہی

جناب شہ شریف احمد شرافت　　اقامت کرد چون در خلدِ اعلیٰ
حسن را ہاتفِ غیبی وصالش　　"شرافت معدن انوار" گفتا
۱۴　۰۳

(ص۴۱)

ایضاً

کرم ہے یہ خدائے دو جہان کا　　اگر دے صبر کی وہ ہم کو توفیق
حسن تاریخِ رحلت میں تھا غلطاں　　ندا آئی: "شرافت پیر و صدیق"
۱　۴　۰　۳

(ص۴۱)

تاریخ طباعت شریف التواریخ، جلد دوم

خوشا طبع اذکارِ نوشاہیہ　　یقیناً اسے ذکرِ اشراف لکھ
کسی نے ندا دی مگر غیب سے　　حسن "بے بہا تاریخ اسلاف" لکھ
۱　۴　۰　۳

(ص۷۲)

Marfat.com

۲۔ قندیلِ تواریخ، شائع کردہ اردو اکیڈمی، بہاول پور، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء، ۲۳۷ صفحات۔ اس کتاب میں بزرگانِ دین اور مشاہیر وطن کی وفیات اور کچھ متفرق واقعات کے قطعاتِ تاریخ ہیں۔ صفحات ۶۸-۷۲ پر شرافت صاحب کی وفات کے تین فارسی اور دو اردو قطعات ہیں۔ ان میں سے ایک اردو قطعہ لکھا جاتا ہے:

اٹھے اب شرافت بھی اس دہر سے — بڑی نیک ہستی تھی وہ بے گماں
وہ پیر طریقت، وہ شیخ الشیوخ — وہ عالم و فاضل وہ تاریخ داں
نہ فن جُمل میں تھا ان کا مثیل — نہ شاعر تھا ان جیسا شیریں زباں
ہوئی فکر لاحق جو تاریخ کی — نظر کی جو میں نے سوے آسماں
تو ہاتف پکارا کہ کہہ دے حسنؔ — "شرافت شہ اولیاے جہاں"

۱۴۰۳

(ص ۷۲)

حسن صاحب کی دیگر مطبوعہ تصانیف حسب ذیل ہیں: ۱۔ میرانی بلوچوں کی تاریخ، تصنیف ارشاد احمد خان عباسی بہاول پوری، تصحیح محمد حسن میرانی، اردو اکیڈمی، بہاول پور، ۱۹۸۹ء، ۱۶۰ صفحات؛ ۲۔ تذکرہ ملوک شاہ، شائع کردہ اردو اکیڈمی، بہاول پور، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء، ۱۵۲ صفحات؛ ۳۔ علماے بہاول پور، شائع کردہ مصنف، ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء، ۴۰ صفحات؛ ۴۔ بزرگان بہاول پور، شائع کردہ مصنف، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء، ۴۶ صفحات۔ میرانی صاحب اپنی تصانیف کے سرورق پر اپنا نام "محمد حسن خان میرانی نوشاہی" لکھتے ہیں۔

مرتب کتاب ہذا کے ساتھ بھی ۱۹۷۷ء سے ان کی مراسلت قائم ہے۔ مارچ ۱۹۹۷ء میں راقم الحروف برادرم خضر نوشاہی صاحب کے ساتھ بہاول پور میں ان کے مکان پر گیا اور ان سے ملاقات ہوئی۔ وہ اپنے شیخ طریقت شرافت نوشاہی صاحب کا ذکر کرتے تھے اور روتے تھے۔

حسن، ڈھل

نام محمد مہدی حسن، تخلص حسن، بن فتح علی، قوم مانگٹ راجپوت، ۲ ذیقعدہ ۱۳۹۵ھ/۶ نومبر ۱۹۷۵ء کو ڈھل، تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاء الدین میں پیدا ہوے اور آج کل وہیں محلہ نوشہ آباد میں سکونت رکھتے ہیں۔ ان کے والد ساہن پال شریف سے ہجرت کر کے ڈھل گئے تھے اور نو پشتوں سے

Marfat.com

مشائخ سلسلۂ نوشاہیہ کے عقیدت مندوں سے ہیں۔ حسن صاحب اگرچہ سلسلۂ نوشاہیہ میں کسی سے بیعت نہیں ہوے، تاہم شرافت نوشاہی صاحب اور نذر مولی نوشاہی صاحب سے عقیدت رکھتے ہیں اور اسی لیے اپنا نام ''حسن نوشاہی'' لکھتے ہیں۔ مجھ سے بھی ملاقات رکھتے ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی، لاہور سے ایم اے اردو اور پنجابی کیا۔ آج کل گورنمنٹ سائنس کالج، گجرات میں اردو کے لکچرر ہیں۔ خطاطی بھی کرتے ہیں۔

اردو نمونۂ کلام:

منقبت حضرت نوشہ گنج بخش

کاشف فیض طریقت پیر نوشہ گنج بخش — تاجدارِ علم و حکمت پیر نوشہ گنج بخش
عالی منصب ، زاہد و عابد سخی کامل ہے تو — صاحب زہد و ریاضت پیر نوشہ گنج بخش
فیض انور سے ترے ہے سارا عالم فیض یاب — آفتاب چرخ وحدت پیر نوشہ گنج بخش
طالبان راہ حق کو ہو عطا سوز دروں — رہبر راہ محبت پیر نوشہ گنج بخش

نذر عقیدت بہ حضور سید شرافت نوشاہی

تو ذات شرافت بھی ،تو حرف صداقت بھی — منبع متانت ہو ، تو حسن لیاقت بھی
حقی کی طرح ہو تم ، نعمانی تیری ہستی — معراج ریاضت ہو تو روح ولایت بھی
کیا تیرا رخ انور ماہتاب درخشاں ہے — قرآن کی سیرت ہو، مصطفوی نفاست بھی
ہر جہت حیاتی میں پایا ہے یگانہ پن — مرتضوی کتابت بھی ، نوشہ کی نیابت بھی
واہ طرز سخن تیرا کیا اس میں سلاست ہے — اس شیریں زباں میں ہے مصری سی حلاوت بھی
اک رنگ عجب ہم نے ہستی میں تیری دیکھا — انداز فقیروں سا، شاہوں سی جلالت بھی
بر اب تو تمنا ہو فریاد حسنؔ ہے یہ — بس لطف و کرم اپنا ہو اس کو عنایت بھی

پنجابی نمونۂ کلام:

ج جاگ لاویں نوشہ بھاگ جاگن ایہو دان تو کرم عطا آجا
ہتھ بنھ کے عرض پئی ہاں کردی ، لٹی جھوک میری آوسا آجا
حسرت وصل دی ہے اخیر میری کھلی سرے تے ہیں قضا آجا
غوث پاک دا واسطہ پاوندی میں ستے لیکھ میرے آجگا آجا

Marfat.com

یہ حالات اور کلام حسن صاحب کے ایک مکتوب بنام راقم الحروف، مورخہ ۱۶ مئی ۲۰۰۲ء سے ماخوذ ہیں۔

حسینی، جالندہر

نام غلام نبی، تخلص حسینی، والد کا نام وارث *علی شاہ، بھاکری سادات سے تھے اور جالندہر میں رہتے تھے۔ سلسلۂ قادریہ نوشاہیہ میں اپنے والد صاحب کے مرید اور خلیفہ تھے۔ اشغال و اوراد کے پابند تھے۔ حج سے بھی مشرف ہوئے اور سفرِ حج سے واپسی پر بحر ہند میں جہاز غرقاب ہوا اور وہیں وفات پائی۔ چودھویں صدی ہجری کے اوائل/انیسویں صدی عیسوی کے اواخر میں موجود تھے۔

فارسی اور اردو کے شاعر اور مصنف تھے۔ آپ کی تصنیفات سے اردو نثر میں *شرح انوار العاشقین* موجود ہے۔ *انوار العاشقین* ان کے والد صاحب کی تصنیف ہے اور یہ اس کی شرح ہے ذیقعد ۱۳۱۵ھ/اپریل ۱۸۹۸ کو فارغ ہوئے۔ فارسی تصنیف میں مثنوی *اسرار الوارثی* مطبوعہ مطبع آفتاب ہند، جالندہر، ۱۳۰۶ھ پائی جاتی ہے۔

اردو نمونۂ کلام:

غزل

واہ واہ کیا ہے ستایا یار نے — دل کو لے کر منہ چھپایا یار نے
خود کہا میں ہوں قریب از جاں مگر — ہم کو دنیا میں پھرایا یار نے
جست جو میں خوں ہوا اپنا جگر — منہ نہیں اب تک دکھایا یار نے
واعظا ہم سے نہ کر یہ چھیڑ چھاڑ — ہم کو ہے جو کچھ پلایا یار نے
آستانے پر بٹھا کر شوخ نے — پھر نہیں پردہ اٹھایا یار نے
زلف و رخسارے کے اپنے شوق میں — کفر و ایماں سے چھڑایا یار نے
جان و دل، ایمان و دیں، تقوی و زہد — ہم سے مستی میں چھڑایا یار نے
ہم میں کچھ باقی نہیں ہوش و خرد — کیا کہیں کیا کچھ دکھایا یار نے
لن ترانی کہہ کے پھر چمکا جمال — کوہ جاں کو ہے جلایا یار نے
حسنِ بیچوں میں ہزاروں شان میں — دمبدم جلوہ دکھایا یار نے
ہر مکاں سے ہو کے فارغ شوخ نے — دل میں اپنے گھر بنایا یار نے

Marfat.com

آپ ہی عشق و جنوں میں کر کے قید　　اپنے در پر ہے بٹھایا یار نے
پردۂ پندار کو میرے جلا　　اپنے گھونگٹ کو اٹھایا یار نے
جب تلک ہم تھے، نہیں آتا تھا وہ　　ہم نہیں تو منہ دکھایا یار نے
اے حسینیؔ ہستی و وہم و گماں　　ایک جلوہ میں بھلایا یار نے

(سفینۂ شرافت، ص ۲۳۱)

فارسی نمونۂ کلام:

مثنوی *اسرارالوارثی* میں حضرت نوشہ گنج بخش اوران کے دونوں صاحبزادوں محمد برخوردار اور محمد ہاشم کی یوں تعریف کی ہے:

یاد می دارم مگر [کذا: دگر] این داستان　　حضرت نوشاہ حاجی پاک جان
بود کان پیر طریقت باکمال　　قبلہ گاہ مردمانِ اہل حال
دو پسر می داشت آن پیر جہان　　فاضلانِ عصر، پاکیزہ روان
کہ کلان را بود برخوردار نام　　حافظ قرآن و از اہل کرام
پور دیگر را کہ ہاشم نام بود　　صاحبِ افضال و با اکرام بود

(ص ۱۲۲-۱۲۶ ملخصاً)

ماَخذ: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۷، ص ۲۲۷-۲۳۲ میں سہواً *اسرارالوارثی* کو اردو مثنوی بتایا گیا ہے۔ میں نے *اسرارالوارثی* کا مطبوعہ نسخہ یونیورسٹی اورینٹل کالج لائبریری، لاہور میں دیکھا ہے۔

حمید، فیصل آباد

نام عبدالحمید، تخلص حمید، محلہ سمن آباد، فیصل آباد کے رہنے والے ہیں۔ صوفی نور محمد نوشاہی مقیم دربارِ غوثیہ، مین بازار نمبر ۲، غازی آباد، لاہور کے مرید ہیں۔ حمید صاحب نے اپنی تصنیف شجرہ شریف قادریہ نوشاہیہ میں اپنا شجرۂ طریقت یوں لکھا ہے: صوفی نور محمد، وہ مرید صوفی بشیر احمد کے، وہ مرید علی احمد کے، وہ مرید نظام الدین مستوار نویں پنڈ والے کے، وہ مرید فضل شاہ کے، وہ مرید حضرت فضل شاہ کے، وہ مرید دیوان شاہ کے، وہ مرید بھولے شاہ کے، وہ مرید جیٹھے شاہ کے، وہ مرید میراں شاہ قادر کے، وہ مرید خواجہ گل محمد شاہ کوریکے والا کے، وہ مرید خواجہ محمد معصوم گجرات والا کے، وہ مرید فضل ہاشم کے، وہ مرید جلال الدین کے، وہ مرید برہان شاہ کے، وہ مرید سید علیم اللہ کے، وہ مرید شاہ ظریف اللہ کے، وہ مرید پیر

Marfat.com

محمد سچیار کے، وہ مرید نوشہ گنج بخش کے۔ یہ کل اٹھارہ واسطے بنتے ہیں جو زمانی مدت کے اعتبار سے زیادہ دکھائی دیتے ہیں۔

ان کی تصنیف *شجرہ شریف قادریہ نوشاہیہ* بزبان پنجابی، ۲۸ صفحات میں (بلا تاریخ) محمد رمضان قادری نوشاہی ڈھوٹیاں والے، ضلع فیصل آباد نے چھپوائی ہے۔ اس میں ایک شجرہ قادریہ نوشاہیہ، جھوک اور ایک بارہ ماہ ہے۔ نمونۂ کلام درج کیا جاتا ہے۔

شجرہ سے:

یا حضرت سلیمان نوری آس دلے دی کر دیئو پوری
دور ہووے سب دل دی دوری ساتھ ہووے تیرا حشر میدان
یا رب مشکل کریں آسان

یا حضرت حاجی نوشہ گنج نوشاہی کیتے قطب حضور نے بائی
لیا چن محبوب الٰہی فیض بخشے دو جہان
یا رب مشکل کریں آسان

گنجاں دا سر سہرا تیرے آن نیوندے چنگ چنگیرے
دھماں پیاں چار چوفیرے عرش فرش تیرا حکم روان
یا رب مشکل کریں آسان

میٹھی نیندر جاں ایہہ سووے یاد تیرے وچ ہر دم رہوے
ساہ ساہ میرا ایہو کہوے ہادی نوشہ گنج جوان
یا رب مشکل کریں آسان

(ص ۷-۸)

بارہ ماہ فراقیہ کا پہلا بند یہ ہے:

آہ سرد تے چہرے زرد تے اکھ چوں نیر روانی
دکھ سکھ سہناں تے اُف ناں کہناں ایہہ عاشق دی زندگانی
دھن من دھن پیار ماہی دے کر دینا قربانی
تے ہر ویلے اوہ یار اپنے دی ایہہ پڑھنی حمیدؔ کہانی

Marfat.com

ہر چرخے دے گیڑے میں تینوں یاد کراں
کی سر پا گئیوں میرے میں تینوں یاد کراں

(ص۲۱)

خلیلی، کابل

نام خلیل اللہ، تخلص خلیلی، بن میرزا محمد حسین خان مستوفی الممالک۔ شوال ۱۳۲۵ھ/نومبر ۱۹۰۷ء کو کابل میں پیدا ہوے۔ ۶ رمضان ۱۴۰۷ھ/۴ مئی ۱۹۸۷ء کو (علی ہسپتال) اسلام آباد میں انتقال کیا۔ گورستانِ رحمان بابا، پشاور میں اما نتاً دفن ہیں۔

استاد خلیلی عہدِ حاضر میں افغانستان کے نامور ترین اور دری فارسی کے صاحبِ اسلوب شاعر ہیں۔ ملک کے لیے ان کی سیاسی، تعلیمی، علمی اور سفارتی خدمات بھی بھرپور ہیں۔ یہاں ان سب کا حصر اور ذکر مشکل ہے اور بے محل بھی۔ میں یہاں ان کے ساتھ اپنے ذاتی تعلقات کے حوالے سے چند یادداشتیں لکھنے پر اکتفا کروں گا۔

۱۹۷۹ء میں افغانستان پر سوویت یونین کے حملے کے بعد استاد خلیلی نے بھی دوسرے ہزاروں لاکھوں افغانوں کی طرح اپنا وطن چھوڑا۔ کچھ عرصہ امریکہ میں رہے اور بعد میں پاکستان چلے آے اور اسلام آباد میں رہنے لگے۔ میری ان سے پہلی ملاقات ۱۳ نومبر ۱۹۸۲ء کو خانۂ فرہنگ ایران، ۱۴۶ اے، سیٹلائٹ ٹاؤن، راول پنڈی میں ہوئی۔ میں ان دنوں ایرانی مصنف علی اصغر حکمت کی فارسی کتاب جامی کا اردو ترجمہ اور تکملہ نویسی ختم کر چکا تھا اور کتاب طباعت کے لیے تیار تھی۔ اس موضوع پر استاد خلیلی سے گفتگو ہوئی وہ یہ جان کر بہت خوش ہوے اور گفتگو کے آخر میں مجھ سے مخاطب ہو کر کہا: ''امروز فرزندِ جامی را دیدہ ایم، ضیاالدین یوسف ثانی را'' (یعنی آج ہم نے جامی کے فرزند کو دیکھا ہے، ضیاالدین یوسف ثانی کو)۔ یہ ترجمہ اور تکملہ شعبان ۱۴۰۳ھ/مئی ۱۹۸۳ء میں مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد اور رضا پبلی کیشنز، لاہور نے شائع کیا۔ اس کے لیے استاد خلیلی نے خاص طور پر تقریظ اور ایک قطعہ لکھا جو انہی کے خط میں کتاب کے ساتھ (صفحات ۲۵-۳۱) شائع ہوا۔ قطعہ یہ ہے:

جامی

دوشینہ بہ بزم شعراء بحث نمودند — مردان سخن سنج سخن گستر نامی
فردوسی و خاقانی و سعدی و سنایی — صدرِ عرفاء مولوی و خواجہ نظامی

Marfat.com

کاین گنج گرانمایۂ اشعار دری را　　آن کیست که دارد پس ازین نیز گرامی؟
فریاد کشیدند که این گنج گہر را　　کس نیست سزاوار بجز حافظ و جامی
زیبندہ بجامی شدہ در دیدۂ حق بین　　شیرین سخنی ، نکتہ رسی ، نغز کلامی

''برای کتاب (جامی) تألیف دوست عزیز عارف نوشاہی ، اسلام آباد، ۱۹۸۲/۱۱/۲۱۔ ۳۰ عقرب ۱۳۶۱ خلیلی''۔ (نیز دیکھیے: کلیاتِ اشعار استاد خلیل اللہ خلیلی، بہ کوشش عبدالحی خراسانی، نشر بلخ، تہران، ۱۳۷۸ شمسی/۱۹۹۹ء، ص ۳۲۰)

اس کتاب کے لیے انہوں نے الگ سے قطعۂ تاریخِ طباعت بھی کہا جو ان کے تیسرے دیوانِ شعر میں شامل ہے۔ قطعہ یہ ہے:

چون باردو کتابِ حکمت شد　　ترجمہ با نکو سرانجامی
کلکِ نوشاہی از سَرِ تحقیق　　نقش کرد آن صحیفۂ نامی
جستم از عقل سالِ تاریخش　　ماند در رہ فرو بناکامی
(جامی) آمد برون وگفت بشوق　　'' شرح اخبارِ مولوی جامی ''

۱۴۰۴

(اشکہا و خونہا، ص ۱۵۴-۱۵۵)

استاد خلیلی سے نیازمندانہ تعلقات کے خاطرات اور ان کے ساتھ مراسلت کی تفصیل میں نے ایک علیحدہ دفتر میں تحریر کی ہے۔

استاد خلیلی حضرت شرافت نوشاہی صاحب سے بھی غائبانہ متعارف تھے۔ لیکن ان سے ملاقات کا موقع نہ ملا۔ ۴ جولائی ۱۹۸۳ء کو حضرت شرافت نے وفات پائی تو استاد خلیلی نے نیوجرسی، امریکہ سے میرے نام دو تعزیت نامے بھیجے۔ ان میں سے ایک مکتوب کا اقتباس یہ ہے:

''مکتوب شما رسید، سخت متأثر شدم۔ چہ توان کرد؟ زندگانی را برای مرگ آفریدہ اند۔ خدای متعال بشما صبر و تسلیت نصیب کند و تربتِ حضرت پدر (۱) بزرگوار شما را بچراغ رحمت خویش منور دارد۔ تعزیت نامہ جداگانہ در ضمیمہ تقدیم شد۔ چہ بدنصیب بودم کہ از محضر مبارک ایشان حضوراً مستفید نشدم...''

دوسرے تعزیت نامے میں انہوں نے لکھا:

''خبر تأثر انگیز رحلتِ حضرت شیخ شرافت نوشاہی موجب کمال حسرت و اندوہ گردید۔ پدر (۲) عارف بزرگوار شما فروغ خانقاہ قادری، شمع انجمن اہلِ تحقیق و چراغ فروزانِ بزم ادب بود۔ عصر ما کہ باید آن را

Marfat.com

روزگار مفاسد نامید، بوجودِ صاحب دلانی مانند ایشان نیازمند یہا داشت۔

ما ماندہ درین شام بامید چراغیم
افسوس کہ آن مشعلہ داران ہمہ رفتند

انتقال حضرت شیخ عارف بزرگوار نہ تنہا برای پاکستان بلکہ بجہان معرفت ضیاع المناک است ... ۱۷
شوال ۱۴۰۳ھ/۲۸ جولائی ۱۹۸۳ء"۔

۱،۲۔ حضرت شرافت راقم کے والد صاحب کے بڑے بھائی تھے۔ استاد خلیلی سے سہو قلم ہوا ہے۔

خورشید حسن

پنجابی زبان کے شاعر ہیں۔ ان کی تصانیف سے ایک کتابچہ قادری نوشاہی کے نام سے مطبوعہ گورداس پور، ۱۹۳۴ء، ۱۶ صفحات موجود ہے۔ اس میں نوشاہی سلسلے کے بزرگوں کا شجرہ اور مدح پیر شامل ہے۔

ماَخذ: پنجابی کتابیات، ج ۱، ص ۱۳۵، اندراج ۲۳۶۹

خوشی، کوٹ ککے شاہ

نام خوشی محمد، تخلص خوشی، ولد عبدالغفور (غفوری = ۱۲۹۶ھ سال پیدائش) جو حضرت نوشہ گنج بخش کے قوال میراں بخش المعروف میرا کی اولاد سے تھے۔ ساکن کوٹ ککے شاہ، ضلع منڈی بہاءالدین۔ خوشی محمد بھی قوال تھے اور سرمنڈل کے ساتھ گاتے تھے۔ پنجابی میں شعر کہتے تھے۔ ان کا یہ پنجابی دوہڑہ آج بھی محفل سماع میں گایا جاتا ہے:

لکھاں جگ تے ہور وی ہین ولی ، تیری نسبت دا اکو مان نوشہ
تینوں رنگناں شاہ سلیمان دی اے ، توں ایں ولیاں دا سلطان نوشہ
تیرے در توں لکھاں ای ولی بن گئے ، کوئی بنے سچیار ، رحمان نوشہ
تیری نال خوشی میں وی ہاں خوشی اج کرم دی کر دے دان نوشہ

یہ مختصر حالات اور کلام شاعر کے پوتے رشید اختر رشید* نے فراہم کیے ہیں۔

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱، ص ۵۰۷

Marfat.com

دائم، واسو

نام دائم اقبال، تخلص دائم۔ ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء میں واسو، ضلع منڈی بہاءالدین میں پیدا ہوئے۔ پنجابی کے اہم معاصر شاعر ہیں اور ان کی متعدد منظوم تصانیف اور قصے شائع ہو چکے ہیں۔ ایک تصنیف *تجلیات نوشاہیہ* نوشاہی بزرگوں کی مدح میں ہے، جسے قاضی محمد یوسف نوشاہی نے ڈوگہ، ضلع گجرات سے ۱۹۶۵ء، ۱۶ صفحات میں شائع کیا۔ حضرت شرافت نوشاہی سے بھی ان کی ملاقاتیں ہوتی رہی ہیں اور شرافت صاحب نے دائم کے قصہ *یوسف زلیخا* کا فارسی قطعۂ تاریخِ طباعت کہا تھا جو اس قصے کے ساتھ چھپا ہے۔ دائم نے محرم ۱۴۰۵ھ/اکتوبر ۱۹۸۴ء میں وفات پائی۔

نمونۂ کلام:

جملہ خانوادے فیضیاب ہوندے ، چشمہ فیض ایہہ نوشہ سرکار دا اے
لے کے فرش تھیں عرش تک لاٹ نکلی ، جلوہ چمکیا عین انوار دا اے

زیر ، زبر تے پار ، اُرار نوشہ ، مُلک مُلک ، دیار دیار نوشہ
خوش برات برات فقرا دی اے اس برات دا تاجدار نوشہ

نوشہ پیرا کُھلا اے گنج رحمت پُنچی آس ہر دکھی بیمار دی اے
نگہ پاک تجلیِ طور واللہ پلک وچ تقدیر سنوار دی اے
وجن ساز درود سلام والے باغ نوشہ وچ رُت بہار دی اے
رنگت بھری سنگت دائم وقت سرگی پئی عشق نماز گذار دی اے

(گلدستہ نوشاہی، مؤلفہ ابوالکمال برق نوشاہی، ص ۱۳۵-۱۳۷)

ولیاں ، قطباں وچ نوشہ دی شان وکھری ، نوشہ وکھرا جیوں ہوندا برات دے وچ
چہرہ شمس الضحیٰ سبحان اللہ ، ناہیں لکدا زُلفاں دی رات دے وچ

(ایضاً، ص ۲۱۵)

دائم صاحب کی ایک نظم بشیر *، گوجران والا کے حالات میں بھی درج ہو چکی ہے۔

ماٰخذ: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۱۲، ص ۱۷۲؛ *پنجابی کتابیات*، ج ۱، ص ۱۳۹، اندراج ۲۴۴۴

Marfat.com

رابعہ، رن مل

رابعہ بیگم، تخلص رابعہ، زوجہ محمد طفیل مخلص * قوال ۔ صاحبزادہ محبوب حسین محبوب * نوشاہی سنگھوئی والا سے بیعت طریقت رکھتی ہے۔۱۴۲۲ھ/۲۰۰۲ء میں رن مل میں موجود ہے۔

قوالی کی طرز پر اردو اور پنجابی زبانوں میں اشعار کہتی ہے۔

پنجابی نمونۂ کلام :

آو سیو نی رج رج کریئے نوشہ دا دیدار — مرشد میرا کرماں والا ، اوہ صاحب سرکار

میراں دا دلدار — آو سیو نی رج رج کریئے نوشہ دا دیدار

شاہ سلیماں دے دل دا جانی — سَیّد معروف دی خاص نشانی

ولیاں دا سردار — آو سیو نی رج رج کریئے نوشہ دا دیدار

جو وی آوے ایس دوارے — مک جاندے نیں دکھڑے سارے

دکھیاں دا غم خوار — آو سیو نی رج رج کریئے نوشہ دا دیدار

میراں دے دربار دا صدقہ — پاک رحمان سچیار دا صدقہ

کردے بیڑا پار — آو سیو نی رج رج کریئے نوشہ دا دیدار

رابعہ ایہو عرضاں کردی — جاواں ایتھوں جھولیاں بھردی

کرم کرو اک وار — آو سیو نی رج رج کریئے نوشہ دا دیدار

یہ مختصر حالات اور نمونۂ کلام مخلص صاحب نے مہیا کیے ہیں۔

رحیم (ان کا ذکر صفحہ ۲۸۰ پر بھی گذر چکا ہے)

نام عبدالرحیم، تخلص رحیم ۔ بابا مولا شاہ * کے مرید ہیں۔ کتابت کرتے ہیں۔ پنجابی میں شعر کہتے ہیں۔ آپ کا مجموعۂ کلام گلدستۂ عقیدت، حصہ دوم، ۱۹۷۵ء میں شائع ہوا۔

نمونۂ کلام:

مدتاں ہوئیاں وچھڑ گیاں نوں
رون اکھیں کر یاد تساں نوں

Marfat.com

اک واری آ درس وکھاو
مولا شاہ جی کرم کماو

مأخذ: ششماہی کھوج، لاہور، مسلسل شمارہ ۴۴، جنوری- جون ۲۰۰۰ء، ص ۹۴

رشید، اگرویہ

نام رشید احمد، تخلص رشید، ساکن اگرویہ، ضلع منڈی بہاءالدین۔ حضرت فرمان * علی نوشاہی اگرویہ والے کا مرید ہے۔ ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۲ء میں تقریباً بعمر ۶۰ سال موجود ہے۔

پنجابی میں اشعار کہتا ہے۔ جب ایوب خانی دور میں رسول قادر آباد رابطہ نہر کی کھدائی ہوئی اور ضلع گجرات اور گوجران والا کے بعض دیہات کو نقصان اور بعض کو فائدہ پہنچا تو رشید نے اس کے بارے میں یہ نظم کہی:

وگی نہر ، خدا دا قہر ہویا ، زمیں سیم دے نال مَری گئی اے
سارنگ اتے اگروے دے گل ساری پاکستان دے وچ سُنی گئی اے
ساہن پال دی وی ہوئی ایہو حالت ، رڑملاں توں گل وَلی گئی اے
کوٹھا لکاں تے بھولے دی کی دساں چٹھی چوہے دے ہتھ پھڑی گئی اے
مانگے پارلے دی ہوئی پار حالت جیہڑی سراں تے آئی اوہ سہی گئی ہے
باہو مگر مانگا ہویا جو ٹانگا ، جاساں میں اودھر جدھر اوہ گئی اے
مرید پہلے ای پھیرے مرید ہویا، اوہنوں چھٹی دی گل سُنی گئی اے
کوٹلی نذر دی گل دراز نظروں ،لکھی ازل دی اوہدے تے وحی گئی اے
ٹکی پکڑ نوں ساہ بند کتیا گِدڑ کوٹ دے سنگ رُڑی گئی اے
برج تاشے دا تاش دے نال کھیڈے، ڈکی نہلے دے نال مَری گئی اے
بہروپ گڑھ دے روپ نوں فرق لگا ، معراجاں دی عرض سنی گئی اے
ہرے کوٹ سر چوٹ رشید ڈاڈھی ، خلقت وچ کڑاہ تلی گئی اے

مذکورہ نظم میں خط کشیدہ الفاظ دیہات کے اسماء ہیں۔ یہ حالات اور نمونۂ کلام خضر * نوشاہی صاحب نے مہیا کیے ہیں۔

Marfat.com

رشید، اسلام آباد

نام رشید الحسن، تخلص رشید اور مدہوش، والد صاحب کا نام فقیر احمد بن نور حق بن نیاز محمد نوشاہی برخورداری۔ ۱۴ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ / ۱۶ جون ۱۹۳۵ء کو ساہن پال شریف میں پیدا ہوئے۔ سرکاری کاغذات میں آپ کی تاریخ پیدائش ۱۴ جون ۱۹۳۶ء بمقام لاہور ظاہر کی گئی ہے جو صحیح نہیں۔ میٹرک مسلم ہائی سکول، رام گلی، لاہور سے کیا (۱۹۵۲ء)۔ کرکٹ کھیلنے کی بنیاد پر اسلامیہ کالج، ریلوے روڈ لاہور میں داخلہ ملا لیکن ایف اے کا امتحان بطور پرائیویٹ امیدوار پاس کیا (۱۹۶۲ء)۔ ۱۹۷۴ء میں بی اے، ۱۹۸۹ء میں ایم اے (پولیٹیکل سائنس) اور ۱۹۹۰ء میں ایل ایل بی کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۵۳ء میں ولیم جیکس اینڈ کمپنی (برطانوی ادارہ) لاہور میں بطور ٹائپسٹ کام شروع کیا۔ ۵۸-۱۹۵۵ء بیکو، لاہور میں سٹینو گرافر، ۷۰-۱۹۶۰ء میں ریپکو، راول پنڈی میں ادارے کے چیرمین کے سیکرٹری، ۸۳-۱۹۷۳ء میں پرنٹنگ کارپوریشن آف پاکستان، اسلام آباد میں ایڈمنسٹریٹو آفیسر اور پرائیویٹ سیکرٹری، ۲۰۰۰-۱۹۸۳ء انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد میں ڈپٹی ڈائریکٹر ایڈمن اینڈ فنانس اور وائس چانسلر کے ذاتی معتمد رہے، اس دوران ملک معراج خالد صاحب (وائس چانسلر) کے ذاتی معتمد اور پرنسپل سٹاف آفیسر کے طور پر کام کیا۔ ہائی کورٹ کے لائسنس یافتہ وکیل ہیں۔ ۸۱-۱۹۷۹ء میں بسلسلۂ ملازمت متحدہ عرب امارات میں مقیم رہے۔ علاوہ ازیں سنگاپور، برطانیہ، کینیڈا اور امریکہ کے سفر کر چکے ہیں۔ ۱۹۸۹ء میں حج کی سعادت بھی حاصل کی۔ آج کل اسلام آباد میں اپنے ذاتی مکان میں رہتے ہیں۔

۱۹۹۸ء سے گاہے بگاہے اردو کالم نویسی کر رہے ہیں۔ ان کا کالم ''شگفتہ شگفتہ'' عنوان سے روزنامہ نوائے وقت خبریں، اساس، مرکز صحافت، کائنات اور کشمیر وغیرہ میں چھپتا ہیں۔

نمونۂ کلام:

نعتیہ اشعار

تمہارا نام جب آئے تو ہر دم جھوم جاتا ہوں
تمہارا حکم جب آئے تو اکثر گھوم جاتا ہوں
نہ سمجھوں میں حکایت کو، نہ پکڑوں میں ہدایت کو
مگر میں حرف سارے احتراما چوم جاتا ہوں

ایک دفعہ ۲۵ ستمبر ۱۹۸۸ء کو ججوں کی ایک جماعت کو لے کر مظفر آباد، آزاد کشمیر گئے۔ آپ ان کے رابطہ افسر

Marfat.com

تھے۔راستے میں ایک جگہ اترے جہاں سامنے دریائے نیلم بہہ رہا تھا جس کے اس پار مقبوضہ کشمیر کی سر زمین نظر آرہی تھی۔اس موقع پر آپ نے احساسات کی ترجمانی کرتے ہوئے یہ انگریزی نظم کہی:

ACROSS THE "NEELAM RIVER"

Once a contingent of independence-loving-folks, on an excursion trip to Azad Kashmir, facing Kishmir Valley at a point, across the Neelam River in a state of complete lull, expressed its sentimentus in loud thinking, for the souls across the border as follows:

Some were saying

When Kashmiris are off the hook

Only then will give your beauty a better look

The squatters can be brought to book

From every corner and the nook

The others were moaning

Why the Nations are UN-united?

Why the issue remains UN-decided?

Why they keep the soules divided?

Why can't the right of self-determination?

Most of them were vowing

The invaders will soom leave the land

We will come with bugle and band

Sindhi, Sarhadi, Punjabi and Bloch all of them hand-in-hand

Coffins on their heads and *Quran* in hand

Then all were saying

They are right to make a resolution

They should bring a revolution

Marfat.com

Let "Afghans" be in position

They will make another ablution

رشید صاحب بے حد خوش طبع اور حاضر جواب ہیں۔ پنجابی میں چند فکاہی نظمیں بھی لکھی ہیں۔ نمونے کے طور پر یہ اشعار درج کیے جاتے ہیں:

سہ مصرعی قطعہ

منگنی دا تے ہڈوں مخول ای سی ، کون دیندا ای اجیہاں مشٹنڈیاں نوں
اوہ اُس دا تے اوہ چیز اُس دی، کول اکھاں دے کیوں چیرنا ایں گنڈیاں نوں
مدہوشؔ گل کر کوئی ہوش والی کس پائی او کھیر کدی سنڈیاں نوں

میں کنوارہ رہ گیا

دنیا تے جوڑے نیں بنی جاندے
اگوں اولاد دا تانا وی تنی جاندے
چاچا تایا تے پیو نیں بنی جاندے
یار سینہ مرے اگے نیں تنی جاندے
پر مانواں میرا ہڈاں وچ بہہ گیا
تے میں کنوارہ رہ گیا

شوق ریہا ناں مِن کسے واجے دا نی
بیڑا غرق ہووے تیرے ماجے دا نی
چھڈ چلیوں نہ کسے کاجے دا نی
تے مدہوشؔ صبر کرن نوں کہہ گیا
تے میں کنوارہ رہ گیا

میاں محمد صاحب سیف الملوک کی پیروڈی میں یہ شعر کہا ہے:

بھرو بھڑولے تے ولٹوہے تے بھر بھر رکھو مٹیاں
رج رج سیویاں کھا محمد بھاویں ہون ہتھاں دیاں وٹیاں

اپنی عمر کے ساٹھ سال مکمل ہونے پر یہ اردو قطعہ کہا ہے:

Marfat.com

تین بیٹے ہیں ، تین ہی بہویں　　چار پوتیاں اور چار ہی پوتے ہوے
صد حیف تیرے سٹھیانے پہ رشیدؔ　　ایک ہی بیوی رہی مسلمان ہوتے ہوے

رشید صاحب نے اپنے یہ حالات اور نمونۂ کلام ۱۸ نومبر ۲۰۰۱ء کو فراہم کیے۔

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۷۶۳

رشید، کوٹ ککے شاہ

نام رشید اختر، تخلص رشید، ولد نذیر حسین بن خوشی محمد بن میاں عبدالغفور جو حضرت نوشہ گنج بخش کے مرید میاں میراں بخش عرف میرا قوال کی اولاد سے ہیں۔ ۶ محرم ۱۳۸۸ھ/ ۵ اپریل ۱۹۶۸ء کو کوٹ ککے شاہ متصل درگاہ حضرت نوشہ گنج بخش میں پیدا ہوے۔ موسیقی کی تعلیم اختر شریف خان قوال اروپ والے سے حاصل کی۔ شاعری میں محمد حنیف فنا بلند شہری (م: نومبر ۱۹۹۲ء) شاگرد قمر جلالوی سے اصلاح لیتے رہے۔ الطاف حسین ولد ولی محمد نوشاہی ہاشمی رن مل والے کے مرید ہیں۔ آج کل اپنا طائفۂ قوالان تشکیل دے کر قوالی کرتے ہیں۔

رشید اردو، پوربی اور پنجابی میں اشعار کہتے ہیں۔ سماع کی محفلوں میں زیادہ تر اپنا کلام گاتے ہیں اور دھنیں بھی خود ہی ترتیب دیتے ہیں۔ ریڈیو پاکستان اور پاکستان ٹیلی وژن سے ان کے پروگرام نشر ہو چکے ہیں۔ ان کے چھوٹے بھائی مقصود علی بھی شاعری کرتے ہیں۔

نمونۂ کلام پنجابی:

کافی حضرت نوشہ گنج بخش

مینوں چج نئیں عرضاں کرنے دا ، لج آپ نبھانویں یا نوشہ
میں کوجیاں توں وی کوجی آں ، میرے عیب چھپانویں یا نوشہ
توں ازلاں توں لجپال سخی ، تیری جگ تے نئیں کوئی مثال سخی
میں وچ بھنوراں دے پھنس گئی آں ، بیڑی پار لگانویں یا نوشہ
صدقہ پاک اولاد دا منگیا اے ، تساں ہر منگتے نوں رنگیا اے
مدتاں دیاں آساں رکھیاں نے ، اج دیر ناں لانویں یا نوشہ
تیری سب توں شان نرالی اے ، مشہور تیری لجپالی اے
تیرے درتے ہاڑے پائے نے ، مینوں قدمی لانویں یا نوشہ

Marfat.com

کرے عرض رشید نوشاہی اے ، تیری میراں شان ودھائی اے
مینوں قدماں دے وچ مرلین دے ، ناں دور ہٹانویں یا نوشہ

غزل

میرے کول سوغاتاں تیریاں کجھ ہَوکے تے کجھ ہانواں نے
رب واسطے آجا گھر سجناں تیرے باہجوں سنجیاں تھانواں نے
اکھاں ہار گئیاں نے رو رو کے ، کدھرے نئیں تیری دس پینڈی
ہن لبھ لبھ تینوں مر گئی آں ، نئیں دسیا راہ وی راہواں نے
توں آنویں یا ناں آنویں ، اساں مدتاں دیاں آساں رکھیاں نے
تینوں ویکھ لواں فیر مک جانواں ، اجے ڈک ڈک رکھیاں ساہواں نے
چن تاریاں نوں بھانویں پچھ سجناں ، راتاں نوں نیندر نئیں پینڈی
مینوں ایناں دس دے دلدارا ، اجے کتنیاں ہور سزاواں نے
ہوئی اج تیکر نئیں نال کسے جیویں میرے نال توں کتیی اے
شگناں دے جوڑے رُل گئے نے گئیں مل مٹی وچ چانواں نے
ساہ مک گئے اخیری میرے نے پر یار نوشاہی تیرے لئی
تینوں سینے دے نال لاون لئی اجے کھلیاں میریاں باہواں نے

نمونۂ کلام اردو:

منقبت حضرت نوشہ گنج بخش

نوشہ کے ہم غلام ہیں تقدیر بھلی ہے — فردوس ہمارے لیے نوشہ کی گلی ہے
حیدر کے ہے جلووں کی جھلک تجھ میں نمایاں — تو گلشن زہرا کی وہ انمول کلی ہے
کر مجھ پہ کرم شاہ سلیمان کے پیارے — عالی ہے نسب تیرا ، تو ولیوں کا ولی ہے
منگتوں کو دیا تو نے طلب سے بھی زیادہ — یہ شانِ سخاوت تو ترے گھر سے چلی ہے

ماخذ: شاعر کے حالات اور نمونۂ کلام خود انہی سے فراہم ہوا ہے۔ نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱، ص ۵۰۶-۵۰۷ (شاعر کے اجداد کا تذکرہ)؛ فروغ دانش، ص ۲۲۵-۲۲۶

Marfat.com

رہا، تجرہ (ایران)

نام محمد حسین، خاندان تسبیحی، تخلص رہا۔ ۱۳۰۸ ہجری شمسی/۱۹۲۹ء میں بمقام تجرہ، تحصیل گلپایگان، ضلع خوانسار (ایران) پیدا ہوے۔ حضرت شرافت نوشاہی نے ان کے حالات اور اپنے ساتھ تعلقات اور ملاقاتوں کے احوال کی تفصیل *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۱۲، ص ۱۵۰-۱۶۳ میں دی ہے۔ یہاں حضرت شرافت کی وفات کے بعد کے حالات کا ذکر ہوگا۔

تسبیحی صاحب نے حضرت شرافت کی وفات پر جو تعزیت نامہ محررہ ۲۸ شوال ۱۴۰۳ھ/ ۸ اگست ۱۹۸۳ء تہران سے میرے نام بھیجا اس سے چند اقتباسات:

''از خبر درگذشت دانشمند بزرگ و عارف سترگ حضرت سید شریف احمد شرافت نوشاہی بیحد و اندازہ اندوہناک وغمناک گشتم۔ چہ کنم و چہ چارہ سازم؟..... من از آن روز کہ با شما آشنا شدم بہ معرفی جناب عالی با حضرت ایشان ہم آشنا گشتم و شما موجب شُد ید کہ در لاہور در مطب حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب حضور ایشان برسم و بعداً در مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان خدمت ایشان رسیدم۔ یک روز بارِ سفر بہ سوی رہاڑ(۱) بستم و حضورِ ایشان رسیدم و با ہم ناہار خوردیم و از کتابخانۂ ایشان دیدن کردیم و بارہا در مرکز تحقیقات فارسی و حتیٰ در خانہ خودم در آفندی کالونی [راول پنڈی] یک روز در حضورِ ایشان بودم و پس از آن پیوستہ مکاتبت برقرار بود و از الفاظ گرانبہای ایشان سودہا و بہرہ ہا یافتم و می یابم۔ آہ و افسوس کہ اکنون آن گنجینۂ علوم سلسلۂ نوشاہی وصال یافتہ است۔ خدایش غریقِ رحمت و مغفرت فرماید..... من کہ بی اختیار اشکم جاری گردیدہ است.....''۔

تسبیحی صاحب مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد میں اپنی دوبارہ ملازمت کے لیے ۱۰ جولائی ۱۹۸۴ء کو پاکستان وارد ہوے۔ جب سے اب تک اسی خدمت پر مامور ہیں۔ ۲۱ جولائی ۱۹۸۴ء کو میرے ساتھ لاہور گئے اور سعید الظفر نوشاہی صاحب فرزندِ سید شرافت نوشاہی سے حضرت شرافت کی وفات کی تعزیت کی اور ان کا چھوڑا ہوا کتب خانہ دیکھا۔

تسبیحی صاحب فارسی کے پُرگو شاعر اور تاریخ گو ہیں۔ ان کے کلام کے چھوٹے چھوٹے کئی مجموعے اسلام آباد سے انہی کے اہتمام سے شائع ہو چکے ہیں۔

۲۰ ستمبر ۱۹۸۷ء کو تسبیحی صاحب نے ''ساہن پال شریف'' عنوان سے ۱۲۱ اشعار کا ایک قصیدہ لکھا جو یہاں درج کیا جاتا ہے:

Marfat.com

بدیدم گلشن زیبا ساھن پال — ندارد در جہان ہمتا ساھن پال
مقام نوشۂ گنج بخش باشد — پُر است از مردم دانا ساھن پال
ہمہ مردان آن صاحب کمالند — معارف خواہ و خوش سیما ساھن پال
بہ پنجابی زبان گویا و شیدا — گلستان پُر گل است گویا ساھن پال
ہمہ نوشاہیان ساکن بہ این دہ — بہ علم و فضلشان شیدا ساھن پال
ہمہ شاعر پسند و شعر گویان — چنان دان عاشق و رعنا ساھن پال
بُوَد سید شرافت اہل این دہ — چو اختر روشن و پویا ساھن پال
گر از تاریخ آن پرسی کہ چون است — تواریخ شریف است با ساھن پال
بہ گورستان آن روزی گذر کن — بخوان تاریخ و بین جویا ساھن پال
ہمہ نوشاہیان ساداتِ دین اند — بدین ساداتِ دین شایا ساھن پال
شرار عشقشان در راہ دانش — بُوَد جویندۂ دلہا ساھن پال
زراعت مردمان را پیشہ باشد — چو از پیر و چو از بُرنا ساھن پال
برنج و گندم و جَو حاصل آن — مکائی و جوار دارا ساھن پال
ہمین مردم بسی مہمان نوازند — گشادہ سُفرہ در ہر جا ساھن پال
ہمہ گنج بخشی اند و مالکِ گنج — بدان گنجِ شریف پایا ساھن پال
بسی آثار آن فارسی زبان است [کذا] — کتاب و دفترِ گویا ساھن پال
ہمہ از پیروان غوثِ اعظم — کشد فریاد ''یا غوثا'' ساھن پال
شنیدی نعرۂ گنج بخشِ نوشہ — برآورد از دہان آوا ساھن پال
گر از مجنون بپرسی در کجایی؟ — جوابِ او بُوَد لیلا ساھن پال
گر از یوسف زلیخا را بجویی — زلیخایش بُوَد اینجا ساھن پال
رہا دیدہ بسی این روستا را — بُوَد از بہترین روستا ساھن پال

تسبیحی صاحب نے ۱۴ ذیقعدہ ۱۴۰۹ھ/۱۸ جون ۱۹۸۹ء کو ''وصف درگاہ نوشہ گنج بخش'' کے عنوان سے تیس اشعار کا ایک قصیدہ لکھا جسے ۲۲ جون ۱۹۹۱ء کو حضرت نوشہ گنج بخش کے عرس کے موقع پر ساہن پال شریف میں خضر * نوشاہی صاحب کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والی محفلِ مشاعرہ میں پڑھا جو

Marfat.com

بعد میں ماہنامہ *نوشاہی انٹرنیشنل* کراچی، جلد ۱، شمارہ ۱، ذی الحجہ ۱۴۱۲ھ/ جولائی ۱۹۹۲، صفحات ۱۱-۱۲ میں شائع ہوا۔

تسبیحی صاحب نے اپنے ایک طویل قصیدہ *پاکستان نامہ* (مطبوعہ اسلام آباد، ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۲ء، صفحہ ۲۹) میں حضرت نوشہ گنج بخش کا ذکر اس شعر میں کیا ہے:

مزار و درگہ نوشہ بُود در خاکِ ساھن یال
غنیمت درگہش کنجاہ و آن دھقان پاکستان

اور اسی کتاب کے صفحات ۵۱، ۶۹ پر بالترتیب ساہن پال اور حضرت نوشہ گنج بخش کے بارے میں وضاحتی حواشی دیئے ہیں۔

تسبیحی صاحب کا ایک اور قصیدہ ''عاشقانِ فارسی'' مشمولہ کتاب *ارمغانِ فارسی* مرتبہ محمد حسین تسبیحی، طبع اسلام آباد، ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۲ء، ص ۲۶ میں یہ دو اشعار بھی موجود ہیں:

دشت پنجاب آمدہ ہمچو بہشت عنبرین
تا شدہ سردار عشق از عارفانِ فارسی
پیر نوشاہی شدہ شکر شکن درین دیار
تا شدہ ماہ صداقت نوجوانِ فارسی

آخری مصرع میں محمد ماہ صداقت * کنجاہی کی طرف اشارہ ہے۔

۱۔ کوٹ رہاڑ، متصل علی پور چٹھہ، ضلع گوجران والا جہاں تسبیحی صاحب ۲۴ شعبان ۱۳۹۵ھ/ یکم ستمبر ۱۹۷۵ء کو میرے ساتھ حضرت شرافت صاحب کا کتب خانہ دیکھنے گئے تھے جو اُن دنوں عارضی طور پر ۱۹۷۳ء میں دریائے چناب میں سیلاب کی وجہ سے ساہن پال شریف کے متاثر ہونے کے باعث وہاں منتقل کر دیا تھا۔

زاہد، لاہور

نام عصمت اللہ، تخلص زاہد۔ ۱۹ جمادی الآخر ۱۳۷۵ھ/ ۲ فروری ۱۹۵۶ء کو گوجرہ میں پیدا ہوئے۔ سلسلۂ نوشاہیہ بچیاریہ میں اپنے والد سائیں محمد شریف سے صاحبِ خلافت ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور سے ۱۹۷۸ء میں ایم اے (پنجابی)، ۱۹۷۹ء میں ایم اے (اردو) اور ۱۹۸۸ء میں پی ایچ ڈی (پنجابی) کیا۔ ان کے پی ایچ ڈی کے مقالے کا موضوع *نوشہ گنج بخش: حیاتی، فکر تے فن* (۳۹۱ صفحات) تھا، جو پروفیسر ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کی نگرانی میں لکھا گیا اور تا حال غیر مطبوعہ ہے۔ آپ کی گیارہ

Marfat.com

تصانیف میں سے آکھے نوشہ قادری: قطب الاقطاب حضرت سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش دی حیاتی، لکھتاں تے وعظاں بارے تحقیقی تے تنقیدی بحث (پنجابی)، شائع کردہ العزیز پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۷۸ء، ۹۶ صفحات قابلِ ذکر ہے۔ صاحبزادہ محبوب* حسین نوشاہی، ساکن سنگھوئی کی سرپرستی میں شائع ہونے والے اردو ماہ نامہ حق نما لاہور کے اعزازی مدیر ہیں۔ اس رسالے میں سلسلۂ نوشاہیہ کے بارے میں مقالات شائع ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں شعبۂ پنجابی یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور کے ششماہی پنجابی رسالہ کھوج کے مدیر بھی ہیں۔ اس وقت صدرِ شعبۂ پنجابی، پنجاب یونیورسٹی لاہور ہیں اور راوی کالونی، راوی روڈ لاہور میں رہتے ہیں۔

اردو اور پنجابی میں شعر کہتے ہیں۔ نمونۂ کلام اردو:

نعت

جدھر بھی دیکھتا ہوں روشنی کا ہالہ ہے — کہ نور بار زمانے میں کملی والا ہے
کوئی بھی اس کی بھلا ہمسری کرے گا کیا — جنابِ آمنہ کی گود کا جو پالا ہے
صراطِ زیست میں طوفان جو بھی اٹھا ہے — نبی کے نام کے صدقے خدا نے ٹالا ہے
مصیبتوں کے بھنور میں گھرا ہوں جب بھی کبھی — اسی کی یاد نے آ کر مجھے سنبھالا ہے
میں خوش نصیب ہوں کتنا کہ اس کا منگتا ہوں — اسی کی ذات مری زیست کا حوالہ ہے
اُسی کے حسن کی خیرات ہے سبھی زاہدؔ — یہ کائنات میں ہر سمت جو اجالا ہے

ماخذ: مجلّہ شرق، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی لاہور، شمارہ برائے ۲۰۰۱ء؛ نیز دیکھیے: اورینٹل کالج میگزین، لاہور، ج ۷۰، شمارہ ۳، ۴، ۱۹۹۷ء، ص ۵۷-۶۱

سراج، بادشاہ پور

نام سراج الدین، تخلص سراج۔ والد صاحب کا نام حکیم چن میاں۔ ۱۳۳۶ھ/۱۹۱۸ء میں بادشاہ پور، تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاء الدین میں پیدا ہوئے اور ۱۹ رجب ۱۴۱۸ھ/۲۰ نومبر ۱۹۹۷ء کو وہیں وفات پائی۔ قادری مشرب تھے۔ ۹ جون ۱۹۷۵ء کو انہوں نے اپنے ہاتھ سے اپنے حالات اور پنجابی کلام کا نمونہ لکھ کر مجھے بھیجا جس کی مدد سے میں نے ایک مضمون ''سراج قادری'' لکھا جو ہفت روزہ الہام، بہاول پور، ۷ جولائی ۱۹۷۵ء میں شائع ہوا۔ متعدد پنجابی منظوم تصنیفات رکھتے ہیں۔ قصہ سوہنی مہینوال طبع اول میں حضرت شرافت نوشاہی کی یاد میں یہ اشعار لکھے ہیں:

Marfat.com

نوشہ پیر دا لاڈلا صاحب زادہ شریف احمد شرافت نشان ڈٹھا
خوش مقال ، بلند خیال عارف ، صاحب حال ، صاحب عرفان ڈٹھا
شریف التواریخ شاہکار اس دا ، بے نظیر آکھاں ، دل پذیر آکھاں
بلا شبہ محقق ، مورخ کامل ، معتبر اس دا ہر بیان ڈٹھا
اسم با مسمیٰ ، ازمائی ہوئی ستھری طبع شریف لطیف اس دی
خوش نصیب سراج مرید اس دے ، فیض بخش ہے ہر تصنیف اس دی
بے ریا ، ستھرا ، صاف ، ذوالکرامت ، وجاہت ، سادگی آ گئی راس ہیسی
ورثے وچ فقر دولت خاندانی ، رکھدا درد مند دل حساس ہیسی
مخلص دوست ہمدم ، ہمراز میرا ، قدر دان تے سخن شناس ہیسی
میری کوئی نہ کوئی تصنیف اپنے سفر و حضر ویلے رکھدا پاس ہیسی
کہندا رہندا مریداں نوں یاد کرو غزلاں شعر سراج قادری دے
رکھدا رہوے سنبھال بیاض اپنے ، بول انمول میرے بولی مادری دے
(ص ۱۱)

سراج صاحب کے فارسی اردو اور پنجابی غزلیات کے مجموعے *قطب ستارہ* شائع کردہ نیرنگ خیال پبلشنگ ، راول پنڈی ، ۱۹۹۰ء پر تقریظ نگار کا نام ''سید پیر شرافت علی نوشاہی لاہور مصنف *شرف التواریخ* ''اور اس کے اختتام پر تاریخ ۷ دسمبر ۱۹۸۷ء درج ہوئی ہے۔ اس نام میں اگرچہ شرافت نوشاہی اور *شریف التواریخ* کی کچھ مشابہت موجود ہے لیکن شرافت صاحب ۱۹۸۳ء میں وفات پا چکے تھے۔ یہ تقریظ پنجابی نثر میں ہے اور شرافت نوشاہی صاحب کے اسلوب سے مختلف ہے۔

سردار، کوٹ ککے شاہ

نام سردار علی، تخلص سردار، ولد عبدالغفور (تاریخی نام غفوری = ۱۲۹۶ھ)، ساکن کوٹ ککے شاہ، بعد میں نوشہ پور اور رن مل میں بھی رہائش پذیر رہے۔ حضرت نوشہ گنج بخش کے مرید میراں بخش المعروف میرا قوال کی اولاد سے تھے۔ یہ بھی قوال تھے۔ طبلہ، ہارمونیم اور سارنگی بجانے پر مہارت رکھتے تھے۔ میں نے انہیں دیکھا تھا۔ چند سال ہوئے انتقال کر چکے ہیں۔ گورستان نوشاہیہ میں دفن ہیں۔ ان کے بیٹے محمد طفیل مخلص * نے ان کا یہ نمونۂ کلام مہیا کیا ہے:

Marfat.com

کوئی کُجھ منگے ، کوئی کُجھ منگے ، نوشہ رکھ لے مینوں نکھٹیاں وچ
تخت تاج میں منگدی نئیں تیتھوں ، کمی سمجھ کے رکھ لے بُتیاں وچ
مینوں اپنی جان کے رکھ نوشہ ، بوہے بیٹھی ہاں راکھیاں کتیاں وچ
ہووے حشر دے روز سردار بخش مر جاواں جے تیریاں جتیاں وچ

نیز دیکھیے : شریف التواریخ ، ج ۳، ح ۱، ص ۵۰۷

سعید، سردار پور جھنڈیر

نام سعید احمد، تخلص سعید، قوم قریشی ، والد صاحب کا نام محمد دین بن امیر بخش بن الٰہی بخش بن محمد بخش بن محمد مراد ۔ ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء میں پیدا ہوئے۔ اباعن جد سلسلۂ نوشاہیہ کے مرید ہیں ۔ سعید صاحبزادہ غلام عباس نوشاہی ساکن داؤ والا ، نزد کہروڑ پکا سے بیعت طریقت رکھتے ہیں۔ ایم اے (اردو) ہیں اور تدریس کرتے ہیں ۔ ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۲ء میں سردار پور جھنڈیر، تحصیل میلسی، ضلع وہاڑی میں موجود ہیں ۔ ۱۹۹۶ء میں سردار پور میں ان سے ایک ملاقات ہوئی۔

پنجابی/سرائیکی میں شعر کہتے ہیں۔

نمونۂ کلام:

دوہڑے

جئیں ویلے ہوئی تخلیق بشر پئے نوری سب حیران تھیندے
کیتی عرض یا رب تیڈی حمد کیتے ہیں اتنے کیا نقصان تھیندے
ناری وانگ زمین تے شر کری اے فرش تیڈا ویران تھیندے
ہویا حکم نہیں معلوم سبھو اے خلق حضرت انسان تھیندے

جڈاں حضرت عشق تخلق تھیا کائنات دے وچ پئے ہُل گئی
گئے عرشی فرشی قطب سارے گل ول میزان تے تل گئی
نوری ناریاں سب پناہ منگ لئی کلی خلق بشر دی کھل گئی
اے بشر سعید دا حوصلہ ہے جیندی عشق ءچ عمراں رُل گئی

دل آہدا اے کیویں باہجھ سجن ایہا عید شوال سعید ہوی
رل سنگیاں بہہ کے خوش تھیسن تیڈی رہواں تے میڈی دید ہوی

Marfat.com

ماہی آ ویسی نہ ویکھن ڈیساں تے نہ اکھیاں توں اوہ بعید ہوسی
پس اوہا عید شوال ہوسی تیڈی دید ہوسی ، میڈی عید ہوسی

ماہے نی اک چاکر آیا کنی مندرا ، گل وچ گانی
ہس چاکراں ورگی شکل بنائی ، ہے شکل ایہدی شعشانی
ویکھ کے اینہوں سدھ بھل جاوے مینوں لگدا مہ کنعانی
جی کردا اس چاکر دی کراں فیر میں آپ غلامی

شاعر نے اپنے یہ حالات اور نمونہ کلام اپنے مکتوب مورخہ ۶ فروری ۲۰۰۲ء کے ذریعے فراہم کیے۔

سلامت، رن مل

نام سلامت علی، تخلص سلامت اور کبھی نوشاہی۔ والد کا نام منظور حسین بن علی بخش * قوال۔ ۲ صفر ۱۳۸۸ھ/ مئی ۱۹۶۸ء کو رن مل، ضلع منڈی بہاء الدین میں پیدا ہوئے۔ صاحبزادہ ناصر وحید نوشاہی سنگھوئی والا کے مرید ہیں۔ موسیقی کی ابتدائی تعلیم صاحبزادہ محبوب * حسین نوشاہی ساکن سنگھوئی سے حاصل کی۔ اس کے بعد حافظ فقیر حسین قوال، ساکن سوک کلاں، ضلع گجرات اور شیر علی و مہر علی قوال کے شاگرد رہے۔ اپنے چچا زاد تنویر حسین ولد نذیر حسین قوال کے ساتھ مل کر ۱۹۸۵ء سے قوالی کر رہے ہیں۔ عام محافل کے علاوہ ریڈیو پاکستان اور پاکستان ٹیلی وژن سے بھی ان کی قوالی کے پروگرام نشر ہوتے رہتے ہیں۔ حضرت نوشہ گنج بخش کی ذات اقدس سے بہت عشق و عقیدت رکھتے ہیں اور اپنی کامیابی کو انہی کی خدمت کی طفیل سمجھتے ہیں۔ سلامت علی ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۲ء میں موجود ہیں۔ کئی دفعہ مجھ سے مل چکے ہیں یہ حالات انہوں نے ۷ ستمبر ۲۰۰۱ء کو مجھے فراہم کیے۔

اردو اور پنجابی میں اشعار کہتے ہیں۔

نمونہ کلام اردو:

مدح حضرت شاہ سلیمان قادری بھلوالی

نور عین مصطفیٰ شاہ سلیماں قادری — دلبر غوث الوریٰ شاہ سلیماں قادری
وصل کا اک جام مجھ کو دیجیے صدقہ علی — در پہ دیتا ہوں صدا شاہ سلیماں قادری
صدقہ شاہ معروف کا اب لاج میری بھی رکھو — ہوں ترے در کا گدا شاہ سلیماں قادری

Marfat.com

تیری نسبت سے ہی شاہا ہے جہاں میں آبرو ورنہ میں کچھ بھی نہ تھا شاہ سلیماں قادری
تیرے در کو چھوڑ کر جاؤں تو میں جاؤں کہاں تو ہی ہے اک آسرا شاہ سلیماں قادری
آپ کے فیض و کرم کی دھوم عالم میں مچی کہہ رہے ہیں میرے نوشہ شاہ سلیماں قادری
آپ کی چوکھٹ کے قابل مجھ گدا کا سر نہیں سجدہ گاہ اولیاء شاہ سلیماں قادری
ہے سلامتؔ تیری نسبت سے نوشاہی سلسلہ مقتدائے سلسلہ شاہ سلیماں قادری

نمونۂ کلام پنجابی:

سلامت علی نے ایک طویل پنجابی نظم لکھی ہے۔ جس میں پنجاب کے صوفیا، مزاراتِ صوفیا اور حضرت نوشہ گنج بخش کی اولاد کے اسماء آئے ہیں۔ اس نظم سے چند اشعار:

حافظ برخوردار نوشاہی میرا دین ایمان
عصمت اللہ شاہ جوت جگائی فقر دی ایہہ پہچان
نوشہ پاک دا خاص پیارا اُچی سب توں شان
دل کردا میں لکھ لکھ واری واراں اپنی جان
عمر حیات دے لال پیارے سائیں عبد کریم
شاہ خضر تے بخت ظفر دی جگ کردا تکریم
حاجی پیر ممتاز تے ہویا راضی رب رحیم
ساہن پال وچ لعل نوشاہی لازم جے تعظیم

نیز دیکھیے: فروغ دانش، ص ۲۱۳-۲۱۵

سیارہ، تہران

سیارہ مہین فر، ۳۱ تیر ۱۳۴۷ شمسی / ۲۵ ربیع الآخر ۱۳۸۸ھ / ۲۲ جولائی ۱۹۶۸ء کو تہران (ایران) میں پیدا ہوئیں۔ ۱۳۷۵ شمسی میں دانشکدۂ ادبیات، دانشگاہ تہران سے فارسی زبان و ادب میں ایم اے کیا۔ ۱۳۷۱ش/۱۹۹۱ء میں بنیاد دائرۃ المعارف اسلامی، تہران سے وابستہ ہوئیں۔ پہلے ادارے کے شعبۂ ادبیات میں تھیں، آج کل شعبۂ فنی تدوین کی سربراہ ہیں۔ یہ ادارہ *دانشنامۂ جہان اسلام* (اسلامی انسائیکلوپیڈیا) تالیف اور شائع کرتا ہے۔ اس دانشنامہ میں ان کے تحریر کردہ کئی تحقیقی مقالات شائع ہو چکے ہیں۔ جیسے: بافقی، شرف الدین علی؛ باقی تبریزی؛ باقی نہاوندی؛ بساطی سمرقندی؛

Marfat.com

بصیری؛ بقال بازی؛ پاسارگاد۔ *Encylopaedia Iranica* (نیو یارک) میں مقالہ فرغانی، سیف الدین شائع ہوا۔ دانشنامۂ ادب فارسی: ادب فارسی در شبہ قارہ (ہند، پاکستان، بنگلہ دیش) بہ سرپرستی حسن انوشہ، طبع تہران، ۱۳۸۰ش/۲۰۰۱ء، جلد چہارم، بخشِ سوم، صفحات ۲۶۱۹-۲۶۲۰ میں ان کا مقالہ ''نوشاہی، عارف'' شائع ہوا۔ مختصر افسانے اور جدید نظمیں بھی لکھتی ہیں ان کے افسانے ایرانی رسائل کلک اور کتابِ ماہ ادبیات وفلسفہ میں شائع ہو چکے ہیں۔

نمونۂ کلام:

رؤیا

کسی از فاصلۂ سالہا آمدہ و بہ رؤیای من تصویری می بخشد

''یک پل کہ یادگار قرون از کف رفتۂ مباہات است و

دورترین زمان کہ بہ نزدیک ترینِ آن پیوندی دھد

آسمان پہناور پاک آبی را تا ابدیت امتداد دارد

رودی آرام ومہربان کہ آسمان را در خود تجربہ می کند و

خواب ''پیوستن'' و ''شدن'' را می بیند و

مردی تنہا با تن پوشی از جنس آسمان کہ این ھمہ را

بہ نظارہ ایستادہ

مردی کہ با تلخی مرزھا آشناست

وفاصلہ ھا را می شناسد''۔

(۲خرداد ۱۳۷۷ش)

شائق، چک عمر

نام محمد سلام اللہ، تخلص شائق۔ والد صاحب کا نام مولوی امان اللہ حنفی، قوم گوجر اوانہ، ساکن چک عمر، نزد لالہ موسیٰ، ضلع گجرات۔ شائق صاحب اپنے چچا مولانا شیخ عبداللہ (م: ۳ ذیقعدہ ۱۳۳۹ھ/۱۰ جولائی ۱۹۲۱ء) کے شاگرد تھے جو پنجاب کے مفتی اعظم اور فارسی کے بہترین شاعر و تاریخ گو تھے۔ شائق صاحب سلسلۂ نوشاہیہ میں باقاعدہ بیعت طریقت تو نہ رکھتے تھے لیکن ان کی صاحبزادہ محمد عالم نوشاہی ڈھل والا (۱۲۹۷ھ-۱۳۵۱ھ) سے محبت تعشق کا درجہ اختیار کر چکی تھی اور اسی وجہ سے ان کے دل میں

Marfat.com

خاندانِ نوشاہیہ سے بھی گہری عقیدت پیدا ہوگئی تھی۔ وہ اکثر ساہن پال شریف جاتے اور روضۂ حضرت نوشہ گنج بخش کی زیارت کرتے۔ ساہن پال کے اکابر علماء اور فضلا سے ملتے۔ اعلیٰ حضرت نوشاہی اور حضرت شرافت نوشاہی سے خاص تعلقِ خاطر تھا۔ اعلیٰ حضرت نوشاہی کی کتاب *عیون التواریخ* اور *فیض محمد شاہی* اور حضرت شرافت کے روزناچوں اور بیاضوں میں شائق صاحب کا ذکر اور کلام ملتا ہے۔

شائق صاحب نے ۷ محرم ۱۳۶۵ھ/۱۳ دسمبر ۱۹۴۵ء کو وفات پائی۔ قبر چک عمر میں ہے۔

شائق صاحب فارسی، اردو اور پنجابی کے عمدہ شاعر تھے۔ تاریخ گوئی میں بھی ملکہ حاصل تھا۔ ان کا کلام *بیاضِ شائق* میں ان کے بیٹے مولوی مظفر علی مرحوم کے پاس محفوظ تھا۔ *دیوانِ شائق* (فارسی) کی ایک نقل دو جلدوں میں پروفیسر احمد حسین احمد * قلعہ داری صاحب نے اپنے لیے تیار کی، جو ان کے کتب خانے میں موجود ہے۔ شائق صاحب نے متعدد نوشاہی بزرگوں کی تواریخِ وفات اور مدحیہ نظمیں لکھیں جن کا شریف *التواریخ* میں جابجا اندراج ہوا ہے۔ مثلاً ج ۲، ص ۷۵۰-۷۵۱ تاریخِ وفات غلام حسن نوشاہی ڈھل والا (م: ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء)؛ ص ۸۶۵ تاریخِ وفات برکت بی بی زوجہ محمد شریف نوشاہی ڈھل والا (م: ۱۳۴۴ھ)؛ ص ۸۶۷-۸۷۱ تاریخِ وفات پیر محمد عالم نوشاہی ڈھل والا (م: ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء)؛ ص ۸۷۸-۸۷۹ تاریخِ وفات فضل حسین نوشاہی ڈھل والا (م: ۱۳۴۶ھ/۱۹۲۷ء)۔

نمونۂ کلام فارسی:

غزل بمدح حضرت نوشہ گنج بخش

قطب عالم، غوث اعظم، شاہ نوشہ مقتدا — ناقصاں را پیر کامل، کاملاں را رہنما
ہر دو چشمش باز در عرفان چو لفظ ہای ھو — سر نشین اولیا چون نقطہ ای بر والضحیٰ
بر مزارش از ہمہ اطراف ہر یک فیض جو — ہم چو پروانہ بگردِ شمع باشد در مسا
نامدارانِ جہان بر مرقدش جاروب کش — کمترین خادمانش شد بہ عالم پیشوا
در مصیبت، تنگ دستی گشتہ ام اندوہناک — از درش امداد جویم، حاجتم سازد روا
المدد یا شاہ نوشہ رحمت پروردگار — تشنہ کامم جرعہ بخش ای شاہ نوشہ رہنما
بر مراد شائق مسکین دعا کن ای جناب — شاہد مقصود او را باد در بر دائما

(شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۲، ص ۲۰۰)

نمونۂ کلام اردو:

Marfat.com

مرثیہ محمد عالم نوشاہی

میرا دوست محمد پیر عالم — کیا دنیا سے جب اس نے کنارہ
فلک پر چھا گئی یک دم سیاہی — ہوا آنسو فشاں ہر اک ستارہ
نہ ایسا مہرباں ہو گا جہاں میں — اگرچہ ڈھونڈیئے بلخ و بخارا
نہ دیکھو گے کہیں ایسا وفا خو — پھرو پنجاب تا ملک ہزارہ
ہمیشہ چاہیے ڈیرہ نہ دربار — کہ آخر سہن پال ہے گھر پیارا
کبھی ڈھل چاہیے جانا ضروری — وہاں برباد ہے گھر بار سارا
کبھی چک عمر میں تشریف لاؤ — نہ اس کو بھول جانا یارِ غارا
بلانا چاہیے مجھ کو شتابی — کہ ہے آزردہ دل شائق تمہارا

(ایضاً، ج۲، ص۸۶۷-۸۶۸)

نمونۂ کلام پنجابی:

ایضاً

اکھیں وسدا غائب ہویا سجن محرم دل دا — جیوں کر ڈبن اکھیں دسدے سورج چن آسمانی
ہے ہے واہ نہ چلے کوئی ، نہ کوئی چلے چارہ — حیلہ پیش نہ جاوے کوئی ، کی گل کراں زبانی
پیر محمد عالم صاحب کوچ کیتا اج ڈیرہ — چہرہ اس دا چن برابر چمکے نور پیشانی
اللہ صاحب اس نوں بخشے فضلوں اجر مصیبت — بندہ عاجز منگن ہارا ذات تیری رحمانی
سنگی ، ساتھی ، سجن ، دشمن ہنجو بھر بھر روندے — نکّے ، وڈے صاحبزادے تیری کہن کہانی
کمیں ، راٹھ تمامی سارے درد فراق ستائے — کر کر یاد تساڈیاں گلاں ڈُبے وچ حیرانی
صبر سہارا اللہ دیوے ، بخشے آپ تسلی — یاراں پچھے جیون مندا بھٹھ پئی زندگانی
روح اس داوچ باغ بہشتاں ہر دم خوشیاں مانے — قبر اس دی تے یا رب برسے رحمت والا پانی

(ایضاً، ج۲، ص۸۶۹-۸۷۰)

نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج۳، ح۱۲، ص۱۹۹-۲۰۱؛ *خفتگانِ خاک گجرات*، ص۸۵-۸۶؛ *کتاب دوست*، شمارہ۲، ص۵۳

Marfat.com

شریف، فیصل آباد

بابا محمد شریف، سائیں مولا شاہ* کے خلیفہ شیر شاہ شیرو کی والے کے مرید ہیں۔ ۱۴۲۰ھ/ ۲۰۰۰ء میں موجود ہیں۔

پنجابی میں شعر کہتے ہیں۔ ان کی پنجابی کافیوں کے دو مجموعے شائع ہو چکے ہیں: ۱۔ *خزینۂ توحید*، ناشر مصنف خود، چک پنوں، ضلع شیخوپورہ، ۱۹۸۰ء، ۱۶۰ صفحات؛ ۲۔ *نوشاہی لہراں*، ناشر مصنف خود، فیصل آباد، بلا تاریخ، ۱۲۵ صفحات۔

نمونۂ کلام:

کنیں مرشد مُندراں پایاں مُندراں دا رنگ قادری
اوہنے جلویاں نال سجایاں مُندراں دا رنگ قادری

(*نوشاہی لہراں*)

دیکھیے: *پنجابی کتابیات*، ج ۱، ص ۸۱۲ (اندراجات ۵۷-۹۶۵۶)؛ *ششماہی کھوج*، لاہور، مسلسل شمارہ ۴۴، جنوری-جون ۲۰۰۰ء، ص ۹۴-۹۵؛ *تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ* میں ایک شاعر محمد شریف متخلص شریف کا ذکر گذر چکا ہے جس کے بارے میں مزید معلومات نہیں ملیں، ممکن ہے ہمارا محمد شریف وہی شاعر ہو۔

شریف، کنجاہ

تاریخی نام محمد شریف خان (= ۱۳۳۳)، یکم رمضان ۱۳۳۳ھ/ ۱۳ جولائی ۱۹۱۵ء کو کنجاہ، ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تعلیمی اور رسمی اسناد اور بعض معاصر ادبی کتابوں میں تاریخ پیدائش ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۵ء اور ۱۹۱۴ء لکھی گئی ہے، جو صحیح نہیں۔ ہماری مندرجہ تاریخ خود شریف کنجاہی صاحب نے اپنے ایک مکتوب بنام پروفیسر محمد بلال سہیل، شعبۂ اردو، گورنمنٹ گورڈن کالج، راول پنڈی، مورخہ ۲۱ اپریل ۲۰۰۰ء میں لکھی ہے۔

شریف کنجاہی صاحب جن دنوں مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد کے ماہ نامہ *اخبار اردو* کے مدیر تھے، اسلام آباد/راول پنڈی میں ان سے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ آج کل (۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۲ء) گجرات میں رہائش پذیر ہیں۔

فارسی، اردو اور پنجابی زبانوں کے محقق، مترجم اور شاعر ہیں۔ انہوں نے حضرت نوشہ گنج بخش کے چند پنجابی اشعار کا اردو ترجمہ کیا ہے، جو روزنامہ جنگ، راول پنڈی، اشاعت ۸ مارچ ۱۹۸۴ء، ص ۶،

Marfat.com

میں شامل ہے:

کلام نوشہ:

دھندے مول نہ نبڑے ، عمرا نبڑ گئی　　دُنی دا ہتھ نہ آیا ، کھپ کھپ گئے کئی
رَنجے راجے راوَ ناں ، کیہی بھکھ پئی　　نوشہ مرشد مہر کر ، سوجھی آپ لئی

(گنج شریف، پنجابی، ص۵۸۲)

ترجمہ:

نپٹی عمر ، یہاں پر کس نے دھندوں کو نپٹایا　　کھپ کھپ گئے ہزار اس دنیا کا پر بھید نہ پایا
سیر ہوے نہ راجے راوَ، بھوک نے ایسا زور دکھایا　　سدھ ہماری لی مرشد نے ، نوشہ کرم کمایا

کلام نوشہ:

چھوٹی رات ، کہانی وڈی ، آنگن چھوٹا تے تانی وڈی
جبھ نہ وڈی ، بانی وڈی ، نوشہ گل ربانی وڈی

(ایضا، ص۱۴۴)

ترجمہ:

چھوٹی رات ، طویل کہانی ، آنگن چھوٹا ، لانبی تانی
بڑی زبان نہ بڑی ہے تانی ، بات بڑی نوشہ ربانی

شگفتہ، نوشہ پور رساہن پال شریف

نام شگفتہ رانی، تخلص شگفتہ ۔ صاحبزادہ نذر محمد متخلص بہ نذر * المعروف نذر مولا نوشاہی برخورداری کی بیٹی اور مریدہ ہیں۔ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ/یکم جنوری ۱۹۷۶ء کو نوشہ پور متصل ساہن پال شریف میں پیدا ہوئیں ۔ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول پنڈی کالو سے تعلیم حاصل کی ۔ صاحبزادہ افتخار سلیم نوشاہی (حضرت شرافت نوشاہی صاحب کے نواسے) سے شادی ہوئی ۔ اپنے آبائی گھر نوشہ پور میں رہتی ہیں ۔ ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء میں موجود ہیں ۔

پنجابی میں اشعار کہتی ہیں ۔ شاعری میں اپنے والد صاحب سے متاثر ہیں ۔ اشعار میں روانی پائی جاتی ہے اور الفاظ کا انتخاب بھی اچھا ہے ۔ نمونہ کلام:

Marfat.com

درفراق والدومرشدصاحب نذر محمد نوشاہی

پھراں لبھدی نذر سرکار تینوں زار و زار رووان مندا حال ہویا
سجن ، ساک ، قبیلڑے غیر ہو گئے ، ہجر نال زخمی وال وال ہویا
دکھاں درداں توں ہن گھبرا گئی آں تیرے بناں ہے جیون محال ہویا
اودوں عید شگفتہ دی ہو جاسی حاصل تیرا جدوں قرب وصال ہویا

پھراں لبھدی نذر سرکار تینوں آ جا یار پیاریا واسطہ ای
وچ اوکڑاں ، مشکلاں گھری ہوئی میں ، آ جا میرے سہاریا واسطہ ای
کوٹھے والے دا ہاڑا پئی پاوندی میں ، اوہدے راج دلاریا واسطہ ای
دیویں دید شگفتہ نوں اج آ کے میرے نور نظاریا واسطہ ای

پھراں لبھدی نذر سرکار تینوں معرفت دا توں آفتاب سوہنا
سِک وصل دی کر دے اج پوری ، ویکھاں مکھڑا چن مہتاب سوہنا
من واسطہ نوشہ تے سخی دا توں ، نالے شاہ معروف جناب سوہنا
آ کے سامنے اج شگفتہ دے کھول دس اسرار دا باب سوہنا

پھراں لبھدی نذر سرکار تینوں دِسے دنیا سب سراب وانگوں
اک نظر کریں صاحبا تر جاواں ، مستی عشق دی چڑھے شراب وانگوں
سیاں دین اولامڑے آن مینوں ہویا جل کے جی کباب وانگوں
لاویں گلے آ اج شگفتہ نوں رہ گئی زندگی ہن حباب وانگوں

پھراں لبھدی نذر سرکار تینوں تیرے بناں ایہہ شہر ویران لگے
غیر چھڈ کے اپنے غیر ہو گئے کوئی نہ اپنا وچ جہان لگے
ہر کسے نوں اپنی پئی ہوئی اے ، کوئی کسے دا نہ راز دان لگے
یاداں تیریاں وچ شگفتہ دے ڈاہڈے اتھروں ہون روان لگے

Marfat.com

پھراں لبھدی نذر سرکار تینوں قربان جاواں تیرے نام اتوں
تیری شیریں گفتار ، کردار اتوں ، تیرے سوز تھیں بھرے کلام اتوں
تیرے میخانے توں قربان جاواں ، تیرے مَے اتوں ، تیرے جام اتوں
سبق دتے نے سدا مُحبتاں دے ، صدقے جاواں میں تیرے پیغام اتوں

پھراں لبھدی نذر سرکار تینوں تینڈڑے سوزو گداز اتوں
تیرے شوق تے ذوق ، اخلاق اتوں ، تیرے سُر کمال دے ساز اتوں
تیرے درد تھیں بھرے اشعار اتوں ، نالے عشق دی تیری نماز اتوں
تیرے عشق پیار توں جاں صدقے تیرے وحدتاں دے بھرے راز اتوں

پھراں لبھدی نذر سرکار تینوں صدقے جاواں میں تیرے جمال اتوں
تیری یاد اتوں ، تیرے خواب اتوں ، تیرے پریت تھیں بھرے خیال اتوں
تیری خوش طبعی تے سادگی تے ، پاک طینتی ، نیک خصال اتوں
تیری عاجزی توں میں قربان جاواں تیری نگہ تے فیض کمال اتوں
پھراں لبھدی نذر سرکار تینوں تیرے پیراں دے نقش ٹٹولدی میں
تیری راہواں دی خاک دی خاک ہو کے سدا خاک وجود دی رولدی میں
غم کھا جاندی وچو وچ سبھے ، کدی کسے دے اگے نہ کھولدی میں
درد ساز دے دیپک وجا کے تے رہواں سخن فراق دے بولدی میں

پھراں لبھدی نذر سرکار تینوں نام لباں تے تیرا کمال آیا
پندرہ ہوئی دسمبر عیسوی سی ، اُنی سو پچانوے سال آیا
ویہہ سو بونجا تے پوہ پہلی ، ڈاہڈا میرے تے جدوں زوال آیا
چودہ سو سولہ ہجری تے رجب بائی ، جدوں تیرا سی وقت وصال آیا

جمعہ وار ، صبح دے دو وجے ، ملک عدم دے ول روان ہوے
ہتھیں اپنی ٹور کے سب سیّاں ، نالے یار سبھے پریشان ہوے

Marfat.com

جتھے سدا بہار سی نظر آوندی اوہو ہن مکان ویران ہوے
جہڑا چھڈ ٹریا شگفتہ روندی نوں اس تو جی تے جان قربان ہوے

سی حرفی سے چند اشعار:

ر راہ دس مینوں آپ سائیاں تینوں پیر پیارے دا واسطہ ای
صدقہ شاہ معروف تے سخی دا ای ، نالے سخی دلارے دا واسطہ ای
بائیاں صوبیاں دا تینوں واسطہ ای ، میراں راج دلارے دا واسطہ ای
نگاہ کرم دی کرو شگفتہ تے تینوں سخی دوارے دا واسطہ ای

ی یار پیاریو چھڈ گئے او ، سٹ گے او غماں دے کھوہ مینوں
تیرے باہجھ میرا کون جگ اتے نہ ہی کسے دی ہے صاحبا لوہ مینوں
مینوں اپنے کول بلا سائیاں پئی کھاوندی ہن ایہ جوہ مینوں
پڑھے لا الہ الا اللہ شگفتہ عشق یار دے لیا ترھو مینوں

یہ حالات اور کلام شاعرہ نے ۱۳ اپریل ۲۰۰۲ء کو خود فراہم کیے۔

شہباز، ساہن پال شریف

نام شہباز اختر، تخلص شہباز، والد صاحب کا نام منظور حسین بن محمد حسین بن امام دین بن پیراں دتا بن قطب الدین بن فتح الدین بن خدا بخش بن تقن بن رحمت اللہ بن حافظ محمد برخوردار بن حضرت نوشہ گنج بخش۔ ۱۱ شوال ۱۳۸۸ھ / یکم جنوری ۱۹۶۹ء کو ساہن پال شریف میں پیدا ہوے۔ کچھ تعلیم گورنمنٹ پبلک ہائی سکول، پنڈی کالو سے حاصل کی۔ آج کل ۱۴۲۲ھ / ۲۰۰۲ء میں موجود ہیں۔

پنجابی میں شعر کہتے ہیں۔ نمونۂ کلام:

ت تار بیڑا میں مسکین دا وی جیویں تاریا ای شاہ جہان نوشہ
پیر محمد نوں چا سچیار کیتا ، جیوں تاریا پاک رحمان نوشہ
لاڑا ولیاں دا تینوں آکھدے نے ، کیڈی اُچی ہے تیری شان نوشہ
شہباز قدماں تیریاں وچ آ ڈِگا پا کرم دا اس نوں دان نوشہ

ص صفت کریئے اوہناں عاشقاں دی جہڑے سچا عشق کماوندے نیں
اپنی جان دی نہیں پروا کردے سر دھڑ دی بازی لاوندے نیں

Marfat.com

چڑھ جاندے نے اوہ سولیاں تے ، نالے پٹھیاں کھلاں لہاوندے نیں
شہبازؔ ویکھ حوصلے اوہناں عاشقاں دے چڑھ نیزے قرآن سناوندے نیں
وچھڑے یار دی اک واری فیر ملن دی جے مینوں وات ہوندی
نگر نگر پھر کے اوہنوں ڈھونڈ لیندا بھاویں دن تے بھاویں رات ہوندی
جے کر مل جاندا جپھا گھت ملدا ، دن عید تے رات شبرات ہوندی
کیوں وچھڑدا یار شہبازؔ تیرا ، ایڈی چنگی جے تیری برات ہوندی

یہ حالات اور کلام، صاحبِ کلام نے ۱۷ ستمبر ۲۰۰۱ء کو ایک ملاقات پر فراہم کیے۔
نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۲، ص ۸۵۸ (شاعر کے والد اور دادا کا ذکر)۔

شہید، مونگنان والا

نام سید محمد صفدر شاہ، تخلص شہید، والد صاحب کا نام سید محمد مالک بن سید قطب علی شاہ گیلانی۔ ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء میں مونگنان والا، تحصیل فیروز والا، ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے اور آج کل وہیں رہتے ہیں۔ پاکستان کے معاصر فارسی، اردو شاعر اور محقق سید محمد اکرم شاہ ''اکرام'' صاحب کے بڑے بھائی ہیں۔ بہت عرصہ تک لاہور میں مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد کے نمائندے رہے اور چھاپہ خانوں میں مرکز کی زیرِ طبع کتب کی نگرانی کرتے رہے۔ چنانچہ میری بعض کتابیں جو ۱۹۸۰ء-۱۹۸۹ء کے دوران لاہور میں کمپوز اور طبع ہوئیں ان کی نگرانی بھی انہوں نے کی۔ لاہور اور اسلام آباد میں ان سے متعدد بار ملاقاتیں ہوئی ہیں۔ اردو، فارسی، پنجابی میں شعر کہتے ہیں۔

نمونۂ کلام:

حضرت شرافت نوشاہی صاحب کی وفات پر بیس اشعار کی ایک مثنوی لکھی۔ اس میں سے چند اشعار یہاں درج کیے جاتے ہیں۔

ای دریغا بوی گل از گل برفت — ای دریغا از چمن بلبل برفت
ای دریغا در بہار آمد خزان — چشم ہر اہل چمن است خونچکان
رخت بر بستہ شرافت زین جہان — سوی حق آن عاشق حق شد روان
چشم تر بودیم ، او خندہ بہ لب — رفت سوی خلد آن محبوبِ رب
از کجا رمزِ حقیقت بشنویم — از کجا ما واقفِ عرفان شویم

Marfat.com

داغِ فرقت داد ما را جانِ جان　　آن شرافت خسرو شیرین بیان
چون بدست خود گرفتہ او قلم　　جملہ اسرارِ یقین کرد او رقم
تا قیامت نام او زندہ بماند　　کار او پایندہ تابندہ بماند
بر مزارش لطف حق باشد مدام　　صد درود و صد سپاس و صد سلام

رباعی

شہ نوشہ ولی نور بہشتی　　ز رحمان یافتہ فیض الستی
مریدانش ہمہ چہ خوش نصیب اند　　بباشند آن بہ رند و جذب و مستی

شہید صاحب نے ۲۵ اپریل ۲۰۰۲ء کو مجھے اپنی رباعیات اور قطعات کا قلمی مجموعہ *طلوع الانوار* ارسال کیا یہ ۲۳۲ فارسی قطعات اور رباعیات کا (بین السطور اردو ترجمے کے ساتھ) مجموعہ ہے۔ اس کے سرورق پر انہوں نے اپنی طریقتی نسبتیں ''قادری چشتی جہانگیری'' لکھی ہیں۔ آخر میں ان کی حسب ذیل تصانیف کے اسماء درج ہوے ہیں: ۱۔ *اسرارِ عشق*، مجموعۂ غزلیات اردو و فارسی؛ ۲۔ *انوار شیرب*، مجموعۂ نعت اردو و فارسی؛ ۳۔ *جواہر الکونین انوار القدس*، فارسی منظوم در تصوف و شریعت؛ ۴۔ *حیات و فضائل حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء*، فارسی منظوم؛ ۵۔ *حقیقت نامہ*، پنجابی منظوم؛ ۶۔ *مثنوی اوصاف النبی*، فارسی؛ ۷۔ *ثنائے علی*، فارسی؛ ۸۔ *شجرہ نسب سادات گیلانی*، مونگنا نوالا، فارسی؛ ۹۔ *طلوع انوار*، مذکورہ نسخہ کتاب خانۂ گنج بخش، اسلام آباد میں محفوظ کرادیا گیا ہے۔ اس مجموعے سے نمونۂ کلام:

رباعی

محبت شیوۂ اہل وفا است　　محبت میوۂ باغ بقا است
محبت را نہ شرطِ رنگ و نسلی　　محبت ہر کہ را باشد روا است

رباعی

مسلمانان چہ بد بختی اوردند　　مساجد را بخون رنگین کردند
بلا جرم و خطا این قتل و غارت　　دل ختم الرسل را می ازردند

صابر براری

صابر براری کراچی کے معاصر تاریخ گو شعراء میں سے ہیں۔ ان کے قطعات تاریخ کا مجموعہ تاریخ رفتگان دو حصوں میں ایوان ادب، کورنگی، کراچی سے شائع ہوا ہے اس میں حضرت شرافت نوشاہی

Marfat.com

کے مختصر حالات اور حسب ذیل قطعۂ تاریخ وفات بھی شامل ہے:

الحاج پیر حضرت سید شریف احمد — صد حیف پا گئے ہیں دنیا سے آج رحلت
تھے وہ ادیب و شاعر ، دانشور و مورّخ — تصنیف ان کی ہر اک ہے مظہر بلاغت
روحانی پیشوا تھے وہ رہروان حق کے — نوشاہی سلسلے نے پائی ہے ان سے وسعت
یارب وہ خُلد میں بھی اعلےٰ مقام پائیں — ہو اُن کی قبر پر بھی بارانِ نور و نکہت
تاریخ کا یہ مصرع ہے حسب حال صابر — تھے ایک سایۂ حق نوشاہیِ شرافت

۱ ۹ ۸ ۳

(تاریخ رفتگان، حصہ اول، ص ۲۴۱)

صابر پیر، رن مل

نام صابر حسین، تخلص صابر پیر، والد کا نام علی محمد جو شیخ فضل حسین سلیمانی بھلوالی کے مرید تھے، بن نبی بخش بن شاہ مغل بن غلام محمد بن سلطان محمد بن محمد سعید دولا بن محمد ہاشم دریا دل بن حضرت نوشہ گنج بخش۔ اس وقت ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۲ء میں بعمر تقریباً ۵۰ سال رن مل، ضلع منڈی بہاء الدین موجود ہیں۔

انہوں نے ایک کتابچہ *اسرار انوشاہی*، ۶۴ صفحات، بلا تاریخ رن مل سے شائع کیا ہے، اس کے آخر میں ان کی ایک پنجابی سی حرفی اور ایک مناقب بھی موجود ہے۔ سی حرفی کا پہلا شعر یہ ہے:

الف اللہ نوں حمد ہزار پہلے ، پھر نعت ہے احمد مختار دی جی
رحمت رب دی آل اصحاب اتے ہوندی صفت نہ چارے یار دی جی
سوہنا شاہ معروف قادری ہے ، عالی شان ہے اس سرکار دی جی
صابر پیر پھر کراں بیان اگوں مدح اپنے نوشہ یار دی جی

(ص ۵۸)

نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۲، ص ۱۲۵۳؛ ج ۳، ح ۱، ص ۵۸

صدر دین

نام اور تخلص میاں صدر دین۔ ان کے بارے میں مزید کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ قیاس ہے کہ چودھویں صدی ہجری کے اوائل میں گذرے ہیں اور سلسلۂ نوشاہیہ میں بیعت رکھتے تھے۔ کتب خانۂ گنج بخش، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد میں ایک قلمی *بیاض*، شمارہ ۲۱۲۵ میں ان کا پنجابی

Marfat.com

کلام موجود ہے۔ وہاں سے نقل کیا جاتا ہے:

نعت

جتھے ڈیرے لاے جیا پاک نبی نے ، اٹھ چل مدینے اٹھ چل مدینے
اوہتھے رحمت والا کھلے رہن خزینے ، اٹھ چل مدینے اٹھ چل مدینے
اوتھے رحمت والا اللہ مینہ برساوے ، ہوندا پاک گناہوں جہڑا اوتھے
میں شفاعت کرساں کہیا پاک نبی نے ، اٹھ چل مدینے اٹھ چل مدینے
دربار نبی دے برسے نور الٰہی ، چوکی دار فرشتے ، پہرے دار سپاہی
عاشق وانگ پتنگاں رہندے اوس زمینے ، اٹھ چل مدینے اٹھ چل مدینے
گلیاں مہکن پیاں جیویں کھلیاں نے کلیاں جتھے پاک
گویا عطر بسایا وچ اوس زمینے ، اٹھ چل مدینے اٹھ چل مدینے
واہ واہ دیس عرب دا سوہے بھاگی بھریا سوہنا شہر مدینہ چند جتھے چڑھیا
گذری عمر نکمی وچ دیس کمینے ، اٹھ چل مدینے اٹھ چل مدینے
اوتھے بحر کرم دا پیا ٹھاٹھاں مارے رحمت رب سچے دی مارے جوش ہلارے
ونڈے فیض حقانی نوشہ نال قرینے ، اٹھ چل مدینے اٹھ چل مدینے
نت راہیں تکاں آوے جے اسوار بن نوشوا جے وی نہ آیا ساری عمر گذاری
اینویں وچ اڈیکا گذرے سال مہینے ، اٹھ چل مدینے اٹھ چل مدینے
سینے بلدیاں لاٹاں، برہوں بھانبڑ لایا جیوں جیوں پین شرارے تیوں تیوں شوق [کذا]
روضہ دیکھ نبی دا پوے ٹھنڈک سینے ، اٹھ چل مدینے اٹھ چل مدینے
میاں صدر دینا چھڈ جھگڑے جھیڑے جتھے نوشو رہندا چل وسیے نیڑے
روضہ پاک نبی دا وچ شہر مدینے ، اٹھ چل مدینے اٹھ چل مدینے
(ص ۱۳۸-۱۳۹)

ضیا، پسرور

نام ضیا محمد، تخلص ضیا، ۱۳۴۶ھ/۱۹۲۸ء میں چوہال، ضلع گجرات میں پیدا ہوے۔ گورنمنٹ ہائی سکول پسرور، ضلع سیالکوٹ میں مدرس ہیں۔ ایک دفعہ میری موجودگی میں حضرت شرافت نوشاہی

Marfat.com

صاحب سے ملاقات کی۔ان کی وفات پر میرے نام ایک تعزیتی خط مکتوبہ ۳ ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ/۱۳ اگست ۱۹۸۳ء میں ۱۹ اشعار کا ایک قطعہ تاریخ بھی بھیجا، جو یہ ہے:

رخت بربست از جہان صد حیف — مرد صاحب دل و شریف و غیور
عارف پاک بین و پاک نہاد — شاعر خوش کلام و خوش دستور
در کمالاتِ ظاہری معروف — در مقاماتِ باطنی مشہور
بود چون نامِ خود شرافت مند — با تواضع قرین ، ز نخوت دور
ہمہ از لذتِ صفا سرشار — ہمہ از مستی غنا مخمور
آہ آن مرد پاک باز و شریف — روی خود کرد در کفن مستور
آشنایان ز مرگ او غمناک — دوستان در فراق او رنجور
ہمدمش باد رحمتِ یزدان — ہمرہش باد لطفِ ربِ غفور
ہاتف غیب با دلِ صد چاک — گفت تاریخ '' عابدِ مغفور ''

۱۴ ۰۳

ان کے فارسی مجموعہ ہائے کلام *ارمغان عشق* (۱۹۷۰ء)، *کاروان فارسی* (۱۹۷۵ء)، *نوائے شوق* (۱۹۷۷ء) شائع ہو چکے ہیں۔

طاہرہ، ڈوگہ

سید ابو الکمال غلام رسول برق* نوشاہی کی صاحبزادیوں میں طاہرہ نام کی دو مستورات ہیں۔ برکات فاطمہ طاہرہ (ولادت: ۳ ربیع الثانی ۱۳۷۶ھ/۷ نومبر ۱۹۵۶ء)، طاہرہ فاطمہ (ولادت: ۲۰ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ/۶ ستمبر ۱۹۶۶ء) ان میں سے کسی ایک کا پنجابی مرثیہ جو انہوں نے اپنے بھائی صفدر حسین شاہ اطہر نوشاہی کی طائف، سعودی عرب میں حادثاتی موت (۱۳ مارچ ۱۹۸۱ء) پر کہا تھا، کتاب *فراق صفدر* مصنفہ ابو الکمال برق نوشاہی، مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس لاہور، مارچ ۱۹۸۳ء میں حسب ذیل عنوان کے ساتھ شائع ہوا ہے: '' سخنے چند بر وفات سید صفدر شہید قدس سرہ از سیدہ طاہرہ برق نوشاہی دختر سید ابو الکمال برق نوشاہی مدظلہ''۔ اس مرثیے سے ایک بند نقل کیا جاتا ہے:

ٹر گیا اے جگ توں ویر میرا جِندے کملی نت کرلاوندی رہو
صفدر ویر دی پاک تصویر تائیں چُم چُم کلیجڑے لاوندی رہو

Marfat.com

یاد کر کر طائف دے حادثے نوں سدا خون دے اتھروں برساوندی رہو
طاہرہ ٹر گئے نی درد ونڈان والے بہہ کے کلیاں نیر وگاوندی رہو
(ص۱۰۲-۱۰۴)

طور، گوندلاں والا

۱۹۷۸ء میں میرا ارادہ سلسلۂ نوشاہیہ کے فارسی شعراء کا تذکرہ تصنیف کرنے کا تھا۔ اس سلسلے میں طور صاحب کو خط لکھ کر ان سے حالات طلب کیے۔ انہوں نے ۱۰ اگست ۱۹۷۸ء کو تحریر کردہ اپنے خط میں حسب ذیل خود نوشت حالات بھیجے:

''ابتدائی تعارف: سید صوفی ابو کلیم محمد افضل طور فاروقی[1] قریشی[2] چشتی[3] فریدی[4] قادری[5] نوشاہی[6] سچیاری حسینی[8]؛ یعنی ابو کلیم کنیت، سید نسب، صوفی القاب [کذا: لقب]، طور تخلص، نمبر ۱ تا نمبر ۴ نسبتی ہئیت ترکیبی اور نمبر ۵ تا نمبر ۸ طریقت کے اعتبار سے ہئیت ترکیبی۔ ولد زبدۃ العرفاء سید صوفی * محمد فاضل مرحوم، سکنہ موضع گوندلاں والا ..... تحصیل و ضلع گوجران والا۔ ہمارے مورث اعلیٰ جناب قطب دوران جناب باوا فرید الدین مسعود گنج شکر اجودھنی پاک پتن شریف کی اولاد امجاد میں سے ہیں اور قصبہ گوندلاں والا میں بائیس چاہات پر اراضی بطور جاگیر ملی ہوئی تھی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ والی پنجاب کی سرکار دولت مدار سے ہمارے جد امجد جناب فقیر سید فضل الدین صاحب بطور محاسبِ مال (وزیرِ امور دربار و خزانہ) تھے اور ان کی اس درباری وابستگی کو مہاراجہ رنجیت سنگھ کے درباری شاعر احمد یار * مرالوی نے شاہنچی نامہ (جو والیان پنجاب رنجیت سنگھ کے حالات پر مشتمل ایک نظم بہ تتبع شاہ نامہ فردوسی ہے) میں یوں نظم کیا ہے۔ یہ نظم صفحہ ۲۳ شاہنچی نامہ رنجیت سنگھ من تصنیف میاں احمد یار مرالوی، مطبوعہ سکھ ہسٹری سوسائٹی، امرتسر، ۱۹۵۱ء بہ سعی و تصحیح پروفیسر گنڈا سنگھ [میں موجود ہے اور] بالتحقیق شرافت صاحب مصدقہ ہے:

حذاقت پناہ کہن سالہ است — فضل دین از گوندلان والہ است
بحکم خدا آمر و ناہی است — کہ پیرِ فقیر نوشاہی است
بہ ہنگام پگ بستنِ شہر یار — کنند حاصلِ مملکت را شمار

شعر ۲ کے دوسرے مصرعہ سے دو معنی مستخرج ہوتے ہیں جو اپنی اپنی جگہ پر درست ہیں کیونکہ بالتحقیق ہمارے مورث اعلیٰ جناب فقیر فضل دین صاحب لاہور کے مشہور فقیر سید خاندان (کوچہ فقیر خانہ، اندرون بھاٹی) کے پیر بھی تھے، اور یوں بھی سلسلۂ عالیۂ نوشاہیہ میں صاحبِ سجادہ اور منصب خلافت پر فائز اور

Marfat.com

متمکن تھے۔ الا ماشاء اللہ۔ والد محترم جناب اعلیٰ حضرت صوفی محمد فاضل صاحب مرحوم بھی سلسلۂ عالیۂ نوشاہیہ میں شیخ محمد احسن نوری صاحب سکنہ گھنگوال شریف سے بیعت تھے اور منصبِ خلافت سے فیض یاب اور اجازت یافتہ۔ والد گرامی نہایت متدین، شب زندہ دار، عظیم انسان تھے اور طبیعت جلالی تھی جو غالباً قصیدۂ غوثیہ پر دوام اور استقرار کی وجہ تھی ..... والد مرحوم بطور تحصیل دار ریٹائر ہوئے۔ ہمارا سارا گھرانہ ادبی گھرانہ ہے ..... چونکہ ہمارا خاندان وارثتاً علم و ادب کا گہوارہ ہے اردو، فارسی اور پنجابی میں اکثر شاعر ہوئے ہیں اور فن طباعت اور کتابت میں مہارت تامہ اور یدِ طولےٰ رکھتے تھے.....

سلسلۂ تعلیم و تلمذ: یہ فقیر پُر تقصیر کتم عدم سے عالم وجود میں [۱۳ شوال ۱۳۳۹ھ] ۲۰ جون ۱۹۲۱ء کو عدم ہستی نما سے ہستی عدم نما کی طرف گامزن ہوا اور ۱۹۴۲ء تک تعلیم کے تمام مدارج یعنی میٹرک، منشی فاضل، ادیب فاضل، ایف اے، بی اے طے کرنے کے بعد محکمہ تعلیم میں ملازمت کرتا رہا لیکن ملازمت کی Diplomacy راس نہ آسکی اور ۱۹۵۲ء میں محکمہ تعلیم سے استعفیٰ دے دیا اور [پہلے] عرضی نویسی، پھر ہائی کورٹ میں منشی گری کرنے لگا۔ وہاں بھی جی نہ لگا تو عرصہ پندرہ سال سے منوں مل [لاہور ٹیکسٹائل ملز، منوں آباد، لاہور] میں ملازم ہوں ..... شعر و شاعری کا چسکا اوائل عمر میں ہی تھا۔ شروع شروع میں حکیم عبدالجبار صاحب مست* گجراتی ثم گوندلوی مرحوم مغفور سے پنجابی نظم میں اصلاح لی۔ رفتہ رفتہ طبیعت اردو شاعری کی طرف مائل اور ملتفت ہوتی چلی گئی۔ پہلے جناب شرقی حامد پوری گوجران والوی مرحوم سے اور بعد میں ناخدائے سخن آنجہانی ابوالفصاحت پنڈت لبھو رام جوش ملسیانی نکودری جالندھری کے حلقۂ تلامذہ میں محسوب اور شمار ہوا۔ ۱۹۳۸ء سے شعر و شاعری کے کوچہ میں سرگردانی کر رہا ہوں اور کم از کم سات آٹھ ہزار اشعار اردو، پنجابی، فارسی میں نظم، غزل، رباعی غرض تمام اصناف میں آج تک کہہ چکا ہوں۔ نعت، منقبت، غزل میں اور خطوط نویسی میں [اللہ کی] ذات نے خاصا شعور بخشا ہے۔ اردو، فارسی اور پنجابی کا اکثر و بیشتر کلام ملک اور بیرون ملک کے اکثر موقر رسائل اور جرائد میں زیورِ طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوتا رہا ہے۔ میرے قیام لاہور کے دوران مجھ پر کئی ایک مقالے پڑھے گئے۔ کئی ادبی انجمنوں کا نگران، سرپرست، معاون اور ممبر رہا۔ گوجران والا کی مرکزی بزمِ اقبال کا رکن ہوں۔ دوستوں کی شادی کے سہرے اور بچیوں کی رخصتیاں بطور خاص کئی لکھی ہیں۔

اپنے والد گرامی کی متابعت میں سلسلۂ نوشاہیہ بچیاریہ کے ایک درویش خدامست، خدا آگاہ جناب سائیں حسین شاہ صاحب المعروف بہ ''قمر قادر'' حافظ آبادی سے بیعت ہوا۔ ..... موسیقی میں خاصا

Marfat.com

ادراک ہے۔کلاسیکل اور نیم کلاسیکل موسیقی، سماع سے عشق کی حد تک جنون ہے اور جنون کی حد تک شغف ہے۔..... فنِ تاریخ، لٹریچر اور بائیوگرافی رآٹو بائیوگرافی پر خاصا مطالعہ کیا۔مختلف علوم وفنون پر کم وبیش تین چار ہزار کتابوں کا مطالعہ کیا ہے۔..... اپنے عظیم اور گرامی قدر والد محترم..... سے میں نے علومِ دین میں رہنمائی حاصل کی۔سید شریف احمد صاحب شرافت سے بھی طریقت کے بعض مشاکل میں اکتسابِ فیض کیا ..... اب بوجہ ضیق النفس نہ چل سکتا ہوں، نہ ہنس سکتا ہوں، نہ اونچی آواز میں گفتگو کر سکتا ہوں، نہ اونچی آواز میں گا یا رو سکتا ہوں۔..... نظم ونثر میں روایت کا پابند ہوں اور ہر مقامِ تحریر وتقریر میں تفلسف کی گہرائیوں اور گیرائیوں کی دبیز چھاپ دیتا رہتا ہوں۔میں دوضرب دو چار کو براہ راست کہنے کو شاعری نہیں سمجھتا بلکہ اسی حقیقت کو منطق اور فلسفہ اور علم کلام کی روح سے ثابت کرتا ہوں۔..... کسی زمانے میں عبادات، ریاضات اور اذکار خفی وجلی سے کافی شغل رہا ہے۔آپ کے والدِ گرامی قدر کے برادر جناب شرافت صاحب نے مجھے ''پاس انفاس'' اور ''سلطان الاذکار'' کا وظیفہ بتایا ہوا ہے جس پر مسلسل عرصہ تیس سال سے دوام اور استمرار ہے۔..... میرے دیوان کا نام ''جادہ وبادہ'' ہے۔جو ہنوز زیورِ طبع سے آراستہ و پیراستہ نہیں ہوا۔..... اپنے اشعار میں سے انتخاب نکالتے ہوئے بہت دقت ہوئی۔کلام کا نمونہ:

به فیض عشق بودہ بارشِ جود و سخا امشب　　جمالِ بو ظفر کردم زیارت بارہا امشب

اکثر به بزم عیش و طرب وقتِ نو بہار　　شرح کتاب شورش غم کردہ ایم ما
آید دوان دوان بسوی ما نگاہ مہر　　خود را چو بی نیازِ کرم کردہ ایم ما

کلک من بر خیز ذکر یار می باید نوشت　　ماجرای درد را اظہار می باید نوشت

فنا گشتم ، لباسِ ہست را رنگ بقا بستم　　گہی من نیستم ذرہ ، گہی من آفتابستم
گہی جلوت به ہر خلوت، گہی خلوت به ہر جلوت　　گہی لفظم به ہر معنی ، به ہر معنی سراب استم
گہی خندان، گہی گریان، گہی پویان، گہی جویان　　گہی ذوقم ، گہی شوقم ، گہی کیفم ، شراب استم

این خرابات بُود خانۂ رندانِ کرام　　حضرت طور کجائید باین ریش دراز؟

میں نے اردو اور پنجابی کی نسبت سے فارسی میں کم کہا ہے۔..... میرا اکثر فارسی کلام شرافت صاحب کے پاس محفوظ ہے۔''

Marfat.com

طور صاحب نے اپنے ایک اور خط مکتوبہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۷۸ء میں اپنی ایک تازہ ترین غزل ۲۱ اشعار کی بھیجی اس میں سے چند اشعار درج کیے جاتے ہیں:

مرے خیال کے آہو، مرے سخن کے غزال — ازل سے طورؔ ہیں آوارگانِ دشت جمال
یہ ہے مقامِ تحیر کی کونسی منزل — جہاں نہ حال، نہ ماضی ہے اور نہ استقبال
گر اہل قال نہیں آدمی، نہیں نہ سہی — مگر ہے اس پہ یہ لازم کہ ہو وہ صاحبِ حال
جنونِ عشق کی ہو خیر طورؔ جس کے طفیل — ہوئی نہ مجھ سے لحد میں بھی پرسش اعمال
نہ ہو معیتِ ساقی حلال بھی ہے حرام — جو ہو تو عینِ مقدر حرام بھی ہے حلال
مجھے بھروسہ ہے اس ذاتِ پاک نوشہ پر — وہی ہیں حشر میں وارث مرے، مرے لجپال
جناب شیخ بھی بخشے گئے ہیں ساتھ مرے — کہ میرے ساتھ پیا تھا انہوں نے آبِ زلال
یہ بزم اہل دلاں کی ہے طورؔ یک رنگی — یہاں نہ پیشگہ کوئی، نہ کوئی صفِ نعال

طور صاحب نے مذکورہ بالا خط کے بعد ایک اور بلا تاریخ خط میں ۲۱ اشعار کی نعت شریف بھیجی، اس سے چند اشعار یہاں درج کیے جاتے ہیں:

اسی سے رفعت تخئیل، اسی سے عظمتِ فن — مہک رہا ہے گلِ نعت سے ریاضِ سخن
مری غزل نے ہے اب تھاما نعت کا دامن — یہی سخن کا ہے اب محور اور یہی مخزن
غزل کے پردے میں نعتِ رسول کا پرتو — بدل دیا ہے شعورِ سخن نے پیراہن
دل و نگاہ کی پاکیزگی نہ کیوں ٹپکے — مری غزل پہ ہے جب طورؔ نعت کی سی پھبن
شعور نعت کی برکات کے صلے میں رہی — مرے خیال پہ بندش، نہ فکر پہ قدغن
بہ فیضِ نعت پیمبر، بہ لطفِ شیر خدا — مہکتا طورؔ رہے حشر تک سخن کا چمن

طور صاحب ۵ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ / یکم جنوری ۱۹۸۲ء کو فوت ہوئے۔ ان کی قبر گوندلاں والا میں ہے۔

طور صاحب کا اردو، فارسی اور پنجابی کلام ان کی وفات کے بعد تجلیات طور کے نام سے سید تنویر سبطین شاہ اور سید امجد کلیم احمد طاہر نے مرتب کیا اور سید ذکی الحسن مجتبیٰ، سیدہ واصفہ امجد اور بیگم امجد نے بمقام تمبولی، تحصیل و ضلع گوجران والا سے اکتوبر ۱۹۸۵ء میں شائع کیا، اس مجموعے کے کل ۲۲۵ صفحات ہیں۔ اس کی ترتیب حسب ذیل ہے: ''سید افضل میراں''، بقلم سید تنویر سبطین شاہ نقوی (ص

Marfat.com

۴-۱۳)؛ ''شہزادہ سید محمد افضل طور''، بقلم علامہ ارسطو (ص ۱۴-۲۰)؛ ''طور کی شاعری پر ایک نظر''، بقلم کنول فیروز (ص ۲۱-۲۸)؛ ''دیباچہ'' بقلم علامہ ذوقی مظفر نگری (ص ۲۹-۳۲)۔ اس کے بعد طور صاحب کا کلام مندرجہ ذیل حصوں میں تقسیم ہوا ہے: ۱۔ سوز و گداز (نعتیں، منقبتیں، ص ۳۳-۵۸)؛ ۲۔ مرشد نامے (ص ۵۹-۶۲)؛ ۳۔ جادہ و بادہ (غزلیات، ص ۶۳-۱۵۱)؛ ۴۔ چند نظمیں (ص ۱۵۲-۱۵۵)؛ ۵۔ سنگہائے پارس (فارسی کلام، ص ۱۵۶-۱۷۲)؛ ۶۔ رباعیات (اردو، ص ۱۷۲-۱۷۸)؛ ۷۔ ہٹکورے (پنجابی کلام، ص ۱۷۹-۱۸۹)؛ ۸۔ گل زمین (قومی اردو نظمیں، ص ۱۹۰-۲۰۱)؛ ۹۔ متفرقات (اردو تہنیتیں اور قطعات تاریخ وفات، ص ۲۰۲-۲۱۷)؛ ۱۰۔ چند اشعار (متفرق اردو ابیات، ص ۲۱۸-۲۲۴)۔ اس مجموعے میں طور صاحب کا کچھ کلام بخطِ شرافت نوشاہی صاحب شائع کیا گیا۔ دیکھیے صفحات: ۱۵۸، ۱۶۱، ۱۶۵ تا ۱۷۲۔

نمونۂ کلام فارسی:

(۱)

یاد روضہ ضوفشان آید ہمی — جاودان جنت نشان آید ہمی
این بیابانہا و خارم در نظر — گلستان بی خزان آید ہمی
آب بھنبر، ریگ دشت ساہن پال — انگبین و پرنیان آید ہمی
جادۂ دارِ شرافت در نظر — بر ثریا کہکشان آید ہمی
فیض حضرت گنج بخش نوشہی — رحمت ابر روان آید ہمی
مست دیوانۂ خمخانۂ تو — ہوشیارِ دو جہان آید ہمی
بستۂ زنجیرِ زلفت لاجرم — رَستۂ جان و روان آید ہمی
حاجی نوشاہ سلطانِ طریق — راہنمای کاملان آید ہمی
ہرکہ جرعہ ای ز خوانِ تو چشید — بی نیاز آب و نان آید ہمی
خال بر رخسار تو چون نقطہ ای — در نگاہم پاسبان آید ہمی
طورؔ رفتہ است قلمت دور تر — بو کہ در سمع اش رسان آید ہمی

(تجلیات طور، ص ۱۶۱)

(۲)

زہی درگاہ کیوان جاہ و درباری گہر باری — زہی تقدیر ساہن پال و شانِ این چنین داری

Marfat.com

تو ای چناب می دانی کرا بگرفتہ ای دربر — امام و قطبِ اقطابان و فخرِ شبلی عطاری
خمار میکدہ ات بیش از پیش ست یا نوشہ — بشوید داغ عصیانم بدہ جامِ سبکساری
سگِ درگاہ نوشاہی غلامِ بندگان تو — ز ہجرت تنگ دل گشتہ بیا اکنون کہ شد کاری
گل نوبادہ و نورستۂ طراز نوشاہی — شریف احمد شرافت سیدِ عالی نظر داری
یمین و یسر تو ای طور ایمن گشتہ از عصیان — ترا پیر است نوشاہی ، ترا پیر است سچیاری

(ایضاً،ص۱۶۹-۱۷۰)

نمونۂ کلام پنجابی:

کونین اوسے مستانے دے ، دارین اوسے مستانے دے
معشوق حقیقی دا جلوہ جس ویکھیا وچ پیمانے دے
حجرے دا بوہا ڈھکا اے ، در کھل گئے نیں میخانے دے
''واعظ نے پگ وٹائی اے اج نال کسے مستانے دے''
پہلوں مست ہوندے فر پیندے نیں ، پہلوں مَر دے نیں فر جیندے نیں
دستور نرالے ویکھے نیں اساں نیناں دے میخانے دے
اس دوری دی ، مہجوری دی ، مجبوری اے ، معذوری اے
جے طور اج ماہی آن ملے دو نفل پڑھاں شکرانے دے

(ایضاً،ص۱۸۵)

ظفر، لاہور

نام سمیع الظفر ،تخلص ظفر، بن سعید الظفر بن حضرت شرافت نوشاہی ۔۶ ذی الحجہ۱۳۹۱ھ/۲۳ جنوری۱۹۷۲ء کو لاہور میں پیدا ہوے۔بچپن ہی میں اپنے جد امجد حضرت شرافت نوشاہی سے بیعت طریقت کا شرف بھی حاصل کیا۔سات سال کی عمر میں ان کے ساتھ بیت بازی کے دوران فی البدیہہ اشعار کہا کرتے ۔۱۹۹۶ء میں پنجاب یونیورسٹی ،لاہور سے انگریزی زبان میں ایم اے کیا۔۲۰۰۲ء میں لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز (LUMS)،لاہور سے ماسٹرز ان کمپیوٹر سائنس کیا۔آجکل ادویات سازی کی ایک کمپنی The Schazoo Laboratories،لاہور میں بطور آئی ٹی منیجر کام کررہے ہیں۔
تصنیفی زندگی کا آغاز بارہ سال کی عمر میں ماہنامہ تعلیم وتربیت ،لاہور میں مضمون کی اشاعت

Marfat.com

سے ہوا۔ بعدازاں روزنامہ جنگ اور روزنامہ پاکستان سمیت متعدد قومی اخبارات و جرائد کے لیے مضامین اور کالم لکھے۔ پندرہ روزہ *تحریک* لاہور اور ماہنامہ *منہاج القرآن* لاہور کی مجلسِ ادارت کے رکن رہے۔ نوجوانوں کے لیے شائع ہونے والے مجلّے سہ ماہی *متاع کاروان* کے ایڈیٹر، جبکہ طلبا کے مقبول عام ملک گیر اردو ماہنامے *وائس آف سٹوڈنٹس* کے بانی چیف ایڈیٹر کی ذمہ داریاں سرانجام دیں۔

کچھ عرصہ ادارۂ منہاج القرآن، لاہور کے تدریسی مرکز میں انگریزی تدریس کرتے رہے اور پرائمری سکول سے کالج کی سطح تک مختلف جماعتوں کے طلبا کے لیے امدادی کتب تصنیف کیں۔ جیسے *Helping Book on Computer Science*, Vol.1(for ICS, part I) شائع کردہ القاسم پبلیکیشنز، لاہور، ۲۰۰۰ء۔ نیز آپ کی حالات حاضرہ پر لکھی گئی کتاب بجلی مہنگی کیوں ہوئی اور اس کا ذمہ دار کون ہے؟ مطبوعہ ۱۹۹۹ء بھی موجود ہے۔ میری کتاب فہرست کتاب ہای چاپ سنگی و کمیاب فارسی کتاب خانۂ گنج بخش کی دو جلدوں کا اشاریہ بھی ان کی معاونت سے تیار ہوا جو مذکورہ کتاب کی دوسری جلد، مطبوعہ ۱۹۸۹ء کے آخر میں ان کے نام سے شائع ہوا ہے۔

اردو میں اشعار کہتے ہیں۔ نعت اور غزل مرغوب اصناف سخن ہیں۔ نمونۂ کلام:

غزل

ختم یہ امتحان ہونا تھا — غنچۂ دل جوان ہونا تھا
فکر الفاظ سے ٹپکنا تھی — ولولوں کو لسان ہونا تھا
لفظ و معنی کے تیر ڈھلنے تھے — یہ تخیل کمان ہونا تھا
عقلِ عیار کی شعاعوں میں — عشق کو سائبان ہونا تھا
عصر حاضر کی پھیلی ظلمت میں — اک ترا آستان ہونا تھا
تیرے جذبات کی صداقت سے — انقلاب زمان ہونا تھا
وقت کے جابروں فرعونوں کو — بے کفن ، بے نشان ہونا تھا

ظفر، شاہ پور

نام محمد سرفراز، تخلص ظفر، والد صاحب کا نام محمد حیات۔ ۲۵ رجب ۱۳۶۶ھ/۱۵ جون ۱۹۴۷ء کو شاہ پور، ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ ایم اے (پنجابی) اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی اور ایم اے (فارسی) نیشنل یونی ورسٹی آف ماڈرن لینگویجز (NUML) اسلام آباد سے کیا۔ ایم فل (فارسی) اور پی

Marfat.com

ایچ ڈی (فارسی ادب) تہران یونیورسٹی (ایران) سے کیا (۹۴-۱۹۹۰ء)۔اس دوران راقم الحروف بھی ان کے ساتھ تہران یونیورسٹی میں زیرِ تعلیم تھا۔ظفر صاحب آج کل نیشنل یونی ورسٹی آف ماڈرن لینگویجز (NUML)، اسلام آباد کے شعبہ فارسی میں اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔راقم الحروف کے پرانے بے تکلف دوستوں میں سے ہیں۔

۱۹۸۴ء میں جب ایران میں شیخ سعدی شیرازی کا سال منایا جارہا تھا تو میں نے ظفر صاحب کو اپنے جدّ امجد اعلیٰ حضرت غلام مصطفیٰ نوشاہی کے گلستانِ سعدی اور کریما سعدی کے تحت اللفظ پنجابی ترجموں کے مسودے دیے تا کہ وہ انہیں بامحاورہ بنادیں۔چنانچہ انہوں نے ۲۵صفر ۱۴۰۵ھ/۱۹نومبر ۱۹۸۴ء کو یہ کام سرانجام دیا اور یہ دونوں تراجم یکجا گلستانِ سعدی تے کریما کے عنوان سے ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال نے باشتراک مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء میں شائع کیے۔ظفر صاحب نے اس موقع پر یہ نظم بھی کہی:

لایا فارسی وچ گلستان سعدی — ونوں ون دے پھل لگاے اس وچ
کر کے ترجمہ لفظ بہ لفظ اس دا — سید مصطفیٰ رنگ جماے اس وچ
دے کے رنگ نواں اوہنوں جملیاں دا — ظفؔر ہور وی رنگ سجاے اس وچ
اللہ رحم کریں ایناں ساریاں تے — جنہاں جگر دے ہیرے رلاے اس وچ
دے لہو دا پانی اس باغ تائیں — سداں ہسدے پھل کھڑاے اس وچ
متیں لین سارے وڈے نکے اس توں — نیکی پاکی دے بھیت نیں آے اس وچ

اعلیٰ حضرت نوشاہی سے شرف الدین بخاری کی فارسی منظوم فقہی تصنیف نام حق کا تحت اللفظ پنجابی ترجمہ بھی یادگار ہے۔میری درخواست پر ظفر صاحب نے اسے بھی ۲۷محرم ۱۴۰۶/۱۱۳ اکتوبر ۱۹۸۵ء کو بامحاورہ بنایا اور ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال نے ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء میں شائع کیا۔

ظفر صاحب نے سید شرافت نوشاہی صاحب کے حالات اور تصانیف کے تعارف پر مشتمل ایک مختصر مضمون پنجابی میں لکھا جو بعنوان ''شریف احمد شرافت نوشاہی: حالات تے آثار'' ششماہی کھوج، شمارہ ۱۳، جولائی-دسمبر ۱۹۸۴ء، شعبہ پنجابی، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور میں شائع ہوا۔

ظفر صاحب فارسی اور پنجابی میں شعر کہتے ہیں۔ان کا فارسی مجموعۂ کلام سوز و ساز ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال نے ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء میں شائع کیا۔اس پر استاد خلیل اللہ خلیلی* کی تقریظ موجود ہے۔(ص ۶-۷) ظفر صاحب کا آزاد فارسی نظموں کا ایک غیر مطبوعہ مجموعہ کلام ظفر میرے

Marfat.com

پاس موجود ہے۔

ظہور، بھلوال

نام ظہور احمد، تخلص ظہور، بھلوال شریف (پرانا)، ضلع سرگودھا میں رہتے ہیں۔ تذکرۂ سلیمانیہ تصنیف پیر مطلوب حسین قادری وظہور احمد ظہور قادری، دربار حضرت سخی شاہ سلیمان نوری، بھلوال سے ۱۴۰۷ھ میں شائع ہوا۔ اس میں ظہور صاحب کی کچھ اردو اور پنجابی نظمیں شامل ہیں۔ یہاں ایک پنجابی نظم درج کی جاتی ہے، اگر چہ اس میں شاعر نے قافیے کا التزام نہیں رکھا۔

مدح حضرت شاہ معروف خوشابی

حوراں سہرے گاوندیاں نے ، صدقے واری مزار تو جاوندیاں نے
ویکھو روضہ سدیاں باندیاں نے ، آکھن صدقے سَیّد معروف پیا
ایہہ سرکار بڑی سرکار ہے جی ، خاص آل سخی سرکار ہے جی
سخی ولی جلی دربار ہے جی ، ثانی کوئی نہیں سَیّد معروف پیا
آوے جے کوئی سخی دے در تے ، ہون اس تے فضل حضور دے
کم راس ہو جاون مغرور دے ، ایسے سخی سَیّد معروف پیا
تیتھوں صدقے واری بلہاری میں ، تیرے در تے عرض گذاری میں
پانواں آس تیرے تو ساری میں ، تجھ بن نہ کوئی سَیّد معروف پیا
بھیڑ کٹو سخی سَیّد معروف پیا جی ، ڈاہڈی ہوئی میں دل گیر پیا جی
کردا عرضاں ظہورؔ سَیّد معروف جی ، دیہو دیدار سَیّد معروف پیا

(تذکرۂ سلیمانیہ، ص ۳۴)

عابد، لاہور

خواجہ عابد نظامی صاحب، مدیر ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور نے حضرت شرافت نوشاہی صاحب کی وفات پر ۱۵ جولائی ۱۹۸۳ء کو یہ قطعہ لکھ کر ارسال کیا:

شریف احمد شرافت ، پیرِ ساہن پالِ نوشاہی
سرافراز سلوک و معرفت ، آئینۂ عرفاں

Marfat.com

رہا ہے زندگی بھر ان کا شیوہ دین کی خدمت
خدا راضی ہو ان سے اور خوش ہوں خواجۂ گیہاں
ادیب و شاعر و تاریخ گو ، اہل قلم ، مصلح
فراست کے سمندر ، علم کے دریاے بے پایاں
تصانیف ان کی بے حد ہیں ، ادب میں ، شعر میں ، دیں میں
قلم ان کا گہر باری میں ہے ہمپایۂ نیساں
مشن ان کا رہا بھٹکے ہوؤں کی رہبری کرنا
رہا دستور ، ہونا غم زدوں کے درد کا درماں
بہت مانوس ہے رحمت ، شفاعت ، مغفرت ان سے
بنی حسنِ عمل سے قبر ان کی روضۂ رضواں
بیان ان کا تھا عابؔد دل نشیں ، پُر کیف ، وجد آور
تھی جاں پرور زباں مانند موجِ چشمۂ حیواں

(نامہ ہاے تعزیت ،ص ۱۱۱-۱۱۲)

عادل، لاہور

نام محمد نذیر، تخلص عادل، ساکن لاہور۔ انہوں نے اپنی ایک پنجابی تصنیف خزینۂ معرفت یعنی رموزِ طریقت وعشق ومحبت خود لاہور سے ۶۲ صفحات میں شائع کی۔ سال اشاعت درج نہیں ہے۔ اس کے سرورق پر ان کا پورا نام ''سائیں محمد نذیر عادل نوشاہی قادری'' چھپا ہے۔ یہ تصنیف ان کی شاعری کا مجموعہ ہے، اس میں خود کو استاد صادق کا شاگرد بتایا ہے۔ خزینۂ معرفت کا مطبوعہ نسخہ جناب عین الحق فرید کوٹی کے کتب خانے میں موجود ہے۔ دیکھیے: *پنجابی کتابیات*، ج۱، ص۴۴۹ (اندارج ۷۵۲۶)۔

عالم (پرویز عالم)، لاہور

اصلی نام مشتاق احمد، تخلص عالم اور مشہور پرویز عالم۔ والد صاحب کا نام ملک رحمت علی رحمتؔ جو پنجابی کے شاعر تھے۔ عالم صاحب ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۶۳ھ/۱۱ دسمبر ۱۹۴۳ء کو آنبہ، تحصیل ننکانہ صاحب، ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوے اور اس وقت (۱۹۷۶ء میں) ابدالی سٹریٹ، مسجد ارائیاں، اچھرہ، لاہور میں مقیم ہیں۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کی اور پنجابی فاضل کا کورس کیا۔ مزید تعلیم کا سلسلہ جاری نہ رہ سکا اور رستم

Marfat.com

سہراب سائیکل فیکٹری، شاہدرہ، لاہور میں بطور انچارج ریسٹ آفس ملازمت اختیار کی۔ ۱۹۶۷ء میں یہ ملازمت چھوڑ کر ہیومیو پیتھک ڈاکٹر کی حیثیت سے پریکٹس شروع کی۔ ۱۹۷۰ء میں ایس اے بیگ انڈسٹریز، شاہدرہ میں بطور اسسٹنٹ مینجر کام شروع کیا اور اسے ۱۹۷۶ء تک جاری رکھا۔

سلسلۂ نوشاہیہ میں پیر صوفی مراد علی نوشاہی، چاچو والی شریف، ضلع نارووال سے بیعت طریقت ہے جو حضرت پیر محمد فاضل، سندر پور شریف کے مرید تھے۔

عالم صاحب اردو اور پنجابی میں کہانیاں اور افسانے لکھتے ہیں اور اشعار کہتے ہیں۔ پنجابی کلام کے مجموعے *لہو دے دیوے*، *شاہنامہ کربلا* اور *نوشہ دے حضور* ان کی تصانیف سے ہیں۔ ایک سیاسی کتاب *جیوے بھٹو* لکھی جو فروری ۱۹۷۷ء میں کثیر تعداد میں چھپی، اس کا دیباچہ ایس ایم مسعود مرکزی وزیرِ قانون پاکستان نے لکھا۔ عالم صاحب کا پنجابی کلام اور افسانے پاکستانی رسالوں *لہراں* اور *پنج دریا* اور ہندوستانی رسالوں *پریتم* اور *بھارت ناری* میں چھپ چکے ہیں۔ اردو کالم نویس کی حیثیت سے روزنامہ وفاق، لاہور میں کالم ''بلیک اینڈ وائٹ'' لکھتے رہے، یہی کالم بعد میں ''سیاہ اور سفید'' کے عنوان سے ماہنامہ *پروانہ* میں بھی چھپتا رہا۔ روزنامہ *مشرق*، لاہور کے بچوں کے لیے ایڈیشن میں اردو کہانیاں لکھتے رہے۔

عالم صاحب پنجابی زبان سے متعلق کئی انجمنوں سے وابستہ رہے ہیں۔ مجلس دیس پنجاب کے صدر، پنجابی ادبی بیٹھک کے سیکرٹری اور پنجابی رائٹرز لیگ پاکستان کے جنرل سیکرٹری رہ چکے ہیں۔ کئی مشاعرے اور لاہور میں کل پنجاب پنجابی کانفرنس منعقد کی۔ حلقۂ اربابِ دانش شاد باغ، لاہور کے زیرِ اہتمام ''امام حسین کی شخصیت'' کے موضوع پر کل پنجاب انعامی مشاعرے میں انعام حاصل کیا اور ''عالم الشعراء'' کا خطاب پایا۔ فی البدیہہ شعر کہنے میں ملکہ رکھتے ہیں اور مشاعروں میں مخصوص کلام پڑھنے سے پہلے یہ دو اشعار پڑھتے ہیں:

میں عاشق آں، عشق دے پیاسیاں نوں پیش شوق تھیں عشق دا جام کرناں
نوشہ پیر نوں کر کے یاد عالم شروع اپنا انج کلام کرناں
میرے شور دے وچ خموشیاں نیں، میری چپ دے وچ وی شور یارو
میں نئیں بولدا جدوں بھی بولدا ہاں میرے وچ کوئی بولدا ہور یارو

ریڈیو پاکستان لاہور سے ان کے لکھے ہوئے اردو ڈرامے بھی نشر ہوئے۔

Marfat.com

نمونۂ کلام پنجابی:

نوشہ پیر دا در ہے شہنشاہی ، ہوے بادشاہ کئی گدا ایتھوں
ایتھوں عرش دے کنگرے دسدے نے ، ہووے جام عرفان عطا ایتھوں
ایس کرم دے بحر چوں کئی پیاسے قطرہ پی کے ہوے دریا ایتھوں
آے راہی جو عالم نوشاہی ایتھے ، بن کے گئے آخر رہنما ایتھوں
نوشہ پیر نے ایسی پلائی مینوں اپرا پار تھیں لنگھ میں پار آیاں
میں نئیں جاندا عشق میدان اندر کی کجھ جت آیاں ، کی کجھ ہار آیاں
سارے چین تے چا اس زندگی دے سمجھ بندگی پیر تو وار آیاں
عالم میرے لئی نواں تے نئیں عالم ، کئی وار گیاں کئی وار آیاں

متفرق اشعار

لوہا پنجاں دریاواں دے پانیاں دا من لوے گا اک دن جگ سارا
ماں بولی دے چن جہے اکھراں تھیں جگ پوے گا اک دن جگ سارا

میرے فن دے وچ رکاوٹ میریاں ذاتی لوڑاں
بجھ بجھ لین نئیں دیندا مینوں ایہہ آٹا ایہہ دال

دساں کیہ مجبوری مینوں کِنّاں مار مُکا دتا اے
میرا ظرف گھٹا دتا اے ، ٹھوٹھا ہتھ پھڑا دتا اے

میں نہیں وِکیا ، وِکیاں لوڑاں
مار گئیاں نیں مینوں تھوڑاں

سوہنے دیس پنجاب نال پیار مینوں ایدھے نام تھیں میرا بھی نام رہے گا
زندہ رہواں نہ رہواں نوشاہی عالم ، زندہ جگ وچ میرا کلام رہے گا

میرے ولّوں عید مبارک میرے پیار دا تحفہ
کرو قبول ایہہ عارف صاحب عالم یار دا تحفہ

Marfat.com

یہ تمام حالات اور کلام پرویز عالم صاحب کے ان خطوط سے ماخوذ ہیں جو انہوں نے ۷۶-۱۹۷۵ء میں مجھے لکھے تھے۔ میرا ان سے پہلی دفعہ جمادی الثانی ۱۳۹۵ھ/ جون ۱۹۷۵ء میں رابطہ ہوا تھا۔ ایک سال تک یہ رابطہ برقرار رہا، اس کے بعد مجھے عالم صاحب کی کوئی خبر نہیں ہے۔

عبد، ہرلاں والی

حکیم عبدالحق، تخلص عبد۔ والد صاحب کا نام میاں کرم الٰہی، قوم کھوکھر قطب شاہی سے تھے۔ ان کے آباواجداد ہرچوکی، ضلع گوجران والا میں رہتے تھے۔ لیکن انہوں نے اپنی زندگی ہرلاں والی، ضلع گوجران والا میں گزاری۔ سلسلۂ چشتیہ نظامیہ میں اپنے ماموں حضرت مولانا عمرالدین طالب گڑھ شنکری سے بیعت طریقت تھی۔ مولانا طالب کا فارسی دیوان، ڈاکٹر معین نظامی کے اردو ترجمے کے ساتھ شایع ہوا ہے۔ عبد صاحب سلسلۂ نوشاہیہ سے بھی عقیدت رکھتے تھے۔ حضرت شرافت نوشاہی کو ان سے بعض وظائف چشتیہ کی اجازت تھی جن کا اندراج *عملیات شرافت* میں ہوا ہے۔ حکیم عبدالحق کی وفات ۱۳۵۶ھ/۱۹۳۷ء میں ہوئی اور ہرچوکی میں دفن ہوئے۔

عربی، فارسی اور پنجابی میں اشعار کہتے تھے۔ ان کی تصانیف سے: ۱۔ قصہ مرزا وصاحباں فارسی منظوم موسوم بہ *تفنگِ عشق*؛ ۲۔ شجرۂ قادریہ نوشاہیہ عربیہ لامیہ بطرز قصیدۂ غوثیہ کے قلمی نسخے شرافت صاحب کے کتب خانے میں موجود ہیں۔ انہوں نے ۱۵۷ اشعار کی ایک طویل پنجابی نظم میلہ پاک رحمان نوشاہی بمقام بھڑی شریف کی تعریف میں لکھی جو *شریف التواریخ*، ج ۲، ص ۱۴۹۶-۱۴۹۸ میں درج ہوئی ہے اس میں سے چند اشعار:

نوشہ صاحب دی سلک ہے قادری — پائی سلک توں نور دی چادری
حاجی محمد ہے نام قدیم دا — گنج بخش ہے لقب فہیم دا
شاہ سلیماں توں فیض نوں پایا — نوشہ گنج بخش کہلایا
عبدالرحمٰن دا بھڑی مکان ہے — نوشہ صاحب دی شان توں شان ہے
نوشہ صاحب توں لیا انعام ہے — اعلیٰ نام تے اعلیٰ مقام ہے
نوشہ صاحب دا نور چمکاریا — بھڑی والے نوں پل وچ تاریا
نانویں جیٹھ دی سال بسال نوں — میلہ بھڑی دا ہے ہر حال نوں
جنہوں شوق دیدار فقیر دا — میلے آوے دریاواں نوں چیر دا

Marfat.com

عبدالحق فقیر گنہگار ہے ساری امت دے وچ اوگنہار ہے
میلہ آیا ہے بھڑی شریف دا نوشہ صاحب دے بال لطیف دا

نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۲، ص ۳۰۲؛ ایضاً، ج ۳، ح ۱۲، ص ۲۲۰-۲۲۴

عبدالغنی

عبدالغنی پنجابی میں اشعار کہتے تھے۔ ان کا نظم کیا ہوا سلسلۂ نوشاہیہ کا شجرہ شریف غلام حسین نے خاص پور سے ۱۹۲۰ء میں ۱۶ صفحات میں شائع کیا۔ تذکرہ شعرائے نوشاہیہ مؤلفہ حضرت شرافت میں جس عبدالغنی مصنفِ شجرہ کا ذکر گذر چکا ہے وہ کوئی دوسرا شاعر ہے۔

دیکھیے: پنجابی کتابیات، ج ۱، ص ۲۳۰ (اندراج ۴۰۰۲)۔

عبداللطیف (ان کا ذکر صفحہ ۱۹۹ پر ثنائی کے تحت گذر چکا ہے)

مولوی عبداللطیف شاہ سلسلۂ نوشاہیہ میں بابا پیرے شاہ کے مرید و خلیفہ تھے۔ وہ مرید بابا روڈے شاہ کے، وہ مرید سلطان میراں کے، وہ مرید میاں عبدالغفور جھنگی والا کے، وہ مرید میاں غلام محمد جھنگی والا کے، وہ مرید خواجہ بخت جمال جھنگی والا (م: ۱۱۶۴ھ) کے، وہ مرید حضرت پیر محمد سچیار کے اور وہ مرید حضرت نوشہ گنج بخش کے۔

آپ اردو آمیختہ پنجابی میں شعر کہتے تھے۔ آپ کی تصنیف سے ایک شجرہ شریف موجود ہے۔ جس کے چند اشعار یہ ہیں:

یا الٰہی کرم کر دے سن ثنائی کی دعا تیری رحمت جا بجا ہے، تو قدیمی پیشوا
اپنی ستاری و غفاری کا صدقہ یا خدا کر عنایت کی نظر، یہ کر دے حاصل مدعا
نور تیرا ہے چوفیرا پا کے گھیرا آ گیا بن کے خاتم، ہو کے حاتم، مرسلوں پر چھا گیا
تو ہیں نوری تے حضوری دل پہ میرے بھا گیا عشق تیرا ہے بھلیرا، کر کے ڈیرہ دھا گیا
شاہ عربی ہاں میں طلبی درس تیرے کا سدا دیہ نظارا شاہ سوارا میں نکارا ہاں گدا
میں ہاں چیری عشق گھیری پائیں پھیری سرورا دیہہ ہدایت کر عنایت تے شفاعت کر عطا

(شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۱۶۰)

عرشی، امرتسر

نام محمد حسین، تخلص عرشی۔ ۱۴-۱۳۱۳ھ/۱۸۹۶ء میں امرتسر میں پیدا ہوئے۔ حکیم فیروز الدین

Marfat.com

احمد طغرایی (م: ۱۹۳۱ء) کے شاگرد تھے۔ تشکیل پاکستان کے بعد امرتسر سے لاہور آ گئے اور ۱۵ رمضان ۱۴۰۵ھ/۴ جون ۱۹۸۵ء کو لاہور میں انتقال کیا۔ آپ ابتدائے عمر میں سلسلۂ سچیاریہ نوشاہیہ میں قلندر شاہ نوشاہی کے مرید ہوے بعد میں اپنی آزاد خیالی کے باعث اس قسم کی وابستگی ان کے لیے بے معنی تھی۔ میری ان سے پہلی ملاقات ۱۰ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ/۲۴ مارچ ۱۹۷۵ء کو مطب حکیم محمد موسیٰ امرتسری، ۵۵ ریلوے روڈ لاہور پر ہوئی اور آخری ملاقات ان کی وفات سے صرف چار دن پہلے ۳۱ مئی ۱۹۸۵ء کو میرے دفتر رایزنی فرہنگی سفارت جمہوری اسلامی ایران، اسلام آباد میں ہوئی۔ میرے پاس وارث سرہندی مرحوم تشریف لاے تھے۔ اتفاق سے عرشی صاحب بھی راول پنڈی میں موجود تھے۔ ہم نے گاڑی بھجوا کر عرشی صاحب کو دفتر بلوایا اور کچھ دیر تک ملاقات رہی۔ اس ملاقات کا احوال وارث سرہندی نے اپنے مضمون ''علامہ عرشی امرتسری: یادیں، باتیں اور تاثرات'' ماہنامہ *فیض الاسلام*، عرشی نمبر، راول پنڈی، ربیع الاول-ربیع الآخر ۱۴۰۶ھ/نومبر-دسمبر ۱۹۸۵ء، صفحات ۸۳-۸۹ میں بیان کیا ہے۔

عرشی صاحب اردو اور فارسی کے اچھے شاعر تھے۔ ان کے فارسی کلام کا مجموعہ *نقشہاے رنگ رنگ* مرتبہ محمد حسین تسبیحی، راول پنڈی، ۱۹۷۵ء اور اردو کلام کا مجموعہ *رسوا کیا مجھے* مرتبہ سید عبدالرشید فاضل، کراچی، ۱۹۷۴ء شائع ہو چکا ہے۔ عرشی صاحب نے حضرت شرافت نوشاہی کی وفات پر تین قطعاتِ تاریخ کہے۔ ان میں سے آخری قطعہ ان کے سنگِ مزار پر کندہ ہے۔ قطعات یہ ہیں:

پاک سیرت آن شرافت نوشہی — از دل استقبال صوتِ موت کرد
سال ترحیلش بگوشِ منتظر — گفت ہاتف ''پاک سیرت فوت کرد''
۱۴۰۳

شرافت کہ بودہ مہ اوج علم — جہانتاب در علم و حلم آمدہ
چو رفت از جہان، سال ترحیل او — ''غروب مہ اوج علم'' آمدہ
۱۴۰۳

از مرگ شرافت محقق — تحقیق تمام شد دریغا
ہاتف تاریخ رحلت او — ''تحقیق تمام شد'' بگفتا
۱۴۰۳

نیز دیکھیے: *نوادراتِ عرشی* مرتبہ ڈاکٹر راجہ تصدق حسین، لاہور، ۱۹۹۱ء؛ فارسی گویان پاکستان، سبط حسن رضوی، راول پنڈی، ۱۹۷۴ء، ج ۱، صفحہ ۴۳۲-۴۳۷؛ محمد اقبال شاہد کا مقالہ محمد حسین عرشی (برائے ایم

Marfat.com

اے فارسی) اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور۔

علی مردان شاہ، چک کھوکھر

علی مردان شاہ پنجابی میں اشعار کہتے تھے۔ انہوں نے اپنا تصنیف کردہ شجرہ شریف نوشاہی قادری چک کھوکھر، ضلع سیالکوٹ سے ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۵ء میں ۴ صفحات میں شائع کیا۔

دیکھیے: *پنجابی کتابیات*، ج ۱، ص ۲۵۰ (اندراج ۴۳۱۶)۔

علیم اللہ، قصور

سید علیم اللہ شاہ ہمدانی، والد کا نام سید رحمت علی شاہ ہمدانی، امیر کبیر سید علی ہمدانی کی اولاد سے تھے۔ ۷ جمادی الاخر ۱۳۲۶ھ/۷ جولائی ۱۹۰۸ء کو کوٹ عثمان خان، قصور میں پیدا ہوئے۔ جامعہ الازہر، قاہرہ سے ایم اے (عربی) اور آکسفورڈ یونی ورسٹی سے ایم اے (اکنامکس) کیا۔ جامع مسجد فیروز پور میں خطیب تھے۔ ۱۳ جمادی الاول ۱۳۹۹ھ/۱۱۴ اپریل ۱۹۷۹ء کو وفات پائی اور بستی چراغ شاہ ہمدانی کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

سلسلۂ نوشاہیہ میں سید عالم علی شاہ (م: ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء، مدفون بھاگو بدھوکی، چھانگا مانگا) کے مرید تھے۔ آگے سلسلۂ طریقت اس طرح ہے: سید فلک شیر شاہ، سید شیر شاہ، سید امیر شاہ، سید نو بہار شاہ، سید صدرالدین شاہ، سید کمال شاہ، سید جمال شاہ، حضرت پیر محمد بچیار، حضرت نوشہ گنج بخش۔

آپ عربی، فارسی، اردو اور پنجابی زبانوں کے جاننے والے تھے، آپ کی تصانیف کے نام یہ ہیں: ۱۔ *شرح قصیدۂ غوثیہ جلالیہ* (اردو، قلمی)؛ ۲۔ *شرح حروف مقطعات* (فارسی، مفقود)؛ ۳۔ *عمدہ المناقب* (اردو)، شیخ عبدالقادر جیلانی کے منظوم مناقب ہیں۔ پہلی دفعہ ان کے ایک مرید سید محمد زمان شاہ متخلص نیازی نے مرتب کرکے اپنے نام سے چھپوائے، بعد میں آستانہ بچیاریہ نوشاہیہ چک ۴۳ ڈی بی یزمان منڈی ضلع بہاول پور سے بھی شائع ہوئے؛ ۴۔ *شرح مرات العارفین* (پنجابی، قلمی)، تصوف میں ہے؛ ۵۔ رسالہ *ست گرگیان عرف کلام الملوک* (پنجابی) اس میں ۲۷ چومصرعے (دوہڑے) اور ۱۴ نظمیں ہیں۔ یہ رسالہ بہ اہتمام پروفیسر ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد، رسالہ کھوج، لاہور، جلد ۲۴، شمارہ ۱، جولائی دسمبر ۲۰۰۱ء، صفحات ۱۶۷ تا ۱۸۸ میں شائع ہو چکا ہے۔ اسی رسالے سے چند اشعار دیے جاتے ہیں۔

پنجابی نمونۂ کلام:

Marfat.com

مدح نوشہ پیر

میں منگتا نوشاہی پیراں دا جس وقت پکاراں آ جاندے
لہراں وچ غوطے کھاندیاں دی بیڑی نوں بنّے لا جاندے
کوئی چور ہووے یا سادہ ہووے نوشو نو ں کردا یاد ہووے
اوہدے ہونٹھاں تے فریاد ہووے اوہنوں تُرت آزاد کرا جاندے
نوشو دے گیت میں گاتا ہاں بردہ میں اوہدا کہاتا ہاں
نوشو لج پال علیم اللہ جس وقت پکاراں آ جاندے

بھانویں آدمی جیہے ہتھ پیر ہوون، باندر کدی نہیں صفت انسان ہوندا
انسان نوں رب دا بھید سمجھو، جیہڑا نہ منّے اوہ نادان ہوندا
جیہڑا رب تے پیر نوں دور سمجھے مشرک رب دا نافرمان ہوندا
نوشو پیر سرکار دے کرم بابجھوں، کفر شرک نہ بےنشان ہوندا
نوشو پیر پیارے نے پکڑ بانہوں، پکی سڑک دے اُتے دوڑادتا
قال ددھ وچ حال دی جاگ لا کے، ظاہر باطن دا رنگ چڑھادتا
رہن دتی نہیں لوڑ وظیفیاں دی، پردہ دوئی دا تُرت جلادتا
جیہنوں ڈھونڈدے پھردے ساں مدتاں توں، پلک وچ اوہ یار ملادتا

ماَخذ بھوج، شمارۂ مذکور۔

غفور، کوٹ ککے شاہ

تاریخی نام غفوری تھا جس کے مطابق ان کا سال پیدائش ۱۲۹۶ھ قرار پاتا ہے۔ حضرت نوشہ گنج بخش کے مرید میراں بخش المعروف میراقوال کی اولاد سے تھے۔ خود بھی سلسلۂ نوشاہیہ میں مرید تھے اور حضرت نوشہ گنج بخش کی مدح میں کئی پنجابی کافیاں لکھیں جو اب تک نوشاہی درباری قوال بڑے رچاؤ سے گاتے ہیں اور تاثیر پیدا کرتے ہیں۔ کافی کا مطلع اور مقطع لکھا جاتا ہے:

بھورے تے والیا صاحبا، ہاڑا بیلیا وے فیر ملیں اک وار
کوجی تے کملی نوشہ تیری آں، ہاڑا بیلیا وے باہوں پھڑ کے تار

Marfat.com

جدی غلام بھورے والیا ، ہاڑا بیلیا وے تیرا میاں غفورؔ
واسطہ شاہ سلیمان دا ، ہاڑا بیلیا وے کاسہ کر بھرپور

شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱، ص ۵۰۷ میں ان کا نام آیا ہے۔

غلام، بانگے

نام غلام رسول، تخلص غلام، خاندان قریشی۔ ان کا تعلق قصبہ پسرور کے ایک معزز صاحب علم و فضل قاضی منصب گھرانے سے تھا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے زمانے میں علی پور سیداں، ضلع سیالکوٹ میں آئے اور وہاں کچھ عرصہ قیام کر کے قریب ہی ایک مقام پر ڈیرہ لگا کر اسے آباد کیا۔ جسے اب ''بانگے'' کہا جاتا ہے۔ آپ خواجہ بخت جمال نوشاہی جھنگی والا کے خاص خلیفوں میں سے تھے۔ ساہن پال شریف اور نوشہرہ شریف جا کر مزارتِ مشائخ نوشاہیہ کی زیارت کی۔ صاحب تصرف و کرامت بزرگ تھے۔ آپ کا زمانۂ حیات ۱۱۶۴ھ تا ۱۲۲۰ھ/۱۷۵۱ء تا ۱۸۰۵ء ہے۔ بعض روایات کے مطابق ۱۲۳۵ھ/۱۸۲۰ء میں انتقال کیا اور موضع بانگے، تحصیل پسرور، ضلع سیالکوٹ میں دفن ہوئے۔ آپ کا مزار ایک بلند چبوترے پر واقع ہے اور مزار کے لیے اراضی وقف ہے۔

آپ پنجابی میں اشعار کہتے تھے۔ ایک بارہ ماہ، مستزاد اور چند دوہڑے محفوظ ہیں۔

نمونۂ کلام:

بارہ ماہ سے

پوہ مہینے پہنیں برفاں ، بہتے پالے پوندے
سب جگ لیف نہالیاں لے کے سکھ دی نیندر سوندے
درد منداں نوں نیندر کتھے ، پے جنگل وچ بھوندے
آکھ غلامؔ دیوانن ہوی میرے نین ہنجو بھر روندے
پھگن دے دن کھیڈن ہولی شام ہوری نہیں آے
کاہن گوپیاں کھیڈن ہولی اوہناں ہر ہر رنگ وٹاے
بھر پچکاری مکھ پر ڈاری ، منہ پر کیسر پاے
باراں ماہ فراق ہجر دے آکھ غلامؔ سناے

Marfat.com

دوہڑے

کتھے اوہ تیرے ڈیرے ، تکیے ، کتھے اوہ مِیت پیارے
کتھے اوہ تیرے سیاں، گبرو ، جدوں ٹٹے پینگ ہُلارے
جتھاں گھراں وچ توں پیا وسنا ایں ایہہ گھر کس اُسارے
میاں غلاماں سب وارث بن رہے، ات بے وارث کر مارے
خودی تکبر اکھیں ڈٹھا کُھستیں کھنبیں جاندا
رُڑ رُڑ پانی نیویں جاندا ، اُچا رہیا کرلاندا
خودی تکبر انت اے لعنت فقراں مول نہ بھاندا
میاں غلاماں میں ساں رُڑدا جاندا جے نہ مرشد بنے لاندا

دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۳، ص ۱۵۹؛ تذکرہ وکلام حضرت میاں غلام رسول قریشی قادری نوشاہی پسروری ثم بانگوی، ترتیب وپیشکش ایم کرامت خان بانگوی، مطبوعہ زمزمہ آفسٹ پرنٹنگ پریس، سیالکوٹ، مقام اشاعت: بانگے، ضلع سیالکوٹ، جنوری ۱۹۸۶ء، ص ۲۲-۲۷۔

غلام جیلانی

قاضی غلام جیلانی قادری قریشی۔ پنجابی میں شعر کہتے تھے۔ ان کی ایک تصنیف زمزمہ نوشاہی، اسلامیہ سٹیم پریس لاہور سے ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۴ء میں ۳۲ صفحات میں شائع ہوئی۔ اس کے صفحہ ۱۱ پر مصنف نے رمز العباد از نوشہ گنج بخش بھی درج کی ہے۔ دیکھیے: پنجابی کتابیات، ج ۱، ص ۲۵۶ (اندراج ۴۴۰۶)۔

غلام رسول

ان کے ہاتھ کا لکھا ہوا نمونۂ کلام مجھے اپنے اوراق میں ملا لیکن خود ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ نمونۂ کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ معاصرین میں سے ہیں۔

نمونۂ کلام:

مرشد

سب دل دے دکھڑے مک جاندے ، جدوں ملے سہارا مرشد دا
ایہہ عشق مصیبت پوری اے کتے لین آرام نہ دیندی اے

Marfat.com

پہلے یار دے در تے جاندا اے ، نالے ہجر تندور تپاندا اے
العشق ناراً ساڑو اے وجہ اللہ چمکارا مرشد دا
رب مرشد کولوں وکھرا نئیں سانوں دسیا بلھی والے نے
فاینما تولوا فثم وجہ اللہ ایہہ معناں سارا مرشد دا
بنا مرشد ولیاں نئیں ڈٹھا جنہوں خلقت رب بتاوندی اے
پاک پتن ، اجمیر ، لاہور ، بھڑی ایہہ چانن سارا مرشد دا
اساں ویکھیا پاکستان اندر ، نالے عرب ، عراق ، گیلان اندر
اوہ حاکم دونویں جہان اندر ، ایہہ گوجرہ سارا مرشد دا
غلام رسول فقیراں جھور نئیں ، ایتھے تیرا کوئی قصور نئیں
حج اوناں چہ منظور نئیں ، نئیں ملدا ہلارا مرشد دا

کافی

اسیں عاشق حاضر ناظر دے ، اسیں غیب نوں سجدہ نئیں کردے
جہڑا لکدا پھردا بندیاں توں اس رب دی پوجا نئیں کردے
بلھی والے سوہنے مرشد نے دسی راز حقیقت خاصاں دی
گل کفر اسلام تو اگے دی ہن عاماں وچ چرچا نئیں کردے
راہ عشق ہے ہجر حضوری دا ، ایتھے کم نئیں غفلت دوری دا
اسیں ویکھ کے اس نوں من بیٹھے ، وانگوں انھیاں سجدہ نئیں کردے
غلام رسول فنا وچ لک جائیں ، وچ صورت مرشد مک جائیں
ہو بیقل غیروں رک جائیں ، گل ساری ظاہر نئیں کردے

درمدح شرافت نوشاہی

بلھی والے تاکید فرمائی اے سید شرافت پیر نوشاہی اے
اوتھے رب دی بے پرواہی اے ، اوہ سجادہ نشین نوشاہی اے
اوتھوں پچھو جو چیز چاہی اے ، اوہ عارف ذات الٰہی اے
جو فرماون اوہ کجھ کرنا ایں ، اوہدے حکم باہجوں گل نئیں کردے

Marfat.com

اوہ روشن نور نوشاہیاں دا ، نالے رہبر بُھلیاں راہیاں دا
نالے حکم ہے ساڈیاں سائیاں دا لجپال اوہ اکھیاں لائیاں دا
اودھے در نوں مول نہ چھڈنا جے ، ہے کعبہ پیر نوشاہیاں دا
اکوں سمجھ کے اس نوں پوجناں ایں ہن غیر دی پوجا نئیں کردے

فدا، لاہور

کنیت ابوالطاہر، نام فدا حسین، تخلص فدا۔ ۱۳۳۷ھ/۱۹۱۹ء میں پیدا ہوئے۔ ماہنامہ مہر و ماہ لاہور کے ایڈیٹر ہیں۔ فنِ تاریخ گوئی میں ماہر ہیں۔ ان کے قطعات تاریخ کا مجموعہ *معدن التواریخ* (۱۴۱۲ھ) ادارۂ معارف نعمانیہ، لاہور سے ۱۹۹۲ء میں شائع ہوا ہے۔ انہوں نے اعلیٰ حضرت نوشاہی کی وفات کا قطعہ تاریخ لکھا جو رسالہ *ذکرِ نوشاہی* مؤلفہ شرافت نوشاہی، مطبوعہ ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۵ء میں درج ہے۔ حضرت شرافت نوشاہی کی وفات پر بھی ۱۸ اشعار کا قطعہ تاریخ کہا، جو یہ ہے:

اٹھ گیا بزمِ جہاں سے آج ہے وہ مردِ حق — تھا فروزاں جس کے دل میں جلوۂ نورِ اتم
داغ ہائے دردِ فرقت دے کے ہم کو آج آہ — ہو گیا ہے ناگہاں وہ راہی ملکِ عدم
اس کی رحلت پر اجل بھی آج ہے تھرّا گئی — ہر دلِ درد آشنا پھر ہو نہ کیوں وقفِ الم
صاحبِ ادراک تھا وہ پیکرِ فکر و شعور — منبعِ بحرِ معانی ، مخزنِ علم و حکم
اس کے اخلاص و وفا کا معترف ہے ہر کوئی — عمر بھر اونچا رہا جس کی شرافت کا عَلَم
عاشقِ صادق تھا وہ اس احمد بے میم کا — نور سے جس کے ہوئے آراستہ لوح و قلم
پیرِ پیراں شاہ جیلاں غوث اعظم کے طفیل — حضرت نوشہ کی اس پر خاص تھی نگہ کرم
اس کے سالِ وصل پر ہاتف فدا سے کہہ گیا — ''عابد مغفور'' و ''داغِ اہلِ بینش'' کر رقم

۱۴۰۳ — ۱۴۰۳

(*معدن التواریخ*، ص ۵۱)

نیز دیکھیے: *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۱۲، ص ۲۶۷؛ *نامہ ہائے تعزیت*، ص ۱۸۳-۱۸۴

قاضی (ان کا ذکر صفحہ ۵۹۹ پر بھی گذر چکا ہے)

غالباً صاحبزادہ سلطان علی نوشاہی ہاشمی سنگھوئی والا (م: ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء) یا ان کے والد صاحبزادہ اکبر علی نوشاہی (م: ۱۳۰۵ھ/۱۸۸۸ء) کے مرید تھے۔ عطا محمد متخلص حافظ * نے اپنے بیاض

Marfat.com

(قلمی، گنج بخش، اسلام آباد، شمارہ ۵۸۸۰) میں ان کی مندرجہ ذیل اردو غزل نقل کی ہے:

غزل

طور پر جلوہ دکھایا یار نے — موسیٰ کو بے خود بنایا یار نے
سر دیا سر مست اپنے عشق میں — مجنوں کو بن بن پھرایا یار نے
یہ کہا جبریل نے لا کر براق — چلیے یا احمد ، بلایا یار نے
کیا بڑا رتبہ محمد کو ملا — رو برو اپنے بلایا یار نے
ہجر میں کہتے تھے رو رو کر بلال — جنگل و صحرا پھرایا یار نے
شب کی بیتابی لکھوں کیا دوستو — خواب میں جلوہ دکھایا یار نے
شکر کر قاضیؔ خدا کا روز و شب — نوشہ کا بندہ بنایا یار نے

(ص ۶۰)

قمر، پنوانہ

قمر یزدانی، ساکن پنوانہ، ضلع سیالکوٹ۔ میرے احباب میں سے ہیں۔ حضرت شرافت نوشاہی کی وفات پر کچھ مادہ ہائے تاریخ اور ایک قطعہ لکھ کر بھیجا، جو حسب ذیل ہے:

شرافت نوشاہی قدس سرہ القدوس

۱۹۸۳

مرد حق آگہ ، محب حضرت خیر الانام — ثبت اوراقِ کتاب عشق پر ہے جس کا نام
آفتابِ چرخ حکمت ، پیکر علم و عمل — شاعر تاریخ گو ، دانشور عالی مقام
رونق بزم شرافت ، خوگر صدق و خلوص — خوش خصال و خوش جمال و خوش نوا و خوش کلام
افتخارِ محفل ارباب عرفان و یقیں — گنج اسرار و معارف ، وہ ادیب نیک نام
جب ہوا وہ عارف حق عازم خلد بریں — فرطِ غم سے ہر طرف گریہ کناں تھے خاص و عام
سالِ ترحیلِ شرافت کے لیے فوراً قمر — غیب سے ہاتف پکارا "زاہد ذوالاحترام"

۱۴۰۳

(نامہ ہائے تعزیت، ص ۱۳۶)

Marfat.com

قمر علی، دھرم کوٹ

سائیں قمر علی، ساکن دھرم کوٹ نمبر ۲۷۸، ضلع فیصل آباد۔ سائیں غلام نبی شاہ اور اللہ دتہ شاہ نوشاہی چک نمبر ۲۳۲ رسالے والی، ضلع فیصل آباد سے نسبتِ طریقت رکھتے ہیں۔

ان کی تصانیف سے تحفۂ نوشاہیہ قادریہ شجرہ شریف سلسلۂ عالیہ نوشاہیہ قادریہ آستانۂ عالیہ حضرت جناب قبلہ الحاج سائیں غلام نبی شاہ صاحب والحاج سائیں اللہ دتہ شاہ صاحب، چک نمبر ۲۳۲ رسالے والی، ضلع فیصل آباد سے ۲۰ صفحات میں شائع ہوا ہے اس میں تین شجرے اور مدح شیخ عبدالقادر جیلانی اور *رمز العباد* سے اقتباس موجود ہے۔ نمونۂ کلام:

سائیں اللہ دتہ شاہ دی دھوم پئی وچ جگ دے
جس دے فیض کرم دے تھاں تھاں چشمے کنویں وگدے
مشکل حل کریندے سب دی کامل پیر عجب دے
کرم کما کے میں عاجز دے ستے لیکھ جگا دے
برکت پیراں نوشاہیاں دی شوق شراب پلا دے

(ص ۱۲)

کالے شاہ، رسالے والی

نام امام الدین شاہ، مشہور کالے شاہ، یہی تخلص بھی تھا۔ سائیں غلام نبی شاہ اور اللہ دتہ شاہ نوشاہی چک نمبر ۲۳۲ رسالے والی، ضلع فیصل آباد سے نسبتِ طریقت رکھتے ہیں۔

ان کی تصانیف سے تحفۂ نوشاہیہ قادریہ سی حرفی (پنجابی)، چک نمبر ۲۳۲ رسالے والی، ضلع فیصل آباد سے شائع ہوئی ہے۔ اس سے نمونۂ کلام:

ض ضرب محبوب دی لگی جس نوں بھڑ کے اگ تے لاٹ پھر جلے کیوں نہ
جب لگ ملے محبوب نہ چین آوے دنے رات پھر ڈھونڈدا پھرے کیوں نہ
تن من عقل تے علم سب مال دولت دیوے پیر نوں ملے دیدار کیوں نہ
کالے شاہ مالی اندر باغ ہووے ملے آپ تے کھڑے گلزار کیوں نہ

(ص ۶)

Marfat.com

گوہر، رن مل

نام سجاد حیدر، تخلص گوہر۔ والد صاحب کا نام پیر صفدر ماہی بن پیر حیدر شاہ بن پیر محمد شاہ سلیمانی نوشاہی (م: ۱۳ جنوری ۱۹۷۰ء)۔ ۱۸ محرم ۱۳۸۹ھ/۶ اپریل ۱۹۶۹ء کو رن مل، ضلع منڈی بہاء الدین میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ پبلک ہائی سکول پنڈی کالو، ضلع منڈی بہاء الدین سے آٹھویں جماعت کا امتحان پاس کیا۔ اس وقت (۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء) اپنے آباء کے سجادہ پر متمکن ہیں۔

اردو اور پنجابی میں اشعار کہتے ہیں۔ آپ کا مجموعہ کلام *یاد ماہی دی* کے نام سے مقصود پبلیشرز، اردو بازار، لاہور نے برکت پرنٹنگ پریس، لاہور سے چھپوا کر ۲۰۰ صفحات میں غالباً ۲۰۰۱ء میں شائع کیا ہے۔ اس میں بزرگانِ نوشاہیہ کے مناقب، سی حرفی، کافیاں، گیت، قطعات (اردو)، بارہ ماہ، آزاد نظمیں اور شجرۂ طریقت قادری نوشاہی (اردو) شامل ہیں۔ اس سے پنجابی نمونۂ کلام دیا جاتا ہے:

ن نور ظہور نوشہ پیر والا خوشاب شریف توں طرف بھلوال آیا
ڈیرہ لان چناب دی جوہ اندر سخی آپ نوشہ دے نال آیا
گئے جھک چناب دے ولی سارے اج ساڈا پیر کمال آیا
دوروں دوروں چناب دا ولی گوہر نوشہ پیر دا کرن جمال آیا

(ص ۵۳)

شاہ معروف نے کرم کمایا تے سخی سلیمان ہو گیا
نوشہ پیر دا درشن پایا تے پاک رحمان ہو گیا
سخی دے دوارے آندے منگتے ہزار اے
ساریاں نوں سخی میرا کرے بیڑا پار اے
شاہ معروف دا ورد پکایا تے سخی سلیمان ہو گیا
نوشہ گنج بخش دا فیض کمال اے
ولیاں وچ لاڑا کیتا سخی بھلوال اے
حاجی محمد توں نوشہ بنایا تے سخی سلیمان ہو گیا
پل وچ دیندا سخی بدل تقدیر اے

Marfat.com

سخی شاہ سلیماں نوشہ پیر دا پیر اے
نوشہ پیر دا پیر کہایا تے سخی سلیمان ہو گیا

(ص۶۱-۶۲)

یاد ماہی دی کے مقدمے سے معلوم ہوا ہے کہ گوہر صاحب دو اور کتابوں انوارِ گوہر اور عقیدت کے پھول کے مصنف بھی ہیں۔

نیز دیکھیے: فروغ دانش، ص۲۴۰

لہب دین، داتا زید کا

بابا لہب دین، قوم اولکھ۔ داتا زید کا، تحصیل پسرور، ضلع سیالکوٹ میں رہتے تھے۔ نوشاہی سلسلے میں بابا لہری شاہ مقیم اچھرہ، لاہور (م: ۴ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ) کے مرید تھے۔ ان پڑھ تھے، پنجابی میں شعر کہتے تھے اور اپنے دوست عبدالرحیم سے لکھوا لیتے تھے۔ بعض اشعار میں قافیے کا التزام برقرار نہیں رکھ سکے۔ نمونۂ کلام:

ث ثابتی رکھ ایمان جانی اوڑک اس جہان نوں چھڈنا ای
مال دنیا دا دنیا والیاں سانبھ لینا جاندی وار پلے کجھ ناں بنھنا ای
جو کجھ دے ہتھیں سویو جا لینا ، ایڈا نئ دردی جس گھلنا ای
موت ہر تے اونی اے لہبؔ دینا ، واری اپنی اپنی چلنا ای
س سخت مصیبتاں پیش آون جدوں وچ قبرے تینوں پاونی گے
تیرے روح نو لے آسمان چڑھسن ، دوزخ جنت دا سیر کراونی گے
جہڑے جسم نوں توں مل مل رکھیں ، انت ماس مٹی کیڑے کھاونی گے
سبھے ویکھ کے عمل تیرے لہبؔ دینا جہڑے تھاں جوگا اوتھے پاونی گے
ض ضرب لگی جنہوں عشق والی ، جنہوں لگدی اے لیندا جان سائیں
رانجھا ہیر دے بدلے ہویا جوگی ، وڑیا کھیڑیاں دے وچ آن سائیں
پردہ لاہ کے ہیر نے نظر کیتی لیا یار نوں یار پچھان سائیں
گفتگو کیتی دوہاں لہبؔ دینا کھلے بھید تے کئی اسرار [کذا] سائیں

Marfat.com

ع عشق لگا پنوں خان تائیں کیچم شہر دا جو سردار سائیں
آدم جام بیٹی جس دا نام سسی کیتا عشق نے بہت لاچار سائیں
تین گھاٹ دریاواں دے مل بیٹھی کویں ہووے پنوں دا دیدار سائیں
پائی دس بلوچاں نے لہبؔ دینا دتا میل نئیں میل دا یار سائیں
غ غم کراں تاں میں موئی سیو ، میرے یار دی یاری کجھ ہور ہووے
جتھاں اکھیاں نال سوہنا ویکھدا سی ہووے اکھیاں نظر کجھ ہور ہووے
سوہنے سب سہیلیاں سد لیاں وچوں میں تتی اک چور ہووے
لہبؔ دینا ایسا اک ستم ڈِٹھا ، دنیں بدھا گانا ، راتیں گور ہووے
م میرا کی پتا پچھدے او ، اتھے نئیں کوئی گھر بار سائیں
وچ اچھرے دے میرا پیر رہندا ، لہری شاہ سوہنا نام[کذا] سائیں
تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ اے ، داتا زید کا خاص مقام سائیں
لہبؔ دین اوہ سخت ان پڑھ ہیگا ، عبدالرحیم تھیں لے لکھا[کذا] سائیں

محبوب، سنگھوئی

نام محبوب حسین، تخلص محبوب، والد صاحب کا نام صاحبزادہ ہادی حسین نوشاہی، حضرت محمد ہاشم دریا دل بن حضرت نوشہ گنج بخش کی اولاد سے ہیں۔ محبوب صاحب ۲۵ محرم ۱۳۴۷ھ/۱۴ جولائی ۱۹۲۸ء کو سنگھوئی، ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ مڈل تک تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۴۵ء میں مدرسہ حزب الاحناف، لاہور سے دینی تعلیم مکمل کی۔ اپنے والد صاحب کے مرید ہوئے۔ ۲۲ ربیع الآخر ۱۴۲۰ھ/۱۵ اگست ۱۹۹۹ء کو زخم معدہ کی وجہ سے برمنگھم ہارٹ لینڈ ہسپتال، انگلستان میں وفات پائی۔ نعش پاکستان لاکر ۱۸ اگست کو سنگھوئی میں دفن کی گئی۔

آپ کو علم تاریخ اور فن موسیقی سے خاص شغف تھا۔ موسیقی پر متعدد کتابیں اپنے ہاں جمع کر رکھی تھیں۔ جب میں کتاب خانہ گنج بخش، اسلام آباد میں کام کرتا تھا (۸۱-۱۹۷۴ء) تو آپ وہاں بھی آئے اور میں نے انہیں کتب خانے میں موجود موسیقی پر فارسی مخطوطات کی ایک فہرست فراہم کی۔

آپ کے فارسی، اردو اور پنجابی کلام کا مجموعہ *دیوانِ محبوب* مرتبہ ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد، بمعاونت سلمٰی محبوب نوشاہی، حق نما پبلی کیشنز لاہور نے اگست ۲۰۰۰ء، ۱۲۰ صفحات میں شائع کیا ہے۔ اس

Marfat.com

میں حمدیہ ونعتیہ کلام کے علاوہ مناقب، غزلیات، قطعات اور کافیاں وغیرہ شامل ہیں۔

نمونۂ کلام فارسی:

سلام بحضور حضرت نوشہ گنج بخش

صد صد سلام نوشۂ عالم بہ روی تو — صد صد سلام ہادی اعظم بہ روی تو
صد صد سلام مخزن اخلاق مصطفیٰ — صد صد سلام رونقِ گلزار مرتضیٰ
صد صد سلام سرور سردارِ اولیاء — صد صد سلام نوشۂ عالم پناہ ما
بر تو امام راہ شریعت سلامہا — بر جلوۂ تو حسن طریقت سلامہا
مشکل کشا فقیر و ولی ، بر تو صد سلام — انسان نواز و ابن سخی ، بر تو صد سلام

(دیوان محبوب، ص ۵۱)

نمونۂ کلام اردو:

چادر بحضور نوشہ گنج بخش

جناب نوشہ کی چادر چڑھانے آیا ہوں — میں اپنا بگڑا مقدر بنانے آیا ہوں
پکڑ کے روضۂ عالی جناب کی جالی — میں اپنے درد کا قصہ سنانے آیا ہوں
گنہگار ہوں ، امید وار بخشش ہوں — حضور نوشہ خطا بخشوانے آیا ہوں
بڑے خلوص و محبت سے آج اے محبوبؔ — جبین شوق کو در پر جھکانے آیا ہوں

(ایضاً، ص ۵۷)

نمونۂ کلام پنجابی:

کسے پاسے دی ہوش نہ رہی مینوں جیہا تاپ چڑھیا تیرے غم دا اے
آ ہن دلاں دی کڈھ بھڑاس لیے اس جگ دا میلا کجھ دم دا اے
میرے مرن توں بعد جے توں آیوں تیرا آوناں فیر کس کم دا اے
بھاویں لکھ تدبیر محبوبؔ کریے ہو کے رہندا جو لکھیا قلم دا اے

(ایضاً، ص ۱۲۰)

محبوب صاحب کی وفات کے بعد ان کی شخصیت کے بارے میں تاثراتی مضامین کا ایک مجموعہ ماہنامہ حق نما، لاہور، بابت ستمبر-اکتوبر ۱۹۹۹ء میں شائع ہوا۔ اس شمارے میں بھی ان کا کچھ کلام درج ہوا ہے۔

Marfat.com

محمد بخش، کھڑی

نام اور تخلص محمد بخش (۱۲۴۴ھ-۱۳۲۴ھ/۱۸۳۰ء-۱۹۰۴ء)، ساکن کھڑی، ضلع میر پور، آزاد کشمیر۔ پنجابی کے معروف شاعر اور صاحب *سیف الملوک*۔ انہوں نے *سیف الملوک* میں نوشاہی شعراء اشرف* منچری اور احمد یار* مرالوی کی تعریف میں اشعار کہے ہیں جو ان شاعروں کے حالات میں گذر چکے ہیں۔ محمد بخش صاحب نے ایک اور نوشاہی شاعر محمد اکرم غنیمت* کنجاہی کی فارسی مثنوی *نیرنگ عشق* کا منظوم پنجابی ترجمہ کیا جو ملک غلام نور و پسران نے جہلم سے ۱۹۶۴ء، ۲۷ صفحات میں شائع کیا۔ اس پر محمد فضل الٰہی حیدری کا دیباچہ ہے۔ انہوں نے مترجم کے خود نوشت قلمی نسخے سے متن کا مقابلہ کیا ہے۔ میاں محمد بخش نے قصہ *سوہنی و مہینوال* میں عنوان ''گذشتن عزت بیگ از دریاے بیاس و راوی و رسیدن او بر دریاے چناں'' کے تحت اشعار میں حضرت نوشہ گنج بخش کا یوں ذکر کیا ہے:

نیر بیاسوں راویوں مرزا لنگھ پیا — آیا کول چناں دے کی کجھ کرگ قضا
جادو نیر چناں دا لیندا چت بھلا — پیون سات محمدا لوں لوں عشق سما
سچا نیر چناں دا سرجیا جل جلال — نوشہ ہادی تاریا لطف چلوئی ڈال
چیلے طالب عشق دے لین چناؤں بھال — مون منان محمدا آیا مہینوال
واہ واہ نوشہ سوہنا ولی جناں دی جنج — ونڈے جس نے شوق دے کابل توڑی رنج
نت خزانے بخشدا کھول حقانی گنج — ترے دہ چھ محمدا منگ پنجاہ دو پنج

دیکھیے: *پنجابی کتابیات*، ج ۱، ص ۲۹۰ (اندراج ۴۹۰۹)؛ *پنجابی ادب دی کہانی*، ص ۳۷۲-۳۷۵۔

محمد دین، دلاور چیمہ

میاں محمد دین، ساکن دلاور چیمہ، تحصیل وزیر آباد، ضلع گوجران والا نے *تحفۃ الفقراء* (قصہ مرزا و صاحباں) میں مرزا کی پیدائش کے واقعے میں حضرت نوشہ گنج بخش کے پیش گوئی اور دعا نقل کی ہے۔

محمد نظیر

کتب خانہ ڈاکٹر حمید اللہ، ادارۂ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد کے شعبۂ مخطوطات میں ایک منظوم پنجابی قلمی کتاب (نمبر ۱۴۲) دیکھنے کا اتفاق ہوا جس کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ اس کے مصنف کا نام غالباً محمد نظیر (آخر باب نہم) ہے جو سلفی عقائد رکھتا ہے۔ کتاب کی ابتدا اس شعر

Marfat.com

سے ہوتی ہے:

اول حمد الٰہی آکھاں ، تس بعد درود رسول
اتے اصحاباں ، یاراں تنہاں نعت مقبول

یہ کتاب قیاساً تیرہویں صدی ہجری کے اواخر یا چودہویں صدی ہجری کے اوائل کی تصنیف ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے اپنے زمانے کے غلط رسوم اور رواجوں کی مذمت کی ہے اور ان کی مختلف قسمیں بتائی ہیں۔ ایک باب بعنوان ''در پیرھا وفقیرھا می گوید'' میں مصنف حضرت نوشہ گنج بخش کا نام بھی لایا ہے۔ اگرچہ اس نے منفی پہلو سے مضمون باندھا ہے:

بعضے مشرک نام پیراں دا بہندیاں اٹھدیاں لیندے
''دم مرشد دم پیر ہمارے'' ، ''یا علی'' نت کہندے
''دم بری دم بری'' آکھن ''دکھ نہ دیوے ذری''
نفع زیاں پیراں تھیں سمجھن ، کہندے ''بری بری''
''یا لطیف یا لطیف'' پکارن مشرک ، ہر دم حاضر جانن
اوہ مجذوب خدا دا بندہ ، اس نوں قادر جانن
کیوں کر قدرت ہوسی اس نوں ، جا ستا وچ قبراں
کڈھ کے روح فرشتے کھڑیا کیوں کر دیسی خبراں
''یا مرشد یا پیر ہمارے'' اینویں ہر دم کردے
دوروں دوروں نت پکارن صفتاں مدحاں پڑھدے
''دم دو دا ، دم دو دا'' آکھن ، ''دم لال شہباز'' پکارن
''دم نوشو حاجی'' کہے پیراں دے پل پل نام چتاون

(ص ۳۵-۳۶)

محمود، ڈوگہ

سید محمود شاہ قادری بخاری، تخلص محمود اور محمود شاہ۔ ڈوگہ، ضلع گجرات کے رہنے والے ہیں۔ ابو الکمال برق نوشاہی کے عقیدت مندوں میں سے ہیں۔ ان کا پنجابی کلام *باراں ماہ نوشاہی مع منقبت حضرت نوشہ پیر* (تصنیف ۱۸ ستمبر ۱۹۸۰ء)، مولوی لیاقت حسین نوشاہی، ناظم شعبۂ نشر و اشاعت بزم

Marfat.com

نوشاہی، برطانیہ (بلا تاریخ) نے ۱۰ صفحات میں شائع کیا ہے۔

نمونۂ کلام:

چیتر چڑھدیاں ہوئی تقدیر الٹی ، سینے لایا فراق دا تیر نوشہ
لوں لوں دے دوہایاں فراق اندر چھیتی دس آ نوری تصویر نوشہ
تیرے ہجر دا درد نہ جاے جھلیا کیتا فرقاں پکڑ اسیر نوشہ
سنیں عرض محمودؔ دی نام رب دے لاہیں ہجر دی گلوں زنجیر نوشہ

(ص ۲)

نوشہ پیر دی وکھری چمک دسے نوری چن ایہہ فلک عرفان اتے
نظر نوشہ دی لوح محفوظ اتے رہندا رب دا ناں زبان اتے
لکھ لکھ سلام پہنچان ادبوں دینِ مصطفیٰ دے پاسبان اتے
سر نوشہ دے سہرا ولایتاں دا اندر ولیاں دے تاجدار نوشہ
آؤ چلیے نوشہ دے در اتے کردا ستے ہوے بخت بیدار نوشہ

(ص ۸-۹)

مسکین

نام بشیر احمد، تخلص مسکین ۔ پنجابی میں اشعار کہتے تھے۔ ان کی تصانیف سے ایک منظوم کتابچہ مُدرا حضرت علی شجرہ نوشاہی، راجہ بشیر احمد تاجر کتب، کشمیری بازار، لاہور (بلا تاریخ) نے ۳۲ صفحات میں شائع کیا ہے۔ اس میں شجرۂ نوشاہیہ اور ی حرفی در مدح حضرت نوشہ گنج بخش ہے۔

دیکھیے: پنجابی کتابیات، ج ۱، ص ۶۸ (اندراج ۱۱۳۸)

مسکین، ضلع ساہی وال

نام عابد حسین، تخلص مسکین ۔ بابا لال شاہ امرتسری نوشاہی (مدفون چک نمبر ۷۶/۵ آر، نزد فارم قادر آباد تحصیل و ضلع ساہی وال) کے مرید ہیں وہ مرید بابا کاکے شاہ کے، وہ مرید بابا بوٹے شاہ کے، وہ مرید بابا عبدالغفور، وہ مرید شہاب دین، وہ مرید سپاہی شاہ، وہ مرید ماہی شاہ، وہ مرید بخت جمال، وہ مرید پیر محمد سچیار، وہ مرید حضرت نوشہ گنج بخش۔

انہوں نے شجرہ طیبہ نوشاہی قادریہ آستانہ نوشاہی قادریہ بابا لال شاہ صاحب امرتسری

Marfat.com

(پنجابی) ساہی وال سے ۸ صفحات میں شائع کیا ہے اس میں مناقب حضرت نوشہ صاحب اور شجرہ شامل ہیں۔ نمونۂ کلام:

منقبت حضرت نوشہ گنج بخش

سارے جگ وچہ دھماں پیاں نوشہ دی سرکار دیاں
کئی سنگ سنگ مست ہو جاون نہیں گھٹ مہکاں گلزار دیاں
کئی پتن چناں تے جا ویکھن یارو عشق ہولارے نوں
اتے تھل مارو وچ سڑ بجھ کے پے گئے عشق پواڑے نوں
عشق دی بازی اوہ جت دے جہڑے مندے ایس دوارے نوں
مل بیٹھ توں جا کے دہلیزاں دربار دیاں

(ص۲)

شجرے سے حضرت نوشہ صاحب کے نام کا شعر:

حضرت صاحب نوشہ حاجی عشق دی جت لئی بازی
معرفت دا بحر بانہوں بانہوں پکڑ اتار دا

(ص۶)

معین، معظم آباد

تاریخی نام ''غلام معین الدین مجد'' (۱۳۸۳)، قلمی نام معین نظامی، تخلص معین۔ والد صاحب کا نام غلام نظام الدین (۲۹ جمادی الآخر ۱۳۶۰-۱۰ صفر ۱۴۱۶ھ)۔ معین صاحب ۱۰ شعبان ۱۳۸۳ھ/۲۷ دسمبر ۱۹۶۳ء کو معظم آباد (سابقہ نام مرولیاں والا)، تحصیل بھلوال، ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۸۸ء میں اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی، لاہور سے ایم اے فارسی اوّل بدرجہ اوّل پاس کیا۔ دسمبر ۲۰۰۰ء میں پنجاب یونیورسٹی سے دیوانِ سعید ملتانی کی تصحیح پر فارسی زبان وادب کی ڈاکٹریٹ حاصل کی۔ ۱۲ نومبر ۱۹۹۱ء سے تا حال شعبۂ فارسی اورینٹل کالج، لاہور سے بحیثیت استاد وابستہ ہیں۔ ۶ ذیقعد ۱۴۲۲ھ/۲۰ جنوری ۲۰۰۲ء کو حج بیت اللہ کے لیے تشریف لے گئے اور زیارتِ روضۃ النبی کر کے آئے ہیں۔

معین نظامی صاحب اباعن جد سلسلۂ چشتیہ نظامیہ سے وابستہ ہیں اور حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی سے بیعت ہیں۔

Marfat.com

۱۹۸۸ء میں جب انہوں نے ایم اے فارسی پاس کر لیا تو میرے بلانے پر رایزنی فرہنگی سفارت جمہوری اسلامی ایران، اسلام آباد میں مترجم کے طور پر آ گئے (۲۲ دسمبر ۱۹۸۸ء تا ۲۲ جنوری ۱۹۹۰ء)۔ میں ان دنوں اس ادارے میں رسالۂ دانش کا مدیر تھا۔ ان سے قریبی شناسائی کی ابتدا اسی زمانے سے ہوئی، جو مرور وقت کے ساتھ اب پیمان محبت اور عہد مواخات کا درجہ اختیار کر چکی ہے۔ اس تعلق کی مضبوطی اور گہرائی میں معین نظامی صاحب کا میرے تئیں اخلاص اور خیر خواہی کے جذبات اور اظہارات کے ساتھ ساتھ خود ان میں فارسی ادب کا عمدہ ذوق پایا جانا بھی شامل ہے، جو میرے لیے ایک قوت جاذبہ ہے۔ وہ قدیم اور جدید فارسی ادب کا عمدہ مطالعہ رکھتے ہیں۔ خدا نے انہیں جو علمی استعداد ودیعت کی ہے اگر وہ اس کا سنجیدگی اور یکسوئی کے ساتھ استعمال کریں تو اورینٹل کالج کی علمی اور تحقیقی روایت پر بہت یادگار اضافہ کر سکتے ہیں۔

سلسلۂ نوشاہیہ کا احترام دل و جان سے رکھتے ہیں۔ چند دفعہ حضرت نوشہ گنج بخش کے مزار پر بھی جا چکے ہیں۔ ایک بار میرے ساتھ بھی ساہن پال شریف اور مزار پر گئے۔ مشایخ سلسلۂ نوشاہیہ برقندازیہ کا فارسی تذکرہ *مرآت الغفوریہ* تصنیف امام بخش لاہوری میری درخواست پر سنٹرل لائبریری، بہاول پور کے منحصر بفرد مخطوطے سے تدوین کیا۔ جسے پہلے ۱۹۹۹ء میں *احوال و مقامات نوشہ گنج بخش* تصنیف مرزا احمد بیگ لاہوری کے ساتھ ادارۂ معارف نوشاہیہ، اسلام آباد نے شائع کیا۔ مارچ ۲۰۰۰ء میں یہ متن جداگانہ طور پر معین صاحب کے تحقیقی مقدمہ کے ساتھ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد نے شائع کیا۔ جنوری ۲۰۰۴ء میں مجھے لاہور میں صداقت کنجاہی* کا فارسی رسالہ شجرۂ طیبہ دست یاب ہوا تو سب سے پہلے انہیں دکھایا اور انہوں نے اسے اردو خلاصے کے ساتھ اشاعت کے لیے تیار کیا۔ اس کی اشاعت ہمارے مشترکہ منصوبے ''پنجاب میں فارسی ادب: نئی دریافتیں'' میں ہوگی۔

فارسی، اردو اور پنجابی میں عمدہ غزلیں اور نظمیں کہتے ہیں۔ ہمارے درمیان کچھ منظوم اخوانیات کا تبادلہ بھی ہوتا رہتا ہے۔ ان کی اردو نظموں کا مجموعہ تجسیم ۱۹۹۶ء میں لاہور سے شائع ہوا ہے۔

اردو نمونۂ کلام:

مدیحۂ حضرت شیخ نوشاہ گنج بخش و خانوادۂ نوشاہی

رہیں جب تک یہ مہر و ماہ روشن　　چراغِ حضرت نوشاہ روشن
کمالِ علم سے تاباں صحیفے　　جمالِ فقر سے درگاہ روشن

Marfat.com

شریعت کے شناور اہلِ عرفاں ہیں جن کے دَم سے مہر و ماہ روشن
طریقت آشنا سر مست آنکھیں حقیقت سے دلِ آگاہ روشن
رہے اس آستانے پر ہمیشہ فقیری کی یہ رسم و راہ روشن
طوافِ عاشقاں جاری رہے گا رہے گا قصر عالی جاہ روشن
ہیں نقشِ پا چراغ اس کارواں کے مثال طُور خاکِ راہ روشن
یہ گردِ راہ اہلِ دل کا سرمہ اسی سے چشمِ شاہنشاہ روشن
فروغِ بوستاں ہے اس کا پرتو ہوئے ہیں شاخ و برگ و کاہ روشن
جو اس کی یاد میں نکلی تھی دل سے ہے اب تک عرش پر وہ آہ روشن
ہے صفحہ لوح نورانی اور اس پر مرصّع نامِ حاجی شاہ روشن
رضاء اللہ کا طالب رہے دل یہ مُہر خاصِ عارف جاہ روشن
کہ شمع دانش و تحقیق ہے وہ اسے رکھنا مرے اللہ روشن
غلامِ خاندانِ چشتیا ہوں مرا باطن بھی ہو للہ روشن

معین الدین پروانہ ہے جس کا
وہ مشعل ہے گہ و بے گاہ روشن

(۵فروری ۲۰۰۴ء، لاہور)

معین نظامی صاحب نے اس تذکرہ کی اشاعت کی مناسبت سے ایک طویل قصیدہ بھی کہا ہے جو انہی کے ابتدائیہ کے ساتھ درج کیا جاتا ہے:

نوشاہ نامہ

این قصیدۂ مسمی بہ ''نوشاہ نامہ''، متضمّن مدحیۂ شیخِ چناب حضرت حاجی محمد نوشاہ گنج بخش قادری، و وصف رُودِ چناب، و ذکر برخی از خصایصِ مشترک طریقۂ چشتیہ و سلسلۂ نوشاہیہ، و مذمّتِ ظاہر بینان کور باطن، و تہنیتِ چاپ کتاب مستطابِ تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ، در روز ۶ فوریہ ۲۰۰۴ در حضرتِ لاہور ارتجالاً گفتہ شد و بہ سرور عزیزم جناب آقای دکتر عارف نوشاہی تقدیم گردید۔

نگین حلقۂ نوشاہیاں مبارک ہو فروغِ انجمنِ عارفاں مبارک ہو
تجلیاتِ محبت کا انعکاس ہوا تصرفِ سخنِ عاشقاں مبارک ہو

Marfat.com

کسی کے یاد کے تنکوں کی ایک کُٹیا ہے
دعا کرو کہ ہمیں یہ مکاں مبارک ہو

دعاے صبح گہی با مراد ہوتی ہے
عطا ہوا ہے نیا بادباں مبارک ہو

مژہ سے چل کے پہنچتے ہیں عرش تک آنسو
عروج کرتا ہوا کارواں مبارک ہو

سوادِ قریۂ دلدار کی نشانی ہے
یہ سنگِ میل ہمیں رہرواں مبارک ہو

پہنچ گئے ہیں سہن پال اُن کے روضے پر
تھکن اُتر گئی اے ہمرہاں مبارک ہو

نظر کو جلوہ گری گنبدِ معلّیٰ کی
جبیں کو سنگِ درِ آستاں مبارک ہو

پناہ سایۂ رحمت میں آن بیٹھے ہیں
ہم عاصیوں کو یہ دارالاماں مبارک ہو

ہمارے ساتھ شجر بھی، حجر بھی، طائر بھی
ہیں مدحِ شیخ میں رطب اللّساں مبارک ہو

وہ چہرہ، دل کو شبِ قدر میں نظر آیا
زمیں پہ اترا ہوا آسماں مبارک ہو

عَرَب تبار ہے وہ اور ہاشمی نژاد ہے وہ
وہ میرِ قافلہ ،وہ ساربان مبارک ہو

اسی کے ہاتھ میں ہے خاتمِ سُلیمانی
یہ مہر کشورِدل، سالکاں مبارک ہو

دل و نظر کی تمنا ہے منکشف اس پر
خیال و خواب کا وہ رازداں مبارک ہو

جو تشنہ لب ہیں زمانے کے ریگزاروں میں
انہیں یہ چشمۂ فیضِ رواں مبارک ہو

یہ وردِ شام و سحر ہے، یہ حرزِ ایماں ہے
تمہارا نام ہمیں جانِ جاں مبارک ہو

فقیر شام کو جب سوے خانقاہ چلے
کبوتروں نے کہا: آشیاں مبارک ہو

جب اُن کے مرقد پُر نور پر یہ شعر پڑھے
تو آئی غیب سے آواز: ہاں مبارک ہو

یہ منقبت درِ نوشہ پہ باریاب ہوئی
یہ طرزِ فکر ،یہ حسن بیاں مبارک ہو

نصیب کیسے نہ ہو خواہشوں کی سیرابی
کہ زندہ رود ہوا مہرباں مبارک ہو

چناب و کوثر و تسنیمِ عشق بازاں ہے
ہے موج موج یہاں نغمہ خواں مبارک ہو

چناب دجلۂ کیف و فراتِ مستی ہے
یہ سلسبیلِ شہِ دلبراں مبارک ہو

چناب ساقیِ صحراے سر فروشاں ہے
یہ آبشارِ زرِ شائگاں مبارک ہو

چناب حاتمِ دورانِ خشک سالی ہے
یہ جوئبارِ درِ خواجگاں مبارک ہو

چناب سرورِ راوی و بیاس و ستلج ہے
اسے خراجِ خوشابِ شہاں مبارک ہو

چناب چشمۂ زمزم،چناب جیحوں ہے
چناب کو وہ بُت گُل رُخاں مبارک ہو

Marfat.com

چناب آبِ حیاتِ دیارِ نوشہ ہے — دوامِ شوق تمہیں بے دلاں مبارک ہو
کنارِ آب ہمیں ایک موج نے یہ کہا: — حضور کہتے ہیں طبع رواں مبارک ہو
سماعتیں ہیں کہ خوشبوے گل کے خرمن ہیں — ہے نغمہ گر کوئی غنچہ دہاں مبارک ہو
نظر لگے نہ کہیں حُسن صوت و صورت کو — فسوں طرازیِ زُہرہ وشاں مبارک ہو
نظام رنگ میں رنگ دو ہمارے تن من کو — بسنت آگئی ، کرّوبیاں مبارک ہو
رہے سروں پہ ہمارے سماع کا سایہ — ہمیں یہ مُلکِ زمین و زماں مبارک ہو
کبھی تھمے نہ یہ آہنگِ خسروی دل میں — رگوں میں لرزہ ہمیں جاوداں مبارک ہو
نثار تم پہ مری چشمِ تر کے لعل و گہر — یہ رقصِ مولوی ،دیوانگاں مبارک ہو
یہ کام ظرف کا ہے ، رند ہی سمجھتے ہیں — سرود بر سرِ نوکِ سناں مبارک ہو
ملنگ گردشِ دوراں کو روک سکتے ہیں — اے پیرِ میکدہ! عزمِ جواں مبارک ہو
خوشا وہ سرجو خمیدہ درِ فقیر پہ ہے — اسے وفا کی یہ جنسِ گراں مبارک ہو
ہزار شُکر کہ یہ اہل عقل رہتے ہیں — ہمارے جذب پہ خنداں زناں مبارک ہو
یہ اہلِ زُہد ہیں مفتونِ قیل و قال سبھی — انہیں نزاعِ چنین و چناں مبارک ہو
فقیہ و مفتی و واعظ ہیں پیشہ ور سارے — ہمیں ملامتِ پیشہ وراں مبارک ہو
شیوخ بھی زرِ قارون کے مجاور ہیں — ہمیں کبیدگیِ زر گراں مبارک ہو
سبک سری کے یہ دستار بند زندانی — ہوے ہیں ہم سے سبھی سرگراں مبارک ہو
انہیں نصیب رہے ان کی تنگ دامانی — ہمیں یہ حوصلۂ بے کراں مبارک ہو
جو چلّہ کش رہے حُور و قصور کی خاطر — انہی کو مُژدۂ حورِ جناں مبارک ہو
گدائے نفس کو حاصل مرادِ حرص رہے — ہمیں گدائیِ شہر بتاں مبارک ہو
نصیب سود ہو سوداگرِ طریقت کو — ہمارے دل کو متاعِ زیاں مبارک ہو
بہارِ وصل ملے جن کا مدّعا یہ ہے — ہمیں تو ہجر کا عہدِ خزاں مبارک ہو
کریں جو خواہشِ مرہم خدا نخواستہ ہم — تو وہ کہیں : یہی زخمِ نہاں مبارک ہو

Marfat.com

ہمیں عزیز ہے یہ تار تار خرقہ ہی
رفو گری تمہیں چارہ گراں مبارک ہو

ہمیں یقین کی نعمت اس آستاں سے ملی
فقیہ عصر کو رنجِ گماں مبارک ہو

اگر ہے فسقِ عیاں اپنا نعرۂ ''یا ھُو''
تو صاحبو ہمیں فسقِ عیاں مبارک ہو

قلندروں کو مبارک دل و جگر اپنے
انہیں وہ ترکش و تیر و کماں مبارک ہو

ہمارا ذکرِ خفی برقِ آسمانی ہے
یہ ضربِ صاعقۂ ناگہاں مبارک ہو

جہاد نفس ہمارا جہاد اکبر ہے
ادائے فرض تمہیں غازیاں مبارک ہو

ہم اپنی بیعتِ لوح و قلم پہ نازاں ہیں
ہمیں یہ سلسلۂ رائگاں مبارک ہو

ہمیں اجازۂ قرطاس و کلک کافی ہے
ہمیں یہ نسبتِ دیدہ وراں مبارک ہو

ہمیں غرض ہو بھلا سرد و گرمِ دہر سے کیا
ہمیں یہ موسمِ آہ و فغاں مبارک ہو

کتابِ مُرشدِ سر گشتگانِ حیرت ہے
ہمیں یہ ہادیِ گم گشتگاں مبارک ہو

قبول ہو گئی خدمت جو تم نے کی عارف
تمہیں تقرّبِ پیر مغاں مبارک ہو

یہ انتخابِ مناقب ہے داد کے قابل
حضورِ یار میں یہ ارمغاں مبارک ہو

یہ سلکِ سوز دروں ہے ، مرقع غم ہے
وفورِ درد کی یہ داستاں مبارک ہو

تمہارے ہاتھ سے تنظیم ہو گئی اس کی
تمہیں سعادتِ ہر دو جہاں مبارک ہو

تمہارے خون میں فیضانِ غوثِ اعظم ہے
تمہیں یہ نعمتِ گیلانیاں مبارک ہو

عقیدتوں کی مہک اس کی سطر سطر میں ہے
تمہیں حدیقۂ دل دادگاں مبارک ہو

تمہاری سعی مسلسل نتیجہ خیز ہوئی
تمہیں یہ تکملۂ دوستاں مبارک ہو

تمہاری نذر دلِ داغ دار کرتا ہوں
تمہیں شگفتہ گُلِ ارغواں مبارک ہو

تمہارے حق میں دعا گو ہیں جان و دل میرے
دعائے خیر کا یہ سائباں مبارک ہو

حیات نو ملی اس دفترِ کہن کو معین
ضخیم تذکرۂ شاعراں مبارک ہو

منقبتِ حضرت شیخ حاجی محمد نوشاہ گنج بخش قادریؒ

عجب سکون میسّر تری جناب میں تھا
کہ میں ظہیر تھا اور اپنے فاریاب میں تھا

مَیں چومتا تھا تری گنج بخش چوکھٹ کو
ہر ایک ممکنہ احسان میرے باب میں تھا

سفر کا حکم نہ ہوتا تو مَیں وہیں ہوتا
کہ میرا حُجرہ حریمِ شہِ چناب میں تھا

Marfat.com

سفر بھی ایک مقامِ سلوکِ باطن ہے
عبور اس پہ بھی شامل مرے نصاب میں تھا

سفر، تعَب ہے اوراس پر دلیل روشن ہے
سفر کا داغ دلِ زارِ ماہتاب میں تھا

سو امتثال میں مَیں رَخت باندھ کر نکلا
وگرنہ لطف کہاں مجھ کو اس عذاب میں تھا

دیارِ شاہ سے بھلوال تک ریاضت کی
اور اس کے بعد پڑاو مرا خوشاب میں تھا

وہاں سے بھیک ملی، میں نے چُوم کر لے لی
کہ یہ سبق مرے اجداد کی کتاب میں تھا

مگر مَیں منزلِ اصلی سے منحرف نہ ہوا
ثبات ایسا مرے فقرِ لاجواب میں تھا

رفیق ہو گئی توفیق، شُکرِ ایزد ہے
وگرنہ نفس مرا مکرِ اجتناب میں تھا

مثالِ سایہ مَیں پلٹا تو اصل تک پہنچا
کہ بوے گل تھا مَیں، مرکز مرا گلاب میں تھا

ترے حضور بدن تھا تمام دیدۂ شوق
خروش بحر اس آئینۂ حُباب میں تھا

اِدھر نگہ میں مجسّم ہوئی تھی جاں ساری
اُدھر وہ جلوۂ دیدار التہاب میں تھا

گذاری بذر، نظر نے حواسِ خمسہ کی
طلسم کیا ترے گنبد کی آب و تاب میں تھا

قبولِ درد سے وہ لرزش خفی تھی کہ دل
اس ارتعاش سے نکلا تو اضطراب میں تھا

عیاں ہوئی وہ بیاضِ گنہ جو پنہاں تھی
کھلا وہ نامۂ اعمال جو حجاب میں تھا

شعور محوِ شمارِ ندامتِ عصیاں
ضمیر گریہ کناں غرق احتساب میں تھا

جو آہِ سرد تھی، پروردۂ تمازت تھی
جو اشکِ سادہ تھا، سیراب خونِ ناب میں تھا

پھنسا ہوا کسی گرتی ہوئی عمارت میں
مَیں ٹوٹ پھوٹ کی زد پر تھا، انقلاب میں تھا

یقین ہی نہیں آتا وہ اشک میرے تھے
دفینہ اتنا مرے خانۂ خراب میں تھا

دھڑک رہا تھا زماں و مکاں سے ہٹ کے کہیں
وہ لمحہ جو تری تقویم کے حساب میں تھا

خوشا عروج کہ میں تیری خاکِ پا ٹھہرا
زہے کمال کہ یہ ذرّہ آفتاب میں تھا

مرا مدارِ سعادت تھا تیری نسبت پر
مرا شَرَف مرے اس حُسنِ انتساب میں تھا

نجانے رات کو یہ شعر کس نے لکھوائے
کہ میں تو شام سے گم اپنی گردِ خواب میں تھا

اے ابرِ فیض تجھی نے مرا بھرم رکھا
وگرنہ میں تو گرفتار اک سراب میں تھا

ترے کرم سے یہ الفاظ سرفراز ہوے
وگرنہ کیا مرے اشعار کی کتاب میں تھا

Marfat.com

مری یہ منقبتِ دلربا ہے الہامی مَیں خوش نصیب کسی چشمِ انتخاب میں تھا

۱۳فروری۲۰۰۴ء

فارسی نمونۂ کلام:

ابراست ودرنواحی قلب است بوی خاک آب زلال روی نہادہ بہ سوی خاک
دی شب گذشتہ ایم زشہری کہ اندر آن در سرزمینِ آب روان بود جوی خاک
باور نکردنی است ولی واقعیت است با آب خشک، تر شدہ ریگ گلوی خاک
اسب سفال بود و سوارِ غبار بود میدانِ آب بود و در آن بود گوی خاک
ای آبِ رفتہ! باز بہ جوی دلم بگو زین خاکدان برون چہ کنم جستجوی خاک
عجز صمیم ماست خمیر سرشتِ ما ما دوستدارِ طینتِ آبیم وخوی خاک
در گرد بادِ خاروخسِ خواب بودہ ایم با جوشش ہواو ہوس ،ہای و ہوی خاک
ملکِ خیال کشورِ ما بود و داشتیم تاجِ ستارہ، تخت صبا، کاخ وکوی خاک

مائیم شاہِ سلطنتِ بوریا معین
ما آبروی آتش و باد ،آبروی خاک

(مئی۲۰۰۳،لاہور)

نیز دیکھیے: اورینٹل کالج میگزین، ج۷۰، عدد۳،۴، مسلسل شمارہ ۲۷۳،۲۷۴، سال ۱۹۹۷ء، صفحات ۸۰-۸۲؛ سہ ماہی شبیہ، لاہور، حضرت خواجہ غلام نظام الدین معظم آبادی نمبر، شمارہ ۲۱ تا ۲۷، ج۶، ۷، جنوری ۱۹۹۷ء تا ستمبر ۱۹۹۸ء ''گوشۂ معین نظامی''، ص۴۴۳-۴۹۶

مقرب، رن مل

نام ثقلین عباس، تخلص مقرب۔ والد کا نام محمد طفیل مخلص *۔ ۱۴شوال ۱۳۹۸ھ/۱۷ستمبر ۱۹۷۸ء کورن مل میں پیدا ہوا۔ صاحبزادہ ناصر وحید بن صاحبزادہ محبوب حسین نوشاہی، سنگھوئی والا کا مرید ہے۔ اپنے والد کے طائفۂ قوالاں میں طبلہ نواز ہے۔ نمونۂ کلام:

منقبت حضرت نوشہ گنج بخش

لگیاں دی لج رکھدا سیو نوشہ ہادی سرکار ، میرا سوہنا نوشہ ہادی سرکار
نوشہ ہادی پیر دے در تے آوعرضاں کریے فیض خزانے ونڈدا سوہنا آو جھولیاں بھریے

Marfat.com

خیراں جھولی پائی جاندا ایہ مولا علی دا دلدار ، میرا سوہنا نوشہ ہادی سرکار

سَیّد معروف دا پیارا نوشہ، شاہ سلیمان دا جانی ساہن پال وچ رہندا ویکھو پیر میرا لاثانی

دکھ اوہدے مٹ جاندے جہڑا ویکھ لوے اک وار، میرا سوہنا نوشہ ہادی سرکار

در تیرے تے عرض گذاراں سائیاں لاج نبھاویں میں ازلاں توں گولی تیری در توں نہ ٹھکراویں

سن کے آئی جگ سارے دا توں ایں پالن ہار، میرا سوہنا نوشہ ہادی سرکار

پیر مقرّب نوشاہی دا نوشہ بھورے والا ایہ لج پال قدیمی سنیا ، رتبہ اس دا اعلیٰ

در نوشہ دے آ کے بن گئے رحماں تے سچیار ، میرا سوہنا نوشہ ہادی سرکار

یہ حالات اور کلام خود شاعر کے مہیا کردہ ہیں۔ نیز دیکھیے: *فروغ دانش*، ص ۲۱۷ جہاں سکول ریکارڈ کے مطابق تاریخ پیدائش ۱۱۵ اکتوبر ۱۹۷۹ء درج ہوئی ہے۔

مقصود، کیلیاں والا

نام مقصود احمد، تخلص مقصود۔ غلام دستگیر نوشاہی (م: ۲۸ رجب ۱۴۲۱ھ/ ۲۸ اکتوبر ۲۰۰۰ء، مدفون چک نمبر ۲۳۲ رسالے والا، ضلع فیصل آباد) ولد بابا اللہ دتہ شاہ نوشاہی کے مرید ہیں۔ غلام دستگیر نوشاہی، راگھوال، ضلع ہشیار پور، ہندوستان میں پیدا ہوئے تھے۔ ۱۹۴۷ء کے بعد پاکستان ہجرت کی۔ مقصود صاحب ڈاکٹر آف ہومیو پیتھک اینڈ میڈیکل سائنسز ہیں۔

ان کی اردو تصنیف (بشراکت حافظ محمد سلیم) *شانِ ولی اللہ*، آستانہ عالیہ نوشاہی قادری، چک نمبر ۲۳۲، رسالے والا، ضلع فیصل آباد سے شائع ہوئی ہے اس میں انہوں نے اپنا شجرۂ طریقت بھی لکھا ہے اس سے کچھ اشعار درج کیے جاتے ہیں:

شاہ سلیمان سخی کے قدموں میں میرا حشر ہو حاجی نوشہ ماہی اصفیا کے واسطے

پیر سچیار شاہ جمال شاہ کمال مشکلیں آسان کر آل عبا کے واسطے

شاہ صدر الدین سید نور بہار کے کرم سے قطب شاہ سرکار دل ربا کے واسطے

بابا محمد علی کی غلامی کا پٹا میری گردن میں رہے سائیں جیوے شاہ کے واسطے

مرشد برحق سائیں کالے شاہ کامل ولی کی زیارت ہو امام الدین شاہ کے واسطے

عبداللہ شاہ کی ذات مبارک کے طفیل تیغ لا سے کر نفی اہل سخا کے واسطے

میرے مرشد شاہ غلام نبی کے در پر میری سجدہ ریزی سائیں اللہ دتہ شاہ کے واسطے

Marfat.com

بابا غلام دستگیر پیر میرا لاثانی مشکل آسان　　کر دے میری قادری نوشاہی کے واسطے

(شانِ ولی اللہ، ص ۷۱-۷۲)

مُلک علی

نام اور تخلص مُلک علی، پنجاب کے معاصرین میں سے ہیں۔ انہوں نے قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی (مرید حضرت شرافت نوشاہی) کا شجرۂ طریقت بترتیب عروجی منظوم کیا ہے۔ جسے قاری صاحب نے شجرۂ طریقت خاندان قادری نوشاہی کے نام سے اردو ڈائجسٹ پرنٹرز، لاہور سے چھپوا کر نوشاہی منزل، مریدکے، ضلع شیخوپورہ، ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء، ۸ صفحات میں شائع کیا ہے۔ یہ اردو مثنوی ہے۔ شاعر اپنا نام اس شعر میں لایا ہے:

عرض کرتا ہے یہ خادم آپ کا مُلکِ علی　　بندۂ درگاہ والا ہے باخلاص دلی

(ص ۸)

آغاز:

حمد تیری کی لیاقت کیا ہے مشت خاک کو　　خاک کیا ادراک کر سکتی ہے ذات پاک کو
اپنی طاقت جس قدر ہو وصف پیدا کر سکے　　عشق تیرے کا سمندر جتنا تیرے تر سکے

(ص ۲)

آگے سے چند اشعار:

ذکر حضرت صوفیا کا ورد رکھو صبح و شام　　قادری شجرہ پڑھو آ جائیں گے سب پاک نام
ہوں محمد اسلمِ قاری غلامِ اولیا　　خاندانِ نوشہی کا جان و دل سے خاک پا
میرے ہادی، عاشق اللہ، قبلہ گاہ دو جہاں　　شاہ شریف احمد شرافت واقفِ رمزِ نہاں

(ص ۳)

خاتمہ:

یا الٰہی برکتِ اسمائے پیرانِ عظام　　خاتمہ بالخیر ہو، سب کام ہوں حسب المرام
جاری ہو ہر دم زباں پر کلمۂ توحید ھو　　انت ھو یا ھو ھو الھو انت ھو یا انت ھو

(ص ۸)

ممتاز، ساہن پال شریف

نام ممتاز احمد، تخلص ممتاز والد صاحب کا نام سید کرم الٰہی * بن سید فاضل شاہ نوشاہی برخورداری

Marfat.com

ہے۔ ۳ صفر ۱۳۳۹ھ/ ۱۷ اکتوبر ۱۹۲۰ء کو ساہن پال شریف میں پیدا ہوے۔ ان کی شادی اعلیٰ حضرت غلام مصطفیٰ نوشاہی کی صاحبزادی اور حضرت شرافت نوشاہی کی ہمشیرہ سیدہ صفیہ بیگم سے ہے۔ اس وقت ساہن پال شریف میں بقید حیات ہیں۔

نمونۂ کلام:

سخی سَیّد معروف توں جاں صدقے جس مجھ تے کرم کما دتا
سُکی وَل سی آس امید والی ہادی رحمتاں دا مینہ چا کیتا
کیتی عرض سی شہر خوشاب آ کے جھولی وچ مستحسن[1] پا دتا
میں مسکین ممتاز دربار آ کے سنے بچیاں سیس جھکا دتا

سایاں کریں سلام منظور ساڈا ہتھ بن ، پیروں ننگے آے ہوے آں
صدقہ سخی تے نوشہ دا خیر لیناں مڈھوں ساک تساڈے سدائے ہوے آں
کرو صاف وجود پلیت ساڈا ابلیس شیطان دبائے ہوے آں
رکھیں خوب پہچان ممتاز والی نوشہ پیر دے اسی جاے ہوے آں

سخی پیر نوں آ سلام کیتا نوشہ پیر سوہنے کھلیا اے
ہوئی دلے دی خاص مراد پوری بوہا سخی والا آ ملیا اے
کھادے سخی دے نام دے ڈھیر ٹکڑے میرا بال بچہ سوہنا پلیا اے
سخی پیر ممتاز تے نظر کیتی دیوا فیض والا سوہنا بلیا اے

یہ کلام مورخہ ۶ اپریل ۲۰۰۱ء کو ساہن پال شریف میں خود ان کی زبان سے سن کر تحریر کیا۔ نیز دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۰۱۷-۱۰۱۸

۱۔ محمد مستحسن نواز نوشاہی بن دلنواز احمد نوشاہی بن ممتاز احمد نوشاہی کی طرف اشارہ ہے۔

مہجور، گجرات

نام عارف محمود، تخلص مہجور، سادات رضویہ سے ہیں۔ ۲۹ رمضان ۱۳۷۹ھ/ ۲۷ مارچ ۱۹۶۰ء کو گجرات میں پیدا ہوے۔ حکیم محمد موسیٰ امرتسری مرحوم سے استفادہ کرنے والوں میں سے ہیں۔ انہی کے مطب (۵۵ ریلوے روڈ، لاہور) پر حضرت شرافت نوشاہی صاحب سے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ مجھ سے بھی

Marfat.com

خط و کتابت رکھتے ہیں۔ حضرت شرافت کی وفات پر ۱۱۶ اشعار کا ایک مرثیہ لکھا جو ہفت روزہ *استقلال*، لاہور، ج ۱۳، شمارہ ۲۴، بابت ۳-۱۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء، ص ۱۵ میں شائع ہوا، اس سے چند اشعار لکھے جاتے ہیں:

چل دیے شاہ شرافت، دے چلے رنج و محن — علم ہے بے جان یارو، عمل [کذا] بے گور و کفن
مخزنِ علم و فضیلت، نازشِ قوم و وطن — بن ترے تحقیق کی سونی ہے ہر اک انجمن
تجھ سے پائی حضرت نوشاہ نے تازہ زندگی — جانتا تھا کون پہلے حضرت نوشاہ کا فن
کب کوئی لکھے گا ایسے سرگذشتِ سلسلہ — کام تو وہ کر چلا ہے جو کہ کرنا تھا کٹھن
کس طرح مہجور لکھے تیرے اوصافِ جمیل — وصف سے خالی ہے دامن، عمل [کذا] سے ہے دور من

نیز دیکھیے: محمد منیر احمد سلیچ، ''گجرات کے پنجابی شعراء کی نعت''، ماہنامہ *نعت*، لاہور، ج ۱۰، شمارہ ۹، ستمبر ۱۹۹۷ء، ص ۸۸-۸۹؛ کلیم احسان بٹ، *گجرات میں اردو شاعری*، گجرات، ۱۹۹۶ء، ص ۱۳۴-۱۳۵

میراں شاہ

غالباً صاحبزادہ سلطان علی نوشاہی ہاشمی سنگھوئی والا (م: ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء) یا ان کے والد صاحبزادہ اکبر علی نوشاہی (م: ۱۳۰۵ھ/۱۸۸۸ء) کے مرید تھے۔ عطا محمد متخلص حافظ * نے اپنے بیاض (قلمی، گنج بخش، اسلام آباد، شمارہ ۵۸۸۰) میں ان کی مندرجہ ذیل پنجابی کافیاں نقل کی ہیں:

کافی

رل مل چلو نی سہیلیو میرے نال ضرور — ڈھونڈ لیاؤ نوشو نوں جس دا سب ظہور
عشق اڑوکھے نوشہ دے کیتی چکنا چور — میں اس دے ہجر فراق نے جالے وانگ کوہ طور
پہلے کن فیکون توں کیتا ڈھول قبول — میں کلمہ پڑھیا جان کے اس نوں پاک رسول
وچ مدینے شہر دے کیتا آن نزول — سیو سے؟ اوگہنار ہوں ہویا جمال حصول
جاں چڑھ ویکھاں نوشو نوں جاندا ہو اسوار — اوہ میں ول مکھ نہ موڑدا کردی حال پکار
سیو عرش فرش دا ہے شاہ نبیاں دا سردار — اسی رات معراج شریف توں سے؟ جاں بلہار
میں روز اڈیکاں نوشو نوں رو رو ڈھائیں مار — اوہ کردا بے پرواہیاں مول نہ لیندا سار
صورت میرے نوشہ دی صورت ذات رحمان — اوہ حسن اس دا قدیم ہے چمکے ہر ہر شان
سیو کیتا اوہلے آپ نوں وچ حضرت انسان — نوشہ دے فراق نے جالیا تن من جان
سنیو انگ سہیلیو میرے دل دے بین — باہجھ پیارے نوشو دے آوے مول نہ چین

Marfat.com

حال سناواں روے کے عجز نیازاں نال　　تائیوں ہوے نوشو دا میرے نال وصال
میراںؔ شاہ میں نوشو دا ویکھاں جا جمال　　وچ سنگھوئی شریف دے نوشہ پیر کمال
(ص۶۴-۶۵)

کافی

جے نوشہ میرے ویہڑے آوے جرم کرم دے سب دکھ جاوے
میں لکھ لکھ شکر کریندی درشن ویکھن نوں
سیو تانگ نوشہ دی رہندی درشن ویکھن نوں

نال نوشہ دے اکھیاں لاواں، کس نوں دل دا حال سناواں
جان جدائیاں سہندی درشن ویکھن نوں
سیو تانگ نوشہ دی رہندی درشن ویکھن نوں

ویکھو سیو نوشہ دے کارے، پکڑ غلاماں ول ول مارے
میں ڈردی سانس نہ لیندی درشن ویکھن نوں
سیو تانگ نوشہ دی رہندی درشن ویکھن نوں

سر صدقے تے جند قربانی جے دیوے کوئی بھیج نشانی
میں چاواں اٹھدی بہندی درشن ویکھن نوں
سیو تانگ نوشہ دی رہندی درشن ویکھن نوں

میراںؔ شاہ جے نوشہ پاواں ہار سنگھاراں، روپ بناواں
میں ہتھیں لاواں مہندی درشن ویکھن نوں
سیو تانگ نوشہ دی رہندی درشن ویکھن نوں
(ص۲۸)

ناظم، اسلام آباد

نام بشیر حسین، تخلص ناظم۔ والد صاحب کا نام غلام حسین ولد اللہ بخش صراف۔ ۱۹ جمادی الآخر ۱۳۵۱ھ/۲۰ اکتوبر ۱۹۳۲ء کو گوجران والا میں پیدا ہوے۔ ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء میں شرق پور، ضلع شیخوپورہ چلے گئے۔ کچھ عرصہ لاہور میں ملازمت کرنے کے بعد وفاقی وزارتِ مذہبی امور، اسلام آباد میں آ گئے اور یہی ملازمت ختم کر کے ریٹائر ہوے۔ آج کل اسلام آباد میں مقیم ہیں۔

Marfat.com

جب شرقپور میں تھے تو وہاں میاں غلام اللہ نقشبندی مجددی مرحوم اور میاں نیک * محمد نوشاہی مرحوم کی خدمت میں رہے۔ بیعت طریقت میاں غلام اللہ صاحب سے کی، لیکن میاں نیک محمد نوشاہی صاحب کی بھی ان پر خاص نظرِ کرم تھی۔ ناظم صاحب نے میاں نیک محمد صاحب نوشاہی سے وابستہ اپنی یادوں اور تاثرات کو ایک مضمون میں بیان کیا ہے جس کی ہر سطر سے ان کی میاں صاحب سے ارادت اور عقیدت مترشح ہے۔ اسی مضمون میں لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ میاں صاحب کے ساتھ حضرت نوشہ گنج بخش کے عرس کے موقع پر [ساہن پال] حاضر ہوے۔ عرس کی تقریبات میں شرکت کے لیے دعوت حضرت شرافت نوشاہی نے دی تھی۔ ''ختم کے بعد دعا ہوئی تو میں نے جَو کی روٹی اور خاص قسم کی دال سے اپنے کام و دہن کی ضیافت کی۔ اس کی حلاوت میرے دل میں آج تک فیضان کی روشنی محسوس کرا رہی ہے۔'' (ص ۷۷)۔ ناظم صاحب حضرت شرافت صاحب کے ساتھ محبت رکھنے والے ہیں۔ ان کی وفات پر قطعۂ تاریخ کہا، جس کے چند اشعار حسبِ ذیل ہیں:

ادیب اریب و معلّٰی نسب — شریف و نجیب و مجلّٰی حسب
وہ نوشاہ ذیشان کا نورِ عین — وہ قربانِ غوث الوریٰ ، حق طلب
محقق ، مدقق ، لطافت شعار — حکیم سخن ، ماہر طِب و طَب
خبر ان کی رحلت کی سن کر ہوا — کوئی نیم بسمل ، کوئی جان بلب
اگر چشم نرگس سے ڈھونڈے کوئی — ملے گی مثال ان کی دنیا میں کب
جو پوچھا گیا ان کا سالِ رحیل — گئے چھوڑ کر عالم فان جب
سرِ حق سے ہاتف نے مجھ سے کہا — مجسم شرافت ، سراپا ادب
۸ — ۱۱۲۴ — ۲۷۱

۸ + ۱۱۲۴ + ۲۷۱ = ۱۴۰۳

(نامہ ہائے تعزیت، ص ۱۳۰-۱۳۱)

در مدح میاں نیک محمد نوشاہی

چون راست کنم بہر صفت کلک و قلم را — وصّاف شوم حلقۂ مردانِ شِیَم را
آید بلبم اسم گرامی فقیری — می چید ز ہر قلب حزین حرمل غم را
آن نیکِ زمان ، نیکِ جہان ، نیک محمد — پاشندۂ گلہای نعم مردِ دژم را
ای فخرِ نیاکانِ خدا بین و خدا دان — ای جلوہ طراز عَلَم ملکِ حکم را

Marfat.com

ای جان ہمم ، شان طبابت ، درِ حکمت ناز است بتو جنسِ عنایات و کرم را
ناظم چہ کنم مدحت سلطان فقیران زینت دہ ایوان جنان ، خلد و ارم را

(حق نما، ص ۷۰)

ناظم صاحب نے مولانا محمد اعظم نوشاہی میروالی کو بھی دیکھا ہے۔ناظم صاحب سے میری بھی اکثر ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں۔انہوں نے پنجابی صنف نظم ''ماہیا'' کا تجربہ فارسی نظم میں کیا ہے۔میں نے ان کی فارسی ماہیا گوئی پر ایک مضمون فارسی زبان میں لکھا جو ماہنامہ سروش، اسلام آباد، اکتوبر ۱۹۷۶ء میں شائع ہوا۔ان کے ماہیے کا ایک نمونہ حسب ذیل ہے:

بر بام بیا جانان سخن از من بشنو ، ہم چہرہ نما جانان

جواس پنجابی ماہیے کا فارسی ترجمہ معلوم ہوتا ہے:

کوٹھے تے آ ماہیا نالے ساڈی گل سن جا، نالے مکھڑا وکھا ماہیا

دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۱۲، ص ۱۳۸؛ بشیر حسین ناظم، ''یادیں، تاثرات: شفاء الملت آفتاب حکمت گنجینۂ معارف حضرت میاں نیک محمد صاحب قادری نوشاہی قدس سرہ العزیز''، ماہنامہ حق نما، لاہور ،شفاء الملت نمبر، اپریل تا جون ۲۰۰۱ء، ص ۷۱-۸۳

نشان، نوشہرہ ورکاں

سائیں نشان علی، تخلص نشان، والد کا نام سائیں مہر علی بن رکن دین انصاری (بافندہ)۔محلہ باٹھ، نوشہرہ ورکاں، ضلع گوجران والا میں ۱۲ محرم ۱۳۴۲ھ/ ۲۵ اگست ۱۹۲۳ء کو پیدا ہوے۔ابتدائی تعلیم پرائمری سکول نوشہرہ ورکاں سے حاصل کی۔فارسی کی تعلیم ماسٹر سید فضل حسین شاہ سے پائی۔

سلسلۂ رحمانیہ نوشاہیہ میں مرید تھے۔شجرۂ طریقت اس طرح ہے: سائیں نشان علی مرید سائیں مہر علی مرید سخی غلام محمد مرید مستان شاہ مرید عمر شاہ سخیا مرید امام شاہ مرید دولو محمد زمان مرید پاک رحمان مرید حضرت نوشہ گنج بخش۔

سائیں نشان علی کی وفات ۹ محرم ۱۴۱۴ھ/ ۲۹ جون ۱۹۹۳ء کو ہوئی اور نوشہرہ ورکاں میں اپنے والد کے مزار کے ساتھ ہی دفن ہوے۔

آپ کی تصانیف میں سے ایک سی حرفی یادگار ہے جس میں سلسلۂ قادریہ نوشاہیہ کا شجرہ بھی ہے۔یہ سی حرفی ۱۶ صفحات میں پہلی بار ۱۹۵۳ء میں اور دوسری بار ۱۹۹۰ء میں نوشاہی چھاپہ خانہ، رام بستی،

Marfat.com

تحصیل روڈ، گوجران والا سے شائع ہوئی۔

نمونۂ کلام:

مذکورہ سی حرفی کے دوسرے حصے میں شجرہ شریف قادری نوشاہی رحمانی بطور مخمس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:

بسم اللہ ایہہ اسم اللہ دا اس نوں سب وڈیائیاں
اعظم اسم ایہہ اے بسم اللہ اسدیاں کل روشنائیاں
حی و قیوم ایہہ بسم اللہ اسدیاں حشر رسائیاں
عاشق نوں ایہہ وقت نزع دے بخشے اسم رہائیاں
برکت پیراں نوشاہیاں دی بخشو نور صفایاں

اسی شجرے میں حضرت علی کی مدح:

تاج ولایت ، راج سخاوت ، نور ہدایت علی ہے
اعظم اول اس دے جلوے رب دا شیر ولی ہے
رحمت بخشش وحدت والی ایہو خاص گلی ہے
اسد اللہ بیت اللہ اس نے بخشیاں رب وڈیائیاں
برکت پیراں نوشاہیاں دی بخشو نور صفایاں

دیکھیے: سید ممتاز مزمل بخاری، ''نوشہرہ ورکاں دا اک گمنام صوفی شاعر''، ششماہی کھوج، شعبۂ پنجابی، پنجاب یونیورسٹی اورئینٹل کالج، لاہور مسلسل شمارہ ۴۱، جولائی - دسمبر ۱۹۹۸ء ص ۸۳-۹۰

نصیر احمد، پشاور

آپ کا اسم گرامی نصیر احمد، لقب شیخ العلما، المشہور ''میاں صاحب قصہ خوانی''۔ قطب شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ۱۲۲۸ھ/۱۸۱۳ء میں پشاور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام غلام محمد تخلص بہ صوفی تھا، جو عالم و فاضل ہونے کے علاوہ بہترین شاعر بھی تھے۔ مرثیہ گوئی میں نہایت ہی موزوں طبع رکھتے تھے۔ آپ کے علم پر آپ کی شاعری غالب ہوگئی تھی، اسی لیے آپ کی شہرت بحیثیت شاعر کے زیادہ ہے۔ میاں صاحب نصیر احمد سلسلۂ نوشاہیہ میں اپنی خاندانی نسبت رکھتے تھے۔ نیز طریقۂ عالیہ قادریہ زاہدیہ میں حضرت شیخ الاسلام والمسلمین اخون صاحب سوات سے بیعت تھے۔ ۱۸ رجب ۱۳۰۸ھ/۲۷ فروری ۱۸۹۱ء کو پشاور میں انتقال کیا۔ ''حیف آن آفتاب علم نہفت'' (۱۳۰۸) مادّہ تاریخ

Marfat.com

وفات ہے۔

میاں صاحب نصیر احمد کی اصل شہرت افتا اور فقہ ہی ہے۔ لیکن آپ بہترین شاعر بھی تھے۔ بہت سے پند و نصائح نظم فرمائے۔ بزرگان کرام کی تعریف و توصیف میں خمسیں، غزلیں اور نظمیں اردو اور فارسی میں لکھیں۔ ایک دفعہ آغا سید سکندر شاہ قادری چشتی نے آپ سے کہا کہ ہمارا شجرۂ طریقت نظم فرما دیں آپ نے بزرگان کرام کے اسماء طلب کیے اور اسی وقت نظم فرما دیے۔ ہر ایک شعر ایک درّ بے بہا ہے۔ تمام شجرہ گویا موتیوں میں پرویا ہوا ایک خوبصورت ہار ہے۔

دیکھیے: *تذکرہ علماء و مشائخ سرحد*، ج ۱، ص ۱۶۷-۱۷۱؛ *شریف التواریخ*، ج ۳، ح ۱۲، ص ۷۷-۸۴

نظام (ان کا ذکر صفحہ ۷۶۴ پر بھی گذر چکا ہے)

نظام الدین، تخلص نظام۔ صاحبزادہ اکبر علی نوشاہی المعروف چنبی والی سرکار، سنگھوئی، ضلع جہلم (م: ۲ رمضان ۱۳۰۵ھ / ۱۳ مئی ۱۸۸۸ء) کے مریدوں میں سے تھے۔ نظام الدین نے اپنی منظوم تصنیف *آئینہ اسرار* (قلمی) میں اپنے شیخ طریقت کی سو کرامات درج کی ہیں۔ مندرجہ ذیل اشعار اسی کتاب سے صاحبزادہ اکبر علی نوشاہی صاحب سے متعلق ہیں:

ایسے ایہہ مقبول الٰہی ہوے ولی یگانے
حضرت نوشہ والے آے اس دے ہتھ خزانے

باراں برس عبادت رب دی کردے رہے وچ پانی
وانگ ابدالاں، غوثاں، قطباں پایا سر حقانی

برس برابر باراں ایہناں برّاں وچ گذارے
عاشق ہوے مجنوں وانگوں رب دے یار پیارے

باراں برس آبادی اندر قلبی ذکر الٰہی
ملکاں اندر جاری ہویا ذکر اذکار نوشاہی

بائی خلیفیاں صوبیاں والے طالب خادم سارے
کردے رہے تعظیم مکمل آ کے اس دربارے

کئی ہزار کرامت ہوئی ظاہر اس ولی تھیں
پا جاندے او مطلب جہڑے گذرن اس گلی تھیں

خاص اولاد جو ہاشم شاہ دی ہے ایہہ وچ سنگھوئی
کر تعظیم نظام بیچارے گل دی جیویں ہوئی

دیکھیے محبوب حسین نوشاہی ''آفتاب پوٹھوار چنبی والی سرکار''، ماہنامہ *حق نما*، لاہور، جلد ۷، شمارہ ۶-۷-۸، جون، جولائی، اگست ۱۹۹۹ء، ص ۳۷-۵۵

نظیر لدھیانوی

اصغر حسین خاں نظیر لدھیانوی نے حضرت شرافت نوشاہی کی وفات پر دو قطعات تاریخ کہے۔ ایک فارسی میں اور دوسرا اردو میں۔ اردو قطعۂ تاریخ ماہنامہ *ضیاے حرم*، لاہور، بابت ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ /

Marfat.com

اگست ۱۹۸۳ء، ص ۸۸ میں شائع ہوا۔ فارسی قطعۂ تاریخ کے چند اشعار یہاں لکھے جاتے ہیں:

جانب جنت شریف احمد برفت — بر زبان حمد و ثنا ، نعت و درود
شان نوشاہی شرافت را نشان — ربی الاعلی بلب ، سر در سجود
ارض ساہن پال را پیر کبیر — پیش قبر او نگون چرخ کبود
بینم از تصنیف او صدہا کتب — شعرہا آمد ازو اندر وجود
نوجوانان بہرہ یاب از عزم او — ذوق علم و دانشِ ملت فزود
''عالم معقول شد'' مستور آہ — دوستان را رنج و کلفت رخ نمود

۱۴۰۳

سال تاریخش ز ہاتف خواستم — ''آہ عالی مرتبت مَرد'' او سرود

۱۴۰۳

(نامہ ہائے تعزیت، ص ۱۴۵)

ہاشمی، میر پور

نام صوفی نذیر حسین، تخلص ہاشمی۔ آبائی وطن نیا میر پور، آزاد جموں و کشمیر ہے۔ ملازمت کے سلسلے میں انگلستان چلے گئے۔ رمضان ۱۴۰۲ھ / جون ۱۹۸۲ء میں ڈنمارک میں مقیم تھے۔ سلسلۂ نوشاہیہ میں سید ابوالکمال برق* کے مرید ہیں۔

۱۳۷۱ھ / ۱۹۵۲ء سے شعر کہے رہے ہیں۔ ان کا پنجابی اور اردو مجموعۂ کلام چار بحر کے نام سے سرکار پریس، گجرات میں چھپا اور بزم نوشاہی، کوپن ہیگن، ڈنمارک سے (۱۹۸۲ء) ۴۰ صفحات میں شائع ہوا۔ اس میں مشائخ نوشاہیہ کی مدائح کے علاوہ بحر عشق، بحر ہجر اور بحر طریقت عنوانات کے تحت متفرق دوہڑے شامل ہیں۔ چوتھی بحر کا عنوان نہیں لکھا۔

پنجابی نمونۂ کلام:

مدح دربار حضرت نوشہ گنج بخش

ملدے جام توحید تے معرفت دے نوشہ پیر دے عالی دربار وچوں
لکھاں رند مخمور مدہوش ہوے پی کے گھٹ میخانہ سرکار وچوں
صبح شام لاٹاں پیاں پینڈیاں نے اس دے کرم دے بحر انوار وچوں
بہہ کے ہاشمی رج کے جام پی لے بزمِ جم نوشہ مستوار وچوں

Marfat.com

خضرِ راہ دا صدق تھیں پکڑ دامن ھو حق دا ذکر الا کر پی
پا کے نگہ تقدیر نوں بدل دیندے بزمِ صوفیا میں ذرا آ کر پی
محوِ عشقِ شاہ دوسرا ہو کے وچ حرم مقدس دے جا کر پی
ابدی ہاشمی ہوی سرور حاصل دارالفیض نوشاہی سے لا کر پی

(چاربحر،ص۲۹)

ہوئی نگہ نوشہ بھورے والڑے دی ، غوث پاک نے کرم کمایا اے
جامہ رنگ نوشاہی وچ رنگ کے تے ہور رنگ تمام مٹایا اے
روشن ہو گئے بخت کمینیاں دے ساقی عشق دا جام پلایا اے
دھماں جگ تے فقر نوشاہی دیاں چرچا روز بروز سوایا اے

(ایضاً،ص۳۸)

اردو نمونۂ کلام:

میں نے برسوں جسے دل میں سجا رکھا ہے — وہی سپنوں میں سجائی [ہوئی] تصویر ہو تم
بھول جانے کا تجھے کیسے تصور کر لوں — میرے ہر خواب کی روٹھی ہوئی تعبیر ہو تم

(ایضاً،ص۳)

مجہول الاسم

کتاب ذکرِ نوشہ مؤلفہ سید امتیاز الحق نوشاہی، مطبوعہ حمایت اسلام پریس، لاہور، شائع کردہ انجمن سلسلۂ عالیہ نوشاہیہ، دارالفقراء، ۳۷ بی شاد باغ، لاہور، اگست ۱۹۷۲ء کے آخر میں ایک نظم ''شجرہ طیبہ سلسلۂ قادریہ نوشاہیہ'' (ص ۵۷-۶۲) موجود ہے جو امتیاز صاحب کے کسی عقیدت مند کی کہی ہوئی ہے۔ اس سے دو ابتدائی اور دو آخری اشعار لکھے جاتے ہیں:

اے مسلماں گر تجھے درکار ہے دارالاماں — شجرۂ پیرانِ نوشاہی تو کر وردِ زباں
اور اگر تو چاہے کہ ہو قربِ معبودِ جہاں — سلسلہ نوشاہیہ کا لا وسیلہ درمیاں
ساز و ساماں کر عطا میں بے سر و سامان ہوں — امتیاز الحق میرے پیشوا کے واسطے
ہے ولی ابن ولی ابن ولی ابن ولی — بخت خوابیدہ جگا مشکل کشا کے واسطے

Marfat.com

ذیلِ تکملہ

بخت، چنبل

بخت حیات ولد عبدالکریم عباسی نوشاہی، ساکن چنبل، ضلع شیخوپورہ۔ میرا خالہ زاد ہے۔ ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء میں موجود ہے۔ پنجابی میں اشعار کہتا ہے۔ چندی حرفیاں لکھی ہیں۔

رسول بی بی، دینہ

مائی رسول بی بی دختر باغ خان عرف بھاگو خان، ۱۹۳۰ء میں چکوہا، تحصیل و ضلع جہلم میں پیدا ہوئیں۔ ۱۹۵۶ء میں آپ کا خاندان محلہ معصوم شاہ، دینہ، ضلع جہلم منتقل ہو گیا۔ ۱۹۵۸ء میں سید ابوالکمال برق* نوشاہی مرحوم کے ہاتھ بیعت کی۔ برق صاحب مرحوم نے اپنے ''وصیت نامہ برائے جمیع متوسلین'' (عکسی اشاعت مشمولہ *دکھی دیاں زاریاں*) میں مائی رسول بی بی کو اجازت دی کہ وہ برق صاحب کی قبر کے پاس سکونت اختیار کرے اور وفات کے بعد ان کی قبر کے پاس ہی دفن ہو۔ چنان چہ مائی رسول بی بی کی وفات ۲۲ صفر ۱۴۲۳ھ/۷ مئی ۲۰۰۲ء کے بعد حسب وصیت انہیں ڈوگہ، ضلع گجرات میں برق صاحب کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ برق صاحب کے بہت سے منظوم خطوط ان کے نام شائع ہوئے ہیں۔

مائی صاحبہ پنجابی کی شاعرہ تھیں۔ زیادہ تر کلام میں مشایخ نوشاہیہ اور اپنے مرشد صاحب کی مدح لکھی ہے۔ ان کا مجموعہ کلام *دکھی دیاں زاریاں* حصۂ اول، ۲۰۰۳ء میں دینہ سے شائع ہوا۔

نمونہ کلام:

پچھاں سخی معروف دے دروں جا کے رووواں یا نوری سلیمان اگے
یا کھلار کے جھولی میں کراں عرضاں دریا دل دے درِ فیضان اگے
پلہ پیر سچیار دا پکڑ رووواں، ترلے پاں یا پاک رحمان اگے
تکی جھلک اک اہدی رسول بی بی، ملیا فیر نہیں کوئی نشان اگے

ماَخذ: دکھی دیاں زاریاں، حصہ اول پنجابی کلام رسول بی بی نوشاہی، حصۂ دوم پنجابی کلام نگہت پروین نوشاہی، مرتبہ حاجی محمد لطیف نوشاہی برقی، انجمن محبان برق نوشاہی منزل، محلہ معصوم شاہ، دینہ، ضلع جہلم، ۲۰۰۳ء، ص ۲۰

Marfat.com

سرمد، رن مل

احسان سرمد ولد جان محمد ولد سائیں رحمت۔ خیر دین رن ملوی (جن کا ذکر گذر چکا ہے) کے احفاد سے ہے۔ ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء میں رن مل میں موجود ہے۔

پنجابی میں اشعار کہتا ہے۔

نمونۂ کلام:

لگا وچ بھلوال دے کارخانہ، ایتھوں فقر دے رنگ تیار ہوندے
صدقہ سَید معروف دا ایس درتوں دُور دلاں دے سب آزار ہوندے
ولی جدوں وی آن گدا کردے گنج بخش، رحمان، سچیار ہوندے
سرمد شاہ سلیمان دے کُتیاں دے ببر شیر دی تابعدار ہوندے

(سلامت علی قوال کی زبانی سن کر لکھے گئے)

شہزاد، اگرویہ

شہزاد احمد ولد محمد ظہور بن چراغ علی بن پیر عالم بن عمر بخش رسول نگری نوشاہی برخورداری (شریف التواریخ، ج ۲، ص ۹۶۴)۔ ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء میں اگرویہ، ضلع منڈی بہاءالدین میں موجود ہیں۔

پنجابی اور اردو میں اشعار کہتے ہیں اور ان کا کلام نوشاہی دربار کے قوال گاتے ہیں۔

نمونۂ کلام اردو:

نعت

حسرتیں ناز کریں ، دل کا یوں ارماں نکلے
لب پہ ہو صل علی اور میری جاں نکلے
در و دیوار پہ ہوں صل علی کے کتبے
بعد مرنے کے میرے گھر سے یہ ساماں نکلے
دم نکل جاے مگر میری دعا ہے آقا
ہاتھ سے میرے نہ بس آپ کا داماں نکلے
لوح کیا چیز ہے اور کون و مکاں کیا شے ہے
ساکنِ عرش میرے آقا کے درباں نکلے

Marfat.com

حق کو یہ بات گوارا ہی نہیں ہے مطلق
کوئی دربارِ محمد سے پریشاں نکلے
غم نہیں کوئی مجھے جب سے سنی ہے یہ خبر
آپ شہزادِ نوشاہی کے نگہباں نکلے

پنجابی کلام:

رو رو سنہیڑے دینی آں ٹھنڈیاں ہواواں نوں
شاہا مدینے والیا سن لے صداواں نوں
میں ہاں کمینی کوجڑی ،بے گُنی ،بے آسرا
گل لا لے مینوں ہادیا بُھل کے خطاواں نوں
تیرے در دے سگ وی سوہنیا شہزاد توں بَھلے
لکھاں تعظیماں عظمتاں تیرے گداواں نوں

(سلامت علی قوال، رن مل اور رشید قوال، کوٹ ککے شاہ سے سن کر لکھی۔)

عبداللہ شاہ، فیصل آباد

حکیم سید عبداللہ شاہ، روحانی شفا خانہ، مائی دی جھگی، فیصل آباد کے رہنے والے ہیں۔ شجرۂ طریقت اس طرح ہے: مرید سید اکبر علی، مرید غلام مرتضی، مرید شاہ امیر، مرید سید حفیظ، مرید ماہی شاہ، مرید بخت جمال جھنگی والے، مرید پیر محمد سچیار، مرید حضرت نوشہ گنج بخش۔

پنجابی کے شاعر ہیں، ان کلام سے ایک سی حرفی ''گنجینۂ معرفت'' کتابچہ حق الیقین میں شامل ہے جس کی تفصیل غلام محمد ساکن چک ۱۹۱ مراد کے حالات میں درج ہوئی ہے۔ یہ پوری سی حرفی وحدت الوجود کا مضمون ہے۔

نمونۂ کلام:

الف الف احداوہو، الف احمد اوہو، اس الف وچ بہت اسرار ویکھے
ہندو اوم آکھن، مسلم کہن اللہ ،سکھ اوہنگ وچ بے قرار ویکھے
منصور جیہاں نوں الف نے تنگ کیتا، سولی سارتے سرے دے بھار ویکھے
عبداللہ شاہ جو رمز اس الف اندر نہ او رمز حروف ہزار ویکھے

Marfat.com

ن نفی اثبات دا ذکر کرنا جیوندا زندہ کرنا ، مردا مارنا اے
سونا جاگنا دونوں کر اک دینے ، مجاہدے نال نفس نوں مارنا اے
نشے استغراق وچ محو ہوے ، حق عبد نوں خوب پچھاننا اے
عبد اللہ شاہ آپے قربان ہونا ، اپنے آپ نوں آپ پر وارنا اے

(ص۱۹،۲۵)

عرشی ،اٹاوہ

صوفی عرشی ،قوال ،ساکن اٹاوہ، ضلع گوجران والا۔میاں محمد اکرام رحمانی نوشاہی اٹاوہ والے کے مرید تھے جو باوا محمد شاہ سلیمانی ،صاحب زادہ حیدر شاہ سلیمانی اور صفدر شاہ سلیمانی رن مل والوں کے مرید تھے۔

پنجابی زبان کے شاعر تھے۔ان کی تصانیف سے ایک کتابچہ *گلستان گوہر محب الفقرا* حسب فرمایش میاں نذر محمد سجادہ نشین حضرت میاں محمد اکرام آستانہ اٹاوہ ۸ صفحات میں شائع ہوا۔دیگر تصانیف میں *گلزار عرشی* ، *یاد حسین* ،*خواب صغراں* ،*کربل دے پیاسے* ،*جھوک زینب* ،*آرزوے حسین* ،*سوہنی مہینوال* شامل ہیں۔

نمونۂ کلام:

عصمت اللہ سب توں عالی کفر دی جس جڑ گالی
در توں کدی نہ موڑے خالی لکھ آ وسے ستار اللہ
سلسلہ رحمان سچا جانے پیا بچہ بچہ
نوشوہ حاجی بحر ڈوہنگا باہوں پھڑ دیو تار اللہ
شاہ سلیماں مرد حقانی لوڑ جہدی دوہیں جہانی
سید معروف پیر لاثانی شاہ مبارک دیوے تار

(ص۳)

لوکاں آکھیا بُلھیا ہو سید ، بیعت کیتی ارائیں دی ،کی کیتا
کی ویکھ کے سودا خریدیای ، لیں لگیا مُل نہ سی کیتا

Marfat.com

۹۵۲-ٹ

بُلھے کہیا پوا کے وچ جھولی، اساں کدے نہیں اُنّی تے ویہی کیتا
عرشی وانگ ویکھی اے ذات ربّی، ایسے لئی ارائیں نوں جی کیتا

(ص ۷)

علی بخش، رن مل

علی بخش قوال جن کا ذکر پہلے گذر چکا ہے۔

مزید کلام:

الف آوَ سہیلو ویکھ لو نی نوشہ پیر آیا گھر اج میرے
مینوں وَنے دا کوئی چج ناہیں نوشہ لے نے پردے کج میرے
لُوں لُوں وچ شکر گذارنی آں بھکھے نین دووے گئے رج میرے
کدیں بَوہڑ بغداد دیا مالکا وے پے گئے قبول سبھے حج میرے

بَھلا ہویا ربّ تینوں آندا کرم کیتا رب والی
سُکے باغ ہوے ہریاول جد آن وڑیا وچ مالی
سبھی جاہیں میرا نوشہ وسدا کوئی جا نہیں اوس توں خالی
علی بخش نوشہ نظر چا کیتی ہیر تر گئی عیباں والی

منسوب بہ علی بخش

نی آ گیا نوشہ ساہن پال والا
اوہدے ہتھ وچ کھونڈی، موہڈے کنبل کالا
اوہدے بھورے کیتا پاک دو شالا

(نذیر حسین قوال اور لطیف حسین قوال کی زبان سے سن کر لکھے گئے۔)

غلام محمد، چک ۱۹۱ مراد

سائیں غلام محمد قادری، ساکن چک ۱۹۱ مراد، تحصیل حاصل پور، ضلع بہاول پور۔ حکیم سید عبداللہ شاہ نوشاہی فیصل آباد والے کے مرید ہیں، جن کا ذکر پہلے گذر چکا ہے۔

اردو زبان کے شاعر ہیں۔ ان کی تصانیف سے ایک کتابچہ حق الیقین، ترتیب و تدوین حاجی

Marfat.com

محمد ظفر اللہ قادری وچوہدری عبدالخالق قادری چک ۶۹ ڈبلیو بی، تحصیل میلسی، ضلع وہاڑی، زیر سرپرستی سائیں محمد ارشاد نوشاہی قادری، آستانہ چک ۱۴۲ مراد، تحصیل حاصل پور، ضلع بہاول پور، بلا تاریخ، ۳۲ صفحات میں چھپا دیکھا ہے۔اس میں ص ۲ تا ۱۸ مسائل تصوف اردو نثر میں، ص ۱۹ تا ۲۶ عبداللہ شاہ کی پنجابی سی حرفی، اور ص ۲۷ تا ۳۱ سائیں غلام محمد کا اردو کلام بعنوان ''مناقب جناب غوث اعظم دستگیر'' اور ''شجرہ شریف عالیہ قادریہ زاہدی سروری پیر سائیں غلام محمد قادری'' چھپا ہے۔

نمونۂ کلام:

مناقب جناب غوث اعظم

یا محی الدین تجھ بن کون لے میری خبر

یا جناب غوث اعظم مالک جن وبشر — آپ ہیں غوث زمانہ اور قطب بحر و بر
کس طرف جاوں اے آقا چھوڑ میں تیرا در — کر خدا کے واسطے مجھ پر کرم کی اک نظر

یا محی الدین تجھ بن کون لے میری خبر

ہو چکا ہوں ازل سے میں خوگرِ رنج و الم — دل کو بسمل کر رہی ہے غم کی یہ تیغ دو دم
منتظر صبح مسرت کی ہے میری شام غم — بے سروسامان، بے زر، بے کس و بے چارہ ام

یا محی الدین تجھ بن کون لے میری خبر

(ص ۲۷)

شجرۂ طریقۂ نوشاہیہ

حضرت معروف فخر دو جہاں کا واسطہ — ہادی کامل سلیمانِ زماں کا واسطہ
حاجی نوشہ شہ شاہ کاملاں کا واسطہ — حضرتِ پیر محمد مہرباں کا واسطہ

کن نظر بر حال زارم بے سروپا بے نوا
لیس فی الدارین غیرک یا محمد مصطفیٰ

میری قسمت کو جگا دے صدقۂ بخت جمال — صدقہ ماہی شاہ کا میری طرف بھی ہو خیال
اور صدقہ حضرت سیّد حفیظ باکمال — صدقۂ شاہِ امیر بے دلیل و بے مثال

کن نظر بر حال زارم بے سروپا بے نوا
لیس فی الدارین غیرک یا محمد مصطفیٰ

Marfat.com

ہادی مرشد غلام مرتضٰی کا واسطہ　　سیّد علی اکبر صاحب لوا کا واسطہ
سیّد عبداللہ شاہ میرے پیشوا کا واسطہ　　قادرِ مطلق خدائے دو سرا کا واسطہ
کن نظر بر حال زارم بے سروپا بے نوا
لیس فی الدارین غیرک یا محمد مصطفٰی

(ص۳۰۔۳۱)

نگہت پروین، دینہ

نگہت پروین دختر رسول بی بی* بنت باغ خان، والد کا نام محمد حیات، ۱۹۶۷ء میں دینہ، ضلع جہلم میں پیدا ہوئیں۔ندیم بٹ صاحب کے ساتھ شادی ہوئی تو انگلینڈ منتقل ہوگئیں۔آج کل وہیں رہتی ہیں۔سید ابوالکمال برق نوشاہی مرحوم سے بیعت ہے۔برق صاحب کے بہت سے منظوم خطوط ان کے نام شائع ہوے ہیں۔

پنجابی زبان میں شعر کہتی ہیں۔اپنے مرشد صاحب کے فراق میں بہت سی نظمیں لکھی ہیں جو دکھی دیاں زاریاں کے حصہ دوم میں شائع ہوئی ہیں۔

نمونۂ کلام:

رونقاں گئیاں جہان وچوں کر کے محفلاں نوں خیر آباد ٹُر گئے
معرفت دے مینہ برسان والے قفس عنصری تھیں ہو آزاد ٹُر گئے
کیتی محفل عشق آباد جہاں ساڈا چھوڑ کے حال برباد ٹُر گئے
نگہتؔ فقر دے چشم وچراغ ازلی چھوڑ دلاں اندر اپنی یاد ٹُر گئے

مأخذ: دکھی دیاں زاریاں، حصہ اول پنجابی کلام رسول بی بی نوشاہی، حصۂ دوم پنجابی کلام نگہت پروین نوشاہی، مرتبہ حاجی محمد لطیف نوشاہی برقی، انجمن محبان برق نوشاہی منزل، محلہ معصوم شاہ، دینہ، ضلع جہلم، ۲۰۰۳ء، ص۵۱

نوشہ، وزیرآباد

نام سکندر ذوالقرنین، تخلص نوشہ، ساکن ریلوے روڈ، وزیرآباد۔صفدر شاہ سلیمانی بن باوا حیدر شاہ سلیمانی بن باوا محمد شاہ سلیمانی رن مل والوں کے مریدوں سے ہے۔

Marfat.com

ان کا ایک کتابچہ دل دیاں گلاں نذرانہ بحضور ہادی نوشہ گنج بخش ترتیب حاجی منشی رحمت اللہ، بلا تاریخ، بلا مقام، ۸ صفحات میں مطبوعہ دیکھا ہے۔اس کے پیش لفظ میں اپنا تخلص ''نوشہ'' اختیار کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے: ''جب بھی کوئی سخن وربات اشعار کی صورت میں کہتا ہے تو کوئی چھوٹا سا چھوٹا نام اپنے لیے بطور تخلص استعمال کرتا ہے۔میں نے گردوپیش کے حالات میں خوب جھانکا مگر مجھے اپنے مرشدِ کامل حاجی محمد نوشہ گنج بخشؒ کے نام کے سوا کوئی نام پسند نہ آیا اس لیے اِسی کو بطور تخلص استعمال کیا۔مگر ان دونوں ناموں میں فرق کچھ اس طرح ہے جیسے کہ حضرت میاں محمد صاحب عارف کامل کھڑی شریف نے اظہار کیا ہے:

کچ وی منکا تے لعل وی منکا ، اکو رنگ دوہاں دا
مُل پوے صرافاں اگے ، فرق لکھ کوہاں دا''

نمونۂ کلام:

نال بہہ کے سہاگناں سیّاں دے گل کراں میں اپنے پیار دی اے
لوکی آکھن مینوں ویکھن لئی پر صورت تکاں میں اپنے یار دی اے

نوشہ پیر نے مینوں راہ وکھایا نالے قاب قوسین دا راز سمجھایا
صدقے جاواں میں مرشد تھیں جنہیں گل کیتی شاہ سوار دی اے

نال بہہ کے سہاگناں سیّاں دے گل کراں میں اپنے پیار دی اے
لوکی آکھن مینوں ویکھن لئی پر صورت تکاں میں اپنے یار دی اے

نوشہ پیر گھر آوے میں ونڈاں پتاسے لوکی ویکھن گے مینوں میرے مُکن گے نہ ہاسے
بن کے سہاگن ایہ تاں نچدی پئی آ تیرے عشق نچایا کر کے تھیا تھیا

Marfat.com

فہرست مآخذ ومنابع

یہ ان اردو، پنجابی، عربی اور فارسی کتب اور رسایل کی بہ ترتیب حروف تہجی مشترکہ فہرست ہے جن سے حضرتِ مصنف مرحوم اور مرتّبِ راقم نے اس تذکرہ کی تیاری میں مدد لی ہے۔ خود حضرتِ مصنف نے اپنے مآخذ کی کوئی علاحدہ فہرست تیار نہیں کی تھی اور متن کے اندر ہی مخفف انداز میں کتب و رسایل کا حوالہ دیا ہے۔ میں نے متن کو بغور پڑھ کر یہ اسمائے کتب الگ کیے ہیں اور ان کی کتابیاتی حوالے سے تکمیل کی ہے۔ اس کے باوجود بعض حوالوں کی تکمیل نہیں ہو سکی ہے اور صرف اسمائے کتب و مصنفین پر اکتفا کیا گیا ہے۔ اکثر معاصرین کے بارے میں حضرتِ مصنف اور اس مرتّب نے معلومات بذریعہ خط و کتابت یا گفتگو حاصل کی ہیں، اس نوعیت کے مآخذ کا اس فہرست میں اندراج نہیں کیا گیا۔ مرتّب نے اپنے زیرِ استعمال مآخذ پر ستارے کی علامت ڈالی ہے۔

آبِ حیاتی، سید عمر بخش نوشاہی رسول نگری، مطبوعہ، لاہور

آئینہ اسرار المعروف بہرامی گلزار، حکیم نظام الدین نظام، مرکنٹائل الیکٹرک پریس، راول پنڈی، ۱۹۳۲ء

آئینۂ ایام/۱ (روزنامچہ از سال ۱۹۷۰ء و مابعد)، رضاء اللہ شاہ عارف نوشاہی، قلمی، مکتوبہ و مملوکہ مصنف، اسلام آباد

* آئینہ بخت، محمد بقا سہارن پوری، منسوب بہ محمد بختاور خان، (تصنیف ۶۹-۱۰۶۸ھ) قلمی، بخط لاڈلے پرشاد منشی سرکار اودھ، مملوکہ خلیل الرحمان داودی، لاہور

احوال و مقاماتِ نوشہ گنج بخش، مرزا احمد بیگ لاہوری، قلمی، نسخۂ الف، مکتوبہ و مملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۵۶ھ؛ نسخۂ ب، مکتوبہ و مملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، ۱۳۸۹ھ؛ * اشاعت بہ تصحیح عارف نوشاہی، ادارۂ معارف نوشاہیہ، اسلام آباد، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء، مصنف نے اس مأخذ کا نام ''الاعجاز'' درج کیا ہے۔

Marfat.com

*اخبار الآخرت، حامد شاہ حامد عباسی، قلمی، مکتوبۂ حسین الدین بن میاں سوندی سیالکوٹی، ۱۲۹۳ھ، کتاب خانۂ گنج بخش، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، شمارہ ۷۶۵

ارادت نوشاہی، عبدالرشید ناظر نوشاہی، ملٹری پریس، راول پنڈی، ۱۹۶۰ء

اردو انسائیکلو پیڈیا، فیروز سنز، لاہور، جدید ایڈیشن، ۱۳۸۸ھ/۱۹۶۸ء

ارمغان امینیہ، سید شریف احمد شرافت نوشاہی، انجمن سادات نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ضلع گجرات، حمایت اسلام پریس، لاہور، ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۷ء

ارمغان فارسی، محمد حسین تسبیحی، اسلام آباد، ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۲ء

اسرار نوشاہی، صابر حسین نوشاہی، رن مل، ضلع منڈی بہاء الدین، ب ت

اسرار نوشاہی قادری، حکیم محمد شفیع نوشاہی لائل پوری، قلمی

اسرار نہانی، محمد صادق نوشاہی، خان پرنٹنگ پریس، سیال کوٹ

اسرار الوارثی، غلام نبی حسینی جالندہری، مطبع آفتاب ہند، جالندہر، ۱۳۰۶ھ

*اشکہا و خونہا، خلیل اللہ خلیلی، رایزنی فرہنگی سفارت جمہوری اسلامی ایران، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء

افکار شرافت (بیاض)، سید شریف احمد شرافت نوشاہی، قلمی، مکتوبہ ۱۳۹۱ھ، مملوکہ مصنف۔

الاعجاز، دیکھیے: احوال و مقامات نوشہ گنج بخش

التجا غلام علی، غلام علی فایق نوشاہی، الامان پریس، لاہور

انتخاب گنج شریف (اردو کلام)، سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش، ترتیب و تدوین سید شریف احمد شرافت نوشاہی، دارلمؤرخین، لاہور، ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء

انساب قریش، محمد نواز قریشی حافظ آبادی، فیاض پریس، لاہور، ۱۳۹۰ھ

انوار العاشقین، وارث علی شاہ بھاکھری جالندہری، قلمی، مکتوبہ و مملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی

انوار نوشاہی، صوفی محمد باقر قدسی نوشاہی، شایع کردہ سید احمد حسن شاہ نوشاہی، چک نمبر ۸ شمالی، ضلع سرگودہا، نور آرٹ پریس، راول پنڈی، ۱۹۵۵ء

اورادنوشاہی، مولوی محمد حیات نوشاہی شرق پوری، حجازی پریس، لاہور

باراں ماہ نوشاہی مع منقبت حضرت نوشہ پیر، سید محمود قادری بخاری، شعبۂ نشر و اشاعت بزم نوشاہی، برطانیہ، ب ت

Marfat.com

باغ اولیاے ہند، محمد الدین نوشاہی اہلحدیث، دیہڑورکاں، ضلع گوجراں والا

بخشیش گدا، سید عمر بخش نوشاہی رسول نگری، قلمی، مملوکہ سید فرمان علی نوشاہی مرحوم، اگرویہ، ضلع منڈی بہاءالدین

برکت دے کڑا کے پٹا کے شٹا کے، برکت علی، راجہ بشیر احمد تاجر کتب، لاہور

بشنو بگامل، مولا بخش عرف سائیں مولا شاہ امرتسری، مطبع مجددی، (امرت سر)، ۱۹۱۰ء

* بکھرے خواب، عمر حیات جرار، کراس ایروز (پرائیویٹ) لمیٹیڈ، بھمبر

بہار عشق، خدا بخش تخلص بخش علی و بخشا، مرتبہ ومکتوبہ ومملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی

بیاض، قلمی، ذخیرۂ آزر، پنجاب یونیور، سٹی لائبریری، لاہور، شمارہ ۵۶۹ ۷

بیاض، قلمی، کتاب خانۂ گنج بخش، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، شمارہ ۲۱۲۵

بیاض ارشاد، قلمی، پنجاب یونیور، سٹی لائبریری، لاہور، شمارہ Api XI 22

بیاض رضا، فقیر سید عزیز الدین رضا لاہوری، قلمی، مملوکہ فقیر خانہ، اندرون بھاٹی گیٹ، لاہور

بیاض رفیق، محمد رفیق، قلمی

بیاض سید محمد حسن شاہ نوشاہی، قلمی

بیاض شائق، غلام قادر شائق رسول نگری، قلمی، مملوکہ مفتی بشیر حسین نوشاہی مرحوم، خطیب جامع مسجد گورستان والی، گوجراں والا

بیاض عبداللہ خان ساکن دھید ووالی، ضلع گوجراں والا، قلمی، مملوکہ مصنف

بیاض عتیق، عنایت علی شاہ عتیق ساکن پیر محل، ضلع فیصل آباد، قلمی، مملوکہ مصنف

بیاض عطا محمد پشاوری، قلمی، کتاب خانۂ گنج بخش، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، شمارہ ۵۸۸۰

بیاض غلام رسول (مرید غلام مرتضی نوشاہی نظام آبادی)، قلمی، مملوکہ میاں غلام سرور نوشاہی، گاجر گولہ

بیاضِ قل احمد فاروقی نوشاہی، قلمی، مملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی

بیاضِ محمد یوسف متخلص بہ مسکین و یوسف، قلمی، مملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی

بیاضِ نوشاہی، سید عاشق علی نوشاہی مرحوم ساکن ساہن پال شریف، قلمی، مملوکہ مصنف

بیاضِ نوشاہی، سید غلام مصطفیٰ نوشاہی، قلمی، مملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی

Marfat.com

بے مثل بشر، محمد اعظم نوشاہی میروالی، گیلانی الیکٹرک پریس، لاہور، ۱۳۵۰ھ

پاکستان میں فارسی ادب، ظہور الدین احمد، ادارہ تحقیقات پاکستان، دانشگاہ پنجاب، لاہور، ۱۹۷۷ء، ج ۳

* پاکستان نامہ، محمد حسین تسبیحی، اسلام آباد، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء

* پنجابی ادب دی کہانی، عبدالغفور قریشی، عزیز بک ڈپو، لاہور، ۱۹۷۲ء

پنجابی شاعراں دا تذکرہ، مولا بخش کشتہ، مولا بخش کشتہ اینڈ سنز، لاہور، ۱۹۶۰ء

* پنجابی کتابیات، شہباز ملک، اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد، ۱۹۹۱ء، جلد ۱

* پنجابی کلام محمد نظیر، قلمی، ڈاکٹر حمید اللہ لائبریری، ادارۂ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، شمارہ ۱۴۲

پنج گنج، سائیں رحمت علی رحمت قادری نوشاہی

پنج گنج نوشاہیاں، غلام رسول اعظم نوشاہی، ملک بشیر احمد، کشمیری بازار، لاہور، ب ت

* تاریخ رفتگان، صابر براری، ایوان ادب، کورنگی، کراچی، ج ۱

تاریخ لاہور، کنہیالال لاہوری، لاہور، ۱۳۹۷ھ/۱۹۷۷ء

* تاریخ نویسی فارسی در ہند و پاکستان، آفتاب اصغر، خانۂ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران، لاہور، ۱۹۸۵ء

* تجلیات طور، محمد افضل طور، مرتبہ سید تنویر سبطین شاہ و سید امجد کلیم احمد طاہر، شایع کردہ سید ذکی الحسن مجتبی، سیدہ واصفہ امجد، بیگم امجد، بمقام تمبولی، تحصیل و ضلع گوجران والا

تحائف قدسیہ، پیر کمال لاہوری، قلمی، بخط سید بشیر احمد بشارت نوشاہی، ۱۳۵۶ھ، مملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی

تحائف مسرت، سلامت علی تنویر شرق پوری، مطبوعہ

تحائف نوشاہیہ، سید ابوالکمال برق نوشاہی، [بسعی قاضی محمد یوسف، ڈوگہ، اکتوبر ۱۹۶۴ء، طبع دوم]

تحریر شرافت (بیاض)، قلمی، مصنفہ و مکتوبہ و مملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، ۱۳۵۰ھ

تحفۂ اخوان الصفا فی جواز سماع والغنا، محمد اعظم نوشاہی میروالی، (قلمی؟)

تحفہ حل مشکلات، محمد حیات حیاتیاں والہ رسول نگری، مسیحی پریس، لاہور

* تحفۃ الفصحاء، چندر بہان برہمن لاہوری، قلمی، مکتوبہ ۱۰۸۰ھ، ذخیرۂ مفتی، نیشنل آرکائیوز آف پاکستان، اسلام آباد، شمارہ: ادب 16

تحفۃ الفقرا، حاجی محمد، ساکن بہیڑ شریف، ضلع لاہور (شائع کردہ: سید ارشاد علی اینڈ سنز، لاہور، ب ت؛ منشی

Marfat.com

عزیز الدین تاجر کتب، لاہور، ب ت، دیکھیے: پنجابی کتابیات، ۱/۱۰۸)
تحفۃ الفقرا مع شجرہ شفا و سفر نامہ حج، سید غلام رسول تائب، پنجاب پریس، لاہور، ب ت
* تحفۂ نوشاہیہ قادریہ....، سائیں قمر علی دھرم کوٹی و سائیں کالے شاہ، مطبوعہ، چک نمبر ۲۳۲ رسالے والی، ضلع فیصل آباد، ب ت
تحقیقات چشتی، نور احمد چشتی، طبع قدیم: مطبع کوہ نور، لاہور، طبع جدید: پنجابی ادبی اکیڈمی، لاہور، ۱۹۶۴ء
تذکرۂ حسینی، میر حسین دوست سنبھلی، مطبع منشی نول کشور، لکھنو، ۱۲۹۲ھ/۱۸۷۵ء
تذکرۂ سلیمانیہ، پیر مطلوب حسین قادری و ظہور احمد ظہور قادری، بھلوال، ۱۴۰۷ھ
* تذکرۂ شاہ صدر دیوان و اجداد و اولاد، محمد عباس اثر، آفسٹ کاتب پریس، سیال کوٹ، (۱۹۷۹ء)
تذکرۂ شعرای پنجاب، خواجہ عبدالرشید، اقبال اکادمی پاکستان، کراچی، ۱۹۶۸ء
تذکرۃ الشیخ، سائیں فتح خان قلندر نوری قادری نوشاہی، قلمی
* تذکرۂ علماء و مشائخ سرحد، محمد امیر شاہ قادری، عظیم پبلشنگ ہاوس، پشاور، (۱۳۸۳ھ)
* تذکرۂ مشاہیر کاکوری، حافظ محمد علی حیدر علوی کاکوروی، مطبع اصع المطابع، لکھنو، ۱۹۲۷ء
تذکرۂ نوشاہی، حافظ محمد حیات نوشاہی، قلمی، نسخۂ الف: مکتوبہ و مملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، ۱۳۴۷ھ، نسخۂ ج ود: مملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، نسخۂ میلسی: مکتوبہ نور المصطفی نوشاہی روشن شاہی، بامہر کاتب مورخ ۱۱۴۹ھ، مملوکہ مسعود جھنڈیر لائبریری، سردار پور جھنڈیر، میلسی، ضلع وہاڑی
* تذکرہ و کلام حضرت میاں غلام رسول قریشی قادری نوشاہی پسروری ثم بانگوی، مرتبہ ایم کرامت خان بانگوی، زمزمہ افسٹ پرنٹنگ پریس، سیال کوٹ، ۱۹۸۶ء
ترقیمۂ اوراد فتحیہ، بخط حافظ قل احمد نوشاہی، قلمی، مملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی
ترقیمۂ تکمیل الایمان مصنفۂ شیخ عبدالحق محدث دہلوی، بخط حافظ قل احمد نوشاہی، ۱۲۳۸ھ، قلمی، مملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی
ترقیمۂ جلاء الخاطر، قلمی، کتاب خانۂ گنج بخش، اسلام آباد، شمارہ ۴۷۹۰
ترقیمۂ سکندر نامۂ نظامی گنجوی، بخط غلام قادر نوشاہی، ۱۲۳۲ھ، قلمی، مملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی
ترقیمۂ قصیدۂ روحی، بخط فقیر، قلمی
ترقیمۂ گلستانِ سعدی شیرازی، بخط سید نظام الدین بن سبحان علی نوشاہی، ۱۲۶۷ھ، قلمی

Marfat.com

ترقیمۂ گلستانِ سعدی شیرازی، بخط غلام محی الدین نوشاہی، ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ، قلمی، مملوکۂ اولاد کاتب، پانڈوکی، ضلع گوجران والا

ترقیمۂ مثنوی مولوی، بخط محمد امین نوشاہی، ۲۲ رمضان ۱۲۶۷ھ، قلمی، مملوکۂ صاحبزادہ محمد امین سچیاری، نوشہرہ خوجیاں، ضلع گجرات

ترقیمۂ مناقب نوشاہیہ، بخط غلام محی الدین نوشاہی، ۱۲۸۰ھ، قلمی، مملوکۂ اولاد کاتب، پانڈوکی، ضلع گوجران والا

خزینۃ العلوم (بیاض)، مصنفہ ومکتوبہ ومملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، قلمی، ۱۳۹۱ھ

ترویح القلوب، حافظ سید محمد حیات نوشاہی، مرتبہ ومملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، قلمی، ۱۳۶۰ھ

تسطیر بشارت (بیاض)، سید بشیر احمد بشارت نوشاہی، قلمی، مملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی

تفسیر عاشقان موسوم بہ قصۂ مرزا صاحباں، شکر دین شاکر نوشاہی ابدالوی، قلمی

توصیف نوشہ پیر، ابوالبرق صوفی بشیر احمد تخلص صوفی نوشاہی، بہ اہتمام حکیم قدرت اللہ اقبال نوشاہی، فیصل آباد، ب ت

ثمرات الافکار، حافظ قل احمد نوشاہی، مرتبہ ومکتوبہ ومملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، قلمی، ۱۳۷۸ھ

ثواقب المناقب، محمد ماہ صداقت کنجاہی، قلمی، نسخۂ ج: بخط غلام رسول از اولاد شیخ آلہ داد المعروف شیخ سری صدیقی (مکتوبہ ۱۲۳۴ھ)، مملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، نسخۂ د، مملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی

* جامی، تصنیف علی اصغر حکمت، ترجمہ وتحشیہ وتکملہ عارف نوشاہی، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، رضا پبلی کیشنز، لاہور، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء

جذبات عشق، مصنفہ ومکتوبہ ومملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، قلمی، ۲ حصے، ۱۳۷۸ھ و ۱۳۹۲ھ

* چار بحر، نذیر حسین ہاشمی، بزم نوشاہی، ڈنمارک، مطبوعہ سرکار پریس، گجرات

چرخہ توحیدی، نواب الدین نواب، آفاق پرنٹنگ پریس، گوجران والا

چرخہ عارف، سراج الدین عارف، شایع کردہ رحمت علی نوشاہی، جنڈاں والا، ضلع گجرات، مطبوعہ آفاق پرنٹنگ پریس، گوجران والا، ب ت

* چوہلاں، ظفر مقبول ظفر، شایع کردہ سائیں مولا شاہ ویلفیر سوسائیٹی، کڑیال کلاں، ۱۹۸۵ء

چہار بہار، محمد ہاشم تھر پالوی، قلمی، مکتوبہ ومملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، اسی نسخے کا عکسی ایڈیشن مع

Marfat.com

اردو ترجمہ خزائن الاسرار از سید شریف احمد شرافت نوشاہی ، باہتمام عارف نوشاہی، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء

حقے (حقہ) نامہ، غلام قادر جگدیوی، جی این سنز پبلشرز، لاہور

خانوادوں کا بیان، غلام مرتضی بن میاں صابر شاہ نوشاہی نظام آبادی، قلمی، مکتوبہ و مملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، ۱۳۹۸ھ

خزانۃ العارفین، محمد دین بن فضل دین

*خزینۂ نوشاہی، نذر محمد مشہور بہ نذر مولا نوشاہی، ادارۂ معارف نوشاہیہ، نوشہ پور، ضلع گجرات، ۱۹۸۵ء

*خفتگان خاک گجرات، محمد منیر احمد سلیچ، سلیچ پبلی کیشنز، گجرات ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء

دیوان آزاد، فقیر عزیز الدین آزاد لاہوری، قلمی، فقیر خانہ، لاہور

دیوان اثر، دیکھیے: مناقبات دستگیریہ

دیوان اسرار توحید، شمس علی شمس، دو اشاعتیں۔

دیوان اکبری، امرناتھ اکبری، مطبع کوہ نور، لاہور، ۱۸۷۳ء

دیوان دلشاد پسروری، دل محمد دلشاد پسروری، بہ اہتمام غلام ربانی عزیز، ادارہ تحقیقات پاکستان، دانشگاہ پنجاب، لاہور، ۱۹۷۰

دیوان الفائز، نجم الدین فائز قریشی شادی والی، قلمی، مملوکہ پروفیسر ڈاکٹر احمد حسین احمد قلعہ داری، گجرات

دیوان قادری، سید محمد غوث قادری، قلمی، ذخیرۂ آزر، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور، شمارہ o-481/7707

*دیوان محبوب، محبوب حسین محبوب نوشاہی، مرتبہ عصمت اللہ زاہد، بمعاونت سلمی محبوب نوشاہی، حق نما پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۱ء

دیوان منور، فقیر نور الدین منور لاہوری، بکوشش ڈاکٹر محمد عبداللطیف، پیکجز لمیٹیڈ، لاہور، ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۳ء

دیوان ہاشم شاہ (فارسی)، محمد ہاشم شاہ تھرپالوی، قلمی

ذکر الائمہ، سید جلال الدین حسین جعفری شیرازی، قلمی، ذخیرۂ شیرانی، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور، شمارہ ۲۲۰۹

ذکر الصالحین، بابو محمد یوسف نوشاہی مردانوی، روز بازار سٹیم پریس، امرت سر

Marfat.com

ذکرنوشاہی، سید شریف احمد شرافت نوشاہی، انجمن سادات نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ضلع گجرات، تعلیمی پریس، لاہور، ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء

*ذکرنوشہ، سید امتیاز الحق نوشاہی، انجمن سلسۂ عالیہ نوشاہیہ، لاہور، ۱۹۷۲ء

رحمت کبریا بوسیلۂ انبیاء واولیاء، ابوالعباس غلام رسول غازی، مطبوعہ

ردالخلاف، سید عمر بخش نوشاہی رسول نگری، حمایت اسلام پریس، لاہور

رسالۂ تصوف (فارسی)، غلام مرتضی بن میاں صابر شاہ نوشاہی نظام آبادی، قلمی، مکتوبہ ومملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، ۱۳۸۹ھ

رشحات امین، محمد امین بن محمد فاضل نوشاہی نوشہروی، مرتبہ ومکتوبہ ومملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، قلمی، ۱۳۸۷ھ

رموز بشارت (بیاض)، سید بشیر احمد بشارت نوشاہی، قلمی، مملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی

رموز عشق، امام شاہ وزیر آبادی، مرتبہ ومکتوبہ ومملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، قلمی

روضۃ الزکیہ فی حقایق العلمیہ، حافظ الٰہی بخش نوشاہی، مرتبہ ومکتوبہ ومملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، قلمی، ۱۳۷۸ھ

زادالمسافرین شرح انوار العاشقین، شارح: غلام نبی حسینی جالندہری بن وارث علی بھاکری (مصنف انوار العاشقین)، قلمی؟

ساغر نوشاہی (سی حرفی)، محمد ابراہیم ساغر نوشاہی، مطبوعہ، بہ اہتمام قاضی محمد یوسف نوشاہی، ملنے کا پتا: دربار نوشاہی، ڈوگہ، ضلع گجرات، ۱۹۶۶ء

سبیل سلسبیل، مقبول احمد (یا مقبول محمد) مقبول نوشاہی جلالوی، روز بازار الیکٹرک پریس، امرت سر، ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۳ء

سرّ مکنون، فقیر اللہ نوشاہی برقندازی کلانوری، قلمی، مکتوبہ ومملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، ۱۳۵۰ھ

سفینۂ خوشگو، بندرابن داس خوشگو، بتصحیح سید شاہ محمد عطاء الرحمان عطا کاکوی، ادارۂ تحقیقات عربی وفارسی، پٹنہ، ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۹ء، دفتر ثالث

سفینۂ شرافت (بیاض)، مصنفہ ومکتوبہ ومملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، قلمی، ۱۳۶۸ھ

سلسۃ الاولیاء، محمد صالح کنجاہی، قلمی، مکتوبہ ومملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، ۱۳۸۳ھ

Marfat.com

سلطان اعظم، حاجی محمد دین مکرم لائل پوری، مطبوعہ

سنبھال پچیاری پیشکاری، محمد مقرب یار عاجز، اویس آرٹ پبلشرز، لاہور، ب ت

سوانح عمری سید چراغ علی شاہ چشتی سبزواری، میاں دولا بخش لاہوری

سوزنوشاہی، معروف حسین عارف نوشاہی، ملٹری پریس، راول پنڈی، ۱۹۶۰ء

سوہنی مہینوال، میاں محمد بخش، ملک غلام نور اینڈ سنز، جہلم، ۱۹۶۴ء

سی حرفی (درمدح حضرت شاہ سلیمان نوری قادری)، الٰہی بخش کنڈلی، خالد پریس، سرگودہا

سی حرفی (درمدح حضرت نوشہ گنج بخش)، محمد بشیر بشیر، سجاد پرنٹنگ پریس، گجرات

سی حرفی، صوفی عبدالرحیم رحیم، مطبوعہ

سی حرفی، محمد علی فقیر، بزم نوشاہی، شرق پور، علمی پرنٹنگ پریس، لاہور

سی حرفی درطریق نوشاہی فیض الٰہی، محمد بخش

سی حرفی مع وصال نامہ، سید حبیب شاہ حبیب بخاری، مطبوعہ

سی حرفی نوشاہی، عبدالستار فقیر، بہاول پرنٹنگ پریس، بہاول پور

*سیرۃ الرسول المعروف شاہ نامۂ مصطفیٰ، محمد نذیر اختر نوشاہی، قلمی، بخط مصنف، مملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی

سیف الملوک، میاں محمد بخش، پنجابی ادبی اکادمی، لاہور، ۱۹۶۳ء

سیلاب عشق، عنایت اللہ المعروف شاہد رضا نوشاہی، مرتبہ ومکتوبہ ومملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، قلمی، ۱۳۷۴ھ

شاخ نبات، الٰہی بخش کنڈلوی، قلمی

*شان ولی اللہ، مقصود احمد مقصود وحافظ محمد سلیم، شائع کردہ آستانۂ عالیۂ نوشاہی قادری، چک ۲۳۲، رسالے والا، ضلع فیصل آباد

شاہ عبدالرحمٰن پاک بھڑی شریف والے، سید شریف احمد شرافت نوشاہی، ادارۂ معارف نوشاہیہ اعظمیہ، مریدکے، ۱۹۷۱ء

شاہ نامہ رنجیت سنگھ (المعروف شاہنچی نامہ)، احمد یار مرالوی، مرتبہ پروفیسر گنڈا سنگھ، سکھ ہسٹری سوسائیٹی، امرتسر، ۱۹۵۱ء

Marfat.com

شاہ نامۂ مصطفیٰ، دیکھیے: سیرۃ الرسول

شاہ نامۂ نوشاہیہ، عبدالقادر قادری

شجرۂ حضرات قادری نوشاہی، محمد ایوب خادم جالندہری، ماڈل پریس، راول پنڈی، ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۲ء

* شجرہ شریف، عبدالرشید پروانہ، مطبوعہ فیصل آباد

شجرہ شریف خاندان عالیہ قادری نوشاہی (اردو)، عبداللطیف ثنائی، نامی پریس، لاہور

شجرہ شریف خاندان عالیہ قادری نوشاہی (پنجابی)، عبداللطیف شاہ، مالکی پریس، لاہور

شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی، عبدالغنی ستارکوٹی، شائع کردہ صاحبزادہ علی احمد نوشاہی رحمانی، بھڑی شریف، ضلع گوجراں والا، علمی پرنٹنگ پریس، لاہور، ۱۳۴۹ھ

شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی، لال دین لال، ممتاز برقی پریس، سیال کوٹ، ۱۳۷۰ھ/۱۹۵۱ء

شجرہ شریف سلسلہ عالیہ نوشاہیہ قادریہ، صوفی نذر محی الدین صادق، کمرشل پریس، اوکاڑہ

شجرہ شریف قادری نوشاہی، غلام احمد کاتب نوشاہی، بہ اہتمام مولوی عبدالحکیم ولد نورالدین رسول نگری، خادم التعلیم سٹیم پریس، لاہور

* شجرہ شریف نوشاہیہ قادریہ، عبدالحمید حمید، بہ اہتمام محمد رمضان قادری نوشاہی، ڈھوٹیاں والے، ضلع فیصل آباد

شجرہ شریف نوشاہیہ قادریہ، (محمد رفیق رفیق؟)، مطبوعہ

شجرہ شریف نوشاہی قادری، تاج دین تاج، مطبوعہ

* شجرہ طریقت خاندان قادری نوشاہی، ملک علی، شائع کردہ قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی، مریدکے، ضلع شیخوپورہ، ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء

* شجرۂ طوبیٰ، احمد یار مرالوی، قلمی، مملوکہ قاضی تنویر وارث وارثی، سنگھوئی، ضلع جہلم (عکس مملوکہ عارف نوشاہی، اسلام آباد)

شجرۂ طیبہ، نذیر احمد نذیر، جاوید پریس، راول پنڈی

شجرۂ طیبۂ سلسۂ خاندان پاک قادریہ نوشاہیہ، پیر نواب علی شاہ لائل پوری، مطبوعہ

شجرۂ طیبۂ عالیۂ قادریہ نوشاہیہ ہاشمیہ، ماسٹر غلام نبی قادری، جی این سنز پبلشرز، لاہور، ۱۳۷۶ھ

* شجرۂ طیبۂ نوشاہی قادریہ، عابد حسین مسکین، ساہی وال، ب ت

شجرۂ نسب شجرۂ نوشہ گنج بخش صاحب، شیر علی شاہ نوشاہی، ممتاز برقی پریس، سیال کوٹ

Marfat.com

شریف التواریخ، قلمی، مصنفہ ومکتوبہ ومملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، * طبع: ادارہ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ضلع گجرات، ۱۹۷۹ء/۱۹۸۴ء، ۳ جلدیں (تیسری جلد ۱۲ حصے)

شمس القصص، محمد صالح متخلص بہ صالح، قلمی

صبح گلشن، علی حسن خان، مطبع شاہجہانی، بھوپال، ۱۲۹۵ھ

*صحیفۂ تاریخ، محمد حسن خان میرانی نوشاہی، اردو اکیڈمی، بہاول پور، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء

طلب دید مرشد پاک نوشاہ، دین محمد (یا محمد دین) جھلی، مطبع ضیاء الاسلام، ربوہ

*طلوع الانوار، سید محمد صفدر متخلص بہ شہید، عکس نسخۂ مصنف، کتاب خانۂ گنج بخش، اسلام آباد

عبرت نامہ، مفتی علی الدین لاہوری، پنجابی ادبی اکادمی، لاہور، ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء

*عرفانی نظارہ، سائیں رحمت علی رحمت قادری نوشاہی، بہ اہتمام میاں عبدالکریم، قادر آباد، ضلع گجرات، سرکار پرنٹنگ پریس، گجرات، ۱۹۸۱ء

عشق السالکین، عمر/عمر شاہ نوشاہی، قلمی، مکتوبہ ۱۲۶۸ھ، مملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی

*علمائے بہاول پور، محمد حسن خان میرانی نوشاہی، بہاول پور، ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء

عیون التواریخ، سید غلام مصطفیٰ نوشاہی، مرتبہ ومملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی قلمی، ۱۳۸۴ھ

فاضل پنجابی گائیڈ، بشیر احمد صدیقی، مطبوعہ

*فراق صفدر، سید ابوالکمال غلام رسول برق نوشاہی، علمی پرنٹنگ پریس، لاہور، ۱۹۸۳ء

فرحۃ الناظرین، محمد اسلم پسروری، مشمولہ ''مقالات مولوی محمد شفیع''، مجلس ترقی ادب، لاہور، ۱۹۷۲ء، ج ۲؛

*مترجمہ ومرتبہ محمد ایوب قادری، اکیڈیمی آف ایجوکیشنل ریسرچ آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس، کراچی، ۱۹۷۲ء

*فروغ دانش، شفیق الرحمٰن نوشاہی، ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ضلع منڈی بہاالدین، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

فریاد بچیارصاحب، چھٹی، حکیم احمد الدین، گلزار محمد سٹیم پریس، لاہور، ۱۳۴۴ھ/۱۹۲۵ء

*فہرست وقایع جہانگیر (تزک جہانگیری)، دل محمد دلشاد پسروری، قلمی، ذخیرۂ مفتی، نیشنل آرکائیوز آف پاکستان، اسلام آباد، شمارہ: تاریخ 1

فیضان اعظم ترجمۂ منظوم قصیدۂ امام اعظم، بابو محمد یوسف نوشاہی مردانوی، گیلانی الیکٹرک پریس، لاہور

Marfat.com

فیضان نوشاہی، حکیم اقبال حسین طاہر، فیصل آباد، قلمی، بخط مصنف

فیض محمد شاہی، سید غلام مصطفیٰ نوشاہی، قلمی، بخط مصنف، مملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی۔ ۱۰ جلدیں

فیض نوشاہی قادری، سائیں نواب علی، ہندوستان پریس، لاہور

قصۂ ارشاد بیگم، دیکھیے: وحدت دے پینڈے

قصۂ بشنون و بگامل، دیکھیے: بشنو بگامل

قصۂ جام و چنیسر، عظیم، قلمی، قومی عجایب گھر پاکستان، کراچی، شمارہ N.M.1957-916/2

قصۂ چہار درویش، عبداللہ مشہور بہ پیر بخش فاروقی، قلمی

قصۂ حاتم طائی / حاتم نامہ، احمد یار مرالوی، مطبوعہ لاہور، ۱۹۲۵ء

قصۂ ڈہموں، محمد بخش رسول پوری، قلمی، بخط مصنف، ۱۲۹۳ھ

قصۂ سسی و پنوں، احمد یار مرالوی، مطبع مفید عام، لاہور، ۱۹۲۸ء

قصۂ سسی و پنوں، مولوی الٰہی بخش کنڈلوی، بہ اہتمام محمد علی کنڈلوی، اردو پریس، لاہور

قصۂ سسی و پنوں، محمد عارف عارف، قلمی

قصۂ سسی و پنوں، محمد ہاشم تھر پالوی (متعدد اشاعتیں، ازان جملہ: لاہور، ۱۸۷۱ء، دیکھیے: پنجابی کتابیات، ۱/۵۳۰-۵۳۱)

قصۂ سوہنی و مہینوال، سراج الدین سراج، مطبوعہ

قصۂ سوہنی و مہینوال (میاں محمد بخش) دیکھیے: سو ہنی مہینوال

قصۂ سوہنی و مہینوال،، محمد ہاشم نوشاہی تھر پالوی، قلمی، بخط نتھے شاہ جگدیوی، ۱۹۳۳ بکرمی، مملوکہ ماسٹر غلام نبی ہاشمی، لاہور

قصۂ مرزا صاحباں (اختر)، دیکھیے: گلزار عاشقاں

قصۂ مرزا صاحباں، الٰہی بخش نوشاہی کنڈلوی، بہ اہتمام محمد علی بن مولوی میراں بخش، کنڈل، ضلع جہلم، اختر پریس، سرگودھا

قصۂ مرزا صاحباں (حسن)، دیکھیے: گلدستۂ صوفیاں

قصۂ مرزا صاحباں (شاکر)، دیکھیے: تفسیر عاشقاں

قصۂ مرزا صاحباں، غلام رسول اعظم نوشاہی فتح پوری، مطبوعہ

Marfat.com

قصۂ مرزا صاحباں، غلام مصطفیٰ خادم فتح پوری، مطبوعہ
قصۂ معافی و محکمہ، محمد بخش رسول پوری، قلمی، بخط مصنف، ۱۲۹۲ھ
قصۂ ہیر و رانجھا، احمد یار امرالوی، شائع کردہ میاں جلال الدین و عبدالرشید، پھالیہ، ۱۹۲۸ء
قصۂ ہیر و رانجھا، الٰہی بخش کنڈلوی، بہ سعی نواب سر عمر حیات خان ٹوانہ، ۱۳۵۷ھ
قصۂ ہیر و رانجھا، غلام مرتضیٰ بن صابر شاہ نوشاہی نظام آبادی (دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۳، ص ۱۶۴)
قصۂ ہیر و رانجھا، لبھو شاہ جگدیوی، جی این سنز، الامان پریس، لاہور، ب ت
*قندیل تواریخ، محمد حسن خان میرانی نوشاہی، اردو اکیڈمی، بہاول پور، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء
کامن عرفانی، عمرالدین المعروف محمد عمر، خادم التعلیم پریس، لاہور، ۱۳۲۳ھ
کتاب الفوائد، سید محمد شاہ نوشاہی، مرتبہ و مکتوبہ و مملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، قلمی، ۱۳۷۸ھ
کرامت حضرت غوث اعظم، شاہ ولایت حسین شاہ، مطبوعہ
کشکول نوشاہی، فقیر غلام محی الدین لاہوری، قلمی، ذخیرۂ شیرانی، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور، شمارہ ۶۲۲۳
کشکول نوشاہیہ گلدستۂ نظیریہ، نظر محمد عباسی، بہ سعی میاں فیض رسول، مسلم پرنٹنگ پریس، لاہور
کلمات الشعراء، محمد افضل سرخوش، بہ تصحیح صادق علی دلاوری، شیخ مبارک علی تاجر کتب، دین محمدی پریس، لاہور، (۱۹۴۲ء)
کلیات اشرف (فارسی، اردو، پنجابی کلام)، محمد اشرف فاروقی نوشاہی منچری، مرتبہ و مکتوبہ و مملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، قلمی، ۱۳۸۴ھ، (اردو کلام بہ اہتمام عارف نوشاہی، انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی نے اپنے سہ ماہی رسالہ ''اردو''، ۲۰۰۳ء میں شائع کیا۔)
کلیات عباسی، سید عبدالکریم عباسی نوشاہی، مرتبہ سید خضر عباسی نوشاہی، ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ضلع گجرات، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء
کلیات کاتب، غلام احمد کاتب نوشاہی، مرتبہ و مکتوبہ سید بشیر احمد بشارت نوشاہی، قلمی، ۱ ذیحجہ ۱۳۷۴ھ، مملوکہ سید شفیق الرحمان نوشاہی، ساہن پال شریف
کلیات کرم الٰہی نوشاہی، مرتبہ و مکتوبہ سید بشیر احمد بشارت نوشاہی، قلمی، ۱۳۷۴ھ، مملوکہ سید شفیق الرحمان

Marfat.com

نوشاہی، ساہن پال شریف

کلید گنج الاسرار، خلیفہ محمد ابراہیم انصاری برقندازی نوشاہی جالندہری، قلمی، مملوکہ شیخ فضل حسین سلیمانی مرحوم، بھلوال

کنز الرحمت، محمد اشرف فاروقی نوشاہی منجری، بہ اہتمام مولوی عمر الدین المعروف محمد عمر فاروقی، ساکن اجتکے ضلع گوجران والا، طبع اسلامیہ سٹیم پریس، لاہور، ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء

کنز المعرفت (ملفوظات سید غلام مصطفیٰ نوشاہی)، مرتبہ ومکتوبہ ومملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، قلمی، ۴ جلد، ۱۳۴۹ھ تا ۱۳۸۴ھ

گریۂ نوشاہی، عبد الرشید سائیں، مطبوعہ ۱۹۶۰ء

گفتار عشق / قصۂ لیلیٰ ومجنوں، عمر الدین ملقب بہ دیوان مست عمر، قلمی، بخط مصنف

گلدستۂ شریعت المشہور بجری روٹی، محمد معصوم المعروف معصوم شاہ نوشاہی، تعلیمی پریس، لاہور، ۱۳۵۶ھ

گلدستۂ صوفیاں المعروف قصۂ مرزا وصاحباں، قاضی حسن دین حسن، مطبوعہ

گلدستۂ فراق، عمر الدین ملقب بہ دیوان مست عمر، قلمی، بخط مصنف

گلدستۂ مناقب، لعل بادشاہ لعل، مطبوعہ ۱۳۳۳ھ

گلدستۂ نوشاہی، سید ابوالکمال غلام رسول برق نوشاہی، مکتبۂ نوشاہیہ، ڈوگہ شریف، ضلع گجرات ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۲ء

گلدستۂ نوشاہی، صوفی نذر محی الدین تخلص صادق ونذر، مطبوعہ سانگلا ہل

گلزار اعظم، غلام رسول اعظم نوشاہی، بہ اہتمام سراج دین سراج، ملتان، ۱۳۷۰ھ/۱۹۵۱ء

گلزار عاشقاں المعروف قصۂ مرزا صاحباں، محمد نذیر اختر نوشاہی، شائع کردہ سید بشیر احمد بشارت نوشاہی، انجمن سادات نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ضلع گجرات، طبع لاہور، ۱۹۵۶ء

گلزار نوشاہی رفیض مصطفایی، مولوی محمد حیات نوشاہی شرق پوری، سٹیم پریس، لاہور، ۱۳۴۵ھ

گلزار یونس (در حالات بابا یونس نوشاہی)، محمد صابر دین صابر

گلستان نوشاہی ہاشمی، محمد حسین عاصی نوشاہی، مطبوعہ، ۱۳۹۰ھ

گلشن نوشہرہ شریف، مستری اللہ دتہ، کریسنٹ سٹیم پریس، گجرات

گلقند حقیقی، چراغ دین تخلص چراغ ونظیر، بفرمایش منشی محمد اسماعیل نوشاہی مہرانوی، ہندوستان سٹیم پریس،

Marfat.com

لاہور،۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء

گنج شریف (پنجابی)، حاجی محمد نوشہ گنج بخش، مرتبہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ضلع گجرات، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء

گنج عرفان، لبھو شاہ ولد فضل دین جگد یوی، جی این سنز، لاہور، ب ت

گنجینۂ شرافت (بیاض)، مصنفہ ومکتوبہ ومملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، قلمی، ۱۳۸۵ھ

گنجینۂ طریقت وحقیقت، عارف حسین عارف، مطبوعہ

گنجینۂ معرفت، سید عبداللہ شاہ، مطبوعہ

گنجینۂ قفس العشق المعروف گلزار نوشاہی، حکیم نظام الدین نظام، مطبوعہ اندر پریس، سیال کوٹ، ب ت

گیارہویں شریف، دیکھیے: یارہویں شریف

گیان پرکاش، محمد ہاشم تھر پالوی

لطایف گل شاہی، سید گل محمد نوشاہی، مرتبہ ومکتوبہ ومملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، قلمی، ۱۳۶۸ھ

لعلاں دیاں لڑیاں عرف گلزار نوشاہیاں، نذیر احمد منظور

لوامع البرکات فی تحقیق السادات، سید ابوالکمال غلام رسول برق نوشاہی، مکتبۂ نوشاہیہ، ڈوگہ، ضلع گجرات، ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء [طبع دوم: بہ اہتمام پیر سید معروف حسین شاہ عارف نوشاہی، ۲۰۰۲ء]

مثنوی ہاشم شاہ (فارسی)، محمد ہاشم تھر پالوی، قلمی (دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۳، ح ۴، ص ۲۰۰)

مجمع الصنایع (بیاض)، مولوی محمد حسین بن امیر بخش، قلمی، مکتوبہ ۷ جمادی الاولی ۱۲۷۰ھ، مملوکہ حکیم محمد عالم حافظ آباد

مجمع النفایس، سراج الدین خان آرزو، قلمی، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، * ''مجمع النفایس: تذکرۂ شعرای فارسی سدۂ دوازدہم''، بہ اہتمام عابد رضا بیدار، خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، ۱۹۹۲ء، طبع دوم

مجموعۂ فیضان نوشاہی عرف تحفۂ توحید، شریف احمد شریف ولد فقیر محمد، مطبوعہ

مجموعۂ کافیات، امام شاہ سید پوری، لالہ رام ناتھ تاجر کتب، امرت سر، مطبع انند پرکاس، امرت سر، ب ت

مجموعۂ کلام سفری، محمد اسمٰعیل سفری، مطبوعہ

* مختصر حالات ... میاں محمد حیات صاحب نوشاہی، نور محمد نصرت نوشاہی، شائع کردہ چوہدری بشارت علی نوشاہی، لاہور، ب ت

Marfat.com

مخزن الغرائب، احمد علی سندیلوی، قلمی، مکتوبہ ۱۲۱۹ھ، مخزونہ ذخیرۂ شیرانی، پنجاب یونی ورسٹی لائبریری، لاہور، شمارہ ۱۴۸۲/۴۵۳۲؛ * بہ اہتمام ڈاکٹر محمد باقر، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ۱۹۹۲ء، ج ۳

مدح سلطان بحر و بر غوث اللہ، ابوالقمر محمود علی احمد، حجازی پریس، لاہور، ۱۳۷۰ھ

مدینے دی آس، شائع کردہ ملک بشیر احمد تاجر کتب کشمیری بازار، لاہور

مرآت آفتاب نما، عبدالرحمان مخاطب بہ شاہ نواز خان، ہاشمی، (قلمی، شاید نسخۂ شیرانی، پنجاب یونی ورسٹی، لاہور، شمارہ ۵۵/۳۰۶۰)

مرآت الغفوریہ، امام بخش نوشاہی لاہوری، قلمی، سنٹرل لائبریری، بہاول پور، شمارہ ۱۰۳،

* بہ تصحیح معین نظامی، ادارۂ معارف نوشاہیہ، اسلام آباد، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء

* معدن التواریخ، ابوالطاہر فدا حسین فدا، ادارۂ معارف نعمانیہ، لاہور، ۱۹۹۲ء

معمولات مظہریہ، نعیم اللہ بہرائچی، (مطبع نظامی، کان پور، ۱۲۷۵ھ، مطبع محمدی، لاہور)

* مفتاح العلاج، محمد ہاشم نوشاہی تھرپالوی، قلمی، بخط عبدالصمد بن قاضی عبدالرحیم، ۱۱ رمضان ۱۳۳۸ھ، مملوکہ عارف نوشاہی، اسلام آباد

مقالات النورانی بین الشرافتہ والسرور الکیانی رتجلیات محبت، سید شریف احمد شرافت نوشاہی اور صاحبزادہ غلام سرور کیانی کی خط و کتابت، مرتبہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، مکتوبہ و مملوکہ مرتب

مناقبات دستگیریہ المشہور بہ دیوان اثر، غلام قادر اثر نوشاہی جالندہری، طبع لاہور، ۱۳۰۳ھ

مناقبات نوشاہیہ، سید عمر بخش نوشاہی رسول نگری، قلمی، مملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی

منتخب اعجاز التواریخ، سید شریف احمد شرافت نوشاہی، بہ تدوین و کوشش سید رضاء اللہ شاہ عارف نوشاہی، مکتبۂ نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ضلع گجرات، ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء

* مولوی احمد یار: فکر تے فن، ڈاکٹر شہباز ملک، مکتبہ میری لائبریری، لاہور، ۱۹۸۴ء

* نامہ ہائے تعزیت بر وفات شرافت نوشاہی، مرتبہ و مکتوبہ و مملوکہ سید شفیق الرحمٰن نوشاہی، ساہن پال شریف، ضلع منڈی بہاء الدین، قلمی

نتائج الافکار، محمد قدرت اللہ گوپاموی، چاپخانۂ سلطانی، بمبئی، ۱۳۳۶ش

نشتر عشق، حسین قلی خان عظیم آبادی، قلمی، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور، *، با مقدمہ و تصحیح اصغر جانفدا،

Marfat.com

نشریات دانش، دوشنبہ، ۸۸-۱۹۸۱ء، ۵جلد

نعت غوثیہ فارسی مع سی حرفی وبیع نامہ مصنفہ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، مترجمہ غلام رسول اعظم قادری نوشاہی، مطبوعہ، فتح پور شریف، چک ۴۳۴ ج ب، ضلع لائل پور، ۱۹۶۷ء

نعت نوشاہی، سید ابوالکمال غلام رسول برق نوشاہی، بہ اہتمام قاضی محمد یوسف نوشاہی، ڈوگہ، ضلع گجرات، پنجاب پریس، گجرات (۱۳۹۴ھ)؛ [طبع دوم: بہ اہتمام پیر سید معروف حسین عارف نوشاہی، ۲۰۰۲ء]

نقوش جمیل، محمد عالم مختار حق، ناشر مصنف، لاہور، ۱۹۵۹ء

نوترمیم محبت کامیوہ المشہور جگ بہہ نہیوں رہنا، امام الدین غلام، آریہ سٹیم پریس، لاہور، ۱۹۱۴ء

نورنہال قادری، محمد ابراہیم اعوان نوشاہی، مجددی پریس، امرت سر، ۱۹۱۰ء

نوشاہی شعراء، سید ابوالکمال غلام رسول برق نوشاہی، ناشر: حاجی عدالت خان قادری نوشاہی، نوشاہی اشاعتی مشن، بریڈفورڈ، طبع علمی پرنٹنگ پریس، لاہور، ۱۹۷۹ء

*نوشاہی ونگاں خوشبودار، دین محمد (یا محمد دین) جھلی، مطبوعہ خانقاہ ڈوگراں، ضلع شیخوپورہ، ب ت

*وحدت دے پینڈے عرف قصۂ ارشاد بیگم، محمد نذیر اختر نوشاہی، قلمی، بخط مصنف، مملوکہ مرزا فیاض احمد بن محمد نذیر اختر، مانو چک، منڈی بہاء الدین

وحدت نامہ، فقیر غلام محی الدین نوشاہ ثانی، قلمی، ذخیرۂ آزر، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور، شمارہ ۲۹۴

وسائط العلوم، حافظ سید قل احمد نوشاہی، مرتبہ ومکتوبہ ومملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، قلمی، ۱۳۸۱ھ

وفات نامہ، محمد بخش رسول پوری، قلمی بخط مصنف، ۱۲۹۲ھ

وقائع پنوں، شہباز خان شہباز ملہی، اسلامیہ پریس، لاہور، ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۵ء

ہجر نوشاہی، عبدالغنی قاضی، مطبوعہ، ۱۹۶۱ء

ہدیۂ احباب سفرنامۂ خوشاب، مصنفہ ومکتوبہ ومملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، قلمی، ۱۳۵۰ھ

ہمیشہ بہار، کشن چند اخلاص، بہ تصحیح ڈاکٹر وحید قریشی، انجمن ترقی اردو، کراچی، ۱۹۷۳ء

ہوالعشق رواحد فی الدہر جگ درشنی راز، پیار علی المشہور مست دیوان

*یادگار اختر، محمد نذیر اختر نوشاہی، قلمی، بخط مصنف، مملوکہ مرزا فیاض احمد بن محمد نذیر اختر، مانو چک، منڈی بہاء الدین

*یادماہی دی، سجاد حیدر گوہر، مقصود پبلشرز، لاہور، برکت پرنٹنگ پریس، لاہور، (۲۰۰۱ء)

Marfat.com

یارہویں شریف، بابو محمد یوسف مردانوی، گیلانی الیکٹرک پریس، لاہور، ب ت

اخبارات، مقالات اور رسائل

آزاد (روزنامہ)، لاہور، ۷ جنوری ۱۹۵۷ء

* ''اردو غزل کی ابتدا''، ڈاکٹر محمد انصار اللہ، استاد شعبۂ اردو، مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ (غیر مطبوعہ مقالہ)

*استقلال (ہفت روزہ)، لاہور، ۳-۱۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء

القادر نوشاہی (ماہنامہ)، گمٹالہ، ضلع گورداس پور، ربیع الاول ۱۳۴۳ھ، ربیع الثانی ۱۳۴۳ھ، رجب ۱۳۴۳ھ، شعبان ۱۳۴۳ھ، رمضان ۱۳۴۳ھ، ذیقعدہ ۱۳۴۳ھ، ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ، محرم ۱۳۴۴ھ

اورینٹل کالج میگزین، لاہور، فروری ۱۹۳۳ (قاضی فضل حق کا مقالہ)

* جنگ (روزنامہ)، راول پنڈی، ۸ مارچ ۱۹۸۴، ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۵ء

* حق نما (ماہ نامہ)، لاہور، جون تا اگست ۱۹۹۹ء، اپریل تا جون ۲۰۰۱ء

ساقی (ماہ نامہ)، دہلی، مئی ۱۹۴۱ء (انور مختار صدیقی کا مقالہ)

* شب خون (ماہ نامہ)، لکھنو، اکتوبر ۲۰۰۱ء

*شرق (سال نامہ)، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، اشاعت برائے سال ۲۰۰۱ء

شمس المشائخ (ماہ نامہ)، مدراس، اکتوبر ۱۹۲۹ء

ضمیمۂ شمس المشائخ، نارووال، جولائی ۱۹۶۶ء، اگست ۱۹۷۷ء

قادری نوشاہی (ماہ نامہ)، لاہور، شعبان ۱۳۴۲ھ، رمضان ۱۳۴۲ھ، شوال ۱۳۴۲ھ، ذی قعدہ ۱۳۴۲ھ، ذی الحجہ ۱۳۴۲ھ

* کھوج (شش ماہی)، شعبۂ پنجابی، اورینٹل کالج، پنجاب یونی ورسٹی، لاہور، شمارہ ۱۱-۱۲، جولائی - دسمبر ۱۹۸۳ جنوری - جون ۱۹۸۴ء، شمارہ ۱۹، جولائی - دسمبر ۱۹۸۷ء، شمارہ ۳۵، جولائی - دسمبر ۱۹۹۵ء، شمارہ ۴۱، جولائی - دسمبر ۱۹۹۸ء، شمارہ ۴۴، جنوری - جون ۲۰۰۰ء؛ شمارہ ۴۷، جولائی - دسمبر ۲۰۰۱ء

مہر و ماہ (ماہ نامہ)، لاہور، جلد ۲۰، شمارہ ۱۱، دسمبر ۱۹۷۶ء

ہلال (ماہ نامہ)، کراچی، جمادی الاخری ۱۳۷۸ھ

Marfat.com

اشاریہ

اصناف سخن، موضوعات

کتب، رسائل، اخبارات، جراید

مقامات

اشخاص

Marfat.com

اشاریہ سازی :

شفیق الرحمان نوشاہی (صفحہ ۱ تا ۴۵۰)

اظہار القدوس نوشاہی (صفحہ ۴۵۱ تا ۹۵۲)

تہجی ترتیب:

راحت فاطمہ نوشاہی

تابان رضا نوشاہی

فروغ حسن نوشاہی

شایان حسن نوشاہی

نظر ثانی :

عارف نوشاہی

Marfat.com

اصناف سخن، موضوعات

آزاد نظم ۴۶۳

اٹ ۱۹

باراں ماہ ۵۳،۵۴،۶۴،۸۸،۹۲،۱۶۷،۱۷۷،۲۳۶،۲۷۴،
۲۸۱،۲۸۹،۲۹۳،۳۰۶،۳۱۱،۳۴۵،۳۴۶،۳۵۱،۳۹۴،۴۲۸،
(مستزاد) ۴۳۱،۴۸۵،۴۹۱ (مستزاد/ڈیوڑھا) ۴۹۲،۵۵۸،۵۶۸،
(قمری، انگریزی) ۶۱۰، (قمری و شمسی) ۶۲۴، (مخمس) ۶۴۵،
۶۸۵،۷۲۰،۷۲۳،۸۲۱،۸۷۱،۹۲۱،۹۲۷،۹۲۸

بدیہہ گوئی ۲۵۹

بیت ۷۱۳

تاریخ گوئی ۱۵۷،۲۱۹،۲۲۳،۲۲۷،۲۳۰،۲۵۶،۲۶۵،۳۰۴،
۳۲۴،۳۵۹ تا ۳۶۱،۳۷۲،۴۰۴،۶۴۶،۶۶۸

تحمید ۷۹،۸۰۱

ترانہ (جنگی) ۴۸۲

ترجمہ نگاری ۳۷۲

ترجیع بند ۷

ترقیمہ ۵۸۶،۷۶۷

تک (یاد) ۱۵

ٹاہر ۱۸

جھوک ۵۱،۳۹۴

جھولنا ۱۹

جگنی ۲۴۹،۳۸۵

چادر ۹۳۰

چٹھی ۴۶،۴۸،۱۳۱

چرخہ ۵۰۳،۷۷۱،۷۷۴

حمد ۷۹،۱۵۸،۳۰۰،۴۳۱،۴۳۴،۶۸۹،۷۱۶

خطبہ ۵۶۰

دعا ۶۷۱،۷۳۲،۷۷۷،،۸۲۷

دوہڑہ/دوہا ۱۷،۲۱،۶۴،۶۵،۷۲،۸۷،۸۸،۱۱۰،۱۱۱،۱۸۲،۱۸۴،
۱۹۴،۱۹۵،۲۰۳،۲۴۷،۲۷۲ تا ۲۷۴،۳۲۸،۳۴۹،۳۵۴،۳۵۶،

۳۵۷،۳۸۵،۳۹۴،۳۹۶،۴۳۰،۴۴۳،۴۹۶،۵۰۶،۵۲۵،
۵۷۲،۵۷۳،۶۰۰،۶۰۶ تا ۶۰۸،۶۱۱،۶۲۸،۶۳۸،۶۵۱،۶۵۵،
۶۶۶،۶۶۹،۶۸۰،۷۳۴،۷۵۶،۷۷۲،۸۷۴،۸۱۴،۸۱۶،۸۱۷،
۸۴۹،۸۸۸،۹۲۲

ڈھولا ۳۸۴،۵۴۳،۷۷۶

رباعی ۷،۲۴،۲۷،۳۸،۲۸۵،۴۵۲،۴۸۰،۵۵۴،۵۷۲،۶۲۹،
۶۳۲،۷۶۲،۷۸۶،۸۰۷،۸۵۴،۹۰۰

ریختہ ۸۵،۷۱۳ تا ۷۱۵

ساقی نامہ ۴۹۳،۴۹۴

سباعی ۹۶

سلام ۹۳۰

سنجھال ۴۵۹

سوئیہ ۱۲

سہرا ۱۰۰،۱۹۸،۵۹۹

سہ مصرعی قطعہ ۸۸۰

سی حرفی ۶۲ تا ۶۴،۷۵،۸۲،۸۷،۸۸،۹۲،۱۱۱،۱۱۳،۱۱۵،۱۱۷،
۱۲۴،۱۲۵،۱۳۶،۱۳۱،۱۵۴،۱۵۹،۱۶۷،۱۸۰،۱۸۲،۱۸۶،
۱۸۹،۲۰۲ تا ۲۰۴،۲۲۱،۲۲۵،۲۳۶،۲۵۹،۲۷۲،۲۷۷ تا ۲۸۰،
۳۰۸،۳۱۰،۳۱۱،۳۱۴،۳۲۵،۳۲۷،۳۲۸،۳۳۵،۳۴۶،۳۹۴،
۴۰۳،۴۱۰،۴۱۳،۴۲۸،۴۳۶،۴۳۱،۴۳۷،۴۷۴،۴۸۰،۴۸۱،
۴۹۰،۴۹۱،۵۰۸،۵۱۰،۵۳۲،۵۳۷،۵۳۹،۵۴۱،۵۴۴،۵۶۸،
۵۷۷،۵۸۰،۵۸۲،۵۸۳،۵۸۵،۵۹۵،۵۹۸،۶۰۰،۶۰۵،
۶۰۶،۶۰۸،۶۰۹،۶۱۱،۶۱۸،۶۲۱ تا ۶۲۳،۶۳۵،۶۳۸،۶۴۱،
۶۴۹،۶۶۳،۶۷۴،۶۷۶،۶۸۴،۶۹۳،۷۰۲،۷۱۹،۷۲۹،۷۴۶،
۷۴۹،۷۵۱،۷۵۲،۷۵۵،۷۵۶،۷۶۰،۷۶۴،۷۶۶،۷۷۰،
۸۰۸،۸۱۶،(ڈیوڑھ) ۸۲۰،۸۲۱،۸۴۹،۸۹۸،۹۰۱،۹۴۹،
۹۵۲ پ

شجرۂ طریقت ۴۰،۴۵،۶۴،۹۲،۹۸،۱۱۵،۱۸۶،۱۹۵،۲۰۰،
۲۰۴ تا ۲۰۶،۲۴۱،۲۶۳،۲۸۴،۲۸۴،۳۱۴،۳۲۵ تا ۳۲۶،۳۴۶،
۴۰۲،۴۱۴،۴۳۵،۴۷۲،۴۹۲،۵۰۱،۵۰۷،۵۶۱،۵۷۰،۵۸۸،
۵۹۱،۶۳۰،۶۴۰،۶۴۹،۶۶۲،۶۸۲،۶۸۹،۶۹۴،۷۰۹،۷۱۶،

Marfat.com

۷۴۵، ۷۵۶، ۷۹۲، ۸۳۱، ۸۳۳، ۸۷۱، ۹۳۴، ۹۴۲، ۹۵۲ ث

غزل ۶، ۷، ۱۹، ۲۴، ۲۶ تا ۲۸، ۳۲، ۳۳، ۳۶، ۳۷، ۴۳، ۵۶،
۶۱، ۱۰۰، ۱۳۰، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۹۸، ۲۲۷، ۲۳۱، ۲۵۳، ۲۶۲، ۲۷۸،
۲۸۵، ۳۰۴، ۳۳۱، ۳۵۷، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۴، ۳۶۷، ۳۶۸،
۴۱۱، ۴۲۷، ۴۸۴، ۵۰۲، ۵۱۱، ۵۲۶، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۵۰، ۵۵۲،
۵۹۹، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۹، ۶۲۶، ۶۳۹، ۶۴۴، ۶۵۵، ۷۱۲، ۷۲۵،
۷۳۴، ۷۵۹، ۷۶۲، ۷۸۹، ۷۹۰، ۸۱۵، ۸۴۶، ۸۶۹، ۸۸۲،
۹۰۷، ۹۱۰، ۹۲۵

فریاد ۴۶، ۷۲۸

قصہ ۶۰۶

قصیدہ ۲۴، ۲۵، ۳۹، ۴۴، ۸۵، ۲۶۴، ۳۰۰، ۳۶۲، ۷۳۲، ۷۴۰،
۸۸۴، ۹۳۶

قطعہ/قطعہ تاریخ ۷، ۲۴، ۳۳، ۳۴، ۳۸، ۹۹، ۱۰۱، ۱۰۴، ۱۲۰،
۲۴۵، ۲۵۱، ۴۶۱، ۴۶۷، ۴۷۸، ۵۱۴، ۵۷۵، ۶۴۷، ۶۵۷، ۶۶۱،
۶۶۲، ۶۶۹، ۶۹۳، ۷۰۵، ۷۰۸ تا ۷۱۰، ۷۱۲، ۷۴۲ تا ۷۴۴،
۷۷۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۲۹ تا ۸۳۳، ۸۳۵ تا ۸۳۹، ۸۶۲، ۸۶۶،
۸۷۲، ۸۷۳، ۸۸۱، ۹۰۱، ۹۰۳، ۹۱۲، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۴۷، ۹۵۱

کافی ۶۵، ۹۲، ۱۳۷، ۱۳۹، ۱۴۱، ۱۸۲، ۲۴۹، ۲۷۰، ۲۸۱، ۳۰۲،
۳۰۷، ۳۲۷، ۳۳۶، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۵۰، ۳۸۷ تا ۳۸۹، ۴۱۳،
۴۲۸، ۴۳۱، ۴۷۶، ۴۸۸ تا ۴۹۰، ۴۹۳، ۵۱۹، ۵۶۹، ۵۹۲،
۵۹۳، ۶۲۵، ۶۹۲، ۶۹۴ تا ۶۹۷، ۷۲۴، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۵۳،
۷۵۵، ۷۶۸، ۷۷۳، ۷۹۱، ۸۴۸، ۸۵۱، ۸۶۱، ۸۸۱،
۹۲۰، ۹۲۳، ۹۲۷، ۹۴۵، ۹۴۶

کڑکا ۱۸

لہر بحر ۶۵

مانجھ ۱۶ تا ۱۸، ۷۹۷

ماہیا ۸۴۷، ۹۴۸

مثنوی ۴۳، ۱۲۶، ۱۲۷، ۳۶۵، ۳۹۲، ۵۲۵، ۵۵۳، ۵۵۵،
۵۷۳، ۶۸۰، ۶۸۱، ۷۹۲، ۸۹۹

مخمس ۱۳۳

مدح ۲۴، ۲۹، ۳۰، ۴۱، ۴۲، ۴۴، ۵۰، ۵۹، ۷۴، ۸۰، ۹۰، ۹۱،
۱۰۴، ۱۰۹، ۱۲۴، ۱۳۴، ۱۶۸، ۱۷۰، ۱۸۵، ۲۳۵، ۲۹۶، ۳۰۶،
۳۲۶، ۳۴۱، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۷۶، ۴۱۶، ۴۲۲، ۴۳۱، ۴۳۷، ۴۴۲،
۴۵۷، ۵۰۳، ۵۱۳، ۵۲۸، ۵۴۸، ۵۷۴، ۵۸۸، ۵۹۶، ۶۱۹، ۶۲۰،
۶۳۳، ۶۳۵، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۷۲، ۶۷۵، ۷۰۴، ۷۰۷، ۷۱۰،
۷۳۷، ۷۴۹، ۷۶۵، ۷۷۳، ۷۷۷، ۷۸۵، ۷۸۸، ۷۸۹،
۸۳۰، ۸۳۸، ۸۶۴، ۸۸۹، ۸۹۲، ۹۱۲، ۹۲۰، ۹۲۳، ۹۳۵، ۹۴۷،
۹۵۱، ۹۵۲ الف

مرثیہ ۳۳۶، ۳۵۳، ۴۰۵، ۴۹۸، ۶۴۵، ۸۴۳، ۸۹۳، ۹۰۳،
۹۴۵

مسدس ۲۰۶، ۲۱۷، ۲۳۴، ۳۸۰، ۴۰۵، ۴۶۸،

معما گوئی ۲۸۵، ۵۸۴

مکتوب (منظوم) ۳۵، ۳۶، ۱۰۲، ۱۰۳، ۲۹۰، ۴۳۱، ۵۱۸، ۵۶۳،
۵۶۶، ۵۷۸، ۶۱۲، ۵۷۸، ۶۱۸، ۶۲۷، ۶۵۸، ۶۶۰، ۷۲۰،
۷۴۴، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۸۰۲، ۸۰۵

مناجات ۲۲۸، ۵۱۲، ۵۶۰

منقبت ۲۴، ۴۳۷، ۵۸۸، ۵۲۰، ۵۹۳، ۶۳۱، ۶۸۸، ۸۵۵،
۸۶۸، ۸۸۲، ۹۳۴، ۹۳۹، ۹۴۱، ۹۵۲ ث

نا ۱۹

نظم ۴۶، ۶۵، ۲۸۵، ۴۵۸، ۴۸۳، ۵۱۵، ۶۴۴، ۶۶۷، ۷۶۳،
۹۱۱

نعت ۲۵ تا ۲۷، ۳۱، ۳۲، ۶۶، ۹۹، ۱۵۵، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۹۴، ۲۵۲،
۲۶۷، ۳۳۹، ۳۴۱، ۳۶۲، ۳۶۸، ۳۷۹، ۳۹۲، ۴۳۷، ۴۴۵،
۴۳۱، ۴۵۲، ۴۵۶، ۵۱۱، ۵۱۳، ۶۲۵، ۶۵۴، ۷۶۸، ۷۸۷، ۸۱۸،
۸۱۹، ۸۵۴، ۸۸۶، ۹۰۲، ۹۰۷، ۹۵۲ ب

وساکھی نامہ ۳۳۵

ہجو گوئی ۲۰۶، ۲۶۰،

یاد ۱۳

یاد شہانا ۱۵

Marfat.com

کتب، رسائل، اخبارات، جراید

آ۔الف

آب حیاتی ۵۲۷، ۵۲۸

آثار اختر ۷۱

آثار پاری ۵۵۲

آرزوے حسین ۹۵۲ت

آرسی نامہ ۷۳۷

آسمانی گھڑی ۹۹

آکھے نوشہ قادری: قطب الاقطاب حضرت سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش دی حیاتی، لکھتاں تے واعظاں بارے تحقیقی تے تنقیدی بحث ۸۸۶

آئمہ اطہار کا فرمان متعلقہ امام حسین ۵۳۰

آئینۂ اسرار المعروف بہرامی گلزار ۷۶۴، ۷۶۵، ۹۵۰

آئینۂ ایام ۴۶۱

آئینہ بخت ۲۵۸

آئینۂ سکندری ۷۶۴، ۸۶۱

آئینہ عرفان المعروف بہ حقیقت الانسان ۲۴

اپنا شیشہ ۶۹۱

احسان اعظم ۶۹۱

احوال و آثار پیر ابوالکمال برق نوشاہی ۴۷۵

احوال و آثار سید شرافت نوشاہی ۱۴،۳

احوال و مقامات نوشہ گنج بخش ۳،۲۲،۲۳،۴۴،۱۲۱،۵۵۶، ۹۳۵

اخبار الآخرت ۸۶۲

اخبار اردو ۸۹۴

اذکار جنیدی ۶۹۸

اردو انسائیکلو پیڈیا ۲۱۱، ۵۵۲

ارشادات حضرت داتا گنج بخش ۱۱۷

ارمغان امینیہ ۳۷۱

ارمغان عشق ۹۰۳

ارمغان علمی ۴۲۵

ارمغان فارسی ۸۸۵

اساس (روزنامہ) ۸۷۸

اساں رب نوں گواہ کیتا ۲۹۹

اسپ نامہ ۵۳

استقلال ۹۴۵

اسرار عشق ۹۰۰

اسرار نوشاہی (صابر حسین) ۹۰۱؛ (عارف) ۴۷۵

سرار نوشاہی قادری ۶۷۲

اسرار نہانی ۴۱۳

اسرار الوارثی ۸۶۹، ۸۷۰

اسلامیات ۹۹

اسم اعظم ۹۵

اشارات الشفا ۲۴

اشارات محبت ۳۳۱

اشتیاق نوشاہی ۷۴۵

الاعجاز ۱۸،۴۴،۲۸۷،۴۱۹،۴۹۹

اعجاز التواریخ ۳۷۲

افسانہ عشق ۱۴،۳۴۵

افسانہ علی اصغر و صغریٰ ۲۰۷، ۲۰۸

القادر نوشاہی ۲۱۲، ۶۸۸

الہام ۸۸۶

انسائیکلو پیڈیا ایرانیکا ۸۹۱

انوار یثرب ۹۰۰

انوار گوہر ۹۲۸

الیکشن دیاں دوڑاں (۱۹۷۹ دے) ۱۳،۱۴،۱۶۲

امرتسری لکھاری ۴۴۶

امروز ۴۴۴

انتخاب گنج شریف ۳،۴،۱۰،۱۲،۱۵،۱۶،۲۰،۲۱

انشاے خادی ۲۴۵

انشاے فخستہ ۲۴۵

Marfat.com

انصاف نامہ ۵۲۷
انوارالعاشقین ۸۰۶،۸۶۹
انوارالقادریہ الملقب بہ ریاض النوشاہیہ ۲۴
انواع ۲۱۲
اورینٹل کالج میگزین ۲۶۱
اوصاف النبی ۹۰۰
ایضاح المکنون فی الذیل علیٰ کشف الظنون ۴۱۸
ایہ قوم کدھر پئی جاندی اے ۴۳۲

ب

بادہ وجادہ ۱۹۹
باراں ماہ (غلام مرتضیٰ) ۶۸۰؛ (مولا شاہ) ۷۳۷
باراں ماہ نوشاہی (عارف) ۴۷۵؛ (محمود شاہ) ۹۳۲ (نذر محمد)
۷۵۵،۷۵۷
بازنامہ ۵۳
باغ اولیاے ہند ۶۷۰
باغ وبہار ۱۸،۱۵۴
باغ وبہار ۲۶۳
بتیال پچیسی ۶۴۷
بجلی مہنگی کیوں ہوئی اور اس کا ذمہ دار کون ہے؟ ۹۱۰
بحرالانساب ۱۹،۵۷
بحرالسرائر ۸۱۲
بخشیش گدا ۵۲۷
برکت دے کڑا کے پٹا کے شڑا کے ۲۱،۱۶۱
بزرگان بہاول پور ۸۶۷
بشنو ربشنوں بگامل ۷۳۶،۷۳۷،۷۳۹
بکھرے خواب ۸۵۵
بوستان ۹۸
بہار دیوان ۶۹۸
بھارت ناری ۹۱۴
بہار عجم ۲۶۲
بہار عشق ۴،۱۱،۱۳۷،۱۴۶

بہار نامہ ۲۴۵
بھنگ نامہ ۶۳۵
بیاض ارشاد ۲۸۶
بیاض حافظ (عطا محمد) ۸۶۱،۹۴۵
بیاض حسن خیال ۳۷۷
بیاض رضا ۲۸۶
بیاض سائیں لوک ۳۱۳
بیاض شائق ۳۵۹،۸۹۲
بیاض صداقت ۴۱۹
بیاض مقیم ۲۶۶
بیاض وارستہ ۴۱۸،۵۵۲
بیاض ہاشم شاہ ۸۱۲
بے ایماناں دے کارے ۱۴،۱۶۲
بیڑ وگھوڑی ۵۲۷
بے مثل بشر ۹۵

پ

پاکستان (روزنامہ) ۹۱۰
پاکستان نامہ ۸۸۵
پدماوت اردو ۶۴۷
پروانہ ۹۱۴
پریتم ۹۱۴
پنجابی ادب وتاریخ ۸۱۱
پنجابی صوفی پوئٹس (Punjabi Sufi Poets) ۸۱۱
پنجابی کافی کی ٹور ۷۳۹
پنجابی کتابیات ۴۳۲،۷۳۹
پنجتن پاک ۲۰۷
پنج گرنتھی ۸۱۲
پنج گنج (نوشاہی) ۷۸۷
پنج گنج شریعت وطریقت ۲۰۷
پنج گنج نوشاہیاں ۹۱
پنج گنج نوشاہی ۵۹

Marfat.com

پوتھی حکمت ۸۱۲

پورن بھگت ۲۹۹

پوڑی نادرشاہ ۷۷۶

پوڑی چٹھیاں ۲۲۲،۲۲۰

پھلاں بھری چنگیر ۷۴

پیارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۵۳۰

پیام نامہ ۸۶

پیغام ۶۱۶

ت

تاریخ رفتگان ۹۰۰

تاریخ سیالکوٹ ۵۵۰

تاریخ عباسی ۴۹۱،۳۰۶

تاریخ فرح بخش ۲۶۳

تاریخ کوہ نور ۷۳۱

تازیانہ غفلت ۵۵۰

تجسیم ۹۳۵

تجلیات حضرت نوشہ گنج بخش المعروف نوشاہ العاشقین ۴۷۹

تجلیات طور ۹۰۷

تجلیات نوشاہیہ ۸۷۵

تجلی بغداد ۶۹۰

تجہیز ۲۴۵

تحائف الاصفیا ۲۱۶

تحائف قدسیہ ۳۹۷،۱۸۵،۱۸۴

تحائف نوشاہیہ ۱۵۴،۲۰

تحریک ۹۱۰

تحفۃ الاحرار ۳۷۹،۲۲۰

تحفۃ اخوان الصفا فی جواز السماع والغنا ۹۶

تحفۂ توحید ۳۷۵،۳۷۴

تحفۂ حل مشکلات ۲۳۵

تحفۃ الصالحین ۹۵

تحفۃ الفقرا (اعظم) ۹۵؛ (حاجی محمد) ۲۰۷، ۲۰۸؛ (محمد دین) ۹۳۱

تحفۃ الفصحاء ۸۰۷

تحفۃ الفقرا مع شجرۂ شفا و سفرنامہ حج ۱۹۶

تحفۂ نوشاہیہ قادریہ (امام الدین) ۹۲۶؛ (قمر علی) ۹۲۶

تحقیقی زاویے ۷۹۴،۶۴۷

تذکرۂ حاجی حسین بخش ۳۰۵

تذکرۂ حسینی ۵۵۱،۵۵۰،۲۰،۲

تذکرۂ حضرت پیر محمد سچیار قادری نوشاہی ۳۰۵

تذکرۂ سلیمانیہ ۹۱۲

تذکرۂ شاہ صدر دیوان ۳۵،۳۴،۳۱،۱۹،۵

تذکرۂ شعرائے پنجاب ۴۱۸،۳۹۰،۲۵۷

تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ ۹۳۶،۹۱۷،۸۹۴،۶۶۷،۵۰۰،۴۴۰

تذکرۂ ملوک شاہ ۸۶۷

تذکرۂ نوشاہی ۷۸۵،۷۸۲،۲۵۷،۲۲۸

تذکرۂ نوشہ گنج بخش ۲۰،۱۹،۱۱

تذکرۂ ہاشمیہ ۸۱۱

ترجمۂ بوستان ۷۸۷

ترجمۂ پند نامہ ۷۸۷

ترجمۂ درود تاج ۹۵

ترجمۂ قصیدۂ غوثیہ مع چہل کاف ۶۹۱

ترجمۂ کبریت احمر ۶۹۱،۹۵

ترجمۂ کریما ۷۸۷

ترجمۂ گلستان ۷۸۷

ترجمۂ محمود نامہ ۷۸۷

ترجمۂ مسند امام علی رضا ۹۶

ترجمۂ نام حق ۷۸۷

ترویح القلوب ۲۲۸

تشریف الفقراء ۷۹۲۔۷۹۴

تصوف، رسالہ در علم ۵۶۰

تعلیم روحی ۲۰۷

تعلیم و تربیت ۹۰۹

Marfat.com

تفسیر رازی ۲۶۷
تفسیر سورۂ نازعات ۱۱
تفسیر عاشقاں دیکھیے مرزا صاحباں (اختر)
تفسیر نعمانی ۸۶۴
تفسیر نوشاہی ۷۸۷
تفنگ عشق ۹۱۶
تلقین نوشاہی ۵۲۷
تمیم انصاری، قصۂ ۵۳
تنقیح الاخبار ۴۲۶
توبہ نامہ ۷۶۴
توصیف نوشہ پیر ۴۳۱
تولد نامہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۲۲۸

ٹ

ٹونہاں ۴۴۶
ٹیکا ۸۱۲

ث

ثلاثہ غسالہ ۵۰۰
ثنائے علی ۹۰۰
ثواقب المناقب ۲۶۱، ۴۱۹، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۴۹

ج

جادہ و بادہ ۹۰۶
جام رفیق ۲۹۶
جامع الحکایات ۲۰، ۵۷
جامع القواعد ۵۶۰
جامی ۸۷۲، ۸۷۳
جاہلانہ رسوم ۱۹، ۱۵۴
جس سخی سرور سلطان ۵۳
جلاء الخاطر ۴۲۵
جگنی ۷۵۷
جمال حضوری شیشہ نوری ۶۹۱
جمعہ، رسالۂ ۵۶۰
جنگ (روزنامہ) ۸۴۲، ۸۹۴، ۹۱۰
جنگ احد ۵۳
جنگ بدر ۵۳
جنگ نامہ (حامد) ۸۶۲، ۸۶۳
جنگ نامۂ امیر علی ۵۳
جنگ نامۂ تالی بادشاہ ترک ۵۶۰
جنگ نامۂ نبوی ۷۷۶
جنم ساکھی بابا نانک ۶۹۰
جوامع الاسرار ۷، ۱۴۷
جواہر الکونین انوار القدس ۹۰۰
جواہر مکنون ۱۱
جہاز محمدی ۶۷۰
جھوک حسینی ۸۴۸
جھوک حضرت پیر نوشہ والی ۵۴۱
جھوک زینب ۹۵۲ ت
جھوک عالی دربار دی ۲۱۷
جھوک نوشاہی ۸۴۸
جیوے بھٹو ۹۱۴

چ

چار باغ پنجاب ۲۸۷
چار بحر ۹۵۱
چٹھی ۴۶
چراغاں ۴۱۹
چراغ محمد ۴۷۴
چرخۂ توحیدی ۷۷۴
چرخہ عارف ۴۶۸
چرخی نامہ ۶۴۷
چشمۂ فیض ۲۶۳
چمن بہار عشق بلال ۷۰۳
چنان و چنین ۲۴
چناھر ۸۱۲

Marfat.com

چندر بدن ماہیار، قصۂ ۵۳
چونیاں وچ تن بندیاں دا قتل اکھاں وہ کڈھ دتیاں ۱۴،۱۶۲
چوہلاں ۴۴۶
چہار بہار ۸،۹،۱۱،۲۰،۲۲،۳۰۶،۸۱۲،۸۱۵
چہار درویش ۱۸۳

ح

حاتم طائی، قصۂ ۵۳
حاجی محمد نوشہ دی حیاتی تے اونہاں دا پیغام ۱۰۲
حاشیہ شمائل النبی للترمزی ۲۲۸
حبیب السیر ۲۰،۵۷
حجۃ الانساب ۱۹،۵۷
حسنات اعظم عرف برکات یازدہم ۶۹۰
حضوردی شان ۲۹۶،۲۹۹
حضوردے منگتے ۷۱۷
حق نما (ماہ نامہ) ۸۰۱،۸۸۶،۹۳۰
حق الیقین ۹۵۲ث
حقیقت نامہ ۹۰۰
حقے نامہ ۵۴۶،۵۴۷
حل سوالات سراجی ۷۸۷
حلیہ شریف ۶۹۱
حلیۃ النبی بروایت علی ۹۶،۶۹۱
حمائل شریف ۲۲۰
حیات ربانی ۲۳۲
حیات المسیح ۵۶۰
حیات وفضائل حضرت سیدۃ فاطمہ الزہرا ۹۰۰

خ

خاندان نوشاہیہ اور علم طب ۳۷۷
خانوادوں کا بیان ۶۸۰
خبریں (روزنامہ) ۸۷۸
خدمتگوارانِ فارسی در بنگلادش ۵۰۰
خرابات جنوں ۵۵۲
خزینۃ العارفین ۶۷۰
خزانۂ عامرہ ۲۲۳
خزائن الاسرار ۸۱۵
خزینۂ توحید (عالم شاہ) ۴۸۸: (محمد شریف) ۸۹۴
خزینۂ العلوم ۳۷۷
خزینۂ الفقراء ۷۷۸
خزینۂ معرفت یعنی رموز طریقت وعشق ومحبت ۹۱۳
خزینۂ نوشاہی ۷۵۶۔۷۵۸
خط بغداد ۴۱۹،۴۲۵
خطبات نوشاہی ۷۸۷
خطبہ نورنوری بیان ۷۱۱
خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر ۶
خواب صغراں ۹۵۲ت
خواب نامہ ۵۳
خوشابی ونگاں ۷۵۸

د

دانش (سہ ماہی) ۹۳۵
دانشنامۂ جہان اسلام ۹۰،
دعا فقیراں ۶۹۱
دعاے حرز یمانی ۲۲۰
دعاے حزب البحر ۲۲۰
دعاے گنج العرش ۲۲۰
دکھی دیاں زاریاں ۹۵۲الف، ج
دل دیاں گلاں ۹۵۲ج
الدلائل القویہ فی ثبوت بنات النبویہ ۵۳۰
دیدار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۵۳۰
دیر تماشا ۲۶۶
دیوان آزاد ۲۸۵،۲۸۶
دیوان اتر (تاریخی نام: مناقبات دستگیریہ) ۲۴،۲۹،۱۰۴،۳۲۴
دیوان اسرار توحید ۳۷۹،۴۰۹
دیوان اشعار ۶۹

Marfat.com

دیوان اعلیٰ ۴۱۹،۴۲۴

دیوان اکبری ۱۰۷

دیوان خاور ۲۵۰

دیوان دلشاد پسروری ۲۶۴

دیوان سعید ملتانی ۹۳۴

دیوان شائق (سلام اللہ) ۸۹۲

دیوان شہباز اردو ۳۹۴

دیوان غنیمت ۲۱۸،۵۵۲

دیوان فارسی ۵۲۷

دیوان فائز ۵۶۰

دیوان قادری ۶،۷،۱۴،۱۷

دیوان محبوب ۹۲۹

دیوان مست عمر ۶۹۸،۷۰۳

دیوان منور ۷۳۱،۷۳۳

دیوان نوشاہی ۷۸۷

دیوان ہاشم شاہ ۸۱۲،۸۱۳

دیوبندی مذہب ۵۳۰

ذ

ذخائر الجواہر فی بصائر الزواہر ۱۱

ذخیرۃ التواریخ ۱۹،۱۵۹

ذخیرۃ العجائب ۲۲۰

ذخیرہ معلومات ۹

ذکر الائمہ ۳۹۷

ذکر حسین ۲۵۶

ذکر الصالحین ۶۹۱

ذکر نوشاہی ۹۲۴

ذکر نوشہ ۹۵۲

ڈ

ڈھولکی نامہ ۷۱۱

ر

راج بی بی و نامدار، قصۂ ۵۳

راج نیتی ۸۱۲

راجہ نل و دمنتی رانی، قصۂ ۵۳

رام چندر، قصۂ ۵۳

راہ وصول در مدح رسول ۹۶

رباعیات آبدار ۴۱۹،۴۲۴

رحمت الرحمان شرح قصیدۂ النعمان ۹۵

رحمت کبریا بوسیلہ انبیاء و اولیاء ۵۳۰

ردّ الخلاف ۵۲۷،۵۲۸

رسالہ از آثار فقیر نوشہ ثانی ۶۴۷،۷۹۴ نیز: تشریف الفقرا

رسالۂ تصوف (غلام مرتضیٰ) ۶۸۰

رسالۃ الخواص ۷۸۷

رسالۂ رفع سبابہ ۷۸۷

رسالۂ طاعون ۷۸۷

رسوا کیا مجھے ۹۱۸

رشحات امین ۱۶،۲۲،۱۲۹،۱۳۳

رقعات صداقت ۴۱۹

رقعات غنیمت ۵۵۳،۵۵۷

رقعات کچھی نرائن ۲۶۲،۲۶۳

رقعات نوشاہی ۷۸۷

رمز العباد ۶۵۰،۹۲۲،۹۲۶

رمز العشق ۶۴۷

رموز عشق ۶،۱۲۵

رنجیت نامہ ۵۳

قصۂ روڑا جلالی ۵۳

روز روشن ۳،۲۰

روز نامچۂ شفیق ۳۷۷

روز نامچۂ عزیز الدین ۲۸۶

روز نامچۂ محمد شاہی ۶۶۱

روضۃ الاحباب ۲۰،۵۷

روضۃ الاحباب کا پنجابی ترجمہ ۵۳

روضۃ الزکیہ ۴،۱۹،۲۰

Marfat.com

روضۃ الشہدا ۲۰، ۵۷
روضۃ القیومیہ ۵۵۱
روضۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۷۳
ریاضی کا سلسلہ ۹۹
ریحانۃ الادب ۴۱۸

ز

زادالمتقین فی سلوک طریق الیقین ۲۷۶
زادالمسافرین ۵۴۷
زارستان نوشاہی ۴۷۵
زبان شیریں فارسی ۹۹
زبدۃ التواریخ ۲۰، ۵۷
زبدۃ الرمل ۲۸۶، ۸۱۲
زمزمۂ نوشاہی ۲۰، ۱۵۹، ۹۲۲
زہرہ مشتری ۷۳۹
زینت آسمان ۹۹

س

ساہن پال کی علمی وادبی تاریخ ۳۷۷
ساقی، ماہنامہ ۲۱۱
ساقی نامہ ۴۱۹، ۴۲۴
سبحۃ الابرار ۲۲۰
سبیل سلسبیل ۷۱۵
ست سمندر ۵۹
ست گرگیان عرف کلام الملوک ۹۱۹
سجری روٹی ۷۱۱
سخنان شرافت ۷۷۳
سخن دیوان سرّ عرفان ۶۹۸
سروش (رسالہ) ۹۴۸
سسی ۴۴۴
سسی پنوں (احمد یار) ۵۳؛ (اختر) ۵۹، ۷۰؛ (الٰہی بخش)
۱۱۱، ۱۱۲، ۶۷۶؛ (برق) ۱۵۴؛ (حافظ برخوردار) ۲۰۹؛
(عارف) ۴۷۳؛ (لعل شاہ) ۶۵۱، ۶۵۳؛ (مولا شاہ) ۷۳۶، ۷۳۹
(نظام دین) ۷۶۴؛ (ہاشم) ۸۱۲، ۸۱۳
سفر سعادت ۴۵۰
سفینۂ خوش گو ۴۱۸، ۴۲۵
سفینۂ ہندی ۴۱۸
سکندر نامہ ۹۸، ۵۴۵
سلام ۵۳۰
سلطان اعظم ۷۱۸
سلطان محمود کلان ۸۴۸
سلک مروارید ۶، ۱۶۰
سماع، رسالہ ۲۲۸
سوانح عمری سید چراغ علی شاہ چشتی سبزواری ۲۱، ۱۲۱
سوانح عمری سید فقیر اللہ شاہ بدوملہی والے ۹۵
سوز نوشاہی ۴۷۴
سوز وساز ۹۱۱
سوہنی مہینوال (احمد یار) ۵۳؛ (برق) ۱۵۴؛ (سراج الدین)
۸۸۶؛ (صوفی) ۹۵۲ ت؛ (لعل شاہ) ۶۵۱؛ (محمد بخش) ۹۳۱؛
(ہاشم) ۸۱۲، ۸۱۴
سی حرفی ۵۳۹
سی حرفی (غلام مرتضی) ۶۸۰؛ (نشان علی) ۹۴۸
سی حرفی ارادت نوشاہی ۷۵۰
سی حرفی بدل شاہی ۶۹۳
سی حرفی بدل شاہی ہو ۶۹۱
سی حرفی بشارت نوشاہی ۷۶۴
سی حرفی در طریق نوشاہی فیض الٰہی ۶۶۳
سی حرفی فراق نوشہ گنج بخش ۱۹، ۱۵۴
سی حرفی در مدح حضرت سخی شاہ سلیمان نوری ۱۱۱، ۷۵۵
سی حرفی ساغر نوشاہی ۳۰۸
سی حرفی شان سرکار دو عالم ۷۴
سی حرفی شان مصطفیٰ ۷۶۴
سی حرفی عارفانہ ۲۸۰
سی حرفی فانی دنیا ۱۹، ۱۵۴

Marfat.com

سی حرفی فیض نوشاہی ۱۵۴،۲۰

سی حرفی گریہ نوشاہی ۳۱۰

سی حرفی گلزار اعظم ۸۱۷

سی حرفی معرفت ۶۵۳

سی حرفی مع وصال نامہ ۲۱۴

سی حرفی ناقوس نوشاہی ۴۷۵

سی حرفی نوشاہی ونگاں خوشبودار ۲۰۴،۲۰۳

سی حرفی ہائے نوشاہی ۷۸۷

سی حرفیاں ۵۳

سیرۃ حضرت رسول کریم ۵۶۰

سیرۃ الرسول المعروف شاہ نامہ مصطفیٰ ۶۷،۵۹

سیف الملوک (محمد بخش) ۹۳۱،۸۸۰،۸۴۲،۵۳

سیف الملوک ۸۴

سیلاب عشق ۳۴۵،۱۰

سی وہفت حرفی ۷۳۶

ش

شاخ نبات، قصۂ ۱۱۱

شان ولی اللہ ۹۴۲

شاہ نامہ المعروف شاہنچی نامہ ۵۵

شاہ نامۂ کربلا ۹۱۴

شاہ نامۂ مصطفیٰ ۷۳

شاہنچی نامہ ۵۵،۵۳

شائق نامہ ۳۶۰،۳۵۹

شجرۂ حضرات قادری نوشاہی ۲۴۲،۱۳۶،۲

شجرۂ خاندان نوشاہی ۱۰۶

شجرۂ شریف (پروانہ) ۸۵۱؛ (عبدالغنی) ۹۱۷؛ (عبداللطیف) ۹۱۷

شجرۂ شریف خاندان عالیہ قادری نوشاہی ۲۸۳،۲۰۰

شجرۂ شریف خاندان قادری نوشاہی (احمد اوکاڑوی) ۴۵؛ (اختر) ۵۹؛ (عبدالغنی) ۵۰۱؛ (غلام مرتضی) ۶۸۰؛ (لال) ۶۵۰

شجرۂ شریف سلسلہ عالیہ نوشاہیہ قادریہ ۴۱۴

شجرۂ شریف قادری نوشاہی ۶۱۳،۱۱۱

شجرۂ شریف قادریہ نوشاہیہ ۸۷۰

شجرۂ شریف نوشاہی قادری (اعظم) ۹۲؛ (الہی بخش) ۱۱۱، ۵۲۴؛ (تاج دین) ۱۹۵؛ (علی مردان) ۹۱۹؛ (فائز) ۵۶۰؛ (محمد یوسف) ۶۹۱

شجرۂ شریف نوشاہیہ قادریہ ۵۰

شجرۂ طریقت (احمد بخش) ۴۰

شجرۂ طریقت خاندان قادری نوشاہی ۹۴۳

شجرۂ طریقت قادریہ نوشاہیہ ۴۹۶

شجرۂ طوبیٰ ۵۸،۵۷،۲۶،۲۳،۱۰،۶

شجرۂ طیبہ (صداقت) ۹۳۵،۴۲۵،۴۲۴،۴۱۹؛ (نذیر احمد) ۷۵۹

شجرۂ طیبہ در بنائے خمسہ ۵۶۰

شجرۂ طیبہ سلسلۂ خاندان پاک قادریہ نوشاہیہ ۷۷۵

شجرۂ طیبہ نوشاہی قادریہ آستانہ نوشاہی قادریہ بابا لال شاہ امرتسری ۹۳۳

شجرۂ قادریہ نوشاہیہ عربیہ لامیہ ۹۱۶

شجرۂ قادریہ وہابیہ نوشاہیہ ۹۵

شجرۂ مرشد ۴۱۶

شجرۂ نسب سادات گیلانی ۹۰۰

شجرۂ نوشہ گنج بخش صاحب ۴۰۳

شرح اسماء اربعین ۲۲۸

شرح اسماء الحسنیٰ (عمر دین) ۶۵۷؛ (فائز) ۵۶۰

شرح انوار العاشقین ۸۶۹،۵۴۷

شرح حروف مقطعات ۹۱۹

شرح درود مستغاث ۲۴۵

شرح دعاے سریانی ۵۳

شرح قافیہ ۵۶۰

شرح قصیدۂ امالی ۵۳

شرح قصیدۂ بردہ ۵۳

Marfat.com

شرح قصیدۂ روحی ۵۳

شرح قصیدۂ غوثیہ ۵۳

شرح قصیدۂ غوثیہ جلالیہ ۹۱۹

شرح مرآت العارفین ۹۱۹

شرح نصاب الصبیان ۲۳۱

شرح یوسف وزلیخا جامی ۲۴۵

شرف التواریخ [کذا] ۸۸۷

شرف السادات ۲۰، ۵۷

شریف التواریخ ۱۱، ۱۹، ۲۰، ۳۴، ۷۲، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۷۸، ۳۷۹، ۴۶۲، ۴۹۱، ۵۰۰، ۵۵۶، ۶۶۷، ۶۹۷، ۷۹۴، ۸۰۷، ۸۸۳، ۸۹۲، ۸۸۷، ۹۱۶

شریف التواریخ کا طبقاتی اشاریہ ۳۷۸

شریف الصلوات علی سید الکائنات ۸۴۳

شعرالعجم فی الہند ۵۵۱

شکر گڑھ وچ معصوم بچے دا قتل ۱۳، ۱۶۲

شکریہ فقیر ذات پیر ۶۹۱

شمس الانوار فارسی ترجمۂ گنج الاسرار ۳۷۲

شمس القصص ۴۱۶، ۴۱۷

شمس المشائخ، ماہنامہ ۱۶، ۱۳۳، ۲۱۷

شوقین ٹیار عرف بی اے پاس کڑی تے ان پڑھ منڈا ۴۳۲

شہنشاہ بغداد ۳۰۵

شیخوپورہ تے پنجابی ادب ۴۴۶

شیریں وخسرو وفرہاد ۲۲۰، ۲۲۲

شیریں فرہاد (احمد یار) ۵۳؛ (ہاشم) ۸۱۲

ص

صبح گلشن ۴۱۷، ۴۲۴

صحافت (روزنامہ) ۸۷۸

صحیفۂ تاریخ ۸۶۶

صدائے نوشاہی ۲۱، ۱۵۹

صرف بہائی ۶۱۸

صنعت وحرفت ۹۹

ض

ضیاء الطالبین ۷۷۳

ضیاء العارفین ۷۸۷

ضیافت الابرار من اشعار الاخیار ۳، ۱۱، ۱۲

ضیائے حرم (ماہنامہ) ۹۱۲، ۹۵۰

ط

طب احمد یار ۵۳

طبقات ناصری ۱۹، ۲۰، ۵۷

طلب دیدمرشد پاک نوشاہی ۲۰۲

طلوع الانوار ۹۰۰

طومار اشعار ۴۲۴

ظ

ظالماں نوں سرعام کوڑے ۱۵، ۱۶۲

ع

عبرت نامہ ۲۸۴

عجیب منظر ۳۹۴

عرشاں دا راہی ۷۱۷

عرشاں دا مہمان ۷۱۷

عرفان اعظم ۶۹۱

عرفانی نظارہ ۲۷۸، ۲۷۹

العصیدۃ الیوسفیہ لقاری القصیدۃ الغوثیہ ۹۵

عقیدت دے پھل ۵۹، ۷۰

عقیدت کے پھول ۹۲۹

عقیدت واشنا ۲۹۵

علم النبی ۱۸، ۱۹، ۱۵۴

علمائے بہاول پور ۸۶۷

عمدۃ التواریخ ۲۸۴

عمدۃ الخطاب فی فضائل الاصحاب ۵۶۰

عمدۃ المناقب ۹۱۹

عملیات شرافت ۹۱۶

عیدی ۶۹۱

Marfat.com

عیون التواریخ ۷۸۷،۸۹۲

غ

غایۃ الغایۃ فی برء السلعۃ ۹۵

غریباں دی پکار ۱۶۲،۱۵

غزلیات نوشاہی ۷۸۷

غنچۂ نوشاہی پھل ونگاں نوشاہی ۷۵۸

غوث اعظم ۸۱۲

ف

فارسی کانیانصاب ۵۵۱

فاضل پنجابی گائیڈ ۸۱۱،۲۱۱

فالنامہ ۲۲۸

فتح نامہ عبدالصمد خان بہادر ۴۱۹،۴۲۴

فتوی محمدی ۶۷۰

فراق صفدر ۹۰۳،۱۵۹،۲۲

فرائض الاسلام ۵۶۰

فرحۃ الناظرین ۲۵۷

فروزاں (سہ ماہی) ۴۴۴

فروغ دانش ۴۶۲،۳۷۹،۳۷۸

فریاد چیار صاحب ۴۶

فریادنامہ بجناب غوث اعظم ۲۲۸

فریادنذر نوشاہی ۷۵۷،۷۵۵

فریادنوشاہی ۵۷۵

فضائل ومناقب اہل بیت ۵۶۰

فضائل ومناقب ابوبکر صدیق ۵۶۰

فضائل ومناقب عثمان غنی ۵۶۰

فضائل ومناقب علی المرتضٰی ۵۶۰

فضائل ومناقب عمر فاروق ۵۶۰

فقرنامہ ۸۱۲

فہرست تفسیر حسینی ۶۶۱

فہرست کتاب ہای چاپ سنگی وکمیاب فارسی کتابخانہ گنج بخش ۹۱۰

فہرست مخطوطات کتب خانہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری ۴۶۱

فہرست مخطوطات کتب خانہ محمد اقبال مجددی ۴۶۱

فہرست مخطوطات کتب خانہ نوشاہیہ ۴۶۱

فہرست نسخہ ہای خطی فارسی موزۂ ملی پاکستان کراچی ۲۴۵

فیروز نامہ ۵۵۰

فیض الاسلام (ماہ نامہ) ۹۱۸

فیض محمد شاہی ۴۱۸، ۷۸۷، ۸۹۲

فیض نوشاہی قادری ۷۷۴

فیضان اعظم ۶۹۰

فیضان نوشاہی ۴۳۶

فیضیہ، رسالہ ۹۵

ق

قادری (ماہ نامہ) ۴۱۱

قادری بوستان ۶۹۸

قادری نوشاہی (ماہ نامہ) ۵۱۷؛ (خورشید حسن) ۸۷۴

قافیہ ۵۶۰

قاموس الاعلام ۴۱۸

قرآن مجید ۴۷۷، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۹۳، ۴۹۷، ۶۶۱، ۶۷۵،
۶۸۰، ۶۹۴، ۷۱۴، ۷۷۵، ۷۷۸، ۸۰۰، ۸۱۶، ۸۲۱، ۸۷۹،
۸۹۹

قصائد فارسی (ہاشم) ۸۱۲

قصۂ ارشاد بیگم ۵۹

قصۂ امام حسن ۵۳

قصۂ امام حسین ۵۳

قصۂ اہل ایمان یوسف ۲۰۷

قصۂ بین بادشاہزادی ۱۵۴،۱۸

قصۂ تیتر ۵۳

قصۂ حکیم بوقت بایزید ۵۲۷

قصۂ خسروان عجم ۶۴۷

قصۂ ڈہموں ۶۶۴، ۶۶۵

قصۂ سوانک ۲۲۲،۲۲۰

قصۂ عشق رانجھن وہیر ۵۳

Marfat.com

قصۂ مچھر ۲۲۰
قصۂ محمود شاہ غزنوی ۸۱۲
قصیدۂ بردہ ۵۱۵
قصیدۂ غوثیہ ۹۱۶
قطب ستارہ ۸۸۷
قفس العشق ۸۶۵
قندیل تواریخ ۸۶۷
قیس سلطان ۷۰۳

ک

کاروان فارسی ۹۰۳
کافی ہائے در مدح حضرت نوشہ گنج بخش ۷۵۵
کافیاں ۷۳۷
کام روپ ۵۳
کامن عرفانی ۶۵۷
کائنات (روزنامہ) ۸۷۸
کتاب طب ۸۱۲
کتاب الفوائد ۶۶۱
کتاب المناقب ۷۸۷
کتاب ماہ وادبیات وفلسفہ (رسالہ) ۸۹۱
کرامات اولیائے کرام ۷۱۷
کرامت حضرت غوث اعظم ۳۵۷
کربل دے پیاسے ۹۵۲ت
کریما ۹۱۱
کسب نامۂ لوہاراں ۵۳
کشکول نوشاہی/نوشاہیہ ۷، ۹، ۲۰، ۲۳۵، ۷۹۲، ۷۹۴، ۷۹۸
کشکول نوشاہیہ گلدستۂ نظریہ ۷۶۸
کشیر (روزنامہ) ۸۷۸
کلام ظفر ۹۱۱
کلک (رسالہ) ۸۹۱
کلمات طیبات ۱۱
کلیات اشرف ۸۴
کلیات دیوان عمر الدین ۷۰۳
کلیات عباسی ۲۵۶، ۴۹۶
کلیات کاتب ۶۱۵، ۶۱۶
کلیات کرم الٰہی ۶۲۱، ۶۲۹
کلیات ہاشم شاہ ۸۱۲
کلید اعجاز شرح اردو مثنوی گنج راز ۵۰۰
کلید گنج الاسرار ۹، ۱۲۶
کلیلہ ودمنہ ۴۱۹، ۴۲۴
کملی میراں دی ۴۶۰
کنز الجواہر ۳۷۷
کنز الرحمت ۸۴، ۸۶، ۱۸۳، ۲۰۶، ۲۴۵، ۲۵۷، ۶۱۲، ۶۵۷، ۸۶۴
کنز الفوائد ۷۸۷
کنز المعرفت ۷۸۷
کھوج (رسالہ) ۷۰۳، ۸۸۶، ۹۱۱، ۹۱۹

گ

گرنتھ ۴۹۷
گرنتھ صاحب کا فارسی ترجمہ ۵۳
گفتار عشق ۶۹۸، ۶۹۹
گل بکاولی ۸۴۴
گلزار اعظم ۹۲، ۳۱۹
گلدستۂ سخی ۳۹۰
گلدستۂ شریعت المشہور بجری روٹی ۷۱۱
گلدستۂ صوفیاں المعروف قصۂ مرزا صاحباں ۲۱۶
گلدستۂ فراق ۶۹۸، ۶۹۹
گلدستۂ نصیحت ۷۱۱
گلدستۂ نوشاہی (اثر جالندہری) ۲۴
گلدستۂ مناقب ۶۴۹
گلدستۂ نذریہ ۷۶۸
گلدستۂ نوشاہی (برق) ۴۷۵؛ (صادق) ۴۱۵
گلدستۂ ہدایت ۷۱۱

Marfat.com

گلدستۂ عقیدت ۸۷۶
گلزار عاشقاں المعروف قصۂ مرزا صاحباں ۶۶،۵۹
گلزار عرشی ۹۵۲ت
گلزار محبت ۵۵۶،۵۵۵،۵۵۳
گلزار محمد یونس ۴۰۷
گلزار نوح ۱۵۴،۲۰
گلزار نوشاہی (حیات) ۲۳۲؛ (نظام الدین) ۷۶۴
گلزار نوشاہیاں ۷۲۹
گلستان (سعدی) ۹۸، ۲۲۰، ۵۴۸، ۷۶۷، ۹۱۱
گلستان سعدی تے کریما ۹۱۱
گلستان علی ۷۶۴
گلستان گوہر محب الفقرا ۹۵۲ت
گلستان نوشاہی ہاشمی ۴۸۵
گل سن لے الہڑ نیارے ۴۳۲
گل شکر ۲۴۵
گلشن نوشاہی ۵۹
گلشن نوشہرہ شریف ۱۰۸
گلزار نوشاہی ۶۴۱
گل صنوبر ۴۱۹، ۴۲۴
گلقند حقیقی ۲۰۴، ۲۰۵
گنج الاسرار ۱۱، ۳۷۲
گنج راز ۴۹۹، ۵۰۰
گنج شریف ۱۱، ۲۰، ۲۳۵
گنج عرفان ۶۵۱، ۶۵۳
گنج معانی ۴۴۷
گنجینۂ طریقت وحقیقت ۴۷۰
گنجینۂ قفر العشق ۷۶۴
گنجینۂ معرفت ۵۱۰
گیارہویں نامہ ۶۹۰
گیان پرکاش ۸۱۲، ۸۱۴
گیان مالا ۸۱۲

ل

لاہور کے چشتی خاندان کی اردو خدمات ۶۴۷
لاہور میں اردو شاعری کی روایت ۶۴۷
لنکیں لنکیں آ گیا ۴۴۴، ۷۴۰
لطائف الاشارات ۱۱
لطائف ہزلیات ۴۱۹، ۴۲۴، ۴۲۵
لعلاں دیاں لڑیاں ۷۲۹
لوامع الاعلام لسواطع الالہام ۹۵
لوامع الاعلام لبراطع الالہام ۱۴، ۹۸
لوامع البرکات فی تحقیق السادات ۱۲، ۱۳۵
لوائح جامی ۳۷۹
لہراں ۹۱۴
لہودے دیوے ۹۱۴
لیاقت پور ریلوے سٹیشن تے ریلاں دی ٹکر ۱۳، ۱۶۲
لیلیٰ مجنوں (احمد یار) ۵۳؛ (ہاشم) ۸۱۲

م

متاع کاروان (رسالہ) ۹۱۰
مثنوی مولانا روم ۱۲۷، ۱۲۹، ۳۷۹
مثنوی ہاشم شاہ ۸۱۲، ۸۱۳
مجالس نوشاہی ۷۸۷
مجربات کمالی ۶۳۵
مجمع الصنائع ۲۰۹، ۲۱۹، ۲۲۰
مجمع الطائف ۲۲۸
مجمع النفائس ۴۲۴، ۴۲۵
مجموعۂ اشعار پراگندہ محمد ماہ صداقت کنجاہی ۴۲۵
مجموعۂ باراں ماہ ۱۷۶
مجموعۂ خطب ۵۶۰
مجموعۂ خطوط ۲۸۶
مجموعۂ صوفیاے کرام ۲۰۷، ۲۰۸
مجموعۂ فراق ۲۴، ۱۵۹
مجموعۂ فیضان نوشاہی عرف تحفۂ توحید ۳۷۴

Marfat.com

مجموعۂ کافیات/کافیاں ۵، ۱۲۴، ۲۷۵، ۶۵۳
مجموعۂ کلام سفری ۳۲۵
مجموعۂ متفرقات ۴۲۴
نوترمیم محبت کامیوہ ۵۴۰
محدث اعظم ۴۷۵
محمودنامہ ۳۵۹
مختارنامہ ۵۲۷
مختصر حالات محمد حیات نوشاہی شرقپوری ۲۳۳، ۲۳۴
مخزن پنجاب ۵۵۱
مخزن طب ۳۷۷
مخزن الغرائب ۴۱۸، ۴۲۴
مخمسات رنگین ۴۱۹، ۴۲۴
مدح سلطان بحر و بر غوث اللہ ۵۲۰
مدینے دا راہی ۷۱۷
مدینے دا وچھوڑا ۷۱۷
مدینے دی آس ۴۰۶
مرأۃ آفتاب نما ۵۵۱
مرأۃ الغوریہ ۱، ۶، ۱۱۸، ۱۲۱، ۷۴۰، ۸۶۵، ۹۳۵
مراسلۃ العظیم بن الشرافۃ والسلیم الملقب بہ اشارات محبت ۳۳۱
مرزا صاحباں (احمد شاہ) ۸۴۴، (احمد یار) ۵۳: (اختر) ۶، ۱۳، ۳۳۶، ۳۳۷: (اشرف) ۸۴ (اعظم) ۹۱، ۲۴۳، ۲۷۷، ۳۲۰، ۶۷۵: (الٰہی بخش) ۱۱۱، ۶۷۶: (برق) ۱۸، ۱۵۴: (جان محمد) ۲۱۰: (حافظ برخوردار) ۲۱۰: (غلام مرتضیٰ) ۶۸۰: (مولا شاہ) ۷۳۶، ۷۳۹
مرکز (روزنامہ) ۸۷۸
مسائل ضروری ۶۳۵
مشرق (روزنامہ) ۹۱۴
مشعل راہ ۴۴۴
مشکوۃ شریف ۴۸۳
مصباح الطب ۸۴
مصباح الفرائض ۵۶۰
مصباح نورانی در حالات خواجہ محکم الدین سیرانی ۹۵
مصحف ۵۰۶
مصری بائی ۵۳
مصری خاں ۴۱۶، ۴۱۷
مطلع الاسرار ۴۱۹، ۴۲۴
مطلع الانوار ۳۷۹
مطلع خادمی ۲۴۵
معارف تصوف ۱۱
معارف شرافت ۳۷۸
معافی و محکمہ، قضہ ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۷
معدن التواریخ ۹۲۴
معراج نامہ ۵۳
معراج نامہ اولیا اللہ ۲۰۷
معیار سالکان طریقت ۲۵۵
مغز القران ۵۲۷
مفتاح الاخلاص ۶
مفتاح العلاج ۸۱۵
مقالات نوشہ ۱۱
مقام جبریل ۷۱۷
مقامات قطبیہ ۲۸۷
مکتوبات اعظمیہ ۹۶
مکتوبات برقیہ ۵، ۱۶۰
مکتوبات شاہد ۱۲، ۳۴۵
مکتوبات فائز ۵۶۰
مکتوبات محمد شاہی ۶۶۱
مکتوبات نوشاہی ۷۸۷
مکتوبات نوشہ ۱۱
ملاں وملنگ ۱۸۶
ملفوظات شرافت ۷۷۳
ملفوظات محمد شاہی ۶۶۱
ملفوظات نوشاہی ۷۸۷

Marfat.com

ملکی کیماں ۵۳
مناجات بجناب شاہ معروف خوشابی ۷۵۵
مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات ۶۹۱
مناجات رفیق ۲۹۹
مناظرہ گل ونرگس ۵۵۶
مناقب (احمد شاہ) ۸۴۴
مناقبات دستگیریہ المشہور بہ دیوان اثر ۳۸
مناقبات نوشاہیہ ۵۲۷
مناقب اہل البیت ۹۶
مناقب نوشاہی ۸۳۶
مناقب نوشاہیہ ۵۴۹
منتخب التواریخ ۲۰۲
مندرا حضرت علی شجرہ نوشاہی ۹۳۳
منشور فارسی ۹۹
منکیو اصغریٰ ۲۰۷
منہاج القرآن (رسالہ) ۹۱۰
مواعظ حسنہ ۵۶۰،۵۶۱
مواعظ القرآن والحدیث ۷۱۱
مواعظ نوشہ پیر ۱۱،۳۰۳
مولائے کائنات ۳۰۵
مولوی احمد یار: فکر تے فن ۵۱۶
مہتاب وکتان ۴۱۹،۴۲۴
مہدی نامہ ۲۴۵
مہر وماہ (رسالہ) ۹۲۴
میرانی بلوچوں کی تاریخ ۸۶۷
میزان الطب ۸۱۵

ن

نارنگ منڈی داطوفان ۱۳،۱۶۲
نام حق ۹۱۱
نامۂ پارسی (مجلہ) ۳۶۰
نبیاں دا سرکردہ ۵۹
نتائج الافکار ۲،۲۰
نذر عقیدت ۷۵۵،۷۵۷
نذر مولیٰ المعروف تحفۃ الفقراء ۹۵
نذر نوشاہی ۷۵۵،۷۵۷
نسب نامۂ سادات جھنگ ۸۱۲
نسب نامۂ کاکوروی موسوم بہ چشمۂ فیض ۲۶۳
نسیم جنیدی ۶۹۸
نشان قیامت ۲۰۷
نشتر عشق ۴۲۴،۴۲۵،۵۵۰
نصائح ضروری ۷۸۷
نظم الورع ۵۱۵
نعت غوثیہ ۴۰۳،۶۷۷
نغمات ابوالبرق ۴۳۱
نغمۂ دیوان عرف قیس سلطان ۷۰۳
نغمہ عشق ۱۵،۳۴۵
نغمہ نوشاہی ۴۷۵
نقش ہائے رنگ رنگ ۹۱۸
نوائے شوق ۹۰۳
نوائے منظر ۷۲۷
نوائے وقت (روزنامہ) ۸۷۸
نورالاسلام ۱۹،۲۰،۱۵۴
نورایمان ۵۳۰
نوشاہ العاشقین دیکھیے: تجلیات حضرت نوشہ گنج بخش
نوشاہی انٹرنیشنل (رسالہ) ۸۸۵
نوشاہی جگنی ۷۵۵
نوشاہی شعرا ۴،۲۰،۲۰۴،۲۶۹،۴۷۵
نوشاہی قادری ۵۱۸
نوشاہی لہراں ۸۹۴
نوشاہی نامہ ۷۸۷
نوشاہیاں داباغ بہاراں ۳۹
نوشہ پیر ۴۷۵

Marfat.com

نوشہ دے حضور ۹۱۴
نوشہ گنج بخش: حیاتی، فکر تے فن ۸۸۵
نئے چراغ ۲۷۶، ۳۷۸، ۴۶۱
نیاز نامۂ اہلبیت ۷۳۱
نیرنگ عشق ۲۶۳، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۸۳۴، ۹۳۱

و

وام حق ۲۴۵
وائس آف سٹوڈنٹس (رسالہ) ۹۱۰
وچھوڑا یار ۴۴۷
وحدت دے پینڈے ۶۹
وحدت نامہ (عمر بخش) ۵۲۷؛ (نوشہ ثانی) ۷۹۱۔۷۹۳
وراثت ۸۴
وصال محمد باراں ماہ ۲۰۷
وصال نامہ ۷۶۴
وظائف جنیدی ۷۰۳
وفات نامۂ حضرت ابوبکر صدیق ۵۳
وفات نامۂ حضرت عثمان غنی ۵۳
وفات نامۂ حضرت عمر فاروق ۵۳
وفات نامۂ میاں شاہ محمد ۶۶۴
وفات نامۂ نبوی (احمد یار) ۵۳؛ (محمد حیات) ۲۲۸؛ (محمد عارف) ۴۷۳
وفاق (روزنامہ) ۹۱۴
وقائع پنوں (حسین) ۲۲۰، ۲۲۱، ۶۲۹؛ (شہباز) ۳۹۲، ۳۹۴
وقائع جہانگیر (توزک جہانگیری) ۲۶۶
وہابیوں کا دین ۵۳۰
وے پودے ابا آٹا مکیا پیا ۱۵، ۱۶۲

ہ

ہجو نامہ اہل مرالا ۵۳
ہدایت المریدین ۹۵
ہدایت نامۂ بے نمازاں ۷۱۱
ہشت عدل مع واسوخت ۶۴۷
ہلال (رسالہ) ۴۱۸
ہندی لغات ۹۹
ھوالعشق اور واحدنی الدھر جگ درشنی راز ۱۸۱
ہیر (حامد) ۸۶۲
ہیر رانجھا (احمد یار) ۵۳؛ (اختر) ۵۹، ۶۹؛ (الٰہی بخش) ۱۱۱، ۶۷۶؛ (ڈلے شاہ) ۲۷۲؛ (غلام مرتضیٰ) ۶۸۰، ۶۸۴؛ (لبھو شاہ) ۶۵۱۔۶۵۳؛ (محمد حسین) ۲۲۰، ۲۲۱؛ (مولا شاہ) ۷۳۶، ۷۳۹؛ (وارث شاہ) ۲۱۲؛ (ہاشم) ۸۱۲

ی

یاد حسین ۹۵۲ت
یادگار اختر ۷۱
یادگار چشتی ۶۴۷
یاد ماہی دی ۹۲۷، ۹۲۸
یادوں کے مینار ۲۷۶، ۴۶۳
یار ہویں ۹۵
یار ہویں شریف ۶۹۱، ۶۹۳
یار ہویں نامہ ۶۹۰
یوسف زلیخا (احمد یار) ۵۳، ۲۱۱؛ (اشرف) ۸۴؛ (حافظ برخوردار بچہ والے) ۲۰۹؛ (حافظ برخوردار رانجھا) ۲۱۱؛ (دائم) ۸۷۵؛ (عبدالحکیم) ۷۱۹؛ (ہاشم) ۸۱۲
یوسف نامہ ۲۴۵

Marfat.com

مقامات

آ۔الف

آبادی جلال چک نمبر ۶۷ تحصیل بھلوال ۲۷۵

آدم پور ۳۲۵، ۷۷۵

آڈی ۳۱۰

آزاد کشمیر ۱۵۴، ۳۰۸، ۴۷۵، ۶۴۰، ۶۵۶، ۸۴۲، ۸۵۵،
۸۷۸، ۹۳۱، ۹۵۱

آفندی کالونی راول پنڈی ۸۸۳

انبہ ۹۱۳

ابدال/ابدال چیمہ ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۳۶، ۳۵۳

ابن والی ۷۱۹

ابوالفتح والی ۵۶۳

اٹاوہ ۹۵۲ت

اجکے ۱۸۳، ۶۵۷، ۸۳۶

اجمیر ۹۲۳

اجنالہ ۹۸

اجنیاں والا ۲۵۲، ۲۹۳

اجودھن ۹۰۴

اُچ دیکھیے: اوچ

اچھرہ ۹۱۳، ۹۲۸، ۹۲۹

احمد آباد گجرات ۴۹۹، ۶۱۲، ۶۱۶، ۶۱۸، ۶۲۱

احمد پورہ سیال کوٹ ۳۱

اروپ بھنڈراں ۴۵۱، ۷۰۳

اروپ چیمہ ۳۰۲، ۳۲۱، ۴۳۳، ۶۷۹، ۸۸۱

اسلام آباد ۱۲۱، ۲۴۵، ۲۶۶، ۲۷۶، ۳۷۸، ۴۲۴، ۴۶۳ تا ۴۶۸،
۵۵۷، ۶۱۸، ۶۴۷، ۶۴۸، ۷۹۴، ۸۱۵، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۷۲، ۸۷۳،
۸۷۸، ۸۸۳، ۸۸۵، ۸۹۴، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۸،
۹۲۹، ۹۳۱، ۹۳۵، ۹۴۵، ۹۴۶

اسلام پورہ لاہور ۴۴۶

اسلام گڑھ ۵۲

اصفہان ۴۱

اعوان بھٹیاں ۲۵۲، ۴۹۲

افریقہ ۳۰۹، ۴۹۷

افغانستان ۳۱۷، ۴۶۸، ۷۳۰، ۸۰۶، ۸۷۲

اکبری دروازہ لاہور ۴۷۷

اگرویہ ۲۵۶، ۵۹۴، ۸۷۷، ۹۵۲ب

الاں والی کڑیال چک ۱۹ ضلع شیخوپورہ ۴۴۱، ۴۶۳، ۴۶۶

امرت سر ۲۳، ۹۰، ۹۵، ۹۸، ۱۰۱، ۱۲۳، ۱۲۴، ۲۱۷، ۲۷۱، ۲۷۵،
۴۰۶، ۴۱۱، ۴۱۶، ۵۴۶، ۶۳۵، ۶۵۰، ۶۹۱، ۷۱۵، ۷۲۴، ۷۲۷،
۷۳۶، ۷۳۷، ۸۱۱، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۶۳، ۸۸۳، ۹۰۴، ۹۱۷، ۹۱۸،
۹۳۳، ۹۴۴

امریکہ ۴۹۷، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۸

انارکلی لاہور ۸۴۵

انبالا ۴۶۸

انگلستان/انگلینڈ ۲۶۷، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۹۷، ۹۲۹، ۹۵۱، ۹۵۲ج

اوتالا ۷۵۱

اوچ ۵، ۶، ۵۲۱، ۷۱۹، ۷۹۴، ۸۱۲

اورہ ۳۰

اوکاڑہ ۴۵، ۲۴۰، ۴۱۴، ۴۵۷، ۵۰۳، ۵۱۶

ایران ۲۵۵، ۳۷۹، ۴۲۴، ۴۶۱، ۴۶۳، ۴۶۸، ۴۹۷، ۵۰۰،
۶۴۶، ۶۴۷، ۷۹۵، ۸۸۳، ۸۹۰، ۹۱۱

ایمن آباد ۱۰۱، ۱۶۸، ۳۴۵، ۶۳۵، ۸۱۹

ب

بادشاہ پور ۸۸۶

بارہ منگا ۷۵۹

باغ دیواناں کھجاہ ۵۵۳

بالے کے ۳۹۴

بانگے ۹۲۱

باہو مانگا ۸۷۷

بٹالا ۲۱۷، ۴۸۷، ۸۱۲

Marfat.com

بُچہ (ضلع سرگودھا) ۳۲۸

بُچہ چٹھہ ۱۲۴،۲۰۹،۲۱۱،۲۱۲،۲۷۹،۳۵۵

بُچے کے ۳۰۶

بہادر حسین (ریاست پٹیالا) ۵۴۷،۸۰۶

بہاول پور ۵،۶،۷۶،۷۸،۱۱۸،۱۲۱،۵۱۴،۵۸۳،۶۷۹،۷۴۰،
۸۶۴تا۸۶۷،۸۸۶،۹۱۹،۹۳۵،۹۵۲ث،۹۵۲ث

بہبل ۳۳۵

بہروپ گڑھ ۸۷۷

بہیڑ شریف ۲۰۷،۲۰۸

بہڑوال ۴۲۶

بخارا ۸۹۳

بدوملہی ۲۴،۱۹۶،۳۱۳،۳۹۲،۴۰۴،۵۳۹،۵۸۸،۷۱۷،
۷۹۸

برج تاشا ۸۷۷

برطانیہ ۴۷۵،۸۱۵،۸۷۸،۹۳۳

برکت پورہ لائل پور ۱۶۰

بریار ۳۰۳

بریڈفورڈ ۴۷۵،۸۱۵

بستی اسلم خان ۶۵۳،۶۵۴

بستی شیخ درویش جالندھر ۲۴،۳۸،۱۰۴،۳۲۴

بصراواں ۵۴۰

بغداد ۵،۳۰،۶۰،۱۴۰،۲۱۷،۲۶۹،۲۹۶،۳۲۵،۳۵۸،۴۹۷،
۵۲۱،۵۳۲،۵۵۴،۶۱۱،۶۷۶،۶۹۰،۷۱۸،۷۳۱،۸۱۷،۹۵۲ث

بگن ۳۳۵

بلہی ۵۹۲،۵۹۳،۹۲۳

بلخ ۸۹۳

بمبئی ۵۰۰

بلوچنی چک ۶۰ ضلع لائل پور ۵۱۹

بلہاں والا ۵۸۶

بنگال ۲۱۴

بنگاحیات ۷۶۸

بنگلہ دیش ۸۹۱

بوبک چک نمبر ۳۶۰ ج ب ۸۲،۷۳۴

بوسال ۲۴۶

بھاٹی دروازہ لاہور ۳۸

بھارت ۲۸۶،۴۶۸،۷۳۳

بھاگت ۵۸

بھاگووال کُرد ۴۷۲

بھائی خان ۲۱۴

بھائی کے منو ۶۷۰

بھڑانہ ۲۷۱

بھدر ۷۷۹

بھرو کے ۱۳۵

بھڑی (شاہ عبدالرحمان) ۶۰،۷۷،۱۲۱،۱۳۸،۱۴۱تا۱۴۳،
۱۸۷،۳۰۴،۳۵۵،۳۹۴،۴۵۵،۴۵۹،۴۶۰،۴۹۰،۵۱۹،۵۲۲،
۵۲۵،۵۴۴،۵۸۴،۶۳۰،۶۳۵،۶۶۴،۶۶۵،۶۸۶،۶۹۶،۷۳۸،
۷۵۲،۷۶۹،۷۸۲،۸۰۵،۸۳۰،۸۳۱،۸۵۹،۸۶۰،۹۱۶،۹۱۷،
۹۲۳

بھکنہ ۱۷۵

بھکھی ۱۷۸،۳۳۵،۴۲۸

بھلوال ۷،۸،۴۹،۶۱،۱۴۰،۱۴۶،۱۵۶،۱۷۱،۲۱۴،۲۷۵،
۲۹۸،۲۹۹،۳۲۸،۳۸۶،۴۸۱،۴۹۸،۵۲۱،۵۸۱تا۵۸۳،۶۵۴،۶۶۹،
۶۷۱،۶۷۶،۷۲۵،۸۴۴،۸۵۴،۸۶۰،۸۸۹،۹۰۱،۹۱۲،۹۲۷،
۹۳۴،۹۴۰،۹۵۲ب

بھلیسراں ۴۵۷

بھمبر ۸۵۵

بھنگالی ۱۹۴،۱۹۵

بھوپال ۳۰۰

بھولے ۸۷۷

بھیاں والا کلاں ۵۴۱،۸۱۶

بھیڈاں کھانی ۹۱

بھیرہ ۲۵۹،۵۵۶،۸۵۲

Marfat.com

بھیلہ ۸۱

بھینسر کسووال ۲۶۷

بیدیاں ۲۷۱

بیگووالا ۶۰۴، ۶۸۳، ۸۳۳

بینسر ۱۲۲

بنی حصار کابل ۸۰۶، ۸۰۷

پ

پاک پتن ۱۱۸، ۱۶۰، ۱۶۱، ۲۷۱، ۳۷۹، ۹۰۴، ۹۲۳

پاکستان ۳، ۱۱، ۲۲، ۲۳، ۶۷، ۱۰۱، ۱۰۴، ۱۷۲، ۱۷۶، ۲۴۵، ۲۶۶، ۳۱۷، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۵۵، ۴۳۶، ۴۵۰، ۴۵۷، ۴۶۸، ۴۸۳، ۴۹۷، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۴۷، ۶۷۵، ۷۲۷، ۸۴۶، ۸۶۴، ۸۷۲، ۸۷۴، ۸۸۳، ۸۸۵، ۸۹۱، ۸۹۹، ۹۱۴، ۹۲۳، ۹۲۹، ۹۴۲

پانڈو کے ۸۳، ۵۴۵، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۸۴، ۶۱۶

پاہڑیانوالی ۴۰۳

پتن ۵۱۹

پٹھان والی ۱۲۲

پٹی شریف ۶۳۷

پٹیالہ ۵۴۷، ۸۰۶

پسرور ۲۶۴، ۳۵۷، ۴۵۴، ۵۵۰، ۸۴۷، ۹۰۲، ۹۲۱، ۹۲۸، ۹۲۹

پسی بیٹ ۴۵۷

پشاور ۲۴۸، ۲۵۰، ۲۵۱، ۳۰۸، ۴۶۳، ۴۸۲، ۷۳۱، ۸۶۱، ۸۷۲، ۹۴۹

پکہ ڈلہ ۷۲۸

پکی گڑھی ۵۴۰

پنجاب ۱۰، ۱۱، ۲۰، ۲۱، ۵۷، ۶۷، ۱۰۷، ۱۲۵، ۱۴۱، ۱۴۴، ۱۷۲، ۲۱۴، ۲۶۶، ۳۵۵، ۴۱۷، ۴۷۳، ۴۹۹، ۵۶۲، ۶۶۶، ۷۹۴، ۸۲۵، ۸۶۲، ۸۹۱

پنج دریا ۹۱۴

پنج گرائیں ملہیاں ۱۶۸

پنجن شہانہ ۷۰۹

پنڈ چوغطہ ۸۶۲

پنڈ دادن خان ۲۵۸

پنڈ عزیز ۵۸۱، ۷۶۷

پنڈوری اسلام پورہ ۲۶۷

پنڈی اعواناں ۴۹۸

پنڈی دھوتھڑاں ۶۲۱

پنڈی کالو ۳۷۷، ۳۷۸، ۴۶۱، ۴۷۷، ۶۱۰، ۶۷۸، ۸۵۵، ۸۹۵، ۸۹۸، ۹۲۷

پنڈی لوہاراں ۵۸۲

پنواں ۴۸۷

پنوانہ ۹۲۵

پوٹھوہار ۲۷۳، ۸۴۲

پونچھ ۳۱۰، ۶۷۶

پھالیہ ۱۶۷، ۱۷۸، ۲۶۶، ۲۷۷، ۲۷۹، ۴۰۳، ۴۲۸، ۴۶۸، ۵۸۳، ۶۶۰، ۷۵۶، ۷۷۵، ۸۶۷، ۸۸۶

پھلروان ۱۳۲

پھلور ۵۱۲

پیر غازی ۵۷۷

پیر محل ۵۱۱

پیروشاہ ۴۲۷

پیم نوشاہیاں ۲۶۷

پیوانج ۴۴۶

ت

تبڑ ۷۳۶، ۷۲۴

تجرہ ۸۸۳

تخت ہزارہ ۱۴۰، ۶۸۷، ۸۴۹

تخت ہزارہ دستی شاہاں ۲۱۱، ۲۱۲

ترکستان ۵

ترکھا ۷۰۹

تلونڈی (ضلع فیروز پور) ۲۰۷، ۶۷۲

تلونڈی بھنڈراں ۳۵۷

تمبولی ۹۰۷

Marfat.com

توران ۷۹۵

تونسہ ۵۱۵

تہران ۷، ۳۶۰، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۶، ۸۸۳،
۸۹۰، ۸۹۱

تھرپال ۵۹۶، ۸۱۱، ۸۱۲

تھل ۴۷

ٹ

ٹاہلیاں والا ۵۷۲، ۷۷۴

ٹبہ ۶۷۰

ٹوبہ ٹیک سنگھ ۹۳، ۲۹۶، ۵۱۱

ٹوپہ عثمان ۴۵، ۲۳۹

ٹھٹہ اخلاص خان ۳۳۵

ٹھٹہ راجیاں ۶۹

ٹھٹہ عالیہ ۶۲

ٹھٹہ نیک ۴۸۱، ۵۶۴

ٹھل ۱۵۴، ۴۷۴، ۴۷۵

ٹھیکریاں ۵۵۲

ج

جاجووال ۷۷۷

جاگوتارڑ ۹

جالندہر ۲۴، ۳۸، ۱۰۴، ۱۳۵، ۲۲۴، ۲۴۲، ۳۲۴ تا
۳۲۶، ۵۰۹، ۵۸۶، ۵۸۸، ۵۹۳، ۷۳۰، ۷۴۰، ۷۷۵، ۷۹۲،
۸۰۵، ۸۶۲، ۸۶۹، ۹۰۵

جام شورو ۲۶۶

جام کے چیمہ ۸۳، ۳۱۹، ۳۲۴، ۶۰۴، ۸۳۲

جاموں بولا ۱۷۱، ۱۷۲، ۵۲۹

جان پورہ ۶۱۹

جاہمن ۲۷۱

جبوکے ۵۴۲

جرمیاں جھنڈا ۵۹۱ ۷

جڑاں والا ۷۱۷

جگدیو ۴۴۶، ۶۵۰، ۷۲۴، ۸۱۱

جلال آنہ ۲۳۵

جلال پور بھٹیاں ۸، ۴۸، ۲۱۹

جلال پور جٹاں ۵۲، ۷۹، ۱۰۸، ۱۲۹، ۱۳۲، ۳۱۷، ۳۳۵، ۴۷۲،
۵۸۲

جلالہ ۵۰۶، ۶۳۸، ۷۱۵

جموں ۱۲۶، ۶۱۸

جنڈ ۵۱۲

جنڈوالی ۶۷۷

جنڈیالہ باغ والا ۶۴۶

جوکالی / جوکالیاں ۸، ۴۸۲، ۵۴۵

جویاں والا ۴۶، ۷۷۳

جھام والا ۴۷۶

جھجر ۴۹۹

جھگیاں گودھا ۷۲۹

جہلم ۵۷، ۱۱۱، ۱۵۴، ۱۷۶، ۱۸۰، ۲۱۴، ۲۵۸، ۴۶۱، ۴۷۵، ۵۷۲،
۵۹۰، ۵۹۵، ۵۹۹، ۶۰۱، ۶۷۶، ۷۷۴، ۹۲۹، ۹۵۰، ۹۵۲الف،
۹۵۲ج

جھنگ ۸۳، ۱۴۱، ۸۴۴، ۸۴۹

جھنگی ۱۲۴، ۱۲۶، ۵۱۰، ۵۲۵، ۵۴۷، ۶۱۸، ۶۶۳، ۷۳۶ تا ۷۳۸،
۷۷۵، ۸۱۲، ۹۱۷، ۹۲۱، ۹۵۲پ

جھوک غلام پسوئی ۸۲، ۲۷۹

جھیوراں والی ۳۲۲

جیلان ۲۶۸

چ

چاچووالی ۹۱۴

چاوہ ۱۶۲، ۱۶۳

چاہ میراں لاہور ۷۶۸

چاہل کلاں ۸۰۵

چک ۸ شمالی ضلع سرگودھا ۶۰۰

چک ۱۵ اون آر ۲۴۰

Marfat.com

چک۲۰/L ۴۵۷

چک۲۵-L۱۴ ساہواں بجناں دا۲۷۱

چک۳۹ضلع شیخوپورہ ۴۷۹،۶۶۱

چک۴۳ڈی بی ۹۱۹

چک۴۳جنوبی ۳۱۳

چک۴۵تحصیل پھالیہ ۲۴۶،۲۷۹،۶۶۰

چک۵۵گیرڑی سبوکہ جلوکہ ۷۷۶

چک۶۶ضلع رحیم یار خان ۱۷۳

چکWB۶۹ ۹۵۲ث

چک۷۵ضلع سرگودھا ۲۹۹

چک۹۸جنوبی ۵۷۰

چک۱۳۲ضلع لائل پور۵۰۱

چک۱۴۲مراد ۹۵۲ث

چک۱۶۰تحصیل حاصل پور ۷۸

چک۱۶۰نہر مراد تحصیل حاصل پور۷۶

چک۱۶۱ نہر مراد تحصیل حاصل پور۷۶،۷۸

چک۱۹۱مراد ۹۵۲پ،۹۵۲ث

چکEB۱۹۸ ۴۵۶

چک۲۳۲رب رسالے والی ۴۱۵،۹۲۶

چک۳۱۹جانی والا ۲۹۶،۵۱۱،۷۳۵

چک۳۲۸ضلع لائل پور ۳۲۸

چک۳۶۰ج ب بوبک ۷۳۴

چک۴۰۴گ ب ۱۰۲

چک۴۲۴ضلع منٹگمری ۹۳

چک۴۳۴ ج ب فتح پور ۹۳،۷۵۳

چک۶۲۸ چک پٹھاناں ۷۳۳

چکTDA۶۳۸ ۵۶۳

چک بھارا ۸۳

چک پنوں ۸۹۴

چک جانو کلاں۳۳۲،۵۴۴،۶۴۸،۷۷۵،۷۷۶

چک جاہر(ظاہر)۷۷۵،۷۷۶

چک سادہ ۳۸،۴۰،۴۵۳،۵۵۱،۵۵۷،۵۷۲،۵۸۶،۶۲۰،

۶۴۰،۶۶۷،۷۱۰تا۷۱۲،۸۲۹،۸۳۱،۸۳۵تا۸۳۹

چک ساہن پال دیکھیے: ساہن پال

چک سواری۱۵۴،۲۳۹،۳۱۰،۴۷۴،۴۷۵

چک عمر۵۶۲،۸۹۱،۸۹۳

چک کھوکھر ۹۱۹

چک لالہ ۷۶۶

چک لبھیاں والا ۷۱۷

چک مانو۵۹،۷۳،۷۴،۱۷۱،۵۸۴

چک مہرا ۶۵۳

چک واندراں ۵۰۳

چک وساوا ۳۳۵

چکوال۱۷۶

چکوہا ۹۵۲الف

چناب(دریا)۵۹،۶۱،۹۲۷

چنبھل۶۶،۲۵۲،۲۵۵،۲۹۰،۴۶۱،۴۸۹،۴۹۲،۴۹۶،۵۲۹،

۵۵۷،۶۳۲،۶۵۸،۶۷۹،۸۵۳، ۹۵۲الف

چندووال ۱۳۳

چنونموم ۶۵۰

چنیاں۶۳۵،۸۳۱

چوپالہ ۳۵۶

چوڑی گراں (محلہ) شیخوپورہ ۴۴۴

چوک نواب صاحب، لاہور۴۷۷

چونڈہ ۱۵۴

چونیاں۲۰۷،۲۰۸،۴۲۶

چوہال۵۵۲،۹۰۲

چوہدری چک۹۰

چھانگا مانگا۹۱۹

چھنی ساہن پال۴۷۷،۸۷۷

چھموں۱۹۳

چھوہراں والا ۷۴۲

Marfat.com

چیلیاں والا ۵۸
چیلے واہن ۳۷۹
چین ۴۹۷، ۷۳۱

ح

حاصل پور ۷۶، ۷۸، ۹۵۲ ث، ۹۵۲ ث
حافظ آباد ۴۶، ۴۸، ۲۳۵، ۲۶۶، ۳۹۴، ۴۶۰، ۹۰۵
حامد والا بنگلا ۲۷۱
حجاز ۵
حجرہ ضلع جالندہر ۷۷۵
حجرہ شاہ مقیم ۶۱۹
حرمین الشریفین ۵، ۵۴۴
حلب ۵، ۳۲۳

خ

خاص پور ۹۱۷
خالق پور ۷۶۰
خان پور ۷۳۵
خانقاہ ڈوگراں ۲۰۲، ۲۰۳
خان کی ۱۶۲
خانۂ کعبہ ۴۹۴، ۵۱۰، ۶۳۴، ۶۳۷
خراسان ۵
خود پور ۵۸۵
خوانسار ۸۸۳
خوجیاں والا ۶۶۴
خوشاب ۵۲۲، ۵۲۹، ۷۵۵، ۷۵۶، ۹۲۷، ۹۳۷، ۹۴۰، ۹۴۴
خونی بھٹیاں ۳۰۶، ۶۱۹، ۶۴۱، ۷۲۰
خیبر ۳۸۲، ۶۳۴
خیر پور ۵۱۴
خیر پور ٹامیوالی ۳۷۹، ۷۴۰، ۷۹۹
خیر کتو ۵۷۷

د

داتا زید کا ۹۲۸، ۹۲۹
دادو والی ۶۶۷، ۶۶۸
داتا باد ۶۷
داو والا ۷۸۱، ۷۸۲، ۸۸۸
داود ۵۸
داود پور ۵۸۲، ۵۸۳
دَتو چوہڑ ۸۵۲
دروازۂ سیداں جالندہر ۵۰۹
دڑوا ۴۹۹
دُغل ۵۲
دکن ۲۰
دلاور چیمہ ۹۳۱
دلّی دیکھیے: دہلی
دوحہ (قطر) ۶۴۶
دوسانجاں والی ۶۷۲
دوسو بہ ۴۵۷
دولت نگر ۱۵۴
دھاماں ۴۹۸
دھرم کوٹ ضلع فیصل آباد ۹۲۶
دھرم کوٹ ضلع گورداس پور ۷۳۶
دھریکاں ۵۸۴، ۷۸۷
دھاڑی وال ۴۳۶
دہلی/دلّی ۶۹، ۲۰۰، ۲۰۵، ۲۵۵، ۲۶۲، ۲۷۳، ۴۲۵، ۴۸۲، ۴۹۹، ۵۵۱، ۶۰۱، ۶۴۶، ۸۰۶، ۸۴۵
دہلی دروازہ ملتان ۶۷۵
دھماوا ۱۸۱، ۶۵۶
دھم تھل ۳۷۳
دھول ۱۸۱، ۱۸۲
دھید ووالی ۵۰۷، ۵۰۸
دھیر کے ۷۳۴
دھیرو کے ۳۲۰، ۵۴۷
دھیرو کے چک ۴۳۳ ج ب لائل پور ۲۷۶

Marfat.com

دیپال پور ۳۷۹

دینار/دینہ ۴۷۵، ۵۹۵، ۹۵۲الف، ۹۵۲ج

دیٹرورکاں ۶۷۰

ڈ

ڈڈیال ۳۰۸، ۳۱۰

ڈربی ۲۶۷

ڈسکہ ۲۰۴، ۲۱۶، ۳۱۹، ۴۳۶

ڈگبری ۸۰۷، ۸۰۸

ڈنمارک ۹۵۱

ڈوڈاں والی اُچی ۴۳۶

ڈوگہ ۱۵۴، ۱۵۹، ۸۷۵، ۹۰۳، ۹۳۲، ۹۵۲الف

ڈونگھے ۲۰۲، ۲۰۳

ڈھاکہ ۵۰۰

ڈھب چیمہ ۴۸۳، ۴۸۴

ڈھل (تحصیل پھالیہ) ۱۶۷، ۷۵۶، ۷۵۸، ۸۳۲، ۸۶۷

ڈھل (نزد سرائے عالم گیر) ۱۸۰، ۱۸۱، ۶۰۹، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۹، ۸۵۶، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳

ڈھلیانہ ۳۷۹، ۳۸۲، ۵۷۰

ڈھوٹیاں ۸۷۱

ڈھوک ۵۸

ڈھوک شہانی ۱۶۷، ۳۲۲، ۳۵۳، ۳۸۵، ۷۵۲

ڈھوک گوڑہ ۳۰۸

ڈھوک للہال ۶۱۱، ۷۶۴، ۷۶۶، ۸۶۱

ڈھوک موکہ ۶۷۶

ڈھوک نگیال ۶۴۰

ڈھولن وال ۵۷۳، ۵۷۸

ڈیرہ اسماعیل خان ۳۱

ڈیرہ غازی خان ۸۶۴

ڈیرہ ناٹو آنہ ۴۰۴

ر

راجوروالی ۶۴۰

رام باغ ۹۰

رام بستی ۹۴۸

رام پور ۲۸۶

رام پوربلواں ۳۲۴، ۳۲۶

رام نگر (نیز دیکھیے: رسول نگر) ۲۲۶

راول پنڈی ۷۴، ۲۱۴، ۲۳۹، ۲۶۷، ۲۷۶، ۳۰۸، ۳۱۷، ۴۶۱ تا ۴۶۳، ۴۷۴، ۴۹۶، ۵۶۷، ۵۹۷، ۵۹۸، ۶۰۰، ۶۴۹، ۶۷۶، ۶۷۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۹، ۷۶۴، ۷۶۶، ۸۳۹، ۸۴۲، ۸۷۲، ۸۷۸، ۸۸۳، ۸۸۷، ۸۹۴، ۹۱۸،

راہگوال ۹۴۲

رائب ۴۶۹

رائے پور ۶۵۰

رائے کلاں ۲۷۱، ۲۷۳

ربوہ ۲۰۲

رتووال ۸۵۰

رٹہ ۳۰۸

رچھاڑا ۶۴۰

رحیم یار خان ۱۷۳، ۶۵۳

رحمے والی ۶۶۵

رڑل (نیز: رن مل) ۴۰۳، ۸۷۷

رسالے والی ۹۲۶، ۹۴۲

رسول پور چٹھہ ۶۶۳، ۶۶۴، ۸۳۶

رسول پور ہیلاں ۹

رسول نگر (نیز: رام نگر) ۵۲، ۲۲۶، ۲۳۴، ۲۶۶، ۲۷۵، ۳۱۰ تا ۳۱۲، ۳۵۸، ۵۱۷، ۵۲۷ تا ۵۲۹، ۵۷۱، ۵۷۲، ۶۱۲، ۶۵۵، ۶۶۴، ۷۱۹، ۷۴۲، ۷۵۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۸۱۸، ۹۵۲ب

رعیہ ۹۹

رُکن ۳۳۵

رکھاں والا ۱۹۸

رکھ چٹھہ ۳۰

رنسیہ وال ۵۱۹، ۶۰۸

Marfat.com

رن مل (نیز: رڑل) ۱۸۶، ۲۱۵، ۲۵۸، ۳۰۱، ۳۷۸، ۴۰۲، ۴۸۵،
۴۸۶، ۵۲۰، ۵۲۲، ۵۸۳، ۶۵۴، ۶۶۲، ۶۷۸، ۶۷۹، ۷۵۶،
۷۶۷، ۷۷۵، ۷۷۹، ۷۸۲، ۷۸۶، ۷۸۷، ۸۰۲، ۸۰۵،
۸۰۶، ۸۱۵، ۸۱۷، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۳۵، ۸۵۰، ۸۵۳، ۸۵۶،
۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۷، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۹۰،
۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۵، ۸۹۸، ۹۰۸، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۲۱، ۹۳۵، ۹۳۶،
۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۷، ۹۵۱، ۹۵۲ث
روس ۴۹۷
روم ۷۳۱، ۴۹۷
رہاڑ ۸۸۵، ۴۳۱
رہتاس ۵۹۰
رے ۷۳۱
رینالہ خُرد ۴۵۷

س

سادھووالا ۵۰۱
سارنگ ۱۲۱، ۵۴۲، ۵۶۴، ۶۴۸، ۸۷۷
ساگری ۵۷، ۵۹۰
سالم بنگلہ ۴۷۷
ساندل بار ۷۶۵
سانگلہ ہل ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۳۱، ۴۳۲، ۷۲۷
ساہن پال شریف (نیز: چک ساہن پال) ۳، ۲۰، ۲۸، ۴۴، ۴۹،
۵۹ت، ۶۷۳، ۷۸ت، ۸۳، ۸۷، ۹۱، ۹۲، ۱۲۱، ۱۲۳، ۱۳۷، ۱۳۹،
۱۴۰، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۵۷، ۱۶۶، ۱۷۲، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۹۵، ۲۲۸، ۲۳۷،
۲۹۴ت، ۲۴۴، ۲۴۸، ۲۵۱، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۸، ۲۷۵، ۲۸۸، ۲۹۱،
۲۹۳، ۳۰۲، ۳۰۶، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۰، ۳۲۲، ۳۲۵، ۳۳۷، ۳۳۸،
۳۴۳، ۳۴۵، ۳۴۸، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۷، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۷۲،
۳۷۷، ۳۷۸، ۳۸۶ت، ۳۸۸، ۳۹۴، ۳۹۵، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۲۲،
۴۲۵، ۴۲۹، ۴۳۱، ۴۳۴، ۴۴۷، ۴۵۱، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۷۲، ۴۷۳،
۴۷۷، ۴۸۲، ۴۸۵، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۳، ۴۹۶، ۵۱۷، ۵۲۱،
۵۲۷، ۵۳۰، ۵۳۳، ۵۳۵، ۵۴۵، ۵۴۸، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۸،
۵۷۲، ۵۷۷، ۵۸۵ت، ۵۸۳، ۶۰۱، ۶۱۰، ۶۱۴، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۳۳،
۶۳۷، ۶۳۸، ۶۵۴، ۶۵۷ت، ۶۶۱، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۸، ۶۷۹،
۶۸۴، ۶۹۰، ۶۹۵، ۶۹۶، ۷۰۴، ۷۰۷، ۷۰۹، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۳۷،
۷۳۸، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۵، ۷۴۹، ۷۵۳، ۷۵۵، ۷۵۷، ۷۶۵،
سانگلہ ہل ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۳۱، ۴۳۲، ۷۲۷
ساہن پال شریف (نیز: چک ساہن پال) ۳، ۲۰، ۲۸، ۴۴، ۴۹،
۵۹ت، ۶۷۳، ۷۸ت، ۸۳، ۸۷، ۹۱، ۹۲، ۱۲۱، ۱۲۳، ۱۳۷، ۱۳۹،
۱۴۰، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۵۷، ۱۶۶، ۱۷۲، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۹۵، ۲۲۸، ۲۳۷،
۲۹۴ت، ۲۴۴، ۲۴۸، ۲۵۱، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۸، ۲۷۵، ۲۸۸، ۲۹۱،
۲۹۳، ۳۰۲، ۳۰۶، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۰، ۳۲۲، ۳۲۵، ۳۳۷، ۳۳۸،
۳۴۳، ۳۴۵، ۳۴۸، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۷، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۷۲،
۳۷۷، ۳۷۸، ۳۸۶ت، ۳۸۸، ۳۹۴، ۳۹۵، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۲۲،
۴۲۵، ۴۲۹، ۴۳۱، ۴۳۴، ۴۴۷، ۴۵۱، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۷۲، ۴۷۳،
۴۷۷، ۴۸۲، ۴۸۵، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۳، ۴۹۶، ۵۱۷، ۵۲۱،
۵۲۷، ۵۳۰، ۵۳۳، ۵۳۵، ۵۴۵، ۵۴۸، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۸،
۵۷۲، ۵۷۷، ۵۸۵ت، ۵۸۳، ۶۰۱، ۶۱۰، ۶۱۴، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۳۳،
۶۳۷، ۶۳۸، ۶۵۴، ۶۵۷ت، ۶۶۱، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۸، ۶۷۹،
۶۸۴، ۶۹۰، ۶۹۵، ۶۹۶، ۷۰۴، ۷۰۷، ۷۰۹، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۳۷،
۷۳۸، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۵، ۷۴۹، ۷۵۳، ۷۵۵، ۷۵۷، ۷۶۵،
۷۶۷، ۷۷۵، ۷۷۹، ۷۸۲، ۷۸۶، ۷۸۷، ۸۰۲، ۸۰۵،
۸۰۶، ۸۱۵، ۸۱۷، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۳۵، ۸۵۰، ۸۵۳، ۸۵۶،
۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۷، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۹۰،
۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۵، ۸۹۸، ۹۰۸، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۲۱، ۹۳۵، ۹۳۶،
۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۷، ۹۵۱، ۹۵۲ث
ساہووال ۵۴۰
ساہی وال (پرانا نام منٹگمری) ۴۵، ۱۲۲، ۱۶۱، ۲۴۰، ۲۷۱، ۳۸۴،
۳۹۰، ۴۵۷، ۴۷۰، ۵۰۳، ۶۱۹، ۷۵۱، ۷۷۶، ۹۳۳، ۹۳۴
ستارگوٹ ۵۰۰، ۵۶۴، ۵۸۴
ستراہ باجوہ ۵۵۰
سداکنبو ۵۷۴، ۷۸۵
سدھار چک ۶۷ ج ب ۲۹۶
سدھویں ۲۷۱
سرحد ۲۱۴
سراں والی ۱۷۳
سرائے عالم گیر ۶۰۹، ۶۷۴، ۸۳۲، ۸۵۶
سردار پور جھنڈیر ۷۸۲، ۸۸۸
سرمیدانی ۷۷۲
سرگودھا ۷، ۸، ۴۶، ۱۱۱، ۱۳۲، ۲۲۷، ۲۷۵، ۲۹۹، ۳۱۳، ۳۲۸،
۴۳۴، ۴۷۷، ۴۹۸، ۵۷۰، ۵۷۴، ۶۰۰، ۶۶۹، ۶۷۱، ۶۷۹، ۸۴۴،
۸۵۲، ۹۱۰، ۹۱۲، ۹۳۴
سعودی عرب ۹۰۳
سکھانہ باجواہ ۱۶۵
سکھے کی ۴۸
سلیم پور چک ۷۹ اگ ب ۴۰۳
سمائل اوان ۶۶۷، ۶۶۸
سمندری ۸۲، ۱۰۲
سندر پور ۶۸۸، ۶۹۸، ۷۰۲، ۷۷۳، ۹۱۴
سندھ ۵، ۱۰، ۳۵، ۲۱۴، ۲۴۰، ۲۶۶، ۳۲۶، ۴۱۰، ۵۰۸، ۶۴۷،
۷۹۴، ۷۹۵
سنگاپور ۸۷۸

Marfat.com

سنگھوئی ۵۷، ۱۷۶، ۱۷۷، ۲۱۴، ۲۳۹، ۲۴۲، ۴۴۶، ۴۶۱، ۵۲۱،
۵۲۲، ۵۶۷، ۵۹۹، ۶۷۶، ۶۷۸، ۷۶۴، ۷۶۶، ۷۷۴، ۸۴۸،
۸۶۱، ۸۷۶، ۸۸۶، ۸۸۹، ۹۲۴، ۹۲۹، ۹۴۱، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۵۰
سوات ۹۴۹
سوویت یونین ۸۷۲
سوک کلاں ۸۸۹
سوہاوہ ۳۳۵
سوہدرہ ۵۲، ۱۲۵، ۵۴۰، ۸۲۹، ۸۳۳
سوہل کلاں ۴۷۲
سوہیاں کلاں ۱۰۱
سوئیاں والا ۲۲۰، ۴۰۷
سہالہ ۷۵۰، ۷۵۱
سیال ۷۰۹، ۹۳۴
سیال کوٹ ۳۰، ۳۱، ۴۱، ۸۳، ۹۱، ۹۹، ۱۳۳، ۱۳۵، ۱۵۴، ۱۶۵،
۱۷۵، ۲۰۴، ۲۱۶، ۲۵۷، ۲۶۴، ۲۷۴، ۳۱۳، ۳۱۹، ۳۲۴، ۳۵۴،
۳۵۷، ۳۹۰، ۳۹۲، ۴۰۲، ۴۱۳، ۴۳۶، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۶۹، ۵۱۹،
۵۲۳، ۵۳۰، ۵۳۹، ۵۴۱، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۹، ۶۰۴، ۶۰۸،
۶۱۶، ۶۳۸، ۶۵۰، ۶۶۷، ۶۷۰، ۷۱۵، ۷۳۰، ۷۵۹،
۷۶۴، ۷۹۸، ۸۰۸، ۸۱۲، ۸۳۲، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۶۲، ۹۰۲، ۹۱۹، ۹۲۱،
۹۲۸، ۹۲۹
سید پور ۱۲۳
سیدوکے ۷۲۷

ش

شادباغ لاہور ۷۳۴، ۹۵۲
شادی وال خرد ۵۶۰، ۵۶۲، ۵۶۳، ۸۴۳
شالامار باغ لاہور ۷۳۰
شام ۴۹۷، ۷۳۱
شاہ پور (ضلع سرگودہا) ۷، ۵۵۶، ۹۱۰
شاہ پور (ضلع گوجران والا) ۷۷۳، ۷۷۴
شاہ پور (ضلع لاہور) ۲۷۰،
شاہ جہان آباد ۴۹۹
شاہ پور ۱۷۶
شاہدرہ ۲۴۵، ۷۷۳، ۷۹۱، ۹۱۴
شاہ کوٹ ۵۱۹، ۶۰۸
شپیاں ۶۷۶
شتاب گڑھ ۷۱۵
شرق پور ۱۷۴، ۱۸۲، ۱۹۸، ۲۳۲، ۲۳۴، ۳۵۶، ۵۸۵، ۶۴۱،
۶۷۱، ۷۶۲، ۷۷۸، ۸۰۰، ۹۴۶، ۹۴۷
شکار ماچھیاں ۵۷۷
شکر گڑھ ۳۶، ۵۰۶، ۷۱۵، ۷۵۹
شمس ۷۴، ۷۵، ۱۷۵، ۵۲۳
شمیر پور ۸۴۷
شہر اپری ۵
شیخوپورہ ۷۴، ۷۵، ۹۵، ۹۸، ۹۹، ۱۰۱، ۱۰۸، ۱۶۵، ۱۷۴، ۱۷۵،
۱۸۲، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۸، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۲۶، ۲۳۲، ۲۵۲، ۲۹۳، ۳۰۳،
۳۰۶، ۳۵۶، ۴۰۴، ۴۱۰، ۴۱۴، ۴۳۲، ۴۳۴، ۴۴۶، ۴۶۰،
۴۶۱، ۴۷۹، ۴۸۷، ۴۸۹، ۴۹۲، ۵۱۹، ۵۲۳، ۵۲۹، ۵۳۲، ۵۴۱،
۵۵۷، ۵۸۵، ۶۰۸، ۶۱۹، ۶۳۲، ۶۴۱، ۶۵۸، ۶۶۱، ۶۷۱، ۶۹۰،
۶۹۱، ۷۲۰، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۶۱، ۷۷۲، ۸۰۰، ۸۱۶،
۸۰۸، ۷۹۸، ۷۶۴، ۸۳۲، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۶۲، ۹۰۲، ۹۱۹، ۹۲۱، ۸۴۹، ۸۵۳، ۸۹۴، ۸۹۹، ۹۱۱، ۹۱۳، ۹۴۳، ۹۴۶
شیراز ۸۵
شیر گڑھ ۴۷۰
شیخہ بھٹی ۳۸۳

ط

طائف ۹۰۳، ۹۰۴
طور (کوہ) ۴۸۲، ۴۹۴، ۵۹۹، ۶۱۸، ۶۳۴، ۷۰۲، ۷۲۹، ۷۴۱،
۷۴۹، ۸۲۴، ۹۴۵

ع

عادل گڑھ (ضلع شیخوپورہ) ۴۱۰، ۵۳۲: (ضلع گوجراں والا)
۴۷۷
عجم ۵، ۸
عراق ۵، ۴۹۷، ۹۲۳

Marfat.com

عرب ۵، ۸، ۴۷، ۴۹۷، ۷۵۵، ۹۰۲، ۹۲۳
علی پور چٹھہ ۴۳۱، ۸۸۵
علی پور سیداں ۱۵۴، ۹۲۱
علی گڑھ ۲۰، ۲۵۵

غ

غازی آباد لاہور ۸۵۱، ۸۷۰
غیبی ۷۷۹

ف

فاروق آباد ۲۹۵
فتح آباد ۵۰۰
فتح پور ۲۷۷، ۳۷۵، ۵۴۸، ۶۷۵
فتح پور چک ۴۳۴ ضلع لائل پور ۹۱، ۲۴۳، ۸۱۷
فتح گڑھ چوڑیاں ۹۵
فتح والی ۳۵۷
فرید آباد ۳۹۷
فرید پور ۵۰۰
فرید کوٹ ۹۱۳
فیروز پور ۴۵، ۶۷۲
فیروز والا ۱۹۵، ۸۹۹
فیصل آباد (نیز: لائل پور) ۴۱۵، ۴۳۲، ۴۳۶، ۴۸۹، ۸۵۱، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۹۴، ۹۲۶، ۹۴۲، ۹۵۲ پ، ۹۵۲ ت
فیض پور خرد ۱۷۴
فیض پورہ ضلع گورداس پور ۴۸۷

ق

قادر آباد ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۵۸۰
قادیان ۶۳۵
قاہرہ ۹۱۹
قبولہ ۳۷۹
قصور ۸۱، ۱۲۲، ۲۷۱، ۲۷۳، ۵۱۴، ۶۴۱، ۷۰۳، ۸۱۲، ۹۱۹
قصہ خوانی بازار پشاور ۹۴۹
قطر ۶۴۶
قلعہ دار ضلع گجرات ۲۸۷، ۵۵۲، ۵۵۹، ۸۴۲
قلعہ دیدار سنگھ ۳۹۱، ۳۹۲، ۸۰۵
قلعہ گوبند گڑھ ۹۰
قلعہ میہاں سنگھ ۶۷۰
قندھار ۱۰، ۳۱۷، ۴۹۷، ۷۵۲

ک

کابل ۱۰، ۶۰، ۴۱۷، ۴۹۷، ۵۰۸، ۵۵۴، ۷۵۲، ۷۵۶، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۷۲، ۹۳۱
کاٹھیاواڑ ۶۱۸
کالا خطائی ۱۹۵، ۱۹۷
کالے والا ۸۳، ۸۴، ۶۰۴
کاموں کے ۷۷۳، ۷۷۹
کپورتھلہ ۸۵۴
کٹھالہ ۴۵۸
کراچی ۲۴۵، ۲۵۵، ۴۱۸، ۴۶۶، ۵۱۶، ۵۸۴، ۵۸۵، ۸۸۵، ۹۰۰، ۹۱۸
کربلا ۶۱۴، ۶۳۴، ۶۹۰، ۶۹۸، ۷۳۰، ۸۴۸
کڑکن رکڑکن واہگہ ۲۲۶، ۴۷۹
کڑیال کلاں ۴۴۴، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۷، ۷۴۰
کس گماں ۶۵۶
کسوکی ۳۱۹
کشمیر ۱۰، ۵۵، ۲۱۴، ۳۱۷، ۴۸۲، ۵۰۸، ۵۱۴، ۵۵۴، ۶۷۶، ۸۴۴، ۸۷۹
کھجے کے ۴۴۷
کلانور ۵۸۶
کلس ۶۷۹
کلی ۲۱۷
کلیام ۵۹۸
کمال پور والیاں ۸۴۴
کمبو ۸۶۳

Marfat.com

کنجاہ ۱۷۱، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۶۲، ۲۸۶، ۲۸۷، ۳۲۲، ۴۱۷، ۵۴۲،
۵۵۰، ۵۵۲ تا ۵۵۴، ۸۳۴، ۸۸۵، ۸۹۴، ۹۳۱، ۹۳۵
کنڈل ۱۱۱، ۶۶۲، ۶۷۶
کنعان ۱۴۱، ۳۲۳، ۷۱۴، ۸۸۹
کنگ سہالی ۳۵
کوپن ہیگن ۹۵۱
کوٹ بلوچ ۳۳۵
کوٹ بھوانی داس ۲۴۵
کوٹ پھلے شاہ ۵۸
کوٹ جے سنگھ ۴۱۶
کوٹ رادھا کشن ۱۶۱
کوٹ رہاڑ دیکھیے: رہاڑ
کوٹ عثمان خان ۹۱۹
کوٹ عنایت خان ۶۱۸
کوٹ ککے شاہ ۵۲۰، ۶۷۸، ۸۷۴، ۸۸۱، ۸۸۷، ۹۲۰
کوٹ لالہ ۵۱۹
کوٹلی پیر احمد شاہ ۸۴۴
کوٹلی تارڑاں ۸۴۷
کوٹلی گنڈھیاں ۶۹۸
کوٹلی مغلاں ۶۹۸، ۷۰۲، ۷۰۳
کوٹ مومن ۲۲۷
کوٹ نبی شاہ ۵۲
کوٹ نواں ۴۶
کوٹ نوشاہی ۶۵۴
کوٹ وارث شاہ ۱۲۲
کوٹ ہرا ۸۷۷
کوٹلہ ارب علی خان ۸۵۲
کوٹلہ شاہ فرید آباد ۵۷۸
کوٹلی نذر ۸۷۷
کوٹھا لکاں ۸۷۷
کورے کے ۲۵۳، ۲۵۴، ۶۴۰، ۶۴۱، ۸۷۰
کولوتارڑ ۲۶۵، ۲۶۶، ۳۹۴
کوہ طور دیکھیے: طور
کوہ قاف ۲۱۵
کوہلووالا ۲۸۳
کھاریاں ۴۴۶، ۵۷۷، ۵۸۱، ۷۶۷، ۷۷۸
کھڈیالا ۱۲۴
کھرل ۱۲۱، ۱۲۲
کھرل والا کھرلاں والا ۴۶، ۴۸، ۱۱۰، ۴۲۶، ۵۰۳، ۵۰۴،
۵۰۵، ۵۰۶، ۵۹۱
کہروڑ پکا ۷۸۲، ۸۸۸
کھڑی ۸۴۲، ۹۳۱، ۹۵۲ ج
کھوکھر ۷۲۹
کھیوا ۲۱۶، ۸۵۲
کیچ ۱۴۰، ۶۷۸
کیراں والا ۱۷۲
کیری چرون ۶۷۶
کیلیاں والا ۴۶، ۲۰۹، ۲۲۰، ۳۵۳، ۳۹۲، ۵۲۵، ۹۴۲
کیمبل پور ۱۷۳، ۴۲۸،
کینیڈا ۸۷۸

گ

گاجر گولا ۲۲۰، ۳۹۲، ۳۹۴، ۴۵۸، ۶۲۹
گاکھڑ ۱۱۰، ۱۲۲، ۶۶۱، ۷۵۴
گنجی بار ۱۱۷
گبرڑی ۱۳۶
گجرات ۲۱، ۳۵، ۳۸، ۴۵، ۵۲، ۵۷، ۶۲، ۶۷، ۷۹، ۱۰۸، ۱۱۰،
۱۲۱، ۱۲۹، ۱۳۲، ۱۵۴، ۱۳۶، ۱۶۷، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۸، ۱۸۱، ۱۹۳،
۲۱۱، ۲۱۵، ۲۳۹، ۲۴۶، ۲۵۷، ۲۶۲، ۲۶۶، ۲۷۷ تا ۲۷۹، ۲۸۶،
۲۸۷، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۱۷، ۳۱۹، ۳۲۲، ۳۳۲، ۳۳۵، ۳۵۶، ۳۶۲،
۳۷۲، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۸۵، ۴۰۱، ۴۰۳، ۴۰۷، ۴۲۷، ۴۲۸،
۴۴۶، ۴۵۳، ۴۵۸، ۴۶۱، ۴۶۸، ۴۷۲، ۴۷۵، ۴۷۷، ۴۷۹،
۴۸۲، ۴۸۵، ۴۹۸، ۵۰۰، ۵۰۲، ۵۰۷، ۵۲۹، ۵۴۲، ۵۴۴، ۵۵۱،

Marfat.com

۵۵۲، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۷۲، ۵۷۷، ۵۸۰، ۵۸۱ت۵۸۴، ۶۰۱،

۶۰۹، ۶۱۲، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۴۰، ۶۴۸، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۷، ۷۰۸ت

۷۱۰، ۷۱۲، ۷۴۲، ۷۵۰، ۷۵۲، ۷۵۷ت۷۵۹، ۷۶۷، ۷۶۸،

۷۷۵، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۸۷، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۵ت۸۳۹،

۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۶۸، ۸۷۰، ۸۷۵، ۸۷۷، ۸۸۹،

۸۹۱، ۸۹۴، ۹۰۲، ۹۰۵، ۹۳۲، ۹۴۴، ۹۵۱، ۹۵۲الف۱۹

گجیانہ ۵۵۷ت۵۵۹

گدڑکوٹ ۸۷۷ گڈھو ۴۷۹

گکھڑ چیمہ ۵۵۰، ۶۰۴

گلپایگان ۸۸۳

گلی ربابیاں امرت سر ۸۴۵

گمٹالہ ۲۱۲، ۲۱۳، ۶۸۸، ۷۱۵

گنجہ (تحصیل کھاریاں) ۷۷۸

گنہ کلاں ۴۱۳

گوٹھ جلالہنی صوبیدار ۳۵

گوجراں والا ۲۳، ۳۱، ۴۶، ۴۸، ۵۰، ۸۳، ۸۴، ۹۰، ۹۱، ۱۰۱، ۱۲۲،

۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۶۲، ۱۶۵، ۱۷۰، ۱۷۴، ۱۸۴، ۲۰۹، ۲۲۰،

۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۸، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۴۱، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۵۰، ۲۵۴،

۲۵۸، ۲۶۰، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۷۰، ۲۷۴، ۲۸۴، ۲۸۵،

۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۸، ۳۰۰، ۳۰۵، ۳۱۰، ۳۱۲، ۳۲۱، ۳۲۶، ۳۳۵،

۳۴۴، ۳۴۶، ۳۵۲، ۳۵۵، ۳۵۸، ۳۶۰، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۷، ۳۷۰،

۳۷۴، ۳۷۷، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۹۲، ۳۹۵، ۳۹۸، ۴۰۲،

۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۷، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۵،

۴۲۶، ۴۲۷، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲،

۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳،

۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴،

۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴،

۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴،

۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴،

۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵،

۵۰۶، ۵۰۷، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷،

۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷،

۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷،

۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷،

۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷،

۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷،

۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷،

۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷،

۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷،

۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷،

۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷،

۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷،

۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷،

۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷،

۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷،

۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷،

۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷،

۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷،

۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷،

۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷،

۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷،

۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷،

۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷،

۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷،

۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷،

۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷،

۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷،

۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷،

۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷،

۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷،

۸۱۶، ۸۱۹، ۸۲۹، ۸۳۲، ۸۳۵، ۸۳۷ت۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲،

۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۵۱، ۸۶۲، ۸۶۵، ۸۶۸، ۸۷۰،

۸۷۲، ۸۷۸، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۵، ۸۹۹، ۹۰۳، ۹۰۵، ۹۰۹ت۹۱۴، ۹۱۸،

۹۱۹، ۹۲۲، ۹۲۴ت۹۲۷، ۹۳۰ت۹۳۲، ۹۳۴ت۹۳۶، ۹۴۱، ۹۴۶، ۹۵۰

گورداسپور ۳۶، ۹۵، ۱۶۵، ۲۱۲، ۲۱۷، ۴۳۶، ۴۵۶، ۵۷۷،

۵۸۶، ۶۳۵، ۶۳۸، ۶۸۸، ۷۱۵، ۷۳۶، ۸۶۲، ۸۷۴

گوندلاں والا ۵۵، ۹۰، ۲۸۴، ۴۳۴، ۷۳۰، ۹۰۴

گوندل بار ے

گھسن کلاں ۱۶۵

گھنگوالی ۴۳۴

گھنیاں ۴۷۷

گھنیاں دھوتھڑاں ۲۰۹

گھوکاں والی ۹

گھیلے ۶۴۸، ۶۴۹

گیلان ۲۶۸، ۹۲۳

ل

لالوکوڑ ۴۰۹

لالہ موسیٰ ۷۴، ۴۹۸، ۸۹۱

لاہور ۳، ۵ت۷، ۱۹، ۲۰، ۳۵، ۳۸، ۴۱، ۴۶، ۵۴، ۶۷، ۶۹، ۹۰،

۹۱، ۹۸، ۹۹، ۱۰۲، ۱۰۴، ۱۰۷، ۱۱۱، ۱۱۸، ۱۲۱، ۱۲۶، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۸۴،

۱۹۶، ۲۰۰، ۲۰۲، ۲۰۶، ۲۰۹ت۲۱۱، ۲۲۲، ۲۲۵، ۲۳۳، ۲۳۵،

۲۴۱، ۲۶۰، ۲۷۳، ۲۷۶، ۲۸۲ت۲۸۶، ۲۹۵، ۲۹۹، ۳۰۳،

۳۰۵، ۳۱۰، ۳۲۱، ۳۳۲، ۳۵۵، ۳۶۰، ۳۷۷، ۳۸۵،

۳۹۰، ۳۹۷، ۳۹۸، ۴۰۶، ۴۰۷ت۴۲۲، ۴۲۴، ۴۳۳،

۴۴۴، ۴۵۹، ۴۶۱، ۴۶۷، ۴۷۶، ۴۷۸، ۴۸۵،

۵۰۰، ۵۰۱، ۵۱۶، ۵۲۷، ۵۴۸، ۵۶۰، ۵۷۸، ۵۸۵،

۵۹۵ت۵۹۷، ۶۱۴، ۶۱۸، ۶۲۶، ۶۳۱، ۶۳۴، ۶۵۷، ۶۷۹،

۶۹۰، ۶۹۵، ۶۹۸، ۷۰۱، ۷۱۱، ۷۱۹، ۷۲۳، ۷۳۹ت۷۴۱،

۷۴۵، ۷۴۶، ۷۵۱، ۷۵۳، ۷۵۵، ۷۶۰، ۷۶۲، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۷۱،

۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۶، ۷۷۸، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶،

۷۸۷، ۷۸۸، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷،

۷۹۸، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۱۰، ۸۱۱،

۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱،

۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱،

۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱،

۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱،

۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱،

۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱،

۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱،

۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱،

۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱،

۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱،

۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱،

۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱،

۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱،

۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱،

۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱،

۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱،

۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱،

۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱،

۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱،

۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱،

۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱،

۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱،

۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱،

۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱،

۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱،

۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱،

۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱،

۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱،

۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱،

۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱،

۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱،

۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱،

۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱،

۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱،

۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱،

۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱،

۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱،

۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱،

۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱،

۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱،

۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱،

۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱،

۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱،

۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱،

۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱،

۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱،

۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱،

۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱،

۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱،

۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱،

۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱،

۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱،

۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱،

۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱،

۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱،

۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱،

۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱،

۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱،

۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱،

۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱،

۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱،

۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱،

۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱،

۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱،

۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱،

۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱،

۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱،

۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱،

۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱،

۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱،

۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱،

۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱،

۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱،

۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱،

۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱،

۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱،

۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱،

۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱،

۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱،

۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱،

۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱،

۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱،

۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱،

۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱،

۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱،

۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱،

۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱،

۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱،

۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱،

۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱،

۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱،

۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱،

۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱،

۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱،

۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱،

۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱،

۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱،

۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱،

۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱،

۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱،

۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱،

۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱،

۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱،

۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵،

۱۷۶،۲۴۳،۲۷۶،۲۷۹،۲۸۰،۲۹۶،۳۲۰،۳۲۱،۳۲۶،۳۷۳ت ۹۴۵

۳۷۵،۴۰۳،۴۰۹،۴۳۱،۴۳۲،۴۳۶،۴۴۱،۴۷۰،۴۷۷،۴۷۹، مڈھرانجھا ۴۶

۵۰۱،۵۰۹ت۵۱۱،۵۱۹،۵۴۷،۵۷۷،۶۷۲،۶۷۷،۷۰۵،۷۱۷، مراد ۲۰۲

۷۱۸،۷۲۹،۷۳۵،۷۶۲،۸۱۷ مرالا ۵۲،۵۸،۲۱۱،۸۵۴،۹۰۴،۹۳۱

لدڑ ۱۵۴ مردان ۶۰۸

لدے ۳۱۹ مردانہ ۱۹۷،۶۹۰،۶۹۱

لدھیانہ ۲۹۶،۷۰۵،۷۱۷،۷۱۸،۹۵۰ مرولیاں والا (نیز: معظم آباد) ۹۳۴

لکھووال ۲۹۶ مرید ۸۷۷

للہ ۶۷۶ مرید کے ۱۹۴۹۸،۶۹۱،۷۶۱،۸۱۶،۹۴۳

لماں ۴۱۲ مسلمانیاں ۲۰۹ تا ۲۱۱

لندن ۴۲۵ مشہد ۶۴۶

لوراں ۲۷۹ مصر ۴۰،۱۴۰،۴۹۷،۶۱۴،۶۵۹،۷۳۱

لوڑہکی ۳۴۵،۷۴۵،۸۱۹ مظفرآباد ۶۷۹،۸۷۸

لوہیاں والا ۲۳،۲۷۵،۳۱۳،۵۸۹،۷۲۷ مظفرگڑھ ۵۶۳

لیاقت پور ۱۷۳ مظفرنگر ۹۰۸

لیہ ۵۶۳ معراجاں ۸۷۷

م معظم آباد دیکھیے: مرولیاں والا

ماڑی گوہر سنگھ ۲۷۱ مغربی پاکستان ۶۲

مانگا ۸۷۷ مکہ مکرمہ ۸۸،۱۶۹،۲۷۴،۳۱۲،۶۸۴

مانگٹ ۳۳۵،۴۶۸،۸۵۶،۸۶۰، مکھناں والی ۵۷،۵۸،۴۷۷

متحدہ عرب امارات ۸۷۸ مکی اصحاباں والی ۷۵

مٹھالہ ۲۷۱ مکیریاں ۵۸۶،۵۸۷

مٹھن کوٹ ۶۵۴ مگھو وال ۳۵

مجھو چک ۵۲۳ مگھیرہ ۳۷۹

مجیٹھہ ۱۰۲۱،۴۴۶،۷۳۶ ملک وال ۴۳۱

محراب پور ۳۵،۴۱۰ ملتان ۵،۱۱۸،۳۱۹،۳۲۰،۳۷۳،۴۵۶،۶۳۷،۶۷۵،۷۴۰،

محمود والا ۴۶ ۷۸۲،۸۱۲

مدن چک ۳۹۴،۸۰۲ مناور ۶۱۸

مدینہ منورہ ۳۱،۳۴،۷۸،۱۰۲،۱۶۹،۱۷۷،۱۹۴،۱۹۶،۲۰۶، منٹگمری (نیز: ساہی وال) ۲۰۱،۳۷۹،۴۰۹،۷۶۸

۳۱۲،۳۴۰،۳۹۵،۴۰۶،۴۰۷،۵۰۵،۵۲۱،۵۶۸،۶۲۱،۶۲۲، منج کے ۶۳۵

۶۲۴،۶۴۳،۶۷۰،۶۸۴،۷۱۸،۷۲۹،۷۴۵،۷۷۳،۹۰۲، منجو چک ۵۰۲

Marfat.com

منچر چٹھہ ۸، ۸۳، ۲۶۵، ۶۰۴، ۶۱۲، ۶۵۷، ۸۳۳، ۸۳۶، ۸۶۰،
۸۶۴، ۹۳۱
مندر بلاک ۵۱۱
منڈی بہاءالدین ۹، ۴۷، ۱۶۷، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۹۳، ۱۹۴، ۲۱۶،
۲۷۷، ۲۷۹، ۳۰۱، ۳۲۲، ۳۷۸، ۳۸۵، ۴۳۱، ۴۶۸، ۶۷۸،
۸۴۸ت ۸۵۰، ۸۵۲، ۸۵۶، ۸۶۷، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۷، ۸۸۶،
۸۸۹، ۹۰۱، ۹۲۷، ۹۵۲ب
منصور والی ۲۳۸
منگلا ڈیم ۱۵۴
منگلاں ۱۲۶
منگووال ۲۶۵، ۲۶۶
منوں آباد ۹۰۵
موگہ ۶۷۲
مونگناں والا ۸۹۹
موہال ۵۹۹، ۶۰۱
موہڑاں نوزاں ۵۹۷، ۵۹۸
موہل ۳۹۰
موہل موسیٰ خاں وٹو ۱۱۷
مہار ۳۷۹
مہتہ سوجا ۳۰۳، ۶۹۰
مہتہ ننگل ۷۲۷
مہر آباد تہران ۴۶۳
مہرانہ سندھواں ۲۰۴، ۲۱۶
مہلووالا ۱۶۸، ۳۴۵
میتراں والی ۵۵۰
میرالی والا ۱۶۸
میر پور (کشمیر) ۱۵۴، ۳۰۸، ۳۱۰، ۴۷۴، ۴۷۵، ۶۴۰، ۶۵۶،
۹۳۱، ۹۵۱
میر پور خاص (سندھ) ۳۲۶
میر دوال ۹۵، ۹۸، ۹۹، ۴۰۴، ۴۰۵، ۵۴۰، ۶۹۰ت ۶۹۲
میر دوالی ۵۳۹
میسم پورہ ۲۳، ۷۲۷
میلسی ۷۸۲، ۷۸۵، ۸۸۸، ۹۵۲ث
میلو ۸۴۸
میہرو کاشلپرا ۳۷۹

ن

تارنگ منڈی ۳۰۳، ۷۷۲
تاروال ۳۶، ۹۱، ۱۳۳، ۱۳۴، ۲۱۷، ۲۱۸، ۳۷۳، ۴۶۹، ۵۱۹،
۵۲۳، ۵۲۵، ۵۳۰، ۵۷۷، ۶۰۸، ۹۱۴
ناگور ۵
نتھو کے ۱۳۴، ۵۹۲، ۶۹۴
نٹھراں والی ۳۵۴
نجف اشرف ۶۹۰
نرورا ۲۷۱
نزالی ۳۱۷
نظام آباد ۱۸۳، ۶۸۰، ۶۸۳، ۸۳۲
نظام پور چیلیاں والا ۴۶۰
نکی ۸۷۷
ننکانہ صاحب ۷۲۰، ۹۱۳
ننگل سادھاں ۱۹۴
ننگلی ۲۷۴، ۳۱۳، ۵۸۹
نواب شاہ ۳۵، ۴۱۰
نواں پنڈ ۳۲۱، ۴۳۳، ۸۷۰
نور پور چاہلاں ۳۹۲
نوروصلہ ۸۴۲
نوشاہی محلہ گوجرہ ۹۱، ۷۲۹
نوشہ آباد (ڈھل تحصیل پھالیہ) ۸۶۷
نوشہ پور (مضافات ساہن پال) ۶۶، ۶۷۸، ۶۷۹، ۷۵۵ت
۷۵۷، ۷۸۲، ۸۵۰، ۸۸۷، ۸۹۵
نوشہ پور (جہلم) ۴۷۵
نوشہرہ (صوبہ سرحد) ۳۱
نوشہرہ (مدفن پیر محمد بچیارؒ) ۳۰، ۵۰، ۷۹، ۱۶۰، ۲۰۰،

Marfat.com

۲۹۹، ۳۱۷، ۳۱۹، ۴۹۰، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۱۰، ۵۶۰، ۵۷۳، ۵۷۸،
۶۴۳، ۶۵۰، ۶۸۳، ۶۸۸، ۶۹۶، ۷۰۲، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۳۶،
۷۷۸، ۷۷۹، ۷۹۲، ۸۱۲، ۸۱۹، ۸۲۲، ۸۲۴، ۸۲۷، ۹۲۱
نوشہرہ تارڑاں ۱۰، ۱۴۶
نوشہرہ خوجیاں ۱۰۸
نوشہرہ میانہ ۱۲۹، ۱۳۲
نوشہرہ ورکاں ۱۶۸، ۹۴۸
نوشہ نگر سیّداں ۴۳۱
نوئیں والا ۹۱ تا ۹۳، ۳۷۵، ۴۱۴، ۵۶۹، ۵۹۲، ۵۹۳
نہراں ولا ۷۶۸
نیو جرسی ۸۷۳
نیو پارک ۸۹۱

و

واسو ۸۷۵
وایاں والی چک ۲۷ ضلع شیخوپورہ ۱۰۸، ۴۱۰
وڈالہ سندھواں ۶۹۴
وڈالی گورو ۸۴۵
ور پال چٹھہ ۵۰
ور سلے گنج ۲۰۸
ورن ۴۰۴
وزیر آباد ۱۲۲، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۷۳، ۲۳۸، ۲۶۵، ۳۱۷، ۳۶۰، ۵۴۰،
۵۶۳، ۶۱۰، ۹۳۱، ۹۵۲ ج
وڑائچاں والا ۱۳۶
ونجواں ۷۱۵
ونوٹیاں والی چک ۳۹ ضلع شیخوپورہ ۴۶۰، ۴۷۹، ۶۶۱
ونی کے تارڑ ۳۰۰
وہاڑی ۴۵۶، ۸۸۸، ۹۵۲ ث
ویر کے باٹھ ۲۹۳

ہ

ہٹھر وہی ۳۰۸
ہرچوکی ۹۱۶
ہردوروال ۲۱۷، ۲۱۸
ہردیو ۱۶۵، ۱۷۵، ۴۸۱
ہرلاں والی ۱۴۴، ۱۴۵، ۴۵۵، ۸۳۰، ۹۱۶
ہزارہ ۸۹۳
ہمعصل ۴۶۹
ہندر/ہندوستان ۳، ۵، ۱۰، ۶۹، ۲۱۴، ۳۱۷، ۳۵۵، ۴۸۳، ۴۹۷،
۵۰۵، ۵۰۸، ۵۱۰، ۵۵۱، ۶۲۱، ۶۷۲، ۷۰۰، ۷۹۵، ۷۹۶،
۸۴۵، ۸۶۲، ۸۹۱، ۹۴۲
ہوشیار پور ۱۷۶، ۴۵۷، ۴۶۸، ۵۸۷، ۶۵۳، ۹۴۲
ہیگر ۴۷۹
ہیلاں ۵۷، ۵۰۰

ی

یثرب (نیز: مدینہ منورہ) ۵۸۱
یزمان منڈی ۹۱۹
یونان ۴۹۷

Marfat.com

اشخاص

آ۔الف

آدم (علیہ السلام) ۲۲۲، ۲۲۴، ۵۸۱، ۶۱۵، ۶۵۸، ۷۹۲

آدم ولد داود شہید ۳۵۶

آذر، سراج الدین ۷

آرزو، سراج الدین علی خان ۲۶۲، ۴۱۸، ۵۵۱

آزاد، عزیز الدین دیکھیے: رضا لاہوری

آزاد، غلام علی بلگرامی ۲۲۳

آزاد، محمد حسین ۱۲۶

آسیہ خاتون ۲۳۵ تا ۲۳۷

آفتاب اصغر ۴۲۵

ابا بکر دیکھیے: ابوبکر صدیق

ابراہیم (علیہ السلام) ۱۶۸، ۲۲۲، ۲۷۳، ۴۷۸، ۶۱۶

ابراہیم ولد شادی ۷۱۷

ابراہیم (نواسۂ پاک عبدالرحمان بھڑی) ۶۷۶

ابراہیم (از اولاد پاک عبدالرحمان بھڑی) ۵۰۱

ابراہیم (ساکن ننگل سادھاں) ۱۹۴

ابراہیم ادہم ۸۰۶

ابراہیم بٹ کشمیری ۵۳۲

ابن ابی بکر ۱۲۷

ابوایوب انصاری ۲۴

ابوالبرکات منیر لاہوری ۴۱۸، ۴۲۴

ابوبکر شبلی ۶۳۰

ابوبکر صدیق ۱۶۸، ۶۳۴، ۶۵۸، ۶۹۷، ۶۹۸، ۷۱۷، ۷۴۵، ۷۴۹، ۸۲۳

ابوجہل ۵۱۳، ۷۷۹

ابوالحسن، حافظ (ساکن چیلے واہن) ۳۷۹

ابوالحسن ہکاری ۴۷۱، ۶۳۰

ابوالحسن علی ولد سید مسعود ۸۱۲

ابوالحسن مبارک ۲۲۰، ۶۲۹

ابوحنیفہ، امام اعظم ۶۲۷، ۶۹۰، ۸۳۲

ابوحنیفہ ثانی دیکھیے: سید احمد

ابوالخیر تارڑ ۱۰

ابوسعید مخزمی ۵۷۰، ۶۳۰، ۷۴۱

ابوصالح (والدِ غوث الاعظم) ۵۰

ابوعبیداللہ احمد ۸۶۳

ابوالفتح حسینی اوچی ۵

ابوالفضل واحد ۴۰۷

ابونصر ۵۷۰، ۶۳۰

ابی حفیظ (ولد شاہ خضر) ۳۹۷

اثر جالندہری، غلام قادر شاہ ۲۴ تا ۳۰، ۳۸، ۱۰۴، ۳۲۴

اثر سیال کوٹی، محمد عباس ۳۰ تا ۳۴

اثر لائل پوری، عنایت اللہ ۲۳، ۲۴

اجمیر ولد رحمان ۵۹

احسان سرمد ۹۵۲ ب

احسان علی ۶۷۹

احسان، قاضی محمد احسان ۸۴۲

احسن، محمد احسن ۳۵، ۳۶

احقر، محمد خلیل ۳۶ تا ۳۸

احمد دیکھیے: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

احمد (ولد شرف رسول نگری) ۳۵۸، ۳۵۹

احمد (ولد سید صوفی عبدالسلام) ۵، ۵۷۱

احمد (ولد مولا داد؟) ۷۷۳

احمد بخش ۳۷۹

احمد بخش احمد جالندہری ۳۸

احمد بخش احمد لاہوری ۳۸، ۴۰، ۴۱، ۸۳۹

احمد بخش نوشاہی (ولد اللہ دتا) ۸۵۶، ۸۵۷

احمد بلال خان ۱۰۱

احمد بیگ لاہوری، مرزا ۴۱ تا ۴۴، ۲۵۷، ۲۸۷، ۳۵۵، ۴۱۹، ۵۵۶، ۸۲۹، ۹۳۵

Marfat.com

احمد حسن دیکھیے: عبد

احمد حسن شاہ نوشاہی ۶۰۰

احمد حسین قلعہ داری ۵۱۷، ۵۵۲، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۹۲

احمد حکیم، سید ۴۶

احمد خان (ساکن چھموں) ۱۹۳

احمد دین (وہی احمد بخش ولد اللہ دتا نوشاہی) ۸۵۹، ۸۶۰

احمد دین ولد خدایار ۷۷۹

احمد دین ولد خوشی محمد گلگو ۳۵۳، ۳۸۵

احمد دین ولد شیر محمد ۷۲۰

احمد دین ولد عالم ۳۹۴

احمد الدین کھرل والا ۴۶، ۴۸، ۴۹

احمد دین، میاں ۵۶۴

احمد دین احمد اوکاڑوی ۴۵

احمد رضا خان بریلوی ۲۶۷

احمد شاہ (مرید نواب علی شاہ سندپوری) ۲۰۴

احمد شاہ (مرید صدرالدین برقندازی) ۳۱۴

احمد شاہ، پیر ۸۴۴

احمد شاہ، سید ۵۸۷

احمد شاہ کاظمی ۳۱۳

احمد سلیمانی بھلوالی، شیخ ۴۳۴

احمد عربی (ولد شاہ صدرالدین عقیلی) ۳۰

احمد علی (ساکن ورپال) ۵۰، ۵۱

احمد علی احمد (ساکن ٹوپہ عثمان) ۴۵، ۴۶

احمد علی ہاشمی سندیلوی ۴۱۸، ۴۲۴، ۵۵۱

احمد فراز ۴۶۳

احمد فیاض خان ۱۰۰

احمد گیلانی، سید ۸۱۱، ۸۱۲

احمد مخدوم، میاں حاجی ۵۹۴

احمد یار مرالوی ۵۲ تا ۵۹، ۲۱۱، ۵۱۶، ۹۰۴، ۹۳۱

اختر سائیں ۸۴۶

اختر شریف خان قوال ۶۷۹، ۸۸۱

اختر، محمد نذیر ۵۹ تا ۷۴

اختر، معراج دین ۸۴۵، ۸۴۷

اختر منیر، شہزادہ ۵۲۶

اخلاص محمد ۱۳۲

اخون صاحب، شیخ الاسلام والمسلمین ۹۴۹

ادریس، حافظ ۵۷۴

ارادت مند خان شرف الدولہ بہادر ۴۱۷

ارسطو ۶۶۶، ۹۰۸

ارشاد احمد خان عباسی بہاول پوری ۸۶۷

ارشاد بیگم بنت فیض الحسن ۶۹

اروڑے شاہ شمسہ والا ۷۴، ۷۵، ۵۲۳

استاجانی معمار ۵۹، ۵۴۳

استبصار الحسن نوشاہی ۱۲۳

استقرار الحسن نوشاہی ۱۲۳، ۲۴۸

اسکندر ۳۲۸، ۳۲۹

اسلام دین ۵۴۱

اسلام شاہ (سلیم شاہ سوری) ۹

اسلم، محمد اسلم (ولد اللہ رکھا) ۷۸

اسلم، محمد اسلم (ولد نواب علی) ۷۹

اسماعیل (علیہ السلام) ۲۲۲، ۴۷۸

اسماعیل (ولد محمد دین) ۱۶۸

اسماعیل (ساکن جھوک غلام پسوئی) ۸۲

اسماعیل باشا بغدادی ۴۱۸

اسماعیل قصوری، حافظ ۸۱

اشرف منجری، محمد اشرف ۸۳ تا ۸۹، ۱۸۳، ۱۸۶، ۲۰۶، ۲۴۵، ۲۵۷، ۶۰۴، ۶۱۲، ۶۵۷، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۶، ۸۶۴، ۹۳۱

اشرف نوشاہی کاتب، محمد ۷۵۶، ۷۵۸

اشفاق احمد تابانی ۱۹۳

اصغر حسین خان دیکھیے: نظیر لدھیانوی

اصغر علی شاہ، سید ۸۴۴

اظہر الحسن شاہ ۲۱۸

Marfat.com

اظہر لاہوری، فقیر امام الدین ۹۰
اظہر نواب ۹۰
اعجاز احمد بٹ، حافظ ۸۴۷
اعجاز حسین (ولد لطیف حسین قوال) ۸۴۹
اعظم، غلام رسول ۷۶، ۷۷، ۸۲، ۹۱ تا ۹۴، ۲۴۳، ۲۷۶، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۷۳ تا ۳۷۵، ۴۰۳، ۶۷۵، ۶۷۷، ۷۲۹، ۸۱۷
اعظم شاہ نوشاہی، شیخ ۶۳۵
اعظم علوی عباسی ماوراء النہری ۸۶۲
اعظم فاروقی ۲۰۶
افتخار الحق نوشاہی دیکھیے: منیر
افتخار سلیم نوشاہی ۸۵۱، ۸۹۵
افتخار عارف ۴۶۸
افضال السبطین شاہ نوشاہی ۳۳۷
افضل ابدالوی، محمد افضل ۱۹۳، ۱۹۴، ۳۵۳
افلاطون ۶۶۶، ۶۸۸
افضل ولی نوشاہی ۷۳۴
اقبال حسین اعظمی میروالی ۹۸، ۱۰۰، ۴۰۴، ۴۰۵
اقبال حسین فیصل آبادی دیکھیے: طاہر فیصل آبادی
اقبال صلاح الدین ۵۱۶
اقبال، علامہ محمد (شاعر مشرق) ۴۵۱، ۵۶۷
اقبال علی المعروف مختار علی ۱۰۱
اقبال علی (نوشاہی، ساکن پانڈوکی) ۵۴۹
اقبال، میاں ۵۶۴
اکبر ۶۳۱
اکبر بادشاہ ۱۰، ۲۰۰، ۳۵۵
اکبر شاہ (مرید بابا بگے شاہ) ۱۰۶
اکبر علی، سید (مرید غلام مرتضی) ۴۷۲، ۵۰۹، ۹۵۲ پ
اکبر علی، سید (مرشد عبداللہ شاہ جالندہری) ۴۷۰
اکبر علی شاہ (سنگھوئی) ۱۷۶، ۲۴۲، ۴۶۱، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۶۷، ۷۶۴، ۷۷۴، ۸۶۱، ۹۲۴، ۹۴۵، ۹۵۰
اکبر علی، مولوی ۸۴۷
اکبر علی، میاں ۵۴۴
اکرام، محمد اکرم ۸۹۹
اکرام الحق، شیخ ۵۵۱
الست، حیدر شاہ ۸۴۸
الطاف حسین (ولد غلام حیدر) ۸۵۴
الطاف حسین (ولد ولی محمد) ۸۸۱
الف دین ۲۶۷
اللہ بخش (ساکن منصوروالی) ۲۳۸
اللہ بخش جلال پوری ۵۶۰
اللہ بخش حجام ۲۹۰
اللہ بخش، شیخ ۵۶۱
اللہ بخش صرّاف ۹۴۶
اللہ بخش فقیر نوشاہی، سائیں ۵۲۳، ۵۲۴
اللہ بخش، مفتی ۵۵۶
اللہ داد (مرید الہی بخش موہلوی) ۱۱۰
اللہ داد تارڑ ۳۳۰
اللہ داد ونگ ۳۵
اللہ دتا (ساکن امرت سر) ۲۳
اللہ دتا (ولد عمر دین) ۸۴۵
اللہ دتا (ولد بہادر خان تارڑ) ۱۰۸
اللہ دتا (ولد عبداللہ شاہ) ۴۱۴، ۴۱۵
اللہ دتا خادم ۲۳۸، ۲۳۹
اللہ دتا شاہ نوشاہی ۹۲۶
اللہ دتا، شیخ (رن ملوی؟) ۲۶۰
اللہ دتا، شیخ (قوم میدان) ۴۷۹
اللہ دتا مستری نوشہروی ۱۰۸
اللہ دتا نوشاہی، بابا ۹۴۲
اللہ دتا نوشاہی ڈھلوی ۸۵۶
اللہ دتا نوشاہی ساہن پالوی ۸۳۵
اللہ دتا ہاشمی نوشاہی ۱۵۴، ۴۷۴
اللہ دین ۷۱۹

Marfat.com

اللہ دین (ولد محمد پناہ) ۱۳۶

اللہ دین برقندازی لاہوری، فقیر ۵۲، ۵۵

اللہ دین فقیر نوشاہی (ساکن تھابلانوالا) ۵۰

اللہ دین (ساکن گاکھڑا) ۱۱۰، ۱۱۱

اللہ رکھا دیکھیے: عاشق

اللہ رکھا جہلمی ۷۷۴

اللہ رکھا حاصل پوری، ۷۶ تا ۷۸

اللہ رکھا میروالی ۹۸

اللہ ددھایا ابدالوی ۳۳۶

اللہ ددھایا (ولد میاں بختاور) ۴۰۷

الہ دین لاہوری، فقیر ۵۵

الہی بخش (مرید امام الدین) ۲۰۲، ۵۷۱

الہی بخش جہلمی ۱۸۰

الہی بخش شرق پوری ۱۸۱، ۱۸۳، ۳۵۶، ۸۰۰

الہی بخش، شیخ (تاجر کتب لاہور) ۵۶۳

الہی بخش کنڈلوی ۱۱۱ تا ۱۱۷، ۵۲۴، ۶۶۲، ۶۷۶

الہی بخش موہلوی ۱۱۰

الہی بخش (ولد گھسیٹا) ۱۰۱

الہی بخش (ولد محمد بخش) ۸۸۸

الہی بخش (ولد نوراللہ نوشاہی ساہن پالوی) ۱۹، ۳۰۹، ۶۰۱، ۶۰۳، ۶۶۱، ۷۱۹

الیاس (علیہ السلام) ۲۹

الیاس، سائیں (کپورتھلہ) ۸۵۴

اُمّ رسول کریم ۵۷۲

امام اعظم دیکھیے: ابوحنیفہ

امام بخش تارڑ ۷۴۲

امام بخش شاہ (ولد شیخن) ۵۷

امام بخش، شیخ ۵۶۰، ۵۶۱

امام بخش مسلم شیخ ۲۸۱

امام بخش لاہوری (مصنف مرآت الغفوریہ) ۱۱۸، ۱۱۹، ۷۴۰، ۸۶۵، ۹۳۵

امام دین (ولد پیران دتا) ۸۹۸

امام الدین ۲۰۲، ۵۴۹، ۵۷۱

امام الدین (مرید کالے شاہ) ۴۱۵

امام الدین دیکھیے: اظہر لاہوری

امام دین تارڑ ۱۲۱

امام الدین ترکھان ۵۴۱

امام الدین (ساکن گاکھڑہ) ۱۲۲، ۱۲۳، ۷۵۴

امام دین (ولد وارث، ساکن گاگھڑہ) ۱۱۰

امام دین روشن شاہی کھرلاں والیہ ۱۱۰

امام الدین شاہ (رسالے والی) ۹۲۶، ۹۴۲

امام الدین غلام ۵۴۰، ۵۴۱

امام الدین، مرزا (دھاڑیوال) ۴۳۶

امام شاہ (مرید دولو محمد زمان نوشاہی) ۹۴۸

امام شاہ (ساکن بھڑانہ) ۲۷۱

امام شاہ، بابا ۲۷۵

امام شاہ سید پوری ۲۳، ۱۲۳، ۱۲۴، ۲۷۴، ۳۱۳، ۵۸۹

امام شاہ وزیرآبادی ۱۲۴، ۱۲۵

امام شاہ، میاں ۶۳۵

امام علی شاہ ۷۲۹

امام علی، میاں ۵۰

امام مہدی ۷۹۵

امان اللہ ۴۸۵

امان اللہ (ولد گل محمد) ۲۰۶

امان اللہ گوجر حنفی ۸۹۱

امانت، مرزا رشاہ

امانت (منگلاں) ۱۲۶، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۸۵، ۵۸۶، ۷۹۲ تا ۷۹۴، ۸۳۴

امتیاز الحق نوشاہی ۹۵۲

امجد کلیم احمد طاہر ۹۰۷

امداد دہلوی ۶۴۶

امداد علی انجم ۱۳۳، ۱۳۴

Marfat.com

امرناتھ اکبری لاہوری ۱۰۷، ۱۰۸
امیر اللہ شاہ بٹالوی ۸۱۲
امیر بخش (ولد الہی بخش) ۸۸۸
امیر بخش (ولد رمضان) ۳۹۱
امیر بخش (ولد قاضی عظیم الدین) ۲۱۹
امیر بیگم ۴۰۱، ۴۰۲
امیر حسین سلیمانی بھلوالی ۸۵۴
امیر الدین ۸۴۸
امیر الدین، سید (ولد محمد منشا) ۷۳۵
امیر شاہ، حضرت ۵۲۴
امیر شاہ، سید (مرید سید نو بہار شاہ) ۹۱۹
امیر شاہ گیلانی، سید ۵۰۹
امیر شاہ، میاں ۶۷۰
امیر علی خان، حاجی ۱۰۰
امیر کبیر سید علی ہمدانی ۹۱۹
امین، محمد امین (مرید سلطان مست بچیاری) ۱۲۷
امین، محمد امین (ولد محمد حسین بچیاری) ۱۳۲ تا ۱۳۳
امین، محمد امین (ولد محمد فاضل بچیاری) ۱۲۹ تا ۱۳۲، ۵۰۸، ۵۰۹
انجم، محمد عارف ۱۳۴، ۱۳۵
اندرا گاندھی ۴۸۲
انصار اللہ، محمد ۲۰
انوار صولت ۴۶۳
انور، محمد انور سیال کوٹی ۱۳۵
انور حسن کیفی ۴۳۵
انور شمس ۵۷۱
انور مختار صدیقی ۲۱۱
اورنگ زیب عالمگیر ۲۰۰، ۲۱۱، ۲۸۷، ۳۹۰، ۵۵۳
اوگھار، لطیف حسین قوال ۵۲۲، ۸۴۸، ۸۴۹، ۹۵۲ ث
اویس قرنی ۷۵۹
ایڈورڈ (شاہ برطانیہ) ۷۳۷
ایرج افشار ۴۲۵
ایزد بخش دیکھیے: رسا
ایس ایم مسعود ۹۱۴
ایوب (علیہ السلام) ۲۲۲، ۳۸۲
ایوب، محمد ایوب جالندہری ۱۳۵
ایوب خان (صدر پاکستان) ۶۷، ۸۷۷

ب

بابا بہادر شاہ شمسہ والا دیکھیے: بہادر شاہ
بابا حضوری شاہ ۱۶۵
بابا خان ۲۰۰
بابا سائیں لوک المعروف بابا فقیر سائیں ۲۳
بابا گپتی شاہ ۳۲۵، ۷۷۵
بابا گلوشاہ، گل محمد ۲۱۸، ۶۴۰
بابا گلوشاہ (مرید پیر معصوم شاہ) ۴۵۳، ۴۵۵، ۸۷۰
بابا وارث شاہ ۸۰۵
بابر ۸۶۲
بادے شاہ دیکھیے: بہادر شاہ شمسہ والا
بارو (ولد عمرا) ۸۴۹، ۸۵۰
بارے خان ۵۹۲
باطی، باطی خان ۸۵۰
باغ خان عرف بھاگو خان ۹۵۲ الف، ۹۵۲ ج
باغ شاہ ۵۸
باغو ۵۹۵
باقر ۶۴۱
بھاگو خان دیکھیے: باغ خان
بالو ۷۲۰
باوا فرید ۲۷۳
باہگ سنگھ ۷۴۲
باہو صاحب ۲۰۱
باہو سیال روشن شاہی ۸۲، ۱۳۶، ۳۷۹، ۳۸۴، ۴۰۹، ۴۱۲، ۵۷۰، ۷۷۶
بختاور ۴۸۱

Marfat.com

بختاور، میاں (ساکن سویاں) ۴۰۷

بختاور (بن دلاور) ۱۷۸

بختاور خان، محمد ۲۵۸

بخت بھری ۶۰۳

بخت جمال جھنگی والا، خواجہ ۱۲۶، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۸۰،
۲۸۳، ۳۷۲، ۳۷۳، ۴۱۱، ۴۷۲، ۴۸۷، ۵۰۷، ۵۱۰، ۵۲۴ تا ۵۲۶، ۵۴۷، بر غولکار ہرل ۱۴۴، ۱۴۵، ۳۵۵، ۴۵۵، ۸۳۰
۶۱۸، ۶۶۳، ۷۳۶ تا ۷۳۸، ۷۷۵، ۷۹۴، ۸۱۲، ۹۱۷، ۹۲۱، ۹۳۳،
۹۵۲ پ، ۹۵۲ ث

بخت حیات ولد عبدالکریم ۲۵۲، ۸۹۰، ۹۵۲ الف

بخت دار ۵۴۱

بخت مل لاہوری ۱۰۷

بختیار امرت سری دیکھیے: صادق امرت سری

بخش الٰہی ۵۰

بخشی ساہی ۳۳۵

بخشیش گدا دیکھیے: عمر بخش نوشاہی رسول نگری

بدرالدین ۵۷۳

بدرالدین بخاری، سید ۳۵۷

بدردین بن بوڑا ۳۰۱

بدرالدین بن جواہر ۵۹

بدل شاہ، بابو محمد یوسف ۶۹۰، ۶۹۳

بدھورا جپوت ۴۵۷

بڈھا سلیمانی بھلوالی، شیخ ۱۱۱، ۶۵۴

بڈھا قاری، حافظ ۹

بڈھے شاہ (ولد میاں محمد) ۳۵۴

بڈھے شاہ (ولد حسین شاہ نوشاہی) ۸۳۰

بذل حق، قاضی ۴۱۸

براہم عرف خلیفہ ۳۹۲

برخوردار (قوم جندرا) ۷۲۴، ۷۳۶

برخوردار بحرالعشق، حافظ (فرزند اکبر نوشہ گنج بخش) ۱۱، ۴۲، ۶۱،
۶۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۵۰، ۱۵۴، ۱۵۷، ۱۸۰، ۲۲، ۲۵۱، ۳۰۹،
۳۳۹، ۳۴۷، ۳۵۷، ۳۶۱، ۴۹۲، ۵۱۹، ۵۲۸، ۵۹۶، ۶۰۱،
۶۱۱، ۶۱۲، ۶۳۲، ۶۷۳، ۶۷۹، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۸۷، ۸۵۹،
۸۶۴، ۸۷۰، ۸۹۰، ۸۹۸

برخوردار، شیخ (برادر پاک عبدالرحمان بھڑی والے) ۶۶۴

برخوردار، شیخ (ولد شیخ فیض بخش) ۵۵۹، ۶۶۱

برخوردار ملتانی، قاضی ۸۱۲

برق لائل پوری، محمد امین ۱۶۰

برق نوشاہی، ابوالکمال غلام رسول ۲۰، ۱۳۵، ۱۵۴ تا ۱۶۰، ۲۳۹،
۲۶۸، ۳۰۸، ۴۷۵، ۵۹۷، ۵۹۹، ۶۰۰، ۷۵۰، ۸۱۵، ۹۰۳،
۹۳۲، ۹۵۱، ۹۵۲ الف، ۹۵۲ ج

برکات فاطمہ طاہرہ ۹۰۳

برکت بی بی ۸۹۲

برکت علی (ساکن کوٹ رادھا کشن) ۱۶۱

برکت علی (ولد ملے خان) ۱۶۵

برکت علی دیکھیے: خادم

برکت علی شاہ، پیر ۷۷۳، ۷۷۴

برکت علی دیکھیے: عاجز

برکت علی کشمیری ۷۷۷

برکت گکھڑی، صادق علی ۱۶۲ تا ۱۶۴

برہان الدین، حافظ ۱۸۱

برہان شاہ (مرید سید علیم اللہ) ۸۷۰

برہان شاہ (ولد سید کرم شاہ) ۳۹، ۶۱۹، ۸۳۷

برہان شاہ صالحی (ساکن چک سادہ) ۴۰، ۵۸۶، ۷۱۰، ۸۳۸

برہان، شیخ (ساکن لکھن والی) ۴۲۸

برہمن، چندر بہان ۸۰۷

بریاں، غلام احمد ۴۹۹، ۵۰۰

بسی ۲۵۸

بشارت، بشیر احمد نوشاہی ۶۷، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۶۵، ۱۶۶، ۳۳۰،
۳۳۶، ۴۲۹، ۴۶۱، ۴۸۴، ۵۸۴، ۶۱۵، ۶۲۱، ۶۲۹، ۶۴۵، ۶۴۶،
۶۵۹، ۶۶۱، ۶۹۷، ۷۴۷، ۷۴۸

بشارت علی، چوہدری ۲۳۴

بشیر (دو مختلف شخصیات) ۵۶۳، ۶۵۹

Marfat.com

بشیر، بشیر احمد (ساکن گوجران والا) ۱۶۸تا۱۷۱، ۸۷۵

بشیر، بشیر احمد (ساکن چک ۶۶) ۱۷۳

بشیر، محمد بشیر (ساکن جاموں بولا) ۱۷۱تا۱۷۳

بشیر احمد، راجہ (تاجر کتب لاہور) ۱۶۱، ۱۶۲، ۴۳۲، ۴۳۳، ۹۳۳

بشیر احمد، ملک (تاجر کتب لاہور) ۴۰۶، ۴۰۷

بشیر احمد (ولد حاجی شاہ محمد) ۷۵

بشیر احمد صدیقی ۲۱۱، ۸۱۱

بشیر احمد، صوفی (مرید علی احمد) ۸۷۰

بشیر احمد قوال (ولد علی بخش) ۵۲۲

بشیر احمد لوہار ۱۶۷

بشیر احمد مسکین ۹۳۳

بشیر احمد نیز دیکھیے: بشارت؛ خاور، صوفی

بشیر بیگم (دختر کرم الٰہی نوشاہی) ۲۹۰

بشیر بیگم دیکھیے: غریب

بشیر حسین دیکھیے: ناظم

بشیر حسین (ولد علی بخش قوال) ۸۴۸

بشیر حسین (ولد غلام حسین) ۹۴۶

بشیر حسین شاہ، سید ۸۴۴

بگھو بھٹی ۳۰۱

بلاق شاہ نوشاہی، سید محمود شاہ ۵۱۴، ۷۹۹

بلال حبشی ۳۴۷، ۴۵۲، ۵۹۹، ۹۲۵

بلال سہیل، محمد ۸۹۴

بلندا (ولد بھولا) ۱۷۳، ۱۷۴

بلندا مستری ۵۸۵

بلند بخش ۴۳۳

بلند شاہ ۸۳۵

بلھے شاہ ۲۷۴

بندرابن داس دیکھیے: خوشگو

بندی وان دیکھیے: کاتب، غلام احمد

بنے شاہ عرف مستی شاہ (ولد شیر شاہ) ۱۹۳، ۲۱۵

بنھے شاہ ۲۷۱

بوالحسن ۵۷۰

بوالفرج ۵۷۰

بوالفضل ۵۷۰

بوٹا (ولد رحمت) ۲۸۳

بوٹے شاہ (ولد الٰہی بخش نوشاہی) ۳۰۹

بوٹے شاہ (ولد عمر بخش نوشاہی) ۲۱۶

بوٹے شاہ (ولد کرم شاہ نوشاہی) ۸۳۷

بوٹے شاہ (از اولاد سید صالح محمد) ۶۶۷

بوٹے شاہ، بابا (ساکن ونجواں) ۷۱۵

بوٹے شاہ (مرید بابا عبدالغفور) ۹۳۳

بوٹے شاہ، سائیں ۶۳۵، ۶۳۶

بودلے شاہ سلیمانی ۳۷۲

بوڑا ابن مصطفیٰ ۳۰

بہادر ۷۲۰

بہادر چند تاجر ۷۶۴

بہادر شاہ، سید ۱۹۵

بہادر شاہ شمسہ والا، بابا ۷۴، ۱۷۵

بہادر شاہ عنایت کوٹی ۳۷۲

بہادر شاہ گوجر، بابا ۶۱۸

بہادر شاہ نوشاہی، سائیں ۶۶۳

بصری صاحبہ ۶۱۶

بہار، لالہ ٹیک چند ۲۶۲

بہار شاہ تیلی، بابا ۲۷۱

بہاء الدین زکریا ملتانی ۳۵۵، ۷۴۰

بہاول میراثی ۷۷۶

بہاول بخش ہاشمی نوشاہی ۶۴۰

بھری ۵۴۲

بھگوان داس ہندی ۴۱۸

بھنڈار علی فقیر ۹۰

بھولا (بن گلاب دین) ۱۶۸

بھولا (ساکن سران والی) ۱۷۳

Marfat.com

بھولے شاہ (مرید جیٹھے شاہ) ۸۷۰

بی بی جیونی (والدہ نوشہ گنج بخش) ۹

بی بی دیس گسائن ۵

بی بی ماہنی ۲۰۹

بی بی جوائی (بنت صالح محمد ساکن چنیاں) ۸۳۱

بی بی جیوائی (ساکن مانگٹ) ۸۵۶، ۸۵۹، ۸۶۰

بی بی صاحبی ۲۸۶

بیدل، مرزا عبدالقادر ۲۲۳، ۸۰۱

بیلی، رحمت علی ۱۷۶

پ

پاک رحمان دیکھیے: عبدالرحمان (بھڑی)

پٹھان خان ۳۷۹

پردیسی، غلام قادر ۱۷۶ تا ۱۷۸

پردیسی، محمد خان ۱۷۸ تا ۱۸۰

پروانہ، عبدالرشید ۸۵۱، ۸۵۲

پرویز عالم، مشتاق احمد ۹۱۳، ۹۱۶

پناہ شاہ ۲۷۱

پنجا ۲۴۶

پنوں ۸۲، ۶۲۲، ۶۲۸

پہلوان (ولد الٰہی بخش) ۱۸۰، ۱۸۱

پھلے شاہ ۲۳۴، ۲۵۱، ۲۵۸

پیار علی مست دیوان ۱۸۱

پیراں دتا (ولد جان محمد) ۵۴۱

پیراں دتا (ولد قطب الدین) ۸۹۸

پیراں دتا (ساکن نوان پنڈ) ۴۳۳

پیر بخش (ولد اللہ بخش) ۲۳۸

پیر بخش (ولد برہان الدین) ۱۸۱ تا ۱۸۳

پیر بخش، اصلی نام عبداللہ (ولد قل احمد، اجکے) ۱۸۳، ۱۸۴، ۶۵۷، ۸۳۶

پیر بخش (ولد لطف کریم) ۴۳۴

پیر بخش (از اولاد بچیار) ۱۱۸

پیر بخش (مرید علی اکبر بچیاری) ۷۰۹

پیر بخش (مرید محمد شیخ بچیاری) ۵۶۱

پیر بخش (مرید محمد دریام بچیاری) ۵۵۹

پیر بخش جلال پوری ۳۹۲

پیر بخش دھولوی ۲۳۳

پیر پیران دیکھیے: عبدالقادر جیلانی

پیر دین ۱۷۶

پیر شاہ (مرید عبدالغفور نوشاہی) ۳۷۳

پیر شاہ (ولد ہاشم شاہ) ۵۴۶

پیر عالم نوشاہی چک سواری ۳۱۰

پیر عالم نوشاہی رسول نگری ۵۲۹، ۹۵۲ ب

پیر کمال لاہوری ۱۸۴، ۱۸۶، ۳۹۷

پیر محمد چھٹہ منجری ۲۶۶، ۶۰۴

پیر محمد ڈھلوی ۶۷۳

پیر محمد رن ملوی ۱۸۶، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۲، ۱۹۳، ۲۵۸

پیر محمد بچیار (القاب: بچیار، بچیار عالی) ۲۹، ۳۰، ۴۶، ۶۰، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۳، ۱۰۴ تا ۱۰۶، ۱۰۹، ۱۱۸، ۱۲۵ تا ۱۲۷، ۱۲۹، ۱۳۲، ۱۴۷، ۱۶۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۷، ۱۹۵، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۵، ۲۱۳، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۶۳، ۲۸۰، ۲۸۵، ۲۹۷ تا ۲۹۹، ۳۰۴، ۳۱۴، ۳۱۷، ۳۱۹، ۳۴۷، ۳۵۴، ۳۵۶، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۹۷، ۴۱۱، ۴۱۴، ۴۱۷، ۴۳۵، ۴۵۹، ۴۷۲، ۴۷۴، ۴۷۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۹۰، ۴۹۹، ۶۸۳

پیر محمد نوشاہی (ڈھل) ۶۰۹

پیر میران دیکھیے: عبدالقادر جیلانی

پیرے شاہ، بابا ۱۹۹، ۹۱۷

ت

تابان رضا نوشاہی ۳۱۹

تاجا تارڑ ۳۳۰

تاج الدین (غلام رسول اعظم کے والد) ۹۱

تاج دین (منگل سادھان) ۱۹۴، ۱۹۵

تاج محمود بھلوالی ۸، ۷۸۶

تاج محمود پاک پتنی ۲۷۱

Marfat.com

تارا سنگھ دیکھیے: عاجز

تائب، غلام رسول ۱۹۵تا۱۹۷

تائب، مسعود احمد ۸۵۲،۸۵۳

تبسم، علی رضا ۶۷۹

تحسین (مرید جان محمد نوشاہی) ۱۹۸

تحسین فراقی ۴۲۵

تسبیحی، محمد حسین رہا ۸۸۳تا۸۸۵،۹۱۸

تقن ۸۹۸

تنویر احمد (ولد خاور پشاوری) ۲۵۰

تنویر حسین قوال ۵۲۲،۸۸۹

تنویر سیطین شاہ ۹۰۷

تنویر وارث وارثی ۵۷

توثیق نوشاہی ۲۴۸

توقیر، الطاف حسین ۸۵۴

توقیر عباسی ۲۵۲،۸۵۳،۸۵۴

ث

ثابت شاہ ۷۸۲

ثعلبہ صحابی ۱۹۵

ثقلین عباس دیکھیے: مقرب

ثناء اللہ خان المعروف نورالہی ۳۲۶

ثنائی، عبداللطیف شاہ (مرید پیر ے شاہ) ۱۹۹،۲۰۰،۲۸۳،۲۸۴،۹۱۷

ج

جام ماجھی سلطان سندھی ۷۹۵

جان محمد (ولد بخت دار) ۵۴۱

جان محمد (ولد باقر) ۶۴۱

جان محمد (ولد سائیں رحمت) ۹۵۲ب

جان محمد (ساکن لویرے) ۲۱۰،۲۱۱

جان محمد نوشاہی (ساکن رکھاں) ۱۹۸

جانی (ولد شمسا) ۳۵۶

جانی دہلوی، میرزا جان علوی ۲۰۰

جاوید جمیل ۸۶۳

جبریل ۵۹۹،۸۱۸،۹۲۵

جَبَل ۵۹

جرار، عمر حیات ۸۵۵،۸۵۶

جسونت رائے کھتری ۲۶۲

جعفر بخاری ۷۹۱

جعفر خان، نواب ۲۰۹

جعفر صادقؑ، امام ۱۲۷،۵۸۹

جگ درشنی دیکھیے: جلال الدین

جلاّ ۲۰۱

جلال (ساکن جھام والا) ۴۷۶

جلال (ساکن چک جانو کلاں) ۶۴۸

جلال (ساکن سارنگ) ۵۴۲

جلال، سید (ساکن لکھناں والی) ۵۸

جلال جیلانی، سید ۷۱۲

جلال دین (ولد محمد بخش) ۵۴۱

جلال الدین (ولد برہان شاہ) ۳۹،۴۰،۵۸۶،۶۱۹،۶۲۰،۷۱۱،۸۳۷،۸۳۸،۸۷۰

جلال الدین المعروف بابا جگ درشنی ۱۸۱

جلال الدین حسین جعفری شیرازی ۳۹۷

جلال الدین سرخ بخاری، سید ۷۹۴

جمال (ساکن منٹگمری) ۲۰۱،۲۰۲

جمال دین ۵۷۷

جمال الدین حنفی ۶۶۱

جمال الدین لاہوری، فقیر ۸۳۳،۸۳۴

جمال شاہ (مرید پیر محمد بچیار) ۹۱۹،۹۴۲

جمال شاہ شتاب گڑھی ۳۹۲،۴۱۱،۷۱۵

جمال اللہؒ، حافظ (ساکن کیلیاں والا) ۲۱۹

جمال اللہ نوشاہی (ولد حافظ برخوردار) ۱۵۷،۲۲۸،۲۳۱،۲۵۱،۳۰۹،۵۲۸،۸۵۹،۶۰۱

جُماں ۵۹،۱۷۸

Marfat.com

جمشید اختر نوشاہی ۸۵۵
جنید بغدادی ۵۷۰، ۶۳۰، ۷۳۰
جواد حسین شاہ ۸۴۷
جواہر ولد جماں ۵۹
جوائے شاہ سلیمانی سید نگری ۲۵۸
جوت پرکاش دیکھیے: شوقی
جہان خان لنگاہ ۵
جہان گیر ۶۳۱
جھلّی، محمد دین ۲۰۲ تا ۲۰۴
جھناں شاہ، سید ۶۶۷، ۸۳۷
جھنڈے خان ۲۳
جے چند ۵۴۱
جے سنگھ دیکھیے: حکیم
جیٹھے شاہ ۸۷۰
جیواں ۲۵۸
جیوائی دیکھیے: بی بی جیوائی
جیون (ولد لہنا) ۳۳۲
جیون (ساکن چک واندراں) ۵۰۳
جیون رنگریز ۷۶۷
جیون شاہ، شیخ ۸۰۵
جیونی دیکھیے: بی بی جیونی
جیوے شاہ، بابا ۴۱۵
جیوے شاہ، سائیں ۹۴۲

چ

چپاتے شاہ ۲۷۵
چراغ، چراغ دین (ساکن مہر سندھواں) ۲۰۴ تا ۲۰۶
چراغ دین (ولد بڈھے شاہ) ۳۵۴
چراغ دین (ولد کریم بخش) ۳۰
چراغ دین (ولد محمد بخش) ۶۹۴
چراغ دین (ولد نور احمد) ۶۷۱
چراغ شاہ ہمدانی ۹۱۹
چراغ علی (ولد پیر عالم) ۹۵۲ ب
چراغ علی شاہ ۵۷۷
چراغ علی شاہ آدم پوری ۳۲۴، ۳۲۵
چراغ محمد (ولد اللہ دتا نوشاہی) ۱۵۴
چرت سنگھ ۸۳
چناں شاہ ۴۴۶
چن پیر ۵۷۷
چندر بہان دیکھیے: برہمن
چن میاں بادشاہ پوری، حکیم ۸۸۶
چنن دین تاجر کتب ۸۶۴
چنن شاہ (ولد صدقی شاہ) ۲۳۴، ۷۴۲
چوچک ۶۲۲
چوغطہ ۱۷۸، ۷۲۹

ح

حاتم (طائی) ۳۲۹
حاجی دیوان صاحب (خانقاہ ڈوگراں) ۲۰۳
حاجی شاہ صالحی ۴۰
حاجی شاہ محمد ۵۷
حاجی محمد (ساکن بہیر شریف) ۲۰۷، ۲۰۸
حافظ (پشاوری) عطا محمد ۸۶۱، ۹۲۴، ۹۲۵
حافظ (شیرازی) ۸۵، ۴۸۳، ۷۰۹
حافظ برخوردار (ساکن بچہ چٹھہ) ۲۰۹ تا ۲۱۲
حافظ برخوردار رانجھا (ساکن تخت ہزارہ) ۲۱۱
حاکم خان راجپوت ۲۹۶
حاکم شاہ ۸۳۶
حامد، عباس علی ۸۶۲
حامد شاہ گمتالوی ۲۱۲، ۲۱۳
حامد علی بیلا ۸۴۶
حامد علی رضا ۶۷۹
حمّی نوشاہی ۸۶۳
حبیب بخاری، حبیب شاہ ۲۱۴، ۲۱۵

Marfat.com

حبیب الرحمان، حکیم ۵۰۰
حبیب عجمی ۵۷۰، ۶۳۰، ۷۴۰
حبیب اللہ قادری حنفی، محمد ۸۶۳
حسنؓ، امام ۱۶۸، ۲۲۲، ۵۸۹، ۶۳۴، ۶۸۶، ۶۹۸، ۷۴۵، ۸۱۷، ۸۲۷
حسن، حسن محمد (ولد حیات محمد خان) ۸۶۴، ۸۶۷
حسن، محمد مہدی حسن ۸۶۸ تا ۸۶۹
حسن انوشہ ۴۶۲، ۸۹۱
حسن بصری ۵۷۰، ۶۳۰، ۷۴۰
حسن دین، قاضی ۲۱۶
حسن شاہ ۲۹۸، ۲۹۹
حسن شاہ گیلانی، صوفی خورشید الحسن شاہ ۱۳۳، ۱۳۴، ۲۱۷، ۲۱۸، ۵۷۷
حسن صدیقی ۵۵۰
حسن عالم دیکھیے: دیوانہ
حسن محمد (ساکن رن مل) ۲۵۹
حسن محمد (ساکن سارنگ) ۵۶۴
حسن محمد (ولد دیوان علی شاہ) ۱۹۵
حسن محمد، مولوی ۶۲۱
حسن محمد، میاں ۵۰۶، ۵۴۷
حسنا ۵۴۴
حسنین کریمینؓ ۶۲۵
حسینؓ، امام ۲۲۲، ۳۱۰، ۴۷۸، ۴۹۴، ۵۸۹، ۶۱۴، ۶۳۱، ۶۳۴، ۶۸۶، ۶۹۸، ۷۱۸، ۷۴۵، ۸۱۷، ۸۲۷
حسین، محمد حسین (ساکن جلال پور بھٹیاں) ۲۱۹
حسین، محمد حسین (ساکن گاجر گولا) ۲۲۰ تا ۲۲۲، ۳۹۲ تا ۳۹۴، ۶۲۹
حسین بخش، حاجی ۳۰۳
حسین بخش میانوی ۳۲۶
حسین خان چیمہ ۶۶۰
حسین الدین (ولد میاں سوندی) ۸۶۲
حسین شاہ (ولد سکندر شاہ نوشاہی) ۸۳۸
حسین شاہ، سائیں (مرید کمال الدین قادیانی) ۶۳۵
حسین شاہ قمر قادر حافظ آبادی ۹۰۵
حسین شاہ مناوری ۳۷۲، ۶۱۸
حسین قلی خان دیکھیے: عشق عظیم آبادی
حسینی، غلام نبی ۸۶۹، ۸۷۰
حضوری شاہ، بابا ۴۸۰، ۴۸۱
حفیظ، سید (مرید ماہی شاہ) ۹۵۲ پ، ۹۵۲ ث
حفیظ علی شاہ بخاری، سید ۵۰۹
حقو، شاہ ۹
حکم رائے لاہوری، لالہ ۲۸۴
حکیم، جے سنگھ ۲۲۳ تا ۲۲۶
حمید، عبدالحمید ۸۷۰، ۸۷۱
حمید الدین کاکوروی، ملا ۲۶۳
حمید اللہ، ڈاکٹر ۹۳۱
حنیف عالم قریشی ۲۲۶
حنیف قریشی ۴۶
حوا، بی بی ۷۹۲
حیات شاہ (ولد مردان شاہ) ۲۷۷، ۵۸۰
حیات محمد خان میرانی ۸۶۴
حیاتیاں والا ۲۳۴
حیدر دیکھیے: علی، حضرت
حیدر جنگ لاہوری ۲۳۵
حیدر شاہ (ولد پیر احمد شاہ) ۸۴۴
حیدر شاہ دیکھیے: الست
حیدر شاہ امرت سری ۴۴۶
حیدر شاہ سلیمانی رن ملوی ۹۲۷، ۹۵۲ ت، ۹۵۲ ج
حیدر شاہ سنگھوئی والے ۶۷۶

خ

خادم، برکت علی ۲۳۹
خادم، سراج دین ۲۴۰، ۲۴۱

Marfat.com

خادم، غلام مصطفیٰ فتح پوری ۲۴۳

خادم، محمد ایوب جالندہری ۲۴۲

خادم میراں ۲۴۳، ۲۴۴

خادمی، نظام الدین ۲۴۵

خاقان ۶۸۸

خاکی میراثی ۲۴۵

خاکی، خوشی محمد ۲۴۶، ۲۴۷

خالد، سید (لکھناں والی) ۵۸

خان ۴۷۸

خان آرزو دیکھیے: آرزو، سراج الدین

خان عالم نوشاہی ۶۷۷

خان محمد ۶۶۰

خان محمد خان ۳۷۹

خان محمد قریشی ۵۵۹

خان محمد، مولوی ۵۶۲

خان محمد نقشبندی مجددی ۲۷۶

خاور، بشیر احمد ۲۴۸ تا ۲۵۰، ۴۶۳

خدا بخش (ولد بدرالدین) ۵۹

خدا بخش (ولد تقن) ۸۹۸

خدا بخش (ولد نوراللہ نوشاہی) ۲۵۱، ۵۲۹، ۶۰۴، ۸۱۶

خدا بخش (ساکن لوڑہکی) ۳۴۵

خدا بخش (عرف بخش علی بخشا) ۱۳۶، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۴، ۱۴۵

خدا بخش، حافظ (کوٹ مومن) ۲۲۷

خدا یار (ولد عبدالرحیم) ۲۲۷

خدا یار (ولد فتح دین) ۷۷۹

خسرو (دہلوی)، امیر ۷۵۹

خضر (علیہ السلام) ۲۹، ۴۸۳، ۵۲۸، ۵۵۱

خضر، شاہ (بقولے شہمیر قلندر کے دادا) ۳۹۷

خضر (حیات ثوانہ) ۶۱۶، ۶۱۷

خضر حیات خضر عباسی نوشاہی ۵۷، ۱۵۹، ۲۵۲ تا ۲۵۶، ۲۹۳ تا ۲۹۵، ۴۹۶، ۸۶۷، ۸۷۷، ۸۸۴، ۸۹۰

خضر حیات دیکھیے: عابر

خضر علی نوشاہی ۵۸۴

خلاص محمد ۱۳۴

خلیلی، خلیل اللہ ۴۲۵، ۴۶۸، ۸۷۲ تا ۸۷۴، ۹۱۱

خنجر ۱۲۲

خواجہ دیکھیے: لال اڈیرا

خواجہ گوندل ۲۵۶

خورشید احمد ایمن آبادی ۱۰۱

خورشید احمد چشتی ۲۴۳

خورشید احمد مسافر، حکیم ۶۸۸ تا ۶۹۰

خورشید احمد خان یوسفی ۲۰

خورشید حسن ۸۷۴

خورشید الحسن شاہ گیلانی دیکھیے: حسن شاہ گیلانی

خورشید رُخ ۵۲۶

(شاہ) خوش سیال کوٹی، قاضی ۳۹۰ (نیز: خوشی محمد کنجاہی)

(شاہ) خوشحال ۱۸۳

خوشگو، بندرابن داس ۴۱۸

خوشی محمد دیکھیے: خاکی

خوشی محمد (ولد احمد دین) ۵۶۶

خوشی محمد (ولد بگھو) ۳۰۱

خوشی محمد (ولد عبدالغفور) ۸۷۴، ۸۸۱

خوشی محمد (ولد علی محمد) ۱۷۸

خوشی محمد (ولد علی وڑائچ) ۵۴۴

خوشی محمد سوہل ۴۷۲

خوشی محمد کمہار ۳۸۵، ۷۵۲

خوشی محمد کنجاہی، قاضی ۴۱، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۶۱، ۲۸۶، ۳۸۹، ۳۹۰، ۵۴۳، ۵۵۱، ۷۰۹ (نیز: شاہ خوش سیال کوٹی)

خیام (نیشاپوری) ۴۸۳

خیر دین رن ملوی ۲۵۸ تا ۲۶۰، ۹۵۲ ب

خیر اللہ، مولانا ۵۷۳

خیر اللہ نوشاہی ۵۴۵، ۵۴۸

Marfat.com

خیرالنساء (دختر جہان خان لنگاہ) ۵
خیرالنساء دیکھیے: فاطمہ، حضرت

د

داتا گنج بخش ۶۹۸، ۷۱۱، ۸۳۷
دارا (ولد رتا) ۶۱۹
داراشکوہ ۸۰۶
داغ دہلوی ۲۵۴
داتا کنجاہی ۲۶۱، ۲۶۲
داود شہید ۳۵۶
داود طائی ۵۷۰، ۶۳۰
دائم ۵۵۹
دائم (ولد سلطان بخش) ۷۴۲
دائم، دائم اقبال ۱۷۰، ۱۷۱، ۸۷۵
دبیر کنجاہی، لچھمی نرائن ۲۶۲، ۲۶۳
دتے شاہ ۳۳۵
دختر امیر بٹ ۵۵۲
درویش (فقیر غلام محی الدین لاہوری کا مرید) ۲۶۳، ۲۶۴
دنگیر ۵۵۰
دسوندھی ۵۴۱
دسوندھی شاہ دیکھیے: عارف اللہ گیلانی
دسوندھی شاہ لدھیانوی ۳۲۶
دلاور (ولد جُماں) ۱۷۸
دلاور شاہ دیکھیے: عاجز
دلدار محمد ۵۸۳
دل شاد، عبدالرحیم ۲۶۷ تا ۲۶۹
دل شاد پسروری، دل محمد ۲۶۴ تا ۲۶۷
دل محمد، میاں ۷۷۸، ۷۷۹
دل محمد شاہ پوری ۲۷۰، ۲۷۱
دل میر ۱۶۵
دلنواز احمد نوشاہی ۱۷۱، ۱۷۲، ۹۴۴
دُلے شاہ، عبداللہ شاہ ۲۷۱ تا ۲۷۴

دلیل شاہ، میاں ۵۲۵
دمڑی شاہ ۲۷۱
دوست محمد (ولد براہم) ۳۹۲
دوست محمد قریشی ہاشمی ۹۵
دولا بخش لاہوری ۱۲۱
دولت خان ۴۱۰
دولو محمد زمان ۹۴۸
دھاہلا ۳۳۵
دھنی رام کھتری ۲۷۴، ۲۷۵، ۳۱۳، ۵۸۹
دھیلے شاہ ۲۷۱
دیس گسائیں دیکھیے: بی بی دیس گسائیں
دینا ناتھ راجہ ۱۰۷
دین علی عرف دینے شاہ فاضل شاہی ۴۶۰
دین محمد ۷۶۱
دیوان ابوالفتح مہرت ۵۷۴
دیوان شاہ ۸۷۰
دیوان مست عمر، عمرالدین ۵۱۹، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۲
دیوانہ رسول نگری، حسن عالم ۲۷۵، ۷۵۶
دیوی دتا مَل ۴۵۳، ۴۵۵

ذکی الحسن مجتبیٰ ۹۰۷
ذوقی مظفر نگری ۹۰۸

رابعہ بیگم ۸۷۶
راج محمد ۲۹۳
راجہ بشیر احمد دیکھیے: بشیر احمد
راحت، عبدالغنی ۵۵۲
راسخ، میر محمد زمان ۵۵۱
رام ناتھ اصغری ۱۰۷
رام ناتھ، لالہ ۱۲۴
رانجھا (ہیر کا عاشق) ۵۲۵، ۶۰۶، ۶۲۲، ۶۲۳، ۸۴۵، ۸۴۶

Marfat.com

۹۲۸
رائے مبارک بھٹی ۳۰۶
رتا دھوبی ۶۱۹
رحم شاہ ۲۹۷
رحماں (بن استاجانی) ۵۹
رحماں (ولد اللہ بخش) ۲۹۰
رحماں (ولد یار) ۸۴۹
رحمت (ساکن کوہلووالا) ۲۸۳
رحمت خاتون ۵۸
رحمت خان ۲۳۵
رحمت خان (ولد اللہ داد) ۳۵
رحمت خان (ولد مولا داد) ۳۲۲
رحمت سائیں بیگو والیہ، رحمت اللہ شاہ ۸۳، ۸۵، ۸۶، ۶۰۴،
۶۸۰، ۸۳۳
رحمت سائیں (ساکن رن مل) ۹۵۲ ب
رحمت شاہ ۵۴۸
رحمت علی (ساکن دھیروکی) ۲۷۶، ۲۷۷، ۵۴۷، ۷۳۴
رحمت علی (ساکن قادرآباد) ۲۷۷ تا ۲۷۹
رحمت علی (ساکن چک ۴۵) ۲۷۹
رحمت علی، ملک ۹۱۳
رحمت علی (ولد خوشی محمد) ۷۵۲
رحمت علی (ولد غلام دستگیر) ۸۱۹
رحمت علی (ولد محمد پناہ) ۳۴۵
رحمت علی (ساکن دربار جنڈاں والا) ۴۶۸
رحمت علی دیکھیے: بیلی، ظفر
رحمت علی شاہ ہمدانی ۹۱۹
رحمت علی نوشاہی (ساکن پانڈوکی) ۶۱۶
رحمت اللہ، حاجی منشی ۹۵۲ چ
رحمت اللہ (ولد حافظ برخوردار نوشاہی) ۹، ۸۹۸
رحمت اللہ قادری ۷۱۵
رحیم بخش ۶۷۶
رحیم داد، شیخ ۸
رحیم الدین علوی ۱۰
رحیم لائل پوری، عبدالرحیم ۲۸۰، ۴۴۶، ۸۷۶
رسا، ایزد بخش ۵۵۱
رسالت مآب دیکھیے: محمد ﷺ
رستم شاہ ۲۰۰
رسول/رسول اللہ دیکھیے: محمد ﷺ
رسول بی بی (دختر کرپا سنگھ) ۶۹
رسول بی بی (ساکن کوہلووالا) ۲۸۳
رسول بی بی (زوجہ رائے مبارک بھٹی) ۳۰۶
رسول بی بی (دختر باغ خان) ۹۵۲ الف/ر ج
رسولاں (زوجہ فقیر محمد بٹ) ۲۸۱
رشید، محمد رشید ۲۸۳، ۲۸۴
رشید احمد (مرید فرمان علی نوشاہی) ۸۷۷
رشید اختر قوال ۸۷۴، ۸۸۱، ۸۸۲
رشید الحسن ۸۷۸، ۸۸۰، ۸۸۱
رشید الدین فضل اللہ ۴۶۴
رشید بیگم (ہمشیرۂ مصنف) ۲۹۰، ۳۷۹
رضاء اللہ شاہ دیکھیے: عارف نوشاہی
رضا لاہوری، فقیر عزیز الدین ۲۸۴، ۲۸۶، ۷۳۳
رضی الدین کنجاہی، قاضی ۴۱، ۲۸۶، ۲۸۷، ۵۵۱
رضیہ بیگم (ہمشیرۂ مصنف) ۲۸۸، ۲۹۰، ۲۹۲، ۲۹۳
رفعت، شہباز حسین ۲۹۳ تا ۲۹۵
رفیع الدین ہاشمی ۴۲۵
رکن الدین ۴۷۳
رکن الدین انصاری ۹۴۸
رکن عالم حافظ ۵۷
رکھی ۲۵۸
رمضان (ساکن چک ۷۵) ۲۹۹
رمضان (ولد بلند بخش) ۴۳۳
رمضان (ولد دوست محمد) ۳۹۱

Marfat.com

رمضان شاہ، بابا ۱۲۴
رمضان شاہ بخاری لاہوری ۴۶۰
رمضان شاہ لائل پوری ۶۳۹
رمضان لوہار ۷۷۹
رنجیت سنگھ، مہاراجہ ۹۰، ۱۲۵، ۱۷۵، ۲۸۴، ۷۳۰، ۷۹۲، ۹۰۴، ۹۲۱
روح الامین ۴۸۱
روح اللہ نوشاہی ۶۵۷
روڑا ۵۴۱
روڑے شاہ (مرید سلطان میراں) ۱۹۹، ۹۱۷
روڑے شاہ چشتی صابری ۸۴۴
روشن ۶۱۹
روشن، غلام قادر ۳۰۰، ۳۰۱
روشن دین ۷۰۵
روشن دین (ولد غلام مصطفیٰ) ۶۲۷، ۸۰۰
(سخی) روشن دین ۲۷۱، ۴۵۷
روشن شاہ ۶۳۹، ۷۸۳
روشن شاہ چشتی نظامی ۷۰۹
رؤف احمد دیکھیے: سلیم
ریا، محمد حسین دیکھیے: تسبیحی
ریاض احمد ۳۰۱ تا ۳۰۳
ریاض الحسن ریاضت نوشاہی (فرزند مصنف ۱۲۳، ۲۴۶، ۲۴۸، ۵۸۴، ۶۴۴، ۸۰۴

ز

زار، محمد لطیف ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶
زاہد، عصمت اللہ ۸۸۵، ۸۸۶، ۹۱۹، ۹۲۹
زر، محمد عبدالقیوم ۷۰۷
زکریا (علیہ السلام) ۲۲۲
زلیخا ۱۴۰، ۳۲۳، ۳۸۳، ۴۷۱، ۶۰۹، ۶۵۹، ۷۱۹، ۷۲۵، ۷۸۱، ۸۸۴
زمان شاہ ۷۲۹
زمان شاہ دیکھیے: نیازی
زین الدین عرف زیناں ۳۰
زینب (پرانا نام: شانتی) ۶۹
زینب بی بی زیناں ۳۰۶

س

سادھو دیکھیے: کاتب، غلام احمد
ساعت ساز بہاول پوری دیکھیے: عزیز علوی
ساغر، محمد ابراہیم ۳۰۸، ۳۰۹
ساہن پال (ولد مہماں تارڑ، جن کے نام پر گاؤں ساہن پال آباد ہے) ۱۰، ۳۳۰، ۷۴۲
سائرہ خاتون ۵۷
سائرہ خانم ۷
سائل دہلوی، نواب ۶۴۶
سائیں، عبدالرشید ۳۱۰
سائیں، فقیر سائیں (مرید شہسوار شمس گیلانی) ۷۵۱
سائیں داس/فقیر بخش، خواجہ عمر بخش رسول نگری ۳۱۰ تا ۳۱۲
سائیں لوک، فقیر چند/فقیر بخش ۲۷۵، ۳۱۳، ۵۸۹، ۵۹۰، ۷۳۵
سائیں لوک دیکھیے: مُلک علی شاہ
سائیں مہر دین دیکھیے: مہر دین
سائیں مولا شاہ دیکھیے: مولا شاہ
سبحان شاہ (ولد نور شاہ) ۲۷۱
سبحان شاہ، پیر ۷۴۵
سبحان علی نوشاہی (ولد خان عالم) ۶۷۷
سبل سنگھ بڈہرہ ۲۸۷
سپاہی شاہ ۱۲۴، ۳۷۳، ۹۳۳
سجاد حیدر دیکھیے: گوہر
سچیار/سچیار عالی دیکھیے: پیر محمد سچیار
سخی پیر ۵۸۳
سخی روشن دین دیکھیے: روشن دین
سخی سرور ۶۷۰
سخی شاہ سلیمان نوری دیکھیے: سلیمان نوری بھلوالی
سخی معروف دیکھیے: معروف خوشابی

Marfat.com

سراج الدین (ولد چن میاں) ۸۸۶، ۸۸۷

سراج دین (ولد محمد دین) ۱۶۷

سراج الدین/سراج دین دیکھیے: آذر؛ خادم؛ عارف

سراج دین سراج ۳۱۹

سراج الدین کاپی نویس ۵۴۰

سرخ رُو کنجاہی ۲۶۱

سرخوش، محمد افضل ۵۵۱

سردار (ولد دائم) ۷۴۳

سردار (ولد وزیرا) ۱۰۱

سردار احمد ضیا چوہدری ۲۰۹

سردار بی بی سردار ۳۲۱، ۳۲۲

سردار خان (ولد سلطان) ۷۴۵

سردار خان تارڑ ۴۸۲

سردار خان سردار ۳۲۲ تا ۳۲۴

سردار شاہ بخاری لاہوری ۴۶۰

سردار شاہ گیلانی ۸۱۲

سردار عالم سلیمانی ۷۴۲، ۷۴۳

سردار علی قوال (ولد عبدالغفور) ۶۷۸، ۶۷۹، ۸۸۷

سردار علی شاہ تاجدار پٹی والا ۴۵، ۶۳۷

سردار علی فقیر نوشاہی بھنگالی والا ۱۹۴، ۱۹۵

سردار لائل پوری ۳۲۰، ۳۲۱

سرشاہ بافندہ، بابا ۲۷۱

سرفراز احمد نوشاہی ۶۱۶

سرمد، احسان سرمد ۹۵۲ ب

سزی سقطی ۵۷۰، ۶۳۰، ۷۴۰

سزاوار ۱۶۵

سسی (پنوں کی محبوبہ) ۴۷، ۸۲، ۱۱۲، ۱۴۰، ۴۷۱، ۶۲۲، ۶۲۸، ۸۱۳، ۹۲۹

سعداللہ (ساکن گاکھڑا) ۱۱۰

سعداللہ (ولد حافظ برخوردار نوشاہی) ۳۵۷، ۷۵۶

سعداللہ خان، نواب ۱۰

سعداللہ موسوی رضوی ۸۱۲

سعدی شیرازی، شیخ ۹۱۱

سعید احمد سعید ۸۸۸

سعید خان بہادر ظفر جنگ، نواب ۸۰۶

سعید شاہ محمد، حکیم ۵۸۱

سعید الظفر نوشاہی (فرزند مصنف) ۶۷، ۸۰۴، ۸۸۳، ۹۰۹

سعید محی الدین ۶۰۱

سفری، محمد اسماعیل ۳۲۴ تا ۳۲۶

سکندر (اعظم) ۶۸۸

سکندر ذوالقرنین (مرید صفدر شاہ سلیمانی) ۹۵۲ ج

سکندر بچیاری ۱۱۸

سکندر شاہ (ولد شاموں شاہ) ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۸

سکندر شاہ قادری چشتی ۹۵۰

سلامت علی قوال ۵۲۲، ۸۸۹، ۸۹۰

سلامت علی تنویر شرق پوری ۱۹۸، ۱۹۹، ۷۶۲

سلطان دیکھیے: سلطانہ بی بی

سلطان (ملہی) ۷۴۵

سلطان (ولد دریام) ۱۷۸

سلطان احمد ۶۳۰

سلطان احمد رحمانی ۸۳۶

سلطان احمد سلیمانی ۲۷۵

سلطان احمد، میاں ۶۶۳

سلطان اکرم ۷۰۹

سلطان بخش (ولد امام بخش) ۷۴۲

سلطان بخش بچیاری ۱۱۸

سلطان تارڑ ۳۳۰

سلطان علی (ولد اکبر علی نوشاہی سنگھوئی والے) ۱۷۶، ۱۷۸، ۴۶۱، ۴۸۵، ۵۲۱، ۷۶۴، ۷۷۴، ۷۷۵، ۸۶۱، ۹۲۴، ۹۴۵

سلطان علی (ولد گوہر شاہ رن مل والے) ۴۰۲

سلطان علی سلطان ۳۲۸، ۳۲۹

سلطان فضل نوشہروی ۱۳۲، ۷۷۸

Marfat.com

سلطان محمد (ولد محمد اکرم نوشہروی) ۱۱۸، ۱۳۲
سلطان محمد (ولد محمد سعید دولا) ۹۰۱
سلطان مست نوشہروی ۱۲۷، ۵۰۷، ۸۱۹
سلطان ملک نوشہروی ۱۱۸، ۱۲۷، ۱۳۲، ۷۰۹، ۸۰۸
سلطان میراں (مرید میاں عبدالغفور) ۱۹۹، ۹۱۷
سلطان میراں بخش نوشہروی ۷۹
سلطانہ بی بی رمنور سلطانہ ۳۲۶، ۳۲۸
سلمان فارسی ۱۲۷، ۷۹۳
سلمٰی محبوب نوشاہی ۹۲۹
سلیم، رؤف احمد ۳۳۱، ۳۳۲، ۷۵۶
سلیم، محمد اسلم ۹۸، ۶۹۱، ۹۴۳
سلیم اختر (ولد محمد فاضل) ۴۳۵
سلیمان ۷۲۹
سلیمان (علیہ السلام) ۱۴۹، ۲۲۲
سلیمان، بابا ۴۴۶
سلیمان، حافظ (ولد محمد حسین قصوری) ۲۳۲
سلیمان نوری بھلوالی ۴، ۷، ۸، ۱۰، ۲۹، ۶۰، ۶۱، ۹۱، ۱۱۳ تا ۱۱۶، ۱۲۷، ۱۴۶، ۱۶۲، ۱۶۶، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۸۶، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۳۴، ۲۴۱، ۲۵۴، ۲۶۳، ۲۷۵، ۲۸۵، ۲۹۷، ۲۹۹، ۳۰۴، ۳۱۴، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۷، ۳۴۱، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۷۲، ۳۸۶، ۳۸۹، ۴۱۴، ۴۱۷، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۵۵، ۴۵۹، ۴۷۲، ۴۸۱، ۴۹۷، ۵۲۱، ۵۲۸، ۵۴۱، ۵۴۳، ۵۵۹، ۵۶۱، ۵۶۸، ۵۷۱، ۵۷۴، ۵۸۲، ۵۹۷، ۶۳۱، ۶۳۴، ۶۳۶، ۶۳۹، ۶۵۴، ۶۵۸، ۶۶۳، ۶۶۹، ۶۷۱، ۶۸۰، ۶۸۶، ۶۹۹، ۷۲۱، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۸، ۷۴۱، ۷۵۵، ۷۶۹، ۷۸۲، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۹۰، ۷۹۲ تا ۷۹۴، ۸۳۴، ۸۴۴، ۸۴۹، ۸۵۵، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۷۱، ۸۷۴، ۸۷۶، ۸۸۲، ۸۸۹، ۸۹۰، ۹۱۲، ۹۱۶، ۹۲۱، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۴۲، ۹۴۴، ۹۵ الف/ب/ت/ث
سمیع الظفر نوشاہی ۹۰۹
سُندر سنگھ (اسلامی نام: غلام رسول) ولد کرپا سنگھ ۶۹
سندھی ۷۲۹
سوماں (اسلامی نام رسول بی بی) دختر کرپا سنگھ ۶۹
سوندی، میاں ۸۶۲
سوہندا ۸۳
سوہنی (مہینوال کی محبوبہ) ۹۲، ۸۱۴
سہیل جاوید خان میرانی ۸۶۵
سیارہ مہین فر ۴۶۲، ۸۹۰
سیال کوٹی مل دیکھیے: وارستہ
سید ۶۱۹
سید احمد (مرید سید صوفی) ۶۳۱
سید احمد (امرت سری) ۷۳۷
سید احمد ملقب ابوحنیفہ ثانی ۵۵۹، ۵۶۲
سید صوفی ۵۷۰، ۶۳۱
سید عبداللہ، ڈاکٹر ۲۰
سید معروف خوشابی دیکھیے: معروف خوشابی
سید محمد سید ۳۳۵
سیف الدین (کاتب) ۷۳۳
سیف الدین، عبدالوہاب ۵۷۰، ۷۴۱

ش

شاد، منور حسن ۴۳۵
شادی ۷۱۷
شادی لوہار ۳۵۳، ۵۲۵
شاکر ابدالوی، شکر دین ۳۳۶ تا ۳۴۵
شام دین دیکھیے: شمس الدین
شاموں شاہ نوشاہی ۸۳۵، ۸۳۶
شانتی (اسلامی نام زینب) دیکھیے: زینب
شانوں گوندل ۲۵۶
شاہ امیر (مرید سید حفیظ) ۴۷۲، ۹۵۲ پ، ۹۵۲ ث
شاہ بابا سلطان ۲۰۰
شاہ بانو (پری) ۵۲۶
شاہ بغداد دیکھیے: عبدالقادر جیلانی
شاہ جمال ۷۱۶
شاہ جمال بیچاری ۱۰۶، ۴۱۴
شاہ جہان بادشاہ ۱۰، ۲۱۱، ۳۹۷، ۴۹۰، ۵۶۵، ۸۰۶
شاہ جہان بیگم، نواب ۳۰۰

Marfat.com

شاہ جیلان دیکھیے: عبدالقادر جیلانی

شاہ چراغ ۸۶۳

شاہ چراغ (ساکن لکھنان والی) ۵۸

شاہ دلیل لوہار ۳۵۳، ۳۵۴

شاہ دولہ دریائی ۲۸۷

شاہ دین (ولد چراغ دین) ۳۵۴، ۳۵۵

شاہ رحمان دیکھیے: عبدالرحمان بھڑی والے

شاہ رُخ، میاں ۸۳

شاہ سلطان، ۴۹۰

شاہ سلیمان دیکھیے: سلیمان نوری بھلوالی

شاہ شمس ۶۲۳

شاہ شیخن (ولد عبدالغنی) ۵۷، ۵۸

شاہ صدر دیوان دیکھیے: صدرالدین عقیلی

شاہ عادل ۶۳۱

شاہ غریب ۲۲۰، ۶۲۹

شاہ فتا دیوان ۵۹۰

شاہ فرید ۵۷۸

شاہ کربلا دیکھیے: حسین، امام

شاہ مبارک دیکھیے: مبارک حقانی

شاہ محمد (ساکن ڈھب چیمہ) ۴۸۳

شاہ محمد (ولد بہادر شاہ) ۱۹۵

شاہ محمد (ولد سلطان احمد) ۶۶۳، ۸۳۶

شاہ محمد شیرازی شاہ پوری ۸

شاہ مراد (ساکن گھنیاں) ۲۰۹

شاہ مراد شرق پوری ۱۷۴، ۱۸۳، ۱۹۸، ۳۰۴، ۳۵۶، ۵۸۵، ۷۷۸، ۸۰۰

شاہ مردان دیکھیے: علی، حضرت

شاہ معروف دیکھیے: معروف خوشابی

شاہ مغل (ولد غلام محمد) ۹۰۱

شاہ میر (بن علی) ۵، ۶۳۱

شاہ نتھا سلطان ۴۹۹

شاہ نظام، نظام الدین نوشاہی ۳۵۷

شاہد (نیرنگ عشق کا کردار) ۵۵۳

شاہد رضا، عنایت اللہ ۶۷، ۳۴۵ تا ۳۵۳، ۶۰۰

شائق، غلام قادر رسولنگری ۳۵۸، ۳۶۰، ۷۷۷

شائق، محمد سلام اللہ ۸۹۱ تا ۸۹۳

شائق، نجم الدین وزیرآبادی ۳۶۰

شبلی، حضرت ۵۷۰، ۷۴۰

شرافت نوشاہی، شریف احمد (مصنف تذکرہ) ۳، ۱۱، ۱۹، ۲۰، ۲۲، ۳۱، ۳۵، ۵۹، ۶۲ تا ۶۵، ۶۷، ۷۱، ۷۳، ۷۵، ۷۶، ۷۸، ۹۶، ۹۸، ۱۰۲، ۱۰۸، ۱۱۰، ۱۲۳، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۴۶، ۱۵۶، ۱۷۳، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۹۳، ۲۱۶، ۲۱۸، ۲۳۲، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۴، ۲۴۷ تا ۲۵۰، ۲۵۶، ۲۸۱ تا ۲۸۳، ۲۹۹، ۳۰۲، ۳۰۵ تا ۳۰۸، ۳۲۱ تا ۳۲۳، ۳۳۰ تا ۳۳۳، ۳۳۶ تا ۳۳۸، ۳۴۳، ۳۴۵ تا ۳۵۳، ۳۶۱ تا ۳۶۹، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۸، ۳۸۵، ۳۸۶ تا ۳۸۸، ۳۹۰، ۳۹۴، ۳۹۵، ۴۱۰، ۴۲۵، ۴۲۷ تا ۴۳۰، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۷۶، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۲، ۴۸۹ تا ۴۹۲، ۴۹۶، ۵۰۰، ۵۰۷، ۵۲۷، ۵۳۲ تا ۵۳۷، ۵۳۹، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۵۳، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۹، ۵۶۳ تا ۵۶۵، ۵۸۴، ۶۰۰، ۶۰۹، ۶۱۶، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۱، ۶۴۴، ۶۴۸، ۶۵۸ تا ۶۶۲، ۶۷۹، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۷، ۷۱۰، ۷۲۰ تا ۷۲۴، ۷۲۸، ۷۴۸، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۷، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۸، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۹، ۷۹۳، ۷۹۴، ۸۰۲ تا ۸۰۴، ۸۰۶، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۵۳، ۸۶۵ تا ۸۶۸، ۸۷۳ تا ۸۷۵، ۸۸۳ تا ۸۸۷، ۸۹۲، ۸۹۵، ۸۹۹ تا ۹۰۲، ۹۰۴، ۹۰۶، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۲۳ تا ۹۲۵، ۹۴۳ تا ۹۴۵، ۹۴۷، ۹۵۰، ۹۵۱

شرف دین، بابا ۵۲۴

شرف الدین بخاری ۹۱۱

شرف الدین سلیمانی ۳۷۲

شرف الدین قاری، بابا ۳۷۳

شرف شاہ ۶۶۷ تا ۶۶۹، ۷۲۹

شرقی حامد پوری ۹۰۵

Marfat.com

شرقی ملتانی ۳۷۳
شریعتی، محمد معصوم ۷۱۰
شریف، بابا محمد شریف (مرید شیر شاہ) ۸۹۴،۴۴۶
شریف، محمد شریف ۳۷۶،۳۷۵
شریف احمد نوشاہی، سائیں ۶۷۷
شریف حسین طبلہ نواز ۸۴۸
شریف کنجاہی، محمد شریف خان ۸۹۴
شریف لائل پوری، شریف احمد ۳۷۳ تا ۳۷۵
شعیب (علیہ السلام) ۶۸۱
شفقت علی شاہ ۷۵۹
شفیعی کدکنی، محمد رضا ۴۶۸
شفیق الرحمان نوشاہی ۷۴، ۳۱۹، ۳۷۷، ۳۷۸، ۴۵۰، ۴۶۲،
۶۱۶، ۶۲۹، ۸۵۵
شکر دین دیکھیے: شاکر ابدالوی
شگفتہ رانی ۸۹۵ تا ۸۹۸
شمر ۶۱۷
شمسا (ولد آدم) ۳۵۶
شمس خاتون ۵۸
شمس خان ۵۷۷
شمس الدین (مرشد شاہ محمد غوث اوچی) ۵، ۵۶۱، ۵۷۱، ۸۳۴
شمس الدین (ساکن ضلع ساہی وال) ۳۸۴
شمس الدین المعروف شام دین ۴۲۶، ۵۰۶، ۵۹۱
شمس دین (ولد اللہ دتا) ۸۵۷
شمس دین (وڑائچ) ۷۶۰
شمس الدین سامی ۴۱۸
شمس الدین سنگی شہید ۹
شمس الدین لاہوری، فقیر ۳۸۵
شمس الدین نوشاہی (ساکن ڈھل) ۶۷۳
شمس علی ۵۷۱
شمس علی غازی قلندر روشن شاہی ۲۰۱، ۲۰۲، ۳۷۹، ۳۸۱ تا ۳۸۴،
۴۰۹، ۴۱۲، ۴۱۳، ۵۷۰
شمیم چوہدری ۸۱۱
شوخ دیکھیے: کاتب، غلام احمد
شوق، عطا محمد ۳۸۵ تا ۳۸۹
شوقی، جوت پرکاش ۳۸۹، ۳۹۰
شہاب الدین (ولد الٰہی بخش) ۳۹۰، ۳۹۱، ۷۴۵، ۷۶۸، ۷۷۱
شہاب الدین (ولد خلاص محمد) ۱۳۴
شہاب الدین (ولد نبی بخش) ۳۹۱
شہاب الدین جھنگی والے (مرید بابا سپاہی شاہ) ۱۲۴، ۹۳۳
شہباز اختر (ولد منظور حسین نوشاہی) ۸۹۸، ۸۹۹
شہباز حسین دیکھیے: رفعت
شہباز خان شہباز ملہی ۳۹۲ تا ۳۹۴
شہباز ملک ۵۱۶، ۷۳۹
شہ بغداد دیکھیے: عبدالقادر جیلانی
شہ جیلان دیکھیے: عبدالقادر جیلانی
شہزاد، شہزاد، محمد ولایت ۳۹۴ تا ۳۹۶
شہزاد احمد نوشاہی ۹۵۲ ب/پ
شہسوار شمس گیلانی تارووالی ۱۳۳، ۲۱۷، ۷۵۱
شہمیرا قوال ۳۹۸
شہمیر قلندر لاہوری، لکھمیر ۱۸۴، ۳۹۷، ۴۰۱، ۵۷۸
شہید، محمد صفدر شاہ ۸۹۹، ۹۰۰
شیخ احد ۲۴
شیخ احمد، مولوی ۷۷۷
شیخ احمد نقشبندی ۷۸۷
شیخ عمر دیکھیے: عمر
شیخ محمد بن مدثر ۳۰
شیر شاہ (ساکن رن مل) ۱۹۳، ۲۱۵
شیر شاہ المعروف قادو شاہ لاہوری ۲۴
شیر شاہ سوری ۹
شیر شاہ، سید (مرید سید امیر شاہ) ۹۱۹
شیر شاہ ولی شیروکی والے ۴۸۷، ۴۸۸، ۸۹۴
شیر عالم ۵۲۸

Marfat.com

شیر علی (ساکن بُچہ) ۳۲۸

شیر علی قوال ۸۸۹

شیر علی (ولد سلطان علی نوشاہی) ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۸۵

شیر علی (ولد محمد شفیع نوشاہی) ۴۰۱، ۴۷۷

شیر محمد (ولد بہادر) ۷۲۰

شیر محمد بٹ ۸۰۲

شیر محمد سلیم پوری ۴۰۳

شیر محمد شاہ پوری ۲۷۰

شیر محمد (نوشاہی) ۸۵۸

شیر محمد دیکھیے: عاصی

ص

صابر، محمد اسماعیل ۴۰۴، ۴۰۵

صابر، محمد دین (امرت سر) ۴۰۶، ۴۰۷

صابر، محمد دین (سویاں) ۴۰۷، ۴۰۸

صابر، محمد صابر (لائل پور) ۴۰۹

صابر، محمد فاضل ۵۵۲

صابر براری ۹۰۰، ۹۰۱

صابر حسین (ولد علی محمد نوشاہی) ۹۰۱

صابر حسین خان ۶۷۹

صابر شاہ، شیخ ۶۸۰

صابر علی شاہ گیلانی ۸۴۴

صاحباں (مرزا کی محبوبہ) ۶۷، ۵۷۳، ۸۲۸

صاحب زادہ (ولد بختاور) ۴۸۱

صاحب زادہ (ولد وڈا) ۱۷۸

صاحبہ دیکھیے: صاحباں

صادق، استاد ۹۱۳

صادق، صادق علی خان امرت سری ۴۱۱

صادق، محمد صادق (گنہ) ۴۱۳، ۴۱۴

صادق، محمد صادق (منٹگمری) ۴۰۹، ۴۱۰

صادق، محمد صادق (وایاں والی) ۴۱۰، ۴۱۱

صادق، نذر محی الدین ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶

صادق حسین صادق ۴۱۲، ۴۱۳

صادق علی (ولد مصاحب) ۷۲۷

صادق علی دلاوری ۵۵۶

صالح، محمد صالح ۴۱۶

صالح شاہ ۶۲۵

صالح محمد، سید (مرید حضرت نوشہ گنج بخش) ۳۸، ۴۰، ۵۵۱، ۵۵۴ تا ۵۵۷، ۵۷۲، ۵۷۳، ۶۲۰، ۶۶۷، ۷۰۹، ۷۵۵، ۸۲۹، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۸

صالح محمد عرف میاں سہالی ۳۵۵

صالح محمد (مرید عبدالرحمان بھڑی والے) ۸۳۱

صداقت کنجاہی، محمد ماہ ۲۶۱، ۲۶۲، ۴۱۷ تا ۴۱۹، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۹۹، ۸۸۵، ۹۳۵

صدرالدین، سید (مرید عبدالغفور جالندہری) ۵۸۷

صدرالدین دھوبی ۸۱۶

صدرالدین، مولوی (ساکن بہڑوال) ۴۲۶

صدر دین، میاں ۹۰۱، ۹۰۲

صدرالدین شاہ (مرید شاہ کمال) ۴۱۴، ۹۱۹، ۹۴۲

صدرالدین عقیلی (ساکن رکھ چٹھہ) ۳۰، ۱۹۸، ۲۵۵

صدر گجراتی ۵۵۲

صدقی شاہ رسول نگری ۲۳۴، ۲۵۸،

صدیق دیکھیے: ابوبکر صدیق

صدیق تاثیر ۴۴۶

صدیق حسن شاہ ۱۰۱

صفدر حسین شاہ اطہر نوشاہی ۹۰۳

صفدر شاہ، صفدر ماہی سلیمانی ۹۲۷، ۹۵۲ ت، ج

صفدر صغیر ۴۲۶

صفیہ بیگم (ہمشیرۂ مصنف) ۲۹۰، ۹۴۴

صلاح الدین درویش ۵۲

صوبا ماہی دیکھیے: محبوب علی

صوبے خان ۳۰۱، ۳۰۲

صوبے شاہ دیکھیے: محبوب علی

Marfat.com

صوفی، بشیر احمد ۴۲۸ تا ۴۳۱
صوفی، غلام محمد ۹۴۹
صوفی، محمد صادق ۴۳۱، ۴۳۲
صوفی، محمد طفیل ۷۷۲
صوفی، محمد عالم ۴۳۳، ۴۳۴
صوفی، محمد فاضل ۴۳۴، ۴۳۵، ۹۰۴، ۹۰۵

ض

ضیا پسروری، محمد ضیاء ۵۵۲، ۹۰۲
ضیاء الدین ماوراء النہری، شیخ ۸۶۲
ضیاء الدین یوسف ثانی ۸۷۲
ضیاء اللہ، میاں ۸۳، ۶۰۴
ضیاء اللہ نوشاہی ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۷۱، ۶۰۳
ضیاء المصطفیٰ، میاں ۲۸۳، ۲۸۴
ضیاء المصطفیٰ قصوری ۹۸

ط

طالب (مرید مقبول محمد جلالوی) ۴۳۵
طالب، محمد صادق ۴۳۶
طالعہ ۵۴۲
طاہر فیصل آبادی، اقبال حسین ۴۳۶ تا ۴۴۰
طاہرہ فاطمہ ۹۰۳، ۹۰۴
طغرائی، فیروز الدین احمد ۹۱۷
طفیل، محمد طفیل ۶۷۹
طلا محمد، مرزا ۸۶۱
طلا محمد دیکھیے: حافظ پشاوری
طور، محمد افضل ۴۳۵، ۴۴۰، ۴۴۱، ۶۴۲، ۹۰۴ تا ۹۰۹

ظ

ظریف اللہ شاہ ۸۷۰
ظفر دیکھیے: سمیع الظفر؛ ظفر مقبول
ظفر، بہادر شاہ ۵۰۰
ظفر، رحمت اللہ ۴۴۱ تا ۴۴۴
ظفر، سائیں لعل شاہ ۴۴۶، ۴۴۷
ظفر، محمد سرفراز ۷۸۷، ۹۱۰، ۹۱۱
ظفر، مظفر حسین نوشاہی ۳۷۷، ۳۷۹، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۶۱۶، ۶۱۶، ۶۲۷
ظفر حیات (ولد عبدالکریم عباسی) ۲۵۲، ۸۹۰
ظفر شاہ، قاری فاروق آبادی ۲۹۵
ظفر مقبول، میاں ۴۴۴ تا ۴۴۶، ۷۲۷، ۷۳۹، ۷۴۰
ظہور احمد ظہور ۹۱۲
ظہور الدین ایمن آبادی ۱۰۱
ظہور الدین احمد ۴۲۵

ع

عابد حسین (مرید بابا لال شاہ) ۹۳۳
عابد نظامی، خواجہ ۹۱۲، ۹۱۳
عابر، خضر حیات ۴۵۱ تا ۴۵۳
عاجز ۴۶۱
عاجز، برکت علی ۴۶۰
عاجز، تارا سنگھ ۴۵۳ تا ۴۵۵
عاجز، دلاور شاہ ۴۵۵
عاجز گورداس پوری، علی محمد ۴۵۶، ۴۵۷
عاجز، محمد حسین ۴۵۷، ۴۵۸
عاجز، محمد مکرم یار ۴۵۸
عادل، محمد نذیر ۹۱۳
عادل شاہ، شیخ ۶۲۹
عارف اللہ شاہ گیلانی عرف دسوندھی شاہ ۳۵۷
عارف انبالوی، سراج الدین ۴۶۸، ۴۶۹
عارف، عارف حسین (ساکن شیر گڑھ) ۴۷۰ تا ۴۷۲
عارف، عارف حسین شاہ (ساکن رائب) ۴۶۹، ۴۷۰
عارف، محمد عارف ۴۷۲، ۴۷۳
عارف، معروف حسین ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۴۷۴، ۴۷۵
عارف حق نوشاہی لاہوری ۴۰۱
عارف لاہوری (فارسی شاعر) ۴۱۸، ۴۲۴
عارف محمود دیکھیے: مہجور

Marfat.com

عارف نوشاہی، رضاء اللہ شاہ ۷۲، ۱۲۱، ۲۴۵، ۲۵۰، ۳۳۷، ۴۲۵،
۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۷، ۵۰۰، ۸۰۴، ۸۱۵، ۸۶۷، ۸۷۳، ۹۳۲، ۹۳۹
عاشق، اللہ رکھا ۴۷۶، ۴۷۷
عاشق، عاشق علی نوشاہی ۴۷۷ تا ۴۷۹
عاشق، محمد شریف ۴۷۹
عاشق، محمد شفیع ۴۷۹، ۴۸۰
عاشق، محمد عاشق ۴۸۰، ۴۸۱
عاصی ۴۸۱
عاصی، شیر محمد ۴۸۱ تا ۴۸۳
عاصی، عبداللہ ۴۸۳ تا ۴۸۵
عاصی، محمد حسین ۴۸۵، ۴۸۷
عالم، مشتاق احمد ۹۱۳، ۹۱۵
عالم دین، محمد ۵۵۶
عالم شاہ، بابا ۴۴۶، ۴۸۷، ۴۸۸
عالم علی شاہ، سید ۹۱۹
عالم گیر دیکھیے: اورنگ زیب
عالم ورک ۳۹۴
عائشہ ۶۱۶
عباس علم دار ۲۳۴، ۷۶۵
عباس علی (ولد عطاء اللہ) ۸۶۲
عباسی، عبدالکریم ۶۶، ۲۵۲، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۸۹، ۴۸۹ تا ۴۹۷،
۵۵۷ تا ۵۵۹، ۶۷۹، ۸۵۳، ۸۹۰، ۹۵۲ الف
عبد، احمد حسن ۴۹۷، ۴۹۸
عبدل دیکھیے: عبدالرحیم ثانی
عبدل، عبداللہ خان ۵۰۷ تا ۵۰۹
عبدالجبار مست گجراتی ۹۰۵
عبدالجلیل ۱۳۲
عبدالحق، حکیم (ولد کرم الٰہی) ۹۱۶، ۹۱۷
عبدالحق، سائیں (ولد نیاز محمد نوشاہی) ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۳۱
عبدالحق محدث دہلوی ۲۷۶، ۶۰۱
عبدالحکیم (ولد شیخ برخوردار ہرل) ۴۵۵
عبدالحکیم (فتح محمد فقیر نوشاہی کا عقیدت مند) ۴۹۸، ۴۹۹
عبدالحکیم (ولد علی محمد) ۷۸۱
عبدالحکیم رسول نگری کاتب ۶۱۳
عبدالحکیم اوچی شاعر ۷۱۹
عبدالحکیم سیال کوٹی ۱۰، ۱۴۶
عبدالحمید ۶۷۸
عبدالحمید پانی پتی ۲۴۳
عبدالحمید فیصل آبادی ۸۷۰
عبدالحمید ملتانی ۷۹۴
عبدالخالق قادری ۹۵۲ ث
عبدالرحمان پاک بھڑی والے (القاب: پاک رحمان، شاہ رحمان، شاہ عبدالرحمان پاک) ۲۹، ۴۱، ۵۱، ۵۲، ۶۰، ۶۱، ۶۶،
۷۷، ۹۰، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۲۱، ۱۳۸، ۱۴۱ تا ۱۴۴، ۱۵۶، ۱۷۵، ۱۸۷،
۲۰۱، ۲۳۶، ۲۵۳ تا ۲۵۵، ۲۹۷، ۳۰۴، ۳۱۸، ۳۴۷، ۳۵۳ تا ۳۵۵،
۴۱۷، ۴۴۱، ۴۵۵، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۷۶، ۴۸۷، ۴۹۰، ۵۱۹، ۵۲۱،
۵۲۲، ۵۲۵، ۵۴۴، ۵۷۱، ۵۸۴، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۹، ۶۶۴،
۶۶۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۷۳۸، ۷۵۲، ۷۵۴ تا ۷۵۶، ۷۶۸ تا ۷۷۱،
۷۸۲ تا ۷۸۵، ۸۰۵، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۴۹، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۷۴،
۸۷۶، ۸۹۸، ۹۱۶، ۹۲۷، ۹۴۲، ۹۴۸، ۹۵۲ الف، ب، ت
عبدالرحمان (مرید محمد حسین) ۲۴۲
عبدالرحمان، قاضی لاہور ۳۵۵، ۶۳۰
عبدالرحمان دہلوی، حاجی (مرید پیر محمد چچیار) ۲۰۰، ۴۱۷، ۴۲۵
عبدالرحمان شاہ جہان آبادی ۴۹۹، ۵۰۰
عبدالرحمان نوشاہی، شیخ (گنج راز کے مصنف کے طور پر) ۵۰۰
عبدالرسول ہاشمی نوشاہی ۸۳۵
عبدالرحیم ۹۲۸، ۹۲۹
عبدالرحیم، حافظ (بن خدا بخش) ۲۲۷
عبدالرحیم، سید (ساکن لکھناں والی) ۵۸
عبدالرحیم ثانی ۵۴۴
عبدالرحیم سداکنبوئی ۷۸۵
عبدالرحیم نیز دیکھیے: دل شاد، رحیم لائل پوری: فدا

Marfat.com

عبدالرزاق ۶

عبدالرشید دیکھیے: سائیں؛ ناظر

عبدالرشید (مرید برق نوشاہی) ۷۵۰، ۷۵۱

عبدالرشید، خواجہ ۴۱۸

عبدالرشید (پشاوری) ۲۵۰، ۲۵۱

عبدالرشید فیصل آبادی دیکھیے: پروانہ

عبدالرشید فاضل، سید ۹۱۸

عبدالرشید محبوب رقم عادل گڑھی ۴۷۷

عبدالسبحان، میرزا ۲۰۰

عبدالستار دیکھیے: فقیر داود پوری

عبدالسلام صوفی (ولد سید عبدالوہاب) ۵

عبدالسلام (ولد ہدایت اللہ قریشی) ۸۳۳

عبدالشکور، سید ۵۸

عبدالعزیز ۶۷۰

عبدالعزیز مداری ۶۹۸

عبدالغفور (مرید میاں غلام محمد) ۱۹۹

عبدالغفور قوال ۸۷۴، ۸۸۱، ۸۸۷

عبدالغفور بابا (مرید میاں غلام مصطفیٰ) ۲۸۰

عبدالغفور بابا (مرید شہاب دین) ۹۳۳

عبدالغفور، میاں (مرید بابا سپاہی شاہ) ۳۷۳

عبدالغفور انصاری جالندہری ۱۱۸ تا ۱۲۰، ۱۲۶، ۱۲۷، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۸۵، ۳۱۴، ۵۸۶، ۵۸۸، ۵۹۳، ۵۹۴، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۹۲ تا ۷۹۴، ۸۳۴، ۸۶۲، ۸۶۳

عبدالغفور جھنگی والے ۴۸۷، ۷۳۶، ۷۳۷، ۹۱۷

عبدالغنی دیکھیے: قاضی

عبدالغنی (پنجابی شاعر) ۹۱۷

عبدالغنی، مولوی (ساہن پال والے) ۵۹

عبدالغنی منہاس ۵۰۰، ۵۰۱

عبدالقادر (ولد روش دین) ۷۰۵

عبدالقادر، منشی دیکھیے: عرشی

عبدالقادر ثانی (ولد محمد غوث اوچی) ۵

عبدالقادر جیلانی رگیلانی (القاب: پیر پیران، شاہ جیلان، غوث اعظم، غوث پاک، محی الدین) ۵، ۱۰، ۵۱، ۸۰، ۱۴۷ تا ۱۵۴، ۱۸۹، ۲۱۷، ۲۶۸، ۲۹۶، ۳۰۵، ۳۵۸، ۳۶۶، ۳۶۹، ۴۲۵، ۴۸۸، ۴۹۶، ۵۰۳، ۵۲۰، ۵۲۵، ۵۳۱، ۵۵۴، ۵۷۰، ۵۸۸، ۵۹۵، ۵۹۸، ۶۰۰، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۲۷، ۶۳۰، ۶۳۴، ۶۳۹، ۶۴۶، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۶۵، ۶۷۴، ۶۷۶، ۶۸۲، ۶۸۶، ۶۸۸ تا ۶۹۰، ۶۹۸، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۷ تا ۷۰۹، ۷۱۸، ۷۳۱، ۷۴۱، ۷۵۱، ۷۶۵، ۷۶۹، ۷۷۳، ۷۸۳، ۷۸۴، ۸۲۱، ۸۲۳، ۸۲۷، ۸۳۴، ۸۴۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۸، ۸۷۶، ۸۸۴، ۹۱۹، ۹۲۴، ۹۲۶، ۹۳۹، ۹۵۲، ۹۵۲ ث

عبدالقادر قادری ۵۹۵

عبدالقادر قادری کلانوری ۷۱۰

عبدالقوی نوشاہی ۷۰۷

عبدالکریم دیکھیے: عباسی

عبدالکریم، سید (لکھنانوالی) ۵۸

عبدالکریم، میاں (ولد سائیں رحمت) ۲۷۸

عبدالکریم، میاں (سادھووالا) ۵۰۱، ۵۰۲

عبداللطیف، امام بری ۹۳۲

عبداللطیف شاہ دیکھیے: ثنائی

عبداللہ (آنحضرت ﷺ کے والد گرامی) ۲۷۴، ۳۸۱

عبداللہ (پرانا نام: کرپا سنگھ) ۶۹

عبداللہ (ولد ابراہیم عادل گڑھی) ۵۳۲

عبداللہ (ساکن چک واندران) ۵۰۳، ۵۰۵، ۵۰۶

عبداللہ (ساکن جلالہ) ۵۰۶، ۵۳۰، ۵۳۱

عبداللہ (ولد ابوالحسن مبارک) ۲۲۰، ۶۲۹

عبداللہ (ولد چراغ دین) ۶۹۴

عبداللہ (ولد خیر اللہ نوشاہی) ۵۴۵، ۵۴۸

عبداللہ (ولد حکیم محمد اسحاق انصاری) ۲۸۶، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۴

عبداللہ (ولد مسعود) ۸۱۱

عبداللہ (مرید اللہ بخش بچیاری) ۵۶۰، ۵۶۱

عبداللہ، شیخ (مفتی رسول پور ہیلاں) ۹

عبداللہ المعروف میاں منگو ۷

عبداللہ، مولوی (ساکن چک عمر) ۵۶۲، ۸۹۱

Marfat.com

عبداللہ، مولوی (ساکن وارث کوٹ) ۴۸۳
عبداللہ دیکھیے: پیر بخش ولد قل احمد: عاصی
عبداللہ ارائیں ۲۴۰
عبداللہ برخورداری نوشاہی (غلام قادر کے والد) ۴۱۹، ۶۶۱
عبداللہ ربانی ۵
عبداللہ شاہ (ساکن راگھووالی) ۴۱۴، ۴۱۵
عبداللہ شاہ، پیر (مدفون کوٹ وارث) ۱۲۲
عبداللہ شاہ (نوشہ صاحب کے مرید کے طور پر) ۵۴۳
عبداللہ شاہ جالندہری لائل پوری (مرید سید اکبر علی) ۴۷۰،
۴۷۲، ۵۰۹، ۵۱۰، ۹۵۲ پ ر ت ر ٹ ر ش ر ج
عبداللہ شاہ (مرید امام الدین) ۹۴۲
عبداللہ لاہوری، مولانا ۱۴۶
عبداللہ مجذوب ۴۱
عبدالنبی شاہ ۵۷
عبدالنبی کنجاہی، قاضی ۲۵۷، ۲۸۶
عبدالواحد تمیمی ۶۳۰
عبدالواسع (ولد سید فیض اللہ) ۴۰، ۸۳۱
عبدالوہاب، شاہ ۵۷۲
عبدالوہاب گیلانی ۵، ۵۷۰، ۶۳۰، ۷۴۱، ۸۳۴
عبرت، ضیاالدین ۶۴۷
عتیق، عنایت اللہ شاہ ۵۱۱، ۵۱۲
عثمان (ساکن گلہونی) ۳۵۴
عثمان (ولد شمیر قلندر) ۱۸۴
عثمانؓ (ولد عفان) ر عثمان غنی ۱۶۸، ۲۳۴، ۶۵۸، ۶۹۸، ۷۴۵،
۷۴۹، ۸۲۳
عرشی، صوفی ۹۵۲ ت ر ٹ
عرشی، عبدالقادر ۵۱۲ تا ۵۱۴
عرشی، محمد حسین ۹۱۷، ۹۱۸
عرفی ۴۸۳
عزالدین عرف عزت دین فاروقی ۸۳
عزت بیگ ۹۳۱
عزیز (مثنوی نیرنگ عشق کا کردار) ۵۵۳
عزیزالدین بہاول پوری ۵۱۴
عزیزالدین لاہوری، فقیر دیکھیے: رضا
عزیز علوی، عزیزالدین ساعت ساز بہاول پوری ۵۱۵
عزیز علی شاہ بخاری ۴۴۷
عزیز مصر ۶۵۹
عشرت، غلام علی ۶۴۷
عشق عظیم آبادی، حسین قلی خان ۴۱۸، ۵۵۱
عصمت اللہ (ولد حافظ برخوردار نوشاہی) ۱۸۰، ۱۸۱، ۲۲۸، ۳۵۵
تا ۳۵۷، ۵۷۱، ۵۷۴، ۵۷۵، ۶۵۶، ۶۷۹، ۷۰۹، ۷۱۲، ۷۱۴،
۷۸۵، ۷۸۶، ۸۳۲، ۸۹۰، ۹۵۲ ت
عصمت اللہ دیکھیے: زاہد
عطااللہ (ولد شیخ اعظم علوی عباسی) ۸۶۲
عطااللہ سلیمانی گھنگوالی ۲۲۳، ۳۶۱
عطااللہ قادری ۷۰۹
عطا محمد دیکھیے: حافظ
عطا، محمد مرزا ۶۳۵
عطا محمد، میاں ۷۰۹
عطا محمد دیکھیے: شوق
عطا محمد ہاشمی، میاں ۷۰۹
عطار ۳۵۶
عظیم (مصنف قصہ جام چنیسر) ۵۱۵ تا ۵۱۷
عظیم (کالے والا کا سردار) ۸۳
عظیم الدین قاضی ۲۱۹
عظیم رسول نگری، محمد عظیم ۵۱۷ تا ۵۱۹
علاء اودھی، علاءالدین ۲۰
علاءالدین حسین غازی (والد نوشہ صاحب) ۹، ۱۰، ۱۹، ۲۰،
۲۳۰
علم الدین (ولد میاں شاہ رخ) ۸۳
علم دین (ولد محمد رمضان) ۲۳۸
علیؓ (بن ابی طالب) ر علی مرتضی ۴۰، ۱۲۷، ۱۶۸، ۱۸۹، ۲۳۷،

Marfat.com

۲۶۸،۲۷۳،۲۸۰،۲۹۶،۳۰۵،۳۱۰،۳۴۷،۳۸۱،۳۸۲،۴۳۷،
۴۵۳،۴۸۲،۵۲۰،۵۲۳،۵۸۰،۵۸۸،۵۸۹،۶۲۰،۶۳۱،
۶۳۴،۶۳۶،۶۳۷،۶۳۰،۶۸۰،۶۸۸،۶۹۸،۷۰۲،۷۰۹،
۷۲۲،۷۳۳،۷۴۵،۷۶۵،۷۷۰،۷۷۳،۷۸۰،۷۹۳،
۸۲۳،۸۵۴،۸۵۵،۸۸۲،۸۸۹،۹۴۲،۹۴۹،۹۵۲
علی (بن حسنا) ۵۴۴
علی (بن فتح علی بھاکری) ۵۷۸
علی (بن سید مسعود) ۵،۵۷۱
علی احمد (مرید نظام الدین مستوار) ۸۷۰
علی احمد (ساکن بھڑی) ۵۰۱
علی احمد (ساکن شاہ کوٹ) ۵۱۹،۵۲۰
علی احمد شاہ (ساکن بدوملہی) ۳۱۳
علی احمد قلندر قادری نوشاہی ۶۰۸
علی اصغر حکمت ۸۷۲
علی اکبر ۷۰۹
علی اکبر، پیرزادہ (ساکن جالندہر) ۱۰۴تا۱۰۶
علی اکبر، سید (مرید غلام مرتضی) ۹۵۲ج
علی اکبر شاہ، بابا (مرید عادل شاہ) ۶۲۹
علی اکبر شاہ (ولد حیدر شاہ سنگھوئی والے) ۶۷۶
علی بخش قوال ۵۲۰، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۸۹، ۹۵۲ث
علی قوال بھڑی والے ۵۱۹
علی حسن خان بھوپالی ۴۱۸
علی شاہ، سید ۶۴۰
علی گوہر، سائیں ۵۲۳، ۵۲۵
علی محمد، میاں ۶۷۱، ۷۸۱
علی محمد (شمس دین) ۷۶۰
علی محمد (ولد محمد بخش) ۴۰۹
علی محمد (ولد عثمان) ۲۳۲
علی محمد (ولد کالے خان) ۱۷۸
علی محمد (ولد نبی بخش) ۹۰۱
علی محمد دیکھیے: عاجز گورداس پوری
علی محمد مولانا (لاہور) ۳۹۷
علی محمد، مولوی ۷۴۵
علی محمد، کاتب ۲۰۳
علی محمد گوندل ۴۷۹
علی مردان شاہ ۹۱۹
علی نقی، امام ۴۳۵
علی ہمدانی ۵۱۴
علیا (خدمت گار) ۶۶۴
علیم اللہ جالندہری ۸۶۲
علیم اللہ (ساکن چک سادہ) ۴۰، ۶۴۰، ۸۳۱
علیم اللہ (ساکن کیلیاں والا) ۵۲۵
علیم اللہ، سید (مرید شاہ ظریف اللہ) ۸۷۰
علیم اللہ شاہ ہمدانی ۹۱۹
عمادالدین، شیخ ۷۴۰
عمرؓ (بن خطاب)/عمر فاروق ۱۶۸، ۳۸۳، ۵۶۳، ۶۳۴، ۶۵۸،
۶۹۷، ۶۹۸، ۷۴۵، ۷۴۹، ۸۰۱، ۸۲۳
عمر/شیخ عمر/عمر شاہ (مصنف عشق السالکین) ۵۲۵، ۵۲۷
عمرا (ولد رحمان) ۸۴۹
عمرا (فیض بخش تارڑ) ۱۲۱
عمر بی بی ۵۶۶
عمر بخش، ملک ۶۷۶
عمر بخش گنجوی، حافظ ۷۷۸
عمر بخش نوشاہی (ساہن پالوی) ۲۱۶
عمر بخش نوشاہی رسول نگری (تخلص بخشیش گدا) ۲۲۳تا۲۲۵،
۲۵۶، ۲۷۵، ۳۱۱، ۳۱۲، ۵۲۷تا۵۲۹، ۵۷۲، ۶۵۵، ۷۱۹، ۹۵۲ب
عمر حیات (ولد جمشید اختر نوشاہی) ۸۵۵
عمر حیات (چلھل والے) ۲۵۲، ۴۸۹، ۵۲۹، ۶۷۹، ۸۹۰
عمر حیات خان ٹوانہ ۱۱۳
عمر حیات سیال ۳۳۲تا۳۳۴
عمرالدین (اچھکے والے) ۶۵۷، ۶۵۸
عمر دین (وڈالی گوروو الے) ۷۴۵
عمرالدین دیکھیے: دیوان مست عمر

Marfat.com

عمرالدین طالب شنکرگڑھی ۹۱۶

عمر شاہ دیکھیے: عمر

عمر شاہ سخیا ۹۴۸

عمر عظیم دیکھیے: غریب شاہ

عنایت، محمد عنایت ۵۲۹

عنایت شاہ ۷۲۹

عنایت علی شاہ، سید ۸۴۴

عنایت علی شاہ دیکھیے: عتیق

عنایت اللہ دیکھیے: ناز

عنایت اللہ (ولد حافظ برخوردار نوشاہی) ۵۹۶

عنایت اللہ (ولد راج محمد) ۲۹۳

عنایت اللہ (ولد سردار خان) ۷۴۵ تا ۷۴۸

عنایت اللہ، مولوی ۴۸۳

عنایت اللہ دیکھیے: اثر؛ شاہد رضا

عین الحق فرید کوٹی ۹۱۳

عیدے شاہ، بابا ۶۳۵

غ

غازی، غلام رسول ۵۳۰، ۵۳۱

غریب، بشیر بیگم ۵۳۲ تا ۵۳۹

غریب شاہ، عمر عظیم ۵۲۹، ۵۴۰

غضنفر علی شاہ برقندازی ۷۱۷

غفور، غفوری (اولاد میر اقوال) ۶۷۸، ۹۲۰، ۹۲۱

غفور شاہ (مرید بابا نور شاہ) ۱۲۴

غلام (تخلص) دیکھیے: امام دین؛ پردیسی؛ غلام رسول قریشی؛ غلام محمد (بھیاں والا)؛ غلام محمد (سارنگ)

غلام (ساکن کالے والا) ۸۳

غلام احمد (قادیانی)، مرزا ۶۳۵

غلام اللہ نقشبندی مجددی ۹۴۷

غلام بدر (بہادر حسینی) ۵۴۷

غلام بدر نوشاہی ۸۰۶

غلام جیلانی (ولد سید ملک شاہ) ۷۹۸

غلام جیلانی قادری قریشی، قاضی ۹۲۲

غلام حسن (ولد بڈھا سلیمانی) ۱۱۱، ۱۱۴، ۱۱۶، ۱۱۷، ۳۳۰

غلام حسن (ولد قطب الدین شاہی) ۱۸۰، ۱۸۱،

۴۷۸، ۶۷۴، ۷۴۴، ۸۹۲

غلام حسن (ولد محمد بخش)، حاجی ۷۲۸

غلام حسن (ولد نور احمد نوشاہی) ۲۵۲

غلام حسن جالندہری ۲۴

غلام حسن شگن ۸۴۵

غلام حسن قلندر دیکھیے: لالولال

غلام حسین (ساکن خاص پور؟) ۹۱۷

غلام حسین (نبیرۂ عبدالغفور؟) ۷۳۷

غلام حسین (ولد اللہ بخش صراف) ۹۴۶

غلام حسین (ولد غلام بدر) ۸۰۶

غلام حسین (ولد نور احمد نوشاہی) ۴۸۹، ۵۲۹، ۶۳۲

غلام حسین بہادر حسینی دیکھیے: غلام محمد

غلام حسین قریشی ہاشمی ۳۰۰

غلام حسین، مرزا (آزاد کشمیر) ۳۰۸

غلام حیدر (ساکن مرالہ) ۸۵۴

غلام حیدر (ساکن نوشہرہ) ۷۷۸

غلام دستگیر (قوم کھوکھر قطب شاہی) ۸۱۹

غلام دستگیر (ولد اللہ دتا نوشاہی) ۹۴۲، ۹۴۳

غلام دستگیر (ولد محمد حسن شاہ) ۷۰۹

غلام رسول دیکھیے: اعظم؛ تائب؛ غازی؛ فائق؛ مسکین

غلام رسول ۶۷۰

غلام رسول (پرانا نام: سندر سنگھ) ۶۹

غلام رسول (ساکن چک مہرا) ۶۵۳

غلام رسول (ولد اکبر علی) ۵۴۴، ۵۴۵

غلام رسول (ولد جعفر بخاری) ۷۹۱

غلام رسول (ولد علی محمد شرق پوری) ۲۳۲، ۲۴۳، ۶۴۱

غلام رسول (ولد محمد اسماعیل منظر) ۴۴۶، ۷۲۵

غلام رسول چٹھہ ۴۵۸

Marfat.com

غلام رسول چنڑ بہاول پوری ۵۱۵

غلام رسول قریشی ۹۲۱، ۹۲۲

غلام رسول قلعوی ۱۸۶، ۹۲۳

غلام سرور جالندہری ۳۲۴

غلام سرور کاکوروی، منشی ۲۶۳

غلام سرور لاہوری، مفتی ۵۵۱

غلام شاہ (ولد غلام رسول بخاری) ۹۰، ۲۸۴، ۷۳۰، ۷۹۱

غلام شاہ نوشاہی، غلام محمد ۴۱۶

غلام عباس نوشاہی ۸۸۸

غلام علی دیکھیے: آزاد؛ عشرت؛ فائق

غلام علی (ولد قدم الدین نوشاہی) ۳۹۲، ۶۳۲

غلام قادر دیکھیے: اثر جالندہری، پردیسی؛ روشن؛ شائق؛ گرامی

غلام قادر (ولد سید عبداللہ نوشاہی) ۵۴۵، ۶۶۱، ۷۱۹

غلام قادر جگدیوی تھرپالوی ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۹۶، ۵۹۷

غلام قادر شاہ بٹالوی ۶۴۷

غلام قادر، قاضی ۲۱۹

غلام قاسم ۵۴۹

غلام محمد دیکھیے: صوفی؛ غلام؛ گنہگار

غلام محمد (امام مسجد) ۴۷۷

غلام محمد (حکیم) ۲۸۶

غلام محمد (ساکن امرت سر؟) ۷۳۷

غلام محمد (ساکن بھیاں والا) ۵۴۱، ۵۴۲

غلام محمد (ساکن چک ۱۹۱ مراد) ۹۵۲ پ

غلام محمد (ساکن سارنگ) ۵۴۲، ۵۴۳

غلام محمد (سائیں) ۵۴۷، ۵۴۸

غلام محمد (سخی) ۹۴۸

غلام محمد (مرید بخت جمال جھنگی والا) ۱۹۹، ۵۲۴، ۹۱۷

غلام محمد (قوال) ۵۲۰، ۵۲۲

غلام محمد (نارو راجپوت) ۹۵

غلام محمد (ولد امیر محمد) ۲۰۰

غلام محمد (ولد امام بخش) ۲۸۱

غلام محمد (ولد بدھو) ۴۵۷

غلام محمد (ولد پیر محمد چٹھہ) ۸۳، ۲۶۵، ۲۶۶، ۶۰۴

غلام محمد (ولد سلطان محمد) ۹۰۱

غلام محمد (ولد عبدالحکیم) ۷۸۱

غلام محمد (ولد عبدالقادر) ۷۰۵

غلام محمد (ولد کرم الٰہی نوشاہی) ۱۹۸

غلام محمد، غلام حسین بہادر حسینی ۵۴۷

غلام محمد قادری، سائیں ۹۵۲ ث، ۹۵۲ ش

غلام محی الدین (ساکن پانڈوکی) ۵۴۸، ۵۴۹

غلام محی الدین (ساکن جالندہر) ۲۴، ۱۰۴

غلام محی الدین (ساکن جھنگی) ۲۸۰، ۴۸۷، ۷۳۶، ۷۳۷

غلام محی الدین (ساکن چک سادہ) ۵۸۶

غلام محی الدین ساکن قادیان) ۶۳۵

غلام محی الدین (ساکن کھرلاں والا) ۵۰۳، ۵۰۶

غلام محی الدین، فقیر دیکھیے: نوشۂ ثانی

غلام مرتضیٰ دیکھیے: مرتضیٰ

غلام مرتضیٰ (مرید امیر شاہ) ۴۷۲، ۵۰۹، ۹۵۲ پ، ۹۵۲ ج

غلام مرتضیٰ نظام آبادی ۱۸۳، ۲۰۶، ۶۸۰، ۸۳۲

غلام مصطفیٰ دیکھیے: خادم

غلام مصطفیٰ (مرید خواجہ بخت جمال) ۲۸۰، ۴۸۷، ۷۳۶

غلام مصطفیٰ (ولد الٰہی بخش شرقپوری) ۲۷۰، ۷۶۲، ۸۰۰

غلام مصطفیٰ (ولد سلطان مست) ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۲۹، ۵۰۷ تا ۵۰۹،
۶۵۰، ۸۱۹

غلام مصطفیٰ نوشاہی (ولد مصنف) ۴۵، ۶۷، ۶۹، ۱۰۱، ۱۲۲، ۱۲۳،
۱۳۶، ۱۵۶، ۱۶۵، ۱۶۶، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۴۸، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۸۸،
۲۹۱ ت، ۲۹۹، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۳۰، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۶۱، ۳۸۶،
۳۸۹، ۳۹۵، ۴۱۸، ۴۳۶، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۶۱، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۳،
۴۸۴، ۴۹۶، ۵۳۲، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۷۸، ۵۸۴، ۶۴۶، ۶۴۸،
۶۶۱، ۶۶۲، ۶۹۴ تا ۶۹۸، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۴۳،
۷۴۶ ت، ۷۴۹، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۶۰، ۷۷۷، ۷۸۶ ت، ۷۹۱، ۸۰۲

Marfat.com

۸۰۴ تا ۸۵۳، ۸۹۲، ۹۱۱، ۹۲۴، ۹۴۴

غلام معین الدین مجد دیکھیے: معین نظامی

غلام نبی (ولد نور احمد نوشاہی) ۲۵۲

غلام نبی (ولد غلام محمد شرقپوری) ۱۹۸

غلام نبی (ولد وارث علی شاہ) ۸۰۶، ۸۶۹

غلام نبی شاہ (مرید عبداللہ شاہ) ۴۱۵، ۹۴۲

غلام نبی شاہ، سائیں ۹۲۶

غلام نبی قادری، ماسٹر ۵۹۶، ۵۹۷، ۸۱۱

غلام نظام الدین ۹۳۴

غلام نور، ملک ۹۳۱

غلامی دیکھیے: غلام غوث

غلامی (نام نامعلوم) ۴۴۹، ۵۵۰

غنیمت کنجاہی، محمد اکرم ۲۱۸، ۲۶۳، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۲۴، ۵۵۰

۵۵۶ تا ۷۰۹، ۸۳۴، ۸۸۵، ۹۳۱

غوث اعظم دیکھیے: عبدالقادر جیلانی

غوث میراثی ۲۵۶

ف

فاضل شاہ پچیاری ۸۲۲

فاضل شاہ نوشاہی ۴۴۷، ۵۸۳، ۵۸۷، ۶۱۰، ۶۲۰، ۹۴۳

فاضل قلندر لاہوری ۶۲۹ تا ۶۳۱

فاطمہ، (دختر آن حضرت) ۳۱۰، ۴۹۴، ۵۲۰، ۵۸۹، ۶۲۰، ۷۴۵، ۸۸۲

فاطمہ (والدہ غوث الاعظم) ۵۰

فاطمہ (دختر ابوالفتح حسینی اوچی) ۵

فاطمہ/فاطو (زوجۂ محمد علی) ۵۵۷ تا ۵۵۹

فاطمہ بی بی (زوجۂ محمد اشرف منجری) ۸۳۲

فاطو دیکھیے: فاطمہ

فائق، غلام رسول ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۶

فائق، غلام علی ۵۶۴، ۵۶۶، ۵۶۷

فائز، نجم الدین شاد یوالی ۵۵۹ تا ۵۶۲، ۸۴۳

فتح (ولد فضل دین بھنڈر) ۴۵۱

فتح خاں قلندر نوشاہی دیکھیے: فتح علی خان

فتح الدین (ولد خدا بخش) ۸۹۸

فتح دین (ولد محمد بخش) ۷۷۹

فتح دین (ولد محمد عظیم نوشاہی) ۱۸۱، ۵۷۲، ۸۳۲،

۸۵۸، ۸۶۰

فتح الدین سلیمانی ۲۵۱

فتح علی بھاکری ۵۷۸

فتح علی خان، محمد ۳۰۰، ۵۶۷، ۵۶۸، ۶۴۹، ۸۳۹

فتح علی مانگٹ ۸۶۷

فتح محمد (ساکن پنڈی اعواناں) ۴۹۸، ۴۹۹

فتح محمد (ساکن چک لبھیاں والا) ۷۱۷

فتح محمد (ساکن نوئیں والا) ۵۶۹

فتح محمد (ساکن نہراں والا) ۷۶۸

فتح محمد، چوہدری حافظ ۵۷۰، ۵۷۱

فتح محمد (ولد حاکم خان) ۲۹۶

فتح محمد (ولد ضیاء اللہ نوشاہی) ۲۲۴، ۳۱۲، ۵۲۷ تا ۵۲۹، ۵۷۱،

۵۷۲

فتح محمد ملک ۱۷۶

فتوحی، محمد فتوحی ۵۷۲

فتے شاہ، بابا ۱۰۶

فخر الدین، شیخ ۲۶۶

فخر الدین کاتب ۵۷

فدا، فدا حسین ۹۲۴

فدا، خیر اللہ ۵۷۳

فدا، عبدالرحیم ۵۷۴، ۵۷۵

فرح طرطوسی، ابوالفرح ۶۳۰

فرخ سیر بادشاہ ۵۵۳

فرزند علی ۵۷۷

فرعون ۵۵۵

فرمان علی (ساکن خیر کتو) ۵۷۷، ۵۷۸

فرمان علی نوشاہی (ساکن اگرویہ) ۸۷۷

Marfat.com

رید لاہوری، شیخ ۵۷۳، ۵۷۸

رید الدین گنج شکر، بابا ۱۶۰، ۱۶۱، ۹۰۴

ضل ۵۷۹

ضل احمد بچیاری ۴۶، ۵۰

ضل الٰہی، سید ۶۶۱

ضل حسین (ولد حیات شاہ) ۵۸۰، ۵۸۲

ضل حسین (ولد شاہ محمد نوشاہی) ۵۸۱

ضل حسین (ولد غلام حسن نوشاہی) ۴۷۸، ۴۷۹،

۸۹۲

ضل حسین بھلوالی ۳۲۹، ۳۳۰، ۵۸۱، ۶۷۶، ۹۰۱

ضل حسین شاہ، ماسٹر ۹۴۸

ضل حق، خواجہ ۳۷۹

ضل حق، قاضی ۲۶۱

ضل الدین ۶۵۲

ضل دین (ولد بدر دین) ۳۰

ضل دین (ولد اللہ ودھایا) ۳۳۶

ضل دین (ولد ولی داد) ۴۵۱

ضل دین وڑائچ (ساکن جبوکے) ۵۴۲

ضل دین ۵۸۲

ضل دین کنبو ۶۵۰

ضل دین وڑائچ (ساکن ابوالفتح والی) ۵۶۳

ضل دین (ساکن دیپڑ ورکاں) ۶۷۰

ضل دین، فقیر (ساکن گوندلان والا) ۵۵، ۹۰

۲۸۴، ۷۳۰، ۹۰۴

ضل الدین، ملک (تاجر کتب) ۸۶۴

ضل شاہ (مرید فضل شاہ) ۸۷۰

ضل شاہ (مرید دیوان شاہ) ۸۷۰

ضل شاہ (ولد برہان شاہ) ۷۱۰، ۷۱۱

ضل شاہ (فقیر نوشاہی) ۸۰۷

ضل شاہ (نوشاہی گردیزی) ۱۰۷، ۸۳۵

ضل عالم (المعروف شاہ جیو رشاہ جی) ۱۸۶، ۲۵۸، ۶۵۵، ۸۱۰

فضل عظیم بھیروی، مفتی ۲۶۶، ۲۶۷

فضل کوکارا ۳۳۵

فضل میراں دیکھیے: گوہر نوشاہی

فضل نور نوشاہی ۷۱۱، ۸۳۹

فضل ہاشم ۸۷۰

فضلا تارڑ ۳۳۰

فضیل کابلی دیکھیے: وجی

فقیر ۵۸۶، ۷۹۴

فقیر، عبدالستار ۵۸۲، ۵۸۳

فقیر، محمد علی ۵۸۵، ۵۸۶

فقیر محمد فقیر ۸۴۵

فقیر احمد نوشاہی ۸۷۸

فقیر بخش ۵۸۹

فقیر چند دیکھیے: سائیں لوک

فقیر حسین قوال، حافظ ۸۸۹

فقیر سائیں دیکھیے: سائیں لوک

فقیر سائیں نوشاہی، بابا ۷۲۷

فقیر محمد (ولد لدھا) ۴۸۰

فقیر محمد (ساکن اروپ) ۷۰۳

فقیر محمد (ولد نور الٰہی نوشاہی) ۵۸۳، ۵۸۴، ۶۱۶

فقیر محمد بافندہ ۳۷۳

فقیر محمد بٹ ۲۸۱

فقیر محمد چوراہی، خواجہ ۷۰۹

فقیر محمد فقیر، ڈاکٹر ۹۰

فقیر محمد قریشی قلعداری، قاضی ۷۰۹

فقیر اللہ (ساکن مکیریاں) ۵۸۶

فقیر اللہ شاہ کاظمی ۹۵، ۱۹۶، ۳۱۳، ۳۱۴، ۴۰۴، ۵۰۱، ۵۸۷،

۷۹۸

نگار ۵۹۰، ۵۹۱

فلک شیر شاہ ۹۱۹

فنا بلند شہری، محمد حنیف ۸۸۱

Marfat.com

فہمی، محمد شریف ۵۹۱، ۵۹۲
فیاض احمد، مرزا ۷۳
فیروز شاہ بادشاہ ہند ۵۲۶
فیروز الدین احمد دیکھیے: طغرائی
فیض، محمد فیض ۵۹۲، ۵۹۳
فیض احمد (ولد سید حافظ الٰہی بخش) ۷۱۹
فیض احمد سلیمانی ۲۲۷، ۳۲۹، ۳۳۰
فیض بخش (ولد امام بخش) ۵۶۰، ۵۶۱
فیض بخش (ولد دریام خان) ۵۹۴، ۵۹۵
فیض بخش تارڑ ۱۲۱
فیض بخش سلیمانی ۶۵۴
فیض الحسن تاجر دہلی ۶۹
فیض رسول، میاں ۷۶۸
فیض اللہ (مرید شاہ عصمت اللہ) ۵۷۱
فیض اللہ نوری صالحی ۴۰، ۸۲۹، ۸۳۱، ۸۳۲
فیضا دیکھیے: فیض بخش ولد دریام خان

ق

قادر بخش (ولد محمود) ۳۳۲
قادر بخش ۶۶۴
قادر بخش، بخی ۵۰۴
قادر بخش، میاں ۵۰۳، ۵۰۶، ۵۹۱
قادر پیر سوہدروی ۱۲۵
قادری دیکھیے: عبدالقادر؛ غلام نبی؛ محمد غوث اوچی
قارون ۹۳۸
قاسم علی، میاں ۷۰۵
قاضی (مرید سلطان علی نوشاہی) ۵۹۹، ۹۲۴، ۹۲۵
قاضی، عبدالغنی ۵۹۷، ۵۹۸
قاقشال خان ۴۹۹
قانع، میر علی شیر ۲۵۵
قائم الدین، حافظ (حضرت نوشہ کے استاد) ۹
قائم الدین برقندازی، حافظ ۱۱۸، ۱۲۰، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۶۰، ۱۶۱،
۲۶۳، ۲۶۴، ۲۸۵، ۳۱۴، ۳۱۸، ۵۸۶ تا ۵۸۸، ۶۳۹، ۷۹۲،
۷۹۳، ۸۳۴
قدرآفاقی ۷۲۷، ۷۳۹
قدرت اللہ اقبال، حکیم ۴۳۱
قدرت اللہ گوپاموی، محمد ۵۵۱
قدسی، محمد باقر ۵۹۹ تا ۶۰۱
قدم الدین نوشاہی برخورداری ۳۹۲، ۶۳۲
قدم الدین نوشاہی ہاشمی ۱۸۶، ۲۵۸، ۴۰۲
قدوس اختر نوشاہی ۳۳۷
قطب خاں چوہدری ۲۵۶، ۲۵۷
قطب شاہ (مرید صدرالدین شاہ) ۴۱۵، ۹۴۲
قطب شاہ (جنڈیالا والا) ۲۱۲
قطب شاہ (ڈھڈہ والا) ۱۰۶
قطب علی شاہ گیلانی، سید ۸۹۹
قطب الدین (ولد اللہ دتا نوشاہی) ۸۳۵
قطب الدین (ولد فتح الدین نوشاہی) ۸۹۸
قطب الدین کھوکھر ۶۹۸،
قطب الدین لنگاہ ۵
قطب الدین (نوشاہی ڈھل والے) ۱۸۰، ۶۷۴، ۷۴۴، ۸۵۷
قل احمد (ولد محمد اشرف منجری) ۱۸۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۸،
۶۵۷، ۸۳۶،
قل احمد (ولد الٰہی بخش نوشاہی) ۳۳۵، ۳۵۸، ۳۶۶، ۴۰۱، ۶۰۱،
۶۰۲، ۶۲۰، ۶۶۱، ۷۱۹، ۷۸۶
قلندر شاہ نوشاہی بیچاری ۹۱۸
قمر، محمد اسلم ۶۰۹
قمر جلالوی ۸۸۱
قمرالدین، قاضی محمد ۵۹۷
قمرالدین، مولوی ۶۱۰
قمرالدین سیالوی، خواجہ ۷۰۹، ۹۳۴
قمر عظیم ۶۹۱

Marfat.com

قمرعلی،سائیں ۹۲۶

قمرمحمود ۶۰۸،۶۰۹

قمریزدانی ۹۲۵

قیصر(قیصرروم) ۳۲۸،۶۸۸

ک

کاتب،غلام احمد(دیگرتخلص: بندی وان، پردیسی، سادھو،شوخ، مسافر) ۵۴،۳۷۷،۴۴۷،۶۱۰، ۶۱۲، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۸، ۶۲۱، ۶۲۷، ۶۵۹، ۶۶۸،

کاکے شاہ،بابا ۹۳۳

کالا،میاں ۶۱۸

کالاقوال،نوشہروی ۳۹۸

کالوشاہ،کمال الدین ۳۷۳،۴۵۶

کالےخاں ۱۷۸

کالےشاہ،سائیں ۴۱۵،۹۴۲

کالےشاہ،امام دین شاہ ۹۲۶

کبیر ۲۱

کبیرن،کبیر ۶۱۹

کرپاسنگھ(اسلامی نام:عبداللہ) ۶۹

کرم الٰہی(ولدالٰہی بخش شرقپوری) ۱۸۳،۱۹۸

کرم الٰہی(ولدفاضل شاہ نوشاہی،) ۱۷۱،۲۳۵،۲۹۰،۴۴۷، ۴۵۱،۴۷۳،۵۳۹،۵۸۲،۶۱۲،۶۲۰، ۶۲۲ تا ۶۲۹،۶۵۹،۹۴۳

کرم الٰہی(ولدمحمد حسین) ۶۲۹

کرم الٰہی(ولدمحمد یاسین) ۶۹۰

کرم الٰہی،حافظ ۵۳۹

کرم الٰہی قاضی ۹۹

کرم الٰہی،میاں ۹۱۶

کرم بخش چوہدری ۶۱۹،۶۲۰

کرم بخش لاہوری ۶۲۹، ۶۳۱، ۶۳۲

کرم بخش(ولددسوندھی) ۵۴۱

کرم حیات(ولدغلام حسین نوشاہی) ۲۵۲،۴۸۹،۶۳۲،۶۳۳، ۶۳۴

کرم شاہ ۵۲۴

کرم شاہ(ولدغلام محمد) ۹۵

کرم شاہ صالحی،سید ۳۹،۴۰،۶۲۰،۸۳۷

کرم اللہ ۲۳۵

کرم اللہ بھٹی ۲۶۷

کرم اللہ ترکھان ۳۰۶

کرم دین ۶۳۵

کرم دین(ولدخنجر) ۱۲۲

کرم دین (ولدجے چند) ۵۴۱

کرم شاہ الازہری،پیرمحمد ۸۵۲

کریم اصفہانیان ۴۲۵

کریم بخش(ولدفضل دین) ۳۰

کریم بخش(ولدمہتاب) ۷۲۴،۷۳۶

کریم شاہ قادری نوشاہی،بابا ۸۴۵

کریم اللہ ۵۴۹

کریم اللہ،سید ۷۵۵

کشن چندا خلاص ۵۵۱

کلیم سہسرامی،محمد ۵۰۰

کمال،مرزا کمال الدین ۶۳۵ تا ۶۳۷

کمال الدین ۳۷۳

کمال الدین جوانمرد ۲۰۰

کمال،سید (ساکن کھنانوالی) ۵۸

کمال،شاہ (پٹی والے) ۴۱۴

کمال شاہ،سید ۹۱۹

کمال مست جنیدی ۷۰۳

کنول فیروز ۹۰۸

کھڈونا،سائیں ۶۳۷،۶۳۸

کھرل ۵۰۵

Marfat.com

کھڑک سنگھ ۱۷۵
کوڑی شاہ ۲۷۱

گ

گاہیا ۲۴۶
گرامی جالندہری، غلام قادر ۲۴، ۵۵۲
گلاب دین ۱۶۸
گلاب سنگھ، راجہ ۵۵
گلاب شاہ (مرید مقبول محمد جلالوی) ۶۳۸، ۶۳۹
گلاب شاہ، بابا (مرید بابا علی اکبر) ۶۲۹
گلاب شاہ رسولنگری ۹۲
گلزار، گلزار احمد ۶۳۹، ۶۴۰
گلزار شاہ، گلزار محمد ۶۴۰
گلزار محمد دیکھیے: گلزار شاہ
گل محمد دیکھیے: بابا گلو شاہ
گل محمد (ولد محمد صدیق) ۲۰۶
گل محمد (نوشاہی) ۸۵۸
گل محمد، مرزا ۶۳۵
گل محمد شاہ، خواجہ ۸۷۰
گلو شاہ دیکھیے: بابا گلو شاہ
گنڈا سنگھ، پروفیسر ۹۰۴
گنہگار، غلام محمد ۶۴۱
گنیش داس بڈہرہ، منشی ۲۸۷
گوہر، سجاد حیدر ۹۲۷
گوہر شاہ (ولد قدم الدین نوشاہی) ۱۸۶، ۲۵۸، ۴۰۲، ۴۸۵
گوہر شاہ (ولد ماہی شاہ سلیمانی) ۳۰۰، ۶۶۲
گوہر نوشاہی، فضل میراں ۲۳۴، ۳۱۹، ۶۴۱، ۶۴۴ تا ۶۴۸، ۷۹۴
گھسیٹا ۱۰۱
گہنا ۵۴۲، ۶۴۸
گھیلا (ولد جبل) ۵۹

ل

لاجونتی رام کرشن ۸۱۱
لال (ولد قادر بخش) ۳۳۲
لال اڈیرا ۸، ۹
لال دین ۶۵۰
لال شاہ امرتسری، بابا ۹۳۳
لال شاہ گاجر گولا والے ۲۲۰
لال شہباز قلندر ۹۳۲
لالو لال فقیر سچیاری، غلام حسن قلندر ۴۵۸
لبھو رام جوش ملیسانی، پنڈت ۹۰۵
لبھو شاہ جگدیو والے ۶۵۱ تا ۶۵۳
لچھمن سنگھ بھولا، سردار ۵۵۲
لچھمی نرائن دیکھیے: دبیر کنجاہی
لدھا ۴۸۰
لدھے شاہ (ولد اخلاص محمد) ۱۳۲
لطف اللہ، قطب عالم شیخ ۵۰۰
لطیف، محمد لطیف ۶۵۳، ۶۵۴
لطیف حسین قوال دیکھیے: اوگنہار
لعل، لعل بادشاہ ۶۴۸، ۶۴۹
لعل شاہ دیکھیے: ظفر
لقمان حکیم ۳۲۰، ۴۷۶
لکھمیر دیکھیے: شہمیر قلندر لاہوری)
لہب دین (قوم اولکھ) ۹۲۸، ۹۲۹
لہب دین، مرزا ۴۳۶
لہری شاہ ۹۲۸، ۹۲۹
لہنا (ولد لال) ۳۳۲
لیاقت حسین نوشاہی، مولوی ۹۳۲
لیاقت علی اعوان، ملک ۲۹۵

م

ماجھی سلطان / ماجھی سندھی ۷۹۴، ۷۹۷، ۷۹۸
مادو ۳۳۵

Marfat.com

مارٹن، ڈاکٹر ۲۷۴، ۷۳۰

مالن شاہ قلندر ۱۸۱

مالی (کالے والا کا سردار) ۸۳

ماہ رُو (شہزادی) ۵۲۶

ماہ رُو کنجاہی ۲۶۱

ماہنی دیکھیے: بی بی ماہنی

ماہی شاہ جھنگی والے، بابا ۳۷۲، ۳۷۳، ۴۷۲، ۵۰۹، ۶۱۸، ۹۳۲، ۹۵۲ پ، ث

ماہی شاہ رن مل والے ۳۰۰، ۶۵۴، ۶۵۵

مبارک حقانی، سید ۵، ۱۰۔۱۲۷، ۵۷۱، ۶۳۱، ۷۳۶، ۷۹۴، ۹۵۲ ت

مبارک شاہ ۸۳۴

مبارک وڑائچ ۲۶۵، ۲۶۶

مبین شاہ ۶۶۵

مٹھے شاہ، بابا ۸۰۵

مجنون (لیلیٰ کا عاشق) ۵۹۹، ۹۲۵

محب علی تارڑ ۵۹۴

محبوب حسین نوشاہی ۶۷۸، ۸۷۶، ۸۸۶، ۸۸۹، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۴۱

محبوب شاہ سچیاری؟ ۱۱۸

محبوب علی ۶۵۵، ۶۵۶

محبوب علی المعروف صوبا ماہی رصوبے شاہ ۶۵۵

محکم دین ۶۵۶، ۸۵۸

محکم شاہ ۵۲۴

محمد ﷺ (احمد سرور، احمد مختار، رحمت عالم، رسول اللہ رمصطفیٰ) ۳، ۱۳، ۲۴، ۲۵، ۲۹، ۳۱، ۴۰، ۶۰، ۶۲، ۶۸، ۱۲۵، ۱۲۷، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۸، ۱۶۰، ۱۷۱، ۱۷۷، ۱۸۲، ۱۹۵، ۲۱۰، ۲۲۲، ۲۴۰، ۲۵۲، ۳۳۶، ۳۳۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۳، ۳۷۹، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۶، ۳۹۲، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۷، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۸، ۵۰۱، ۵۰۳، ۵۰۵، ۵۱۰ تا ۵۱۳، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۲۰، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۸، ۵۳۰، ۵۴۱، ۵۴۳، ۵۶۱ تا ۵۶۳، ۵۶۸، ۵۷۰ تا ۵۷۲، ۵۷۸، ۵۸۱، ۵۸۸ تا ۵۹۰، ۵۹۴، ۵۹۷ تا ۶۰۰، ۶۰۵، ۶۰۸، ۶۱۱ تا ۶۱۵، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۲، ۶۲۵، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۷ تا ۶۳۹، ۶۴۳، ۶۵۰، ۶۵۴، ۶۵۸، ۶۶۳، ۶۶۵، ۶۶۷، ۶۷۰، ۶۷۲، ۶۷۴، ۶۸۱، ۶۸۴، ۶۸۶، ۶۸۸، ۶۹۰، ۶۹۴، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۱۱، ۷۱۷ تا ۷۱۹، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۷، ۷۴۰، ۷۴۳، ۷۴۵ تا ۷۴۹، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۵، ۷۶۵، ۷۶۷ تا ۷۶۹، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۶ تا ۷۸۰، ۷۸۳، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۹۲ تا ۷۹۴، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۱۱، ۸۱۵، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۱، ۸۲۳، ۸۲۵، ۸۲۷، ۸۳۰، ۸۳۳، ۸۳۸، ۸۴۹، ۸۵۱، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۶۲، ۸۸۶، ۸۸۹ تا ۹۰۲، ۹۰۷، ۹۱۷، ۹۲۵، ۹۳۰، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۴۵، ۹۵۲ ب رپ رث رٹ

محمد (تخلص) عمر الدین ۶۵۷؛ محمد حسین ۶۵۸، ۶۵۹؛ محمد خان ۶۶۰؛ محمد شاہ نیک اختر نوشاہی ۶۶۱

محمد (ڈھلو) ۴۱۰

محمد (ڈھولن شریف والے) ۲۰۷

محمد (سوہدرہ والے) ۱۲۵

محمد (ولد رستم شاہ) ۲۰۰

محمد ابراہیم جالندہری ۲۴، ۱۲۶

محمد ابراہیم دیکھیے: ساغر

محمد احسان، قاضی دیکھیے: احسان

محمد احسان مجددی ۵۵۱

محمد احسن دیکھیے: احسن

محمد احسن شیخ سلیمانی ۴۳۴، ۹۰۵

محمد اختر ۲۱۳

محمد ارشاد، سائیں ۹۵۲ ث

محمد اسحاق، حکیم ۷۹۱، ۷۹۴

محمد اسلام تارڑ ۲۶۵، ۲۶۶

محمد اسلم (ولد حاجی نواب علی نوشہروی) ۷۹ تا ۸۱، ۲۱۳، ۲۱۶

محمد اسلم، سید ۶۰۹

محمد اسلم پسروری ۲۵۷؛ محمد اسلم حاصل پوری ۷۶ تا ۷۸

محمد اسلم (مرید کے والے) دیکھیے: سلیم

Marfat.com

محمد اسلم (مکی اصحاباں والے) ۷۵، ۷۶
محمد اسماعیل، مرزا ۷۶۱
محمد اسماعیل، میاں ۷۲۴، ۷۲۷
محمد اسماعیل دیکھیے: سفری؛ صابر؛ منظر
محمد اسماعیل نوشاہی مہرانوی ۲۰۴
محمد اشرف (بوبک والے) ۷۲، ۸۲، ۸۳
محمد اعظم (مولوی شیخ احمد) ۲۴
محمد اعظم، پیر ۵۴۰، ۶۹۴
محمد اعظم، سید ابوالحسن ۴۳۶، ۴۳۸، ۴۳۹
محمد اعظم جالندہری ۲۴
محمد اعظم میروالی، بابا ۹۵، ۹۸، ۹۹، ۱۹۶، ۳۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۵۳۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۹۴۸
محمد اقبال جاوید بلوچ ۱۰۲، ۱۰۳
محمد اقبال مجددی ۳، ۲۰، ۴۶۱، ۵۲۷
محمد اکبر ارزانی، حکیم ۸۱۵
محمد اکرام (ولد محمد اسماعیل) ۷۶۱
محمد اکرام رحمانی (مرید باوا محمد شاہ) ۹۵۲ت
محمد اکرم (ولد عبدالجلیل نوشہروی) ۱۳۲
محمد اکرم (ولد شیخ عثمان) ۳۵۴
محمد اکرم دیکھیے: اکرام؛ غنیمت کنجاہی
محمد امان ۲۰۰
محمد امین (ولد میر سلیم بغدادی) ۴۱۸
محمد امین لاہوری، شیخ (مرید سید جلال الدین) ۸۳۷
محمد امین نوشاہی (ولد قل احمد) ۱۲۱، ۳۳۰، ۳۶۲ تا ۳۶۵، ۳۶۷، ۳۶۹، ۳۷۱، ۶۰۲، ۶۱۰، ۶۲۰، ۶۶۱، ۷۴۲، ۷۸۶
محمد امین (ولد وہاب تارڑ) ۵۹۴
محمد امین نیز دیکھیے: امین؛ برق لائل پوری
محمد باقر، امام ۵۸۹
محمد باقر، ڈاکٹر ۴۲۴
محمد باقر دیکھیے: قدسی
محمد بخش المعروف محمدی شاہ ۲۴
محمد بخش (ولد الہ دین) ۱۳۶
محمد بخش (روڑا) ۵۴۱
محمد بخش (ولد شاہ محمد) ۸۳۶
محمد بخش (ولد ضیاء اللہ نوشاہی رسول نگری) ۲۲۳، ۲۵۶، ۲۷۵، ۳۱۱، ۵۲۷، ۵۲۸، ۶۰۳
محمد بخش (ولد غلام مرتضی نظام آبادی) ۸۳۲
محمد بخش (ولد محمد مراد) ۸۸۸
محمد بخش (ولد معصوم شاہ شرق پوری) ۲۳۳، ۶۷۱
محمد بخش (ولد نظام الدین) ۷۲۸
محمد بخش (جنجوعہ) ۷۷۹
محمد بخش (مصنف سیف الملوک) ۸۴، ۱۸۶، ۸۴۲، ۹۳۱
محمد بخش (نومسلم) ۶۹۴
محمد بخش (مرید سائیں بہادر شاہ) ۶۶۳، ۶۶۶
محمد بخش، مولوی (ناشر) ۵۵۶
محمد بخش (از اولاد عبدالرحمان بھڑی والے) ۶۶۵
محمد بخش ۶۶۴
محمد بخش (علی محمد کا والد) ۴۰۹
محمد برخوردار دیکھیے: برخوردار
محمد بشیر دیکھیے: بشیر
محمد بوٹا، صاحب زادہ ۵۹۳
محمد بوٹا فیض پوری ۱۷۴، ۱۷۵
محمد پناہ (وڑائچاں والا) ۱۳۶
محمد پناہ (ولد خدا بخش ساکن لوڑہکی) ۳۴۵
محمد پناہ (ساکن گلھوٹی) ۳۵۴
محمد تقی لاہوری ۷۳۱
محمد تقی مجذوب ۴۱
محمد جمیل جلالوی ۳۹۲، ۳۹۳، ۴۱۱، ۵۰۷، ۵۳۰، ۶۳۸، ۶۳۹، ۷۱۵، ۷۱۶
محمد جمیل شاہ گیلانی ۲۹۶، ۵۱۱، ۷۳۵
محمد جی اعوان پشاوری ۲۴۸
محمد حاجی (ولد محمد مظفر) ۲۰۶، ۲۰۷

Marfat.com

محمد حاجی (ولد محمد اکرم) ۳۵۴
محمد حافظ، شیخ ۶۵۴
محمد حسن شاہ گیلانی ۲۹۶، ۵۱۱، ۷۳۵
محمد حسن شاہ (مرید فقیر محمد چوراہی) ۷۰۹
محمد حسن میرانی ۸۶۴، ۸۶۶
محمد حسن نوشاہی (ولد بنے شاہ) ۲۱۵
محمد حسین ۶۶۹، ۶۷۰
محمد حسین (ولد امام دین) ۸۹۸
محمد حسین (ولد لدھے شاہ) ۱۳۲
محمد حسین (ساکن ٹھٹھہ راجیاں) ۶۹
محمد حسین (مسلم شیخ) ۲۹۹
محمد حسین چنبھلی ۶۵۸
محمد حسین خان، میرزا ۸۷۲۱
محمد حسین داود پوری ۵۸۲
محمد حسین (مرید بابا محمد علی راول پنڈی والے) ۱۳۵، ۲۴۲
محمد حسین، قاضی (مرید سید شرف شاہ) ۶۶۷ تا ۶۶۹
محمد حسین شاہ گیلانی ۶۳۷
محمد حسین دیکھیے: عاجز؛ عاصی؛ عرشی
محمد حسین قصوری، حافظ ۱۸۱، ۲۳۲
محمد حسین مبارک رقم عادل گڑھی ۱۶۶
محمد حفیظ، مولوی ۲۲۳
محمد حنیف، مولوی ۲۲۷
محمد حیات (چنبھل) ۲۵۲
محمد حیات (دینہ) ۹۵۲ ج
محمد حیات (سابن پال، ولد حافظ جمال اللہ) ۲۲۸ تا ۲۳۲، ۲۵۱، ۳۰۹، ۵۲۸، ۵۷۱، ۵۷۴، ۵۹۴، ۶۰۱، ۶۴۷، ۷۸۲، ۷۸۵
محمد حیات (شاہ پور) ۹۱۰
محمد حیات، مولوی (شرق پور) ۲۳۲ تا ۲۳۴، ۲۴۳، ۶۴۱، ۶۴۶، ۶۴۸
محمد حیات خان میرانی ۸۶۵
محمد خان ۶۶۰
محمد خان دیکھیے: پردیسی
محمد خلیل دیکھیے: احقر
محمد دین (ساکن دلاور چیمہ) ۹۳۱
محمد دین (نوشاہی) ۸۵۸
محمد دین ۶۷۱
محمد دین (ولد امیر بخش ۸۸۸
محمد دین (ولد بھولا) ۱۶۸
محمد دین (ولد غلام قادر شائق) ۷۷۸
محمد دین (ولد فضل دین ساکن چک ۶۳۸) ۵۶۳
محمد دین (ولد فضل دین ساکن دیہڑ ورکاں) ۶۷۰
محمد دین (ولد سائیں مولا شاہ) ۷۲۴
محمد دین نیز دیکھیے: جھلی؛ صابر؛ مکرم؛ مسکین
محمد الدین چشتی نظامی ۸۵۲
محمد درویش سائیں ۲۷۹
محمد الدین سچیاری نوشہروی ۴۶، ۵۰
محمد دین شادی والی ۵۶۰
محمد دین صدیقی ۹
محمد دین لوہار (ساکن ڈھل) ۱۶۷
محمد الدین نوشاہی شرق پوری ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۴۳
محمد رشید دیکھیے: رشید
محمد رفیق (ساکن سدھار) ۲۹۶ تا ۲۹۹
محمد رفیق قاری، حافظ ۲۲۷
محمد رمضان (ولد پیر بخش) ۲۳۸
محمد رمضان (ولد نور جمال) ۳۰۰
محمد رمضان شاہ برقنداز ی لائل پوری ۱۷۶، ۷۰۵
محمد رمضان علی شاہ ۴۱۵
محمد رمضان قادری نوشاہی ۸۷۱
محمد زکریا، ڈاکٹر خواجہ ۸۸۵
محمد زمان (ولد میاں ابراہیم) ۶۸۶، ۶۸۷
محمد زمان شاہ نیازی، سید ۹۱۹
محمد سرفراز دیکھیے: ظفر

Marfat.com

محمد سعید دولا (ولد ہاشم دریادل) ۲۳۱، ۵۱۵، ۵۱۷، ۸۳۰، ۹۰۱

محمد سعید، شیخ (تاجر کتب) ۶۹

محمد سعید نوشاہی (محمد عظیم کے والد) ۵۱۷

محمد سلیم، حافظ ۹۴۲

محمد شاہ ۷۲۹

محمد شاہ (ولد محمد امین نوشاہی) ۱۲۱، ۱۶۶، ۱۷۳، ۳۳۰، ۳۶۱، ۴۰۱، ۴۷۷، ۵۷۷، ۶۱۰، ۶۲۱، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۷۴، ۷۴۲ تا ۷۴۴، ۷۸۶

محمد شاہ (ولد گوہر شاہ سلیمانی) ۵۰۲، ۵۲۲، ۶۶۲، ۹۲۷، ۹۵۲ت، ۹۵۲ج

محمد شاہ (ولد نواب شاہ) ۶۷۲

محمد شاہ (ولد ہاشم شاہ) ۶۵۲

محمد شاہ صوفی، حضرت سید ۷۰۹

محمد شاہ ہمدانی نوشاہی، سید حافظ ۷۹۹

محمد شریف دیکھیے: عاشق؛ فہمی

محمد شریف جگدیوی، حاجی ۴۱۱، ۷۱۶، ۸۱۱، ۸۱۲

محمد شریف چیمہ ۳۲۱

محمد شریف خان دیکھیے: شریف کنجاہی

محمد شریف نوشاہی (ڈھل والے) ۶۷۹، ۷۵۹، ۷۸۲، ۸۹۲

محمد شفیع دیکھیے: عاشق

محمد شفیع سامہن پالوی (ولد قل احمد نوشاہی) ۴۰۱، ۴۷۷، ۶۰۲، ۶۶۱

محمد شفیع سلیمانی ۶۵۴

محمد شفیع عادل گڑھی ۵۳۲

محمد شفیع لائل پوری ۶۷۲، ۶۷۳

محمد شفیع، میاں ۵۹۱

محمد شیخ وریام ۵۶۱

محمد صادق دیکھیے: صادق؛ صوفی؛ طالب

محمد صادق (ولد خوشی محمد سوہل) ۴۷۲

محمد صالح دیکھیے: صالح

محمد صالح کنجاہی ۵۵۱

محمد صدیق (ولد خدایار) ۲۲۷

محمد صدیق خان شبلی، ڈاکٹر ۶۴۸

محمد صدیق لاہوری، شیخ ۸۳۸

محمد صفدر شاہ، دیکھیے: شہید

محمد طفیل دیکھیے: صوفی؛ مخلص

محمد ظریف ۴۰

محمد ظفر اللہ قادری، حاجی ۹۵۲ث

محمد ظہور (ولد چراغ علی) ۹۵۲ب

محمد ظہور، ظہور ماہی نوشاہی ۱۶۸، ۱۷۱

محمد عارف (نبیرۂ اشرف منجری) ۶۵۷

محمد عارف دیکھیے: انجم؛ عارف

محمد عارف لاہوری، مولوی ۱۸۴

محمد عاشق دیکھیے: عاشق

محمد عالم دیکھیے: صوفی

محمد عالم (ولد پیر بخش) ۴۳۴

محمد عالم (ولد پیر محمد نوشاہی) ۶۰۹، ۶۷۳، ۶۷۴، ۷۸۲، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳

محمد عالم حافظ آبادی، حکیم ۲۰۹

محمد عالم قریشی قلعہ داری، مولانا ۵۵۲

محمد عالم مختار حق، مولانا ۵۵۰، ۵۵۶

محمد عباس دیکھیے: اثر سیال کوٹی

محمد عبداللطیف، ڈاکٹر ۷۳۱

محمد عبداللہ (کاتب کیلیان والا) ۴۶

محمد عبداللہ (ولد غلام محمد) ۴۵۷

محمد عثمان (ولد حافظ سلیمان شرق پوری) ۲۳۲

محمد عظیم دیکھیے: عظیم

محمد عظیم (ولد عصمت اللہ نوشاہی) ۱۸۱، ۵۷۲، ۶۵۶، ۸۳۲

محمد علی دیکھیے: فقیر؛ یوسف

محمد علی (پانڈوکی والے) ۵۴۹

محمد علی (گجیانہ والے) ۵۵۷، ۵۵۹، ۸۵۰

Marfat.com

محمد علی (مدرس تبریزی خیابانی) ۴۱۸

محمد علی (مرید اکبر علی نوشاہی) ۲۴۲، ۵۶۷

محمد علی (مرید قطب شاہ نوشاہی) ۴۱۵، ۹۴۲

محمد علی (ملتانی) ۶۷۵

محمد علی (نبیرۂ الٰہی بخش کنڈلوی) ۱۱۱

محمد علی (ولد سید علی بھاکری) ۵۷۸

محمد علی (ولد غلام حسین) ۳۰۰

محمد علی (ولد میراں بخش) ۶۷۶

محمد عمر دیکھیے: عمر الدین

محمد عنایت ۵۲۹

محمد غازی خان اول، نواب ۸۶۴

محمد غریب نواز حجری، خواجہ پیر ۷۷۵

محمد غوث اوچی گیلانی (تخلص قادری) ۴ تا ۷، ۵۶۱، ۵۷۱، ۶۳۱، ۸۳۴

محمد فاضل دیکھیے: صابر؛ صوفی

محمد فاضل (ولد غلام مصطفیٰ بچیاری) ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۲۹، ۵۰۸، ۵۰۹

محمد فاضل سندر پوری ۳۶، ۲۱۲، ۲۱۶، ۶۸۸، ۷۷۳، ۹۱۴

محمد فاضل قریشی ہاشمی، میاں ۷۸۲

محمد فاضل، میراں ۲۸۷

محمد فضل الٰہی حیدری ۹۳۱

محمد فضیل دیکھیے: وجی کابلی

محمد فیض بخش کاکوروی ۲۶۳

محمد قاسم، امام ۱۲۷

محمد قلی قطب شاہ ۲۰

محمد لطیف دیکھیے: زار؛ لطیف

محمد لطیف (ولد شکر دین شاکر) ۳۴۳

محمد لطیف نوشاہی برقی، حاجی ۹۵۲ ج

محمد مالک بھنڈر ۴۵۱

محمد مالک، سید ۸۹۹

محمد ماہ دیکھیے: صداقت کنجاہی

محمد ماہ (ولد محمد) ۴۸۱

محمد ماہ (ولد محمد حاجی) ۳۵۴

محمد ماہ (صاحب تنقیح الاخبار) ۴۲۶

محمد مراد ۸۸۸

محمد مستحسن نواز نوشاہی ۹۴۴

محمد مظفر ۲۰۶

محمد معصوم دیکھیے: معصوم شاہ

محمد مقیم ۵۵۰

محمد مکرم جوکالوی، مولوی ۵۴۵

محمد مکرم یار دیکھیے: عاجز

محمد منشا بخاری ۷۳۵

محمد منیر ۷۳۴

محمد منیر، ماسٹر ۵۳۲

محمد موسیٰ امرتسری، حکیم ۳۵۶، ۴۶۱، ۸۸۳، ۹۱۸، ۹۴۴

محمد نذیر دیکھیے: اختر؛ عادل

محمد نذیر رانجھا ۲۷۵، ۲۷۶، ۴۶۳، ۴۶۱،

محمد نسیم آزاد بخت ۷۰۳

محمد نظیر ۹۳۱

محمد نواز ۱۷۲

محمد نورانی ۵

محمد وریام، شیخ ۵۵۹

محمد ولایت دیکھیے: شہزاد

محمد ہاشم دیکھیے: ہاشم؛ ہاشم دریادل

محمد یار، مولانا ۹۵، ۹۸

محمد یار خیر پوری، حکیم ۲۸۴

محمد یاسین ۶۹۰

محمد یوسف (ولد حسین بخش) ۳۲۶

محمد یوسف (ولد رحمت علی) ۸۱۷ تا ۸۲۱، ۸۲۳، ۸۲۶، ۸۲۷

محمد یوسف سدیدی، حافظ (خطاط) ۴۶۷

محمد یوسف صدیقی ۶۵۰

محمد یوسف لوڑکھوی، مولوی ۵۰۷

Marfat.com

محمد یوسف مردانوی، بابو ۱۹۶، ۱۹۷، ۵۱۹، ۵۳۹، ۶۰۸، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۳، ۶۹۴
محمد یوسف موچی ۱۲۳
محمد یوسف نوشاہی، قاضی ۸۷۵
محمدی شاہ ۳۸، ۱۰۴
محمود (جنڈ والی) ۶۷۷
محمود (چک جانو کلاں) ۳۳۲
محمود، محمود شاہ ۹۳۲، ۹۳۳
محمود، شیخ (کھوکھر) ۲۲۰، ۶۲۹
محمود افشار، دکتر ۴۲۵
محمود بیگ راحت ۶۴۷
محمود شاہ دیکھیے: بلاق شاہ
مختار، شیخ (ولد شیخ معروف) ۷۹۴
مختار احمد نعیمی، مفتی ۷۱۰
مختار حسین دیکھیے: منگتا
مختار علی، اقبال علی ۱۰۱
مخلص، محمد طفیل ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۷۶، ۸۸۷، ۹۴۱
مدثر (ولد زین الدین) ۳۰
مدثر حسین نوشاہی ۴۵۰، ۶۱۶، ۶۲۷
مدہوش دیکھیے: رشید الحسن
مراد بخش (قادر آباد) ۲۷۹
مراد شاہ (نرور) ۲۷۱
مراد شاہ (ہردیو والا) ۱۷۵
مراد علی (ولد کرم اللہ) ۲۳۵
مراد علی شاہ، حاجی ۷۴۵
مراد علی نوشاہی (نارووال) ۹۱۴
مرتضیٰ دیکھیے: علی)، حضرت
مرتضیٰ، غلام مرتضیٰ ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶
مردان شاہ بخاری نوشاہی ۲۷۷، ۵۸۰
مرزا (کھرل رصاحباں کا محبوب) ۶۶، ۶۷، ۲۱۶، ۵۲۹
۵۷۳، ۸۲۸، ۸۴۴، ۹۳۱
مرزا خاں نمبردار، منشی ۱۷۶
مروان، میاں ۶۸۶، ۶۸۷
مسافر دیکھیے: خورشید احمد؛ کاتب (غلام احمد)؛ محمد یوسف مردانوی
مست رمست علی، عبداللہ ۶۹۴ تا ۶۹۸
مستان شاہ ۹۴۸
مست عمر، عمر الدین ۶۹۸، ۷۰۲، ۷۰۳
مستی ۲۹۳
مستی شاہ دیکھیے: بنے شاہ
مسعود احمد دیکھیے: تائب
مسعود احمد خان، سردار ۷۸۲
مسعود گیلانی، سید ۵، ۵۷۱، ۶۳۱، ۷۴۱، ۸۴۱، ۸۱۱، ۸۱۲
مسکین، بشیر احمد ۹۳۳
مسکین، عابد حسین ۹۳۳
مسکین، غلام رسول ۴۰۵، ۷۰۳ تا ۷۰۵
مسکین، محمد دین ۴۰۹، ۷۰۵ تا ۷۰۸
مسکین، محمد یوسف ۸۱۹، ۸۲۱
مسو ۲۴۶
مسیتی گل ۲۴۸
مشتاق، مشتاق احمد ۷۰۸، ۷۱۰
مشتاق احمد، دیکھیے: عالم
مشرف، میاں ۳۵۸، ۷۷۷
مشفق خواجہ ۸۵۳
مشکل کشا دیکھیے: علی، حضرت
مصاحب ۷۲۷
مصری ۲۴۶
مصطفیٰ (بن شیخ محمد) ۳۰
مصلح الدین ندیم ۳۳۱
مطلوب حسین قادری، پیر ۹۱۲

Marfat.com

مظفرحسین دیکھیے: ظفر
مظفرعلی،مولوی ۸۹۲
مظہردیکھیے:توقیرعباسی
مظہرالحسن(چن پیر) ۱۳۴،۲۱۸
مظہرجانجاناں ۲۰۰
معراج خالد،ملک ۸۷۸
معراج دین(ولداللہ دتا) ۸۴۵
معراج دین(ولدصدردین) ۸۱۶
معروف،شیخ ۷۹۴
معروف حسین دیکھیے:عارف
معروف خوشابی ۸،۱۰،۱۲۷،۱۵۹،۲۸۵،۲۹۳،۲۹۷،۲۹۹،
۴۵۵،۴۵۹،۴۷۲،۴۹۶،۴۹۷،۵۲۲،۵۶۱،۵۷۱،۶۳۱،۶۸۶،
۷۳۶،۷۴۱،۷۵۸،۷۹۲تا۷۹۴،۸۳۴،۸۷۶،۸۸۹،۸۹۶،
۸۹۸،۹۰۱،۹۱۲،۹۲۷،۹۴۲،۹۴۴،۹۵۲الف/ب/ت/ث
معروف سوہدروی ۸۲۹
معروف کرخی ۵۷۰،۶۳۰،۷۴۰
معصوم(ولدعلم الدین) ۸۳
معصوم شاہ،محمد معصوم نوشاہی ۳۳۱،۶۴۰،۶۷۱،۷۱۰،۷۱۱،
۸۷۰
معموری،حافظ ۵۷
معین الدین،خواجہ ۸۳۸
معین نظامی،غلام معین الدین مجد ۱۲۱،۱۲۶،۹۱۶،۹۳۴تا۹۳۶،
۹۳۹،۹۴۱
مفتون،ہدایت اللہ ۷۱۲،۷۱۴،۷۱۵
مقبول،مقبول محمد ۷۱۵،۷۱۶
مقبول احمد،میاں ۴۴۴،۴۴۶،۷۲۵
مقبول محمد(جلالہ والے) ۴۳۵،۵۰۶،۵۰۷،۵۳۰،۵۳۱،۶۳۸
مقرب،ثقلین عباس ۶۷۹،۹۴۱،۹۴۲
مقصود،مقصوداحمد ۹۴۲
مقصودعلی ۸۸۱
مکرم،محمد دین ۷۱۷،۷۱۸
مکرم شاہ ۵۶۱
مکھن چند کنجاہی ۲۸۷
مکھن شاہ،فیض احمد ۶۶۱،۷۱۹
ملتانی،شیخ(ولدشیخ مختار) ۷۹۴
ملک شاہ برقندازی ۷۹۸
ملک شاہ نوشاہی(سنگھوئی) ۲۱۴،۴۴۶،۴۶۱
ملک علی ۹۴۳
ملک علی شاہ ناصر/سائیں لوک ۳۱۳،۳۱۴،۳۱۵
ملک غوث ۶۷۶
ملنگ شاہ نوشاہی ۳۷۳
ملہی،عنایت اللہ ۷۴۵
ملے خان ۱۶۵
ممتاز احمد نوشاہی ۱۷۱،۱۷۲،۲۳۵تا۲۳۷،۴۵۱،۴۷۲،۴۷۳،
۵۳۰،۵۸۲،تا۵۸۴،۶۱۶،۶۵۹،۸۹۰،۹۴۳،۹۴۵
ممتاز بیگم ۷۱۹،۷۲۰
منشا،محمد منشا ۷۲۰
منشی(قوم اصیل) ۱۶۸
منشی رام ۲۶۲
منصور حلاج ۳۵۶،۴۹۴،۵۱۰،۶۸۰،۶۹۷،۷۰۷،۹۵۲پ
منصور،شیخ(پاک رحمان کے دادا) ۳۵۵
منظر محمد اسماعیل ۴۴۴،۴۴۶،۷۲۴تا۷۲۷
منظور ۴۷۸
منظور حسین(ولدامیر الدین) ۷۳۵
منظور حسین(ولدصادق علی) ۷۲۷،۷۲۸
منظور حسین(ولدعلی بخش قوال) ۵۲۲،۸۸۹
منظور حسین(ولدغلام حسن) ۷۲۷،۷۲۸
منظور حسین(ولدمحمد حسین نوشاہی) ۸۹۸
منظور حسین دیکھیے:مورکھ
منظور،نذیر احمد ۷۲۹
منظور شاہ،میاں ۵۹۱
منگتا،مختار حسین ۷۲۹

Marfat.com

منگل سنگھ ورک، سردار ۴۹۶
منگے شاہ فقیر نوشاہی، بابا ۷۴، ۵۲۳
منور، فقیر نورالدین ۳۸۵، ۷۳۰، ۷۳۲
منور حسن دیکھیے: شاد
منور حسین نوشاہی ۶۱۶، ۶۲۷
منور سلطانہ دیکھیے: سلطانہ بی بی
منیر، افتخار الحق نوشاہی ۷۳۴، ۷۳۵
منیر، محمد منیر ۷۳۴
منیر احمد سلیچ ۲۷۹
موج دین ۷۴۳
موج دین، شیخ ۶۵۴
موجو چوہدری ۶۲۲
موجے شاہ ۲۷۱
مورکھ، منظور حسین ۷۳۵
موسیٰ (علیہ السلام) ۸۷، ۲۲۲، ۳۱۵، ۴۹۴، ۵۵۰، ۵۷۱، ۶۱۸، ۶۳۴، ۶۸۱، ۷۶۸، ۸۲۴، ۹۲۵
موسیٰ پاک ملتانی ۳۲۰
موسیٰ علی رضا، امام ۱۲۷، ۷۳۳
موسیٰ کاظم، امام ۱۲۷، ۵۸۹، ۷۶۵
مول چند، منشی ۶۴۷
مولا بخش (ولد کریم بخش) ۷۳۵، ۷۳۶
مولا بخش (ولد مہماں) ۴۲۸، ۴۳۰
مولا بخش کشتہ ۷۳۹
مولا داد تارڑ ۷۴۳
مولا داد وڑائچ ۳۲۲
مولا شاہ، مولا بخش ۴۴۴، ۴۴۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۷۲۴ تا ۷۲۷، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۹۴
مولا شاہ قصاب ۲۸۰
مولانا روم ۷۵۹
مولو ۵۴۲
مومن ۵۹
مومن، شیخ (ولد شیخ مونس) ۷۹۴
مونس، شیخ ۷۹۴
موہن سنگھ، ڈاکٹر ۲۱۱
مہان سنگھ ۸۳، ۶۰۴
مہان شاہ نوشاہی، بابا ۵۲۳
مہتاب دین ۷۲۴، ۷۳۶
مہجور، عارف محمود ۹۴۴، ۹۴۵
مہدی، شیخ عمادالدین ۷۴۰، ۷۴۲
مہدی، عنایت اللہ ۷۴۵، ۷۴۶
مہدی حسن، محمد ۸۶۷
مہدی شاہ، مولوی ۸۶۳
مہرا ۵۲۰
مہرداد ۷۴۲
مہر دین (ولد جمال دین) ۵۷۷
مہر دین چوکیدار ۴۴۱
مہر دین، سائیں ۹۱، ۹۴، ۱۳۴، ۱۳۵، ۳۷۵، ۴۱۳، ۴۱۴، ۵۶۹، ۵۹۲
مہر دین لوہار ۳۲۰
مہر علی شاہ، سائیں ۷۴۵، ۹۴۸
مہر علی قوال ۸۸۹
مہماں (بھکھی والا) ۴۲۸
مہماں تارڑ ۱۰، ۷۴۲
مہین فر دیکھیے: سیارہ مہین فر
مہینوال (سوہنی کا محبوب) ۹۲، ۸۱۴
میاں علی (والد پیر محمد سچیار) ۳۱۷
میاں علی (قوال عبدالرحمان پاک) ۶۸۶
میاں محمد (مصنف سیف الملوک) ۸۸۰، ۹۵۲ ج
میرا قوال، میاں میراں بخش ۶۷۸، ۸۷۴، ۸۸۱، ۸۸۷، ۹۲۰
میراں دیکھیے: عبدالقادر جیلانی
میراں بخش، پیر ۷۱۵
میراں بخش، حکیم ۶۵۷

Marfat.com

میراں بخش،سید ۷۵۵
میراں بخش،مولوی ۶۷۶
میراں بخش،میاں ۶۷۰،۶۷۸
میراں شاہ ۸۶۱،۹۴۵،۹۴۶
میراں شاہ قادر ۸۷۰
میر حسین دوست ۵۵۱
میر سلیم بغدادی ۴۱۸
ن
نادر حسین (ولد محمد دین صدیقی) ۹
نادر حسین شاہ نوشاہی، ۷۰۸
نادر خاں میراثی ۱۷۱
نادر شاہ،پیر ۵۰۲
ناز،عنایت اللہ ۷۴۵،۷۴۹،۷۵۰
ناصر الدین سلیمانی ۳۷۲
ناصر وحید نوشاہی ۸۸۹،۹۴۱
ناظر،عبدالرشید ۷۵۰،۷۵۱
ناظم،بشیر حسین ۹۴۶تا۹۴۸
نانک علی،سائیں ۱۶۲
نبی بخش (از اولاد دختر پاک رحمان) ۵۴۴
نبی بخش (ڈاکیا،لائل پور) ۳۲۰،۳۲۱
نبی بخش (ساکن لدھے ضلع سیالکوٹ) ۳۱۹
نبی بخش (کاتب،لاہور) ۴۷۷
نبی بخش (ولد امیر بخش)،میاں ۳۹۱
نبی بخش (ولد شاہ مغل) ۹۰۱
نتھو فقیر سائیں ۷۵۱
نتھے خاں ۲۲۶
نتھے شاہ ۵۴۶،۶۵۱،۶۵۲
نجم الاسلام ۲۶۶
نجم الدین دیکھیے: شائق :فائز
نجم الرشید ۳۶۰
ندیم بٹ ۹۵۲ج
نذر حسین چوہدری، ۴۲۴
نذر محمد (ولد رحمت علی) ۷۵۲تا۷۵۵
نذر محمد/نذر مولا (ولد سید میراں بخش) ۶۶،۷۵۵تا۷۵۸،
۸۵۰،۸۶۸،۸۹۵تا۸۹۷
نذر محمد،میاں ۹۵۲ت
نذر محمد عباسی ۴۵۷
نذر محی الدین دیکھیے: صادق
نذر مولا دیکھیے: نذر محمد (ولد میراں بخش)
نذیر احمد ۷۵۹
نذیر بیگم ۷۶۰
نذیر حسین دیکھیے: ہاشمی
نذیر حسین (قوال) ۵۲۲،۸۸۱،۸۸۹،۹۵۲ث
نذیر حسین،حکیم ۶۹۰
نذیرہ دیکھیے: نذیر بیگم
نسیم،محمد اکرام ۷۶۱
نسیم صابر صابری چشتی ۶۷۹
نشان علی،سائیں ۹۴۸
نصرت،نور محمد ۱۹۸،۱۹۹،۲۳۴،۷۶۲،۷۶۳
نصرت اللہ نوشاہی ۹، ۵۹۶
نصیباں ۱۹۳
نصیر احمد ۹۴۹،۹۵۰
نصیر بخش چشتی ۳۷۹
نصیر محمد سندھی،میاں ۷۹۴
نظام بن اجمیر ۵۹
نظام الدین (ساکن دیپڑ ورکاں) ۶۷۰،۶۷۱
نظام الدین (ساکن ڈھوک للہال) ۶۱۱،۷۶۴تا۷۶۷،۸۶۱،
۹۵۰
نظام الدین (قوم طور) ۷۲۸
نظام دین (قوم کمبو) ۸۶۳
نظام الدین (ولد سبحان علی نوشاہی) ۷۶۷
نظام الدین (ولد عطا اللہ سلیمانی) ۲۲۳،۳۶۱

Marfat.com

نظام الدین (ولد گیتی شاہ) ۷۷۵
نظام الدین مستوار ۸۷۰
نظام الدین نوشاہی (رن مل والے) ۱۸۶، ۸۱۰
نظر محمد عباسی ۲۴۰، ۷۶۸، ۷۷۰ تا ۷۷۲
نظر محمد کنجاہی، شیخ ۴۱۷، ۵۵۰
نظیر دیکھیے: چراغ
نظیر لدھیانوی، اصغر حسین خاں ۹۵۰
نظیری ۴۸۳
نعمت اللہ حنفی قادری، مولوی ۷۱۵
نعمت اللہ خدانما ۴۱
نعمت اللہ نقشبندی ۸۰۶
نعیم اختر قمر ۷۷۲، ۷۷۳
نگہت پروین ۹۵۲ ج
نواب بی بی ۴۰۱، ۴۰۲
نواب الدین (تاجر کتب) ۸۴۸
نواب الدین (ساکن شاہ پور) ۷۷۳
نواب دین (مدرس لدڑ) ۱۵۴
نواب دین (ولد اللہ دتا) ۴۷۹
نواب الدین نوشاہی ۵۸۱
نواب شاہ، میاں ۶۷۲
نواب شاہ رائے پوری، میاں ۶۵۰
نواب علی، حاجی (سچیاری نوشہروی) ۷۹، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۶، ۶۸۸
نواب علی، سائیں (ٹاہلیاں والا) ۷۷۴
نواب علی شاہ سندر پوری ۲۰۴، ۲۱۶، ۶۹۸، ۷۰۲
نواب علی شاہ لائل پوری ۷۷۵
نو بہار شاہ (مرید شاہ جمال پٹی والا) ۱۰۶
نو بہار شاہ (مرید صدر الدین شاہ) ۹۱۹
نوح علیہ السلام ۲۲۲، ۳۱۵، ۵۰۹، ۶۱۶
نور احمد (ولد خدا بخش نوشاہی) ۲۵۱، ۲۵۲، ۵۲۹، ۶۰۴، ۶۳۲، ۸۱۶
نور احمد (ولد میاں باہو سیال) ۷۷۶
نور احمد (ساکن شرق پور) ۶۷۱
نور احمد چشتی ۵۷۸، ۶۴۷
نورا قصاب ۲۶۰
نور الٰہی نوشاہی ۵۸۳
نور بیگم ۷۷۷
نور جمال، مولوی ۳۰۰
نور حسن ۵۹۲
نور الحسن، مولوی حکیم ۸۶۴
نور حسن، میاں حسن محمد (کھرلاں والا) ۵۰۶
نور حسین، میاں ۵۹۱
نور حق نوشاہی ۸۷۸
نور خاں ۵۷۷
نور الدین، حافظ ۷۷۸
نور الدین، فقیر دیکھیے: منور
نور الدین رسولنگری، مولوی ۶۱۳
نور دین ۸۳۴
نور دین (ولد غلام قادر شائق) ۷۷۷
نور شاہ (بابا ڈلے شاہ کے دادا) ۲۷۱
نور شاہ، بابا (مرید بابا رمضان شاہ) ۱۲۴
نور عالم (ولد بہاول بخش) ۶۴۰
نور عالم (ولد عمر بخش نوشاہی) ۵۲۸، ۶۵۵
نور عالم نقشبندی ۶۱۰
نور اللہ (ولد محمد حیات نوشاہی) ۲۵۱، ۳۰۹، ۵۴۵، ۵۹۴، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۷۱۹
نور اللہ لاہوری، خواجہ ۱۱۸
نور محمد دیکھیے: نصرت
نور محمد (ولد احمد دین) ۷۷۹ تا ۷۸۱
نور محمد روشن شاہی (کھرلاں والا) ۱۱۷، ۱۲۱
نور محمد خان کھرانی ۷۴۰
نور محمد سچیاری، صوفی ۸۵۱، ۸۷۰

Marfat.com

نورمحمد سیالکوٹی ۴۱،۴۴

نورمحمد قادری داؤدی، خلیفہ ۷۹۴

نورمحمد مدقق، مولانا ۳۹۷

نورمحمد میراثی ۷۷۵،۷۷۶

نورالمصطفیٰ ۷۸۱،۷۸۳،۷۸۵،۷۸۶

نوشاہی (تخلص، قوم میراثی) ۷۹۱

نوشاہی (تخلص) دیکھیے: غلام مصطفیٰ

نوشہ (تخلص)، سکندر ذوالقرنین ۹۵۲ ج

نوشہ ثانی، فقیر غلام محی الدین ۲۰، ۹۰، ۱۲۶، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۸۴، ۳۸۵، ۶۴۷، ۷۳۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۴

نوشہ گنج بخش، حضرت حاجی محمد ۳، ۴، ۸ تا ۱۱، ۱۳ تا ۲۲، ۲۵، ۲۷ تا ۳۱، ۳۵، ۳۸، ۴۰ تا ۵۰، ۵۲، ۵۷ یا ۶۷، ۷۲، ۷۳، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۸۰، ۸۲، ۸۳، ۸۶ تا ۹۴، ۹۸، ۱۰۲، ۱۰۴ تا ۱۱۰، ۱۱۳ تا ۱۱۵، ۱۱۹ تا ۱۲۱، ۱۲۵، ۱۲۷، ۱۳۶ تا ۱۴۳، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۵۴، ۱۵۶، ۱۵۸ یا ۱۶۱، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۸ یا ۱۸۰، ۱۸۳، ۱۸۵ تا ۱۸۹، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۵، ۱۹۸ تا ۲۰۶، ۲۰۹، ۲۱۳ تا ۲۱۶، ۲۱۸، ۲۲۸، ۲۳۰، ۲۳۵ تا ۲۳۷، ۲۴۰ تا ۲۴۶، ۲۴۹، ۲۵۱، ۲۵۳ تا ۲۵۷، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۸ تا ۲۷۱، ۲۷۷، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۴ تا ۲۸۷، ۲۸۹، ۲۹۹ تا ۳۰۲، ۳۰۴ تا ۳۰۶، ۳۰۹، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۴، ۳۱۷، ۳۲۳، ۳۲۵ تا ۳۲۷، ۳۳۰ تا ۳۳۴، ۳۴۱، ۳۴۹ تا ۳۵۰، ۳۵۳، ۳۵۵، ۳۶۱ تا ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۶، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۲، ۳۷۵ تا ۳۷۷، ۳۷۹، ۳۸۶، ۳۸۹، ۳۹۵، ۳۹۶، ۴۰۱ تا ۴۰۳، ۴۱۱، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۲۲، ۴۲۵، ۴۲۷ تا ۴۳۱، ۴۳۵ تا ۴۴۳، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۵، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۷۲ تا ۴۷۷، ۴۸۰، ۴۸۴، ۴۸۵ تا ۴۸۷، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۲، ۴۹۴، ۴۹۶، ۵۰۱، ۵۰۳، ۵۰۵، ۵۰۷، ۵۰۹، ۵۱۳ تا ۵۱۷، ۵۱۹، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۴، ۵۲۶، ۵۳۰ تا ۵۳۲، ۵۳۵ تا ۵۳۷، ۵۳۹ تا ۵۴۱، ۵۴۳ تا ۵۴۸، ۵۵۱، ۵۵۴، ۵۵۷ تا ۵۶۱، ۵۶۳ تا ۵۶۵، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۱ تا ۵۷۹، ۵۸۱ تا ۵۸۳، ۵۸۶ تا ۵۹۰، ۵۹۴ تا ۵۹۸، ۶۰۰ تا ۶۰۳، ۶۰۷، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۹ تا ۶۲۱، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۳۱ تا ۶۳۷، ۶۳۹، ۶۵۸، ۶۶۱، ۶۶۳، ۶۶۵، ۶۶۷، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۲، ۶۸۶، ۶۹۰، ۶۹۳ تا ۷۰۱، ۷۰۴ تا ۷۱۰، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۶، ۷۲۰ تا ۷۲۴، ۷۳۰، ۷۳۲، ۷۳۶ تا ۷۳۸، ۷۴۱، ۷۴۴ تا ۷۴۶، ۷۵۱ تا ۷۵۷، ۷۶۰، ۷۶۳ تا ۷۷۳، ۷۷۷، ۷۸۲ تا ۷۸۶، ۷۸۸ تا ۷۹۷، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۸ تا ۸۱۰، ۸۱۲، ۸۱۶، ۸۱۸، ۸۲۰، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵ تا ۸۳۰، ۸۳۲، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۲، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۷ تا ۸۵۲، ۸۵۵، ۸۵۷، ۸۵۹ تا ۸۶۴، ۸۶۶، ۸۶۸، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۶ تا ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۷، ۸۹۰ تا ۸۹۲، ۸۹۴ تا ۸۹۶، ۸۹۸، ۹۰۰ تا ۹۰۲، ۹۰۸، ۹۱۴ تا ۹۲۲، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۷ تا ۹۳۶، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۴ تا ۹۴۸، ۹۵۰ تا ۹۵۲، ۹۵۲ ب/پ/ت/ٹ/ث/ج

نوشیر ۷۹۵ تا ۷۹۸

نیازاحمد شاہ ۷۹۸

نیازمحمد نوشاہی ۳۰۹، ۳۳۱، ۸۷۸

نیازی، زمان شاہ ۷۹۹، ۸۰۰

نیک محمد (ساکن شرق پور) ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۹۸، ۳۰۴، ۵۸۵، ۷۶۲، ۸۰۰، ۸۰۱، ۹۴۷

نیک محمد (ساکن مدن چک) ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴

وارث (ولد سعداللہ) ۱۱۰

وارث (ولد ہیرا) ۵۹۲

وارث خاں ۳۱۷

وارث سرہندی ۹۱۸

وارث شاہ، بابا (ساکن چاہل کلان) ۸۰۵

وارث شاہ جنڈیالوی ۲۱۲

وارث علی شاہ بھاکری ۸۰۵، ۸۶۹

وارستہ، سیال کوٹی مل ۴۱۸، ۵۵۴

واصف امجد ۹۰۷

واصل حق نوشاہی، سید پیر ۷۳۴

وحی، خواجہ فضیل کابلی ۶۰، ۱۸۷، ۷۵۵، ۷۵۶، ۸۰۶، ۸۰۷

وحید قریشی ۴۲۴، ۵۵۰، ۶۴۶

Marfat.com

وڈا ۱۷۸
ورٹا خان ۳۷۹
وریام ۱۷۸
وریام خاں، چوہدری ۵۹۴
وزیر ۶۵۹
وزیرارائیں ۱۰۱
وزیرالحسن عابدی ۵۵۱
وزیرسنگھ، دیوان ۱۷۶
وزیرشاہ ۸۰۷تا۸۱۰
وزیرمحمد (ولد فضل عالم نوشاہی) ۸۱۰، ۸۱۱
وزیرمحمد (ولد نورالٰہی نوشاہی) ۶۱۶
ولا، مظہرعلی ۶۴۷
ولایت حسین شاہ ۳۵۷، ۳۵۸
ولی داد بھنڈر ۴۵۱
ولی محمد، میاں حاجی ۶۵۴
ولی محمد ترکھان ۵۸۴
ولی محمد نوشاہی ۸۸۱
وہاب ۶۸۶
وہاب (ولد محب علی) ۵۹۴
وہاب (ولد مستی) ۲۹۳

ہ

ہادو ۳۳۵
ہادی حسین نوشاہی ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۳۹، ۴۴۶، ۸۴۸، ۹۲۹
ہاشم (آن حضرت ﷺ کے پردادا) ۱۶۸
ہاشم، محمد ہاشم (ولد حاجی محمد شریف جگدیوی) ۱۱، ۳۹۲، ۴۱۱، ۴۴۶، ۵۴۶، ۵۹۶، ۶۵۲، ۷۱۶، ۸۱۱تا۸۱۵
ہاشم دریادل، محمد (فرزند اصغر نوشہ گنج بخش) ۱۱، ۴۱، ۱۵۴، ۲۳۱، ۳۵۵، ۴۰۲، ۴۷۴، ۴۸۵، ۵۰۷، ۵۱۵، ۵۱۷، ۵۱۹، ۵۸۱، ۶۷۹، ۷۶۷، ۸۱۰، ۸۳۰، ۸۵۵، ۸۵۹، ۸۷۰، ۹۰۱، ۹۲۹، ۹۵۰
ہاشمی، صوفی نذیرحسین ۹۵۱، ۹۵۲
ہدایت اللہ ۷۱۲
ہدایت اللہ قریشی سوہدری ۸۳۳
ہربنس لال ۵۸۴
ہرنی شاہ شرق پوری ۱۸۱تا۱۸۳، ۱۹۸، ۳۵۶، ۵۸۵، ۸۰۰
ہزاری مل سیالکوٹی، لالہ ۲۶۶
ہیرسیال (رانجھا کی محبوبہ) ۱۱۳، ۱۴۰، ۱۴۱، ۵۲۵، ۶۰۶، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۳۶، ۹۲۸
ہیرا ۵۹۲

ی

یادگار ۸۱۶
یار ۸۴۹
یافعی، امام ۶
یحییٰ علیہ السلام ۲۲۲
یزید ۳۱۰، ۲۱۷
یعقوب (علیہ السلام) ۱۴۹، ۱۹۷، ۲۲۲، ۶۵۹، ۷۴۷
یقین علی ۸۱۶، ۸۱۷
یکرنگی شاہ ۶۳۵
یوسف (علیہ السلام) ۴۰، ۱۴۰، ۱۹۷، ۲۲۲، ۳۴۷، ۳۸۳، ۴۷۱، ۶۰۹، ۶۲۹، ۶۵۹، ۶۸۱، ۷۱۴، ۷۱۹، ۷۲۵، ۷۴۷، ۷۸۱، ۸۳۷، ۸۸۴
یوسف، محمد علی ۸۱۸، ۸۱۹
یوسف خاں نوشاہی روشن شاہی ۱۲۱
یونس (علیہ السلام) ۳۸۲
یونس نوشاہی، بابا ۴۰۷

Marfat.com

عکسیات

Marfat.com

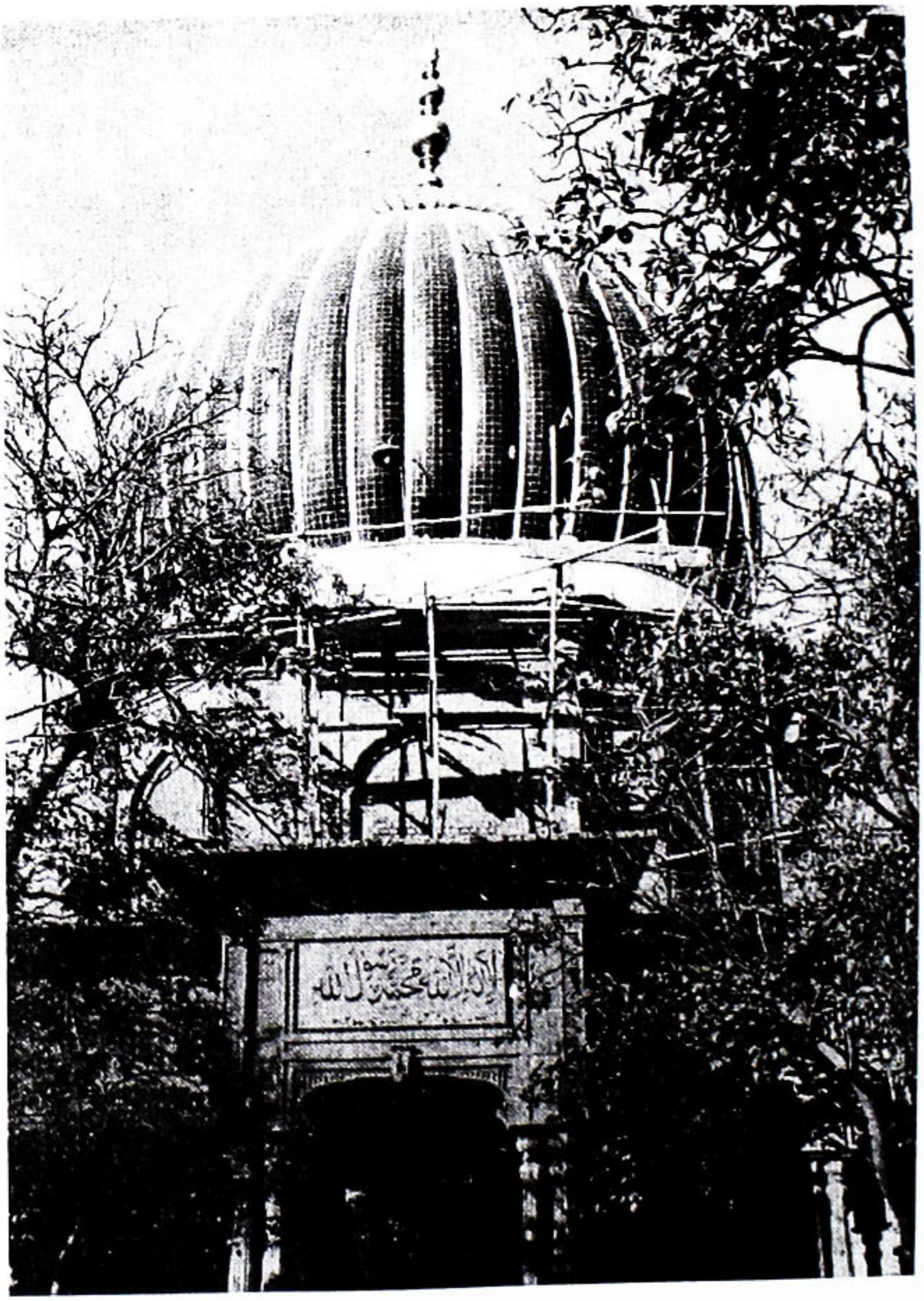

مزار حضرت سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش (۱۵۵۲ء۔۱۶۵۴ء)
واقع ساہن پال شریف، ضلع منڈی بہاءالدین، پاکستان

Marfat.com

سید شریف احمد شرافت نوشاہی (۱۹۰۷ء۔۱۹۸۳ء)

بہ عہد جوانی

Marfat.com

سید شریف احمد شرافت نوشاہی اپنے چند مریدوں کے ساتھ

بہ عہد جوانی

Marfat.com

سید بشیر احمد بشارت نوشاہی (۱۹۱۰ء۔۱۹۶۱ء)

اپنے دو بڑے بیٹوں کے ساتھ، دائیں: رضا اللہ شاہ، بائیں: قدوس اختر

مصنفِ تذکرہ کے چھوٹے بھائی اور مرتبِ تذکرہ کے والد

Marfat.com

سید عبدالکریم عباسی نوشاہی (۱۹۱۴ء۔۱۹۶۹ء)

مصنفِ تذکرہ کے خاص مرید اور سلسلہ نوشاہیہ کے اہم شاعر

Marfat.com

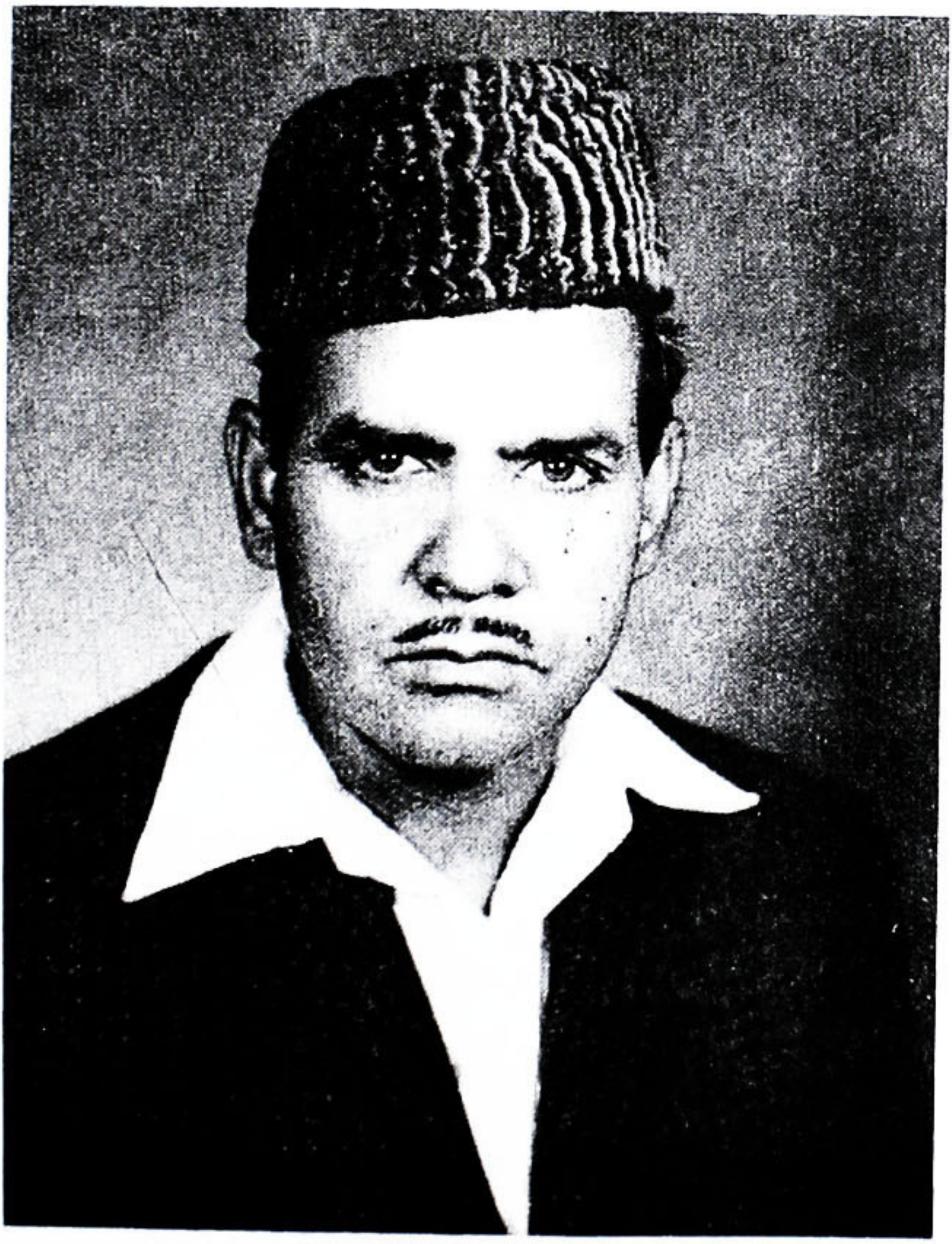

مرزا محمد نذیر اختر (۱۹۳۱ء۔۱۹۹۴ء)
مصنفِ تذکرہ کے خاص مرید اور سلسلہ نوشاہیہ کے اہم شاعر

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

سلسلہ عالیہ نوشاہیہ جو شیخ الاسلام حضرت نوشہ گنج بخش محمد اکبر قادری (۹۵۹ھ - ۱۰۶۴ھ) کی ذات گرامی سے شروع ہوا۔ اور دیار ہند و پاکستان اور ممالک عرب و عجم میں اشاعت فیض روحانی میں سب سلسلوں میں سے بڑھ چڑھ کر ہے نہ صرف سلاسل تصوف میں ہی اس کا شمار ہے۔ بلکہ ظاہری علوم اور ادبی خدمات بھی اس کی بے شمار ہیں۔ حضرت نوشاہ عالیجاہ سے لے کر آج تک سینکڑوں کی تعداد میں عربی۔ فارسی۔ اردو ہندی۔ پنجابی زبان کے شعرا گذرے ہیں۔ جن کا کلام متفرق کتابوں۔ بیاضوں۔ سفینوں۔ سینوں میں محفوظ ہے۔ اور آج تک کوئی باقاعدہ تذکرہ ان کے متعلق نہیں لکھا گیا۔ پس میں نے

تذکرہ شعرائے نوشاہیہ کا مبیضہ بخط مصنف

Marfat.com

چاہئے کہ ان علمی جواہرات کو اکٹھا کر کے اہل علم و ادب کے سامنے بطور تحفہ پیش کیا جائے۔ لہٰذا اس میں شاعروں کے حالات جمع کئے گئے ہیں۔ اور ان کے اسماء بترتیب حروف تہجی لکھے گئے ہیں تاکہ تلاش کرنے میں آسانی ہو۔ اور اس کا نام "ضیافۃ الابرار من اشعار الاخیار" المعروف "تذکرہ شعرائے نوشاہیہ" رکھا۔

اس کی ابتداء تو ۱۳۶۴ھ میں کی گئی تھی۔ چنانچہ پروفیسر محمد اقبال مجددی صاحب لیکچرار شاہ حسین کالج لاہور نے رسالہ احوال و آثار سید شرافت نوشاہی کے صفحہ ۳۴ پر اس کا یہی سال تالیف لکھا ہے۔ مگر دوسری تصانیف کی مصروفیت کی وجہ سے یہ مسودہ نامکمل پڑا رہا۔ اب بتیس ۳۲ سال کے بعد اس کو زیور تکمیل سے آراستہ کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سعادت دارین نصیب کرے۔

دارالاولیاء۔ ساہن پال شریف گجرات
۲۳ ذیقعد ۱۳۹۶ھ ۱۶ نومبر ۱۹۷۶ء

سید شرافت نوشاہی
غفر اللہ لہ ولوالدیہ

تذکرہ شعرائے نوشاہیہ کا مبیضہ بخط مصنف

Marfat.com

ضروری گذارش

چونکہ اس کتاب میں یہ التزام ہے کہ اس میں نوشاہی خاندان کے شاعروں کے حالات لکھے گئے ہیں۔ اور بانی سلسلہ حضرت نوشہ گنج بخش اس سے باہر رہ جاتے ہیں۔ لہذا میں نے ابتدا اس کتاب میں بطور تبرک اس خاندان کے تین مشایخ کرام کا تذکرہ کر دیا۔ جو شعر گوئی میں بلند مقام رکھتے تھے۔ جن کے اسماء گرامی یہ ہیں

۱۔ حضرت مخدوم سید محمد غوث الحسنی حسینی اوچی م ۹۲۳ھ
المتخلص بہ قادری قدس سرہ العزیز

۲۔ حضرت شیخ شاہ سلیمان نوری بھلوالی م ۱۰۱۲ھ
المتخلص بہ شاہ سلیمان قدس سرہ العزیز

۳۔ حضرت سید شاہ حافظ حاجی محمد نوشہ گنج بخش ساقی پالوی م ۱۰۶۴ھ قدس سرہ العزیز۔

اللہ کریم ان بزرگوں کی طفیل اس کتاب کو بخیر و خوبی مرتبہ تکمیل پر پہنچائے اور میرے لئے سعادت اُخروی کا باعث ہو۔

تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ کا مبیضہ بخطِ مصنف

Marfat.com

نوشاہی

سابنپالی

آپ کا نام اعلیحضرت سید غلام مصطفےٰ تخلص نوشاہی لقب نوشاہ ثالث کنیت ابوالشریف۔ والد بزرگوار کا اسم گرامی حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ بن سید محمد امین مختار السالکین بن سید حافظ قل احمد پاکذات نوشاہ ثانی تھا۔ آپ شیخ الاسلام حضرت نوشہ گنج بخش رح کے فرزند اکبر و خلیفہ اعظم حضرت مولانا سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق رح کی اولاد امجاد سے تھے۔ اور منصب سجادگی پر فائز تھے۔ آپ ۱۳۰۷ھ (۲۷ جمادی الاول) میں پیدا ہوئے۔ تعلیم ظاہری مولانا شیخ احمد حنفی نقشبندی دھریکوی سے پائی۔ اپنے والد بزرگوار کی بیعت و خلافت سے سرفراز ہوئے۔ ہزاروں مخلوق آپ کے فیضان سے سیراب ہوئے۔ آپ میرے (شرافت کے) والد ماجد تھے۔ کمالات صوری و معنوی سے مشرف تھے۔ آپ کی تصانیف تقریباً بیس ۲۰ سے زیادہ ہیں۔ آپ ۱۸ شوال ۱۳۸۴ھ ۲۱ فروری ۱۹۶۵ء کو واصل باللہ ہوئے۔ آپ کا مدفن ساہن پال شریف۔ ضلع گجرات میں اپنی حویلی میں بنا۔

تذکرہ شعرائے نوشاہیہ کا مبیضہ بخط مصنف

Marfat.com

~~آپ عربی۔ فارسی اردو۔ اور پنجابی کے بہترین شاعر تھے۔~~

آپ کثیر التصانیف تھے۔ یہ کتابیں آپ کی موجود ہیں۔

۱۔ تفسیر نوشاہی۔ سورۂ مزمل کی تفسیر اردو

۲۔ دیوان نوشاہی۔ پنجابی

۳۔ عربیات نوشاہی

۴۔ سحر فسانے نوشاہی (پنج گنج)

۵۔ نوشاہی نامہ

۶۔ ترجمہ کریما۔ (پنجابی)

۷۔ ترجمہ نام حق "

۸۔ ترجمہ پند نامہ عطار "

۹۔ ترجمہ محمود نامہ "

۱۰۔ ترجمہ گلستاں "

۱۱۔ ترجمہ بوستاں "

۱۲۔ رسالہ الحوارض اردو

۱۳۔ رسالہ رفع سبابہ "

۱۴۔ رسالہ طاعون۔ بھاگنے کا امتناع

۱۵۔ نصائح ضروری

۱۶۔ کتاب المناقب

۱۷۔ مکتوبات نوشاہی

۱۸۔ رقعات نوشاہی

۱۹۔ فیض محمد شاہی ۱۰ جلدوں میں

۲۰۔ حل سوالات سراجی۔ علم فرائض

۲۱۔ ملفوظات نوشاہی (کنز الموقت) ۴ جلدوں میں

۲۲۔ ملفوظات نوشاہی (کنز القوت)

۲۳۔ مجالس نوشاہی (ضیاء العارفین)

۲۴۔ خطبات نوشاہی

۲۵۔ عیون التواریخ چار جلدوں میں

تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ کا مبیضہ بخطِ مصنف

Marfat.com

اردو کلام ۔ نعت شریف بصنعت غیر منقوط ۔

دکھا اللہ ہمارا وہ محمد — اوہ وہ اہل اُمم عُمدہ محمد

کرم کردا عُمدا علیٰ دلدا — اوہ سامع حال سادا مہ شہارا

اوہ مالک ملک دا محمود مسعود — رسول اللہ دا آہا لاڑا مودود

اکہ دا احمد وہ سرکار احمد — اساڈا سرور و سردار احمد

دکھا اللہ رسول اللہ ہمارا — احمد دا احمد دا اوہ مکرم سارا

مرا ہمدرد احمد ساک محرم — مرا اوہ حال دا آگاہ ہمدم

درود و کلمہ ہر دم ورد ساڈا — محمد دل دا مالک اوہ دوراڈا

ہمارا دل سوا احمد ہوا — محمد ورد ہر ساہ کام کارا

اوہ دو لہا دو سرا دا اوہ مکمل — ہمہ سرلاوا عالم اوہ اکمل

معما دا محل صدر محمد — اکہ دا وہ مکمل طور احمد

سر در دل کلام حال درد اوس — علوم سر دا معلوم صدر اوس

محمد دا ہمہ عالم وہ گولا — سوا احمد ہمہ معدوم حالا

کلام اللہ دا ناہر محمد — اساڈا ورد دل طاہر محمد

تذکرہ شعرائے نوشاہیہ کا مبیضہ بخطِ مصنف

Marfat.com

اوہ سالار رسل احمد مکرم — اہ کردا امم اسعد مکرم

محمد لا طمع ہم لا سوا لا — محمد رحم کردا حال والا

محمد ساڈا مولا عدم آلام — محمد آل دا راکھا اوہ آرام

مدام اہ درود و کلمہ طاہر — صعود اوراد کردا سارا ناہر

کمال اسم محمد سعد موسوم — الاہ گولا احمد دا ہو معلوم

الاہ کر عطا رحم محمد — اوہ دل دا ورد کر وہم محمد

اوہ نوشاہی دا احمد درد دل دا

الاہ یار دا احمد دا بلدا

(فیض محمد شاہی ج ۶ ص ۲۸۰ - ج ۷ ص ۷۹)

تذکرہ شعرائے نوشاہیہ کا مبیضہ بخطِ مصنف

Marfat.com

اول

فہرست برائے

تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ

الف

۔ قادری	محمد عزت گیلانی اوچی	اوچ شریف
۔ سلیمان	شاہ سلیمان مسیحی	بھلوال
۔ نوشہ	حاجی محمد نوشہ گنج بخش	سانگلہ ہل

الف

۔ اثر	عنایت اللہ	لائل پور
۔ اثر	غلام حیدر شاہ انصاری	جالندھر
۔ اثر	محمد عباس	میانوالی
۔ احسن	محمد احسن	سہارنپور
۔ احقر	محمد خلیل ہیئر	شکرگڑھ
۔ احمد	احمد بخش انصاری میاں	جالندھر
۔ احمد	احمد بخش	لاہور

تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ کے شعرا کی فہرست بخطِ مصنف

Marfat.com

تذکرہ، شعرائے نوشاہیہ کی تکمیل کے لیے مصنف کی ہدایات

Marfat.com

تذکرہ، شعرائے نوشاہیہ کا مبیضہ بخطِ مصنف

Marfat.com

ذیل تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ

تصنیف

سید شرافت نوشاہی

تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ ہر لحاظ سے طباعت کے لیے تیار ہو چکا تھا اور کاپیاں جُڑ چکی تھیں کہ اواخر جنوری ۲۰۰۶ء میں حضرت شرافت نوشاہیؒ کے ذاتی کتب خانے واقع ساہن پال شریف میں ان کے ہاتھ سے لکھے ہوئے متفرق کاغذات کی پڑتال کرتے ہوئے بعض ایسے اوراق بھی دستیاب ہوئے جو تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ کا مواد ہیں۔ یہ اوراق حالت بیاض سے سواد میں آ چکے تھے۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مصنفؒ ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۵ء میں یہ تذکرہ لکھنے میں مصروف تھے۔

یہ اوراق دست یاب ہونے سے قبل چون کہ اس تذکرہ کا مقدمہ، فہرستیں اور اشاریے مکمل ہو چکے تھے لہذا ذیل میں آنے والے شعرا کا ذکر (بلحاظ تعداد شعرا اور زبانوں کی تخصیص وغیرہ) مقدمے میں نہیں ہو سکا اور اس حصے کے اعلام کا اندراج بھی اشاریوں سے خارج ہے۔ حضرت شرافتؒ کے اوراق سے دست یاب ہونے والے شعرا کے اسماء یہ ہیں:

- دیوانہ
- رحمت علی لاہوری
- زمانی، غلام رسول بھڑی والا
- غلام محمد بسمل
- گہنا ولد صاحبو
- محبوب علی لاہوری
- محمد عظیم حفظانہ رسول نگری (کلام میں پختگی نہ ہونے کی وجہ سے میں نے اسے حذف کر دیا ہے)۔
- نذیر حسین قوال (مصنف کے مسودے میں نذیر احمد قوال)

ولایت، محمد ولایت مدن چک والا

Marfat.com

تذکرہ کی تکمیل کے بعد مجھے ایک نوشاہی شاعر بابا امام الدین شاہ کا نمونۂ کلام دست یاب ہوا ہے، اسے بھی آخر میں شامل کر دیا گیا ہے۔ عارف نوشاہی

☆☆☆

دیوانہ

[ایک کاغذ بخط شاعر دست یاب ہوا جس پر لکھا تھا ''دیوانے دے ہاڑے بفرمایش صوفی عبدالکریم قادری نوشاہی''۔ اس میں پندرہ دوہڑے لکھے ہیں۔ شاعر کے حالات مفقود ہیں۔ ڈاکٹر خضر نوشاہی صاحب نے بتایا کہ یہ شاعر لاہور کے رہنے والے تھے اور ان کا مجموعۂ کلام حق دی پہچان کے نام سے شائع ہو چکا ہے اس میں بھی صوفی عبدالکریم قادری نوشاہی کا ذکر ہے اور اس کے ''ہاڑے'' طبع ہوئے ہیں، قوال ان کا کلام گاتے تھے۔ میں یہ مجموعۂ کلام نہیں دیکھ سکا۔ عارف]

نمونۂ کلام:

نت اوسیاں پاواں، نالے کانگ اڈاواں
نوشہ آ وڑ ویہڑے، واری صدقے جاواں
ویکھاں تیریاں راہواں، رووواں پئی کرلاواں
دل ہویا دیوانہ، دیکھ ناز اداواں

کدے آ گھر ماہی، میرے پیر نوشاہی
تیرے قدماں توں واری ساری دنیا دی شاہی
اک جھات جے پاویں لکھ عید مناواں
دل ہویا دیوانہ، دیکھ ناز اداواں

تیرا شان نیارا، سخی برخوردارا
تیرے کرم توں واری، تیرا درد پیارا
تیرے باجھ نہ کوئی کملی دیان تھاواں
دل ہویا دیوانہ، دیکھ ناز اداواں

Marfat.com

رحمت اللہ، لاہور

قوم ارائیں سے نئے مزنگ، لاہور کا باشندہ ہے۔ ۱۹۳۵ء میں پیدا ہوا۔ صاحب زادہ غلام رسول زمانی ☆ بھڑی والا کا مرید ہے۔ پنجابی میں بعض اوقات شعر کہتا ہے۔ اس وقت ۱۹۶۵ء میں موجود ہے۔

حضرت شاہ عبدالرحمان پاک صاحب قادری نوشاہی خلیفۂ اقدس حضرت نوشہ گنج بخش قدس العزیز کی صفت میں ایک سی حرفی لکھی ہے جس کے دو اشعار یہ ہیں:

الف ایس بھڑی شاہ رحمان اندر کیتا کرم ہے رب رحمان سائیں
لگی لَو توحید دی شمع بلی، مرد ہوے نے صاحب عرفان سائیں
وچ عاشقاں ہین سردار سوہنے، تارے چن دے کول شرمان سائیں
سوہنا اسم مبارک ہے شاہ رحماں، دیندے بُھکھیاں تائیں ایہ دان سائیں

ب بہت بزرگ ہین مرد کامل، منزل بہت اُچی لامکان سائیں
ہین ولی زمانے دے وچ سوہنے، بیڑے ڈُبیاں نوں بنے لان سائیں
کیڈی شان ہے مرتبہ غوث جانو، متھے چمکدا نور ایمان سائیں
نوشہ پیر سرکار توں فیض پایا ساہنپال جو ولی سدان سائیں

زمانی، بھڑی

نام غلام رسول، والد کا نام میاں اکبر علی، دادا کا نام میاں نبی بخش صاحب۔ حضرت شیخ عبدالرحمان پاک صاحب بھڑی والا (متوفی ۱۱۱۵ھ) کی دختری اولاد سے ہیں۔ اپنے مورث اعلیٰ میاں محمد زمان صاحب کے نام کی نسبت سے اپنے آپ کو ''زمانی'' تخلص کرتے ہیں۔ ۱۹۲۲ء میں تولد ہوے۔ لوئر مڈل سکول، بھڑی شریف، ضلع گوجران والا میں پرائمری تک تعلیم پائی۔ اس وقت ۱۹۶۵ء میں موجود ہیں۔

خاندان نوشاہی کے باخلوص افراد سے ہیں۔ علم دوست، مودّب، خوش اخلاق۔ پنجابی زبان میں اشعار کہا کرتے ہیں۔ یہ اشعار آپ کے ہیں۔

Marfat.com

دوہڑہ درمدح حضرت نوشہ صاحب

نوشہ نوشہ پکاراں میں ہر ویلے ،میری سُتی ہوئی قسمت جگا نوشہ
میری کھیتی امید دی ہری کردے،مینہ رحمت دا دیہ وسا نوشہ
میں ہاں غماں دے بحر وچ غرق ہویا ،باہوں پھڑ کے تے بنے لا نوشہ
میری بھری ہوئی ہوگئی گود خالی ،نظر کرم دی میرے ول پا نوشہ

دوہڑہ درمدح پاک صاحب

میرا پیر ہے پاک رحمان سوہنا ،ذیرہ بھڑی شریف وچ لا بیٹھا
میری اُجڑی کُلّی وسا سایاں ،جھوک وسدی میں لُٹا بیٹھا
گل نال لاویں،بیڑا پار ہووے ،تیر غم دا سینے وچ کھا بیٹھا
باہوں پھڑ کنڈے لا دئیں سائیاں ،بیڑی اپنی میں رُھڑا بیٹھا

آپ کا اکلوتا فرزند صاحب زادہ عبدالرحیم ثانی ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۲ء میں فوت ہوگیا تو اس کے فراق میں ایک سی حرفی بنائی۔اس کا ایک شعر یہ ہے:

ک کدوں توں ملیں گا سوہنیاں او،میرے نَین دیکھن تیرے ول عبدل
کِتے جگ تے نظر نہ آونا ایں،جے توں ملیں تے لا لوواں گل عبدل
اوس پاک جناب فریاد میری جھڑا کردا اے مشکلاں حل عبدل
ایتھے رہن دا نہیں سواد کوئی ،بوہا نوشہ دا لواں گا مَل عبدل

غلام محمد بسمل

غلام محمد بن غلام حیدر بن امام دین بن میاں حسن محمد (م: جمعہ،۸ جیٹھ ۱۳۵۱ھ، مدفون جید کے، تحصیل حافظ آباد) بن میاں محمد بوٹا (م: سوموار،۱۱ ماہنگ ۱۹۳۶ بکرمی، مدفون کوٹ شیرا) بن سردار محمد بن نامدار بن نور احمد بن محمد عبداللہ بن فیض اللہ بن یار محمد بن میاں سوہنا بن نور احمد بن محمد عبداللہ (نومسلم سابقہ نام: شام سنگھ)۔قوم دُلّو ،غلام محمد بسمل بدھ وار ۱۵ رمضان ۱۳۵۷ھ/۲۲ کتک ۱۹۹۴ب کو پیدا ہوا۔قدیمی گاوں اتالی دُلّو واں ہے اب سکونت ظفر آباد متصل نوکھر، تحصیل وضلع گوجراں والا میں ہے۔اپنے گھر میں میاں کرم الٰہی (ولادت شب سہ شنبہ ۱۱ ماہنگ ۱۹۳۹ب ،مدفون ظفر آباد، وفات بوقت فجر نماز کے

Marfat.com

بعد، بدھ وار، ۲۴ جیٹھ ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۶ء) سے پڑھا۔ میاں کرم الٰہی ولد حسن محمد شاعر بھی تھے۔ غلام محمد کے اجداد سے میاں حسن محمد کا شجرۂ طریقت اس طرح ہے: میاں حسن محمد مرید نور احمد کھیالی والا، مرید محمد فیض کھیالی والا، مرید مولوی شیر محمد، مرید مولوی عبدالرحیم، مرید مولوی عبدالکریم، مرید محمد شاہ، مرید شاہ جمال گوجران والا، مرید شاہ سعید دھرم کوٹ، مرید میاں میر لاہوری۔ گلزار محمدی ان کے لیے لکھی گئی۔

غلام محمد بسمل پنجابی میں شعر کہتا ہے۔ قصہ سوہنی مہینوال، دوہڑہ جات سسی پنوں، باراں ماہ ہیر رانجھا، معجزات محمدی، چٹھی صغرا اس کی تصانیف ہیں۔

نمونۂ کلام:

ہائے ہائے ربّا دس جاں کتھے میرے شعر سندا راز دان کوئی نہیں
خون جگر دا لا کے حرف لکھاں ،پَٹی لان والا انسان کوئی نہیں
تیرے سایہ سا تھیں نس جاواں نظر آوندا ہور اسمان کوئی نہیں
ایس زمین حزین توں لواں تھلے اے پر آزاد خطہ زمان کوئی نہیں
بسمل نیم بیمار میں پیاں تڑفاں ،میرے واسطے رہیا لقمان کوئی نہیں
بھل گئی نماز ،نہ عقل تھانویں ،مُلّاں آکھدے توں مسلمان کوئی نہیں
لڑکے بال بے حال نوں ویکھ ہسّن میرے جہیا ربّا بے شان کوئی نہیں
بے آسرا جرم دا پتلا ہاں ،مینوں عقل تے مان گمان کوئی نہیں
ایس غلام ناکام دی لاج رکھیں، تیری ذات باہجوں نگہبان کوئی نہیں

رباعی

جدوں آپ اللہ مہربان ہووے رنگ لاوندا لنڈیاں بُچیاں نوں
چکڑ بھریاں بھی لاہن محبوب سینے ،نور چمکدا وحشیاں لُچیاں نوں
آپے ملدے نے راہ نما کامل ،نور چمکدا انھیاں پُچیاں نوں
غلام کھرا کیتا جنہوں پیر سوہنے حاصل لکھ ناہیں اوتھوں سُچیاں توں

Marfat.com

گہنا، جُمّن

نام گہنا، والد کا نام صاحبو، قوم گوجر، موضع جمن کار ہنے والا۔ علم تھوڑا رکھتا تھا لیکن ذہین خاصہ تھا۔ پنجابی اشعار بڑی روانی سے کہتا۔ بدیہہ گو تھا۔ میرے ساتھ ارادت رکھتا تھا۔ قبر جمن مضافات لالہ موسیٰ ضلع گجرات میں ہے۔

نمونۂ کلام:

ایک عورت نے کوٹھے کے چھت پر مرچیں خشک کرنے کے لیے کھلاری [پھیلائی] ہوئی تھیں، کپڑے اس کے پھٹے ہوے تھے۔ بابا گہنا نے اس کو دیکھ کر یہ شعر بولے:

جس دن توں آیوں مائی، قسمت ساڈی کھوٹی
لیارا سانوں لبھدا ناہیں، ویہڑے پھڑی جھوٹی
کوٹھے تے توں مرچاں پایاں اوہ بھی کھا گئے طوطے
کپڑے تیرے چُڑ چُڑ پاٹے، اوہ کیوں نہیں توں دھوتے

(بیاض مواہب العلوم، خطی، ص ۲۳۵)

محبوب علی، لاہور

قریشی صدیقی النسب ہیں۔ موضع ڈھولن وال، متصل لاہور، درگاہ حضرت شاہ فرید لاہوری خلیفۂ حضرت سچیار صاحب نوشہروی کے سجادہ نشین ہیں۔ ۱۳۸۴ھ میں موجود ہیں۔ صاحب علم و ذوق ہیں۔ خاندان نوشاہی کا یہ شجرہ ان کی تصنیف ہے۔

نمونۂ کلام:

الٰہی بکن فضل بر ما مدام — بحق محمد علیہ السّلام
برای علی پیر مشکل گشا — کریما بخشای بر حال ما
طفیل حسن بصری راہ نما — نگہدار ما را ز راہ خطا
بحق حبیب عجم کن رہا — کہ ہستم اسیر کمند ہوا
الٰہی بداود طائی مرا — خطا در گذار و صوابم نما

Marfat.com

بمعروف کرخی و موسی رضا　　بسقطی ولی راہ عرفان نما
بحق جنید و بشبلی عزیز　　کرم کن طفیل ابن عبدالعزیز
بحق ابوالفرح وہم بوالحسن　　نگہدار ما را ز رنج و محن
بحق مبارک بہ مخدوم پیر　　حق بوسعیدم شوی دستگیر
الٰہی بحق شہ غوث پاک　　بہ دارین ما را مکن درد ناک

کچھ اشعار کے بعد:

بسید مبارک ز گیلانیان　　بمعروف چشتی شیدا بدان
بشاہ سلیمان روشن ضمیر　　نوشہ گنج بخشم شود دستگیر

نذیر حسین قوّال، رن مل

تخلص نذیر یا صوفی کرتا ہے۔ والد کا نام علی بخش ☆، دادا کا نام غلام محمد ولد مہرا تھا۔ ۱۳۴۴ھ میں بمقام کوٹ ککے شاہ پیدا ہوا۔ اس وقت موضع رن مل میں سکونت رکھتا ہے۔ آبا و اجداد سے قوّالی پیشہ کرتے ہیں۔ حافظ عطا محمد قوّال سوک والا کا شاگرد ہے۔ نوشاہی خاندان کی مجلسوں میں قوّالی کیا کرتا ہے۔ اس وقت ۱۳۸۴ھ میں بعمر چالیس سال موجود ہے۔

یہ پنجابی دوہڑے بزرگوں کے اوصاف میں اس کے ہیں۔

جہڑا صدق یقین دے نال منّے نوشہ پیر اوہدا بیڑا پار کردا
سُکے ہوے درختاں نوں کرے ساوے، نالے پاک رحمان سچیار کردا
سُنیں عرض کنگال دی پیر نوشہ مدد تیری حیدر کرار کردا
دیویں دان مینوں نوشہ پاک میرے ایہوں عرض نذیر گنہگار کردا

سارے جگ توں وَدھ کے شان اوہدی بھورے والے دا جو دلدار سیو
چمن نوشہ دا وسدا رہے ہر دم کھڑیا ہویا ہے ایہ گلزار سیو
دُھم اوسدی شرق تے غرب اندر سید پیر حافظ برخوردار سیو
ایہ فخر نذیر نوں ہے حاصل روز حشر ہوی مددگار سیو

Marfat.com

[نذیر حسین قوال، جن کا مختصر ذکر ان کے والد علی بخش قوال کے ضمن میں گذر چکا ہے، اب بڑھاپے کی وجہ سے خود قوالی کرنا چھوڑ چکے ہیں۔ ان کے ایک بیٹے ضمیر حسین نے صاحب زادہ محبوب حسین نوشاہی محبوب ☆سنگھوئی، ضلع جہلم سے موسیقی میں تربیت پائی۔ اچھی آواز رکھتے ہیں۔ باپ بیٹا دونوں ۲۰۰۶ء میں موجود ہیں۔ عارف]

ولایت، مدن چک

آپ کا نام محمد ولایت، والد کا نام احمد الدین، دادا کا نام عالم تھا۔ آبا و اجداد موضع بالے کے نَو، متصل کولوتارڑ، تحصیل حافظ آباد، ضلع گوجراں والا میں رہتے تھے۔ آپ ۱۹۳۱ء میں پیدا ہوئے اور مڈل سکول بھٹی چک، ضلع گوجراں والا میں آٹھ جماعت تک تعلیم پائی۔ قرآن مجید ترجمہ کے ساتھ پڑھا۔ ۱۹۴۹ء میں اپنے ننہال موضع مدن چک، تحصیل وزیر آباد میں چلے آئے اور یہیں سکونت اختیار کی۔ یہاں آکر پیشہ خیاطت (کپڑے کی سلائی کا کام) شروع کیا۔ اس وقت ۱۹۶۵ء میں موجود ہیں۔

سلسلہ قادری نوشاہی میں میرے مرید ہیں اور سلسلہ مشائخ سے عشق و محبت رکھنے والے ہیں۔ آپ بڑے خوش اخلاق، نیک سیرت، خوب صورت، مہذب، متین، صاحب عقل و بصیرت ہیں۔ دینی مسائل سے بھی خوب واقفیت رکھتے ہیں۔ شروع ہی سے طبیعت موزوں پائی ہے۔ شعر و سخن کا خاصہ مذاق رکھتے ہیں، خصوصاً پنجابی اشعار کہا کرتے ہیں اور تخلص ''ولایت'' کیا کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل تصنیفات نظم آپ کی یادگار ہیں:

۱۔ معرکۂ کربلا، یہ چھپ چکی ہے۔

۲۔ پنج گنج، یہ پانچ سی حرفیوں کا مجموعہ ہے۔

۳۔ سی حرفی شرافت، یہ اپنے مرشد [سید شرافت صاحب] کی مدح میں لکھی ہے اور ساری سی حرفی میں ''شریف احمد'' کا اسم ردیف ہے۔

۴۔ قصۂ سڑک، یہ چھپ گیا ہے۔

۵۔ قصہ چڑیاں بول گیاں۔

نمونۂ کلام:

؎ دُکھاں توں تنگ زندگانی بھلیاں عیش بہاراں صحبت یاراں

Marfat.com

چنتا فکر اندیشے آون بنھ بنھ صفاں قطاراں وانگوں ڈاراں
ڈاواں ڈول پھراں چپ کیتی،ڈردی سد نہ ماراں سوچ وچاراں
کون ولایت دردی بن کے لے دکھیاں دیاں ساراں پھرن بہاراں

ف فال نجومیاں ڈال میری کیہڑی لاہم نوں لنگھ محبوب گئے نے
کیتی سال ہوے نہ وصال ہوے دیدے غم تھیں وانگ یعقوب گئے نے
ایسی ہوئی نہ رہ گئی سار کوئی کتھے طالب تے کتھے مطلوب گئے نے
پا کے غم دی شام ولایت ٹر گئے ،سورج زندگی دا کر غروب گئے نے

دوہڑہ فراقیہ

ی یار باہجوں لگے دل ناہیں،پاکستان تے چین کنعان ڈٹھا
سیالکوٹ، کراچی، پشاور نالے کابل، ہند، لاہور، خراسان ڈٹھا
شہر پیرس، برہما تے جھنگ ، جہلم ، باغ ارم، مصر ،انگلستان ڈٹھا
پھریا روم تے شام ولایت سارا ،باجھ یار دے مُلک ویران ڈٹھا

شاعر دا پتا

پھردیاں دیس تے نگر پردیس اندر گل عشق دے پئے فتور میاں
اصلی پند قدیم وسنیک مُڈھوں سمجھ بالے کے نام مشہور میاں
کول بحر چناب دی ٹھاٹھ مارے،کوہ تن ہے فاصلہ دور میاں
نحمد ولایت نوں ملن دی خواہش ہووے راہ مدن چک پچھ ضرور میاں

☆☆☆

امام الدین شاہ، بابا

سرکار سائیں کالے شاہ نوشاہی کے مرید ہیں۔

ان کی تصانیف سے تحفۂ نوشاہیہ سی حرفی، حسب ارشاد بابا غلام نبی شاہ و بابا اللہ دتہ، چک نمبر ۲۳۲، رسالے والی، فیصل آباد، بلا تاریخ، ۱۰ صفحات میں چھپی۔

Marfat.com

نمونۂ کلام:

رباعی

ع عشق تے عقل دا بَیر مڈھوں، جتھے عشق ہے عقل نہ رہے اوتھے

عشق وحدت دے بحر وچ موج لیندا، عقل پہنچ دی ناہیں رہی کھا غوطے

عشق لامکان دی خبر دیندا، عقل مول نہ پہنچ دی ذرہ اوتھے

کالے شاہ ہستی سب نیستی ہے، جے کر بیٹھ کے عشق دے کول ویکھے

شریف، فیصل آباد

جن کا ذکر صفحہ ۸۹۴ پر گذر چکا ہے۔ اب خضر نوشاہی صاحب کے کتب خانے میں ان کی تصنیف نوشاہی لہراں دستیاب ہوئی۔ اس کے سرورق پر مصنف کا پتا یوں لکھا ہے: بابا محمد شریف صاحب قادری نوشاہی سچیاری، چک ۱۲۳ ج ب، سدھو پورہ شریف، فیصل آباد''، یہ مجموعہ بلا تاریخ ۱۲۵ صفحات میں شائع ہوا ہے۔ اس کتاب میں علاوہ دیگر نظموں کے، مشایخ قادری نوشاہی کے مناقبات ہیں، از جملہ: سید معروف خوشابی، حضرت نوشہ گنج بخش (ص ۲۶ تا ۳۴)، پیر محمد سچیار، شیر شاہ ولی، مولا شاہ، بابا شیر شاہ۔

مزید نمونۂ کلام:

سانوں نوشوہ رنگ چڑھایا اے　　سانوں مرشد نے گل لایا اے

اساں تکیا شہر نوشاہی اے　　جتھے نوشوہ پاک دی شاہی اے

(ص ۲۹)

وچ چناواں دے پیر نوشوہ دا ذیرا　　یا سچیار جگت دیا سائیاں جگت نویا تیرا

(ص ۲۷)

پیر محمد شاہ سچیار　　میرا وی کر بیڑا پار

نوشوہ دے میں شگن مناواں　　گُندھ پُھلاں دے ہار لیاواں

وچ دربار میں کراں پکار　　پیر محمد شاہ سچیار

پوری کتاب میں نوشہ کی جگہ ''نوشوہ'' کتابت ہوا ہے۔

Marfat.com

بخت، چنبل

بخت حیات ولد عبدالکریم عباسی نوشاہی، ساکن چنبل، ضلع شیخوپورہ۔ میرا خالہ زاد ہے۔ ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء میں موجود ہے۔ پنجابی میں اشعار کہتا ہے۔ چندی حرفیاں لکھی ہیں۔

سرمد، رن مل

احسان سرمد ولد جان محمد ولد سائیں رحمت۔ خیر دین رن ملوی (جن کا ذکر گذر چکا ہے) کے احفاد سے ہے۔ ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء میں رن مل میں موجود ہے۔ پنجابی میں اشعار کہتا ہے۔

نمونۂ کلام:

لگا وچ بھلوال دے کارخانہ، ایتھوں فقر دے رنگ تیار ہوندے
صدقہ سید معروف دا ایس درتوں دُور دلاں دے سب آزار ہوندے
ولی جدوں وی آن گدا کردے گنج بخش ،رحمان، سچیار ہوندے
سرمد شاہ سلیمان دے کُتیاں دے ببر شیر دی تابعدار ہوندے

(سلامت علی قوال کی زبانی سن کر لکھے گئے)

شہزاد، اگرویہ

شہزاد احمد ولد محمد ظہور بن چراغ علی بن پیر عالم بن عمر بخش رسول نگری نوشاہی برخورداری (شریف التواریخ، ج ۲، ص ۹۶۴)۔ ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء میں اگرویہ، ضلع منڈی بہاءالدین میں موجود ہیں۔

پنجابی اور اردو میں اشعار کہتے ہیں اور ان کا کلام نوشاہی دربار کے قوال گاتے ہیں۔

نمونۂ کلام اردو:

نعت

حسرتیں ناز کریں ، دل کا یوں ارماں نکلے — لب پہ ہو صل علی اور میری جاں نکلے
در و دیوار پہ ہوں صل علی کے کتبے — بعد مرنے کے میرے گھر سے یہ ساماں نکلے
دم نکل جاے مگر میری دعا ہے آقا — ہاتھ سے میرے نہ بس آپ کا داماں نکلے
لوح کیا چیز ہے اور کون و مکاں کیا شے ہے — ساکنِ عرش میرے آقا کے درباں نکلے
حق کو یہ بات گوارا ہی نہیں ہے مطلق — کوئی دربارِ محمد سے پریشاں نکلے
غم نہیں کوئی مجھے جب سے سنی ہے یہ خبر — آپ شہزادِ نوشاہی کے نگہباں نکلے

پنجابی کلام:

رو رو سنہیڑے دینی آں ٹھنڈیاں ہواواں نوں — شاہا مدینے والیا سن لے صداواں نوں
میں ہاں کمینی کوجڑی ، بے گنی ، بے آسرا — گل لا لے مینوں ہادیا بھل کے خطاواں نوں
تیرے در دے سگ وی سوہنیا شہزادتوں بھلے — لکھاں تعظیماں عظمتاں تیرے گداواں نوں

(سلامت علی قوال، رن مل اور رشید قوال، کوٹ ککے شاہ سے سن کر لکھی۔)

عبداللہ شاہ، فیصل آباد

حکیم سید عبداللہ شاہ، روحانی شفاخانہ، مائی دی جھگی، فیصل آباد کے رہنے والے ہیں۔ شجرۂ طریقت اس طرح ہے: مرید سید اکبر علی، مرید غلام مرتضی، مرید شاہ امیر، مرید سید حفیظ، مرید ماہی شاہ، مرید بخت جمال

Marfat.com

جھنگی والے، مرید پیر محمد بچیار، مرید حضرت نوشہ گنج بخش۔ پنجابی کے شاعر ہیں، ان کلام سے ایک سی حرفی ''گنجینۂ معرفت'' کتابچہ حق الیقین میں شامل ہے جس کی تفصیل غلام محمد ساکن چک ۱۹۱ مراد کے حالات میں درج ہوئی ہے۔ یہ پوری سی حرفی وحدت الوجود کا مضمون ہے۔

نمونۂ کلام:

الف الف احداوہو، الف احمد اوہو، اس الف وچ بہت اسرار ویکھے
ہندو اوم آکھن، مسلم کہن اللہ، سکھ اوہنگ وچ بے قرار ویکھے
منصور جیہاں نوں الف نے تنگ کیتا، سولی سارتے سرے دے بھار ویکھے
عبداللہ شاہ جو رمز اس الف اندر نہ او رمزحروف ہزار ویکھے

ن نفی اثبات دا ذکر کرنا جیوندا زندہ کرنا ، مردا مارنا اے
سونا جاگنا دونوں کر اک دینے ، مجاہدے نال نفس نوں مارنا اے
نشے استغراق وچ محو ہوے ، حق عبد نوں خوب پچھانا اے
عبد اللہ شاہ آپے قربان ہونا ، اپنے آپ نوں آپ پر وارنا اے

(ص ۱۹، ۲۵)

عرشی، اٹاوہ

صوفی عرشی، قوال، ساکن اٹاوہ، ضلع گوجران والا۔ میاں محمد اکرام رحمانی نوشاہی اٹاوہ والے کے مرید تھے جو باوا محمد شاہ سلیمانی، صاحب زادہ حیدر شاہ سلیمانی اور صفدر شاہ سلیمانی رن مل والوں کے مرید تھے۔ پنجابی زبان کے شاعر تھے۔ ان کی تصانیف سے ایک کتابچہ *گلستان گوہر محب الفقرا* حسب فرمائش میاں نذر محمد سجادہ نشین حضرت میاں محمد اکرام آستانہ اٹاوہ ۸ صفحات میں شائع ہوا۔ دیگر تصانیف میں *گلزار عرشی*، *یاد حسین*، *خواب صغراں*، *کربل دے پیاسے*، *جھوک زینب*، *آرزوے حسین*، *سوہنی مہینوال* شامل ہیں۔

نمونۂ کلام:

عصمت اللہ سب توں عالی کفر دی جس جڑ گالی
در توں کدی نہ موڑے خالی لکھ آ وے ستار اللہ
سلسلہ رحمان سچا جانے پیا بچہ بچہ
نوشوہ حاجی بحر ڈوہنگا باہوں پھڑ دیو تار اللہ
شاہ سلیماں مرد حقانی لوڑ جہدی دوہیں جہانی
سید معروف پیر لاثانی شاہ مبارک دیوے تار

(ص ۳)

لوکاں آکھیا بُلھیا ہو سید ، بیعت کیتی ارائیں دی ،کی کیتا
کی ویکھ کے سودا خریدیای ، لیں لگیا مُل نہ سی کیتا
بُلھے کہیا پوا کے وچ جھولی، اساں کدے نہیں اُنّی تے ویہی کیتا
عرشی وانگ ویکھی اے ذات ربّی ، ایسے لئی ارائیں نوں جی کیتا

(ص ۷)

Marfat.com

علی بخش، رن مل

علی بخش قوال جن کا ذکر پہلے گذر چکا ہے۔

مزید کلام:

الف آؤ سہیلو ویکھ لو نی نوشہ پیر آیا گھر اج میرے
مینوں وَسنے دا کوئی چج ناہیں نوشہ لے نے پردے کج میرے
لُوں لُوں وچ شکر گذارنی آں بھکھے نین دووے گئے رج میرے
کدیں بَوہڑ بغداد دیا مالکا وے پے گئے قبول سبھے حج میرے
بھلا ہویا رب تینوں آندا کرم کیتا رب والی
سُکے باغ ہوے ہریاول جد آن وڑیا وچ مالی
سبھی جاہیں میرا نوشہ وسدا کوئی جا نہیں اوس توں خالی
علی بخش نوشہ نظر چا کیتی ہیر تر گئی عیباں والی

منسوب بہ علی بخش

نی آ گیا نوشہ ساہن پال والا
اوہدے ہتھ وچ کھونڈی ، موہڈے کنبل کالا
اوہدے بھورے کیتا پاک دو شالا

(نذیر حسین قوال اور لطیف حسین قوال کی زبان سے سن کر لکھے گئے۔)

غلام محمد، چک ۱۹۱ مراد

سائیں غلام محمد قادری، ساکن چک ۱۹۱ مراد، تحصیل حاصل پور، ضلع بہاول پور۔ حکیم سید عبداللہ شاہ نوشاہی فیصل آباد والے کے مرید ہیں، جن کا ذکر پہلے گذر چکا ہے۔ اردو زبان کے شاعر ہیں۔ ان کی تصانیف سے ایک کتابچہ حق الیقین، ترتیب و تدوین حاجی محمد ظفر اللہ قادری و چوہدری عبدالخالق قادری چک ۶۹ ڈبلیو بی، تحصیل میلسی، ضلع وہاڑی، زیر سرپرستی سائیں محمد ارشاد نوشاہی قادری، آستانہ چک ۱۴۲ مراد، تحصیل حاصل پور، ضلع بہاول پور، بلا تاریخ، ۳۲ صفحات میں چھپا دیکھا ہے۔ اس میں ص ۲ تا ۱۸ مسائل تصوف اردو نثر میں، ص ۱۹ تا ۲۶ عبداللہ شاہ کی پنجابی سی حرفی، اور ص ۲۷ تا ۳۱ سائیں غلام محمد کا اردو کلام بعنوان "مناقب جناب غوث اعظم دستگیر" اور "شجرہ شریف عالیہ قادریہ زاہدی سروری پیر سائیں غلام محمد قادری" چھپا ہے۔

نمونۂ کلام:

مناقب جناب غوث اعظم

یا محی الدین تجھ بن کون لے میری خبر

یا جناب غوث اعظم مالک جن وبشر — آپ ہیں غوث زمانہ اور قطب بحر و بر
کس طرف جاوں اے آقا چھوڑ میں تیرا در — کر خدا کے واسطے مجھ پر کرم کی اک نظر

یا محی الدین تجھ بن کون لے میری خبر

ہو چکا ہوں ازل سے میں خوگر رنج و الم — دل کو بسمل کر رہی ہے غم کی یہ تیغ دو دم
منتظر صبح مسرت کی ہے میری شام غم — بے سرو سامان، بے زر، بے کس و بے چارہ ام

یا محی الدین تجھ بن کون لے میری خبر

(ص ۲۷)

Marfat.com

شجرۂ طریقۂ نوشاہیہ

حضرت معروف فخر دو جہاں کا واسطہ　　ہادی کامل سلیمانِ زماں کا واسطہ
حاجی نوشہ شہ شاہ کاملاں کا واسطہ　　حضرتِ پیر محمد مہرباں کا واسطہ
کن نظر بر حال زارم بے سروپا بے نوا
لیس فی الدارین غیرک یا محمد مصطفیٰ

میری قسمت کو جگا دے صدقۂ بخت جمال　　صدقہ ماہی شاہ کا میری طرف بھی ہو خیال
اور صدقہ حضرت سیّد حفیظ باکمال　　صدقۂ شاہِ امیر بے دلیل و بے مثال
کن نظر بر حال زارم بے سروپا بے نوا
لیس فی الدارین غیرک یا محمد مصطفیٰ

ہادی مرشد غلام مرتضیٰ کا واسطہ　　سیّد علی اکبر صاحب لوا کا واسطہ
سیّد عبداللہ شاہ میرے پیشوا کا واسطہ　　قادرِ مطلق خدائے دو سرا کا واسطہ
کن نظر بر حال زارم بے سروپا بے نوا
لیس فی الدارین غیرک یا محمد مصطفیٰ

(ص۳۰_۳۱)

نوشہ، وزیرآباد

نام سکندر ذوالقرنین، تخلص نوشہ، ساکن ریلوے روڈ، وزیرآباد۔ صفدر شاہ سلیمانی بن باوا حیدر شاہ سلیمانی بن باوا محمد شاہ سلیمانی رن مل والوں کے مریدوں سے ہے۔ ان کا ایک کتابچہ دل دیاں گلاں نذرانہ بحضور ہادی نوشہ گنج بخش ترتیب حاجی منشی رحمت اللہ، بلا تاریخ، بلا مقام، ۸ صفحات میں مطبوعہ دیکھا ہے۔ اس کے پیش لفظ میں اپنا تخلص ''نوشہ'' اختیار کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے: ''جب بھی کوئی سخن ور بات اشعار کی صورت میں کہتا ہے تو کوئی چھوٹا سا چھوٹا نام اپنے لیے بطور تخلص استعمال کرتا ہے۔ میں نے گردوپیش کے حالات میں خوب جھانکا مگر مجھے اپنے مرشدِ کامل حاجی محمد نوشہ گنج بخشؒ کے نام کے سوا کوئی نام پسند نہ آیا اس لیے اسی کو بطور تخلص استعمال کیا۔ مگر ان دونوں ناموں میں فرق کچھ اس طرح ہے جیسے کہ حضرت میاں محمد صاحب عارف کامل کھڑی شریف نے اظہار کیا ہے:

کچ وی منکا تے لعل وی منکا ، اکو رنگ دوہاں دا
مُل پوے صرافاں اگے ، فرق لکھ کوہاں دا''

نمونۂ کلام:

نال بہہ کے سہاگناں سیّاں دے گل کراں میں اپنے پیار دی اے
لوکی آکھن مینوں دیکھن لئی پر صورت تکاں میں اپنے یار دی اے
نوشہ پیر نے مینوں راہ وکھایا　　نالے قاب قوسین دا راز سمجھایا
صدقے جاواں میں مرشد تھیں　　جنہیں گل کیتی شاہ سوار دی اے
نال بہہ کے سہاگناں سیّاں دے گل کراں میں اپنے پیار دی اے
لوکی آکھن مینوں دیکھن لئی پر صورت تکاں میں اپنے یار دی اے

نوشہ پیر گھر آوے میں ونڈاں پتاسے　　لوکی دیکھن گے مینوں میرے مُکن گے نہ ہاسے
بن کے سہاگن ایہ تاں نچدی پئی آ　　تیرے عشق نچایا کر کے تھیا تھیا

Marfat.com

Printed and Published in Islamic Republic of Pakistan

ORIENTAL PUBLICATIONS PAKISTAN
Tajmmul Tower, Darbar Market, Gunj Bukhsh Road
Lahore-54000, Pakistan
Tel: 042-7213578, 6363009
grafixinn@hotmail.com

Marfat.com

TAZKERAYE SHO'RĀYE NAUSHĀHĪYA

(A Comprehensive Critical Collection of Short Biographies and Selected Works of Urdū, Panjābi, Arabic & Persian Poets of Qāderiya Naushāhiya Order)

Written by:

Sayyed Sharif Ahmad Sharafat Naushahi

(1907-1983)

Compiled, Edited & Supplemented by:

Dr. 'Arif Naushahi

2007

Marfat.com

اورینٹل

پبلی کیشنز پاکستان

Marfat.com

تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ اردو، پنجابی، عربی، فارسی اور ہندوی کے ایسے سخن وروں کا ضخیم تذکرہ ہے جو کسی بھی حوالے سے حضرت حاجی محمد نوشاہ گنج بخش (۹۵۹-۱۰۶۴ھ) کے سلسلۂ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سے کوئی نہ کوئی نسبت رکھتے ہیں۔ اس تذکرے میں ساڑھے پانچ سو سے زائد شعرا کے احوال و آثار اور اُن کا منتخب کلام موجود ہے۔ یہ تمام شعرا الگ بھگ گذشتہ سات صدیوں اور مختلف قوموں اور علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں سے بعض معروف اور مسلّمہ شاعروں کے ساتھ ساتھ سینکڑوں کم معروف یا قطعاً غیر معروف شاعر بھی ہیں۔ ان میں کئی خواتین و حضرات ایسے بھی ہیں جن کا نمونۂ کلام پہلی اور شاید آخری بار شائع ہو رہا ہے۔ مطالب کی یہ وسعت اور رنگارنگی ہی دراصل اس تذکرے کا حاصل ہے۔

ڈاکٹر معین نظامی

صدر شعبۂ فارسی، جامعۂ پنجاب، لاہور

اورینٹل پبلی کیشنز پاکستان

تجمل ٹاور، میلا رام پارک، گنج بخش روڈ، لاہور

فون: 042-7213578

969 8461 02 7 RS 875 $ 35.00

ٹائیٹل ڈیزائین : ۲۸۵۴۱

ISBN 969-8461-01-7

Price: Rs.875/= $US35

Marfat.com